ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

الحمد للہ کہ درین ایام ہدایت انضمام از تازہ افادات جناب مولوی محمد عبد المجید صاحب

ہدیہ مجیدیہ

ترجمہ

تحفہ اثنا عشریہ

بزبان اردوی عام فہم سلیس باہتمام احقر الانام راجی رحمت منعام محمد عبد الواحد خان

در مطبع مصطفائی محمد مصطفیٰ خان طبع گردید [illegible]

فہرست جلد اول ہدیۂ مجیدیہ ترجمۂ تحفۂ اثنا عشریہ

فہرست جلد دوم ہدیۂ مجیدیہ ترجمۂ تحفۂ اثنا عشریہ

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

الحمد للہ کہ دریں ایام ہدایت انضمام از تازہ افادات جناب مولوی محمد عبدالمجید صاحب

ہدیۂ مجیدیہ

ترجمہ

تحفۂ اثنا عشریہ

بزبان اردوی عام فہم سلیس باہتمام احقر الانام راجی رحمت منعام محمد عبدالواحد خان

در مطبع مصطفائی ۱۳۱ مصطفی محمد خان صحیح طبع گردید



بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين بحق سيد الاولين والآخرين وآله واصحابه الراشدين المهديين وتابع التابعين صلوات الله وسلامه عليهم اجمعين

قطعہ

ہوے کعبۂ دین کے یہ رکن چار
چہارم بتول اور پنجم رسول
یہ ہین چار دن پانچوان پنجتن
تبرا تبرے پہ واجب سمجھ
بھلا پھر ٹھکانا تبرے کا کیا

عمرؓ او بوبکرؓ عثمانؓ علیؓ
محمد کہ جنسے ہدایت چلی
ہی آپسمین ہر اک کو حب ولی
تولا ہے ان سب کے ہو ممتلی
بچائے خدا کیسی ہی جاہلی

بنا پنج اسلام کے پنجتن
شفیع امم ہین خدا کے حبیب
جو انسے پھرا خاک بر سر ہوا
قرابت تقرب جو ان سبکو ہی
تصدق سے ان سب کے رب مجید

حسینؓ و حسنؓ اور علیؓ ولی
جنھون نے کہا ہی مع اللہ لی
نیا ئی کبھی راہ حق کی گلی
یہ ہمبر سے ہر اک پہ ہے منجلی
نہ دینا کبھی مجکو یہ مہلی

بعد اسکے کہتا ہے ذرہ بے نشان **عبد المجید خان** ولد عبد الرحیم خان متوطن حافظ آباد عرف پیلی بھیت کہ جب میرے محسن مکرم مجمع اخلاق حسن رئیس ابن رئیس علم و دانش کے جلیس و انیس **نظم** جنکا عبد اللطیف خان ہی نام + لطف مین انکے کچھ نہین ہی کلام + قدر دان قدر بخش قدر فزا + کامران کامگار کام روا + مشغوف مطالعۂ تحفۂ اثنا عشریہ کے ہوے مجھسے فرمایش ترجمے کی کی **شعر** تا یہ ہو جاے علم فہم کتاب + مجکو ہو اسکے ترجمے کا ثواب + لہذا بحکم المامور معذور کے مین نے یہ ترجمہ لکھا و اِنّا مجھ ایسے نافہم کج مج زبان ابجد نادرست کردہ کو ایسے بڑے فاضل کامل اجل و اکمل کے دامن تحریر و تقریر مین دست رسائی کا کہان جو مثل آفتاب نصف النہار کے مشہور اور مانند مہر نیم روز کے معروف ہی **شعر** نہ کلی کا بعوض جزئی کا ہو دم + یہی کتفی بس کہ اللہ اعلم + ہان بموجب ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کے شاید خالی نفع سے نہو سہو و خطا کے عذر مین آگے کیا کہون

ترجمۂ دیباچۂ مصنف رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہین حافظ غلام حلیم ابن شیخ قطب الدین احمد بن شیخ ابو الفیض دہلوی بخشے اللہ اون سبکو اور اوٹھائے اونکو صالحون کی گروہ مین حشر کے دن کہ یہ ایک رسالہ ہی جس سے حال شیعہ کا کھلتا ہی کہ اصول انکے کیا ہین اور کہان سے یہ مذہب نکلا ہی اور طریق انکی دعوت یعنی دوسرونکو اپنی مذہب کیطرف رجوع کرنیکا کیا ہی اور کیا کیا اختلاف انمین اور انکے اخبار واحادیث کے راویون مین ہین اور کچھہ بیان انکے عقائد کا جو الوہیت اور نبوت اور امامت او معاد مین رکھتے ہین اور بعض مسائل فقہیہ انکے جنکے ٹھکانے ملت حنفیہ سے پوشیدہ ہین کہ کہانسے نکلے ہین اور کچھہ ذکر انکے اقوال وافعال کا جو صحابۂ کرام اور ازواج مطہرات اور اہل بیت نبوی کے حق مین کرتے ہین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور اس سبب سے کہ یہ رسالہ بعد گذرنے قرن ثانی عشر یعنی بارہ سو ہجری نبوی کے تالیف ہوا اور جلوہ ظہور کا پایا **تحفۂ اثنا عشریہ** اسکا نام رکھا اور بدینوجہ کہ زمانۂ گذشتہ مین جو کچھہ گفتگو شیعۂ امامیہ خصوص اثنا عشریہ سے بمقابلہ اہل سنت وجماعت کے واقع ہوئی اکثر وہ اس رسالے مین درج ہوئی اور جو چھوڑ دی گئے اوس متروک کا حال مذکور سے ظاہر ہی کہ **نصیحۃ المومنین وفضیحۃ الشیاطین** سے ملقب کیا غرض تحریر اس رسالے اور تسوید اس مقالے سے یہ کہ ہمارے زمانے اور شہرون مین بالفعل مذہب شیعہ یہانتک مروج ہوگیا اور پھیلگیا ہی کہ بہت کم گھر ہونگے جنمین دو ایک آدمی شیعہ مذہب نہوگئے ہون اور اس عقیدے کیطرف راغب نہون لیکن اکثر علم تاریخ اور اپنے اخبار سے ناواقف اور احوال اصول اسلاف سے بیخبر جب محفلون اور مجلسون مین اہلسنت وجماعت سے گفتگو کرتے تھے کج مج باتین اور شتر گربہ یعنی نامناسب وبیجا درمیان مین لاتے تھے اس سبب سے حسبۃ للہ یہ رسالہ لکھا گیا تا ہنگام مناظرہ راہ نچھوڑنے پائین اور اصول سے منکر نہون اور بعض امور جو واقعی ہین اونمین تردد وشک واقع نہو مع اس التزام کے کہ جو کچھہ مذہب شیعہ اور اونکے اصول اور اون لزومون سے جو نسبت اہل سنت کے عائد ہوتے ہین انکی معتبر کتابون کے سوا اور سے نقل نکیے جائین اور جو الزامی باتین کہ اہل سنت کیطرف عائد ہوتی ہین چاہیے کہ وہ موافق روایات اہل سنت کے ہون ورنہ دونون طرف سے تہمت تعصب وعناد کی پونہچتی ہی اور لگی ہوئی ہی اعتماد ووثوق باہمی غیر واقع اسکے سوا جو کچھہ قصون اور حکایتون گذشتہ سے اس رسالے مین مندرج ہین اوس قسم سے ہین جسپر دونون فریق کا اتفاق ہی اور ہرچند تفسیر قرآن مجید دونون کی یکسان ہی تاہم زیادہ تر شیعون کی تفسیر سے اسمین نقل کیا گیا ہی تا گمان تہمت کا کسیکو نرہے وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ اب اس مقالے کے دیکھنے سننے والون سے التماس ہی کہ اسکے مطالعے کیوقت اتنی باتونکا لحاظ رکھین اول یہ کہ جو کچھہ اس رسالے مین قسم مطاعن اہلبیت عظام اور صحابۂ کرام بلکہ نقصون ملائکہ اور انبیا علیہم السلام سے مذکور ہین اور لازم آتے

راقم الحروف کو اونسے بری الذمہ جانین اور اونکے عہدسے علیحدہ سمجھین مجکو بزبان اون امور شنیعہ سے تبرا ہی اور بصدد ل ایسی بے ادبیون سے بیزاری کیا کرون بنا کلام ایسے گروہ کے اصول پر ہی کہ بمجبوری اوسکو اختیار کرنا اور جدھر وہ کھینچتا ہی اودھر جانا اور اوسکے رنگ مین رنگین ہونا پڑتا ہی **دوم** یہ کہ جہان کلام کو مطلق مقید کر موافق مذہب شیعہ کے بیان کیا ہی اور جہان اہل سنت کے مذاق سے مقید کرکے انکے قدم پر قدم رکھا ہی اوسمین گمان نکرین کہ کلام مطلق کی بنا میرے مذہب پر ہی حاشا وکلا **سوم** یہ کہ اس رسالے کو وہ مطالعہ کرے کہ شیعہ اور اہل سنت دونون کے مذہب سے فروعاً واصولاً واقف اور آشنا ہو اور دونون کو جانتا پہچانتا ہو اگر دوسرے مذہب کو کما ینبغی نہین جانتا قابل مطالعے اس رسالے کے نہین ہی ہان اگر شیعہ مذہب پر اوسکو پورے طور سے عبور میسر ہی اور اہل سنت کے مذہب سے چندان آشنا نہین ایسا شخص بھی اس سے نفع اوٹھائیگا اور برعکس اسکے کہ شیعہ مذہب کو خوب نہین جانتا اور اہل سنت کے مذہب کو پورا جانتا ہی وہ بھی اسکے فائدےسے بے بہرہ رہیگا کسواسطے کہ بنا اصل کلام کی اس رسالہ مین خاص اصول شیعہ اور انکی روایتون پر ہی **چہارم** یہ کہ اس رسالہ مین جو کچھ شیعون کی معتبر کتابون سے منقول ہی اوسمین ذرا گنجایش افترا و بہتان کی نہین ہی اسلیے کہ وہ کتابین انکی مشہور و معتبر کتابونسے ہین دیکھنے والیکو چاہیے کہ بیدماغی نکرے نقل اصل کو مطابق کرے اور اس سے نہ ڈرے کہ اگر صحت نقل کی ظاہر ہو تو نقل اوسکی لازم ہو جاے **پنجم** یہ کہ تاویل کا گمان نکرے اور یہ نکہے کہ ہر چند یہ سب شیعہ کی معتبر کتابونمین موجود ہی لیکن شاید اسمین کوئی تاویل ہو کہ ہمارا ذہن اوسکو نہین پہونچتا اسواسطے کہ مناظرہ کیوقت ایسے احتمال سے عجز و بیچارگی جانی جاتی ہی اور جہل و نادانی کا گواہ ہو جاتا ہی اور باب گفت و شنید کو بند کر دیتا ہی اور تیمناً تبرکاً اس رسالے کو موافق شمار بارہ اماموں کے بارہ باب پر مرتب کیا گیا **باب اول** اس باب مین کیفیت نئی نئی پیدا ہونے مذہب تشیع کی ہی اور شاخ شاخ ہونا اوسکا مختلف فرقونکی طرف **باب دوم** مکائد شیعہ مین اور جو راہین کہ انکے بہکانے اور فریب دینے کی ہین **باب سوم** مین ذکر انکے اگلے لوگون اور کتابون اور عالمون کا ہی **باب چہارم** مین انکے اخبار و روایات کا ذکر ہی **باب پنجم** مین الٰہیات کا بیان ہی **باب ششم** نبوات مین **باب ہفتم** امامت مین **باب ہشتم** معاد مین **باب نہم** مسائل فقہیہ کے ذکر مین **باب دہم** مطاعن خلفای ثلثہ یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و ام المومنین یعنی عائشہؓ اور دیگر صحابہؓ مین **باب یازدہم** مشتمل بر خواص مذہب شیعہ اسمین تین فصلین ہین **فصل اول** انکے اوہام کے بیان مین **فصل دوم** تعصبات مین **فصل سوم** ہفوات مین **باب دوازدہم** بیان تولا و تبرا مین کہ دس مقدمون پر مشتمل ہی ان بارہ بابون پر یہ کتاب تمام ہوئی ہی

آگے مصنف رحمہ اللہ کتاب کے حق مین دعا فرماتے ہین کہ حضرتِ باری عزشانہ وجل سلطانہ اپنے فضل سے اور
اون بزرگوارون کی ذات عالی کی برکت سے جنکا امین ذکر ہی اسکو مقبول کرے وَاللّٰہُ الْھَادِیْ اِلٰی سَبِیْلِ الرَّشَادِ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

باب اول کیفیت حدوث مذہب تشیع مین اور شاخ شاخ ہونا اوسکا مختلف فرقون پر

جاننا چاہیے کہ مذہب شیعہ کا جبسے پیدا ہوا رنگ رنگ کے ظہور کرتا رہا اور طرح طرح کے لباس بدلا کیا ہر وقت مین دوسرے رنگ پر ظاہر ہوا آخر سلاطین صفویہ نے جو شاہ صفی بن شاہ اسمٰعیل ایرانی کی اولاد تھے عراق و خراسان مین اس مذہب کے رواج دینے اور اصول و قوانین ضبط و حفظ کرنے مین کوشش کی چنانچہ اوسوقت کے اونکے علما نے بڑی کوشش کر کے اسکے اصول و فروع درست کیے اور رسالون اور کتابون مین جمع کیے اوسوقت سے بدلنا اور ایک حال سے دوسرے حال پر ہونا اسکا موقوف ہوا ایک طور پر ٹھہر گیا مگر یہ رنگ بدلنا اور ایک حال سے دوسرے حال پر ہوتا رہنا خاص خاصہ اسی مذہب کا ہی اور بس سوا اس مذہب کے کسی اہل مذہب نے گو اختلاف فروع مذہب مین ہوا لیکن اصول مذہب کو کبھی تبدیل نہین کیا البتہ اسکے بانی مبانی ہر وقت مین مناسب وقت کے ایک مذہب تراشتے اور اصول و ارکان بدلتے رہے ایک طور پر نہین ٹھہرنے دیا اس سبب سے اسکے اصول و ارکان مین نہایت تبدل و تغیر واقع ہوا اب تفصیل اس اجمال کی یہہ کہ خلفاے ثلثہ یعنی حضرات ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے وقت مین بہت سے شہر کفار یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور بت پرستون کے بعنایت ایزدی صحابۂ کرام اور تابعین عظام کے ہاتھ سے فتح ہوے اور قتل و گرفتاری اور لوٹ اور غارت کفار نگونسار مین پڑی جس سے نہایت ننگ و عار اونکو لاحق ہوے حتی کہ لڑکیان کتخدا اونکی ہم بستر ادنے مسلمانون کے ہوئین اور لڑکی لڑکے اشراف کفار کے لونڈی غلام اجلاف عرب کے بنے اور بکمال ذلت و خواری داغ جزیہ کا اونکے اعلیٰ لوگون پر لگایا گیا اول تو شیخین یعنی حضرت ابوبکر اور عمر کے وقت مین ان کفارون نے بھی بمقتضاے غلبۂ غیرت اور شدت غضب کے بہت سے ہاتھ پاؤن مارے اور جنگ و جدال مین مستعد رہے لیکن جو مدد الٰہی شامل حال اہل اسلام کے تھی کوئی بات پیش نگئی اور سواے رسوائی و خجالت کے کوئی نتیجہ پایا ناچار خلیفۂ ثالث حضرت عثمانؓ کے وقت مین یہ حیلہ پیدا کیا اور مکر بنایا کہ ایک جماعت کثیر انہین سے بکلمۂ اسلام گویا ہوئی اور اس حیلے سے آپکو مسلمانون مین داخل کیا اور دل سے درپے اسباب کے ہوے کہ چراغ اسلام کا بجھاوین اور مسلمانون مین کینہ و فساد ڈال دین چنانچہ اسیکے حیلے اور تدبیرین ڈھونڈھتے رہے اتفاقاً تقدیر الٰہی سے جب زمانہ انقضاے خلافت کا کہ وہ بحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیس برس تھے نزدیک پہونچا تو مصریون سے ایک جماعت خلیفۂ سوم حضرت عثمانؓ سے باغی ہوگئی

ابتداے سبائیہ

مصر

اور اونپر قصد کیا سب سے پہلے اور سب سے زیادہ یہ جماعت اس آگ کے بھڑکانے مین سرگرم ہوئی اور فرصت و موقع
سمجھ کے اطراف وجوانب خصوص کوفہ اور عراق سے مدینہ منورہ کو پہنچی اور وہ باتین فساد انگیز کہ برسون سے تیار
کر رکھین تھین اور بخوف صولت اسلام زبان پر نہین لا سکتے تھے برملا کرنا شروع کین ہر گاہ کہ شہادت حضرت عثمانؓ اور
خلافت جناب امیرؓ نے صورت پکڑی ان لوگون نے آپکو مخلصون اور محبون جناب امیرؓ مین ظاہر کیا اور شیعۂ علی
اپنا لقب ٹھہرایا اور اس گھس پیٹھ سے نہایت خوشوقت اور خوشدل ہوے چاہا کہ خبث دلی کو بے دغدغہ ظاہر کرین
اور یہ فساد جو شہادت حضرت عثمانؓ مین اوٹھکے قریب مٹنے کے ہو رہا ہے مٹنے نپائے اسکو خوب لنبا چوڑا کردین
سب سے بڑھکے اور سب کا دادا پیر اس گروہ مین عبداللہ بن سبا یہودی یمنی صنعانی تھا کہ مکر و اغوا مین بجالت یہود
کے مشہور اور دغا و دغل مین ازبس معروف تھا گرم و سرد فتنہ انگیزی کے چکھے ہوے اور نشیب و فراز اس راہ کے کما ینبغی
دیکھے ہوے غرض ان باتون مین خوب چڑھا ہوا تھا اسنے مفسدون کو ایک طور پر فریب دینا اور موافق مادہ ہر ایک کے بہکانا
شروع کیا اول تو اظہار اپنے کمال محبت و اخلاص کا خاندان نبوت سے کیا اور اورون کو محبت اہلبیت اور استحکام
اس امر کی تحریص کی اور واجب جاننا جانب داری خلیفۂ برحق یعنی جناب امیر کو اور رغبت نکرنا انکے مخالفونکی طرف
بیان کیا کہ یہ بات خاص و عام اور گروہ اسلام کو مقبول و مطبوع ہوئی سب اسکو اپنا ناصح اور خیرخواہ سمجھکے معتقد ہوے
جب اسنے اس جال مین لوگون کو پھانس لیا تو پہلے یہ بات اونکے دلون مین ڈالی کہ جناب امیرؓ بعد آنحضرتؐ سب سے
افضل ہین اور آنحضرتؐ سے قریب تر اور وصی اور بھائی اور داماد اونکے ہین اور آیات قرآنی اور حدیثین جو
جناب امیرؓ کے فضائل و مناقب مین تھین اونکو مع مخترعات اپنی طبیعت کے سب مین پھیلا دیا جب دیکھا کہ شاگرد
اسکے تفضیل جناب امیر کے قائل ہوگئے اور یہ بات انکے ذہنون مین خوب جگہ پکڑ گئی تو ایک گروہ کو جو اسکے خالص بھائی بند
اور چیدہ یارون سے تھے دوسرا بھید تعلیم کیا کہ جناب امیر وصی آنحضرتؐ کے ہین اور آنحضرتؐ نے صریح اونکو اپنا خلیفہ کیا
اور خلافت اونکی قرآن کی اس آیت شریف اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ سے نکالی جاتی ہے لیکن صحابہ نے بسبب اپنے
غلبہ اور مکر کے وصیت آنحضرتؐ کو ضائع کیا اور اطاعت خدا و رسول کی نکی اور حق جناب امیر کا تلف کر ڈالا جُمْلَۃً
دنیا کی لالچ مین آکے دین سے پھر گئے اور اوس جھگڑے کو جو حضرت خاتونؓ جنت اور خلیفۂ اول حضرت ابوبکر سے بابت
فدک کے ہوکر منجر بصلح و صفا ہوا تھا اوسکو اپنے اس قول مین سند اور دستاویز ٹھہرایا بعد اس تعلیم کے ہر ایک کو
بھید چھپانے کی بالمبالغہ وصیت کی کہ اگر تمکو لوگون سے اس قسم کی گفتگو اور بات چیت آپڑے تو میرا نام مت لینا
بلکہ مجھسے تبرّا اور بیزاری ظاہر کرنا اسواسطے کہ مجکو اس وصیت و نصیحت سے محض بیان حق اور اظہار امر واقع

منظور ہے نہ نام ونشان اور منصب وجاہ پس بسبب اس وسوسہ کے گفت وشنود ان باتون کی اور طعن ودشنام
خلفا کی حضرت امیرؑ کے لشکر دا نون مین جاری ہوئی اور جھگڑے اور لڑائیان ہونے لگین یہانتک کہ حضرت امیرؑ نے (خطبہ حضرت علی)
بر سر منبر برملا خطبہ فرمایا اور اس گروہ سے تبرا اور بیزاری اپنی ظاہر کی بعض کو وعید اور ضرب حد یعنی سزا شرعی سے
تہدید کی ابن سبا نے جو دیکھا کہ یہ تیر بھی اوسکا نشانہ پر لگا اور فتنہ وفساد مسلمانون کے عقیدے مین پڑ گیا باہم گفتگو
کرتے ہین اور درپے بے آبروئی ایک دوسرے کے ہوتے ہین پھر ایک گروہ اخص الخواص شاگردون سے چھانٹ کے
خلوت خاص مین قول وقسم لیکے دوسرا بھید کہ اس سے باریکتر اور نازک تر تھا بیان کیا کہ جناب امیرؑ سے ایسی
چیزین ظاہر ہوتی ہین جو مقدور بشر کا نہین ہے یعنی کرامتین اور ہر قالب مین ہو جانا غیب کی خبر دینا مردے جلانا
حقائق الٰہیہ اور کونیہ بیان کرنا حاضر جواب اور عبارت والفاظ مین بلیغ وفصیح ہونا زہد وتقوی اور شجاعت بیحد
اور وہ قوت کہ نہ کسی نے آنکھ سے دیکھی نہ کان سے سنی آیا کچھ جانتے ہو کہ یہ سب چیزین اونمین کہان سے آئین
اور یہ کیا بھید ہے سب نے عجز ظاہر کر کے کہا کہ ہم کچھ نہین جانتے تم جس راہ ہمکو چلاؤ گے چلین گے اسنے بہت سا شوق
اونکو دلا کے اور بہت سی تاکیدین بھید چھپانیکی کر کے ظاہر کیا کہ یہ سب خواص الوہیت کے ہین جو لباس بشریت مین
جلوہ کر رہے ہین چنانچہ خود ظاہر ہو کے کہا فَاعْلَمُوا اَنَّ عَلِیًّا ھُوَ الْاِلٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یعنی تم لوگ جان لو کہ
بیشک علی خدا ہین اور کوئی خدا نہین سوا اونکے اور بعض باتین جو جناب امیر سے وجد وحال مین جیسا کہ اولیاء (کلام حضرت علی)
اللہ کو ہوتا ہے سرزد ہوئی تھین مثل اَنَا حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَاَنَا بَاعِثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَنَا مُقِیْمُ الْقِیَامَۃِ
مؤید اپنے قول کی بنائین اور گواہ اپنی رہنمائی کی ٹھہرائین معنی پہلے قول کے یہ ہین ایسا زندہ ہون کہ مجکو موت نہین
دوسرے کے یہ ہین ہی اوٹھانیوالا مردون کا ہون قبرون سے تیسرے کے یہ ہین ہی قائم کرنیوالا قیامت کا ہون پس رفتہ رفتہ
بحکم کُلُّ سِرٍّ جَاوَزَ مِنَ الْاِثْنَیْنِ فَشَاعَ کے یعنی جو بھید دو لب سے نکلا سو پھیلا یہ قول قبیح اوسکا فاش ہو کر جناب امیر تک
پہونچا آپنے اوس گروہ کو مع ابن سبا آگ مین جلا دینے سے دھمکایا ڈرایا اور توبہ کرائی اور وہانسے نکال کے شہر مدائن کو بھیجدیا
مدائن مین بھی یہ لوگ وہی باتین قبیح اپنی ظاہر کرنے لگے اور ابن سبا نے اپنے شاگردون کو عراق وآذربیجان مین پھیلا دیا
حضرت امیرؑ بسبب کثرت اشتغال لڑائیون کے جو باغیان شام سے درپیش تھین اور نیز بوجہ دیگر امورات عظیم خلافت کے
متوجہ حال ابن سبا اور اوسکے تابعین کے نہو سکے یہانتک کہ مذہب اوسکا رواج پا گیا اور پھیل گیا پس لشکر والے جناب امیرؑ کے (سہ فریق)
بسبب شیطان کے وسواس سے چار فریق ہو گئے ایک فرقہ شیعۂ اولی اور شیعہ مخلصین کہ اہل سنت وجماعت کے پیشوا ہین ((۱) شیعہ اولی ومخلصین سنت جماعت ہی)
وہ حضرت امیرؑ کے چال چلن پر حقوق اصحاب کبار اور ازواج مطہرات کے پہچانتے تھے اور انکی پاسداری ظاہر وباطن کرتے تھے

باوصف لڑائیون اور جھگڑون باہمی کے کہ سینہ بے کینہ سے گرد نفاق کو نکال دیا تھا اور صفا و براءت حاصل کی تھی انہین کو شیعہ اولی اور شیعہ مخلصین کہتے ہین کہ یہ گروہ بجمیع وجوہ بحکم اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ کے غرور شیطان مکار سے محفوظ و مصئون رہے انکا دامن نجاست خبث اوس پلید سے پاک رہا معنی آیت کے یہ کہ بیشک میرے خاص بندو تجھکو غلبہ نہوگا اللہ تعالی نے یہ شیطان سے فرمایا ہے اوسوقت جو شیطان نے کہا کہ مین اونکو بہکاؤنگا اور جناب امیر رض نے خطبون مین مدح انکی فرمائی اور روش انکی پسند کی دوسرا فرقہ تفضیلیہ کہ جناب امیر کو سب صحابہ پر فضیلت دیتے تھے یہ فرقہ ادنے شاگردون اوس لعین سے تھا کہ انھون نے تھوڑا سا وسوسہ اوسکا قبول کیا اور جناب امیر رض نے اونکو بہت ڈرایا دھمکایا کہ اگر مین نے کسیکو سنا کہ مجکو شیخین پر فضیلت دیتا ہے تو اوسکو سزا افترا کی دونگا جو اسی کوڑے ہین تیسرا فرقہ شیعہ سبئیہ سب یعنی دشنام کرا انکو تبرائیہ بھی کہتے ہین جو تمام صحابہ کو ظالم و غاصب بلکہ کافر و منافق جانتے ہین اور یہ اوسکے اوسط درجے کے شاگردون سے ہوے اور وہ جھگڑے جو حضرت عائشہ رض اور طلحہ رض اور زبیر رض اور حضرت امیر رض کے باہم ہوے تھے موید انکے مذہب اور محرک انکے دغدغے کے ہوے اور جو یہ سب جھگڑے باہمی بابت خون حضرت عثمان رض کے تھے بالضرور ان لوگون نے حضرت عثمان کے حق مین بھی زبان لعن وطعن کی کھولی اور جو خلافت حضرت عثمان رض کی مبنی برخلافت شیخین تھی اور بانی مبانی خلافت حضرت عثمان رض کے حضرت عبدالرحمن بن عوف رض اور قبل اونکے تھے لہذا اسکو نشانہ تیر طعن کا بنایا ہے گاہ گاہ کہ یہ خبر بواسطہ مخلصین جناب امیر رض کے سمع شریف مین پہنچتی تھی خطبے فرماتے تھے اور برا بھلا کہکے اپنی بیزاری انسے ظاہر کرتے تھے چوتھا فرقہ شیعہ غلات یعنی نہایت حد سے بڑھا ہوا کہ یہ لوگ اوس خبیث کے خاص الخاص اور ارشد شاگردون سے تھے کہ قائل الوہیت جناب امیر رض کے ہوے اور جو مخلصین اونکو الزام فاحش دیتے تھے کہ جناب امیر رض مین نشان خلاف الوہیت کے اور مقتضیات بشریت کے موجود ہین تو الوہیت صریح سے پھر کے قائل حلول کے ہوے کہ روح الہی نے قالب بشری مین نزول کیا ہے اور جو کچھ عیسائی بعد توجیہ اپنے مذہب کے حضرت مسیح کے حق مین بشبہہ وَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا یعنی پھونکی ہمنے اوسمین اپنی روح سے قرار دیکر تقریر کرتے ہین ایسے ہی یہ لوگ جناب امیر رض کے حق مین جاری کرتے تھے معہذا بعض کلمات جناب امیر کو موافق عقیدۂ فاسد اور اپنی بناوٹون رکیک کے اونکی طرف عائد کرتے تھے پس یہ اصل راہ پیدا ہونے مذہب شیعہ کی ہے اب اس سے معلوم ہوا کہ اصل اصول شیعون کے تین فرقے ہین کہ تینون ایک وقت مین پیدا ہوے اور بانی مبانی ان تینون فرقون کا وہی ایک یہودی خبیث الباطن نفاق پیشہ تھا کہ ہر ایک کو ایک دوسرے پر فریفتہ کرکے اپنے جال مین پھانسا اور جو غلات تھوڑے اور سبیہ بہت ہین اسکی یہ وجہ ہے کہ جب یہ دونو فرقے آپسمین جدا

جنگ جمل مین تبرا

ومختلف ہوگئے تو وہ امور کہ موکد عقیدہ سبیہ کے ہوسکین بہت بہم پونھچے چنانچہ ایک اونمین سے جنگ جمل ہی جسکا
جناب امیر کو باہم گر حضرت عائشہ رضہ اور طلحہ رضہ اور زبیر رضہ کے اتفاق پڑا کہ یہ لوگ سب حضرت ابوبکر کے لگاؤ والون سے تھے
اور دعویدار خون حضرت عثمان رضہ کے بھی تھے بس اس مقابلہ مین ان لوگون کو بغض وعناد دونو خلیفون مذکور سے پیدا ہوا
واضح ہو کہ جمل شتر نر کو کہتے ہین اور اس لڑائی مین حضرت عائشہ رض شتر پر سوار خود موجود تھین اور کئی ہزار صحابی وغیرہم
انکے اونٹ کے گرد شہید ہوے تھے مفصل حال اسکا آیندہ آئیگا بس ان لوگون نے شیعیت حضرت امیر رضہ کو حضرت ابوبکر رض
اور حضرت عثمان رض کے بغض پر منحصر کیا اور جب خلیفۂ اول سے بغض بہم پونھچا تو ناچار یہ بغض خلیفۂ دوم حضرت عمر رض

خلافت عمر فرع خلافت ابوبکر رض خلیفۂ دوم وزیر خلیفۂ اول

کیطرف کھنچا اسواسطے کہ خلافت حضرت عمر رض کی فرع خلافت حضرت ابوبکر رض کی تھی اور دونو کا ایک طور ایک چلن
بلکہ اتباع اور پیروی سیرت اور طریقہ دونو کے ملتزمات سے تھے گویا خلیفۂ ثانی خلیفۂ اول کے وزیر ومشیر تھے
اور حضرت خاتون جنت رض کو فدک سے باز رکھنے مین اور اور جھگڑون مین رفیق وشریک بس ان سبون نے انکے

خلیفۂ دوم مشیر علی وجہ تقیہ

ذہن مین ایسا غلبہ کیا کہ جناب امیر رض سے جو نسبت خویشی اور دامادی کے حضرت عمر رض کو تھی اور بکثرت شریک مشورہ
اور رجوع امور دین وخلافت مین حضرت عمر رض کے رہتے تھے سبکو تقیہ اور کمزوری اور بیچارگی حضرت امیر رض پر
قیاس کیا اور اکثر مہاجر اور انصار کو جو پیروی دونو خلیفون مین مثل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرگرم
رہتے تھے اور معین ومددگار اور اونکے اجراے امر ونہی کو لازم اور فرض عین جانتے تھے مورد لعن وطعن کیا

نواصب بعضے خارجی مروانی نواصب عباسی عراقی

دوسرے یہ کہ جناب امیر رض اور بعد اونکے حسنین اور انکی اولاد مثل زید شہید اور دیگر سادات حسینیہ کو ہمیشہ نواصب
شام سے جنکو اصطلاحًا خارجی کہتے ہین اور وہ مروانی تھے اور نواصب عراق سے کہ وہ عباسی تھے بڑی لڑائیان اور
کینہ داریان درمیان مین رہین چنانچہ بعض نواصب غایت درجہ گمراہی پر جھکے اپنا منہ کالا کرتے تھے اور ان حضرات کی
جناب مین بے ادبانہ پیش آتے تھے اور شیخین رض اور حضرت عثمان رض کو اچھا کہتے تھے بلکہ مروانیون نے خود جانبداری
حضرت عثمان رض کو وسیلہ اور سبب اس شرارت وگمراہی کا بنایا تھا بس یہ فرقہ شیعہ سبیہ کا بھی اون نواصب کے مقابلے مین
اونکے اسلاف کے پیچھے پڑگیا جو خلفاے ثلثہ رض وغیرہم ہین اور دونو طرف سے خوب حق بیحیائی کا ادا کیا تیسرے جناب امیر رض
اور ایمۂ اطہار بملاحظۂ شرارت اور بدذاتی اور خیانت وبدطینتی اس فرقۂ بدبخت نوصبکے اور نیز بنظر غلبۂ ظاہری انکے
کلمات لعن آمیز ضمنًا تصریحًا گویا ملاحی باتین بیان اوصاف عام مثل غصب وظلم اور بغض اہل بیت اور تغیر سنت رسول خدا
اور نئی نئی بدعتین پیدا کرنے اور احکام خلاف شریعت نکالنے اور مثل ان صفات کے فرماتے تھے کہ واقف حقیقت کار کے
خوب سمجھتے تھے اس گروہ سبیہ نے بے اندیشہ جلدی کرکے اون سب باتون کو صحابۂ کرام اور ازواج مطہرات کی حق مین ڈھالا

اور اون اوصاف کو اپنے عقیدۂ فاسد پر چسپان پایا اور عذر بیان ضمناً کا یہ کہ موافق مصلحت وقت کے تقیہ کیا ہے اگر تقیہ نہین تو صریحا نام ایسے لوگونکا کیون نہین لیا رفتہ رفتہ یہ باتین ان کے متاخرین کے ذہن مین نص صریح ہو گئین واسطے لعن وطعن صحابۂ کرام اور ازواج مطہرات کے الحاصل ان سببون سے اور مثل انکے شیعہ سبیہ سب فرقون سے زیادہ اور قوی تر ہو گئے کس واسطے کہ انکو اپنے عقیدے کی مدد پے در پے ملتی ہی اور غلاۃ و تفضیلیہ کم اور ذلیل تر رہے لیکن غلاۃ کی قلت اور ذلت اس سبب سے ہوئی کہ انکے اعتقاد کی باتون مین بطلان اور کلمات وحشت انگیز مین برائیان بہت ظاہر ہوتی تھین لاجرم کوئی انکے ہذیانات کو نہین سنتا تھا اگر کسی وقت مین کوئی دھوکا کھاکے انکے مزخرفات مین آبھی گیا تو فوراً اپنے کنبے قبیلے والونکی نصیحت سے پلٹ جاتا تھا اور تفضیلیون کی قلت و ذلت کی یہ وجہ کہ دونو طرف کے راندے ہوئے بیچ مین لٹک رہے تھے سبیہ تبرائیہ تو انکو اپنی گروہ سے نہین جانتے اور شیعۂ علی کی گنتی مین نہین گنتے اس واسطے کہ کماینبغی حق محبت اہلبیت کا جو منحصر سب و تبرے صحابہ اور ازواج مین ہی یہ ادا نہین کرتے اور جماعت مفضلین ان سبکو غیر محلین جناب امیر رض کا سمجھ کے اور مورد اونکے وعید کا جان کے حقیر و ذلیل جانتے رہے انکی وہ مثل ہے لَا فِي الْعِيْرِ وَلَا فِي النَّفِيْرِ یعنی نہ ادھر کے نہ ادھر کے اور عجب یہ کہ ابتک شیعۂ سبیہ کے نزدیک فرقۂ نواصب کا فرقۂ اہل سنت سے تمیز و تفرقہ نہین دونونکو برابر سمجھتے ہین حالانکہ یہ فرقہ یعنی اہل سنت فرقۂ شیعہ خاص جناب امیر رض کا ہی کہ بدل و جان فداے خاندان نبوت کے ہین اور ہمیشہ نواصب شام و مغرب اور عراق کے ساتھ لڑائیان تیغ و سنان کی لڑتے رہے اور مناظرے علمی و زبانی کرتے رہے اور رد شعائر شریعت اور کھونے بدعات مروانیہ مین ساعی و سرگرم ہوے اور نواصب کو بدترین کلمہ گویون بلکہ ہمسر سگ و خوک کا جانتے رہے تاہم قطع نظر عوام سے خاص علما انکے کہ آپکو اخبار سلف اور مقالات اہل علم مین نہایت دانا جانتے ہین شیعۂ اولی پر بھی لفظ نواصب کا اطلاق کرتے ہین کیسی بڑی حماقت ہے اور کیا خوب کسیکا قول ہی لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ يُسْتَطَبُّ بِهِ إِلَّا الْحَمَاقَةُ أَعْيَتْ مَنْ يُدَاوِيهَا یعنی ہر مرض کی دوا ہی کہ اوس سے اوس مرض کا علاج کیا جاتا ہی مگر حماقت کہ عاجز کرتی ہی اپنے علاج کرنیوالے کو بلکہ عند التفتیش ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ لفظ نواصب کا عرف شیعہ مین بالکل مستعمل اوس شخص کیواسطے ہی جو مخالف انکے عقیدے کا ہی پس غلاۃ سبیہ کو نواصب جانتے ہین اور سبیہ تفضیلیہ کو اور تفضیلیہ شیعۂ اولی کو لیکن خوشا حال شیعۂ اولی کا کہ مورد طعن و ملامت ہر فرقۂ گمراہ شیعہ اور نواصب کے بنے ہین اور سب کے ساتھ مخالفت اختیار کی گویا انکو بوراثت جناب امیر رض کے مجاہدۂ کبری اور غربت عظمی نصیب ہوے اور إِنَّ الدِّيْنَ بَدَءَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ مصداق حال اور کشف مآل انکا ہوا بس اللہ کا شکر ہی

ہر انشاء اللہ تعالی اس کتاب مین کھلجائیگا کہ شیعۂ اولی مراد مہاجرین و انصار سے ہی کہ اکثر یہ لوگ ہمراہ رکاب — مراد شیعہ اولی

جناب امیر رضہ کے باغیون کی لڑائیون مین موجود اور بناوٹ پر معانی قرآن کے لڑتے رہے ہین جیسے آنحضرت صلعم — حضرت کے وقت کے لڑنے منکر معنی قرآن

بوقت مین نزول قرآن پر منکرون سے لڑتے رہے اور جو بعض انمین کے بسبب کمال پرہیزگاری اور احتیاط اٹھنے سے

کلمہ گویون اور شرکا قبلہ کے بیٹھہ رہے اور عذر بیان کیے اور وہ سب عذر اونکے جناب امیر رضہ نے قبول فرمائے

ور اس بیٹھہ رہنے مین بھی ان لوگون نے مشہور کرنے فضائل حضرت امیر رضہ اور اظہار اونکی صفات علوی اور

تحریص محبت اور تعظیم آنجناب مین کوئی دقیقہ نا مرعی نچھوڑا اور مصداق اس آیت کے ہوے لَیْسَ عَلَی

الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَی الْمَرْضٰی وَلَا عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ مَا یُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا عَلَی

الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ یعنی نہین ہی ضعیفون اور نہ مریضون اور نہ اون لوگون پر جو نفقہ نہین پاتے کچھہ حرج

ہرگاہ کہ وہ خیر خواہ ہین خدا اور رسول کے اور نہین ہی نیکوکارون پر راہ الزام کی اور نیز معلوم ہو جائیگا کہ حاضران — صحابہ بیعت رضوان (۸۰۰)

بیعت الرضوان سے ایک جماعت کثیر نے قریب آٹھہ سو آدمیون کے لڑائی صفین مین کیسی داد جان نثاری کی دی — ۳۰۰ شہید ۵۰۰ ...

اور تین سو آدمی درجۂ شہادت کو پہونچے انکے سوا اور صحابہ اور تابعین انکے نے جو احسان کیے کیا بیان کیا جاوے

اور کیا لکھا جاے کہ کیا کیا لیکن جو ایام خلافت گذر چکے تھے اور عمر خاتم الخلفا حضرت امیر رضہ کی آخر کو پہونچی

یہ سب سعی اور کوشش انکی کارگر نہوئی سوای ثواب آخرت اور درجات عالیۂ جنت کے کہ احدی الحسنیین سے ہی

اور کچھہ فائدہ نہوا الغرض بعد پیدا ہونے تشیع کے زمان حضرت امیر رضہ مین اور بھٹ جانے شیعہ کے چار فریق پر

ایک فرقہ اونسے ملقب باہل سنت و جماعت ہے وَهُمُ الشِّیْعَةُ الْاُوْلٰی وَالْمُخْلِصُوْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ

یعنی وہ شیعۂ اولی ہین اور اخلاص والے صحابہ اور تابعین سے واسطے اونکے احسان ہے تشیع مین اور اور بھی

نئی باتین ہوئی ہین یہی سبب جدا جدا ہونے فرقون شیعہ کا ہی کہ ہر انقلاب مین دوسرے رنگ پر ظاہر ہوتا تھا

اور ایک مذہب اور پیدا ہوتا تھا بس یہ انقلابات اکثر قریب شہادت ائمہ کے واقع ہوے ہین چنانچہ اس اجمال کی

تفصیل یہ ہی کہ جب اشقیای شام و عراق نے موافق کہنے یزید پلید اور تحریص رئیس اہل البغض و فساد ابن زیاد کے

امام ہمام کو کربلا مین شہید کیا کیسان نام ایک شخص کہ چیلون سبط اکبر امام حسن مجتبیٰ رضہ سے تھا اور بعد وفات انکے — کیسان چیلہ امام حسن مجتبیٰ

محمد بن علی جو مشہور محمد بن الحنفیہ کر کے ہین اور برادر امام مذکور کے انکی صحبت اختیار کر کے عجیب و غریب علوم اونسے حاصل

کیے تھے واسطے بدلے امام شہید کے مستعد ہوا اور لوگونکو اس مہم کی رغبت دلائی ایک گروہ نے شیعۂ اولی سے مثل

سلیمان بن صرد خزاعی اور رفاعہ اور بعض شیعہ سبئیہ نے پیروی اور اطاعت اوسکی کی اور ایک دوبار ابن زیاد

اور اوسکے عاملون سے بھرے لیکن انکی کوشش نے بجز شہادت کے کچھ ثمرہ نہ بخشا ناچار مختار بن ابی عبیدہ ثقفی نام
ایک شخص مدبر کو شیعہ سے کہ فن ریاست وحکومت اور صنعت جنگ وجدال اور حرب وقتال مین اچھا مشاق تھا
رئیس کیا اور ابراہیم بن مالک اشتر کو امیر الامرا قرار دیا پس اس مختار نے ابن زیاد کو بہت لڑائیون مین شکست دیکر
آخر جہنم کو پہونچایا اور مذہب کیسان کا اختیار کیا اس کیسان کا یہ حال کہ اوائل مین منکر امامت حسنین رضہ کا تھا
محمد بن الحنفیہ کو بعد حضرت امیر رضہ کے بیواسطہ امام جانتا تھا حضرت امام حسن رضہ نے جو معاویہ اور شام کے لوگون سے
صلح کرلی تھی اس سبب سے اسکے نزدیک وہ لیاقت امامت سے گرگئے تھے اور امام حسین رضہ کو بھی بسبب پیروی
واطاعت امام حسن رضہ کے ہرچند کہ اس صلح مین اونکو کراہت تھی لیاقت امامت سے دور سمجھتا تھا ناچار محمد بن علی کو
خازن اسرار مرتضوی اور حامل لواے امامت قرار دیا تھا اور کرامتین عجیبہ اور علوم غریبہ اونسے روایت کرتا تھا کہ
وراثۃً جناب امیر رضہ سے اونکو پہونچے ہین مختار جب اسکے مذہب مین آیا اور نفس اوسکا خواہان ریاست وسلطنت کا
ہوا اسنے واسطے تسلی خاطر گروہا گروہ شیعۂ کوفہ کے کہ دونو امامون کی جناب مین کمال اطاعت وانقیاد رکھتے تھے
مناسب ندیکھا کہ انکار امامت امامین کا کرے بلکہ یہ کہا کہ بعد امام شہید خاتم آل عبا امام حسین علیہ السلام کے حکم امامت کا
محمد بن علی سے تعلق رکھتا ہی اونھین نے ہمکو واسطے قتل نواصب اور بدلہ لینے امام شہید رضہ کے تحریص کی ہی اور خط وفرمان مہری
اونکے مخترعہ اپنے لوگون کے سامنے ظاہر کیے اور موافقت کیسان کو گواہ اپنے دعوے کا بنایا آخر اس حیلے وتدبیر سے
بہت لوگون کو اپنا مطیع کرکے دیار بکر اور اہواز اور آذربیجان عراق کے شہرون پر مسلط ہو گیا من بعد مصعب بن
زبیر برادر عبد اللہ بن زبیر نے کہ داماد امام شہید رضہ کے تھے اور سکینہ بیٹی حضرت امام کی اونکے نکاح مین تھین اسکی برائیان دیکھکر
فوج کشی کی اور جہنم کو بھیجا اس مختار نے اپنے ہم مذہبونکا مختاریہ لقب کیا تھا پہلے سے اونکو کیسانیہ کہتے تھے جب اسکی
برائیان جہان مین مشہور ہوئین اور ہر طرف سے لعنت ونکوہش پڑنے لگی تو اون لوگون نے مختاریہ لقب اپنا چھوڑکے
پھر کیسانیہ مقرر کیا فی الواقع یہ مختار دین کے معاملون مین نہایت بدعقائد تھا آخر مین دعوی نبوت کا کرتا تھا
اور کہتا تھا کہ جبرئیل میرے پاس آتے ہین اور مجکو میرے لشکر والون اور امرا اور صوبہ دارون کے احوال سے خبردار
کردیتے ہین محمد بن الحنفیہ مدینۂ منورہ مین لاکھون زبان سے بیزاری اسکے عقائد پلید اور وضعون قبیح سے ظاہر
فرماتے تھے اول وہ شخص کہ جسنے اسلام مین رسم ماتم عاشورہ اور رونے پیٹنے کے نکالی یہی مختار ہی اور یہ فعل اسکا
یعنی ماتم وغیرہ محض اغراض فریفتہ کرنے شیعۂ کوفہ کے تھا تا نواصب شام سے لڑین اور اس تقریب سے ملک وسلطنت
میرے ہاتھ لگی ورنہ اوسکو حضرت امام حسین رضہ سے کیا مطلب رہا تھا جب خود آپکو پیغمبر جانتا تھا اور تابع اوسکے برملا

دشنام و تبرا اصحاب پر کرتے تھے جب محمد بن حنفیہ نے وفات پائی کیسانیون مین بابت تعین امام اور انتقال امامت کے
اختلاف پڑا کہ اب امامت کسکو پہونچتی ہی آبو کریب نے کہ اس گروہ کے رئیسون سے تھا کہا کہ محمد بن علی خاتم الایمہ ہین
دشمنون کے خوف سے چندروز کو چھپ گئے ہین بعد ایکمدت کے ظہور کرینگے غرض اوسکی یہ تھی کہ لوگ اور کسیکے معتقد
نہو جائین اور بطور سابق میرے مطیع اور فرمان بردار رہین دوسرے رئیس اس گروہ نے کہ اسحاق تھا بوسیلۂ رسل
رسائل کے ربط اپنا ابو ہاشم بن محمد بن الحنفیہ سے ظاہر کیا اور کہا کہ اب امام وہ ہین اور مجکو اپنا نائب کیا ہی
پھر بعد ابو ہاشم کے اسحاقیہ قائل امامت اولاد ابو ہاشم کے ہوے اور ابن حرب کندی نے کہ رؤسای اسحاقیہ سے تھا
اپنی نسبت دعوی امامت کا کیا ایک گروہ نے چیلون اور چیلے زادون عبد اللہ بن جعفر سے کہ شریک اسحاقیون کے تھے
بعد ابو ہاشم کے تعلق امامت کا عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر سے کیا کہ ایک جماعت کثیر نے کوفے کے شیعون سے
اتباع اونکا کیا اور ایک گروہ کیسانیہ اسطرف رجوع ہوے کہ بعد ابو ہاشم کے امامت ابو طالب کی اولاد سے منتقل
ہوکے حضرت عباس کی اولاد کو پہونچی ہی اور علی بن عبد اللہ بن عباس کو امام جانا پھر انکی اولاد مین سلسلہ
امامت کا جاری کیا کہ نوبت منصور دوانقی عباسی تک پہونچی یہ سلسلہ بھی موہوم واقع ہوا لیکن یہ عجیب حال تھا
کہ جن لوگون کو یہ اپنے گمان مین امام قرار دیتے تھے اور بنام نہاد انکے دعوت کرتے تھے وہ لوگ اس دعوے سے بیزاری
تمام ظاہر کرتے تھے اور آپکو اس امر سے بچاتے تھے مگر یہ لوگ گمراہ کب مانتے تھے انھون نے اونکے انکار و اجتناب کو
تقیہ ٹھہرایا کہ دشمنون کے خوف سے جان بچاتے ہین اسواسطے کہ ابھی مدینہ مروانیون کے قبضے مین ہی بس یہی
موقع تھا اور یہی بنیاد تقیہ کی تھی جو شیعون مین پھیلا مگر اس زمانے مین تشیع منحصر کیسانیت اور مختاریت مین تھا
اور گروہ کے گروہ شیعۂ کوفہ کے اس مذہب مین ہوگئے تھے غلاۃ و تفضیلیہ بہت کم اور ذلیل تھے اور ان کیسانیون مین
آپسمین بھی بڑی پھوٹ تھی گروہ گروہ ہوگئے تھے تیسرا انقلاب شیعہ مذہب مین یہ ہوا کہ جب حضرت امام زین العابدین
عالم بقا کو سدھارے زید بن علی بن حسین نے جنکا لقب زید شہید ہے ہشام بن عبد الملک بن مروان پر کہ بادشاہ
وقت تھا خروج کیا جب نواح کوفہ اور عراق مین پہونچے ایک گروہ شیعہ مخلصین سے اونکے ساتھ ہوے
اسواسطے کہ اولاد مروان کی بسبب اسکے کہ انکے عامل ظالم تھی قابل ریاست ظاہر کے بھی نہین رہی تھی اور بارہ ہزار
آدمی ہشیعہ سبئیہ کہ اکثر انسے کیسانیہ اور مختاریہ تھے اور بعضے قائل امامت حضرت زین العابدین کے یہ بھی اونکے ساتھ ہوے
یوسف بن عمر ثقفی کہ ہشام کیطرف سے امیر عراقین کا تھا اوسکی لڑائی پر متوجہ ہوے حضرت زید شہید نے جو دشنام
و تبرا ان لوگون سے سنا بارہا گھر کی جھڑکی فرمائی اور اونکے رئیسون پر سخت تقید کی کہ اپنے تابعین کو اس ترک سے

بازرکھو جب لڑائی نزدیک ہوئی اور دشنام و تبرّا سے کہ زبانی باتین تھین نوبت سیف و سنان کی پہونچی اور وقت
امتحان شیعہ پن اور محبت اہلبیت کا آیا تب اس بہانے سے کہ ہمکو لعن وطعن صحابہؓ سے کیون منع کرتے ہین ترک رفاقت پر
راضی ہوکر اور اونکو دشمنون خونخوار کے حوالے کرکے بدستور قصہ حضرت امام حسینؓ اپنے اپنے گھرون مین گھس رہے یہانتک
کہ حضرت زیدؓ شہید ہوے اور اس معاملے مین عجب انقلاب شیعہ مذہب مین ہوا جو لوگ کہ زید شہید کے ساتھ رہے تھے
اونھون نے اپنا شیعہ خالص لقب کیا اور قائل ہوے کہ امام برحق بعد حضرت امام حسینؓ کے زید شہید ہین شہادت
کہ میراث اونکے باپ دادا کی ہے اونکو نصیب ہوئی اور راہ امامت مین اپنی جان پر کھیل گئے امام کو ایسا ہی چاہیے
کہ سوا خدا کے کسی سے نہ ڈرے خود تلوار لیکر نکلے اور پروا کسیکی رفاقت اور ترک رفاقت کی نہ کرے اور وہ گروہ جو انکا
ساتھ چھوڑ کے کوفے کو لوٹ گئے تھے اونکا لقب روافض رکھا بلکہ خود زیدؓ شہید نے ان جھوٹے بیوفا لوگون کے حق مین
فرمایا رَفَضُونَا فَهُمُ الرَّوَافِضُ یعنی چھوڑ گئے وہ ہمکو پس وہ چھوڑنے والے ہین بعد لوٹ جانے اپنے گھرون کے
اس گروہ مین بھی مشورہ تعین امام کا پڑا کہ امام تجویز کیا جاے اور اپنا لقب امامیہ مقرر کیا پس بعضے امامت حسنؓ مثنیٰ
ابن حسن مجتبیٰؓ کے قائل ہوے اور اکثر قائل امامت محمد باقر علیہ السلام کے ہوے کہ اوسوقت مین یہ بڑے عالم اور
افضل اور متقی اور عابد خاندان اہلبیت سے تھے اور تمام شیعہ مختاریہ اور کیسانیہ کی اس مذہب کیطرف دعوت
شروع کی چنانچہ دعوت کرنیوالے اس مذہب کے کہ رئیس اس گروہ کے تھے یہ ہین ہشام بن الحکم احول اور ہشام بن
سالم جوالیقی اور شیطان الطاق و میثمی اور زرارہ بن اعین کوفی بعد وفات امام باقر علیہ السّلام کے اس گروہ مین
پھر اختلاف پیدا ہوا بعض نے کہا کہ وہ حیّ لایموت ہین یعنی مرے نہین زندہ ہین بعض اونکی موت کے قائل ہوے
اور یہ کہ بعد حضرت امام باقرؓ کے اونکے بیٹے زکریا امام ہین اونکو حیّ لایموت اعتقاد کیا بعض امامت حضرت جعفر صادق
علیہ السلام کے قائل ہوے اور یہ بڑا گروہ ہوا اور ایک جماعت کثیر نے انکا اتباع کیا اور خاص امامیہ اپنا لقب ٹھہرایا
اور تابعین زیدؓ شہید کے زیدیہ کہلائے اور چونکہ امامیہ مین کئی رئیس تھے اس سبب سے انمین پھر اختلاف مذہب کا بہم پہونچا اور
اس گروہ کے ہر ایک نے رؤسا مذکورین سے موافق اپنی خواہش کے ایک مذہب تابعین کیواسطے تراشا اور گروہ علیحدہ
قرار دیا لہذا ہشامیہ سالمیہ شیطانیہ اور نیز میثمیہ زراریہ یہ چار فرقے انکے ہوے بعد وفات حضرت صادقؓ کے ایک
انقلاب بہت بڑا ظاہر ہوا اور اختلاف خوفناک پیش آیا کہ یہ چوتھا انقلاب ہے شیعہ مذہب مین منجملہ انقلابات عظمی کے
پس بعض قائل ہوے کہ حضرت صادقؓ حی لایموت ہین چندے چھپ گئے ہین پھر لوٹ آئینگے بعض انکی موت کے
قائل ہوے کسی نے تو انکے بیٹے حضرت کاظمؓ موسی بن جعفر کو امام جانا اور ایک گروہ نے اسماعیل بن جعفر کو پھر اسماعیلون

روافض حضرت [illegible]
محمد باقر کو [illegible]
[illegible]

اختلاف پڑا بعض کہتے تھے کہ امامت اسماعیل پر ختم ہوگئی اونکے بعد کوئی امام نہین نہ وہ مرے بلکہ زندہ حی لایموت ہین
بعض اونکے مرنے اور اونکے بیٹے محمد بن اسماعیل کی امامت کے قائل ہوے پھر یہ فرقہ آپسمین مختلف ہوگیا اور انکے
اختلاف کا یہ سبب ہی کہ جب اسماعیل بن جعفر نے روبرو حضرت جعفر کے وفات پائی تو ایک لڑکا چھوڑا جنکو محمد
کہتے تھے اور وہ حضرت صادق اپنے دادا کے ساتھ بغداد مین آکر فوت ہوے اور مقابر قریش مین دفن کیے گئے
اونکا ایک غلام تھا مبارک نام خوشنویسی اور نقاشی اور دستکاری مین مشہور عبد اللہ بن میمون قداح اہوازی نے
اوس سے ملاقات کی اور بعد وفات حضرت صادق کے مبارک سے ظاہر کیا کہ مین محمد تیرے مالک کے شیعے ہون
اور جب خوب ملازمت اور مصاحبت مبارک سے پیدا کرلی تو خلوت و تنہائی مین اوس سے کہا کہ میرے پاس بعض اسرار پوشیدہ
تیرے آقا کی طرف سے ہین کہ کبھی کسی پر اونھون نے ظاہر نہین فرمائے یہ کہکے بیان مقطعات قرآنی کا موافق کلام
حکماے فلاسفہ کے شروع کیا مقطعات قرآنی جیسے الم یا المص یا کہیعص اور امثال انکے سوا ان مقطعات کے
بعض فنون شعبدہ اور سحر اور طلسمات سے بھی اوسکو تعلیم و تلقین کیے چنانچہ محمد بن زکریاے رازی نے کتاب المخاریق
مین تھوڑا سا اسکا بیان کیا ہے کہ یہ عبد اللہ بن میمون قداح بڑا ملحد اور زندیق دشمن دین و اسلام کا تھا مدت سے چاہتا تھا
کہ اس دین مین فساد ڈالے مگر قابو نہین پاتا تھا اوسوقت مین اسکو خوب گھی چپڑی روٹی ملگئی اور مراد حاصل ہوئی
مثل عبد اللہ بن سبا کے کہ اصل و منشا مذہب تشیع کا ہے خلاصہ کلام کا یہ کہ مدت تک تو ایک دوسرے کے ہمصحبت رہے اور پھر باہم
عہد و پیمان کرکے جدا ہوے مبارک کوفے مین پونہچا اور کوفے کے شیعون کیطرف مذہب اسماعیلیہ کی دعوت شروع کی
اور اپنے فرقے کو مبارکیہ اور قرمطیہ سے ملقب کیا اسواسطے کہ قرمط لقب اس مبارک کا تھا اور عبد اللہ بن میمون کوہستان
عراق کو گیا اور پہاڑیون وحوش سیرت کو بزور طلسمات اور شعبدات کے اپنے جال مین پھانسا اور ہر ایک کو اپنے تابعین سے
مذہب چھپانیکی وصیت کی کہ اُسْتُرْ ذَهَبَكَ وَذَهَابَكَ وَمَذْهَبَكَ یعنی چھپا اپنے زر کو اور سفر کو اور مذہب کو
اور اپنے گروہ کو میمونیہ کے ساتھ ملقب کیا جب پہاڑیون سے خاطر جمع کرکے زور بازو حاصل کرلیا تو ایک شخص خلف نامی کو
نائب اپنا کرکے خراسان اور قم اور کاشان کو رخصت کیا اور دعوت کا حکم دیکر آپ بصرے کیطرف متوجہ ہوا تا بصرے والونکو
بہکائے بھگائے خلف اول تو طبرستان کو گیا وہان کے شیعون کو مذہب میمونیہ کیطرف دعوت کرکے کہا کہ مذہب اہلبیت کا
یہی ہی اور اَهْلُ الْبَيْتِ اَدْرٰى بِمَا فِيْهِ یعنی جو کچھ گھر مین ہوتا ہی اوسکو گھر والے ہی خوب جانتے ہین گروہ کے گروہ
مسلمانون کے فرقے از خود مذہب تراش تراش کے تنگیون تکلیفات و تشریعات مین گرفتار ہوے ہین اور لذات و طیبات سے
محروم رہے ہین پھر نیشاپور گیا وہان کے شیعون کو بھی انھین کانٹون مین گھسیٹا اور بعض نے دیہات نیشاپور مین

رہنا اختیار کیا جب یہ خبر رؤسا اہل سنت کو پہونچی اوسکی تنبیہ کے درپے ہوے تو چھپ کر بصرے کیطرف چلا گیا
وہان کے لوگون کو بہکانا شروع کیا الغرض جبتک زندہ رہا یہی کام کرتا رہا ناگاہ تابعان ملک الموت نے اوسکا کام تمام کیا
تو اوسکے بعد احمد نام بیٹا اوسکا قائم مقام باپ کا ہوا اور ایک شخص کو جسکا غیاث نام تھا نائب اپنا کرکے ملک عراق کو
بھیجا یہ غیاث ایک شخص ادیب وشاعر اور مکار وغدار تھا اور مصنفین باطنیہ سے اول یہ ہی اسکی ایک کتاب ہی بیان
نام اصول مذاہب باطنیہ مین اور اس کتاب کو مرصع کیا ہی مثالون سے اور اشعار دلکش عرب سے اور واسطے صحت
دلیل کے آیتین اور حدیثین بہت لاتا ہے اور معنی وضو اور نماز و روزہ اور حج و زکوۃ اور دیگر احکام کے بطور باطنیہ
بیان کرکے لغات کے گواہون سے اونکو ثابت کیا ہی اور کہتا ہے کہ مراد شارع کی یہی ہی عوام نے جو کچھ سمجھا ہی محض
خطا وغلط ہی اسکے زمانے مین مذاہب باطنیہ کو بڑی رونق پیدا ہوئی لوگون نے ایک نئی روش اور سہل کہ جسمین نہایت
بیخوفی اور بہت سی مباح چیزین باتین خوب پسند کیا اور ہر ایک کے دلچسپ ہوا ہزارون ہزار جاہل اور فاسق
اسکی اطاعت مین داخل ہوے اور دور دور کے شہرون سے اسکی طرف دوڑ پڑے اور یہ حادثہ دوسو دو ہجری مین ہوا　باطنیہ سنہ ۲۰۰
جیسا کہ حدیث صحیح مین اسکا اشارہ فرمایا تعالظہور الآیات بعد المأتین یعنی دوسو برس بعد ظہور نشانیونکا ہی　حدیث صحیح
اس وقت مین تشیع کفر اور قیاسات فلسفہ سے ملکر گویا بول وبراز اور خون حیض سے مرکب ہوکے عجیب ایک
معجون بنا کہ دجال بھی ایک دل نہین بلکہ سیکڑون دل سے اس معجون کا رشک کرتا اسی درمیان مین کہ غیاث
اوج ضلالت کو پونہچا ہوا لوگون کے بہکانے مین سحر کاریان کر رہا تھا کہ ایک شخص نے اوسکے پاس آکے کہا کہ
کس خیال مین ہو رؤسا اہل سنت وجماعت تیرے مار ڈالنے کی فکر مین ہین خبردار ہو اور اپنی راہ لے غیاث اس
خبر کے سنتے ہی گرتا پڑتا گھبرایا ہوا مروشاہجہان کو بھاگ گیا اور ایک مدت چھپا رہا لیکن اس حال مین بھی اپنا کام
کرتا رہا جو کوئی اسکو ملجاتا تھا اوسکو بہکا دیتا تھا بعد ایکمدت کے پھر ارادہ رے کا کیا پھر اوسکو اہل سنت وجماعت سے
وہم پیدا ہوا پھر بھاگا اثنائے راہ مین جان قابض ارواح کے حوالے کی عبداللہ بن میمون قداح یہ خبر سنکے نہایت
رنج وتاب مین پڑا آخر کمال اندوہ سے مرگیا اور بصرہ مین دفن ہوا احمد نام اپنے بیٹے کو جو خلیفہ اپنا کر گیا تھا وہ گمراہی
وشرارت مین باپ سے بھی بڑھا ہوا تھا اول تو یہ بصرے سے شام کو گیا وہان بسبب باقی ہونے نواصب مروانیون　عبداللہ بن میمون
اور انکے تعصب کے کچھ کام نہ چلا سکا بعد اسکے زمین مغرب کیطرف متوجہ ہوا وہان ایک گروہ کو گمراہ کرکے پھر شام مین　احمد
آیا شام سے بصرے مین آکر باپ کے پاس پونہچ گیا اسکے بعد محمد نام بیٹا اسکا قائم مقام باپ کا ہوا پہلے ملک مغرب کو گیا　محمد دعوی
وہان اسکی قدر وعزت بڑھی ادعوی کیا کہ مین مہدی موعود ہون اس فریب سے بہت لوگ بہک گئے اور اسکے مطیع ہوے　مہدی

افریقیہ اور اور شہرون پر مغرب کے مسلط ہو گیا اسنے اپنے تابعین کا مہدویہ لقب کیا بعد ایک مدت کے مہدویہ مین پھوٹ
اور اختلاف پڑا اسکا یہ سبب ہوا کہ مستنصر جو اسے محمد مہدی کی اولاد سے تھا اور بادشاہ مصر و مغرب کا اوسنے اول تو اپنے بھائی
نزار نام کی امامت پر بعد اپنے حکم قطعی دیا اور پھر دوسری بار اپنے بیٹے مستعلی کے نام دوسرا حکم کیا ایک جماعت تو پہلے
حکم پر چلی کہ نزار کو امام جانا اور کہا کہ حکم ثانی لغو ہو گیا اسواسطے کہ حکم اول اپنا کام کر چکا تھا ایک گروہ نے حکم ثانی کو
ناسخ حکم اول کا ٹھہرایا اور مستعلی کو امام بحق اعتقاد کیا پھر فرقۂ اسماعیلیہ سے ایک شخص نے کہ محمد بن برقعی کہلاتا تھا ۲۵۵ھ مین
اہواز سے خروج کر کے دعوی امامت کا کیا اور اپکو علویہ سے ظاہر کیا حالانکہ علویون سے نتھا مگر ایک علوی نے اوسکی ماں سے
نکاح کر لیا تھا اور اسنے ماں کے ساتھ اوس علوی کے یہان پرورش پائی تھی اسواسطے آپکو اوس علوی سے منسوب کیا
آور خوزستان بصرہ اور اہواز پر غلبہ پایا اور ایک بڑی مخلوق کو گمراہ کیا اور اپنے فرقہ کا برقعیہ نام رکھا معتضد عباسی نے
اوسپر لشکر بھیجکے شکست دی پھر اسنے وندمچایا پھر شکست کھائی اسی مار دھاڑ مین پندرہ برس گذر گئے آخر ۲۷۰ھ مین
ایک بڑا لشکر اسکے سر پر آیا اسنے اور اسکے تابعین نے جدال و قتال مین بڑی کوشش کی آخر ہزیمت پائی برقعی گرفتار ہوکے
بغداد کو گیا معتضد نے اوسکو مارا اور سولی پر چڑھایا من بعد ۲۸۰ھ مین اور ایک اسماعیلیہ سے پیدا ہوا اوسکا نام
حکم بن ہاشم تھا ملقب بلقب مقنع یہ ایک شخص فیلسوف ہر صنعت کا جاننے والا تھا اور فن بلاغت اور علم شعبدہ اور
طلسمات اور جادو اور اکثر علم فلاسفہ خوب جانتا تھا اور عجیب باتین اس سے بہت ظاہر ہوتی تھین یہانتک کہ شہر نسف مین
ایک کنوان بنایا تھا اوس کنوین سے مغرب کیوقت ایک چاند نکلتا تھا کہ اوسکی روشنی سے پانچ فرسنگ تک روشن
ہو جاتا تھا اور قبل طلوع فجر کے چھپ جاتا تھا اور کہتا تھا کہ ائمۂ اربعہ سے چوتھا شخص مین ہون شیعہ اوسکی تصدیق
بدل کرتے تھے اور جمعیت اسکی بہت ہو گئی بحدیکہ بادشاہ ماوراء النہر کے اسکے ہاتھ سے نہایت عاجز ہوئے آخر خلیفۂ بغداد
و امرائے خراسان اور ملوک ماوراء النہر نے بھاری لشکر اسپر بھیجا اسنے بھی قدم ثبات کا خوب جماکے داد لڑائی کی دی جب ہزیمت نے
ہر طرف سے اسکو گھیرا تو اپنے یارون سمیت ایک قلعۂ مضبوط مین کہ اسی روز بد کیواسطے چوٹی پہاڑ پر بنا رکھا تھا جا گھسا
مسلمانون نے اس قلعے مین اوسکو گھیرا اور دانہ پانی بند کیا اسنے اول تو اپنے تابعین کو حکم دیا کہ آتش عظیم جلائین پھر اون سبکو
شراب مین زہر کھلاکے مارا اور بدن اونکے آگ مین جلاکے راکھ ہوا پر اوڑا دی من بعد آپ ایک مٹکے مین کہ اوسمین تیزاب
فاروق تھا جسکی خاصیت یہ تھی کہ جو کچھ اوسمین ڈالا جائے گل کے پانی ہو جائے گھسا اور پانی ہو کے فانی ہو گیا ہنوز مردم
حصار کو یہی گمان تھا کہ وہ قلعے مین قائم ہے کہ ایک عورت نوجوان قلعے کے کسی گوشے مین مریض بیہوش پڑی تھی دو روز کے بعد
جو ہوش مین آئی تو کیا دیکھتی ہے کہ قلعہ یار و اغیار سے خالی ہے بسبب وحشت تنہائی کے دروازۂ قلعہ پر آکر چلائی کہ قلعے مین

فرقہ برقعیہ

حکم بن ہاشم
چاند بنایا

سوا میرے کوئی نہین ہی جب لوگ برج وفصیل پر چڑھے تو دیکھا کہ قلعہ بالکل خالی ہی پس دروازہ کھولدیا فوج کے لوگ گھسگئے ہر چند تلاش کیا قلعہ والون سے کسیکا جسم وبدن نپایا بعض تابعین اوسکے کہ اول بھگدر مین متفرق ہوکر دیہات مین چھپ گئے تھے اونھون نے اس واقعہ کو سچا گواہ اوسکی الوہیت پر قرار دیا اور بکمال فرحت وشادی کی کہ بے شبہہ وہ الہ تھا اپنے یارون سمیت آسمان پر چلا گیا افسوس ہم بھی اوسکے ساتھ چلے جاتے اور اس ترقی کو پہونچتے آخر زبانی اوس عورت مریضہ کے کہ غلبۂ مرض سے بیہوش تھی اور کبھی کبھی اندر والون کے حال سے بسبب آواز وصدا کے مطلع ہوتی تھی قصہ واقعی ظاہر ہوا اور حیلہ سازی اوس خبیث کے مرتے وقت بھی نظر گمراہ ہونے پسماندون کے واضح ہوئی اور نیز اسی معتضد کے عہد مین ایک شخص ہی فرقۂ اسماعیلیہ سے ظاہر ہوا کہ اوسکو ابو سعید بن حسن بن بہرام جنابی کہتے تھے اول خروج اسکا بحرین مین ہوا اسکے بعد رفتہ رفتہ ہجر اور لحسا اور قطیف مین اور تمام شہر بحرین کے اوسکے ہاتھ آگئے اوسنے لوگون کو مذہب باطنیہ کیطرف رجوع کرنا شروع کیا اور اپنے تابعین کا جنابیہ لقب رکھا اور چلن اس گروہ کا بعینہ سکھونکا سا چلن تھا اور مسلمانون کے دشمن تھے انکو لوٹنا اور لوگون کے مواشی کھدیڑ لیجانا اور قافلون پر تاخت کرنا اور قتل مسلمانون کا کرنا یہ معاش وکسب انکا تھا آخر ایکنے اوسکے خدمتگارون سے حمام مین اوسکو مار ڈالا اور یہ واقعہ سنہ ۳۰۱ھ مین ہوا بعد اسکے ابو طاہر اسکا بیٹا قایم مقام اسکے ہوا اور بہت قوت وزور پیدا کیا اسنے کعبہ شریفہ کے حاجیون پر سنہ ۳۱۲ھ مین تاخت کی اور مذہب باطنیہ کو رواج دیا جب دبدبہ اسکا فی الجملہ مدافعت ملوک وخلفا سے ٹوٹ گیا تو ایک شخص قرامطہ سے ظاہر ہوا کہ اوسکا نام حمدان تھا اوسنے محمد بن اسماعیل مذکور الصدر کی امامت پر لوگون کو رجوع کیا اور کہا اِنَّہٗ حَیٌّ لَمْ یَمُتْ وَلَا یَمُوْتُ یعنی وہ زندہ ہی نہ مرا ہی اور نہ مریگا اور وہ مہدی موعود ہی کہ ظاہر ہوگا اور دنیا کو عدل وداد سے بھر دیگا اور خروج کریگا اور تابعین کا قرامطہ لقب کیا اور یہ لقب ایسا غالب ہوا کہ پھر کوئی مبارکیہ کو قرامطہ نہین کہتا تھا اسکے تابعین کو بالکل اس لقب سے پکارتے تھے ورنہ اصل مین قرامطہ لقب مبارکیہ کا ہے چنانچہ اپنے موقع پر ذکر کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی بعد حمدان کے ابن ابی الشمیط پیدا ہوا اور حمدان کی مخالفت کرکے کہا کہ بعد اسماعیل کے امامت اونکے بھائی محمد کو پہونچی اور بعد محمد کے اونکے بھائی موسی کاظم کو اور اونکے بعد اونکے بھائی عبد اللہ افطح کو کہ بیٹے جعفر صادق کے ہین اور عبد اللہ افطح کے بعد اسحاق بن جعفر کو مگر محمد بن اسماعیل کی امامت کا بھی بالکل منکر تھا بلکہ اونکی حیات اور لوٹ آنیکا منکر تھا اسنے اپنی گروہ کو شمطیہ سے ملقب کیا پس میمونیہ خلفیہ برقعیہ مقنعیہ جنابیہ قرمطیہ یہ سب فرقے شاخین باطنیہ کی ہین کہ اصول وعقائد مین باہم انکے خلاف نہین ہی مگر بعض فروع مین اور اصل مین اعتقاد کل باطنیہ کا یہی کہ عمل باطن احکام پر فرض ہی نہ ظاہر پر لہذا ملقب بباطنیہ ہوے الا مقنعیہ نے انسے خلاف کلی کیا ہی کہ الوہیت مقنع کے قائل ہوے ہین لیکن اہل تاریخ کہتے ہین کہ باہم برقعی اور مقنع اور قرمطی کے پوشیدہ سلسلہ رسل ورسائل کا رہتا تھا او

غرض ومقصد مین باہم موافق تھے اسواسطے کہ خاص مقصود ان سبکا قتل مسلمانون اور رکاوٹ دینا شریعتون اور بیخ کنی
اسلام اور پھیر دینا لوگون کو روش دین سے تھا جسطرح ممکن ہو اور جس دعوی سے میسر آئے اول وہ شخص کہ جسنے مذہب
باطنیہ پیدا کیا قداح اہوازی ہی او رجسنے کہ تقیہ چھوڑکے برملا اس مذہب کا اظہار کیا اونمین اول برقعی ہی بعد اس کے
مقنع اور جنابی پھر حسن فرقہ نزاریہ سے اور اوسکی اولاد اور رہمدیہ کہ پیدا ہونا اونکا سابق مذکور ہوا ہر چند اصل عقیدہ مین
اسماعیلیہ سے تھے لیکن ولایت مصر ومغرب کی انکے قبضہ مین تھی اور یہان کے لوگ شریعت کی ظاہر باتون کی تقید
کمال رکھتے تھے اور بڑی تاکید یہ لوگ بھی بظاہر بنا بر تالیف قلوب اجراے احکام شریعت مین مبالغہ تمام کرتے تھے
اور جو شیعہ خالص انکے تھے اونکو تنہائی مین باطنیہ طریق کی بھی ہدایت و رہنمائی کرتے تھے بس ان حکایتون سے جو مذکور
ہوئین سامعین سمجھدار اور ذہن سلیم والون کو کتنے فوائد ظاہری حاصل ہوتے ہین اول یہ کہ تشیع پیدا ہونیکا
باعث ابتدا مین نفاق و دشمنی ہی کہ عبد اللہ بن سبا اور اوسکے بھائیون کو غیرت جاہلیت اور ذلت و عار پو چھنے نے
اسپر آمادہ کیا دوسرے طلب ملک و ریاست کی مختار و کیسان کو پیش آئی تیسرے مخالفت امام زادہ زید شہید کا
ہشام مین اور اونکے برادرون کو اتفاق پڑا جو تھے ملحدی اور زندیق پن اور رفع تکلیفون شرعیہ کا عبد اللہ بن
میمون قداح نے سوچا دوم یہ کہ اصول مذہب تشیع کے پانچ سے زیادہ نہین ہین شیعہ اولی غلاۃ کیسانیہ زیدیہ
امامیہ شیعہ اولی کو دو فرقے اعتبار کرتے ہین اول فرقہ مخلصین کہ اہل سنت وجماعت ہین صحابہ اور تابعین کہ
ہمیشہ حضرت امیر کی صحبت مین رہے اور انکی خلافت کے ناصر و مددگار جتنے اخیار مہاجرین و انصار سے تھے اور ان
سبکا یہی مذہب تھا کہ حضرت امیر امام برحق ہین بعد شہادت حضرت عثمان کے طاعت اونکی کافہ انام پر فرض تھی
اور اپنے وقت مین یہ سب سے افضل ہین جو کوئی خلافت کے معاملے مین اونسے خلاف ہو خطا کار و باغی ہی اور
جو اونکو لائق خلافت نجانے بیہودہ او رگمراہ حضرت عائشہ و طلحہ اور زبیر نے خلافت کے معاملے مین اونسے مناقشہ
نہین کیا ہی یہ غرض تھی کہ جو لوگ قاتل حضرت عثمان کے ہین اونسے قصاص کیا جاے اور حضرت امیر بنظر مصلحت تاخیر
کرتے تھے بس فقط نزاع قصاص کا تھا اور قریب تھا کہ صلح ہو جاے عبد اللہ بن سبا نے بیمرضی رؤساے طرفین لڑائی
شروع کرادی آخر ہوا سو ہوا اسواسطے کہ ان بزرگوارون سے کوئی معتقد اسکا تھا کہ جناب امیر لائق خلافت کے نہین بلکہ
بہتون اپنے وقت کا انکو جانتے تھے اور تعریفین اور توصیفین برملا کرتے تھے اور مذہب اس فرقہ کا یہ ہی کہ جو کلمات
طیبات جناب امیر نے فرمائے ہین وہی ظاہر معنی اونکے ہین نہ تقیہ اور خلاف نمائی جیسے اللہ ورسول کے کلام کے
ظاہر معنی لیے جاتے ہین کسواسطے کہ جب امام نائب پیغمبر کا ہی اور احکام پیغمبر سب محمول ظاہر پر بس جو کچھ مرتضی نے تفضیل

احکام بر ظاہر است

بعض اصحاب کی اپنے اوپر اور صفت و ثنا تمام اصحاب کی گو اونکے مخالف ہی ہون بیان فرمائی ہے بے شبہ اور بیشک اوسپر یقین کرنا چاہیے اور ٹھکانا اعتقاد اور طریقہ رسول مقبول کے عمل کا کہ تمام صحابہ کی روایت سے ثابت ہوا ہی اسیکو جاننا چاہیے کہ مرتضیٰ نے ان سبکی طرف نسبت صواب کی کی ہے اور جمیع صحابہ کی تعریف جسکی تفصیل قریب آتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسیواسطے یہ فرقہ ملقب باہل سنت و جماعت ہوا کیونکہ یہ گروہ سب صحابہ کے حقمین ظاہر کلمات امیر پر چلتے ہین اور سب کے درجہ بدرجہ معتقد دوسرا فرقہ تفضیلیہ ہرچند یہ فرقہ داخل شیعۂ اولیٰ مین نہین ہے لیکن یہ فرقہ جو جمیع مسائل مین موافق اہل سنت و جماعت کے ہے اور ٹھکانا نکلنے انکے اعتقاد و عمل کا بھی وہی ہے جو اہل سنت و جماعت سے روایت کیا گیا ہے سوائے مسئلہ تفضیل کے انکو بھی شیعۂ اولیٰ مین شامل کرتے ہین نَقْلِیلاً لِلْاِکْثَارِ وَضَبْطًا لِلْاِنْتِشَارِ انکا مذہب یہ ہے کہ جناب امیر اور اونکی اولاد سے بڑھکے کوئی سزاوار خلافت نہین ہے جبتک کہ یہ اور رون کو سپرد نکرین چنانچہ شیخین یعنی ابوبکر و عمر اور ذو النورین یعنی حضرت عثمان کو اتفاق پڑا کہ انپر چھوڑ دی تھی بس خلافت انکی درست ہے اور جسوقتمین یہ خود یعنی جناب امیر اور اونکی اولاد متصدی اس کام کے ہون تو دوسرے کو نہین پہونچتی ہے نہ مداخلت کرنا سزاوار اور جناب امیر سب لوگون مین افضل ہین بعد رسول خدا کے اور صحابہ رضی سے کسی کیطرف نسبت ظلم و غصب اور گمراہی کی نہین کرتے سبکا ذکر بخیر کرتے ہین نہ کسی مسئلہ مین مخالف فرقہ اول کے ہوتے ہین بس فقط تفضیل اور اسماعیلیہ کا ہرچند مذہب دوسرا ہے لیکن انکو امامیہ مین داخل کیا ہے بسبب قلت و انتشار کے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ شیعۂ اولیٰ کہ فرقۂ سنی اور تفضیلیہ کے ہین زمانۂ سابق مین لقب انکا شیعہ تھا جب غلاۃ اور روافض اور زیدیون اور اسماعیلیون نے اس لقب سے آپکو ملقب کیا اور قباحت اعتقادی و عملی انسے صادر ہوئی خَوْفًا عَنِ الْاِلْتِبَاسِ الْحَقِّ بِالْبَاطِلِ یعنی اس خوف سے کہ حق و باطل ایکصورت کے نہو جائین فرقۂ سنیہ اور تفضیلیہ نے اس لقب کو اپنے حقمین ناپسند کیا اور اہل سنت و جماعت اپنا لقب قرار دیا اب واضح ہوا کہ کتب تاریخ قدیمہ مین جسقدر کہ فُلَانٌ مِنْ شِیْعَتِہٖ اَوْ مِنْ شِیْعَتِ عَلِیٍّ واقع ہے اور حال آنکہ ہین وہ رؤسای سنت و جماعت سے سب سچ ہے وَفِیْ تَارِیْخِ الْوَاقِدِیِّ الْاِسْتِیْعَابُ شَیٌ کَثِیْرٌ مِّنْ ھٰذَا الْجِنْسِ فَلْیَتَنَبَّہْ بِہٖ اور نیز معلوم ہوا کہ کافر ٹھہرانا اور مردود کہنا شیعہ کا بلا اختلاف تو غلاۃ اور کیسانیہ اور اسماعیلیہ کے حال پر چسپان ہے لیکن زیدیہ اور روافض کہ آپکو امامیہ کہتے ہین انکے کافر ٹھہرانے مین اختلاف ہے وَالْحَقُّ التَّفْصِیْلُ یعنی ایک دوسرے پر فضیلت دیگئی ہے سو انشاء اللہ تعالیٰ جلدی آتی ہے اور غلاۃ اور کیسانیہ اور زیدیہ اور روافض یعنی امامیہ کے بھی بہت فرقے ہین جنکے نامون اور مذہبون کی گنتی شمار سے بڑی بڑی کتابین ملت و مذہب مین بنجائین کہ یہ خالی فضول سے نہین اسواسطے کہ پہچاننا حال اصول کا اصل ہے فروع کا حال پہچاننے سے

اہل سنت و جماعت لقب کیسے ہوا

اور ظاہر ہی کہ اصل ہی کے فساد سے فرع مین فساد لازم آتا ہی لیکن تھوڑا سا اس تفصیل سے ہم لکھ
تا ذہن اور سامع سمجھنے سننے والون کے خوش ہون پس غلاۃ کے جو بیس فرقے ہین **پہلا فرقہ**
عبداللہ بن سبا کے ہین کہتے ہین اِنَّ عَلِیًّا هُوَ الله حَقًّا معنی اسکے اوپر لکھے گئے اور کہتے ہین کہ وہ شخص
ابن ملجم نے ایک شیطان کو مارا کہ وہ بصورت جناب امیر رض کے بنگیا تھا نعوذ باللہ کہ شیطان لعین اور آپکی
صورت پاک بن سکے اور کہتے ہین کہ وہ ابر مین چھپے ہوے ہین اور یہ آواز جو رعد کی ہی اونھین کی آواز ہی اور برق
اونکا کوڑا یہ لوگ ہرگاہ آواز رعد کی سنتے ہین اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْن کہتے ہین اور یہ بھی
کہتے ہین کہ آپ بعد ایکمدت کے نزول کرکے اپنے دشمنون کو زیر وزبر فرمائینگے ان باتون مین انکی صریح تناقض اور
سستی ظاہر ہی کہ آواز تند رعد سے اور بجلی گرا گرا کر ایک جہان کو تو مار سکتے ہین دشمنون کے حق مین کیون صرف
کر رکھا ہی اور کسکا انتظار ہی **دوسرا فرقہ** غلاۃ سے مفضلیہ ہین اصحاب مفضل صیرفی کے کہ سبائیہ مذہب کی
برائیان دیکھکر انھون نے دوسرا طور اختیار کیا ہی کہتے ہین کہ نسبت جناب امیر رض کی خدا تعالی سے ایسی ہی جیسے
نسبت حضرت عیسیٰ کی ہی اوس سے یعنی موافق قول نصاری کے قائل ابات کے ہین کہ لاہوت ناسوت سے
متحد ہو کے ایک چیز ہو گیا اور مذہب انکا یہ ہی کہ نبوت و رسالت منقطع نہین ہوتی ہی جیسے آنحضرت خاتم النبوت
اور رسالت ہوے بلکہ جسکو اتحاد لاہوت سے حاصل ہوا وہ نبی ہی اگر اوسنے ہدایت و ارشاد کم اہونکا بہت سا
اختیار کیا رسول ہی اسی سبب سے اس فرقے مین ایسے بہت گذرے ہین جنھون نے دعوی نبوت و رسالت کا کیا ہی
تیسرا فرقہ غلاۃ سے سریغیہ ہین اصحاب سریغ بفتح سین و آخر غین بعض بجای سریغ کے سریف بھی کہتے ہین انکا مذہب
مثل مذہب مفضلیہ کے ہی صرف اتنا فرق ہی کہ یہ حلول لاہوت کا ناسوت مین پانچ آدمیون کے حقمین اعتقاد کرتے ہین
آنحضرت صلعم اور عباس رض اور علی رض اور جعفر رض اور عقیل رض **چوتھا فرقہ** غلاۃ سے بزیغیہ ہی اصحاب بزیغ بن یونس کے
کہ الوہیت حضرت جعفر صادق کے قائل ہین اور کہتے ہین کہ بظاہر جنکو لوگ جعفر صادق کہتے تھے یہ تو ایکصورت اونھون نے
پکڑلی تھی در حقیقت جو کچھ وہ تھے ویسے کسیکی نظر مین نہین آتے تھے اور سوا انکے کسی امام مین الوہیت نتھی البتہ وحی کا آنا
اور معراج اور ملکوت تک پہونچنا یہ باتین سب امامون کو حاصل تھین **پانچوان فرقہ** غلاۃ سے کاملیہ ہین اصحاب
کامل کے یہ کہتے ہین کہ روحین متناسخ ہوتی ہین یعنی ایک بدن سے دوسرے بدن مین جاتی ہین چنانچہ روح الٰہی
اول آدم کے بدن مین پھر شیث کے بدن مین داخل ہوئی علی ہذا تمام انبیا اور امامون مین نقل کرتی رہی
اور اور بنی آدم کی ارواحین بھی باخود ہا نقل کرتی ہین یہ گروہ سب اصحاب رض کو کافر ٹھہراتے ہین کہ بیعت علی کی

یون نکی اور خود علی کو بھی کافر ٹھہراتے ہین کہ اپنا حق کیون چھوڑا اور طلب نہ کیا اب اس سے معلوم ہوا کہ روح الٰہی تو
شخص امام کے بدن مین حلول کرتی ہی مگر امامت اوسکی مشروط بایمان نہین ہی چاہے کافر ہو ورنہ حضرت امیر رض کو
کافر ٹھہرانا ممکن نہین **چھٹا فرقہ** غلاۃ سے مغیریہ ہین اصحاب مغیرہ بن سعید عجلی کے کہتے ہین کہ اللہ تعالی بصورت
ایک مرد نورانی کے ہی اوسکے سر پر تاج نور کا ہی اور دل چشمہ حکمت کا **ساتوان فرقہ** غلاۃ سے جناحیہ ہین کہ تناسخ
ارواح کے قائل ہین اور روح الٰہی کو آدم اور شیث اور جمیع انبیا کے بدن مین منتقل کر کے بعد پیغمبر آخر الزمان کے
اوس روح کو حضرت علی اور حسنین اور محمد بن حنفیہ اور بعد انکے عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر کے بدن مین
جانتے ہین اور انھین کی امامت کے اسی ترتیب سے معتقد ہین بلکہ معنی نبوت اور امامت کے انکے نزدیک بھی حلول
روح الٰہی کا ہی بدن شخص مین معاملات عقبی کے منکر ہین حرام چیزون کو حلال جانتے ہین **آٹھوان فرقہ**
غلاۃ سے بیانیہ ہین اصحاب بیان بن سمعان نہدیکے خدا تعالی کو اوسی صورت و شکل موصوف کے ساتھ جانتے ہین
اور قائل حلول خدا تعالی کے ہین آنحضرت صلعم کے بدن مین پھر علی رض پھر محمد بن الحنفیہ پھر ابو ہاشم بن محمد بن الحنفیہ
پھر بیان بن سمعان کے اور کہتے ہین کہ لاہوت ناسوت مین متحد ہو کے اوسکی رگ و پوست مین گھس گیا ایسا جیسے
کوئلہ مین آگ اور گل مین گلاب **نوان فرقہ** غلاۃ سے منصوریہ ہین اصحاب ابو منصور عجلی کے کہتے ہین رسالت
منقطع نہین ہوتی اور عالم قدیم ہی احکام شریعت سب نکالے ہوے ملا لوگون کے ہین نہ بہشت ہی نہ دوزخ ہی
اور بعد امام محمد باقر کے قائل امامت ابو منصور کے ہوتے ہین **دسوان فرقہ** غلاۃ سے عمامیہ ہی انکو ربیعیہ بھی
کہتے ہین انکا یہ اعتقاد ہی کہ پروردگار عالم موسم بہار مین بہ پردہ ابر طرف زمین کے اوترتا ہی اور دنیا مین گھوم کے
پھر آسمان پر چڑھ جاتا ہی اثر بہار کا مثل پھول میوہ اور اور پھولون اور غلہ اور سبزہ اور میوہ کے اسی سبب سے ہے
گیارھوان فرقہ غلاۃ سے امویہ ہی کہتے ہین کہ مرتضی شریک پیغمبر کے تھے نبوت و رسالت مین **بارھوان فرقہ**
غلاۃ سے تفویضیہ ہین کہتے ہین کہ حق تعالی نے بعد پیدائش دنیا کے معاملات دنیا پیغمبر کے سپرد فرمائے اور جو کچھ
دنیا مین ہی اونکے واسطے مباح کیا اور ایک گروہ انمین سے قائل اسبات کا ہوا کہ مرتضی رض کے سپرد فرمائے بعض دونو کے
تفویض کے قائل ہوے **تیرھوان فرقہ** غلاۃ سے خطابیہ ہی اصحاب ابو خطاب محمد بن زینب الاجدع الاسدی کے
کہتے ہین کہ سب امام خدا کے بیٹے ہین اور مرتضی خدا ہین اور جعفر صادق رض بھی خدا ہین مرتضی کو الہ اکبر اور جعفر کو الہ اصغر
جانتے ہین ابو الخطاب کو پیغمبر اور کہتے ہین کہ اگلے سب پیغمبرون نے نبوت اپنی ابو الخطاب کو سونپ دی ہی اور اطاعت اوسکی
ساری مخلوق پر فرض کر دی ہی اور یہ ابو الخطاب اپنے یارون کو وصیت کرتا رہتا تھا کہ جو اپنے مذہب کے موافق ہو اوسی کیواسطے

بصورتی گواہی دیتے رہو اسیواسطے کتب فقہ مین لکھتے ہین کا یجُوز شہَادۃ الخطابیۃ یعنی نہین جائز ہی گواہی | گواہی کا در
خطابیہ کی **چودھوان فرقہ** غلاۃ سے معمریہ ہین منسوب بمعمر یہ امام جعفر صادق کی نبوت کے قائل ہین اونکے بعد
ابوالخطاب کو نبی جانتے ہین بعد اوسکے معمر کو اور احکام شرع کو مفوض بمعمر سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ معمر آخرین پیغمبر تھا
اوسنے احکام شرع ساقط کیے اور تکلیفات شرعی دور کردی یہ لوگ بھی ایک گروہ خطابیہ سے ہین **پندرھوان** | سہو جبریل علیہ السلام
فرقہ غرابیہ ہین کہتے ہین کہ جبرئیل کو حق تعالی نے وحی لیکر علی کیواسطے بھیجا تھا اوسنے اوسکے پونھچانے مین غلطی ہولی
کہ محمدؐ کو پونھچائی اسواسطے کہ علیؑ اور محمدؐ کی صورت مین مشابہت تمام تھی جیسے کوا کوے سے مشابہ ہی بلکہ اس سے زیادہ تر
پس جبرئیل امتیاز نکرسکے چنانچہ ایک شاعر انکا عربی مین کہتا ہی غلط الامین فجاوزہا عن حیدر یعنی
جبرئیل نے غلطی کرکے نبوت کو حیدر سے علیحدہ رکھا اور ایسا ہی فارسی مین **شعر** جبریل کہ آمد ز بر خالق بیچون
در پیش محمد شد و مقصود علی بود + مگر یہ باتین تو اون لوگونکی ہین جو انمین منصف ہین اور جاہل تو صریح لعنت
جبرئیل پہ کرتے ہین ان الفاظ سے کہ لَعَنَ اللهُ عَلَی صَاحِبِ الرِّیْشِ **سولھوان فرقہ** ذبابیہ ہی اور
یہ محمد کو نبی اور علی کو خدا کہتے ہین اور نیز یہ بات کہ ان دونو خدا و نبی مین مشابہت تمام تھی کَانَ مُحَمَّدٌ اَشْبَہُ
بِعَلِیٍّ مِنَ الذُّبَابِ بِالذُّبَابِ یعنی محمد نہایت مشابہ تھے علی سے جیسے مکھی کے ساتھ مکھی اور یہ لوگ اونھین غرابیہ سے
ہین کہ اوس اگلے عقیدہ سے پھرکے اس عقیدہ کو رجوع ہوے تھے **سترھوان فرقہ** ذمیہ کہتے ہین کہ علیؑ الہ ہین
محمدؐ کو اسواسطے بھیجا تھا کہ لوگون کو میرے دعوت کرین سو محمدؐ نے برخلاف اسکے اپنی طرف دعوت کی نہ علیؑ کیطرف
اسوجہ سے محمدؐ کی مذمت کرتے ہین لہذا ذمیہ لقب ہوا **اٹھارھوان فرقہ** اثنینیہ کہتے ہین کہ محمدؐ
اور علی رضہ دونو الہ ہین اور یہ آپسمین دو گروہ ہین بعض محمد کی خدائی کو ترجیح و تقدیم دیتے ہین بعض علیؑ کی خدائی کو
غالب و قوی جانتے ہین اور یہی گروہ ذمیہ ہین کہ مذمت محمدؐ سے لوٹ کے بشرکت علی رضہ دونو کی الوہیت کے قائل ہوتے ہین
اونیسوان فرقہ خمسیہ کہ پنجتن کو الہ کہتے ہین اور لفظ فاطمہ مین تای تانیث نہین لگاتے انکا قول ہی کہ یہ پانچون تن
درحقیقت شخص واحد ہین کہ ایک روح پانچ قالبون مین سمائی ہی کسی کو کسی پر فوقیت نہین **بیسوان فرقہ**
نصیریہ کہتے ہین کہ خدانے علی اور اونکی اولاد مین حلول کیا ہی مگر خاص اولاد جو امام ہین کبھی علی پر خود
لفظ الہ کا جاری کرتے ہین مجازاً یعنی حال کو محل کہنا **اکیسوان فرقہ** اسحاقیہ یہ کہتے ہین کہ دنیا کبھی پیغمبر سے
خالی نہین رہتی اور حلول باریتعالی کے حضرت علی اور اماموں مین قائل ہین مگر اسبات مین مختلف ہین کہ بعد
حضرت علی کے کونسے امام مین حلول کیا **بائیسوان فرقہ** غلبائیہ یہ لوگ فرقہ غلبا بن اروع اسدی بقول

بعض اوسی سے ہین انکا مذہب الوہیت اور افضلیت علی کی ہی محمد بہ کہ محمد نے علی کی بیعت کی اور اطاعت اونکی لازم ؕ
تیئسوان فرقہ رزامیہ یہ لوگ سلسلہ امامت کا یون کرتے ہین کہ حضرت علی مرتضی کے بعد محمد بن الحنفیہ اونکے بعد
ابو ہاشم اونکے بیٹے پھر علی بن عبد اللہ بن عباس حسب وصیت ابو ہاشم انکے بعد محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس منصور
دوانقی اور ابو مسلم مروزی ہین کہ صاحب دعوت عباسیہ کا تھا حلول باریتعالی کے معتقد ہین اسیواسطے غلاۃ ہین گنے گئے
یہ لوگ تارک فرائض کے ہین اور حرام چیزون کو حلال جانتے ہین **چوبیسوان فرقہ** مقنعیہ کہ بعد حضرت امام حسینؓ کے
مقنع کو الہ جانتے ہین اور کہتے ہین کہ اَلْاِلٰہُ اَرْبَعَۃٌ یعنی چار خدا ہین حضرت علیؓ اور حسنینؑ اور مقنع دراصل تو
یہ مقنع اسماعیلی تھا لیکن جب سے دعوی الوہیت کا کیا غلاۃ مین گنا گیا بس عاقل پر پوشیدہ نہین ہی کہ بنیاد مذہب
غلاۃ کی اسبات پر ہی کہ نبی یا امام مین اعتقاد الوہیت یا حلول الہ کا کرے اور تعین امام مین وہی تین مذہب یعنی کیسانیہ
زیدیہ امامیہ مدنظر ہین پس بعض غلاۃ کیسانیہ ہین بعض امامیہ لیکن غلاۃ زیدیہ ابتک سنے مین نہین آئے اسواسطے
ان چوبیس فرقون مین فرقہ زیدیہ نہین ہی نہ یہ لوگ قائل حلول یا الوہیت زید شہید اور اونکی اولاد کے ہوے لیکن
فرقہ کیسانیہ اول تو تحقیق کیسان مین بہت اختلاف ہی صحاح والا کہتا ہی کیسان نام مختار کا ہی اور اکثر اہل لغت نے
اسکا اتباع کیا ہی مگر تاریخ مین جو ثقہ اور معتمد لوگ ہین اونکے نزدیک صحیح یہ ہی کہ کیسان چیلہ حضرت امام حسنؓ مجتبی کا
اور شاگرد محمد بن حنفیہ کا تھا انسے اوسنے علوم عربیہ سیکھے تھے اور کل کیسانیہ چھہ فرقے ہین کربیبیہ اصحاب ابو کریب ضریر کے
کہ بعد حضرت مرتضی کے امامت محمد بن حنفیہ کے کہ ابو القاسم اونکی کنیت ہی قائل ہین بدین سند کہ حضرت مرتضی رضؓ نے بصرہ مین
نشان لشکر کا اونکے سپرد کیا تھا اسکو دلیل قطعی اونکی امامت کی جانتے ہین اور کہتے ہین کہ محمد بن حنفیہ حَیٌّ لَایَمُوْتُ ہین
کوہ رضوی کے درون مین چھپے ہوے ہین مع چالیس اپنے یارون کے وہان دو چشمے قدرت الہی سے جوش زن ہین کہ
شہد اور پانی اونسے ٹپکتا ہی اور وہ صاحب زمان ہین کثیر عزہ کہ شاعر مشہور ہی اسی فرقے سے تھا چنانچہ یہ بیتین اوسکی دلیل
اسبات کی ہین **ابیات** وَسِبْطٌ لَا یَذُوْقُ الْمَوْتَ حَتّٰی ۔ یَقُوْدُ الْخَیْلَ یَقْدِمُہَا اللِّوَاءُ ۔ یَغِیْبُ فَلَا یُرٰی فِیْہِمْ زَمَانًا ۔
بِرَضْوٰی عِنْدَہٗ عَسَلٌ وَّمَاءٌ ۔ یعنی یہ کہ ایک فرزند ہی کہ وہ مزہ موت کا نہین چاہیگا جبتک کہ لشکرکشی نکرے جسکے آگے
نشان ہوگا غائب ہی لوگ اوسکو ایک مدت اپنے بیچ مین نہین دیکھین گے اور کوہ رضوی مین اوسکے پاس شہد
و آب ہی اور سب سے پہلے یہ ابو کریب ہی شیعون مین کہ قائل چھپنے صاحب زمان کا ہوا ہی اسی کا قول ہی کہ امام دشمنون کے
خوف سے چھپ جاتا ہی اور بعد ایکمدت کے ظہور کرتا ہی سب شیعون نے اپنی تسلی خاطر کی امام مفقود کے مقدمہ مین اسی
ابو کریب سے سیکھی ہی اور جابجا قائل چھپ جانے امام کے ہوے ہین اسحاقیہ اصحاب اسحاق بن عمر کے یہ امامت کو

محمد بن حنفیہ سے ابو ہاشم کیطرف نقل کرتے ہین اور معتقد اونکی موت کے ہین بعد ابو ہاشم کے اونکی اولاد کو امام کہتے ہین
بِوَصِيَّةِ الْآبَاءِ لِلْأَبْنَاءِ یعنی ہر ایک اپنے اپنے بیٹونکے واسطے وصیت کر گئے تھے حربیہ انکو کندیہ بھی کہتے ہین صحاب
عبد اللہ بن حرب کندی کے کہ بعد ابو ہاشم کے عبد اللہ بن حرب کو امام جانتے ہین موافق وصیت ابو ہاشم کے عباسیہ
یہ لوگ علی بن عبد اللہ بن عباس کو بوصیت ابو ہاشم امام جانتے ہین اور بعد علی کے منصور تک انتقال امامت کے معتقد ہین
طیاریہ یہ لوگ بعد ابو ہاشم کے عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب کو بوصیت ابو ہاشم امام کہتے ہین مختاریہ
یا کیسانیہ ان لوگون کو حسنین رضہ کی امامت مین خلاف ہی بعض کہتے ہین کہ بعد مرتضی رضہ کے حسنین نے امامت پائی بعض کا
قول ہی کہ محمد بن حنفیہ نے اور سبب اس خلاف و اختلاف کا اوپر مذکور ہوا لیکن زیدیہ یہ لوگ اپنی نسبت زید بن علی رضہ بن حسین رضہ
ردیکھ (۹) فرقہ ابن علی رضہ بن ابی طالب سے کرتے ہین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور آپسمین جنکے نو فرقے ہوسے ہین **اول فرقہ زیدیہ صرف**
کہ اصحاب زید بن علی کے ہین اور اونکے ساتھ بیعت کی ہی ہنگام خروج بر اولاد عبد الملک بن مروان کہ انھون نے اصول مذہب
اونسے سیکھے ہین بلکہ بعض فروع بھی اونسے روایت کرتے ہین اور تبرا اصحاب کبار کا روا نہین رکھتے اور نصوص متواتر
زیدسے اس مدعا پر نقل کرتے ہین اور سب کو خوبی کے ساتھ یاد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ امامت حق مرتضی کا تھا اونھون نے
خود شیخین اور ذی النورین کو چھوڑ دی تھی اور یہ بھی کہتے ہین کہ بیعت خلفاے ثلثہ کی خطا تھی اسواسطے کہ مرتضی اوسپر
راضی تھے اور معصوم خطا و باطل پر راضی نہین ہوتا غرض مذہب انکا موافق مذہب اہل سنت و جماعت کے ہی سب
مسائل امامت مین بس اتنا ہی فرق ہی کہ انکے نزدیک فاطمی ہونا امام کا شرط ہی انکی تفویض سے دوسرے کو امام قرار دیتے ہین
گویا اصل زیدیہ فرقہ ثانی شیعۂ اولی کے ہین لیکن متاخرین انکے معتزلہ اور دیگر شیعہ سے مختلط ہو کے تحریف مذہب اب
شیعۂ اولی سے نہایت دور پڑ گئے اور کہتے ہین کہ امام اعظم ابو حنیفہ رح کوفی بھی امامت زید بن علی کو صحیح جانتے تھے اور خروج
اونکا براہ صواب سمجھتے تھے اور لوگون کو اونکے رفاقت کی حرص دلاتے تھے اسیواسطے اکثر زیدیہ فروع مین موافق مذہب
(۲) حنفیہ رح کے ہین اور اصول مین مطابق اعتقاد معتزلہ کے **دوسرا فرقہ جارودیہ** ابو الجارود زیاد بن ابی زیاد کے یاران
یہ کہتے ہین کہ پیغمبر ص کے بعد امام مرتضی تھے بنص وصف امامت نہ بتعیین نام صحابہ کو کافر ٹھہراتے ہین کہ انھون نے اقتدا اونکی
ترک کی بعد مرتضے رضہ کے حسنین رضہ کو بترتیب امام جانتے ہین حسنین کے بعد اونکی اولاد مین امامت شوری کے معتقد ہین
پس انمین سے جو کوئی تلوار لیکر نکلے اور عالم و شجاع ہو وہی اپنے وقت کا امام ہی لہذا زید بن علی اور یحیی بن زید کو امام جانتے ہین
لیکن منتظر مین اختلاف کرتے ہین بعض کہتے ہین کہ وہ محمد بن عبد اللہ بن حسن ہین جنکا لقب نفس الزکیہ تھا کہ زمانۂ منصور مین
دعوی امامت کا کر کے مقتول ہوے مگر ہین زندہ نہ مقتول بقول بعض وہ محمد بن قاسم بن حسن طالقان والے ہین کہ ایام

معتصم مین بعد خروج وقتال گرفتار ہوکے قید ہوے اور قید ہی مین مرگئے اونکی موت کے بھی منکر ہین بعض کے نزدیک
یحیی بن عمر ہین کوفہ والے پوتون زید بن علی بن حسین سے کہ مستعین کے وقت مین خروج کیا اور قتل ہوے لیکن انکار
اونکے قتل کا بھی ہی **تیسرا فرقہ جریریہ** انکو سلیمانیہ بھی کہتے ہین تابعین سلیمان بن جریر کے کہتے ہین کہ امامت ایک شوریٰ ہی
درمیان مخلوق کے اور یہ دو مسلمان صالح کی رضامندی سے منعقد ہو سکتی ہی ابوبکر رض وعمر رض کو امام تو جانتے ہین لیکن
علی رض کے ہوتے لوگونکو انکی بیعت مین خطا کار کہتے ہین اور عثمان رض اور طلحہ رض اور زبیر رض اور عائشہ رض کو کافر
ٹھہراتے ہین **چوتھا فرقہ تبریہ** تومیہ بھی انکا لقب ہی یار مغیرہ بن سعد کے کہ ملقب بہ تبر تھا کہتے ہین کہ بیعت ابوبکر رض وعمر رض کی
خطا نتھی کسواسطے کہ مرتضی نے اوسپر سکوت کیا وَمَاسَكَتَ عَلَيْهِ الْمَعْصُوْمُ فَهُوَ حَقٌّ یعنی جس چیز پر معصوم راضی اور ساکت ہوجاے
وہی حق ہی مگر عثمان رض کے حق مین توقف کرتے ہین اسلیے کہ رضا وسکوت مرتضی کا عثمان کے معاملہ مین خاطر خواہ انکو ثابت
نہین ہوا اور مرتضی کو وقت بیعت سے امام جانتے ہین **پانچوان فرقہ نعیمیہ** یار نعیم بن الیمان کے انکا مذہب مثل مذہب
تبریہ کے ہی فرق یہی کہ عثمان رض کو کافر ٹھہراتے ہین اور تبرا کرتے ہین انکے سوا سب صحابہ کو بخیر یاد کرتے ہین **چھٹا فرقہ دکینیہ**
یار فضل بن دکین کے انکا مذہب مثل مذہب جارودیہ کے ہی مگر طلحہ رض اور زبیر رض اور عائشہ رض کے تکفیر کرتے ہین باقی صحابہ کا ذکر
بخیر **ساتوان فرقہ خشبیہ** اصحاب خلف بن عبد الصمد کے کہتے ہین کہ امامت شوریٰ ہی اولاد فاطمہ رض مین اگر دوسرا آجاے
خلافت کا پہنے اوسپر خروج واجب ہی خشبیہ انکا لقب اس وجہ سے ہوا کہ خشب لغت عربی مین لاٹھی کو کہتے ہین اور
انھون نے بھی سلطان وقت پر بے اسباب جنگ وسلاح ڈنڈے لاٹھیان اینٹین لے لیکے خروج کیا تھا **آٹھوان فرقہ**
یعقوبیہ یار یعقوب کے یہ لوگ رجعت کے قائل ہین امامت ابوبکر رض وعمر رض کے منکر بلکہ تبرا کرتے ہین **نوان فرقہ صالحیہ**
اصحاب حسین بن صالح کے امامت شوریٰ کے بنی فاطمہ رض مین معتقد ہین کہ جو کوئی فاطمیون سے بصفت علم وشجاعت وسخاوت کے
متصف ہو اور تلوار لیکر خروج کرے وہ امام ہی اور کئی کئی امام ہونا ایک زمانہ بلکہ ایک ملک مین بھی اکثر زیدیہ کے نزدیک
جائز ہی لیکن امامیہ مدار انکے مذہب اور قدر مشترک عقائد انکے جمیع فرقونکا یہ ہی کہ زمانہ تکلیف یعنی تکلیف شرع کا امام
فاطمی سے خالی نہین ہوتا ہی اور مجموع یہ اونتالیس فرقے ہین اول حسنیہ کہ امامت کو بعد مرتضی رض کے حسن مجتبی سے متعلق
کرتے ہین اونکے بعد حسن مثنی موافق وصیت اونکے باپ یعنی حسن مجتبی رض کے اور اونکو ضامن آل محمد کہتے ہین اونکے بعد عبد اللہ کو
کہ حسن مثنی کے بیٹے تھے امام جانتے ہین اور جو جھگڑا اور رد وبدل کہ انمین اور امام جعفر صادق مین ہوا ہی کتب اثنا عشریہ مین
موجود کہ تقریبا ملا محمد رفیع انکے واعظ نے ابواب الجنان مین کلینی سے نقل کیا بعد عبد اللہ کے اونکے بیٹے محمد کہ ملقب
بنفس زکیہ ہین پھر اونکے بھائی ابراہیم بن عبد اللہ کو امام جانتے ہین ان دونون بھائیون نے زمانہ منصور دوانقی مین

خروج کرکے لوگون کو اپنی طرف بلایا چنانچہ بہت انکے پاس جمع ہوگئے اور بعد جنگ وجدال امراے منصور نے انکو
شہید کیا دوسرے نفسیہ یہ سب ایک گروہ حسنیہ سے ہین کہتے ہین کہ نفس زکیہ مارے نہین گئے بلکہ غائب اور پوشیدہ
ہین بعد چند روز کے ظاہر ہونگے تیسرے حکمیہ انکو ہشامیہ بھی کہتے ہین اصحاب ہشام بن حکم کے یہ لوگ امام حسن رض کے کافر
بعد امامت امام حسین رض کے اور انکی اولاد کے امام جعفر صادق تک بترتیب معتقد ہین لیکن حقتعالی کے حقیقین صریح
جسم ہونیکے قائل ہین یہ لوگ اپنے معبود کو بصورت ایک جسم طویل وعریض وعمیق کے جسکے ابعاد ثلثہ متساوی ہین
قرار دیتے ہین مگر کوئی صورت ظاہری جیسے کہ اجسام مین ظاہر ہو رہی ہین وہ نہین رکھتا ہی چوتھے سالمیہ انکو جوالیقیہ کافر
بھی کہتے ہین اصحاب ہشام بن سالم جوالیقی کے امامت اور جسم اپنے معبود مین موافق حکمیہ کے ہین فرق یہی کہ یہ اپنے
معبود کو بصورت انسان کے اعتقاد کرتے ہین پانچوین شیطانیہ انکو نعمانیہ بھی کہتے ہین اصحاب محمد بن نعمان
صیرفی کے کہ لقب اسکا شیطان الطاق ہی امامت کے موسی کاظم تک معتقد ہین اور خدای تعالی کو جسم جانتے ہین کافر
اور اوسکے اعضا ثابت کرتے ہین چھٹے زراریہ اصحاب زرارہ بن اعین کوفی کے انکو اعتقاد امامت کا جعفر صادق
تک ہی صفات الہی کو حادث بتاتے ہین کہتے ہین کہ خدای تعالی ازل مین نہ علم رکھتا تھا نہ حیات نہ قدرت نہ سمع کافر
نہ بصر ساتوین یونسیہ یونس بن عبدالرحمن قمی کے یار انکا قول ہی کہ باریتعالی عرش پر ہی جسکو فرشتے اوٹھائے
رہتے ہین آٹھوین بدائیہ بدا کو خدا پر تجویز کرکے کہتے ہین کہ خدا تعالی بعض اشیای راده پیدا کرتا ہی پھر نادم ہوتا ہی کافر
کہ یہ خلاف مصلحت ہین چنانچہ خلافت خلفاے ثلاثہ اور انکی مدح اور منقبت کی آیتون کو بھی اسی بدا یعنی خلاف مصلحت پر
قیاس کرتے ہین نوین مفوضہ یہ کہتے ہین کہ خدا تعالی نے دنیا کی مخلوق محمد صلعم کے سپرد کردی بس دنیا یا جو چیز کافر
اوسمین ہی محمد صلعم کی پیدا کی ہوئی ہی اور انھین مین سے ایک گروہ تفویض علی کے قائل ہین اور ایک تفویض دونو کے
انسے سات فرقے جو مذکور ہوے غلاۃ امامیہ سے ہین سب باتفاق کافر اور کسیقدر انکے مذاہب مین امامت پر
اتفاق ہی دسوین باقریہ کہتے ہین امام باقر مرے نہین حی ولایموت اور منتظر ہین گیارھوین حاصریہ کہتے ہین
بعد امام باقر کے اونکے بیٹے زکریا امام ہوے اور وہ کوہ حاصر مین چھپے ہوے منتظر اذن خروج کے غیب سے ہین
بارھوین ناوسیہ اصحاب عبداللہ بن ناوس بصری کے کہتے ہین امام جعفر صادق زندہ ہین غائب ہوگئے ہین وَهُوَ الْمَهْدِی
الْمَوْعُودُ وَالْقَائِمُ الْمُنْتَظِرُ یعنی وہ مہدی موعود ہین اور قائم و منتظر اجازت غیب کے اور ایک گروہ منکر اس بات کے
ہین کہ غیبت کلی نہین ہی بلکہ اونکے دوست بعض اوقات اونکو خلوات مین دیکھتے ہین تیرھوین عماریہ اصحاب عمار
کہتے ہین کہ جعفر صادق مر گئے اونکے بیٹے محمد امام ہین یہ عماریہ نائب فرقہ اسماعیلیہ کے ہین کسیقدر شرکت انمین یہ ہی کہ بعد

جعفر صادق کے انکے فرزندونمین جو بڑے بیٹے اسماعیل نام تھے بموجب نص جعفر کے کہ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِی الْاَکْبَرِ مَا لَمْ یَکُنْ بِهٖ عَاهَةٌ
یعنی یہ امامت بڑے بیٹے مین ہی جبتک کہ نہو اوسمین کچھ نقصان اور نیز سوا کلان ہونیکے یہ حضرت جعفر کو سب اولاد مین
محبوب تر تھے کسواسطے کہ انکی مان فاطمہ بنت الحسن بن الحسن بن علی ہین فرقۂ اولی مبارکیہ ہین کہ کچھ حال اونکا سابق
مذکور ہوا بعد اسماعیل کے محمد بن اسماعیل کو امام جانتے ہین اور اونکو خاتم الایمہ سمجھتے ہین اور کہتے ہین هُوَ الْقَائِمُ
الْمُنْتَظَرُ وَ الْمَهْدِیُّ الْمَوْعُوْدُ دوسرے باطنیہ کہ بعد اسماعیل کے اونکی اولاد مین ہوا اونمین موافق نص سابق
کافر حضرت صادق کے امامت جاری کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عمل باطن کتاب پر واجب ہی نظاہر پر تیسرے قرمطیہ اہل لغت کو
اس نسب کی تحقیق مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین قرمطہ نام مبارک کا ہی جیسا کہ گذرا بعض کہتے ہین یہ اور ایک شخص ہے
پر گنات [illegible] سے کہ بانی اس مذہب کا ہوا بقول بعض نام اسکا حمدان بن قرمط ہی بعض کے نزدیک قرمط نام ایک
گانون کا ہی دیہات واسطے یہ وہانکا باشندہ تھا لہذا وہ قرمطی ہی اور تابعین اوسکے قرامطہ بہرحال مذہب انکا
کافر یہ ہی کہ اسماعیل بن جعفر خاتم الایمہ ہی اور حی لایموت علاوہ اسکے حرام چیزون کو حلال جانتے ہین چوتھے شمطیہ
اصحاب یحیی بن ابی الشمیط کے کہتے ہین بعد جعفر صادق کے امامت اونکے پانچون بیٹون کو پہنچی اس ترتیب سے
اسماعیل اور محمد اور موسی کاظم اور عبداللہ افطح اور اسحاق پانچوین میمونیہ اصحاب عبداللہ بن میمون قداح اہوازی کے
کافر کہتے ہین عمل ظاہر کتاب وسنت پر حرام ہی اور منکر معاد کے ہین چھٹے خلفیہ کہتے ہین جو کچھ کتاب و حدیث مین وارد ہوا ہے
نماز و روزہ اور حج و زکوۃ سے اور مثل انکے سبکے لغوی معنی ہین نہ دوسرے قیامت اور بہشت و دوزخ کچھ نہین ہی
کافر ساتوین برقعیہ اصحاب محمد بن علی برقعی کے معاد اور احکام شریعت کے منکر ہین اور نصوص کو تاویل کرتے ہین اور نبوت
۸/۵ بعض انبیا کے منکر کیا معنی بلکہ لعن انکی واجب جانتے ہین آٹھوین جنابیہ تابع ابو طاہر جنابی کے انکو اس مذہب مین
غلو زیادہ ہی انکار معاد و احکام اور جو کوئی عمل احکام پر کرے اوسکا قتل واجب جانتے ہین اسیواسطے ان لوگون نے
حاجیون کو قتل کیا حجر اسود کو کھود لیگئے تا لوگ بد اعتقاد ہو جائین اور قصد خانۂ کعبہ اور طواف کا نکرین بس یہ
پانچ فرقے ہین شمطیہ میمونیہ خلفیہ برقعیہ جنابیہ کہ سب قرامطیہ کے گنتی مین داخل ہین اور انھین مین گنے گئے ہین اس
حساب اسمٰعیلیہ کے آٹھ فرقے بتاتے ہین ورنہ زیادہ ہوتے ہین چنانچہ نوان فرقہ اصول اسماعیلیہ سے سبعیہ ہین
کہتے ہین کہ انبیا ناطقین بشرایع سات ہین آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی اور محمد اور مہدی اور
دو رسولون کے درمیان مین سات آدمی اور رہتے ہین کہ شریعت سابق کو ناپیدا ہونے رسول لاحق کے قائم رکھین
سو اسماعیل بن جعفر ایک ان ساتون سے تھے کہ درمیان مہدی اور محمد کے شریعت کو قائم رکھین اور یہ بھی کہتے ہین

پہر زمانے مین سات آدمیون سے لابد ہے کہ قابل پیروی اور رہنمائی کے ہوسکین دسوان فرقہ اصول اسماعیلیہ سے مہدویہ ہین کہ انھون نے خوب لنبائی چوڑائی پیدا کی اس فرقہ مین ارباب تصانیف و توالیف ہوے ہین ملوک وسلاطین ملک مغرب کے اسی فرقے مین گذرے ہین انکو غلبہ اور تسلط واقعی ہوا یہ لوگ بعد اسماعیل امامت اونکے بیٹے محمد وصی بعد اونکے احمد وفی اونکے بیٹے پھر اونکے بیٹے محمد تقی اور محمد تقی کے بیٹے عبد اللہ رضی پھر انکے بیٹے عبد اللہ ابو القاسم اور انکے بیٹے محمد کہ محمد مہدی اپنا لقب کیا تھا بعد انکے انکے بیٹے احمد قائم بامر اللہ پھر اسماعیل بن احمد منصور بقوۃ اللہ بعد انکے معد بن اسماعیل معز الدین اللہ انکے بعد ابو منصور نزار بن معد عزیز باللہ پھر ابو علی منصور بن نزار حاکم بامر اللہ پھر ابو الحسن علی بن منصور ظاہر لدین اللہ پھر معد بن علی بن منصور مستنصر باللہ ثابت کرتے ہین کہ انکے باپ اپنے بیٹون کیواسطے حکم دیگئے تھے جب نوبت امامت مہدی کی پوہنچی اسنے اپنے حکم کو ملک مغرب مین رواج دیا اور طالب بادشاہی کا ہوا بہت مخلوق اسکے پاس جمع ہوئی اول تو یہ بلاد افریقیہ پر مسلط ہوا پھر آہستہ آہستہ بلاد مصر پر بھی غلبہ پایا اور ملک مصر و مغرب کا اسکی اولاد کے قبضے مین رہا بلکہ بعض اسکی اولاد سے ملک شام پر دخیل ہوے اور اہل یمن نے بھی تہیہ انکی دعوت کا کیا اور انکے مذہب مین ہوگئے بعد مستنصر کے تعین امام مین انکا اختلاف ہے سبب اسکا یہ کہ مستنصر نے اول تو نزار اپنے بھائی کو حکم امامت کا دیا دوبارہ ابو القاسم احمد مستعلی باللہ اپنے بیٹے کو پس بعض نے حکم اول کو بسبب حکم ثانی کے منسوخ جانا اور امامت مستعلی کے قائل ہوے انکو مستعلویہ کہتے ہین بعد مستعلی کے اوسکے بیٹے منصور بن احمد آمر باحکام اللہ بعد اسکے عبد الحمید ابو میمون ابن احمد حافظ لدین اللہ اوسکے بھائی پھر اوسکے بیٹے ابو منصور محمد بن عبد الحمید ظافر بامر اللہ اور اوسکے بعد ابو القاسم علی بن محمد فائز بنصر اللہ اوسکے بیٹے اوسکے بعد محمد بن علی عاضد لدین اللہ کو امام جانتے ہین جب نوبت امامت عاضد کی پوہنچی امرا اور ملوک شام نے اوسپر قصد کیا اور اوسکو پکڑ کے قید کیا کہ قید مین مرگیا اب اولاد مہدی سے کوئی نرہا کہ دعوی امامت کا کرتا دوسرے گروہ نے نزار کو امام جانا اور نص ثانی کو لغو و ساقط کیا اسواسطے کہ بعد نص اول کے صادر ہوئی ہی بعد نزار کے اوسکے بیٹے ہادی نام اور بعد ہادی کے اسکے بیٹے کو کہ حسن نام تھا امام جانتے ہین لیکن یہ لوگ سب نہایت جھوٹے مین مورخون نے خلاف اسکے لکھا ہی تحقیق یہ ہی کہ احمد مستعلی جب بادشاہ ہوا نزار کو مع دونون بیٹون کے کہ صغیر تھے قید مین ڈالا تینون قید خانہ مین مرگئے کوئی نسل اوس سے باقی نرہی نزاریہ کو صباحیہ حمیریہ بھی کہتے ہین کہ عنقریب اس نام رکھنے کی وجہ معلوم ہوگی اور نیز انکو سقطیہ اور سقطیہ بھی کہتے ہین کسواسطے کہ انکے مذہب مین امام مکلف بفروع نہین ہی اور ہوسکتا ہی کہ بعض تکلیفات یا کل تکلیفات مذہبی کو انسے ساقط کرے

یہ بھی انکے خرافات سے ہی کہ حسن بن صباح حمیری مصر مین آیا اور بعض عورتون نزار سے کہ اپنے بھتیجے کی قید مین تھین ملا
اور ایک لڑکا صغیر لیگیا اور ظاہر کیا کہ یہ لڑکا نزار کا ہی ہادی اوسکا نام رکھا اور شہر رے مین جاکے اوسکے نام پر دعوت
شروع کی لوگ انبوہ جمع ہوگئے اور قلعہ الموت اور دیگر قلاع طبرستان پر مسلط ہوگیا بال بچے اور مال مع ہادی کے
قلعہ الموت مین رکھے یہانتک کہ اوسکو موت آگئی ہادی اوسوقت مین لڑکا تھا کیا نام ایک شخص کو اپنا خلیفہ کرکے ہادی کی
تربیت اور اکرام و توقیر کا بہت مبالغہ کیا جب کیا مرنے لگا تو اوسنے اپنے بیٹے کو کہ محمد بن کیا نام تھا نائب کیا اور موافق
حسن صباح کے ہادی کے معاملے مین اہتمام تمام کردیا ایک دن ہادی کو شہوت و لغو ذنے غلبہ کیا کیا کی جورو کو بلاکر
اوس سے صحبت کی کسواسطے کہ انکے زعم مین سب حرام چیزین امام کو حلال ہین جو چاہے سو کرے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ — کافر
یعنی کوئی پوچھنے والا اوسکا نہین ہی جو چاہے سو کرے گویا انکے امام ہی کی شان مین ہی اتفاقاً جورو ابن کیا کی اوس
صحبت سے حاملہ ہوگئی اور ایک لڑکا جنی اوسکا حسن نام رکھا اس اثنا مین ہادی مرگیا یہ سب بیان اوسی ابن
کیا کی عورت کا ہی اکثر تابعین ہادی کے تو اسکو قبول کرتے ہین بعض شک کرکے کہتے ہین کہ ہادی کی صحبت کی ہوئی
اور عورت بھی جبکہ یہ عورت ہادی سے حاملہ ہوئی تھی ابن کیا کی عورت اپنے شوہر سے حاملہ ہوئی تھی پھر اتفاق دونو کے
ولادت کا بھی ایک ہی وقت مین ہوا ابن کیا کی عورت نے ہادی کے لڑکے کو اپنے لڑکے سے بدل لیا اوسکا حسن نام رکھا
بھرحال بعد مرنے ابن کیا کے حسن نے آپکو اولاد نزار سے ظاہر کیا اور ہادی کا لڑکا بنکے دعوت امامت کی شروع کی — کافر
یہ شخص بہت عاقل بلیغ حاضر جواب خوش محاورہ تھا بہت خطبے کہتا تھا اون خطبون مین یہی مضمون بتاکید و تقریر
بیان کرتا تھا کہ امام کو جائز ہی جو چاہے سو کرے اور تکلیفات شرعیہ کو توڑ دے مجکو غیب سے حکم ہوا ہی کہ تکلیفات
شرعیہ تمسے کھو دون اور سب حرام چیزین تمپر حلال کردون جو چاہو وہ کرتے رہو بشرطیکہ آپسمین لڑائی جھگڑا نکرو
اور اطاعت سے اپنے امام کی نہ نکلو اسکے بعد محمد بن حسن اسکا بیٹا پھر علاؤالدین محمد بن جلال الدین حسن بن محمد بن حسن
اسکا پوتا اسی طور اور چلن پر رہی لیکن جلال الدین حسن کہ پسر صلبی محمد بن حسن کا تھا منکر مذہب اپنے باپ دادے کا ہوکر پاک
مسلمان ہوا اوسکے اسلام کی خوبی تواریخ مین مشہور و معروف ہی یہانتک کہ کتب خانہ اپنے باپ دادیکا جو جھوٹی باتون
اور زندقہ اور الحاد سے بھرا تھا سب پھونک دیا اور اپنے اگلے لوگون کے طعن مین مبالغہ کرتا تھا مذہب باطنیہ کی جڑ بنیاد
کھود ڈالی اور اپنے تابعین و رعایا کو حکم امر معروف و نہی منکر شرع کا کیا بڑی بڑی مسجدین اپنے قلعون مین آباد کین خلیفہ
اور اہل اسلام بغداد شریف کو اپنا حسن اسلام جتایا اور ماں کو حج خانہ کعبہ کیواسطے مع تحفون کے بھیجا لیکن علاؤالدین بیٹا
اسکا برخلاف چال چلن اسکے موافق اپنے اگلے لوگون کے ملحد ہی ہوا اسکا بیٹا رکن الدین لقب یہ بھی ملحدون کی وضع تھا

حسن ولد نزار
محمد
[illegible] جلال الدین [illegible]
علاء الدین [illegible]
[illegible]
رکن الدین [illegible]
[illegible]

اسکے وقت مین تتار کے ترکون یعنی چنگیز یہ نے اسکی سلطنت کو خراب کر دیا اور اسکی قدر کھو دی چندروز قلعہ الموت مین
رہا آخر انکا مطیع ہو کے انکے ساتھ گیا اثنای راہ مین مرگیا اسکے مرنیکے بعد اسکے بیٹے نے کہ قلعۂ الموت مین رہگیا تھا
خروج کیا اور جدید الدولہ اپنا لقب رکھا جب رُوسای تتار اسکے حال سے خبردار ہوے لشکر اسپر بھیج کے اسکو
خراب کر دیا اور جمعیت اوسکی متفرق ہو گئی دیہات طبرستان مین چھپے چھپے مرگیا بعد اسکے کوئی دعویدار امامت کا
نرہا بس فرقون اسماعیلیہ سے باطنیہ قرامطہ سبعیہ حمیریہ یہ سب ملحد ہین مہدویہ بظاہر احکام شرع کے معتقد ہین
لیکن اکفر ان سب مین حمیریہ ہین اب اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ اسماعیلیہ دس فرقے ہین اور تیرہ فرقے امامیہ سے
اوپر گنے گئے تو سب تیئیس فرقے امامیہ کے ہوے چوبیسوان فرقہ افطحیہ انکو عمائیہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ اصحاب
عبداللہ بن عما کے ہین قائل امامت عبداللہ بن جعفر کے جنکا لقب افطح تھا لانہ کان افطح الرجلین یعنی اونکے
پانون چوڑے تھے یہ برادر حقیقی اسماعیل بن جعفر کے تھے انکی امامت اور رجعت کے قائل ہین اسواسطے کہ انکا
امام جعفر صادق
کوئی بیٹا نتھا جو سلسلہ امامت کا انکی نسل مین جاری ہوتا پچیسوان فرقہ اسحاقیہ معتقد امامت اسحاق بن جعفر کے
اسحاق
فی الواقع علم و تقوی اور زہد مین یہ مشابہ اپنے والد بزرگوار عالیمقدار کے تھے چنانچہ سفیان بن عیینہ اور ایک
گروہ اور ثقات محدثین اہل سنت اونسے روایت کرتے ہین چھبیسوان فرقہ قطعیہ اصحاب مفضل بن عمر کے
اسیواسطے انکو مفضلیہ بھی کہتے ہین قائل امامت موسی کاظم کے اور اونکی موت کو اونسے قطع کرتے ہین ستائیسوان
فرقہ موسویہ انکو موت و حیات امام موسی کاظم مین تردد ہے اسی سبب سے اونکی امامت مین توقف کرتے ہین نہ بعد
اونکے سلسلۂ امامت کو جاری کرتے ہین اٹھائیسوان فرقہ ممطوریہ قائل حیات موسی کاظم کے کہ حی لایموت اور
مہدی موعود منتظر ہین کہ کب بحکم خدا ہو جو مین خروج کرون اور اس حدیث مرتضوی کو سند پکڑتے ہین سابعھم قائمھم
سمی صاحب التوریۃ یعنی ساتوان ان امامونکا خروج کرنیوالا ہی ہمنام صاحب توریت کا انکو ممطوریہ اس سبب کہتے ہین
کہ ایکبار انھون نے قطعیہ سے مناظرہ کیا رئیس قطعیہ یونس بن عبدالرحمن نے انسے کہا انتم اھون عندنا من الکلاب
الممطورۃ یعنی تم ہمارے نزدیک کتے بھیگے ہوے سے بدتر ہو اوسوقت سے یہ لقب انپر رہا اونتیسوان فرقہ
رجعیہ قائل موت موسی کاظم کے لیکن رجعت کی منتظر ان تینون فرقون کو واقفیہ بھی کہتے ہین اسواسطے کہ امامت کو
موسی کاظم پر موقوف رکھتے ہین تیسوان فرقہ احمدیہ قائل امامت احمد بن موسی کاظم کے بعد وفات موسی کاظم
اکتیسوان فرقہ اثنا عشریہ قائل امامت علی بن موسی رضا کے بعد اونسے اونکے بیٹے محمد تقی المشہور بجواد انسے بعد انکے
بیٹے علی نقی معروف بہ ہادی پھر اونکے بیٹے حسن عسکری پھر اونکے بیٹے محمد مہدی قائم منتظر جنکے خروج کے امیدوار رہتے ہین
الغیبۃ

اور اونکی غیبت اور سن وسال مین باہم اختلاف کرکے چند فرقے ہوگئے ہین بلکہ بعضے اونکی موت و رجعت کے بھی قائل ہوے ہین اس حساب سے شمار فرقون امامیہ کا اونتالیس تک پونہچتا ہی بتیسوان فرقہ جعفریہ بعد حسن عسکری امامت جعفر بن علی کے کہ حسن عسکری کے بھائی تھے قائل ہین اور کہتے ہین کہ حسن عسکری نے اولاد نہین چھوڑی تولد مہدی کے منکر ہین چند فائدے ذیل وخاتمے اس باب مین واجب التحریر ہین اون فائدون کو ضرور کان لگا کے سننا چاہیے **فائدۂ اول** وہ لوگ جنکا لقب شیعہ ہوا گروہ مہاجرین وانصار اور اونکے تابعین سے ہین کہ ہم چلن اور پیرو حضرت مرتضی کے تھے جس وقت کہ آپ انکے خلیفہ ہوے انلوگون نے ہمیشہ صحبت آپکی اختیار کی اور مخالفین لڑتے رہے اور مطیع انکے امر ونہی کے ہوے انکو شیعۂ مخلصین کہتے ہین اور یہ لقب انکا سینتیس ہجری مین ہوا دوسرے بعد شیعۂ تفضیلیہ ظاہر ہوے انھین مین سے ابوالاسود دئلی ہی واضع نحو اور شاگرد جناب امیر رض کہ آپ ہی کے حکم وتعلیم سے اسنے قواعد نحو جمع کیے اور انھین لوگون سے ابوسعید یحیی بن یعمر عدوانی ہی کہ یہ ایک تابع سے ہی عبد اللہ ابن سعید عدوسی ملاقات رکھتا تھا عالم قرأت کا عالم اور تفسیر ونحو ولغات کا خوب جاننے والا نحو مین شاگرد ابوالاسود دوئلی کا اور قرأت مین ایک قراء بصرہ سے ہی قاضی شمس الدین احمد بن خلکان نے وفیات الاعیان مین لکھا ہی کان یحیی ابن یعمر شیعیًا من الشیعۃ الاولی القائلین بتفضیل اہل البیت من غیر تنقص لذی فضل من غیرھم یعنی تھا یحیی بن یعمر شیعی پہلے شیعون کے جنس سے جو قائل ہوے تفضیل اہلبیت کے بے اسکے کہ گھٹائین کسی فضل والے کو غیر اہلبیت سے اور انھین مین سے ہی سالم بن ابی حفصہ کہ راوی حدیث ہی امام محمد باقر رض اور امام جعفر صادق سے اور انھین سے عبد الرزاق ہی صاحب تصنیف کہ محدث مشہور ہی اور اہل سنت وجماعت سے ہی اور منجملہ انکے ابو یوسف یعقوب بن اسحاق ہی معروف بابن سکیت صاحب کتاب صلاح المنطق بعد انکے ظاہر ہوے شیعۂ سبیہ کہ اعاظم صحابہ رض اور امہات المومنین رض ازواج مطہرات کو گالی اور طعن کرتے تھے سو یہ پھٹ گئے بہت فرقون کی طرف جیسا کہ گذرا یہ ترتیب جو مذکور ہوئی بنظر ظہور مذہب کے ہی والا حدوث تو انکا بالکل جناب امیر رض کے عہد مین ہوا باغوای عبد اللہ بن سبا وکیسانیہ کے سنہ جو نسٹھ ہجری مین مختاریہ سنہ ہشامیہ سنہ زیدیہ سنہ جوالیقیہ وشیطانیہ سنہ زراریہ مفوضہ بدائیہ ناوسیہ عمائیہ سنہ اسماعیلیہ سنہ مبارکیہ سنہ واقفیہ امامیہ سے سنہ احسنیہ سنہ اثنا عشریہ امامیہ سنہ مہدویہ فریق اسماعیلیہ سے کہ قائل امامت محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ کہ انکے نزدیک ملقب بمہدی ہین سنہ مین ظاہر ہوے اور یہ مہدی آپکو اولاد اسماعیل بن جعفر سے لیتا تھا اور دعوی امامت کا کرتا تھا سنہ مذکور مین نواحی مغرب مین خروج کیا سنہ مین افریقیہ پر غالب ہوا نسب اپنا حضرت جعفر تک اسطرح پونہچاتا ہی کہ محمد بن عبید اللہ

ابن عبید اللہ بن قاسم بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن جعفر لیکن علمای نسب اس دعوی مین اوسکو جھوٹا ٹھہراتے ہین
کہ اسماعیل بن جعفر اپنے باپ سے پہلے مر گئے سوا محمد کے کوئی اولاد نچھوڑی سو یہ محمد بغداد مین لاولد مر گئے جیسا کہ اوپر
گذرا اور تمام شیعہ بھی منکر اوسکی نسب کے ہین اور علماے نسب کو اسکی اصل و حقیقت کار مین اختلاف ہی اہل مغرب
کہتے ہین کہ اولاد عبد اللہ بن سالم بصری سے ہی کہ باپ اوسکا بصرہ مین نان بائی تھا اور عراقی کہتے ہین کہ وہ نسل عبد اللہ
ابن میمون قداح اہوازیسے تھا جیسا کہ سابق گذرا بہر حال مہدویہ معتقد اسی بات کے ہین کہ محمد بن عبد اللہ مذکور مہدی
موعود ہی اور حدیث آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہین کہ عَلیٰ رَاسِ ثَلٰثِمِائَۃٍ تَطْلَعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِہَا یعنی تین سو سال کے
سر پہ طلوع کریگا آفتاب اپنے مغرب سے کہ وہ آفتاب مہدی سے مراد لیتے ہین اور مغرب سے ملک مغرب خود اصل
حدیث انکے مفتریات سے اور معانی بھی انہین کے مخترعات سے ہین اگر خوب تامل کرتے ہین تو اصل عقیدہ اسماعیلیہ کا انکار
احکام شرایع اور لوٹ پوٹ کر دینا دین کا ہی حاکم کہ ایک سلاطین او رایمۂ مہدویہ سے تھا اسنے مصر مین حکم دیا تھا
کہ جسوقت نام اوسکا کسی مجلس مین لیا جاے سب لوگ سجدہ کرین یہ حاکم دعوی کرتا تھا کہ حقتعالی مجھسے باتین کرتا ہی
اور مجکو علم غیب حاصل ہی افعال بد اسکے تواریخ مین دیکھنے کے ہین قدمای مہدویہ باطن مین عقیدہ الحاد و زندقہ کا
رکھتے تھے اور بظاہر مبالغہ زہد اور کثرت طاعات اور اجرای احکام شریعت مین کرتے تھے تا لوگون کو تسلی دیکر میدان
لشکر کا بڑھائین ایسے ہی حمیریہ عمل مین لاتے تھے اظہار زندقہ اور الحاد کا اول قرامطہ نے پیدا کیا او رمقتدر عباسی پر
خروج کرکے بعض دیہات اور اوسکے شہرون پر دخیل ہوے اور بایام حج مکہ معظمہ مین آکر تین ہزار حاجیونکو شہید کیا
چنانچہ یہ واقعہ ۳۱۹ھ مین ہوا رئیس انکا ابو سعید جنابی قرمطی تھا اوسکے بعد ابو طاہر قرمطی اوسکا بیٹا موافق باپ کے ابوطاہر کافر
موسم حج مین مکہ کو آیا بہت مخلوق اسکے ہمراہ تھی خود گھوڑے پر سوار پیالہ شراب کا ہاتھ مین لیے شراب پیتا بیت الحرام مین
گھسا اور حاجیون کے قتل مین مبالغہ تمام کرتا تھا اور گھوڑے کو شکار اتو عین مسجد مین پیشاب کیا حجر اسود کی نسبت
لشکر والونکو حکم دیا کہ اپنے ٹھکانے سے اوکھیڑکے کوفے مین نجس جگھون مین ڈالدیا پھر وہان سے اوٹھاکے اپنے پاس رکھا
چنانچہ بیس برس تک اوس لعین کے پاس رہا یہانتک کہ ۳۳۹ھ مین خلیفہ عباسی مطیع لامر اللہ ابو القاسم فضل بن
المقتدر نے تیس ہزار دینار کو اوسے خریدا اور ابو طاہر بن ابی سعید حجر کو لیکر مسجد کوفہ مین آیا اور اوسکو ایک ستون مین
ستونون مسجد کے لٹکایا اور سرداران شہر کو جمع کرکے اونکے سامنے یہ حجر وکیل خلیفہ کے سپرد کر دیا اوس صحبت مین
یہ حکیم محدث حاضر تھا ایک حدیث روایت کرتا ہی کہ بعض علامات سے اوسمین مذکور ہین قولہ علیہ السلام ہذا الحجر یوم
القیامۃ ولہ عینان یبصر فیہما ولسان یتکلم بہ ویشہد لمن استلمہ بحق فانہ حجر یطفو علی الماء ولا یحترق بالنار

یعنی محشور ہوگا یہ حجر اسود بروز قیامت اس حال سے کہ اوسکی دو آنکھین ہونگی جنسے دیکھیگا اور زبان ہوگی جس سے
بات کریگا پس گواہی دیگا اوسکی جسنے چوما ہی اوسکو بحق بیشک یہ وہ پتھر ہی کہ پانی پر اوترا تا ہی اور آگ مین نہین جلتے حجر اسود
ابو طاہر نے جو یہ مضمون سنا بطریق تمسخر ٹھٹھا مارکے ہنسا اور آگ منگوائی اور اوسکو آگ مین ڈالا محترق نہوا پھر پانی منگاکے
پانی مین ڈالا ڈوبا نہین تیرتا رہا بعد اس امتحان کے متحیر ہوکر کہا اب دین اسلام میرے نزدیک ثابت ہوا اور
مین نے معلوم کیا کہ گرجانا اسکی بنیاد کا مجھسے ممکن نہین لیکن اپنا مذہب نچھوڑا اور ظہور حمیریہ کا مہدویہ سے کہ انکو لولویہ
بھی کہتے ہین اور سابق مفصل حال اونکا مرقوم ہوا ۳۱۷ھ مین ہوا سقطیہ یہ سب بھی انکے بعد ظاہر ہوے بعد شروع
فتنۂ تتار کے پس سقطیہ اخیر رفضہ سے ہین **فائدۂ دوم** جاننا چاہیے کہ بعد فرقہ فرقہ ہوجانے شیعون کے ہر شہر
و اقلیم مین دعاۃ انکے پھرتے تھے اور طلب ملک و ریاست اور کثرت تابعین مین کوششین اور صلاحین کرتے تھے
کہ کسی مذہب مین ایسی کوشش رواج دینی مذہب اور دعوت مردم مین اپنی اپنی طرف واقع نہین ہوی جیسی کہ یہ
کرتے تھے سبب اسکا یہ کہ بنیاد انکے مذہب کی قایم ہوتی تھی امامت بعض اشخاص پر اور امامت ایک صیغۂ ریاست بلکہ اعلی (یعنی بلانا اپنے مذہب کیطرف ۱۲)
از ریاست ناچار مروج کرنے حال اوس امام اور لوگون کو اوسکی طرف راغب و معتقد کرنیکی ضرورت پڑتی تھی جب ریاست
حاصل ہوتی تھی بخلاف اور مذہب کے کہ اصل اونکے مذہب کی متعلق بریاست نہین ہی پس جنکی تقدیر تدبیر سے موافق
ہوگئی اونکو دولت و جاہ حاصل ہوگئی اور جنکی تقدیر تدبیر سے مخالف پڑی مفت بیفائدہ مرگئی اور اس حصول دولت
و جاہ مین بھی بعض ایسے ہوے کہ اونکی دولت کو استمرار ہوا دو تین پشت تک اور بعض ایسے کہ چند روز ظہور کیا پھر پست ہوگئے
اسی سبب سے قیام ایام ہر فرقے کا بھی مختلف ہوا اہل تاریخ کہتے ہین کہ ناوسیہ بغداد مین بکثرت تمام تھے خصوصاً ۵۰۰ھ مین
اور اکثر فرقے شیعہ مصر اور شام اور عراقین اور آذربایجان اور فارس اور خراسان مین پھیلے ہوے تھے اوسوقت تک
کہ فتنۂ تتار کا وقوع مین آیا پس اوسوقت مین اپنے شہرونسے بھاگ بھاگ کر دور دور کے اطراف و جوانب مین جا پڑے
اور اون شہرون مین اس بلا کو پھیلایا کہ لوگونکو بہکاکے گمراہ کیا لیکن فتنۂ تتار مین اکثر فرقے شیعہ نابود و مفقود ہوگئے
کچھ رہگئے چنانچہ غلاۃ و باطنیہ کم زیدیہ امامیہ اثنا عشریہ مہدویہ اکثر لیکن غلاۃ کہ انمین سب سے بڑھ کے سبائیہ قائل
الوہیت جناب علوی کے ہین اردبیل اور آذربیجان کے اور شہرونمین فی الجملہ موجود ہین کچھ عبادت انکی نہین
مگر سال کے تین روزے اور بلاد ترک سے شہر بغرا مین بھی یہ گروہ رہتے ہین بادشاہ وہانکا دعوی کرتا ہی کہ مین
یحیی بن زید بن علی بن حسین کی نسل سے ہون اور یہ عجب بات ہی کہ لوگ یہانکے سب کھوسے بے ریش ہوتے ہین البتہ
بادشاہ کی لمبی ڈاڑھی ہوتی ہی اور بعض دیہات زابلستان مین بھی کچھ پتہ اس جماعت کا دیتے ہین دوسرا فرقہ

غلاۃ سے جو قائل حلول باریتعالی کے ہین بدن علویین مفضلیہ نصیریہ ہین مفضلیہ کا زمانہ بھی درساز ہوا اسوقت بلاد
گنجہ مین موجود اور نصیریہ کی بھی لنبی عمر ہوئی کہ کوہستان خراسان مین ہین اور بعض بعض شہرون مین بھی محمد شاہ
بادشاہ کے عہد مین بعض لوگ انکے دہلی آئے اور امیر خان کے گھر اوترے چند کس معتبر سے اونکی ملاقات ہوئی
اونھون نے خبر دی کہ کوہستان خراسان مین ابجیان نام ایک پہاڑ ہی وہان کے رہنے والے سب غلاۃ و نصیریہ
ہین اونمین ایک امام ہی کہ آپکو علویون سے ٹھہراتا ہی اور ہر شہر مین خراسان کے شہرون سے ایک نائب اپنا بھیجتا ہی
اور واقعہ نویس مقرر کرتا ہی اونکی اصطلاح مین لفظ اللہ کا امام پر اور رسول کا نائب پر اور جبرئیل کا اوس واقعہ نویس پر
اطلاق کرتے ہین ان لوگونکو شریعت سے کچھ سروکار نہین نہ کوئی عبادت انکی مگر امام کو خمس ادا کرتے رہتے ہین اور
دیہات قرب وجوار ابجیان مین بھی اسی مذہب کے لوگ ہوگئے ہین انکی خرافات سے ایک یہ ہی کہ کبھی اگر بود و باش
زمین سے تنگ ہوکے ابر کو حکم کرتا ہی کہ سیڑھی کے سے پائے ہوجاتا ہی اوسپر سے چڑھ کے آسمان کی سیر کرتا ہی پھر
زمین پر اوتر آتا ہی اور یہ بھی انکے عقائد سے ہی کہ محمدؐ بھیجے ہوے علی رضؓ کے ہین اور منکر معاد اور قائل تناسخ ارواح
کہ روحین ہمیشہ ایک بدن سے دوسرے بدن مین نقل کرتی رہتی ہین اور جنت اوس انسان کے بدن سے عبارت ہی
جو صاحب مال و نعمت کا ہو اور دوزخ بدن اوس انسان کا جو صاحب خواری و محتاجی کا ہو اور زیدیہ بلاد عرب مین
پھیلے ہوے تھے یہانتک کہ بعض شرفاے حسنیہ زیدی مذہب نے بلاد یمن پر تسلط پایا بس اکثر زیدیہ یمن مین جمع
ہوے اور ابتک ہین نصف ملک یمن کا کہ نجد یمن یعنی بلند و کوہستان ہی اوسمین زیدی مذہب ہین نصف دوسرا
نشیب اور کنارۂ دریای شور اسمین شافعی مذہب ہین باطنیہ اسماعیلیہ سے بھی بعض بلاد خراسان اور کوہستان
بدخشان اور کنارون دریای شور گجرات ہند مین موجود انکو اصطلاح خراسان مین میمن کہتے ہین اور چیچک کہ گھوڑا
وہا انکا خوب ہوتا ہی میمنون سے یہ شہر بھرا ہی مہدویہ اسماعیلیہ سے انکی مدت بہت دراز ہوئی اور قوت و دولت کمال کو
پہونچی چنانچہ سابق محمد بن عبداللہ کے احوال مین جنکی لقب اپنا مہدی اور ۲۹۶ھ مین بلاد مغرب پر خروج کیا اور امرا
مقتدر عباسی سے کہ صوبہ دار اوس نواح کا تھا ہٹا کر غالب آیا اور افریقیہ پر متصرف ہوا تھا گذرا اور مصر و مغرب
مدتون اسکی اولاد کے قبضہ مین رہا تا رفتہ رفتہ اہل یمن بھی انکے مذہب مین ہوگئے ابتدای سلطنت سے انقطاع
دورہ تک اسکے دوسو ساٹھ برسین گذرین اور ایک ہی طریقہ پر رہی یہانتک کہ حسن صباح حمیری نے بوسیلہ نسب
پسر نزار کے کہ ادعا کیا تھا کوہستان طبرستان و جبل مین خروج کیا اور حصن الموت مین جا یہ قصہ حدود ۴۸۳ھ مین
واقع ہوا بعد تسلط حصن الموت سے باہر صومعہ بنا کے ریاضات شاقہ مین مشغول ہوا اور لوگونکو خوب زہد

وپرہیزگاری جتائی کہ اکثر لوگ قزوین اور طبریہ اور کوہستان کے اسکے قریب مین اگر معتقد اسکے ہوے پھر مذہب شنیعہ ظاہر کرکے
درپے ایذارسانی اہل سنت وجماعت کے ہوا بڑا مکر اسکا یہ تھا کہ اپنے تابعین فتنہ کارون کو مسلمانون کے شہرونمین بھیجتا تھا
اور کہدیتا کہ علما اور امرا اور اعیان اہل سنت کو اپنے حیلونمین پھانسو بس یہ لوگ بعض طالب علم بنکے شاگرد ہوتے تھے اور
خلوت جلوت مین اونکے ساتھ رہکر فرصت پاکے مار ڈالتے تھے بعض خدمتگار بنکے امیرون کے نوکر ہوتے تھے اور قابو پاکے
اپنا کام کرتے تھے ان حیلون سے جماعات کثیر علما وامرا وصلحا اہل سنت وجماعت کی اسنے انلوگون سے مروا ڈالی جب خوب
قوت بہم پوہنچائی تو یہ ہوا کہ بادشاہون سے لڑا اور غالب ہوا سابق گذرا کہ جب حسن صباح مرنے لگا اس کام پر کیا کو
اپنا خلیفہ کیا آور کیا نے اپنے مرتے وقت محمد بن کیا کو اور اوسنے اپنے بیٹے حسن نام کو کہ دعوی اپنے نسب کا ہادی بن نزار سے
کرتا تھا خلیفہ کیا یہ حسن بہت بڑا ملحد وزندیق تھا اسکے سلف جو کچھ چھپاتے تھے یہ بر ملا ظاہر کرتا تھا اس گروہ کی بادشاہی
ایک سو اکہتر برس رہی فتنہ تاریہ مین ایسے ہلاک ہوے کہ نام ونشان انکا نرہا گویا تقدیر نے انکی جڑ کا لکالنا فتنہ
تتار پر مقدر کیا تھا لیکن مستعلویہ انکی بادشاہت قریب پانسو ساٹھ برس کے رہی اب کوئی نرہا ان فرقونسے مگر مہدویہ
مستعلویہ سے تھوڑے لوگ اور قلیل اقصاے یمن مین اور کنارون دریاے سندھ کے بھی بتاتے ہین واللہ اعلم اور
یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہندوستان مین ایکجماعت اور ہی کہ اپنا مہدویہ نام کیا ہی انکا شعار یہ ہی کہ مہدی آئے بھی اور
چلے بھی گئے ملک دکن اور راجپوتانہ مین یہ لوگ بہت ہین یہ فرقہ جدا ہی زیدہ مہدویہ امامت کی بحث مین انکو کچھہ دخل نہین
اور بعض مسائل مین اہلسنت وجماعت کے خلاف ہین مثل رفع یدین دعا اور تقسیم میراث وغیرہ مین اور یہ سب تابع سید محمد
جونپوری کے ہین کہ آپکو مہدی موعود خیال کیا تھا چنانچہ ملا علی قاری نے اس خیال کے رد مین ایک رسالہ صحیح
حدیثون سے لکھا ہی اور علامتین مہدی موعود کی مفصل بیان کی ہین لیکن اثنا عشریہ ابتدا مین گروہ انکے متفرق تھے
نواح عراق مین اکثر یہ لوگ آپکو اہل سنت وجماعت مین شمار کرتے تھے اور تقیہ اور اختفا کرکے دور دور جاتے تھے
یہانتک کہ دیالمہ آل بابویہ کے بلاد عراق پر غالب ہوے اور اول انسے عماد الدولہ تھا کہ اپنے ضلع کی بادشاہ پر غلبہ کرکے
ملک اوس سے چھین لیا اور خلافت مقتدر عباسی مین بڑی بڑی لڑائیان ملوک نواحی سے لڑکے غالب ہوا دراصل
یہ اور اسکے باپ بھائی چڑیمارون سے تھے چڑیان اور مچھلیان مار مارکے قوت گزاری کرتے تھے اسی حال مین کوہستان
دیلم سے عراق عجم کو گیا وہان کے کسی شہر مین دھوئے ہوے کپڑے پہن کے اور لباس درست کرکے کسی امیر کے پاس سب گئے اوسکو
انکی قوت جسمانی اور شیرین زبانی نے فریفتہ کیا کہ وہ بادشاہ وقت کے پاس لیگیا اوسکے لشکر مین نوکر ہوکے اچھی
کارگذاریان کین تو بترقی منصب امارت عظمی کو پوہنچے اور بادشاہت انکی بلاد فارس اور عراق ودیلم مین محکم اور

مستقر ہو گئے کہ یہ بادشاہت انکی ایک سو ستائیس (١٢٧) برس تک رہی یہ خاندان سب غلاۃ اثنا عشریہ سے تھا لھذا اُس شہر مین سب اثنا عشریہ جمع ہوے اور آذربیجان اور خراسان اور جرجان اور مازندران اور جیلان اور دیلم کے پہاڑون اخیر قلمرو تک غلبہ اس مذہب کا ہوا اس مذہب مین علما بہت ہوے اور بہت تصنیفین اور تالیفین کین لیکن باوصف اتنے زور و غلبہ کے تقیہ نچھوڑا اکثر اس فرقہ کے لوگ لباس معتزلہ مین پھرتے تھے حتی کہ وزیر اعظم دیالمہ کہ صاحب بن عباد تھا آپکو معتزلی ظاہر کرتا تھا حالانکہ باطن مین رافضی شدید العناد تھا جب دولت انکی ڈگی اور نابود ہوی اکثر اثنا عشریہ معتزلون اور اہلسنت وجماعت مین بشدت تمام چھپ گئے جبتک کہ فتنہ تتار کا اوٹھا اور تر و خشک کو جلایا علقمی وزیر خلیفہ عباسی کا اسی فرقہ سے تھا خفیہ تتار سے ملت رکھتا تھا اول تو ظہور کیا آخر خراب و تباہ ہوا جو کہ انکے دلون سے خوف اہلسنت کا جاتا رہا اور ضعف اسلام موجب قوت اس فرقے کا ہوا اس شہر مین خوب اظہار مذہب شروع کیا بعد یکہ سلطان غازان بن ارغون بن ابغا بن ہلاکو بن تولی بن چنگیز خان شرف اسلام سے مشرف ہوا اس واقعے کا چھ سو چورانوے (٦٩٤) مین اتفاق پڑا اسکی دعوت سے ہزارون اتباع اور لشکر کے لوگ مسلمان ہوے اوسنے اپنا سلطان محمود نام رکھا اور راہ سنت کے چلن پر بہت اچھی طرح بسر کی بعد اسکے الجایتو خدا بندہ قائممقام اوسکا ہوا یہ عمارت اور تماشے مین مصروف اور لہو لعب مین مشغوف تھا ناگاہ تاج الدین نام ایک شخص نے روافض اثنا عشریہ سے اس سے ملاقات کی اور اس مذہب کی ترغیب دی اسکے اغواے اوسنے اپنا مذہب کھویا تاج الدین اس مذہب کی دعوت بمبالغہ تمام کرتا تھا علما اس فرقہ کے پاس سلطان کے جمع کیے خصوصا ابن مطہر حلی کو کمال رونق دی آہستہ آہستہ سلطان کے دل مین جما دیا کہ فرقہ اسلام مین سواے اثنا عشریہ کے کوئی فرقہ ناجیہ نہین ہے جو کہ بادشاہ نو مسلم تھا حقیقت دین اور تواریخ اسلام سے وقفیت اور مطلع نتھا یہ حیلہ انکا چل گیا سلطان کو مع تمامی اہل و اتباع کے اس مذہب مین لے آئے تصانیف ابن مطہر حلی کی کہ نہج الحق اور منہج الکرامۃ اور مثل انکے ہین یہ خاص سلطان اور امرا اور اتباع کی دعوت کیواسطے ہے اس زمانے مین حد سے زیادہ غلو اثنا عشریہ کا ہوا اور ابن مطہر نے الفین اور شرح تجرید اور استبصار اور نہایہ اور خلاصہ اور مبادی در اصول فقہ کیواسطے طیار کین بعد وفات بیٹا اسکا [illegible] مین رفض سے تائب ہوا اور بہدایت و ارشاد اہل سنت کے اس عقیدے سے بدل گیا رافضیونکو نکال دیا حلی پھر حلہ کو لوٹ گیا علما انکے سب چھپ گئے یہانتک کہ تراکمہ کو جو اثنا عشریہ سے تھے دیار بکر اور اوسکے گرد و پیش کی دولت حکومت ملی [illegible] مین پھر علما و مکار اس فرقہ کے وہان جمع ہو گئے چنانچہ قریب پچاس برس تک دولت تراکمہ مین خوب غلو اور دشنام اور تبرا کا حق ادا کیا بعد اسکے تراکمہ کو انحطاط ہوا رواج اس مذہب کا بھی گھٹا

یہانتک کہ سلطان حیدریہ نے کہ صفویہ اپنا لقب کیا تھا بسبب قرابت اور سمدھیانے کے ترالمہ کے ملک پر غلبہ پایا یہ سنہ ۹۱۰ مین ہوا
عراق عجم اور کرمان اور مازندران اور آذربیجان اور خراسان اور تبریز پر بلا تنازع غلبہ پاگئے علما اس فرقیکے بکمال ظہور
و غلبہ جمع ہوے ایک نے انکے علماسے بعض بادشاہون اس فرقے کو نائب صاحب الزمان قرار دیا اور رسم سجدہ کے بجالائے
اس خوشامد سے خوب تقرب پایا بادشاہ کو ترغیب دلائی کہ بجبر لوگونکو اس مذہب مین داخل کرے اگر نمانین تو قتل کرے لوگونکو جمعہ
جماعت سے باز رکھے قبلے کو دوسری طرف بدلدے خطیبونکو حکم کرے کہ برمنبر دشنام عائشہ رضؓ او حفصہ رضؓ اور بڑے بڑے
صحابہ کی کوچہ و بازار مین پھیلادے اور وجوب لعن و تبرا مین ایک رسالہ لکھا بادشاہ نے سب باتین انکی مان لین ایکجماعت
کثیر علمای سنت سے قتل کی مسجدین خراب کردین قبرین صالحین کی اوڈھیڑکے ہڈیان اونکی جلادین مثل عین القضاۃ
ہمدانی و قاضی ناصر الدین بیضاوی کی اور سوا انکے ایکجماعت کثیر شیخو نکی لوں اہل سنت سے محض بحمایت ایزدی اس
فتنے سے محفوظ رہے مثل شیخ الاسلام احمد جامی اور شیخ ابو الحسن خرقانی او رابو یزید بسطامی اور شیخ الاسلام عبد اللہ
انصاری بلکہ تمام مشایخ ہرات کے اور جبتک یہ فتنہ رہا جای پناہ اور ٹھکانا اہل سنت کا سوای ماورالنہر کے نتھا
جو کوئی انکے ہاتھ سے رہائی پاتا تھا تو رات کو جاتا تھا یہ بات بھی ملوک ماورالنہر سے برابر معروض ہوتی تھی یہانتک
کہ ہرات کے ملازادون نے اسی بلا مین گرفتار ہوکے بڑی ایذا اوٹھائی پاس خاقان اعظم عبید اللہ خان کے گئے اوسکی
رگ غیرت جوشمین آئی متوجہ خراسان کا ہوا اور ٹھیک ٹھیک بدلا لیکے تمام کیا اور خراسان پر متصرف ہوا بعد فوت
عبید اللہ خان کے پھر سلاطین حیدریہ یعنی صفویہ خراسان پر غلبہ پاگئے لیکن ملوک بخارا و بلخ مین جھگڑے رہتے تھے
اور اذبک اور ترک ہرسال لڑائیان پے درپے لڑتے تھے اور ملوک اور امرای خوارزم بھی مشغول جہاد و غزا اس
فرقیکے ہوے اور قتل و بند اور لوٹ اس فرقے مین فروگذاشت نکی اور قیاصر روم نے بھی تبریز دار دبیل کیطرف سے انکی
مقعد مین میخ ٹھونکنا شروع کی تو یہ ہوا کہ بعد دو سو برس کے کہ زمانہ انکی بادشاہی کا تھا خرابی و بیطوری کے ساتھ اہل
رعایا اور اراذل مخلوق افغانان قندھار کے ہاتھون پامال ہوے انھون نے اصفہان مین انکے بادشاہ کو گھیرا جب بہت
مشقت حصار اور بھوک کی اوٹھائی تسلیم و اطاعت قبول کی رئیس افغانونکا شہر مین داخل ہوا بادشاہ اور اوسکے
کنبے والونکو قید کیا خود ملک پر متصرف ہوا اسوقت مین غول کے غول لوگ اوس ملک کے جو اس مذہب مین ہوگئے تھے
پناہ اور مفر اپنا سمجھ کے ہند و سند مین ہجوم لائے اور ہر وسیلے سے آپکو امرا و ملوک و تجار کے سامنے سرخرو کیا اور رفتہ رفتہ مذہب
انکا ہند و سند مین مروج ہوا آخر وزارت اور امارت او صوبے داریان ہندوستان کی انکو نصیب ہوئین اور انکی
ریاست کے سبب سے اکثر سستی ملوک تیموریہ نے بلاد ہند و سند مین مثل عراق و خراسان کے انکے مذہب کو رسوخ دیا

فائدۂ سوم ہر فرقہ کے فرقون شیعہ سے داعی ہوے ہین کہ لوگونکو اوس مذہب کی دعوت کرتے رہے ہین اونکی اصطلاح
مین ان لوگونکو دعاۃ کہتے تھے اور دعوت کا انکی طریق یا علم یا مال یا زبان یا تیغ علم بدینطور کہ شبہات کو رواج دینا
اور تقریر اوسکی ایسی راہ سے کہ خاطرنشین خاص و عام کے ہوسکے کرنا اور باتین موافق استعداد اور الفت و عادت
مدعو کے کہنا اور لوٹ پوٹ کردینا دلائل اہلسنت کا اور مدح اپنے مذہب کی اور مذمت غیر کی لیکن مال وہ یہی کہ جو
کوئی نیا آدمی اپنے مذہب مین آئے اوسکو عطایا اور انعامات دینا اور جدید الایمان کی بہت سی تعظیم کرنا اور اوسپر
بہت سے انعام و اکرام کے ساتھ مہربانی کرنا خدمت و منصب اہل مذہب کو دینا مخالفون سے خدمت نکال لینا اور حقیر کرنا
حکام اور خصومت کے جھگڑون مین طرفداری ہم مذہب کی کرنا دوسرے کو شکست دینا لیکن زبان سے یہ کہ بشرط دخول مذہب
اچھے اچھے وعدے لوگونکو دینا اور الفاظ شفقت آمیز اور کلمات مہرانگیز سے گفتگو کرنا اوس سے جو راغب اپنے مذہب کیطرف
ہو اور سختی درشتی کرنا مخالف مذہب سے آپ ہی تلوار سے قتل و تلف کرنا مخالفان مذہب کا اور زور دینا لوگونکو تا مذہب
قبول کرین اور جنگ و جدال کرنا رؤسای مخالفین سے تا سست ہوجائین پس بعض گروہ دعاۃ سے جامع چارون
امر کا ہوتا تھا اور یہ اکمل دعاۃ تھی لیکن بہت کم اور بعضے دو وجہ پر بعض تین وجہ پر دعوت کرتے تھے اور باعث
پر دعوت یہی چند چیزین ہوتی ہین **اول** تضلیل اہل ملت اور تفریق اونکی بات کی یعنی اہل ملت کو گمراہ ٹھہرانا اور
اونکی باتو مین تفرقہ ڈال کے خلاف اونمین پیدا کردینا تا اونکی برائی سے آپ اور اہل مذہب محفوظ رہین جیسا کہ عبداللہ
ابن سبا اور اوسکے بھائی کرتے تھے **دوم** تکثیر سواد اپنے لشکر کی یعنی لشکر کیواسطے بہت بڑا میدان مقرر کرنا تا بتوفیر
جمعیت دوسرے کام بڑھا لیجائین جیسا کہ کیسانیونکا حال تھا **سوم** حب جاہ و ریاست اور حاصل کرنا ملک
و جاہ کا جیسے کہ مختار کو تھا اور ایکجماعت کثیر نے اس فرقہ سے واسطے حب جاہ و ریاست کے دعوی سفارت کا کیا ہی
درمیان ایمہ اور امامیہ کے علی الخصوص زمانۂ غیبت صاحب الزمان اور زمانہ عباسیہ مین کہ اکثر ایمہ سرمن رای اور
بغداد مین نظربند تھے یہ لوگ خطوط جعلی اور فریب کے رقعے ظاہر کرتے تھے اور امامیہ کو جا بجا کے تسلی خاطر کرتے تھے اور
روایتین جھوٹی ائمہ سے نقل کرتے تھے تو شیعہ اونکو اپنا پیشوا جانین اور خمس اموال اونکے حوالے کرین اور امہات
اولاد اور چھوکریون باکرہ کو انپر حلال کردین اور ضیافتین اور نذرین بجا لائین اس جماعت کو وکلا و سفرا کہتے ہین
یعنی وکیل اور سفیر ۱۲
کہ اکثر فروع شیعہ کو انلوگون نے خراب کیا ہی **چہارم** خوشامد دولتمند و مالدار کی تا دوستدار اس مذہب اور
اہل اس مذہب کا رہے **پنجم** توقع رکھنا ثواب کی خدا سے اور کوئی شخص اس گروہ سے ایسا نہین جنے اس سبب
و توقع سے دعوت کی ہی **ششم** موافق کرنا اقربا اور دوستونکا اپنے ساتھ مذہب مین تا صحبت درست رہے

اور گھر ہی سے اختلاف نہ پیدا ہو جیسے جورو خاوند اور کنبے والے اور بھائی اور چچیرے ہفتم بچانا برادران نوعی کا
گروہ تمام بنی آدم ہین دوزخ سے بعض احمق بیوقوفون نے اس گروہ کی اس نیت سے بھی دعوت کی ہے نقل کرتے ہین
کہ ایک خواجہ نے اہل مشہد سے صفہان مین ایک باغ اپنے گھر مین عجیب لگایا تھا ایام بہار مین بار عام دیا تھا
تا خاص و عام اوسکی سیر اور میوہ سے متلذذ ہون اور جب کوئی اہل سنت باغ مین آتا تھا تو وہ خواجہ ہاے ہاے
کر کے روتا تھا جب لوگون نے پوچھا تو کہا اپنے بنی نوع پر شفقت سے روتا ہون کہ دوزخ مین جلینگے ہشتم عداوت
و بغض اہل سنت مین ڈالدینا اور جاری کر دینا سلسلۂ گفتگو اور لعن و طعن کا درمیان ایک گھر والیکے انکے گھر والونکی
تا معاش اوسکی خراب اور زندگی تلخ ہو جاے اور تحریر سابق سے معلوم ہوا کہ اول دعاۃ ہر فرقیکے وہی لوگ ہین
جنھون نے وہ فرقہ نیا پیدا کیا چنانچہ پہلا دعاۃ سے مطلق عبد اللہ بن سبا ہے کہ حامل ہر دعوت کا ہے سبکا بوجھ اسپر ہے
مراد اسکی اسلام مین رخنہ اور مسلمانون مین خلاف پیدا کر دینا تھا جیسا کہ قصہ اوسکی دعوت کا بالکل ترجمہ تاریخ طبری مین
کہ ترجم اوسکا ایک شیعہ ہے لکھا ہے کہتا ہے کہ جب پینتیسوان [۳۵] سال ہجرت کا آیا اس سال مین مذہب رجعت ظاہر ہوا
اور عثمان رض پر فساد پیدا ہوے عبد اللہ بن سبا نے اول مذہب رجعت کا شروع کیا اور یہ ایک شخص جہود تھا ملک
یمن سے اگلی کتابین اسنے بہت پڑھی تھین بس آیا اور کہا کہ مین عثمان رض کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور لالچ یہ تھا کہ جب مین
مسلمان ہو جاؤنگا تو عثمان رض مجکو اچھی طرح رکھینگے جب مسلمان ہوا حضرت عثمان رض نے اسکی طرف ہرگز التفات نکیا
اور وہ جہان بیٹھتا تھا عثمان رض کی عیب جوئی کرتا تھا عثمان رض کو خبر ہوئی کہا یہ جہود کیا ایک بلا ہے اسکو شہر سے نکالدو
بعد نکال دینے کے یہ مصر کو چلا گیا بہت مخلوق اسکے پاس جمع ہوئی اور علم کے سبب اسکو بزرگ جانتی تھی جب سمجھا کہ
لوگ میری بات سنتے مانتے ہین یہ مذہب وضع کیا اور کہا کہ ترسا لوگ کہتے ہین کہ عیسی اس جہان مین پھر آئینگے مسلمان
زیادہ حق پر ہین جو کہتے ہین محمد پھر آئینگے جیسا کہ خدا تعالی نے فرمایا إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ
ترجمہ بیشک وہ خدا جسنے تجھپر قرآن کو فرض کیا پھر لوٹانیوالا ہے تجکو لوٹانیکی جگہہ اور ایک گروہ مردم نے اسبات کو
مان لیا جب یہ بات مضبوط ہو گئی تو کہا کہ خدا تعالی کے دنیا مین ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر تھے اور ہر پیغمبر کا ایک وزیر
ہمارے پیغمبر کے وزیر علی رض تھے اور خلافت اونکا حق عثمان رض نے ظلم و ستم سے لیلیا اسواسطے کہ جب عمر رض نے اس کام کو
مشورے پر چھوڑا تھا عند الشوری سبنے اتفاق علی رض پر کیا عبد الرحمن بن عوف نے ہاتھ علی رض کا پکڑا کہ بیعت کرین
عمرو بن عاص نے اونکو دھوکہ دیکر بیعت عثمان رض کی کرا دی عثمان رض بھی اس امر ناحق پر مستعد ہو گئے اور اسکی
ایک مخلوق تابع ہوئی جب یہ دو کام لوگون کے دلکو میٹھے کر دیے تو پھر یہ کہا کہ امر معروف نماز روزہ کا کرنا فرض ہے

خدا تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہی کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنھَونَ عَنِ المُنکَرِ
وَتُؤمِنُونَ بِاللّٰہِ یعنی تم بہترین امت ہو ظہور کیا گیا ہی تمہارا لوگونکو امر معروف پر حکم کرنے اور نہی منکر سے باز رکھنے کو
اور ایمان اللہ پر لانیکو اور اب ہم عثمان رض کے ساتھ سوا اسکے کہ حکم اونکا اور اونکے کام والو نکا مانین اور انکے ظلم سے
آپکو بچائین اور کچھ نہین کرسکتے ہین غرض عبداللہ بن سبا نے ان دو نو قسم کی باتین کرکے چاہا کہ لوگونکو عثمان رض پر
دلیر کردے اسواسطے کہ یہ مذہب بھی اونکو خوش آیا اور رجعت پیغمبر کے بھی مقر ہوگئی عثمان رض کو کافر کہنے لگے لیکن
پچھپائے ہوئے تھے بظاہر امر معروف پر عمل تھا اور مخلوق کے کاردارون سے متفق ہوئے کہ عثمان رض کو نکال دین کسی
اور کو بٹھائین اور وعدہ ٹھہرایا کہ فلان روز مدینے مین جمع ہون یہ خبر عثمان رض کو ہوئی کہ لوگ شہر مین اکٹھے ہین اور
ہوتے جاتے ہین کہ تمکو نکالدین اور او رباتین مذکور الصدر الحاصل ابن سبا اور اسکے اصحاب اس حیص بیص ہین یہ کرتے تھے
کہ جب مقدمہ کچھ اصلاح پر آتا تھا تو یہ وحشت و خبث آمیز باتونسے اصلاح کردہ کو ناکردہ بنا دیتے تھے یہانتک کہ خوب آگ
فساد کی بھڑکا دی اور خاطر خواہ مراد اسکی پوری ہوئی یعنی اوباش مصر نے خلیفہ کو شہید کیا جب بیعت مرتضی رض کی
واقع ہوئی ڈرا کہ شاید کام اسلام کا برقرار درست ہوجاے اور جہاد جاری ہو لہذا آپکو شیعۂ مرتضیٰ مین داخل کیا
اور احمقون کے بھگانے مین داد ابلیسی و شیطنت کی دی اور نئے سرے اسکی بنیاد ڈالی اسکے بعد داعی اس فرقیکے
کیسان و مختار ہین انکی دعوت کا قصہ یہ ہی کہ جب سید الشہدا حضرت امام حسین رض کو اشقیای شام و عراق نے
شہید کیا کیسان نے کہ حال اوسکا سابق مذکور ہوا دعوی کیا کہ بعد مرتضی رض کے محمد بن حنفیہ امام ہین حسنین امام نتھے
اسواسطے کہ معاویہ اور شامیون کے مقابل اہل سنت کے ساتھ زمانہ سازی اور چکنی چپڑی باتین بناؤتین کین پس
لوگون کو محمد بن حنفیہ کی دعوت کی اور مختار اسکے تابعین سے ہوا جب مختار کو ولایت کوفے اور اوسکے نواح کی
ہاتھ آئی لوگون کو اپنے مذہب کیطرف بلایا اور رواسطے ملانے گروہ شیعون کے امامت سبطین رض کا قائل ہوا بعد
سبطین رض کے محمد بن حنفیہ کو امام بنایا اس سبب کو فیکے سب شیعون نے متابعت اوسکی کی اور ظاہر کیا کہ مجکو محمد
ابن حنفیہ نے خلیفہ کیا ہی واسطے بدلہ لینے قاتلان امام حسین رض کے اور نواصب مروانیہ کے اور امارت ملک مفتوحہ کیا
مجکو دیدی ہی اور نامہ سربمہر رؤسای شیعہ کے حوالے کیا کہ اوسکو ظاہر سبکے سامنے پڑھین چنانچہ اوسمین لکھا تھا منجانب محمد بن
علی سے شیعۂ کوفہ اور وہان کے رئیسون فلان بن فلان اور فلان بن فلان کو آگاہی ہو کہ مین نے مختار بن ابی عبیدہ
ثقفی کو خلیفہ اپنا کیا ہی پس اطاعت اوسکے حکم کی کرو اور اوسکے ساتھ جہاد دشمنون سے کرو اپنی جان و مال اور
تابع اور پیرو ون ہمیت لڑائی دشمنون کی آمادہ ہو اور مختار کی اطاعت و تقلید کرو جب یہ نامہ پڑھا سب اسکی

اطاعت مین داخل ہوے اول کوفے مین امام حسین رضہ کے قاتلون کی جستجو کرکے قتل کیا امیر کوفہ کا بھاگ گیا بجای
اوسکے مختار امیر ہوا بعد اسکے ابراہیم بن اشتر کو واسطے جہاد اون لوگون کے کہ عراق مین تھے توابع مروانیون اور
اونکے مددگارون سے نامزد کیا پس ابراہیم نے کوفے سے کوچ کیا جس کسیکو اونسے پایا مارا اور عراق و اہواز کے شہر وغیرہ
دخل کرکے دیار بکر اور آذربیجان کو بھی اپنے متعلق کرلیا پھر قصد شام و دمشق کا کیا جب یہ خبر عبدالملک بن مروان کو
پونہچی عبیداللہ بن زیاد کو مع لاکھ سوار کے رخصت کیا پس ابراہیم بن مالک اشتر بارہ ہزار سوار سے اوسکی لڑائی کو
گئے سخت مقابلہ پیش آیا آخر ببرکت نام حضرت امام حسین رضہ کے غالب ہوے ابن زیاد ملعون مارا گیا اس سبب سے
قدر مختار کی شیعون کے ذہن مین بہت بڑھگئی بڑی ثنا و ستایش کرتے تھے اور شیعہ مخلصین اہل سنت وجماعت بھی
مروانیون اور قتل ابن زیاد پر شکر آلہی بجالائے اور اسکے اسکام کو کہ بہ نیت طلب ملک و ریاست کے کیا تھا
پسند کیا اور ہر طرف سے شیعہ مختار کے پاس آنے لگے اور اقبال اسکا دیکھ کے گرد ہا گروہ اسکے مذہب مین داخل ہوے
مدت دس برس تک دولت اوسکی رہی لیکن اسی نشیب و فراز مین جب مختار نے مخالفون سے خاطر جمع کرلی امور
دین مین نئی نئی باتین نکالنا شروع کین اول تو پرستش کرسی جناب امیر رضہ کی بت پرستون کیطرح نکالی اور اوسکا
تابوت السکینہ نام رکھا حالانکہ وہ کرسی جناب امیر رضہ کی بھی نتھی طفیل بن جعدہ کسی روغن فروش کی دکان سے
اوٹھالایا تھا جیسا کہ تواریخ مین لکھا ہے اسکے بعد پھر تو اونچے اونچے دعوے جیسے جبرئیل کا اپنے پاس آنا اور علم غیب کا
حصول ہونا برملا کرنے لگا یہانتک کہ اکثر شیعہ کوفے کے اس سے متنفر ہوگئے اور انکے آپسمین حجت اور جھگڑے ہونے لگے ناچار
عبداللہ بن زبیر سے سب حال بیان کیا اور التجا کی عبداللہ بن زبیر نے مصعب بن زبیر کو کہ زوج سکینہ بنت حسین رضہ یعنی
داماد امام شہید کے تھے دفع مختار پر اختیار کیا تا شیعہ کوفے کے مصعب کو برعایت دامادی احق بریاست جانکر مختار کی طرف
سستی ڈالدین مصعب اول بصرے کو گئے اور وہان کے لوگون کو اپنی طرف رجوع کیا اور کوفے کے شیعون کو بھی بنامہ و پیغام
مختار سے توڑ کر اپنے بیچ مین ملا لیا بعدہ ابراہیم بن مالک اشتر کو کہ گویا شمشیر بران مختار کے یہی تھے موصل اور دیار بکر دینے کا
لالچ دیکے مختار سے لڑے اور اوسکو قتل کیا اور تابعین کو پریشان و متفرق کرکے شیعہ مخلصین اہل سنت کو بجای مختاریہ اور
کیسانیہ کے سرفراز فرمایا اکثر کیسانیہ اس مذہب سے لوٹے جو بچے سو ڈرتے چھپتے رہے پھر انمین تعین امام مین اختلاف پڑا
جیسا کہ سابق مذکور ہوا یہانتک کہ ہشام احول اور ہشام بن سالم اور شیطان الطاق پیدا ہوے اور دعاۃ فرقۂ امامیہ کے
بنے انھون نے امام زین العابدین اور اونکی اولاد سے آپکو منسوب کیا محمد بن حنفیہ اور اونکی اولاد کو تبرا شروع کیا اور ایکجماعت
تفضیلیہ اور باقی مختاریہ انکے مذہب مین داخل ہوئی یہی موقع مذہب امامیہ کی صورت پیدا ہونیکا ہے اور یہی جماعت ہین

دعاة اور پیشوا مذہب امامیہ کے کہ انکے اگلے لوگون اور پیشوایون نے اور راویون نے دین ایمان اپنا انسے لیا ہی اور انکے
قول وفعل پر اعتماد کلی رکھتے ہین اور قریب حال انکا اس کتاب مین ظاہر ہوگا کہ یہ مجسمہ مصرحہ ہین اپنے معبود موہوم کو
اپنے اپنے ذہن مین تراش کے ہزارون قباحتین اوسپر لگاتے ہین اور وہ امام جنسے اپنے نسبت کرتے تھے یہ اونسے تبرا اور برائی
اور لعن وطعن کرتے تھے اور حکم انکی ضلالت وشقاوت پر آسی درمیان مین مذہب زیدیہ پیدا ہوا اسکی دعاة اپنا کام کرنے لگی
اسکا سبب یہ ہوا کہ زید بن علی رضہ بن حسین نے مروانیون پر خروج کیا شیعہ مخلصین اور تفضیلیون اور تمام اہل کوفہ کو
اپنی طرف دعوت کی ایک جماعت کثیر انکی ساتھی اور رفیق ہوئی امام ابو حنیفہ رح کوفی بھی شیعہ مخلصین سے زید کی رای اور
خروج کو صواب جانتے تھے اور انکی متابعت کی اہل کوفہ کو حرص ورغبت دلاتے تھے اور کہتے تھے کہ میرے پاس لوگونکی
امانتین ہین کہ اونکے مالکون کو ابھی نہین پونہچائی ہین اور اپنے بیٹون پر اعتماد نہین ہی کہ بتحقیق حق ہر ایک کا پونہچا دین
ورنہ ہمراہ زید کے مین بھی دشمنون سے لڑتا القصہ زید کا مروانیونسے مقابلہ ہوا تیس ہزار آدمی شیعہ کوفہ سے کہ دشنام
وتبرا صحابہ رضہ کو کرتے تھے اور زید انکو گھڑکی جھڑکی فرماتے تھے اس بہانے سے کہ ہمارے اور زید کے مذہب مین موافقت
نہین ہی زید کو نواصب کے پنجے مین چھوڑ کے کوفے کو بھاگ آئے اور زید شہید ہوگئے جو زیدیہ کہ ہمراہ انکے رہگئے تھے آپکو امام زادہ
مذکور سے منسوب کرکے جدا ایک مذہب قایم کیا اور انکا عمدہ دعاة یحیی بن زید بن علی بن حسین ہی اور یحیی بن حسین بن
ہاشم حسنی ہی نسل حسن بن حسن بن علی سے کہ اپنا ہادی لقب کیا تھا ۲۸۰ھ مین خروج کرکے بلاد یمن اور پھر حجاز پر غلبہ پایا
فقہ زیدیہ مین ایک کتاب احکام نام اپنی نشانی چھوڑی ہی مرتضی اسکا بیٹا اور پوتے حسن بن احمد بن یحیی اور یحیی بن احمد
ابن یحیی یہ بھی دعاة زیدیہ فرقے سے ہین بعض زیدیہ نے اپنے مذہب کو پھیر کے اسماعیلیہ اور امامیہ کی کچھ باتین لیکر اپنے
مذہب مین ملائی بڑھائی ہین اور دعاة زیدیہ مین آپکو داخل کیا ہی اور صاحب فرقہ بنے ہین جیسے ابو الجارود اور سلیمان
ابن جریر اور تبر تومی اور حسین بن صالح اور نعیم بن الیمان اور یعقوب کہ اب یہ سب زیدیہ مین گنے جاتے ہین جیسا کہ سابق گذرا اور دعاة امامیہ کے دراصل ہشامین اور شیطان الطاق اور امثال انکے ہین کہ انکے مکر وفریب جو دعوت مین تھے ابلیس
ودجال کو شرمندہ اور حیران کرتے تھے اسی سبب سے فرقہ امامیہ کا شیعون کے سب فرقون سے زیادہ ہی اور جب امامیہ
آپسمین متفرق ہوے ہر فرقے مین دعاة جدا پیدا ہوے اور بعد فوت امام ہر امام مین اختلاف کرتے تھے اور کہتے تھے
کہ وہ زندہ ہین مرے نہین کوئی اونکے بیٹون سے ایک بیٹے کو اور ایک گروہ اسکے خلاف دوسرے بیٹے کو کوئی اونکے بھائیکو
امامت سے نامزد کرتے تھے اسیطور پر آخر امامون تک اختلاف پر اختلاف بڑھا اور مصداق اس آیت کے ہوے
إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ بیشک وہ لوگ جنھون نے اپنے دین مین تفرقہ ڈالا

اور فرقے فرقے ہوگئے تو انتساب بالکل علیحدہ ہو الغرض جب نوبت امام حسن عسکری کی پہونچی انکی وفات کے بعد یہ اختلاف
پڑا کہ ایک جماعت نے کہا اونھون نے بیٹا نہین چھوڑا اونکے بھائی جعفر بن علی بعد اونکے امام ہین بعض کہتے ہین کہ ایک بیٹا چھوڑا
کہ محمد مہدی موعود خاتم الایمہ ہین لیکن دشمنون کے خوف سے چھپے ہوے غرض سبکی رائین اسبات پر متفق ہین کہ کل
بارہ امام ہین اور لقب انکا اثنا عشریہ ٹھہرا اسوقت مین دروازہ دعاۃ کا کھلگیا ہر ایک انمین کا دعوی کرتا تھا کہ
مین سفارت کرتا ہون امام غائب و رامامیہ کے درمیان مین اور یہ کیفیت سنہ ۲۶۰ھ مین تھی اور جو ایک سفیر مرجاتا تھا وہ
دوسریکو سفارت سپرد کرتا تھا یہانتک کہ سنہ ۳۲۶ھ مین نوبت سفارت کی علی بن محمد کو پہونچی یہ خاتم السفرا ہوا کہ سنہ ۳۲۹ھ مین مرا
پھر کوئی سفیر نہین آیا غیبت کبری ہوگئی بعض دعاۃ صاحب کتاب ہین جیسے اگلے صحاب سفارت تھے امام سے دعوی
خط کتابت کا کرتے تھے شیعون کے پاس فریب کے خط لاتے تھے کہ یہ امام کے لکھے ہوے ہین ہماری عرضیون کے جواب مین
اور انکے دعاۃ سے علما انکے ہین کہ مذہب مین کتابین تصنیف کی ہین اور واسطے تعلیم کے فقہ اور علم کلام کے مصدر ہوے ہین
چنانچہ بالکل مفصل حال اسکا اس کتاب مین آئیگا اور دعاۃ سے انکے اخبارون کے راوی ہین امامون اور اصحاب اماموں سے
بواسطہ اور بغیر واسطہ اصول و فروع اور فضائل اعمال مین انکا حال بھی انشاءاللہ تعالی لکھا جائیگا اور دعاۃ سے انکے
انکے بادشاہ ہین کہ لوگونکو تیغ و سنان سے ڈراکے اور رغبت انعام اور احسان کی دلاکے اپنے مذہب مین کیا ہے علم تاریخ سے
اسکا کوئی حال پوچھے ناوسیہ اور اسماعیلیہ کہ منکر امامت موسی کاظم کے ہین باہم مختلف ہین ناوسیہ کہتے ہین کہ امام جعفر نہ
چھپ گئے ہین مرے نہین پھر لوٹ آئینگے انکا داعی عبداللہ بن ناوس ہے اور اسماعیلیہ کہتے ہین کہ امام جعفر مرگئے بعد اونکے
امام اونکے بیٹے اسماعیل ہین حالانکہ باجماع مؤرخین اور اہل اخبار اسماعیل جعفر کے سامنے مرے اور بقیع الغرقد مدینہ مین
مدفون ہوے پھر انمین اسماعیل کو ایک گروہ زندہ جانتے ہین اور منتظر و موعود سمجھتے ہین انکا داعی مبارک ہے پھر خلیفہ اوسکے
اس منصب مین قائم مقام اوسکے ہوے اور جمہور اسماعیلیہ بعد امام جعفر کے محمد بن اسماعیل بن جعفر کو امام جانتے ہین
اور حکم قطعی امام صادق کا اونکے حق مین نقل کرتے ہین انکا داعی حمدان بن قرمط ہے بعض کہتے ہین کہ اسماعیل نے بعد جعفر کے
وفات پائی اور امامت اونمین اور انکی اولاد مین ہے موافق حکم سابق اور لاحق کے داعی انکا عبداللہ بن میمون قداح اہوازی
مہدویہ کہ حال انکا سابق گذرا امامت کو کھینچ تان کے محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ ملقب بمہدی تک لاتے ہین ملک
مغرب مین ان لوگون نے خوب تسلط پایا اور انکی اولاد نے دعاۃ اپنے مصر و شام اور اور شہرون مین پھیلا دیے کہ اکثر
دعاۃ امراے ذی شوکت تھے یہانتک کہ مصر انکو ملگیا علماے وقت نے لالچ کے مارے مصاحبت انکی اختیار کی
اور انکے مذہب کیطرف جھک گئے اسوقت سے دعاۃ و علما انکے خاندان مین بھی ہوگئے اونمین سے نعمان بن محمد بن علی

بن منصور اور علی بن نعمان اور محمد بن نعمان اور عبد العزیز اور محمد بن مسیب اور مقلد بن مسیب عقیلی اور ابو الفتوح رجوان اور محمد بن عمار کتامی الملقب بامین الدین وغیرہم ہین جب نوبت ریاست مصر و مغرب کی مستنصر کو پہنچی مہدویہ سے عامر بن عبد اللہ رواحی کہ بہت بڑا دعاۃ سے تھا اور علی بن محمد بن علی الصلیحی کہ باپ اوسکا قاضی تھا یمن مین سنی مذہب اور عالم و صالح اور متدین یہ بطمع مال کے مستنصر کے پاس پہنچا اور آئلوا اونکے مذہب مین داخل کرکے خلیفہ عامر رواحی کا ہوا دعوت مین کہتے ہین کہ عامر خود سوار ہوکے اس قاضی زادے کے گھر جاتا تھا اور اوسکی احسان اور انعام اور اکرام اور توقیر سے تسلی کیے رہتا تھا بعض اہل تاریخ لکھتے ہین کہ عامر کے پاس کتاب الصور یعنی تصویرون کی کتاب تھی اوسمین حلیہ علی صلیحی کا دیکھا تھا علی صلیحی کو خفیہ وہ حلیہ دکھایا اور اوسکے حال و آیندہ کے ترقی کی خبر دیکر پھر آپ لیلیا مرتے وقت اوسکو اپنے کتب علوم پر خلیفہ کیا اور یہ کتاب الصور بڑی ڈھیر کی ڈھیرتھین مہدویہ اور علی صلیحی کے دل مین مذہب عامر نے رسوخ پایا علی صلیحی مرد زکی تھا تھوڑی مدت مین اسنے تحصیل علوم ادبیہ اور کلامیہ اور حکمیہ اور فقہیہ بخوبی کی اور بوجہ حسن اور عہد عبیدیہ مین سردار فقیہون کا ہوا پھر ایک مدت اسی وضع رہا کہتے ہین پندرہ برس تک لوگونکو حج کراتا رہا اور سرداری قافلۂ حج کی اپنے ذمے لیلی تھی احسان و انعام خاص و عام سے خوب شروع کیا ناگاہ سنہ ۴۲۹ھ مین یمن کے پہاڑون سے ایک پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا اور ساٹھ آدمیون کے ساتھ بیعت برموت کی اور قول و قسم مضبوط کیا کہ لوگونکو مذہب مہدویہ پر دعوت کرین اور بیعت مستنصر عبیدی کی اونسے لین بہت لوگ اوسکے پاس جمع ہوگئے اوس پہاڑ مین ایک قلعہ مضبوط بنایا اور بظاہر رئیس تہامہ نجاح نام کے ساتھ ملت و مدارا کرتا رہا باطن مین مستنصر سے خط کتابت رکھتا تھا اور رئیس تہامہ کے قتل مین کہ مخل مطلب تھا حیلے پیدا کرتا رہا آخر ایک کنیز خوشرو مودب باداب ملوک خوش محاورہ خوشگو رئیس تہامہ کو تحفہ بھیجی رئیس مذکور اس کنیز سے مشغوف و مالوف ہوا سنہ ۴۵۲ھ مین اوس کنیز سے زہر دلوا کے رئیس تہامہ کو مار ڈالا سنہ ۴۵۳ھ مین مستنصر کو لکھا اگر اجازت ہو تو اب آہنگ دعوت کو اونچا کردون اور برملا کہون کہ کوئی مخل درمیان مین نرہا بس بلاد یمن مین تصرف شروع کیا قلعے بہت لیلیے غرض دو برس مین اچھی تدبیر سے تمام ملک یمن کو اپنے قلم کے نیچے لایا اکثر اہل یمن مہدویہ ہوگئے سنہ ۴۷۳ھ مین قصد حج کا کیا دو ہزار سوار کے ساتھ جنمین ایک سو ساٹھ سوار اہل و اقارب اوسکے تھے روانہ ہوا جب ایک گانون مین کہ اوسکو بیر ام معبد کہتے ہین پہنچا بیٹا نجاح صاحب تہامہ کا کہ اوسکو زہر سے مارا تھا سعید نام اور بھائی اوسکا شہر زبید مین چھپے تھے ناگاہ اسپر آپڑے یہ بیخبر تھا اور اوسوقت آدمی بھی اسکے پاس تھوڑے ہی تھے اکثر متفرق ہوکے اپنی اپنی حاجتون کو نکل گئے تھے اس حال مین اسکو مارا اور سر کاٹ لیگئے اور اوسکے بھائی اور باقی

صلیبیین کو اسکے ساتھ مارا کہ بالکل فساد منقطع ہوگیا اور دعاۃ مہدویہ مین بڑھ کے عصل بن زریک ارمنی ہی کہ وزیر
فایز بن ظافر عبیدی کا تھا ہارون کو اسنے بزور مال اور طمع مناصب مذہب شیعہ مین داخل کیا اور منجملہ انکے دعاۃ سے فقیہ
عمارہ یمنی تھا صاحب تاریخ یمن اور شاعر خوشگو ہی در اصل شافعی مذہب تھا بطمع مال کے مذہب انکا قبول کیا اور داعی
بنا تھا اور باوصف اسکے آخر دم تک باطن مین شافعی مذہب رہا اور عجب یہ کہ جسوقت مین سلطان صلاح الدین ایوب نے
سلطنت عبیدیہ کو خراب کیا اور مصر پر دخیل ہوا اور قلع قمع اون لوگونکا کرتا تھا جو بچ رہے تھے یہی فقیہ بن عمارہ دعا
اور حسان کے جو وزرا و خلفای دولت عبیدیہ سے پا رہے تھے اور نمک پروردہ اونکا تھا باوجود اسکے کہ باطن مین شافعی
اس مذہب سے رکھتا تھا بسبب تعصب کے آمادہ ہوکر کوشش مین اور تلاش مین کرتا تھا کہ پھر دولت عبیدیہ از سر نو قائم ہو جائے
چنانچہ اوسنے اور سات آدمیون اور سرداران دولت سے متفق اللفظ ہوکے سمندر کے کنارے والے فرنگیون سے خط کتابت کی
اور جہاز جنگی انکے بلائے تا عاضد کے لڑکے کو تخت پر بٹھائین اس اثنا مین سلطان صلاح الدین کو اطلاع ہوگئی سب کو
سولی دیدی اوسوقت سے مذہب مہدویہ بالکلیہ منقطع ہوگیا کوئی شخص اس مذہب کا مصر اور اوسکے نواح مین نچھوڑا مگر اوسکے
کہ ایسے انکے قلع قمع کے درپے ہوئے کہ نام و نشان نرکھا مگر ایکجماعت انسے کشتیون مین بیٹھ بیٹھ کے اور سواریون میں
انتہای بلاد ہند اور یمن اور جزیرون مین جا رہی اور حال دعاۃ قرامطیہ و نزاریہ کی تفصیل سے سابق ہم فارغ
ہوچکے ہین یہان لوٹانا اوسکا بیفائدہ جان کے موقوف رکھتے ہین اس باب مین جو کچھ گذرا ہی اگرچہ بظاہر افسانہ
محض اور نری قصہ خوانی معلوم ہوتی ہی لیکن عاقل کو چاہیے کہ بیکار بیہودہ نجانے بلکہ اپنے حافظہ مین محفوظ رکھے
کہ لفظ لفظ اسکا ایک ایک نکتہ کام کا ہی اور ہر قصہ مین ایک حکمت ہی ظاہر کہ اگلے بابون مین جو آئینگے اسی پر آگاہی کیجائیگی

باب ثالث در مکائد شیعه و طرق اضلال و حیلہای تلبیس کہ در اغوای مردم بمذہب خود مائل کردن

یہ باب ایک علم ہی کہ جڑ اسکی ابلیس سے ہی اور شاخین بیشمار رکھتا ہی بس انکو ضرور ہی کہ اول معنی اصول و کلیات اس فن سے
آگاہ کر دین پھر انکے مکائد جزئیہ مین کلام کرین لاجرم یہ باب دو فصل پر مرتب ہوا **فصل اول** قواعد کلیہ اضلال
و تلبیس مین جاننا چاہیے کہ انکے نزدیک سات قسم کے آدمی بنیاد مذہب کیواسطے ضروری و لابدی ہین اول امام
کہ بواسطہ علم غیب کا اوسکو حاصل ہوتا ہو کہ یہ نہایت و انتہا سلسلہ حصول علم کے ہی دوم حجت کہ امام کے علم کو موافق
مذاق مخاطبون کے اچھے بیان و خطاب کے ساتھ تقریر کرے سوم ذومصہ کہ حجت سے علم کو مص کرے یعنی چوسے جیسے
بچہ شیر پستان سے چہارم ابواب کہ انکو دعاۃ کہتے ہین انکے مراتب ہین اکبر دعاۃ وہ ہی کہ مومنون کے درجے بلند کرے
اور انکو ترقی بخشے امام و حجت کے سامنے اور یہ اون سات مین کا پانچواں ہی پنجم داعی ماذون کہ لوگونسے عہد و پیمان لے

اور اس وسیلے سے مذہب مین داخل کرے اور علم و معرفت کا دروازہ انکے سامنے کھولدے ششم مکلب کہ یہ شخص بڑے درجے والا ہی لیکن اسکو دعوت کا اذن نہین ہی اسکا کام بحث و حجت ثابت کرنا پوچھنا ہی لوگو نپر اور لوگو نکو داعی کے پاس گھیر گھار کے لگا لانا اسکو شکاری کتے سے تشبیہ دیتے ہین کہ شکار کو ہانک کر ہر طرف وسے تنگ کرکے شکاری کے پاس لے آتا ہی ایسے ہی یہ مکلب بھی آدمی کے مذہب کے شبہے توڑتا ہی اور ہر احتمال کے اوسکو جواب دیتا ہی جب وہ متحیر ہوتا ہی اور طلب حق کی اوسکے دل مین بیٹھتی ہی تو یہ مکلب وسکو داعی ماذون کے پاس لیجاتا ہی یہ داعی ماذون اس سے عہد و پیمان کرکے حوالہ ذو مصہ کے کرتا ہی اگر استعداد اوسکی علم ذو مصہ سے زیادہ نکلی تو ذو مصہ حجت کے پاس پہونچاتا ہی علی ہذا حجت امام کے پاس اگر موجود ہی مفقود نہین ہفتم مومن متبع کہ مکلب اور داعی کی کوشش سے امام کی تصدیق کرے یعنی امام کو سچا امام جانے اور اپنے دلمین ارادہ اوسکی پیروی کا مصمم کرلے اور نیز کہا ہی کہ مراتب دعوت کے بھی سات ہین اول زرق یعنی فہم و فراست سے مدعو کا حال معلوم کرلینا کہ آیا قابل دعوت ہی یا نہین دعوت اسمین اثر بھی کریگی یا نہین خود انھین کے قول ہین کہ زمین شور مین تخم افگنی نہین چاہیے یعنی دعوت اوسکی جو قابل دعوت نہو نہین کرنا چاہیے اور یہ بھی کہتے ہین جس گھر مین چراغ جلتا ہو وہان دم مارنا نہین چاہیے یعنی جہان کہ متکلم اور اصولی اہل سنت ہو وہان بات ہی نہین کرنا چاہیے دوم تانیس یعنی انس دلانا اور دلجمعی کرنا ہر کسیکی موافق خواہشون اور اوسکی طبیعت کے مثلاً اگر کوئی زہد و طاعت کیطرف راغب ہی اوسکے سامنے اپکو بڑا زاہد و مطیع ظاہر کرنا اور ایمہ کرام کے احوال زہد و طاعت کی اسکے سامنے بڑے بڑے مبالغون غلو کے ساتھ روایت کرنا اور بہت بہت ثواب زہد و طاعت کے بیان کرنا اگر کوئی جواہر اور زیور و آلات کا شوقین ہی اوسکے سامنے فضیلتین یاقوت و عقیق و فیروزے کی اماموں سے نقل کرنا اور اونکے استعمال پر ثواب عظیم سے موعود کرنا اور علی ہذا القیاس سب باتونمین خصوصاً کھانیکی چیزین اور لاد عورتین باغ گھوڑے اور سوا انکے موافق طبیعت مخاطب کے کلام کرنا سوم تشکیک یعنی اپنے مخالفین کو عقائد و اعمال کے شک مین ڈالدینا مثلاً ذکر قصہ باغ فدک اور حدیث قرطاس کا درمیان مین لانا اور آنحضرت صلعم کی کوئی تاریخ رحلت نہ تعین کرنا اور نہ مقرر کرنا نسک آپکا کہ حج تھا یا قران یا تمتع اور اختلاف روایات اہل سنت کا رفع یدین اور جہر بسم اللہ مین کہ کوئی کرتے ہین کوئی نہین کرتے اور ذکر مقطعات قرآنی اور اختلاف وجوہ تفسیر ون آیات متشابہات اور ایسی باتین بار بار بیان کرکے تعجب کرنا تا دل سامعین کے مشتاق تحقیق حق کے ہون اور سنت جماعت سے مایوس ہوکے دوسرے مذہب کے مائل ہون چہارم ربط یعنی قول و قرار اور ہر ایک سے موافق اوسکے اعتقاد کے عہد و پیمان کرلینا مضبوط تا افشای اسرار اور اظہار راز نکرے اور نیز بعض اس گروہ سے بعد تشکیک کے مرتبہ چہارم مین جو انہین کرتے

اور حوالہ انکے اصطلاح مین یہ ہی کہ جو امور صاف و روشن نہون وہ امام سے ڈھونڈھنا چاہیین کہ امام ایسے ہی روز کے
کیواسطے ہی کہ بیواسطہ غیب سے علوم حاصل کرے اور امت کو پونھچاے تا اختلاف زائل ہو اگر اہل سنت علوم اپنے
امام سے حاصل کرتے تو اس کج مج مین کیون پڑتے اور اولٹی سیدھی باتین نکرتے پنجم تدلیس کہ یہ دعوی موافقت
اکابر دین کا ہی مذہب مین اپنی طرف کہ یہ سب ہمارے موافق ہین کہ مجموع مخالف و موافق بڑے بڑے علما یا اخیار
اولیا سے ہون مثلاً یہ کہنا کہ سلمان فارسی و ابوذر غفاری و مقداد کندی و عمار یہ بھی شیعہ مذہب تھے اور انکے
بعض الفاظ کو اس مدعا پر دلیل ٹھہرانا اور حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن عباس اور اویس قرنی اور حسن بصری و
انکے تابعین اور امام غزالی کو کہ ملقب بحجۃ الاسلام ہین انکو بھی شیعہ کہنا اور کتاب سر العالمین کو کہ افترا محض ان
بزرگ پر ہی شاہد اس مدعا کا کرنا اور حکیم سنائی اور مولانا روم اور شمس تبریز اور خواجہ شیراز کو بھی اسی اپنے فرقہ شیعہ سے
بتانا اور بعض ابیات انکے یا الحاقی جو مثنویات و دواوین مین ان بزرگوارون کے ہین اونکو گواہ پکڑنا تا میل مع کا
خوب ہو کہ آخر ایسے اکابر نے جو اس امور کو اختیار کیا اور چھپایا ہی ضرور کچھہ بھید ہی ششم تاسیس یعنی ہلکے ہلکے
اپنے قواعد سامع کے ذہن مین ڈالنا اور اصول و مبادی قواعد کے کہ گویا اساس مذہب ہین اوسکے دل مین اونکو جمانا
اسطور پر کہ جب نتائج اصول کے اوس پر القا کیے جائین تو فوراً قبول کرے اور جگہہ انکار کی نرہے مثلاً کہین کہ تمام
اہل اسلام کا دین و ایمان قرآن ہی کسیکو اوس سے سرتابی نہین ہی جو کچھہ اوسمین خداے تعالی نے بھیجا ہی سب واجب القبول ہی
اسکے بعد پھر کہین کہ آیت قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی یعنی کہہ تو مین تمسے اس ہدایت پر کچھہ
مزدوری نہین مانگتا مگر محبت و دوستی اقربا کی اسکے کیا معنی اور لفظ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ یعنی خبردار ہو
کہ لعنت اللہ کی ظالمون پر ہی اسمین کیا فرماتے ہین اور مضمون قرأۃ متواترہ اَرْجُلَکُمْ بِالْجَرِّ کا کیا ہوتا ہی اور قرأۃ
شاذہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی کا کیا مضمون ہی ہفتم خلع یعنی پردہ اوٹھا دینا اور بے پردہ نسبت ظلم
و غصب کی صحابہ پر کرنا اور اپنے مذہب کو اصولاً و فروعاً ظاہر کرنا اور جب نوبت مدعو کی یہانتک پونھچی کہ ان
سب کا متحمل ہوگیا پس مدعا حاصل ہوا بعض اس فرقے سے خلع کے بعد ایک رتبہ اور بڑھاتے ہین کہ اوسکو سلخ کہتے ہین
یعنی مدعو کو اون چیزونسے جنکا وہ معتقد تھا تبرا اور بیزاری دینا اور اوسکے باپ دادے سے کہ اوس مذہب پر تھے اوسکو
بیزار کر دینا اور اولاد و اقارب سے بے تعلق اور غالب یہ ہی کہ یہ بات بعد قبول مرتبہ ہفتم کے خود بخود حاصل ہو جاتی ہی
حاجت دعوت داعی کی نہین ہی **فصل دوم در مکائد جزئیہ روافض علی التفصیل** جاننا چاہیے کہ
مکائد جزئیہ انکے تین قسم سے باہر نہین یا افترا محض ہی کہ اہل سنت پر کرتے ہین یا مسخ و تبدیل تقریر ہی یعنی صورت بدل دینا اور

امر واقعی کو اسطور پر تغیر کرنا جس سے عوام کو وحشت ہو یا واقعی مذہب اہل سنت ہو بے تغیر و تبدیل لیکن عند التحقیق باعث لعن و طعن نہین ہو سکتا یہ اوسکو موجب طعن قرار دیتے ہین ہم اس سلسلے مین بسبب عجلت و قلت فرصت چند مکائد جزئیہ انکے شمار کرین اور اقسام ثلثہ کو باہم مخلوط ایراد کرین اور تمیز اقسام ثلثہ کو فیما بینہا اور قیاس مکائد متروکہ کو مکائد مذکورہ پر فہم زکی سامع پر ظاہر کرین کہ مَالَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ یعنی جس چیز کو پورا پورا نپا سکے تو بالکل چھوڑ بھی نہ دے اور بھی جاننا چاہیے کہ اشد فرقہ شیعہ کا از روی مکائد و مطاعن کے امامیہ ہی انکو اپنی طرف دعوت کرنے مین مبالغہ تمام ہی حالانکہ دعوت غیر کی اپنے مذہب کیطرف انکے یہان حرام و منہی عنہ ہی لیکن اس کام مین موافق اپنے اعتقاد کے بھی آثم اور گنہگار ہوتے ہین کلینی امام ابوعبداللہ جعفر صادق سے روایت کرتا ہی کہ فرمو کُفُّوْا عَنِ النَّاسِ وَلَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلٰی اَمْرِکُمْ یعنی باز رہو لوگون سے اور سکوت بلاؤ اپنے کام کیطرف جبکہ امام معصوم نے دعوت منع کر دیا ہو تو دعوت حرام ہوگی اور ارتکاب اوسکا حرام بلکہ اوسکو عبادت جاننا صریح مخالفت معصوم کی ہی معاذ اللہ من ذلک کید اول یہ کہتے ہین کہ اہل سنت کے نزدیک جو چیز کہ حضرت باری تعالی کے ذمے واجب ہی وہ واجب تعالی اوس چیز کو چھوڑتا اور فرو گذاشت فرماتا ہی اور جو کچھ سزاوار شان الوہیت کے ہی اوسکو ترک کرتا ہی یہ طعن افترا محض ہی نہ اہل سنت صریح اسکے قائل ہین نہ یہ انکے اصول و قواعد سے لازم آتا ہی اسواسطے کہ قاعدہ اہل سنت کا یہ ہی کہ کوئی چیز باری تعالی پر واجب نہین ہی اور معنی اس وجوب کے اوسکی ذات پاک پر اصلا متصور اور معقول نہین ہوتے پھر جب یہ حال اہل سنت کا ہی تو چھوڑنا اور فرو گذاشت کرنا کیا معنی البتہ اصول شیعہ سے لازم آتا ہی کہ باری تعالے اوس بات کو جو لائق مرتبۂ الوہیت کے ہی ترک کرتا ہی اور جو کچھ اوسکے ذمے واجب اور فرض ہی ادا نہین کرتا بس ملام و مطعون ہوا اور وہ پاک برتر ہی ان ظالمون کی باتون سے بہت ہی بہت دور ہی شرح اس اجمال کی یہ کہ باری تعالی نے ابلیس کو پیدا کیا پھر اوسکو تا وقت معلوم مہلت دی اور قوت بہکانے اور گمراہ کرنیکی بخشی اور روسے واجب تعالی کے واجب تھا کہ جب اوسکا قصد اغوا و اضلال کا جانا تھا تو فرصت ایک لمحہ کی نہ دیتا فورًا جان اوسکی لیلیتا تو بندے اوسکے جنپر تکلیف و حکم شرع کا لگایا ہی خوب بخشتی سے طاعت و عبادت مین مشغول رہتے اور بالفرض اگر مہلت بھی دیتا تو چاہیے تھا کہ قدرت گمراہ کرنیکی نہ بخشتا کل قاعدہ شیعہ کا یہ ہی کہ جو کچھ بندونکے حق مین نہایت بہتر ہی باعتبار دین کے بجالانا اوسکا خدا تعالی پر فرض و واجب ہی بس اس فرض کو اوسنے ترک کیا اور اہل سنت کو اصل مین وجوب سے انکار ہی یہ کہتے ہین لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ یعنی خدا تعالی جو چاہے سو کرے اپنی مرضی کا مالک مختار ہی کوئی اوس سے پوچھ نہین سکتا کہ ایسا کیون کیا وہ سب سے پوچھے گا ظاہر ہی کہ جب خدائے تعالے کے ذمے کوئی چیز

واجب دفرض ٹھہرنگی تو سُبل مخلوقات کے ہواضرورکسیکا مطیع وزیر حکم وہ بھی آخر ٹھہریگا حال آنکہ وہ غالب اپنے ہرماسوا پرہی خواہ عاقل خواہ غیر عاقل اور نیز شیعہ کہتے ہین کہ خدا تعالی نے محمد بن حسن مہدی کو کہ صاحب زمان ہین حکم دیا کہ لوگونسے چھپ جائین اور یہ حکم ایک کتاب مین جسپر سونیکی مُہرین لگین تھین لکھکے بھیجا بس عام بندون کو لطف و نفع ارشاد امام سے محروم کیا اگر شیعہ کہین کہ دشمنون کے خوف سے یہ تجویز اونکے حق مین کی ہی تو ہم کہتے ہین اول تو دشمن ہی کیون پیدا کیے اور اگر پیدا کیے تھے تو اونکو قوت امام کے مکروہات پونہچانیکی کیون دی اگر انکو یہ قوت دی تو امام کو اونکے دفعیے کی قوت کیون ندی الغرض یہ لوگ اپنے عیب اورونکو لگاتے ہین اور تحقیق اس مقام کی یہ ہی کہ اہل سنت تو پہلے ہی منکر اسبات کے ہوے کہ خدا تعالی پر کوئی چیز واجب نہین ہی تا اس قسم کے شبہات مین ہاتھہ پانون بھول جائین اور دوسرے فرقے جیسے شیعہ اور معتزلہ اول قائل وجوب اصلح ولطف کے یعنی لطف ونیک ترباتکے ہوے جب واقع مین اوسکے خلاف دیکھا اور کچھہ بن نہ پڑی گو ڈھونڈھے ڈھونڈھے تکلف بہت کیے مگر تسلی بخش خاطر سائل کے نہین ہوسکے تو ان شبہونکے دفع کا قصد کیا جب مقصد حاصل نہوا شرمندہ ہوکے اہل سنت پر طعن کی کہ ہم جس چیز کو کہ واجب جانتے ہین اور عقل آفت زدہ ہماری حکم اوسکے وجوب کا باریتعالی پر موافق اس قیاس کے جیسے چھپی چیز کو موجود پر قیاس کرلیتے ہین یہ لوگ باریتعالی کو واجب لصدور نہین جانتے اور اسکے ترک کو جائز کہتے ہین اور یہ مغلطہ ہی کہ اکثر مسائل تنزیہ مین پیش آتا ہی اور جواب اسکا خوب ظاہر ہی کہ جس چیز کو تم اوسپر واجب جانتے ہو درحقیقت وہ واجب نہین ہی بس ترک اوسکا ترک واجب نہین اور یہ ایسی بات ہی کہ ایک مغل جاہل نے مفتی سے پوچھا کہ جورو کی مان جورو ہوسکتی ہی مفتی نے کہا نہین کہا مین نے کی یہ کیسی ہوی اور باوصف ان سب باتون کے شبہات رفع کرنے مین ہاتھہ پانون چھوڑے دیتے ہین اور بعد عجز وخجالت کے حکمت ومصلحت ان افعال کی علم خدا تعالی کے حوالے کرتے ہین بس انکے اور اہل سنت کے حق مین یہ مثل مشہور صادق آتی ہی **شعر** آنچہ دانا کند کند نادان ✤ لیک بعد از فضیحت بسیار ✤ **کید دوم** بھی اسی قبیل سے ہی کہتے ہین کہ اہل سنت صدور برائیونکا باریتعالی سے تجویز کرتے ہین یعنی زنا اور چوری دونون اوسکے پیدا کیے ہوے اور اوسکے ارادے سے جانتے ہین شیطان اور انسان کے حوالے نہین کرتے اور اس تجویز مین بڑی بے ادبی ہی نسبت جناب کبریای آلہی کے اور نہین سمجھتے کہ مذہب اہل سنت کا تو یہ ہی کہ لا قبیح منہ تعالی یہ باتین تو نسبت بہ انسان وشیطان کے قبیح ہین یعنی وہ نسبت جو انسان کو شیطان سے ہی اور اونپر مواخذہ ہوتا ہی خدا تعالی سے انکی کچھہ نسبت نہین وہ کوئی قبیح نہین کرتا کسواسطے کہ خوب ظاہر ہی کہ حسن وقبح دونون بطرضا فی ہین جسکی طرف نسبت کیے جاتے ہین اوسکی نسبت سے مختلف ہوتے ہین اصل قباحت تو یہ ہی کہ خاص خدا تعالی سے ہم بعض اشیا کو قبیح اور بعض کو حسن جانین اور ورطہ مشکل مین پڑین اسلیے کہ موافق اصول شیعہ کے جب حسن وقبح افعال باری تعالی مین

جاری ہوا ہر چند نسبت پیدا کرنے قبائح کی اوسکے ساتھ نکرین تاہم افعال قبائح کو قدرت و تمکین جسے پر بخشنا اوسیکا کام تو ہی اور بندون کو بھی اوس سے چارہ نہین نہ انکے نزدیک اوس سے گزیر پس اس صورت مین صدور قبائح بواسطہ لازم آیا کیونکہ قدرت و تمکین بخشنا قبیح پر بھی قبیح ہی مثلا کسی شخص کیجانب بیقین ہو کہ جسوقت چھری پا لیگا فوراً پیٹ چاک کر ڈالیگا اور ہم اوسکو چھری دے دین البتہ عقلا کے نزدیک ہم ضرور برے ٹھہرین گے اور ہمکو کشندہ اوسکا کہین گے گو اوسنے اپنا پیٹ آپ چاک کیا ہی ہمنے نہین کیا پس ان دونو شکلون یعنی پہلی اور دوسری مین کچھ فرق نہین ہی لہذا یہ طعن بھی انکی نہین ٹوٹتی ہی اہل سنت اس طعن کے اصول کا قلع قمع کیے ہوے بخوبی جین سے معتقد اوسکی تنزیہ و پاکیزگی کے ہین کہ اوس سے کوئی برائی نہین صادر ہوتی اور کوئی وجہ وجوہ سے نہین کہ اوسکے فعل مین کوئی شریک ہو یہ لوگ اوسکے توحید فعلی بلا اشتراک کے معتقد ہین ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اور یہ بھی کہ خدا تعالی نے بالاتفاق حیوانات کا گوشت انسان کیواسطے حلال کر دیا اور انسان کو حیوانات پر ایسا مسلط کر دیا کہ اونکو پکڑ کے ذبح کرتے ہین اور پوست اوتارتے ہین حال آنکہ افراد انسان مین اکثر گنہگار و نافرمان ہین اور حیوانات مین سب مطیع و تابعدار اور تسبیح گو پس عاصی کو مطیع پر اسقدر غالب کرنا یہانتک کہ اوسکے قتل اور پوست نکالنے کا حکم دیدینا اگر قبیح نہوگا تو کیا ہوگا اگر اسکے جواب مین کہین کہ اسقدر رنج والم جو حیوانات کو پہونچتے ہین انکے مقابلے مین بڑے بڑے عوض آخرت مین پائین گے جیسا کہ مذہب شیعہ اور معتزلہ کا ہی اور جو رنج کہ سبب عوض کثیر کا ہو مفت او بیفائدہ نہین ہی ہم کہین گے کہ رنج پونہچا کے عوض دینا اسمین کیا فوقیت ہی اس سے کہ رنج ہی ندین اور عوض بھی ندین بلکہ اکثر عقلا کے نزدیک دوسرا ہی فائق تر ہی اور یہ ایسا ہی کہ کسی کے باپ کو مار کے خون بہا دین اور کہین کہ ہمکو منظور یہ تھا کہ اسکا افلاس جاتا رہی اس روپیے سے جو اوسکو پونہچا پس وزن اس حرکت کا عقل مین تولنا چاہیے اور باری تعالی اکثر اپنے بندون کو فراخ روزی بھی کرتا ہی حال آنکہ یہ کثرت رزق اوسکے حق مین سم قاتل سے زیادہ ہوتی ہی کہ اوسکے سبب سے زمین مین فساد اور فسق و فجور و تباہ کاری اور خونریزی اور بغاوت اور زنا اور لواطت اور شراب خواری عمل مین لاتے ہین بلکہ بعضے دعوی خدائی کا کرنے لگتے ہین جیسے نمرود و فرعون و مقنع اور انکے مثل اور بعض قتل پیغمبرون اور پیغمبرزادونکا کرتے ہین جیسے یزید اور اوسکے بھائی اور یہ باتین نہایت قبیح ہین کہ ہر عاقل انکے قبح کا قائل ہی پس قوت دنیا ایسے افعال پر بدتر اون افعال سے ہی اور اگر شیعہ کہین کہ مصیبت قتل و گرفتاری مین جو بعض پیغمبر اور پیغمبرزادون پر پڑی اس سبب سے کہ عقبی مین اوس سے ثواب کثیر حاصل ہوگا وہ سراسر حسن و صلاح ہی قبیح اور فساد ہی نہین ہی ہم کہتے ہین کہ جو پیغمبر اور پیغمبرزادے ایسی مصیبتون مین گرفتار نہین ہوسے ہین اور مزہ اس قسم رنجو نکا نہین چکھا ہی آیا اونھون نے بھی ثواب کثیر پایا یا نہین

اگر پایا تو حضرت یحیی اور حضرت امام حسین کے حق مین کہ دونون قتل ہوئے ہین اصلح چھوڑ کے امر قبیح کرنا واقع ہوا اور اگر نہین پایا
تو اونکے حق مین اصلح چھوڑ کے امر قبیح کرنا واقع ہوا کیون اونکو ایسے ثواب عظیم سے محروم رکھا اور مصیبت سراسر حسن
و صلاح مین نڈالا اب تحقیق حق ان دونون مسئلون کی یہ ہی کہ وجوب تین قسم ہی طبیعی اور شرعی اور عقلی اور ایسا ہی
حسن و قبح کو سمجھنا چاہیے کہ کید اول اور اس کید مین ہی بس باتفاق جمیع علماء کے ثابت ہی کہ واجب ہونا کسی چیز کا
خدا تعالی پر بوجوب طبعی اور شرعی ثابت نہین ہی کسواسطے کہ اگر طبیعت کے روسے وجوب ثابت ہو تو خداے تعالی کی
بے اختیاری ہونا چاری لازم آتی ہی کہ طبیعت اوسپر غالب ہی جیسے آگ اپنی طبیعت جلا دینے سے مجبور ہی اور وجوب
شرعی سے محکوم و مکلف بالشرع ہونا واضح اب رہا وجوب عقلی جسکے معنی یہ ہین کہ ہر واقعۂ خاص مین جیسے کہ عقل
عقلا کی تقاضا کرے خدا تعالی کو اوسکے خلاف کرنا جائز نہووے سو یہ بھی خود خلاف معنی خدائی کے ہی اور اسمین یہ بحث
کہ شیعہ اور معتزلہ اسی بات کو دین یا دین و دنیا سب مین ثابت کرتے ہین اور خدا تعالی کو اپنے ذہنون مین مثل ارسطو اور
افلاطون یا سکندر اور اورنگ زیب کے ٹھہراتے ہین اور خوب ظاہر ہی کیسی بڑی بے عقلی ہی کہ عقول و عقلا سب جسکے
پیدا کیے ہوے اور دبے ہوے ہون اوس خالق کو تحت حکومت اوسکے مخلوق اور حادث کا قرار دینا اور اگر وجوب
عقلی کے یہ معنی کہ حکمت اوسکی کل بھلائیون پر عالم کی نظر کرکے جیسی مقتضی ہوتی ہی مطابق اوسکے اوس سے صادر ہوتا ہی
تو یہ بات اہل سنت کے نزدیک بھی مسلم الثبوت ہی يُرَاعِی الْحِكْمَةَ فِيمَا خَلَقَ رعایت کرتا ہی حکمت کی ہر چیز مین جو پیدا
ہوئی کہ یہ امر عقائد عضدیہ اور انکی دیگر کتب کلامیہ مین موجود لیکن احاطہ کرنا حکمت الہی پر جو کل عالم کی بھلائیون پر
نظر کیے ہوے ہی سوا اوسکے کہ علام الغیوب ہی دوسرے سے کب ممکن اور جب یہ احاطہ ممکن نہین تو ہر فرد خاص اور ہر واقعۂ
جزئیہ مین حکم اصلح اور واجب ہونیکا خدا تعالی پر کرنا بڑی بے ادبی اور نہایت بے صرفگی کی بات ہی اسیواسطے اہل سنت و جماعت نے
یہ قاعدہ رکھا ہی کہ جو کچھ اوس سے صادر ہو مجملاً اعتقاد کرنا چاہیے کہ موافق حکمت کے ہی اور جو کچھ اوس سے صادر نہو
مجملاً اعتقاد کرنا چاہیے کہ موافق حکمت کے نہین ہی بس اللہ تعالی کے افعال کو دلیل اوسکی حکمت کا کرنا چاہیے نہ یہ کہ
تھوڑی سی حکمت جزئیہ قاصرہ کو کہ ایک گروہ عاقلون نے اپنے ذہنون سے تراشی ہی اور ٹھہرائی ہی اوسکو اوس خداے تعالی کی
جناب پر حاکم کرنا چاہیے اسیواسطے اہل سنت لفظ وجوب کو بھی استعمال نہین کرتے ہین تَحَاشِيًا عَنْ اِيهَامِ خِلَافِ الْمَقْصُودِ
یعنی واسطے بچاؤ وہم خلاف مقصود کے الحاصل شیعون اور انکے امثال کے پاس ایسے شبہات کا کچھ جواب نہین
سوا اسکے کہ مذہب اہل سنت کیطرف رجوع کرکے کہین لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ **کید سوم** یہ کہ کہتے ہین اہل سنت
خدا تعالی پر تجویز ظلم کی کرتے ہین اسلیے کہ انکا اعتقاد ہی کہ اگر خدا تعالی بیگناہ بلکہ مومن مطیع کو دوزخ مین ڈالے اور

عذاب ابدی کرے تو جائز ہی جواب اس کید کا پہلے معلوم ہو گیا ہو کہ اہل سنت کے نزدیک خدائے تعالی سے ظلم ممکن نہین کسواسطے کہ ساری مخلوق اوسکی پیدا کی ہوئی ہی وہی مالک ہی جو چاہی سو کرے اور اسکے ساتھ یہ بات بھی ہی کہ جائز ہونا تعذیب کا اور چیز ہی اور وقوع تعذیب دوسری چیز بلکہ بحقیقت امر بالعکس ہی یعنی اہل سنت کیطرف تو تجویز ظلم کی نسبت باریتعالی کے لگاتے ہین اور خود ظلم انھین کے نزدیک متصور ہی اور روافع رَوَی ابْنُ بَابَوَیْہِ وَغَیْرِہَا عَنِ الْاَئِمَّۃِ اِنَّ اَوْلَادَ الْکُفَّارِ فِی النَّارِ روایت کی ابن بابویہ وغیرہ نے اماموں سے بیشک اولاد کفار کی دوزخ مین ہی اب اس قول سے ظاہر ہی کہ مان باپ کے گناہون مین بچون بیگناہ کو ماخوذ کرنا اور عذاب ابدی مین معذب رکھنا خلاف انصاف ہی اور نیز درندون مثل شیر وغیرہ اور سباع پرندون خواہ چارپایون کو دنیا مین پیدا کرکے اونکا قوت حیوانات ضعیفہ کے گوشت سے جنکا کوئی گناہ نہین ٹھہرانا اور انکو اون ضعیفون بیگناہ پر مسلط کرنا ایسا ظلم ہو کہ اس سے بڑھکے اور کیا ظلم ہوگا اور انسان کو پیدا کیا اور اوسمین شہوت پیدا کرکے نفس شہوانی کو اوسپر غالب کر دیا اور دنیا کے مناسبات اور تلذذات اوسکو دکھاکے پھر تکلیف ایسی چیزونکی دی کہ وہ اوسکے نفس پر شاق اور خلاف مقتضیات طبیعت کے ہین اور اون مناسبات وتلذذات سے بھی منع کر دیا اور ایک چھپا دشمن کہ یہ اوسکو نہین دیکھ پاتا مسلط کر دیا کہ اپنے وسوسے دکھا رہا ہی اور تماشا یہ کہ اوسکو قدرت وسوسے کی دیکر اسکے دل پر متصرف کیا اور اسکو قوت اوسکے دفع کی دیکر غالب نہین فرمایا اسواسطے یہ بے اختیار تابع اوسکا ہو جاتا ہی اور امام کہ فی الجملہ دفع شر کا اوسکی ذات سے متصور تھا اوسکو چھپا دیا بس یہ سب ظلم صریح ہین یہ تو ایسی بات ہی جیسے کسی فقیر کو بھوکا پیاسا چند روز کسی مکان مین تو ہم قید کرین اور جب وہ بھوک پیاس سے نہایت ہی بیتاب ہووے تو رنگ رنگ کے کھانے لذیذ اور شربت لطیف اوسکے پاس رکھکے ایک آدمی اوسکے ساتھ ایسا لگا دین کہ بار بار اوسکے کھانے پینے کا حکم کرے اور اوس کھانے پینے کی خوبیان بنا بناکے اوسکے دلمین ڈالے اور کہے کہ مالک اس کھانے پینے کا بڑا سخی مہربان زیادہ تیرے مادر وپدر سے ہی معاف ودرگذر کرنا خطا سے اوسکی عادت جبلی ہی اسوقت کہ تو بھوک پیاس سے مرا جاتا ہی کیا حاصل کھالے اور امید عفو کی مالک سے رکھہ یہ تو اوس فقیر کا حال اور باوصف اسکے فقیر سے کہدین کہ خبردار اگر تو نے اس کھانے پینے کیطرف ہاتھ بڑھایا یا اسپر نظر بھی کی تو تجکو اس اس قسم کے عذاب وتکلیف مین ہم ڈالینگے اب بتاؤ یہ کیسا ظلم صریح اوس مسکین کے حق مین ہی اور قطع نظر ان سب کے جو چیز کہ مذہب اہل بیت اور اونسے منقول ہو کتب شیعہ مین وہ تو قابل قبول کرنیکے ہی ہرچہ بادا باد اور انشاء اللہ تعالی بحث الٰہیات مین حضرت سجاد زین العابدین سے صریح روایتین شیعہ کی کتابون سے ہم روایت کرینگے کہ بیگناہ کو دکھہ دینا بعوض اوس دکھہ دینے کے جائز ہی جیسا کہ قریب آتا ہی انشاء اللہ تعالی کید چہارم

یہی کہتے ہین اہل سنت عصمت انبیا کی اعتقاد مین کوتاہی کرتے ہین اور صدور گناہ کا اونسے جایز رکھتے ہین اور شیعہ اونکے حق مین کمال پاکیزگی وطہارت کا اعتقاد رکھتے ہین نہ صغیرہ کو نہ کبیرہ کو کسی وقت مین یعنی قبل نبوت یا بعد نبوت عمداً یا سہواً انکی نسبت تجویز نہین کرتے بس مذہب شیعہ کا اقرب بادب ہی مذہب اہل سنت سے اور نیز جب صدور گناہ کا انبیا سے جائز ہوا تو انکے قول وفعل کا کیا اعتبار رہا اور جو مقصود کہ انکے پیدا کرنیسے تھا باطل ہوا یعنی ہدایت وارشاد یہ سب بھی انکا افترا و بہتان اور بات کو بدل ڈالنا اور صورت اوسکی بگاڑ دینا ہی اہل سنت کب بعد نبوت صدور کبائر کا عمداً یا سہواً انسے تجویز کرتے ہین البتہ صغائر کو سہواً تجویز کرتے ہین بشرطیکہ بار بار وہ عمل ظہور مین نہ آئے اور جھوٹ تو ہرگز عمداً یا سہواً نہ قبل نبوت نہ بعد نبوت کسی وقت مین تجویز ہی نہین کرتے پھر انکے قول وفعل سے کیسے اعتماد جاتا رہیگا جاننا چاہیے کہ اسجگہ ایک باریکی ہی وہ یہ شیعہ اکثر مسائل مین غلو کرتے ہین اور اعلی درجہ ہر چیز کا مذہب بنا لیتے ہین واقع اور نفس الامر پر نظر نہین کرتے پس مذہب انکا موہوم غیر واقع ہوجاتا ہی بخلاف اہل سنت کہ خوب دیکھ بھال کے قدم رکھتے ہین لہذا واقع اور نفس الامر انکے مذہب کو جھوٹا نہین کرسکتے اور یہی گڑبڑ انکی اکثر مسائل اعتقادیہ مین ظاہر ہوئی آخر ایسے ہی عقیدون موہوم کو واقع اور نفس الامر سے مطابق کرنے مین ہاتھ پانون چھوڑ دیتے ہین اور حیران رہجاتے ہین باتین ناخوش سر دبے اثر انسے ظاہر ہوتی ہین یہ عقیدہ بھی منجملہ اونھین قسم مسائل کے ہی کسواسطے کہ آیتین اور حدیثین بشمار ناطق اور مصرح انبیا کی ڈکنی مین ہین جسکے سبب سے عتاب الٰہی انپر ہوا ہی اور انھون نے توبہ کی ہی اور روئے پشیمان ہوئے ہین اور اپنے ڈکجانیکا اظہار کیا ہی جو موجود آب اگر انکی عصمت مین غلو کیا جاوے اور بہت ہی عصمت کو چڑھاکے کہین کہ صدور گناہ کا مطلق انسے جائز نہین تو ان نصوص کی تاویل وتوجیہ مین سواے ناخوش بے اثر باتون کے اور کیا ہمارے ہاتھ مین رہیگا پس پہلی ہی سے معنی عصمت کے ہمکو اسطور پر سمجھنا چاہیین کہ حیرانی کی بھونر مین نہ پڑجائین اور نہایت ہی تعجب کی یہ بات ہی کہ اس اعتقاد دور ودراز کے ساتھ ہی شیعہ اپنی کتابون مین ایمۂ معصومین سے وہ خبرین روایت کرتے ہین کہ بعد نبوت دلالت اوپر صدور گناہ کے کرتی ہین رَوَی الْکُلَیْنِیُّ بِالْاِسْنَادِ صَحِیْحٍ عَنْ اِبْنِ یَعْفُوْرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدُ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّ یُوْنُسَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَدْ اَتٰی ذَنْبًا کَانَ الْمَوْتُ عَلَیْهِ هَلَاکًا اور مرتضی بھی کہ انکے معتبر مجتہدون سے ہی صدور گناہ کا انبیا سے قبل البلوغ تجویز کرتا ہی حالانکہ قبل البلوغ گناہ ہی نہین ہے اور یوسف ع کے ساتھ جو کچھ اونکے بھائیون نے کیا اوس معاملے کو اونکی صغرسنی پر ٹالتا ہی جسکا تعسف اور جسکی بیہودگی پوشیدہ نہین خوب ظاہر ہی کہ جو کام انسے یوسف علیہ السلام کے ساتھ ہوے کب ہوسکتا ہی کہ لڑکے صغرسن ایسے کام کرسکین کید ہفتم یہ کہتے ہین کہ اہل سنت نے پیغمبر صلعم پر سہو تجویز کیا ہی انکی کتابونسے روایت کی گئی کہ پیغمبر صلعم نے چار رکعت نماز مین دو رکعت پڑھکے سلام پھیر دیا لیکن اس معاملے مین کوئی وجہ طعن کی معلوم نہین ہوتی اسواسطے کہ سہو ہونا افعال مین خواص بشریت سے ہی

اور امور بشریت مین انبیا بھی سب لوگون کے شریک ہین مرض اور درد سر اور زخم و قتل انپر بھی جاری ہوتا ہی مار و کٹر دم
انکو بھی کاٹتے ہین اور درد و وجع انکو بھی رنج پونہچاتا ہی اور نسیان و غفلت اور نسیان انکو بھی طاری ہوتا ہی مرتبہ سہو کا
ان باتون سے بڑھکے نہین ہی کہ اوسکے لاحق ہونیسے کچھ عار و نقصان سمجھا جاے البتہ احکام الٰہی پونہچانے مین سہو جائز
نہین ہی کہ امر کی جگہ نہی اور نہی کی جگہہ امر کردین بعض محققین اہل سنت نے لکھا ہی کہ انبیا کو سہو بسبب کمال استغراق حضور
اور مشاہدے کے ہوتا ہی اور عوام امت کو پریشان خاطری امور دنیوی سے بس صورت سہو کی مشترک ہی اور اوسکی کیفیت یعنی
چگونگی و سبب مین تفاوت ہی واسطے کہا ہی **شعر** کار پاکان را قیاس از خود مگیر + گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر + اور جو موقع
کہ انھون نے اہل سنت پر طعن کے ٹھہرائے ہین اونمین سے روایت قصہ ذوالیدین کو عمدہ طعن انکی شیخ علی نے شمار کیا ہی اور حال
یہ کہ جو بیان واقع اور روایت امر حق کی ہی اوسمین کوئی طعن کی بات نہین ہی مع ہذا مثل مشہور ہی جھوٹے کو حافظہ نہین
ہوتا ہی ان شیخ کو یہ یاد نرہا کہ کلینی اور ابو جعفر طوسی نے تہذیب مین صحیح سندون کے ساتھ قصہ ذوالیدین کا روایت
کیا ہی چنانچہ ان کتابونمین موجود بس اس معاملے مین اگر اہل سنت مطعون ہونگے تو شیعہ انسے زیادہ تر مطعون ہونگے کسواسطے
کہ اہل سنت اگر سہو کی روایت کرتے ہین تو اوسمین نقصان بھی نہین جانتے یہ تو سہو مین نقصان بھی جانتے ہین روایت
بھی کرتے ہین ع ہست فرقے زین حسن تا آن حسن + **کید ششم** یہ کہتے ہین کہ اہل سنت نے کلمات کفر کے پیغمبر پر
تجویز کیے ہین اور آنحضرتؐ کی زبان سے مدح لات و عزی کی روایت کرتے ہین اس طعن مین بھی اصل بات کو بدلا اور
مسخ کیا ہی یعنی اوسکی صورت بگاڑ دی ہی کسواسطے کہ کتب تفسیر اہل سنت مین روایات ضعیفہ کے ساتھ آیا ہی کہ سورۂ والنجم
پڑھنے مین شیطان رجیم نے آپکو ہمصورت پیغمبر صلعم کا بناکے چند کلمے جنمین مدح غرانیق علی کی نکلتی تھی باواز بلند پڑھی
غرانیق ایک لفظ ہی کہ فرشتون اور بتون دونو کے معنی مین ہی چنانچہ کفار نے اون کلمات کو سنکر بتون کی مدح پر قیاس کیا
اور راضی ہوے موسی بن عقبہ نے روایت کی ہی کہ مسلمانون نے اون کلمات کو ہرگز نہین سنا جبرئیل نے اکر حضرت کو مطلع کیا
آپکو نہایت رنج و ملال ہوا بس آپکی تسلی کیواسطے یہ آیت نازل ہوئی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا
تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِهٖ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ لِّیَجْعَلَ مَا
یُلْقِی الشَّیْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ **ترجمہ** اور تجھسے پہلے بھی ہمنے
کوئی رسول و نبی ایسا نہین بھیجا کہ کسی وقت مین اوسنے تمنے کی ہو اور شیطان نے اوسمین کچھ نہ ملا ہو پس رد کر دیتا ہی خدا
اوسکے ڈالے ہوے کو اور مضبوط کرتا ہی اپنی آیتون کو اور اللہ دانا بڑا حکمت والا ہی کہ کر دیتا ہی شیطان کے ڈالے ہوے کو
اون لوگون کے حق مین فساد جنکے دلون مین بیماری ہی اور انکے دل سیاہ ہین اب اس آیت کے سیاق مین بنظر انصاف

دیکھنا چاہیے کہ کیسی اس قصے سے چسپان ہی گویا او معنی ہی ہسکے نہین اور پھر اس قصے کیطرف غور کیجیے قصے مین
کونسی برائی نظر آتی ہی اور کونسے کلمات کفر کے پیغمبر کی زبان سے نکلے جو اہل سنت نے تجویز کریے شیطان کا کسی لباس مین
ہوجانا اور آواز ونغمون سے حکایت کرنا کیا کچھ بعید ہی ہان اگر کچھ بعید ہی تو اتنا ہی کہ کلمات شیطانی کلمات فرقانی کے
ساتھہ کافرون کے نزدیک بھی کیون ملتبس ہوے کہ یہ اعجاز سے موصوف ہی اور وہ اعجاز سے خالی لیکن جو کیفیت
واقعہ مین غور کیا جاے تو ظاہر ہوتا ہی کہ اوسمین عجلت کفار کو بھی مجال تامل وجوہ اعجاز وامر بلاغت مین میسر نہوئی اور جو
مطلب کو موافق اعتقاد کے سمجھا بیصرفہ اور بے تامل اوسے گمان کیا کہ یہ سب کلمات قرآنی ہین جیسے جماہیر شیعہ حدیث
ضعیف ایمہ کو کہ موافق اپنے فرقے اور مخالف اہل سنت کے ہوتے ہین بطوع ورضا بڑی خوشی اور تہ دلی سے اپنے
سر آنکھون پر چڑھا کے اوسکو اپنا معمول بہ کرتے ہین کہ ہمارا اسپر عمل ہی آور مقابل اوسکے جو صحیح حدیث ہوا وسکو پس پشت
پھیکدیتے ہین باوجود اسبات کے کہ کلام ایمہ کا بھی دوسریکے کلام مین نہین ملتا لیکن تعصب وحمیت مذہب انکی
آنکھون پر ایسا پردہ ڈالتی ہی کہ فرصت تمیز حق وباطل کی نہین دیتی آور بر تقدیر اگر اہل سنت اتنی بات پر مطعون بھی
ہونگے آمامیہ جو اپنی کتب صحیحہ مین کفریات انبیا ورسل کے روایت کرتے ہین جیسا کہ انکے بیان عقائد مین آیگا بیشک
ملعون ہونگے اور مطعون وملعون مین بڑا فرق ہی **کید ہفتم** یہ کہتے ہین کہ جملہ صحابہ رضہ سوای پانچ چھہ آدمیون کے
سبکو بغض اہل بیت سے تھا اور سب انکے دشمن تھے یہ بھی ایک افترا ہی اور بیہودہ ہونا اسکا صریح البتہ
ابوہریرہ رضہ کو رفیق اہل شام اور رئیس المتعصبین اہل بیت کا نہین جانتے کہ انکو خوشنودی امام حسین رضہ کی خوشنودی
معاویہ اور یزید اور دیگر صحابہ پر مقدم پڑی معاملہ پیغام نکاح ام خالد مین کہ ایک عورت تھی مشہور بحسن وجمال
آور معاویہ بن ابی سفیان نے یزید کے لیے پیغام کیا تھا آور ابوہریرہ کو محض اسیکام کیواسطے شام سے مدینہ منورہ کو
بھیجا آور عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن مطیع بن اسود نے بھی انکے معرفت پیغام نکاح کا
بھیجا جسوقت کہ ام خالد نے ابوہریرہ سے مشورہ کیا ابوہریرہ نے باواز بلند کہا کہ مین سبط رسول اور قرۃ العین
بتول رضہ کے برابر کسیکو نہین جانتا ہون ای عورت ناقص العقل مال دنیا پر نظر مت کر رسول مقبول کی بہو بننے کو غنیمت جان
چنانچہ اوس عورت نے ابوہریرہ رضہ کے کہنے سے مال ومتاع یزید کا پھیر دیا اور حضرت امام حسین کے حبالہ نکاح مین
داخل ہوکے اس شرف سے مشرف ہوئی آور کتاب الموافقۃ ابن السمان مین قصے محبت اور نسبتون صحابہ رضہ کے
اہل بیت کے ساتھہ دیکھنا چاہیین **کید ہشتم** یہ کہتے ہین کہ اہل سنت مخالفت قرآن کی کرتے ہین وضو مین کہ بجای مسح پانون کے
پانون دھوتے ہین اور نص صریح قرآنی دلالت مسح پانون پر کرتی ہی اور اس مطعن نے انکے بہت جاہلون کی راہ ماری ہی

کہ ذراسی نحو و عربی سیکھہ کے تحقیق احکام الٰہی مین قدم رکھتے ہین اور آپکو عالم جانتے ہین اور اصول قواعد اجتہاد اور تطبیق مختلفات سے بہرہ نہین رکھتے الغرض شرح اس اجمال کی یہ ہی کہ قرآن مجید مین جو آیت وضو کی نازل ہوئی ہی اوسمین لفظ ارجلکم کا باجماع فریقین دونو قرات متواتر اور صحیح اور درست کے روسے بنصب وجر آیا ہی اور قاعدہ ہو لیہ فریقین کا ہی کہ دو قراۃ متواترہ جو کسی جگہہ معارض ہوتی ہین حکم دو آیت کا رکھتی ہین پس اول تو جہانتک ممکن ہووے اونکی مطابقت مین کوشش کرے اگر مطابقت نہو سکے تو ترجیح پر نظر کرے بعد اسکے دونو کو ساقط کرے اور دلیلین جو علاوہ مرتبہ ان معارضین کے ہون اونکی طرف رجوع کرے کسواسطے کہ بسبب تعارض کے جب عمل اونپر نہین ہوسکتا تو کالعدم ہین اور حدیثین اگر متعارض ہون موافق قول صحابہ اور اہل سنت کے تو رجوع کرنا چاہیے طرف قائلین بالقیاس کے یعنی مجتہدین کے قیاس پر عمل چاہیے پس جو ان دونون قراتون کے حکم مین ہمنے تامل کیا تو اہل سنت کے نزدیک دونو مین مطابقت دو وجہ سے پائی ایک یہ کہ مسح کو غسل پر قیاس کرین جیسے ابوزید انصاری اور اور لغت والون نے تصریح کی ہی کہ اَلْمَسْحُ فِی کَلَامِ الْعَرَبِ یَکُوْنُ غَسْلًا یُقَالُ لِلرَّجُلِ اِذَا تَوَضَّأَ تَمَسَّحَ وَیُقَالُ مَسَحَ اللّٰہُ مَابِکَ اَیْ اَزَالَ عَنْکَ الْمَرَضَ وَیُقَالُ مَسَحَ الْاَرْضَ الْمَطَرُ ترجمہ مسح کلام عرب مین ہوسکتا ہی کہ غسل کے معنی مین ہو کہتے ہین عرب جب وہ وضو کرلیتا ہی کہ اس شخص نے مسح کیا یہ محاورہ ہی اور کہتے ہین مسح کرے خدا جو کچھہ کہ تیرے واسطے ہی یعنی زائل کردے تجھسے تیرے مرض کو اور کہتے ہین مسح کیا زمین کو باران نے یعنی مینھہ نے مگر اسوجہ مین شیعہ قدح کرینگے کہ کیا وجہ برؤسکم مین تو مسح کے معنی حقیقی لیے جائین اور ارجلکم مین مجازی غسل کے یعنی دھونیکے اور ہی یہ کہ اجتماع حقیقۃ و مجاز کا ممنوع و محذور ہی ہم اسکے جواب مین کہین گے کہ ہم لفظ امسحوا کو قبل ارجلکم کے مقدر کرتے ہین پس دو لفظ ہوگئے اور تعدد لفظ مین تعدد معنی کا مضایقہ نہین شارح زبدۃ الاصول نے امامیہ مین جو ماہر عربیت کے ہین اونسے نقل کی ہی کہ اس قسم حقیقۃ و مجاز کا جمع ہونا کہ معطوف علیہ مین ایک لفظ کے معنی حقیقی لیے جائین اور اوسی لفظ کے معطوف مین مجازی لیے جائین جائز ہی جیسے آیہ کریمہ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ ترجمہ مت نزدیک جاؤ نماز کے اوس حال مین کہ تم مست ہو تا جانو جو کچھہ کہو نہ بحالت جنب مگر راہگذر مین کہ اس آیت مین لفظ صلوۃ ہو معطوف علیہ مین ہی بمعنی حقیقی شرعی کے ہی یعنی ارکان مخصوصہ نماز اور معطوف مین بمعنی مجازی یعنی مسجد کے کہ محل نماز ہی شارح زبدہ کا قول ہی کہ یہ ایک قسم استخدام سے ہی کہ اسی معنی پر اس آیت کو ایک جماعت مفسرین اور فقہاے امامیہ نے تفسیر کیا ہی پس اسی قبیل سے یہ ہی جسکی ہم بحث کر رہے ہین یعنی وہ مسح جو متعلق برؤسکم ہی اپنے حقیقی معنی پر ہی اور وہ مسح کہ متعلق بارجلکم ہی بمعنی

مجازی یعنی غسل علاوہ برین یہ آیت تو بہت برسون کے بعد نازل ہوئی کہ قبل نزول سے اسکے وضو کے فرض اور تعلیم اوسکی بواسطہ حضرت جبرئیل ابتداے بعثت مین ہو چکی تھی پس اس قسم کا وہم جو بجای مسح کے دھونیکا کیا جاتا ہی ایسے موقع پر مضائقہ نہین کسواسطے کہ اب جنکو خطاب وضو کا کیا گیا ہی وہ کیفیت ترتیب وضو کی پہلے سے پہچانتے تھے بلکہ ہر روز و شب مین خود ہی پانچ دفعہ استعمال کرتے تھے یہ نہین ہی کہ انکا پہچاننا وضو کا اس آیت سے معنی نکالنے پر موقوف ہوا ہو بلکہ ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اجراے کلام خاص واسطے ابدال تیمم کے ہی وضو اور غسل سے ذکر وضو کا یہان تمہید و تقریب ہی اسلیے کہ جو بات تمہید و تقریب سے بیان کیجاتی ہی محتاج بیان مشبع یعنی ظاہر کی نہین ہوتی دوم یہ کہ جسوقت مین ارجلکم بجر لام پڑھا جاے تو جر ارجل کا برعایت جوار یعنی پڑوسی مجرور کے ہوگا جو روس ہی اور معنًا بھی نصب پر اور جر جوار کا سیبویہ اور اخفش اور ابو البقا تمام معتبر نحویون نے جائز رکھا ہی لغت مین بھی اور عطف مین بھی اور قرآن مجید مین بھی آیا ہی مثال لغت فقولہ عَذَابُ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ بجر الیم کہ صفت عذاب کی ہی اور بسبب جوار یوم کے مجرور رہا مثال عطف وَحُورٌ عِینٌ کَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ الۡمَکۡنُونِ بر قراۃ حمزہ و کسائی اور روایت مفضل کے عاصم سے کہ مجرور ہی بسبب جوار اَکۡوَابٍ وَّاَبَارِیۡقَ اور معطوف ہی وِلۡدَانٌ مُّخَلَّدُوۡنَ پر اسواسطے کہ عطف مین کچھ معنی نہین ہوتے جو اکواب اور اباریق پر کیا جاے اور نظم و نثر مین شعراء عرب کے بہت واقع ہوا اسی قسم سے قول نابغہ کا ہی **بیت** لَمۡ یَبۡقَ اِلَّا اَسِیۡرٌ غَیۡرُ مُنۡفَلِتٍ * وَمُوۡثَقٌ مِنۡ عِقَالِ الۡاَسۡرِ مَکۡبُوۡلٌ

ترجمہ یعنی ان سب مین باقی نرہا مگر وہ قیدی کہ زندہ ہی بگرفتاری دو رسیون کے پانون قید مین ہی سواے موثق اور مکبول کے کہ روی قصیدے کے مجرور رہی حال آنکہ اسیر پر معطوف ہی اور باوجود عطف بجوار منفلت کے مجرور رہا اور اگر زجاج نے انکار کیا ہو جر جوار کا باوجود حرف عطف قابل اعتبار کے نہین اسواسطے کہ ماہران عربیت اور انکے امام سب نے اسبات کو تجویز کیا ہی نیز قرآن مجید اور کلام بلغا مین واقع ہوا پس گواہی زجاج کی مبنی قصور تتبع پر ہی اور یہ شہادت بر نفی ہی کہ شہادت بر نفی مقبول نہین ہی بعض اہل سنت اسجگہہ ایک وجہ اور بھی تطبیق سے ذکر کرتے ہین کہ جب تخفیف یعنی موزہ پہنے ہوے پر قیاس کیا جاے تو جر کے ساتھ پڑھنا چاہیے اور جب پانون موزہ سے خالی ہو تو نصب کے ساتھ لیکن یہ وجہ ایسی ہی کہ ایک ضمیر لانے کو چاہتی ہی جو طبیعت سے بہت دور ہی اور شیعہ کے نزدیک بھی تطبیق ان دونو قرأت مین دو وجہ سے پائی گئی ہی پس اتنا ہی فرق ہی کہ اہل سنت نے قرأت نصب کو جس سے غسل ظاہر ہوتا ہی اصل قرار دیا ہی اور قرأت جر کو اوسکے ساتھ راجع کیا ہی اور شیعہ بالعکس اسواسطے کہ اول تو قرأت نصب کی عطف برمحل ہی برؤسکم سے پس حکم روس اور ارجل دونو کا مسح ہوگا اسلیے کہ اگر منصوب پر عطف کرین تو درمیان

معطوف و معطوف علیہ کے فصل جملۂ اجنبیہ سے لازم آئے دوسرے واو بمعنی مع کے ہی من قبیل اِستَوَی المَاءُ وَالخَشَبَۃَ مگر اہل سنت کو دو وجہون مین بہت بحث ہی اول یہ کہ عطف بر محل خلاف ظاہر ہی باجماع فریقین اور ظاہر وہ ہی کہ عطف مغسولات پر ہی یعنی مُنہ اور ہاتھ تب ظاہر چھوڑ کے غیر ظاہر پر بے کسی دلیل کے جائز نہین اور حال قرأت جر کا سابق معلوم ہوا کہ موافق قرأت نصب کے ہوسکتا ہی اور فصل جملۂ اجنبیہ سے جب لازم آتی ہی کہ وَامسَحُوا بِرُءُوسِکُم متعلق بجملۂ مغسولات نہو اور اگر معنی یون ہون وَامسَحُوا الاَیدِیَ بَعدَ الغَسلِ بِرُءُوسِکُم یعنی ملو ہاتھون کو بعد دھونیکے اپنے سرون پر پھر فصل باجنبی کیونکر ہوگی اور مذہب اکثر اہل سنت کا یہی ہی کہ بقیۂ غسل پر مسح کرنا چاہیے آور معہذا دو جملون متعاطف یا معطوف و معطوف علیہ مین کوئی اہل عربیت سے امتناع فصل کیطرف نہین گیا یعنی منع نہین کیا ہی بلکہ امام انکے تصریح اوسکے جواز کی کرتے ہین چنانچہ ابو البقا نحوی نے اجماع نحویونکا اوسکے جواز پر نقل کیا ہی اور بیشک بلغا جو اپنے کلام مین اجنبی کو بیچ مین لے آتے ہین کوئی نکتہ ہوتا ہی یہان بھی ایک نکتہ نہایت عمدہ ہی اور وہ افادۂ ترتیب ہی دوم یہ کہ اگر وارجلکم معطوف بر محل برؤسکم پر ہو تو ہمکو یہ پوچھنا ہی کہ معنی غسل کے اوس سے سمجھین کس واسطے کہ قواعد مقررۂ عربیہ سے ہی کہ اِذَا اجتَمَعَ فِعلَانِ مُتَقَارِبَانِ فِی المَعنَی وَلِکُلٍّ مِنهُمَا مُتَعَلِّقٌ جَازَ حَذفُ اَحَدِهِمَا وَعَطفُ مُتَعَلَّقِ المَحذُوفِ عَلَی المَذکُورِ کَاَنَّہُ مُتَعَلَّقُہُ وَمِنہُ قَولُ لَبِیدِ بنِ رَبِیعَۃَ العَامِرِیِّ ❊ **بیت**

فَعَلَا فُرُوعُ الاَیهُقَانِ وَاَطفَلَت ❊ بِالجَلهَتَینِ ظِبَاؤُهَا وَنَعَامُهَا ❊ ای بَاضَت نَعَامُهَا فَاِنَّ النَّعَامَ لَاتَلِدُ وَاِنَّمَا تَبِیضُ وَمِنہُ قَولُ الاٰخَرِ **بیت** اِذَا مَا الغَانِیَاتُ بَرَزنَ یَومًا ❊ وَزَجَّجنَ الحَوَاجِبَ وَالعُیُونَا ❊ ای کَحَّلنَ العُیُونَا

وَقَولُ الاٰخَرِ **بیت** تَرَاهُ کَاَنَّ مَولَاهُ یُجَدِّعُ اَنفَہُ ❊ وَعَینَیهِ اِن مَولَاهُ کَانَ لَہُ وَفرٌ ❊ ای یَفقَأُ عَینَیهِ

وَقَولُ الاَعرَابِیِّ **ع** عَلَفتُهَا تِبنًا وَمَاءً بَارِدًا ❊ ای سَقَیتُهَا **ترجمہ** پہلی عبارت کا جب جمع ہون دو فعل قریب المعنی اور ہر ایک کا ان دونون سے متعلق ہی جائز ہی حذف ایک کا اون دونون سے اور عطف کرنا متعلق محذوف کا مذکور پر گویا وہ متعلق یہی ہی اور اسی جنس سے ہی قول لبید بن ربیعہ عامری کا شعر اولی مین یعنی چڑھ گیا ایہقان کی شاخون پر اور بچے دیے پہاڑون مین ہرنیون اور شترمرغیون نے اور بعد شعر کے جو عبارت ہی بَاضَت تَابَیضُ یعنی بیضے دیے شترمرغ نے اسواسطے کہ شترمرغ سوائے انڈون کے بچے نہین دیتا یہی عبارت توضیح و تفسیر اوس قول کی ہی جو اوپر قاعدہ مذکور کیا ہی کہ دو فعل متقارب المعنی مین ایک حذف کیا جاتا ہی دوسرے شعر کے معنی جسوقت کہ عورتین نغمہ گر نمودار ہوئین کسیدن اور کج کرین ابروا اور آنکھون کو اسکے تفسیر کَحَّلنَ العُیُونَا ہی یعنی سرمگین کرین آنکھین تیسرے شعر کے معنی دیکھیے تو اوسکو گویا کہ مالک اوسکا کاٹتا ہی ناک اوسکی اور آنکھین اوسکی

اگر مولا اوسکا اوسکے واسطے موقوف ہیں یفقئ عینیہ یعنی پھوڑتا ہی آنکھین اوسکی یہ اوسکی تفسیر ہی اب مصرع اعرابیکے معنی کھلائی مین نے ناقے کو گھانس اور ٹھنڈا پانی یعنی اسقیتھا ماء باردا جسکے معنی ہین پلایا مین نے ٹھنڈا پانی سوم یہ کہ واو کو مع کے معنی مین قیاس کرنا بدون قرینے کے جائز نہین ہی سو یہان قرینہ مفقود بلکہ وہ قرینہ جو خلاف اوسکے ہی ظاہر اور موجود ہی باجملہ جب دونو جانب سے وجہین تطبیق کی پیدا ہوئین اور کلام ترجیح مین پڑا کہ دونوں مین مرجح کون ہی لاجرم محققین اہل سنت واسطے ترجیح کے حدیثون کیطرف کہ مبین معانی قرآن کی ہین رجوع ہوے اور یہ ایسا معاملہ ہی جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات دن مین پانچ دفعہ تو خود عمل مین لاتے تھے اور نو آموزون راہ اسلام کی تعلیم مین برسر اعلان جو اشارہ فرماتے وہ مزید بران جو مسلمان شرف اسلام سے مشرف ہوتا تھا پہلے نماز اور نماز کے شرائط مین وضو سے کہ پہلے شرط نماز کی ہی تعلیم پاتا تھا لیکن کسی شخص نے کسی طریق پر پانونکا مسح آپ سے روایت نہین کیا سوا پانون دھونے کے چنانچہ شیعہ بھی اسکے مقر ہین کہ آپسے پانونکا دھونا ہی مروی ہی غرض انتہا انکے سخن کی یہ ہی کہ ہمکو جو صحیح روایتین امامون سے پونہچی ہین یہی ہین کہ آنحضرت صلعم مسح کرتے تھے لیکن اہل سنت جو اون امامون سے روایت پانون دھونے کی کرتے ہین ایسی روایتین امامونکی ہم تقیہ جانتے ہین اب اہل سنت کہتے ہین کہ امامیہ کی بھی صحیح کتابونسے ایسے موقعون پر جہان مطلق گنجائش اور ضرورت تقیے کی نہین امامونسے روایتین ناطق پانون دھونے کی ثابت ہین پس معلوم ہوا کہ روایت پانون دھونے کی بالاتفاق ہی اور مسح مین اختلاف کہ بعض لوگ شیعہ کی روایت کرتے ہین بعض نہین کرتے اور سب باتفاق فعل آنحضرت کو تمامی جھگڑون سے جدا جانتے ہین سو یہان کسی نے روایت مسح کی نہین کی معانی قرآن شریف کے وہ بھی آنحضرت صلعم سے زیادہ سمجھنے والا کون پس معلوم ہوا کہ جو کچھ قرآن مجید سے ہم سمجھے ہین مطابق سمجھ آنحضرت کے ہی لاجرم یہ طعن شیعہ کی اولٹی شیعہ پر جاتی ہی اور مخالفت قرآن کی موافق سمجھ آنحضرت کے شیعہ پر لازم آتی ہی من حفر بئرا لاخیہ فقد وقع فیہ یعنی جو کسیکے واسطے کنوان کھودتا ہی خود اوسمین گرتا ہی بڑے تعجب کی تو یہ بات ہی کہ بڑے بڑے علما انکی روایتین پانون دھونے کی اپنی کتابون مین لکھتے ہین لیکن کچھ جواب اور عذر اپنے راویونکی طرف سے بیان نہین کرتے کہ کیون ایسی روایتین نقل کین ہین ہم انکی طرف سے ایک عمدہ عذر بیان کرین کہ دروغ گو کو حافظہ نہین ہوتا جھوٹی باتین گڑھنے کے خیال مین اگلی پچھلی باتونکا دھیان نہین رہتا کہ کیا لکھ چکا ہون اور کیا لکھتا ہون جیسا کہ کہا ہی النسیان عذر شرعی بالاجماع یعنی بھول بالاتفاق ایک عذر شرعی ہی اب آیندہ پانون دھونے کی روایتین مذکور ہین روی العیاشی عن علی بن ابی حمزۃ قال سألت ابا ابراہیم عن القدمین فقال تغسلان غسلا

وَرَوٰی مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ اِذَا نَسِیْتَ مَسْحَ رَاْسِكَ حَتّٰی تَغْسِلَ رِجْلَیْكَ فَامْسَحْ رَاْسَكَ ثُمَّ اغْسِلْ رِجْلَیْكَ پہلی روایت کا یہ ترجمہ ہو کہ عیاشی علی بن ابی حمزہ سے بیان کرتا ہو کہ مین نے پوچھا ابوابراہیم سے حکم پانُونکا فرمایا دھونا چاہیے جیسا حق دھونیکا ہو دوسری روایت کے معنی ہر گاہ کہ تو مسح سر کا بھولجائے یہانتک کہ پانُون دھوئے پس مسح کر سر کا اور پھر اپنے پانُون بھی دھولے اس حدیث کو کلینی اور ابوجعفر طوسی نے بھی صحیح سندونسے روایت کیا ہو امکان ضعف اور احتمال تقیے کا کسی طرح نہین کسواسطے کہ امامون نے جنسے خطاب کیا ہو دونو شیعے مخلص تھے پھر تقیہ کیون کرتے وَرَوٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ جَلَسْتُ اَتَوَضَّأُ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَسَلْتُ قَدَمَیَّ قَالَ یَا عَلِیُّ خَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ غَیْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْاَخْبَارِ الْمَوْجُوْدَۃِ فِیْ کُتُبِہِمُ الصَّحِیْحَۃِ ترجمہ خاص حدیث کا یہ کہ فرمایا جناب امیر نے کہ مین بیٹھا وضو کرتا تھا کہ رسول خدا آگئے جب مین نے اپنے پانُون دھوئے تو فرمایا ای علی اپنی انگلیون خلال کر باقی عبارت کا ترجمہ سوا انکے اور حدیثین انکی صحیح کتابون مین موجود ہین اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوے ایک یہ کہ شیعہ کو چاہیے کہ موافق قاعدے اصول کے غسل و مسح دونو کو جائز کہین نہ یہ کہ مسح پر اکتفا کر کے بیٹھ رہین دوسرا یہ کہ اگر اہل سنت از روے احتیاط مسح اور غسل سے غسل کو جسکی سند فریقین سے بالاتفاق ہو اختیار کرین اور مسح کو جسمین اختلاف سند کا ہو چھوڑ دین تو مورد طعن و تشنیع نہین ہونگے خصوصاً نہج البلاغۃ مین شریف رضی جناب امیر رض سے نقل و حکایتین وضو کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لایا ہو اونمین پانُونکا دھونا مذکور ہو اور تمام صحابہ رض نے آنحضرت صلعم کے وضو کی کیفیت مین سوا پانُون دھونے کے کچھ نقل نہین کیا ہو اور عباد بنی تمیم نے جو اپنے چچا سے بعض روایتین ضعیف کی ہین کہ توضأ و مسح علی قدمیہ یعنی وضو کیا اور پانُون پر مسح کیا اسمین کئی علتین ہین فقط ایک شخص تنہا کا راوی ہونا اور مخالفت جمہور راویونکی اور نیز یہ شبہہ کہ شاید آپ موزے پہنے ہون بیننده نے دور سے دیکھا ہو یا برعایت مجاز مسح کہا ہو اور جو جناب امیر رض سے روایت ہو کہ مَسَحَ وَجْہَہٗ وَیَدَیْہِ وَمَسَحَ عَلٰی رَاْسِہٖ وَرِجْلَیْہِ شَرِبَ فَضْلَ طُھُوْرِہٖ قَائِمًا وَقَالَ اِنَّ النَّاسَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ الشُّرْبَ قَائِمًا لَا یَجُوْزُ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ وَھٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ یُحْدِثْ ترجمہ مسح کیا آپنے منہ اور ہاتھونکا اور مسح کیا اپنے سر پر اور پانُون پر پھر پس ماندہ وضو کا کھڑے ہوکے پیا اور کہا کہ لوگ ضرور یہ بات کہتے ہین کہ کھڑے کھڑے پانی پینا جائز نہین ہو حال یہ کہ مین نے رسول خدا کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہو جیسا مین نے کیا انتہی باقی ترجمہ کہ یہ وضو اوس شخص کا ہو جسکا وضو شکستہ نہین ہوا ہو روایت سے علیحدہ ہو پس یہ حدیث شیعہ کیواسطے دستاویز نہین ہو سکتی اسلیے کہ کلام تو محدث

وضو مین ہی آور فقط طہارت اطراف یعنی ہاتھ وغیرہ کی مسح سے بھی حاصل ہو جاتی ہی اول دلیل اسپر یہ کہ مسح مُنہ اور ہاتھونکا
بھی اِس روایت مین ہی جنکے مسح کے شیعہ بھی قائل نہین تعض اس فرقے سے یہ بات زبردستی ٹھہراتے ہین کہ مسح مذہب
ایک گروہ کا تھا صحابہ رض سے جیسے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود اور ابو ذر اور انس بن مالک یہ سب انکا
افترا ہی کوئی نہین کہتا بطریق صحیح کہ مسح تجویز کیا ہو کسی نے ہان ابن عباس بطریق تعجب و شبہے کے یہ کہا کرتے تھے لَا اَجِدُ
فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اِلَّا الْمَسْحَ وَلٰکِنَّھُمْ لَا یَأْبَوْنَ اِلَّا الْغَسْلَ یعنی مین کتاب اللہ مین سوا مسح کے کچھ نہین پاتا لیکن اہل اسلام
غسل قبول کرتے ہین مسح حسب قرأت ... یعنی خود ابن عباس کے زبر پڑھتے اَرْجُلَکُمْ ظاہر کتاب مسح کو قبول کرتی
لیکن ... آیا ہے غسل کیا ہی بس یہ قول ابن عباس رض کا دلیل صریح ہی اس بات کی
کہ قرأت جر کی تاویل کی ہوئی اور ترک کی ہوئی ظاہر کی ہی بلحاظ عمل رسول صلعم ... صحابہ رض کے ابو العالیہ اور عکرمہ
شعبی سے جو روایت جواز مسح کی کرتے ہین یہ بھی بہتان و افترا ایسا ہی ہی نسبت حسن بصری کے کہتے ہین کہ وہ جمع تین
کہتے تھے بَیْنَ الْغَسْلِ وَالْمَسْحِ کَمَا ھُوَ مَذْھَبُ النَّاصِرِ مِنَ الزَّیْدِیَّۃِ یعنی درمیان غسل و مسح کے وہ جیسا کہ
مذہب ناصر کا ہی زیدیہ سے یہ سب بھی تہمت و فریب ہی ایسا ہی لکھتے ہین محمد بن جریر طبری قائل تخییر کا ہی درمیان
مسح اور غسل کے یعنی مسح کو غسل سے بہتر جانتا ہی یہ بھی جھوٹ شیعون کی جھوٹے کاذب راویون نے اپنی طرف سے
جوڑ جوڑ کے یہ جھوٹ پھیلایا ہی اور بعض اہل سنت بھی کہ اخبار صحیح و سقیم مین تمیز نہین کرتے اور بے تحقیق و بے سند
نقل کیا ہو اطحاوی کہ بہت بڑا عالم سنت و جماعت کا ہی باحادیث صحابہ رض اور تابعین کے روایت کرتے ہین
عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ سُلَیْمَانَ اَنَّہٗ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَبَلَغَکَ عَنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ ... اَنَّہٗ مَسَحَ عَلَی الْقَدَمَیْنِ قَالَ لَا
روایت ہی عبد الملک بن سلیمان سے کہ بیشک اوسنے کہا کہ مین نے عطا کو پوچھا آیا صحابہ سے کوئی تجھکو ملا جو پانونکا مسح
کرتا ہو کہا نہین اور خبردار ہونا چاہیے محمد بن جریر طبری دو آدمی ہین ایک محمد بن جریر بن رستم آملی شیعی ہی صاحب کتاب
الایضاح للمسترشد در امامت دوم محمد بن جریر بن غالب طبری ابو جعفر صاحب تفسیر و تاریخ کبیر کہ اہل سنت سے ہی
اوسنے اپنی تفسیر مین سوا غسل کے کچھ ذکر نہین کیا حاصل کلام اگر قرآن کی اعرابی توجیہ کی کوئی مخالفت کرے
یعنی فتحہ ضمہ کسرہ ۱۲
تو کوئی عاقل اوسکو مخالف قرآن کا نہین کہہ سکتا ہی بیشک مخالفت قرآن کی وہ ہی کہ اوسکے الفاظ و کلمات کا
انکار کرے جیسے شیعہ کہتے ہین اِلَی الْمَرَافِقِ لفظ قرآن نہین مِنَ الْمَرَافِقِ ہی اور اَنْ تَکُوْنَ اُمَّۃٌ ھِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ
لفظ قرآن نہین ہی بلکہ اَئِمَّۃٌ ھِیَ اَزْکٰی مِنْ اَئِمَّتِکُمْ ترجمہ اصلی آیت کا جو قرآنی ہی یہ کہ ہووی وہ ایک امت جو
امت سے بڑھکے ہی ترجمہ عبارت شیعہ کا یہ کہ ہووے امام ... تمہارے امامون سے ایسے ہی حکم قرآن کا

انکار کرنا اور بے دلیل کسی حکم کو اوسکے خاص کر لینا یہ مخالفت قرآن کی ہی جیسا کہ شیعہ کہتے ہین کہ باپ کے ترکے مین تلوار قرآن انگوٹھی پوشاک پوشیدنی اوسکی مخصوص بڑے بیٹے کیواسطے ہی اگر اوسنے سوائے انکے اور مال بھی چھوڑا تو ان چیزون کو بڑا بیٹا مفت لیلے سوا اسکے جو اور وارث ہین اونکا نہین سمجھتے زمین و جاگیر اور مکان اور جانورون اور سلاح و باغات مین حال آنکہ قرآن مجید اسپر حکم قطعی کر رہا ہی کہ جو وارث ہین جملہ ترکے کے بقدر حصص کے ہین کوئی چیز کسیکے ساتھ مخصوص نہین ہی چنانچہ ابن مطہر حلی نے اسبات کا اقرار کیا ایسے ہی آیات مدح مہاجرین و انصار کو یہ کہنا کہ یہ مدح ایک زمان معین کیواسطے اور نیز اشخاص معین کے حقمین تھی نہ کل کے حقمین مخالفت قرآن کی ہی کہ اللہ تعالیٰ اس سے ہمکو بچائے اور اپنی پناہ مین رکھے کید نہم یہ ہی کہتے ہین کہ اہل سنت کے مذہب مین مخالفت حدیث کی ہی کہ متعہ کو حرام جانتے ہین عمر بن الخطاب رض کے کہنے سے اور نماز چاشت کو بھی حرام کہتے ہین بقول عائشہ رض کہ مَا صَلّٰہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی نہین پڑھا اوسکو رسول خدا نے حال آنکہ متعہ مباح تھا زمانہ پیغمبر صلعم مین اور نماز چاشت آپ پڑھتے تھے جیسا کہ ایمہ سے منقول ہی جواب اسکا یہ کہ اہل سنت کب کہتے ہین کہ متعہ مطلق حرام ہی بلکہ ابتدای اسلام مین اور بعد حرام ٹھہرنیسے اول بعض لڑائیون مین بنظر ضرورت مباح تھا اس سے کون انکار کرتا ہی ہان ہمیشہ مباح رہنے کا انکار ہی اسلیے کہ نہی اوس سے اور حرام ٹھہرانا اوسکا جو مؤید نہی کا ہی اہل سنت کو بطریق صحیح ثابت ہوا عمر بن الخطاب کو تو مروج اور موکد اوسکا یعنی نہی کا جانتے ہین علی ہذا نماز چاشت کو بھی مسنون جانتے ہین مسند مین امام احمد حنبل سے بطریق صحیح اور کتاب الدعا مین طبرانی کی ابن عباس سے روایت صحیح ہی کہ یہ فرماتے تھے اُمِرْتُ بِصَلٰوۃِ الضُّحٰی یعنی حکم کیا گیا ہون مین واسطے نماز چاشت کے اور صحیح مسلم اور مسند احمد اور سنن ابن ماجہ مین معاذہ عدویہ سے روایت ہی سَأَلْتُ عَائِشَۃَ کَمْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الضُّحٰی فَقَالَتْ اَرْبَعَ وَیَزِیْدُ مَاشَاءَ یعنی پوچھا مین نے عائشہ رض سے کتنی رکعتین پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز مین سو کہا عائشہ رض نے چار اور جب چاہا چار پر بڑھا بھی لیا اسصورت مین طعن انکار نماز چاشت کی اہل سنت پر محض بہتان اور بناوٹ ہی اب ہم یہ پوچھتے ہین کہ روایت نفی کی عایشہ رض سے انکے نزدیک ہمیشہ کی نفی پر محمول ہی یا نفی جماعت پر کہ نماز چاشت کے لیے مسجد و نمین جمع ہوتے تھے اور یہ بات بھی اوسیوقت مین رائج ہوئی تھی جسوقت مین کہ انکار عائیشہ رض کا رائج ہوا تھا یعنی عایشہ رض کا مطلب یہ تھا کہ اس ہیئت و اجتماع کے ساتھ حضرت نہین پڑھتے تھے اور حال متعہ کا انشاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر آئیگا الحاصل بعضی روایتون کو بعضی روایتون پر ترجیح دینے کو مخالفت قرار دینا عقل سے نہایت دور سراسر تعصب سے نزدیک ہی بیشک مخالفت حدیث کی وہ ہی کہ شیعہ ترک جمعہ اور جماعت اور طہارت ودی و مذی مین

کرتے ہین کہ یہ دونون پاک ہین پانکے نکلنے سے وضو کا نہ ٹوٹنا اور طہارت پیشاب کی تین بار قضیب جھاڑ دینے سے
اور جائز ہونا نماز کا باوجود خروج ودی و مذی بلکہ سیلان اوسکے اختیار کرتے ہین چنانچہ بعض ان مسائل سے
انشاء اللہ تعالی باب فروع مین بیان کیے جائین گے کید دہم یہ کہتے ہین کہ اہل سنت آپکو شارع جانتے ہین
جن چیزونکا حکم خدا نے نہین دیا ہی اپنی عقل سے اوسکو مشروع بناتے ہین یعنی اپنے قیاس کو ہم دلیل حکم شرع کا
جانتے ہین اور اوس قیاس سے احکام ثابت کرتے ہین شیعہ اگرچہ یہ طعن اہل سنت پر کرتے ہین لیکن بحقیقت اہل سنت
کیطرف رجوع ہوتی ہی کسواسطے کہ زیدیہ اور اہل سنت ہر ایک قیاس کو اہل سنت سے روایت کرتے ہین بلکہ طریق
قیاس کا انھین حضرات سے سیکھا ہی امامیہ مین ابو نصر ہبۃ اللہ بن حسین نے جو روایات قیاس کو اہل بیت سے
صحیح کیا ہی اسی قیاس کے سبب سے قائل ہوا ہی اور اتباع اوسکی بھی اسی طرف گئے ہین چنانچہ جمہور اثناعشریہ
مقام طعن مین اوسکو اور اوسکے اتباع کو ثلاثہ عشریہ کہتے ہین اور عجب یہ کہ روایات قیاس کتب صحیحہ اثناعشریہ
مین بطریق صحیحہ موجود مِنْ ذٰلِكَ مَا رَوٰى اَبُوْ جَعْفَرِ الطُّوْسِىْ فِى التَّهْذِيْبِ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِىٍّ الْبَاقِرِ اَنَّهٗ
جَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَصْحَابَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِى الرَّجُلِ يَاْتِىْ اَهْلَهٗ وَلَا يُنْزِلُ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ
اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ عُمَرُ لِعَلِىٍّ مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا الْحَسَنِ فَقَالَ اَتُوْجِبُوْنَ
عَلَيْهِ الْجَلْدَ وَلَا تُوْجِبُوْنَ عَلَيْهِ صَاعًا مِّنْ مَّاءٍ بیشک جمع کیے عمرؓ نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور کہا کیا کہتے ہو تم اوس شخص کے حق مین کہ اپنی عورت سے قریب ہوا لیکن انزال نہین ہوا پس انصار نے کہا
کہ آب غسل کا آب منی سے لازم آتا ہی اور مہاجرین نے کہا کہ جب دونو موقع ختنون کے ملگئے تو غسل واجب ہوا پھر عمرؓ نے
علیؓ سے کہا کہ ای ابو الحسن تم کیا کہتے ہو کہا آیا کوڑے مارنا تو اوسپر تم واجب کرتے ہو اور ایک پیمانہ پانی نہین
واجب کرتے پس بیان صریح قیاس غسل کا ہی دانشمندون کی حد کے موافق شیعہ اس قیاس سے جواب دیتے ہین
کہ یہ قیاس نہین ہی استدلال اولویہ کا ہی کہ اسکو عرف حنفیہ مین دلالۃ النص کہتے ہین مثل دلالت لَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ کے
حرمت ضرب ماں باپ پر جسکے سمجھنے مین مجتہد اور غیر مجتہد دونو برابر ہین پس حاصل تقریر شیعہ کا یہ ہی کہ جب مجامعت
بلا انزال کی تاثیر ثابت ہوئی اقوی شقتین مین کہ موقع حد کا ہی اضعف شقتین مین کہ غسل ہی بطریق اولی تاثیر کریگا
اور اس تقریر مین جو خبط ہی وہ ظاہر ہی کسواسطے کہ سحق یعنی رگڑنا موجب تعزیر کا ہی نزدیک اہل سنت کے
اور موجب حد کا نزدیک امامیہ کے اور موجب غسل کا نہین ہی بالاجماع اور لواطت اگر بطریق ایقاب نزدیک
بعض اہل سنت اور امامیہ کے حد واجب کرتی ہی اور سوا انکے اورون کے نزدیک تعزیر ہی مگر اوسپر غسل واجب نہین ہی

امامیہ کے نزدیک اور مباشرت فاحشہ اجنبیہ کے ساتھ واجب التعزیر ہی واجب الغسل نہین بالاتفاق اور شارح مبادی الاصول یعنی حلی نے باوصف فرط تشیع اقرار کیا ہی کہ زمانۂ صحابہ مین قیاس جاری تھا اور باجازت باقر رضہ اور صادق رضہ اور زید شہید رضہ کی ابو حنیفہ رحہ کو واسطے قیاس کے منقول ہوگی انشاء اللہ تعالی اور دلائل جائز ہونے قیاس اور باطل کرنے اقوال منکرین قیاس کے کتب اصول اہل سنت مین دیکھنا چاہیین **کید یازدہم** یہ کہتے ہین کہ مذہب اثنا عشریہ کا حق ہی اور مذہب اہل سنت کا باطل کس واسطے کہ اثنا عشریہ اکثر اوقات اور اکثر شہرون مین قلیل و ذلیل رہے ہین اور اہل سنت کثیر و عزیز اور خدائے تعالی حق والون کے حق مین کہتا ہی وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ و نیز فرماتا ہی وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ اس تقریر مین کیسے کلام الٰہی کے معنی بدلے ہین اور غلطی مین ڈالے ہین کس واسطے کہ حقتعالی نے اصحاب الیمین کے حق مین جنکا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین ہوگا یہ آیت فرمائی ہی ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ یعنی انبوہ ہی پہلون سے اور انبوہ ہی پچھلون سے اور جہان قلت کے ساتھ وصف کیا ہی شکر گذارون کا کیا ہی جیسا کہ فرمایا وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ یعنی شاکر لوگ اونہین بہت نہین ملین گے اسلیے کہ بحقیقة شکر جسکی صفت ہی صَرْفُ الْعَبْدِ جَمِيعَ مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِلَىٰ مَا خُلِقَ لِأَجْلِهِ ایک مرتبہ نہایت کمیاب وعزیز الوجود ہی ترجمہ خرچ کرنا بندے کا جملہ اون چیزون کو جو اللہ تعالی نے اوسپر انعام کی ہین اوسی کیطرف جسکے واسطے پیدا کین یعنی دی ہین پھر ایسے لوگ بہت کمیاب ہوتے ہین بس ان دونون آیتون قَلِيلٌ مَّا هُمْ اور قَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ تا آخر مین بیان حق ہونے یا باطل ہونے مذہب کا نہین ہی قلت شاکرین اور کثرت غیر شاکرین کا ذکر ہی ایسی ہی آیت قَلِيلٌ مَّا هُمْ مین حسنات کا بیان ہی کہ جمیع اعمال صالحہ پر عمل کرنے والے بھی کمیاب ہین چنانچہ فرمایا إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل نیک کیے وہ تھوڑے ہین اس آیت مین بھی ذکر عقائد حق اور غیر حق کا نہین ہی معہذا اگر قلت و ذلت موجب حق ہونے مذہب کی ہوتی تو چاہیے کہ نواصب اور خوارج اور زیدیہ اور فطحیہ اور ناؤسیہ کل امامیہ اور اثنا عشریہ مین بڑے حق والے اور نہایت حق پر بھی ٹھہرین کہ سب مین قلیل و ذلیل ہین اور حق والون کی قلت و ذلت کیسی خدائے تعالی نے تو اپنی کتاب عزیز مین جگہ جگہ ظہور غلبہ اور تسلط کا اہل حق کی شان مین وعدہ فرمایا ہی وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ یعنی پہلے ہوچکا ہمارا حکم اپنے بندون کے حق مین جو رسول ہین بیشک اونہین کو مدد ہوئی ہی اور ہمارا لشکر جو ہی بیشک وہی زبر ہی اور دوسری جگہہ فرمایا وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ اعنی ہمنے لکھدیا ہی زبور مین بعد نصیحت کے کہ آخر

زمین پر مالک ہونگے میرے نیک بندے اور ایک جگہہ فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا اِلٰی قوله ذٰلِكَ مِنَ الْاٰیَاتِ یعنی وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم مین سے ایمان لائے ہین اور کام کیے نیک البتہ پیچھے حاکم کریگا اونکو ملک مین جیسے حاکم کیا تھا اونسے اگلون کو اور جمادیگا اونکو دین اونکا جو پسند کر دیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن اور سوا ان آیتون کے حدیثون مین جابجا واسطے پیروی سواد اعظم امت اور موافقت باجماعت تاکید فرمائی ہی اور مجاہدین کی قرآن و حدیثون مین تعریف کی ہی اور کہا ہی لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ یعنی ہمیشہ قائم رہیگا میری امت سے ایک فرقہ حکم خدا پر کہ زیان نہین دیسکیگا انکو جو کوئی کہ مخالف انکا ہوگا تمام اہل تاریخ اس بات پر متفق ہین کہ شیعہ مین سے کبھی کسی نے جہاد پر کمر نہین باندھی نہ کسی ملک و جانب کو کفار سے اپنے قبضے مین لاکر دار الاسلام بنایا اگر کبھی ریاست ناحیت مثل مصر و شام کے ہاتھ بھی آئی تو کفار فرنگ سے ملت کر کے اور دین عوض دنیا کے بیچ کے البتہ دار الاسلام کو دار الکفر کیا ہی اسی سبب سے جس ملک مین کہ اس مذہب بد کا رواج نہین ہونے پایا ہی ہمیشہ وہان کے لوگ غالب اور ذی شوکت اور ذی عزت رہے ہین جیسا کہ توران و ترکستان اور روم اور ہند قبل انکے خلط ملط ہونیسے کہ یہان کے سلاطین نے بھی بکمال شوکت و عزت سلطنت کی ہی اور جسوقت کسی ملک مین رواج تشیع کا ہوا فتنہ اور فساد اور ذلت و خواری اور نفاق جو خمیر زوال دولت کا ہی فوج فوج آسمان سے برسنے لگا اور کبھی درستی و صلاح نپائی دیکھو حالت ایران اور دکن اور ہندوستان کی اور حالت عرب اور شام اور روم اور توران کی اور دونون کو آپسمین تولو اکثر یہ بھی تجربہ ہوچکا ہی کہ جہان تسلط شیعہ کا اتفاق پڑا ہی غلبہ کفار کا بھی ضرور اوسکے پیچھے لگا ہی گویا مقررات سے ہی انکا تسلط جہان دیکھے تو ڈرے کہ قریب تسلط کفار کا ہوجائیگا یہ لوگ گویا ابدال کفار کے ہین بنگالا اور دکن اور پورب اور دہلی اور دہلی کے نواح اور لاہور و پنجاب مین انھین بدکارون روسیاہ کی نحوست سے کافر مسلط ہوے اور سابق مین باعث فتنۂ تتار و قتل اہل اسلام انھین قرامطہ اور اسماعیلیہ کا غلبہ ہوا ہی اور اسی غلبے مین فرقے رافضیون کے عراقین اور بغداد اور حلہ اور کرخ مین پھیل گئے اور بحکم اِتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً یعنی بچو اوس فتنے سے کہ تم مین سے خاص ظالمون ہی کو نہین پہونچتا پس انکے ساتھ نیک و بد سب کھوئے گئے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ترجمہ اللہ تعالی ہمکو اپنے نفسون کی برائی اور بدی اعمال سے بچائے رکھے

کید دوازدہم یہ کہ انکے علما نے کتابین اور رسالے بنائے ہین محض واسطے طعن اہل سنت اور عیب ناحق

انکے بزرگون یعنی صحابۂ کرام اور تابعین عظام کے اور اون کتابون اور رسالون مین اپنے قابو بھر جو کچھ جی چاہا
افترا اور بہتان اور کذب و دروغ خوب لکھا ہی اور روح مسیلمۂ کذاب کو خوش کیا ہی آخر اوسنے بھی تو دعوی نبوت کا
کیا تھا بس منجملہ ان لوگون کے مرتضی ہی اور ابن مطہر حلی اور اسکا بیٹا کہ محقق کرکے مشہور ہی اور محمد بن حسن طوسی
اور نواسہ اسکا جو ابن طاؤس کہلاتا ہی اور ابن شہر آشوب سروی مازندرانی مگر سب مین قدم ابن مطہر حلی کا بڑھا ہوا ہی
بس جو کوئی اہل سنت کے بزرگون کے حال سے اچھی طرح واقف نہین ہوتا ہی انکے بہتان اور بناوٹین سنکے بہکجاتا ہی
اور بد اعتقاد ہوکے انکے مذہب کی بیہودگیون کی طرف جھک جاتا ہی **کید سیزدہم** یہ کہتے ہین کہ عثمان بن عفان
بلکہ ابوبکرؓ و عمرؓ نے بھی قرآن کو بدل ڈالا اور بہت آیتین اور سورتین کہ احکام و فضائل اہل بیت مین نازل ہوئی
تھین اونکو قرآن سے گرادیا اسواسطے کہ اون آیتون سورتون مین اہل بیت کی اطاعت کا حکم اور انکی مخالفت سے
نہی اور اختیار کرنا محبت انکی اور بیزاری دشمنون اور مخالفون سے اور اون دشمنون کے نام اور لعن طعن کرنا اونکو
یہ سب باتین تھین شیخین رضا اور عثمان رضا کو نہایت شاق و گران ہوئین اور بعض فضائل اہل بیت کے ایسے مذکور تھے
جس سے انکے حسد کی رگ جنبش مین آئی سب موقوف کردین ازانجملہ ایک یہ ہی وَجَعَلْنَا عَلِیًّا صِهْرَكَ کہ درمیان
آیات الم نشرح کے تھا یعنی علیؓ کو داماد تیرا ہمنے کیا اور یہ دیکھو کہ صہریت کی نسبت صرف حضرت امیر رضا کیطرف
نہ عثمان رضا کی دوسری سورۃ الولایت ہی کہ بڑی لنبی سورۃ تھی مشعر بعض فضائل اہل بیت اور ایمہ کے کہ انسے
پیدا ہونگے اور نہایت مدح و ثنا انکی اوسمین مذکور تھی جواب اس طعن کے خداے تعالی خود ذمہ دار ہوا ہی جہان
کہ فرمایا ہی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی ہمین نے یہ قرآن نازل کیا ہی اور ہمین اسکے محافظ ہین
بس جو چیز حمایت و وکالت خداے تعالی مین ہو کسی بشر کا کیا مقدور کہ اوسکو گھٹا بڑھا سکے اگر شیعہ اسبات کے
معتقد ہین کہ شیخین اور عثمان کا مقدور خداے تعالی کے مقدور سے زیادہ ہی اور انکو شریک غالب کارخانۂ خدا کا
قرار دین تو پھر ہی جانین کہ اپنے مذہب کو جو تحقیر شیخین اور عثمانؓ کی ہی کہان لیجاکے پھینکین **کید چہاردہم**
یہ کہ عوام کو فریب دے رکھا ہی ایسی حدیثین روایت کرکے جنسے معلوم ہوتا ہی کہ صرف محبت جناب امیر رضا اور
انکی اولاد کی کفایت کرتی ہی نجات کے معاملے مین عذاب آخرت سے بدون بجالانے طاعات اور بچنے معاصی کے
کہ انکو مقابل محبت کے نجات کے معاملے مین کچھ دخل نہین ہی مِنْ ذٰلِكَ مَا رَوَى الْمَعْرُوْفُ عِنْدَهُمْ بِالصَّدُوْقِ
اَعْنِیْ ابن بابویہ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ وَغَیْرِهٖ اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لَا یُعَذِّبُ اللّٰهُ بِالنَّارِ مَنْ وَّالٰی عَلِیًّا یعنی روایت کی ایک
شخص نے جو انمین ملقب ہی بصدوق ہی نہایت سچا کہ وہ ابن بابویہ ہی ابن عباس سے اور سواے اونکے یہ کہ

اور صورت تحقیق اوسکے حال کی کر کے احتیاطاً مطلق جملہ روایت کی ہوئی باتین اسکی درجہ اعتبار سے گرا کے
الگ کردی ہین کہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی مع متابعات وشواہد کے قبول کرین اور صحیحین وہ منفرد ہی رد کرین
اور ابو القاسم سعد بن عبد اللہ بن ابی خلف اشعری قمی یہ بھی ان گنونکا پورا ہی اسنے ایسا لباس اسنادونکو پہنایا ہی
کہ اکثر ناواقف اہل سنت گمان کرتے ہین کہ ہمارے اہل اسناد معتبر سے ہی حال انکا ایسا نہین ہی نجاشی نے کہ بڑا لکھیا
مردم شیعہ کا ہی اسکو فقیہ اس گروہ کا اور وجہ اسکا قرار دیا ہی جسکی ہندی لکھیا ہی **کید ہفتدہم** اہل بیت سے
ایسی حدیثین اور خبرین روایت کرتے ہین جو مذمت صحابہ کو بتائین اور اہل بیت کی فریاد وشکایت کو صحابہ کی
تعدی کے سبب سے ظاہر کرین اور بعض حدیثین ایسی کہ صحابہ کا دین سے پھر جانا جتائین اور یہ بات کہ یہی لوگ
چھیننے والے حقوق اہل بیت کے ہین اور جو حقوق اہل بیت کے چھینے گا بروز قیامت اَشَدَّ النَّاسِ عَذَاباً ہوگا
اور جو انکے محب ہونگے وہ بھی انکے ساتھ دوزخ مین پڑینگے اور محب اور شیعہ اہل بیت کے اہل بیت کے ساتھ
بہشت مین داخل ہونگے اور اہل سنت کی کتابون مین جو فضیلت محبت اہل بیت اور برائی انکے عداوت
وبغض کی موجود ہی اُنسے مدد اون حدیث واخبار کو پہونچاتے ہین حل اس کید کا یہ ہی کہ بیشک ذریات پاک
آنحضرت صلعم پر کہ یہی اہل بیت ہین زمانہ تابعین اور تبع تابعین مین بدبخت نواصب کے ہاتھ سے ظلم
وحقارت اور اہانت مین کچھ کسر نہین رہی اوسوقت مین ایمہ اہل بیت بعض اوقات نکوہش نواصب کی
اونکے اوصاف عامہ کے ضمن مین فرماتے تھے اس جماعت کا سینہ کہ بغض صحابہ سے بھرا تھا انھون نے وہ
سب باتین صحابہ پر اوتارین اور ڈھالین اور گواہ اس حل کے انشاء اللہ تعالی آخر باب مطاعن مین کتب شیعہ سے
نقل کیے جائینگے **کید ہیزدہم** حدیثین مرفوعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وضع کرتے ہین موافق اپنے مذہب کے
اور اونکو مروج کرتے ہین اور اکثر موضوعات انکی دیکھنے مین آئین قسم محاکات ومجازات سے ہین بعضے صیغے
صحیح حدیثون مین دیکھ پائے ہین بس اوسی طور پر جو موید اپنے مذہب کے ہوتے ہین اونھین ادا کرتے ہین
بعض جگھون مین صیغے ایسے لکلے ہوے لاتے ہین کہ مثل اونکے احادیث صحیحہ مین وارد ہوے مثلاً کہتے ہین
کہ انبیاء اولو العزم سب آرزو رکھتے تھے کہ شیعہ علی رض مین محشور ہون اور مثل اسکے **کید نوزدہم** یہ رجال معتبر حدیث
اہل سنت کے جو ہین اونکے نام ولقب مین غور کرتے ہین جنکو اپنے رجال کے نام ولقب مین شریک پاتے ہین اوس
اپنے رجال کی حدیث کو اس سنی کے ساتھ لگا دیتے ہین جب کہ اتحاد نام ولقب سے امتیاز دونونین حاصل نہین ہوتا
بس سنی ناواقف اوسکو ایک امام اپنے اماموں سے جانتے ہین اور اوسکی روایت معتبر گنتے ہین مثلاً سدی دو شخص ہین

تستری کبیر و تستری صغیر کبیر معتبرین و ثقات اہل سنت سے ہی صغیر وضاعین اور کذابین سے رافضی غالی
اور جیسے ابن قتیبہ یہ بھی دو شخص ہین ابراہیم بن قتیبہ رافضی غالی ہی اور عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ اہل سنت مین
معدود ہوتا ہی کتاب المعارف دراصل تصانیف اسی قتیبہ سنی سے ہی لیکن اوس رافضی نے بھی اپنی کتاب کا نام
معارف رکھا ہی تا اشتباہ حاصل ہووے **کید بستم** یہ کہ قرآن کے کلمات کو اپنی مرضی موافق تفسیر کرتے ہین
چاہے دلالت لغوی و عرفی ہو چاہے نہو اور تفسیر کو اہل بیت سے نسبت کرتے ہین تا اعتبار بڑھے جیسے لفظ رب کی
تفسیر علی رضی کے ساتھ جہان کہین ضمیر خطاب کیطرف مضاف ہی کہ اوس ضمیر سے مقصود پیغمبر صلعم ہین اور تفسیر مومن
اور مومنین کی شیعہ علی رضی سے جس جگہہ واقع ہوا اور کافر اور کافرین سے اہل سنت اور منافق اور منافقین بکبار صحابہ
کید بست و یکم یہ ایک کتاب بناکے اوسکو کبراے اہل سنت پر لگاتے ہین اوسمین مطاعن صحابہ رضا و بطلان
مذہب اہل سنت درج کرتے ہین خطبۂ ابتدائی مین وصیت بھید چھپانے اور حفظ امانت کی کہ ہمنے جو کچھ اس کتاب مین
لکھا ہی یہی عقیدہ پنہانی ہمارا ہی اور جو کچھ دوسری کتابون مین ہی وہ محض پردہ داری و زمانہ سازی
جیسے کتاب سر العالمین کہ اوسکو امام محمد غزالی کیطرف نسبت کرتے ہین علی ہذا القیاس اور بہت کتابین
تصنیف کی ہین اور معتبرین اہل سنت کا ہر ایک مین نام لگا دیا ہی ظاہر او شخص کہ کسی بزرگ کے کلام سی
تو آشنا ہو لیکن مذاق سخن مین بھی اسکے اور غیر کے امتیاز و تفرقہ کر سکے کمیاب ہوتا ہی ناچار عوام طالب
اس مکر مین غوطہ کھاتے ہین اور بہت حیران و پریشان ہوتے ہین **کید بست و دوم** یہ کہ مطاعن اور
باطل کرنے والی باتین مذہب اہل سنت کی اون کتابون سے جو نہایت کمیاب و نادر ہین نقل کرتے ہین حال آنکہ
اونمین بھی کسی بات کا پتہ نہین ہی اس سبب سے کہ وہ کتابین ہر کسی کے پاس ہر وقت اور ہر جگہہ موجود نہین ہوتین
انکی پیش کردہ کو دیکھکے ناظرین شک اور شبہے مین پڑ جاتے ہین اور دل مین گذرتا ہی کہ اگر یہ نقل صحیح ہی تو اسکی
اور روایات دیگر کی اہل سنت کے درمیان مین مطابقت کیونکر ہوگی اور حال آنکہ یہ بیچارے عبث درد سر
اوٹھاتے ہین اور سمجھتے نہین کہ بالفرض اگر نقل صحیح بھی ہو تاہم ہم محتاج مطابقت کے اوسوقت مین ہونگے
کہ دونون روایتین شہرت اور صحت ماخذ یعنی جہان سے نکالی گئی ہون اور صراحت دلالت اور دونون کے
راوی کتنے کتنے ہین ان سب باتون مین ایک درجہ پر ہون اور جب یہ امور اوس نقل مخفی و مستور مین مفقود ہین
مقابل روایات مشہورۂ صحیحۃ الماخذ صریحۃ الدلالۃ کے کیون کرنا چاہیے غرض جو کتابین کہ اونسے فرقۂ شیعہ
الزام اہل سنت مین نقل کرتے ہین سب اسی قسم سے ہین کہ کمیاب و نادر الوجود ہوتی ہین اور بر تقدیر

مل بھی جائین تو التزام صحت جمیع ما فیہا کا نہین کرتے کہ بعض مصنفین ان کتابون کی نقل بنا لین بلکہ بطریق بیان
رطب و یابس اوسمین جمع کرکے محتاج نظر ثانی کا چھوڑ دیا ہی یہ داؤن انکے ہین آردبیلی صاحب کشف الغمہ اور
حلی صاحب الفین اسی قسم کی کتابین دفتر دفتر نقل کرتے ہین اور اپنے زعم مین جانتے ہین کہ گیند میدان مناظرہ سے
ہم ہی لیے جاتے ہین اور ابن طاؤس نے بھی اپنے مولفات مین خود اسی قسم کی باتین بھر بھر کے اپنے اعتقاد مین
جانتے ہین کہ اہل سنت کو الزام دیدیا ہی **کید بست وسوم** یہ کہ ایک شخص کا علماے زیدیہ اور بعض فرقون شیعہ
غیر امامیہ سے اثنا عشریہ نام رکھین پہلے تو اوسکے حال مین بہت مبالغہ ظاہر کرین کہ اہل سنت مین یہ بڑا متعصب تھا
بلکہ بعضے کہین کہ اشد نواصب سے تھا پھر اوس سے ایک نقل نقل کرین جس سے بطلان مذہب سنیونکا ہووے اور تائید
مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی تا دیکھنے والا غلطی مین پڑجاے اور گمان کرے کہ یہ سنی متعصب ہی اگر یہ روایتین
صحیح نہوتین تو با وصف تعصب غیر صحیح کیون نقل کرتا اور اونپر سکوت کرلیتا جیسے زمخشری صاحب کشاف
کہ تفضیلی و معتزلی ہی اور افضل خوارزم کہ زیدی غالی ہی اور ابن قتیبہ صاحب معارف کہ رافضی مقرری ہی
اور ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغت کہ اسنے تشیع کو اعتزال مین ملایا ہی اور ہشام کلینی مفسر کہ رافضی غالی ہی
ایسا ہی مسعودی صاحب مروج الذہب اور ابو الفرج اصفہانی صاحب کتاب الاغانی علی ہذا القیاس
ان جیسے لوگونکو یہ فرقہ اہل سنت مین گنتے ہین اور انکے مقولات و منقولات سے الزام اہل سنت کا چاہتے ہین
کید بست وچہارم کہتے ہین اہل سنت دشمن اہل بیت کے ہین بعض احمق وہ حکایتین جو مؤید اسبات کی ہون
نقل کرتے ہین بس جاہل اوسکے سنتے ہی آپمین نہین رہتا اور مذہب اہل سنت سے بیزار ہو جاتا ہی اور یہ صریح افترا
اور ظاہر بہتان ہی کسواسطے کہ تمامی اہل سنت اس بات پر متفق ہین کہ کل اہل بیت کی محبت ہر مسلمان مرد و عورت پر
فرض و لازم ہی بلکہ ارکان ایمان مین داخل اور تصانیف فضائل اہل بیت مین کل بھی اور فرادی فرادی بھی
مشغول رہے ہین اور مناقب انکے روایت کیے ہین ہمیشہ نواصب مروانیہ اور عباسیہ کے ساتھ اس مقدمے مین
جھگڑے کرکے ایک گروہ انسے مثل سعید بن جبیر اور نسائی کے شہید ہوے اور ایک گروہ نے بہت اذیت و مصیبت
اوٹھائی اوسوقت مین یہ شیعہ تقیہ کیے ہوے گروہ نواصب مین آپکو داخل کرتے تھے اور مال و منصب کے لالچ سے
کلمہ نواصب کا پڑھتے تھے یہ اہل سنت ہی ہین کہ ہمیشہ مددگار اہل بیت کے رہے اور ہر نماز مین انپر درود بھیجتے ہین
اور تمامی اہل بیت سے ہر ایک کے ساتھ سلیم القلب رہتے ہین کوئی روگ آزار انکے دل مین نہین بخلاف ان شیعون کے
کہ ہر امام کے مرتے ہی اونکے بھائیون اور عزیزون کو کافر ٹھہرایا ہی بعض نے اونکے بیٹون کو تو امام مانا ہی اور

اورون پر زبان لعن وطعن کی کھولی ہی جمیع اہل بیت کا سواے اہل سنت کے کوئی محب ومددگار نہین ہی اور اشارہ حدیث نبوی کا کہ اِنِّی تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابُ اللّٰہِ وَعِتْرَتِی اَھْلَبَیْتِی یعنی مین چھوڑتا ہون تم مین دو چیزین بڑے وزن ووقار والی کہ وہ کتاب اللہ ہی یعنی قرآن مجید اور اولاد اپنی اللہ تعالی بیان فرماتا ہی کہ بعض قرآن پر ایمان اور بعض پر کفر فائدہ نہین بخشتا ہی اسیطرح اعتقاد ومحبت بعض اہل بیت کی اور لعن طعن بعض کی کچھ ثمرہ آخرت مین نہ دیگی جیسا سارے قرآن پر ایمان لانا چاہیے ویسا ہی تمام اہل بیت کا دوست ہونا چاہیے اور فضل الہی سواے اہل سنت کے یہ بات کسیکو نصیب نہین ہوئی کیونکہ نواصب نے جناب امیر رض اور اونکی ذریات پاک کی دشمنی مین مایہ بدبختی کا بٹورلا اور کل شیعہ نے عداوت امہات المومنین عایشہ صدیقہ اور حفصہ معظمہ اور زبیر بن العوام مین کہ پھوپھی زاد بھائی رسول مقبول کے ہین خوب لعنت کی قبا اپنے واسطے تیار کی بعد اسکے کیسانیہ نے انکار امامت حسنین اور مختاریہ نے امامت زین العابدین سے کیا اور امامیہ نے زید شہید کو چھوڑ دیا اور اسماعیلیہ نے انکار موسی کاظم سے کیا اور علی ہذا القیاس جیسا مشروحا اوپر گذرا اور مفصلا قریب آتا ہی انشاء اللہ تعالی یہ سب ان لوگون سے ظہور مین آیا **کید بست و پنجم** کہتے ہین عمر رض بن خطاب نے گھر خاتون جنت کا جسمین حسنین اور جناب امیر رض اور سادات اور بنی ہاشم جمع تھے پھونکدیا ابوبکر رض اور تمام صحابہ رض اسپر راضی ہوے کچھ انکار نکیا اور اپنے قبضہ شمشیر کی ضرب سے ایسا صدمہ سخت اونکی کوکھ پر پہونچایا کہ حمل ساقط ہوگیا اور یہ سب انکے افترا اور اختراع ہین جنکی کچھ اصل نہین ان باتون کو وہی یقین کرتے ہین جو محض بے بہرہ عقل سے ہین چنانچہ باب مطاعن مین جو بحث تقیہ کی ذکر کیجائیگی وہان مفصل بیان کیا جائیگا **کید بست و ششم** کہتے ہین مذہب شیعہ کا پیروی مین سزاوار تر ہی کسواسطے کہ یہ تابع اہل بیت کے ہین جنکی شان مین حق تعالی نے فرمایا ہی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا یعنی نہین ارادہ کرتا ہی اللہ مگر یہ کہ دور کرے تمسے برائیون اور نجس باتون کو اے اہل بیت اور پاک کردے تمکو پاک کرنا اور دستاویز ٹھہراتے ہین اسبات کو کہ شیعہ انکے اقوال وافعال کے پیرو ہین جو پاک وطاہر ہین اور سواے شیعہ کے سب فرقے تابع غیر اہل بیت کے ہین اور خلاف قول وفعل اہل بیت کے کرتے ہین پس شیعون کو چاہیے کہ آپکو یقینا ناجی جانین اور سواے شیعون کے اور سب ڈرین اور اس مضمون کو حدیث سفینہ سے مضبوط کرتے ہین یعنی مَثَلُ اَھْلِبَیْتِی فِیْکُمْ مِثْلُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَھَا نَجٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا غَرِقَ یعنی میرے اہل بیت مثل کشتی نوح کے ہین جو کوئی اوسپر سوار ہوا نجات پائی جسنے اوس سے مخالفت کی ڈوب گیا اس تقریر مین کیسا حق وباطل کو ملاتے ہین اتباع اہل بیت کا قطعاً موجب نجات ہی لیکن یہ بھی تو دیکھا جاے کہ پیرو

اہل بیت کا کون فرقہ ہی اور پیر دمغویون اور مکارون اور اراسکا جو جمع ابلیس ہی کون جو آپکو دنیا کی غرضہائے
فاسدہ سے دامن اہل بیت پر توباندھتے ہین اور چال اور چلن سے اونکی ایسے دور جیسے دوری دومشرق کی
اگر بحث اس بات مین ہی اور ثبوت اسبات کا کہ شیعہ تابع اہل بیت کے ہین اسکی توکوئی صورت ہی نہین کہنا
البدہی آور کرنا اور مشرکین مکہ کے آپکو پیرو ملت ابراہیمیہ کا کہتے تھے او رمسلمانون کو مخالف اوسکا قرار دیکے صابی
وصباۃ انکو خطاب دیا تھا اور یہود ونصاری نے آپکو پیرو موسی وعیسی کا کہا عبداللہ بن سلام اور نجاشی اور
انکے امثال کو مخالف جانتے تھے نام کسیکا لینا اور اوسکی راہ پر نہ چلنا بڑی رسوائی اور بیحیائی ہی بہت آزاد ملحد بھی
آپکو قادریہ سہروردیہ چشتیہ بتلاتے ہین ایک فرقہ ننگے بڑے بڑے بالون والے کہتے ہین کہ ہم مداریہ ہین انکو
ان لگاؤ ظاہر کرنے سے کیا حاصل ہوگا بلکہ زیادہ تر فضیحت ورسوائی اپنے واسطے کماتے ہین افسوس نام
ان بزرگونکا نہ بدنام کرتے تو کوئی رسوم اور طریقے ان بزرگوارون کے بھی انسے نہ پوچھتا پس ہرگاہ کہ حال یہ ہی
لابد سزاوار اتباع کے مذہب اہل سنت کا ہی کہ جناب امیر رض اور سب امام اسی مذہب پر تھے ظاہر بھی باطن بھی اور
جو مخالف اس فرقے کا ہوا اوسکو اپنی مجلسون اور لشکرون سے نکال دیا اور جلاوطن کیا اور ابو حنیفہ رح اور
مالک رح کے ساتھ امام وقت کے بڑی ملاطفات رکھتے تھے اور اجازت درس وفتوے کی دیتے تھے بلکہ رؤسائے اہل سنت
شاگرد ایمۂ اہل بیت کے تھے کہ انسے اصول مذہب کے نکالے ہین اور جو اور ونکو بھی موافق اماموں کے جانا اور
امامون نے بھی اونکے طریقے کو نیک ٹھہرایا ہر ایک سے مقدمات دین کو تحقیق کیا الحاصل اگر فقط لگاؤ اہل بیت کا
حقیت مذہب کو کافی ہو تو غلاۃ وکیسانیہ ومختاریہ واسماعیلیہ وزیدیہ وامامیہ وحمیریہ وقرامطہ اور اور فرقے
شیعہ کے سب حق پر ہونگے کوئی اپنے تعیین اور تشخصیت پر فخرو ناز نہین کرسکتا اور حال آنکہ یہ سب فرقے ایک
دوسرے کو کافر اور گمراہ ٹھہراتے رہے ہین کیدلبست وہفتم یہ کہ ایک جھوٹی نقل لوگون مین پھیلادی کہ ایک
چھوکری حبشی ہارون رشید کی مجلس مین آئی اور بحث مذاہب کی درمیان مین لائی اور فضیحت اور برائیان
ہر مذہب کی گنانے لگی ایک شیعہ مذہب کی تعریف کی اور بدلائل قطعی اسکو ثابت کیا مجلس ہارون رشید کی
علمائے اہل سنت سے بھری تھی اوس کنیز نے کسیکی کچھ پروا نکی نہ کوئی اہل مجلس اوسکو جواب دیسکا حال آنکہ
اتنے بہت علما بڑے عمامے اور دراز شملے والے بیٹھے تھے کسی سے ایک دلیل بھی اوسکے دلائل سے قطع نہو سکی جب
ہارون رشید نے دیکھا کہ حاضرین مجلس سب عاجز وساکت ہوئے فحول علما شہر کو یعنی جو سب علما مین معزز
کہلاتے تھے اونکو بلایا اور حاضر کیا منجملہ اونکے قاضی ابو یوسف رح شاگرد امام اعظم رح اور

جھوٹی نقل

امثال اونکے بھی جمع ہوے اور مناظرہ کنیز حبشی کا اختیار کیا اوسنے اس دفعہ بھی پھر سبکو ملزم کیا او چپ کر دیا
غرض بتانے اس حکایت سے یہ کہ مذہب تم لوگ اہل سنت کا اس درجہ ضعیف و سست ہی کہ چھوکریان حبش کی
کہ نہایت کمتر مخلوق سے ہین عقل و فہم مین اور بیوقوفی و حماقت مین تمام مردم سے مشہور تر وہ اس مذہب اہل سنت کو
باطل کرتی ہین اور فحول علما انکے اوسکا جواب نہین دیسکتے لیکن یہ خبر نہین کہ اس حکایت مین ایک نقصان
عظیم بڑے بڑے علماء شیعہ کی نسبت عائد ہوتا ہی جنھون نے برسون اور عمر دراز مشق سخن سازی اور تقریر
پردازی کی کی ہی اور اس کنیز سیاہ کی عشر عشیر کو نہ پہونچے اسواسطے کہ اس مدت دراز مین انکے کسی شخص نے
علمائے کسی مجلس مین مجالس سے اہل سنت کو الزام نہ دیا بلکہ خود الزام کھایا کیا اچھا ہوتا کہ روش اس کنیز سیاہ کی
سیکھتے اور ہمیشہ کی اس خجالت سے چھوٹتے سچ یہی ہی کہ مذہب ان سیہ درونون کا جو پیدا کیا ہوا چند احمق
بیوقوفونکا ہی لایق اسیکے ہی کہ جسکی متکلم اور مناظر اور مجتہد وہ کنیز سیاہ ہوئی اگر فحول علماء اہل سنت اوسکے
ہذیانات کے جواب سے عاجز ہووین بعید نہین کسواسطے کہ جواب فہم خطاب پر شرط ہی جب خطاب ہذیانات سے
ہی تو پھر جواب کیا بجز اسکے ع جواب جاہلان باشد خموشی ہ کید بست و ہشتم بعض انکے علما کتاب
تصنیف کرتے ہین جسمین مذہب روافض کو ثابت کرتے ہین اور سنیون کو باطل اور اوسکے مضمون کو
لگاتے ہین کسی کنیز یا کسی عورت کم عقل کے ساتھ اور مشہور کرتے ہین کہ سنیون کے علمانے اس کتاب کو دیکھا اور رد اسکا
اوسنے نہوسکا کتاب الحسنہ تالیف شریف مرتضی کی ہی کہ اوسکو ایک کنیز اہل بیت نبوی علیہم السلام سے منسوب کیا ہی
کید بست و نہم یہ کہ ایک کتاب ایسی ظاہر کرتے ہین جسمین اپنے مذہب کا ثبوت اور مذہب اہل سنت کا بطلان
ہوتا ہی اور اوس کتاب کو کسی کافر ذمی سے منسوب کرتے ہین اور جب اوسکو کھولتے ہین تو اوس ذمی موہوم کی
زبان سے بیان کرتے ہین کہ جب مین بالغ ہوا مین نے تلاش دین حق مین بہت رنج اوٹھائے اور گرم و سرد بیشمار
چکھے یہانتک کہ توفیق الٰہی نے میرا ہاتھ پکڑ کے دار الاسلام مین پہونچایا مین نے بجھتہائے قاطعہ دین اسلام کو حق
جان کے بجان و دل قبول کیا جب اسلام مین داخل ہوا بڑے اختلاف دیکھے اور دیانتین مختلف سنین میرے ہوش
اوڑگئے اور گھبرا گیا پھر یہ ہوا کہ بنور دلائل قطعی مین نے جانا کہ اسلام کے جملہ مذاہب مین مذہب شیعہ کا حق اور صحیح ہی
اور اور مذہب سب خارج کیے ہوے اور بدلے ہوے اور اونھین دلائل قطعی نورانی سے فحول علماء اہل سنت کو
مین نے الزام دیا کسیکو قدرت باطل کرنے میرے دلائل کی نہوئی پس میرا اعتقاد مذہب شیعہ کیطرف بڑھا پھر
مین نے چاہا کہ اون دلائل کو کتابت مین پہانسون تا اور ونکا رہنما بنون چنانچہ اسی طرح سے ہی کتاب پوحنا

ابن اسرائیل ذمی کی کہ شریف مرتضی کی تالیف کی ہوئی کتاب ہونے سے ہی کہ اوسنے اوسکو ایک ذمی موہوم مجہول سے منسوب کیا ہی اور ابتدا اوسکی یون کی ہی کہ پہلے مین متلاشی حق کا تھا اور ہر فرقے کی کتابین بنظر انصاف دیکھین اور مشکلات ہر مذہب کو اوس مذہب کے علماء معتبر سے تحقیق کیا حق ہونا کسی مذہب کا سواے مذہب شیعہ کے مجھپر ثابت نہوا اور اسی تقریب مین ایک نقل لایا ہی کہ فلان تاریخ مدرسہ نظامیہ بغداد مین یونہی مدرسے مین ایک محفل دیکھی نہایت بزرگ اور بڑے فحول علماء بغداد کے اوسمین جمع تھے فلانے اور فلانے اور فلانے تین شخص نے ونکی خدمت مین عرض کیا کہ مین ایک مرد نصرانی ہون کہ بنور توفیق الٰہی کے راہ حقیقت اسلام کی پائی اور بدل وجان راغب اس ملت کا ہوا لیکن اہل اسلام مین اختلاف بہت دیکھے اور باتین ضد ایک دوسرے کی سنین برسون سے اس آرزو مین تھا کہ کسی جگہ جملہ پیشوایان مذاہب اسلامیہ کو اکٹھا پاؤن سو وقت وہ سعادت مجکو حاصل ہوئی کہ اس محفل عظیم متبرک مین داخل ہوا اب مجھپر عنایت فرماؤ اور بدلائل مذہب حق میرے دل مین ڈالو بس ہر فرقے نے اہل سنت سے حق کو اپنی طرف گھسیٹا کہ ہم حق پر ہین اور علماء ہر مذہب کے واسطے ثابت کرنے اپنے مذہب اور باطل کرنے دوسرے مذہب کے آمادہ ہوے اور لعن وطعن اور گالی اور برائی ہر طرف سے خوب ہو کے نوبت ہشت ومشت کی پونہچی بس مین توا وٹھا اور کہا اے ناانصافون کج راہ مذہب حق سواے ان تمہارے چار مذہب کے ہی کہ اوسکو ترک کیا ہی اور اوسپر نسبت رفض کی کی ہی اور اوسکو حقیر اور اہل اوس مذہب کو ذلیل جانتے ہو پھر تقریرین اس مذہب کی براہین مین نے شروع کین کسی نے علماء مذاہب اربعہ سے دم نہ مارا سر جھکالیے لہذا مین نے قصد کیا کہ اون براہین کو کتابت مین ضبط کرون بامید ثواب وزن حساب وہدایت گمراہان براہ صواب لہذا اس کتاب کو لکھا اور بڑا تعجب ہی شریف مرتضی سے کہ اس حکایت مین کثرت اختلاف کی نسبت اہل سنت کے ساتھ کی حال آنکہ اہل سنت کے اصول عقاید واعمال مین کچھہ اختلاف نہین ہی اگر ہی تو فروع مین ہی سو وہ بھی ایسا نہین کہ ایک دوسرے کی طرف کوئی نسبت کفر وضلالت کی کرے اسکے ساتھ بھی انکے یہان اتفاق بہت ہی اختلاف کم محققین نے جو تلاش کیا ہی تو کل یہ معلوم ہوا کہ بمگی اور تمامی تین سو چند جگہہ چارون مذہب اہل سنت مین فروعی مسئلے ایسے پائے گئے ہین کہ اونمین نص صریح موجود نہین ہی بخلاف شیعہ کہ انکے اصول مین اختلاف فاحش اور ہر فرقہ اپنے غیر کو کافر و گمراہ ٹھہراتا ہی اماميہ مین اگر ہم دیکھین تو اثنا عشریہ ہزارون مسئلون فروعی مین باہم مختلف ہوے ہین باوجود اسکے کہ نص امام کی اونپر موجود مثل طہارت ونجاست شراب اور مثل ان مسائل کے جو کوئی انکی کتب قدیمہ جدیدہ سے واقف ہی اوس سے یہ بات چھپی نہین ہی بھلا شریف مرتضی سے جنکا لقب علم الہدی اور مجتہد اور بانی مبانی اختلاف کے ہین کب چھپا رہا ہوگا لیکن کیا کرین پردۂ تعصب وعناد نے

اندھا بنا رکھا ہی اور وہ دلائل و براہین کہ بنام نہاد اوس ذکی کے ہین اونھین مضامین بیہودہ و پوچ اور پرانے حیض کے چیتھڑون کو کہ پھینکے ہوے نجس و پلید جلکھون کے ہین اور یہ اونکو ایک علق نفیس جانتا ہی بار بار دھوتا ہی اور ایک خلعت فاخرہ شیعون کیواسطے سیتا ہی مگر اہل سنت کے نزدیک سب اوھن من نسج العنکبوت واسخف من ورق التوت ہین اپنی مکڑی کے تار سے کمزور تر اور توت کے پتون سے کہین سست تر جنکو مکت کے لڑکون نے رذ ند رزوندکے پامال کیا ہی اور ناخن ہا انگشت سے رگڑا ہی کید سی ام یہ کہ بعض علما انکے بڑی کوشش اس بات مین کرتے ہین کہ اہل سنت کے چارون مذہب کو باطل کردین اسطور سے کہ ایک مذہب کو جیسے چاہیے مٹائین باقی تین کو ظاہر طور پر چنانچہ ایک کتاب نظر سے گذری اس فرقے کے ایک عالم کی لکھی ہوئی کہ اوسمین شافعی ٹھہرایا ہی اور رد و قدح اور رد دلائل مذہب ثلثہ کی اوسمین بنا ڈالی ہی جب بمقام ثبوت مذہب شافعی پونہچا ہی تو وہان ضعیف دلیلون اور ردی قیاسون کو سند پکڑا ہی اور تاویلین بعیدہ اختیار کرے ہین تا دوسرے اون دلائل و قیاسات کو تسلیم نکرین مثل قیاس طرد اور قیاس شبہ اور قیاس مناسب کہ حنفیون کے نزدیک معتبر نہین ہین پھر مخالف اوس قیاس کے ایک حدیث لاتا ہی اور جواب دیتا ہی کہ یہ حدیث مخالف قیاس کے ہی حالانکہ جو حدیث مخالف قیاس ہی متروک الظاہر ہی گویا تصنیف اس کتاب کی محض اسواسطے ہی کہ سُنی قیاس کو حدیث پر مقدم کرتے ہین اور بدین غرض کہ دلائل مذہب شافعی سے باقی تینون مذہب کو باطل کرے مذہب شافعی کو ایسے دلائل سے ثابت کرتا ہی کہ ہر ایک سنے دیکھنے والا ان مذہبون کی سستی و ضعف پر سراغ لیجاے اور سب مذہب اہل سنت کے اوسکی نظر مین لوٹ پوٹ ہو جائین اور یہ کید انکا بہت مخفی ہی علما سنیون کے دھوکا کھاکے حیران و پریشان ہو جاتے ہین

کید سی و یکم بعض علما اس فرقے کے کتاب تصنیف کرتے ہین فقہ مین اور اوسمین وہ باتین کہ جنسے رد و طعن اہل سنت کا واجب ہووے درج کرتے ہین اور اہل سنت کے کسی امام کے نام اوسکو منسوب کرتے ہین مثلا مختصر کہ تصنیف تو ایک شیعہ کی ہی امام مالک رح کا نام لگا دیا ہی اور اوسمین لکھدیا ہی کہ مالک کو اپنے مملوک سے لواطت اور اغلام جائز ہی اسواسطے کہ خداے تعالے نے عام فرمایا ہی وما ملکت ایمانکم یعنی جنکے مالک ہو جائین تمھارے ہاتھ ایک شخص معتبر نے نقل کی کہ مین نے اسی قسم کی ایک کتاب اصفہان مین دیکھی ہی کہ وہ امام ابوحنیفہ رح کے نام پر ہی اور برے برے مسئلے اوسمین لکھے ہین غالبا یہ کید انکا یون چلجاتا ہی کہ ملک مغرب مین مالکی بہت رہتے ہین اوس ملک مین کوئی کتاب امام ابی حنیفہ رح کے نام کی اور ہندوستان اور توران مین ایک کتاب امام مالک رح کے نام کی لگاتے ہین اسواسطے کہ ہر مذہب والیکو روایتین اپنے امام کی اچھی صورت پر معلوم ہین دوسرے امام کی روایتون کی

چندان تنقیح وتلاش نہین کرتا اسواسطے کہ احتمال صدق کا اوسکے دل مین جم جاتا ہی بس اس کید مین بھی بڑے بڑے علماے اہل سنت گرفتار ہوے جیسے صاحب ہدایہ لکھتے ہین کہ امام مالک رحنے متعہ حلال کیا ہی حال آنکہ امام مالک رح متعہ پر حد واجب جانتے ہین بخلاف امام اعظم رح کید سی و دوم ایک جماعت نے انکے عالمون سے اہل سنت کی کتابون خصوصاً تفسیرون اور تاریخ مین کہ اکثر علما اور طلبا کے ہر وقت ہاتھون مین نہین تھین بڑی کوشش کی ہی اور نیز بعض کتب احادیث مین جو مشہور نہین ہین اور نسخے اون کتابون کے متعدد نہین ملتے نہایت جھوٹی باتین بنا بنا کے جنسے شیعہ کے مذہب کو مدد ملی اور سنیون کے مذہب کو باطل کرین لگائی ہین جیسے قصۂ ہبہ فدک کا تفسیرین داخل کیا ہی اور سیاق اس حدیث کا اسطرح روایت کیا کہ وَلَمَّا نَزَلَتْ وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّہٗ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ وَاَعْطَاھَا فَدَكَ ترجمہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ دے قرابت والیکو حق اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رض کو بلایا اور فدک اونکو دیا لیکن دروغ گو کو حافظہ نہین ہوتا ہی یہ یاد نہین رہا کہ یہ آیت تو مکی ہی اور مکہ مین فدک کہان تھا اور نیز آنحضرت صلعم کو چاہیے تھا کہ مسکین و مسافر دونکے واسطے بھی کوئی چیز وقف کر دیتے تو پوری آیت پر پورا عمل میسر ہوتا سوا اسکے لفظ اَعْطَاھَا فَدَكَ صریح ہبہ اور ملکیت کو نہین جتاتا بلکہ اسکی جگہہ انکو وَھَبَہَا وضع کرنا چاہیے تھا اور مثل اسکے تفسیرون تاریخون مین کہین یہان کہین وہان اونکی لگائی ہوئی باتین پائی جاتی ہین اس کید مین بھی اکثر غافل علما علماء اہل سنت سے خبط مین پڑتے اور پریشانی اوٹھاتے ہین دہلی مین بزمان محمد شاہ بادشاہ کے دو شخص تھے امیرون اس فرقے سے مرتضی خان مرید خان کہ اہل سنت کی کتابون مثل صحاح ستہ اور مشکوۃ اور بعض تفسیرون کو خوشخط لکھا کے ان کتابون مین اپنے مطلب کی حدیثین کتب امامیہ سے نکال کے داخل کرتے تھے اور اون نسخون کو مجدول اور مطلا و مذہب کر کے سہل قیمت پر اونھین بیچتے تھے اور اصفہان مین آغا ابراہیم بن علی شاہ نے کہ ایک امراے کبار سلاطین صفویہ سے تھا اسی طور پر عمل کیا لیکن انکے اس کید سے کچھہ حاصل نہین ہوا اسواسطے کہ کتب مشہورہ اہل سنت کی بسبب کمال شہرت اور کثرت نسخ قابل بدل ڈالنے کے نہین ہین اور کتب غیر مشہورہ کا اعتبار نہین اسیواسطے محققین اہل سنت نے سواے کتب مشہورہ کے اوسسے نقل روایت کو جائز ہی نہین رکھا ہی البتہ اگر کوئی بات رغبت دلانے کی ہی یا ڈرانے کی تو سواے اس رغبت دلانے اور ڈرانے کے جملہ باتون کو کتب غیر مشہورہ کی حکم صحائف انبیاے پیشین مین گنتے ہین کہ ان صحائف وغیرہ مین تحریف کا احتمال ہی انسے کوئی عمل اور عقیدہ لینا اور اختیار کرنا نہین چاہیے کید سی و سوم ایک ان لوگون مین یہ بات ہی کہ نقل مین خیانت کرتے ہین کہ کتب مشہورہ اہل سنت سے اپنی تالیفات مین

نقل کرتے ہین اور دو ایک لفظ مطلب اپنے مدعا کے اوسمین بڑھا دیتے ہین حال آنکہ اون کتابون مین جنسے یہ نقل کرتے ہین
اس لفظ بیکار و زائد کا کچھ پتہ اور نشان نہین ہوتا بعض اہل سنت کو کہ بغور اوس نقل کو دیکھتے ہین معہذا کہ اصل حدیث
یا روایت کو آگے اوس کتاب مین جس سے انھون نے نقل کی ہی دیکھا ہی اور انکو یاد بھی ہی لیکن اوس لفظ زائد سے بیخبر ہو کے
ورطۂ حیرت مین پڑتے ہین اور ہاتھ پانون مارتے ہین علی بن عیسی اردبیلی کتاب کشف الغمہ مین اس قسم کی جنس بہت
رکھتا ہی اور ابن مطہر حلی الفین اور منہج الکرامۃ اور نہج الحق مین جو نقل کرتا ہی وہ بھی اسی قسم سے ہی خبردار رہنا چاہیے
کید سی و چہارم یہ کہ کوئی کتاب خلفاے اربعہ کے فضائل مین تالیف کرتے ہین اور اوسمین صحیح حدیثین اہل سنت کی
مع سنن اور مسانید و اجزا و معاجم انکے لاتے ہین اور جب نوبت ذکر فضائل جناب امیرؓ کی پہونچتی ہی اوسکے ضمن مین ایسی
کہ خلفاے ثلثہؓ کے حق مین قدح ہو بنا کر رکھتے ہین یا کتب امامیہ سے لاکر داخل کرتے ہین اور بعض نصوص صریحہ بابت
حقیت خلافت جناب امیرؓ یا اس بات کے کہ انکے ہوتے جو خلافت کرے وہ ایسا اور ایسا ہی درج کرتے ہین تا سننے دیکھنے والا
غلطی مین پڑ جاے اور فضائل اصحاب ثلثہؓ کو دیکھ کے یقین کرے کہ مصنف اسکا کوئی سنی پاک عقیدہ ہی اور سمجھے کہ
تصنیفات اہل سنت کی بھی خلفاے ثلثہ کے مذمت کی حدیثون سے خالی نہین پس یقین اوسکا بگڑ جاے اور دین مین اوسکے
رخنہ پڑے چنانچہ ایک کتاب بڑی اس صفت کی دیکھنے مین آئی کہ اوس کتاب مین اول ہر حدیث کے نام راوی اور
اوسکے مخرج کا بھی مرقوم تھا اس سبب سے بعضے بڑے بڑے اجل علماے حدیث کو تمیز میسر نہوا خلط ملط مین پڑ گئے اور
اس شیطنت شیطانی کا سراغ نپایا صاحب ریاض النضرہ فی مناقب العشرہ بھی دھوکا کھا کے اس قسم کی حدیثین اپنی
کتاب مین جو مجموعات فضائل خلفاے اربعہؓ سے ہی لایا ہی ہان اوس شخص کو جو فن حدیث مین خوب غور کرنیوالا ہی یہ دغا
التباس مین نہین ڈال سکتی کہ صحیح و موضوع مین فرق نکر سکے اسلیے کہ صاحب سلیقہ کو دیکھتے ہی بسبب رکاکت اور سخافت
یعنی سبکے الفاظ اون موضوعات و مخترعات کے معلوم ہو جاتا ہی کہ یہ سب ساختہ پرداختہ شیخ نجد کا ہی **کید سی و پنجم**
یہ کہ سابق اہل سنت شیعہ پر بعض مسائل قبیحہ مین طعن کرتے تھے شیعہ کے علماے ایک جماعت نے تدبیر دفع اوس طعن کی اسطور سے
کی کہ اپنی کتابونسے اون مسائل کو محو کر کے پرانی کتابین اپنی چھپا ڈالین اور اون روایتون کے مسائل کو اہل سنت کے
امامون کے نام لگا دیا کہ یہ مسائل انکے ہین جیسے اغلام یا غلام مملوک با امام مالک اور ابو حنیفہ سے مسئلہ لف حریر با ذکر
و خواہر اور اس قسم کے جھوٹ بنائے ہوے مسئلے سید مرتضی اور ابن مطہر حلی اور ابن طاؤس اور پسران مطہر حلی کے بہت
نقل کیے ہین غرض انکی اپنا حال چھپانے اور اپنے طعن ہٹانے کی ہی کہ بعد اسکے اہل سنت اپنے ہی طعن بچانیکے غم مین پڑ جاوین
شیعہ کے پیچھے نپڑین انکا پیچھا چھوڑ دین **کید سی و ششم** یہ کہ دو ایک بیتین سنیون کے بزرگونپر لگائین جنسے

صریح اونکا شیعہ ہونا معلوم ہوا اور مخالفت اہل سنت کی اور ادبی وزن وقافیہ او صفت وصنعت کی تراشی ہین اور کہتے ہین کہ اہل سنت نے واسطے رفع اپنی خفت وخجالت کے ان بیتون کو حذف اور ساقط کردیا ہی اور یہ ماجرا اکثر مقبولون اہل سنت مثل شیخ فرید عطار اور شیخ اوحدی اور شمس تبریزی اور حکیم سنائی اور مولانا روم اور حافظ شیرازی اور حضرت خواجہ قطب الدین دہلوی اور امثال انکے مین ظاہر ہوا ہی اور امام شافعی کے اشعار مین بھی انکے قد ملنے تین بیتین لگائی ہین اشعار امام شافعی کے یہ ہین **شعر** یا راکبا قف بالمحصب من منی + واهتف بساکن خیفها والناهض سحرا اذا فاض الحجیج الی منی + فیضا کملتطم الفرات الفائض + ان کان رفضا حب آل محمد + فلیشهد الثقلان انی رافضی + ترجمہ اے شتر سوار ٹھہر محصب مین کہ حدود منی سے ہی اور پکار رہنے والون نشیب دس مکان او راٹھنے والون کو وہان سے جو صبح کے وقت روانہ ہوتے ہین حاجی طرف منی کے روانہ ہونا مثل آب موج زن فرات کے کہ اگر محبت آل محمد رفض ہی تو جن وانس گواہ رہین کہ مین رافضی ہون یہ بیتین امام شافعی کی بمقابلہ نواصب کے ہین کہ جسکو محب اہل بیت کا جانتے تھے رافضی کہتے تھے اور اب بعض کتب شیعہ مین یہ تین بیتین اور جنسے صریح شیعہ ہونا اونکا ظاہر ہوتا ہی ان تینون اشعار مذکورہ کے ساتھ موجود کہ انسے اونکے شیعہ ہونے پر سند ڈھونڈی ہی وہ یہ ہین **شعر** قف ثم ناد باننی لمحمد + ووصیه وبنیه لست بباغض + اخبرهم انی من النفر الذی + لولاء اهل البیت لیس بناقض وقل ابن ادریس بتقدیم الذی + قدمتموه علی علی ما رضی **ترجمہ** ٹھہر پھر پکار دے یہ کہ مین محمد اور اونکے وصی اور اونکے بیٹون سے بغض رکھنے والا نہین ہون اور خبر دے اونکو کہ مین اوس گروہ سے ہون جو محبت اہل بیت کے توڑنیوالے نہین ہین اور کہدے کہ شافعی اس بات پر کہ کسی کی تقدیم علی پر کیجائے راضی نہین ہی اب جو کچھ فرق ان ابیات کے لغات اور ابیات شافعی کے لغات مین ہی فن عربی کے جاننے والون پر اظہر من الشمس مگر یہ کید انکا نہایت پوچ ہی کسواسطے کہ بنیاد کار ان بزرگوارون اور شریعت اور طریقت ان نامدارون کی سرسے پانون تک مذہب اہل سنت ہی ایسے ویسے دو ایک شعرون سے کوئی طفل مکتب بھی انکو شیعہ گمان نہین کریگا بعض شعرا انکے کوئی شعر کہتے ہین اور تمام اوسکو کسی بزرگ اہل سنت پر لگاتے ہین بدون الحاق کے جیسے اس شعر کو کہتے ہین کہ شافعی نے کہا ہی **شعر**

شفیعی نبیی والبتول وحیدر + وسبطاه والسجاد والباقر المجدی + وجعفر والثاوی ببغداد والرضا
وفلذته والعسکریان والمهدی + **ترجمہ** شفیع میرے پیغمبر اور بتول اور حیدر ہین اور دونو نواسے اونکے اور سجاد

بیٹے کاظم

اور باقر سخی اور جعفر مقیم بغداد اور علی رضا اور اونکے بیٹے دونو عسکری اور مہدی دیکھو جھوٹ ان شعرون کا تاریخ سے کیسا ظاہر ہی اور خداطرفی دلیل کسواسطے کہ تولد امام علی نقی کا ۲۱۲ھ مین اور تولد امام حسن عسکری کا

اونسے بہت پیچھے اور وفات شافعی کی سنہ عہد مامون عباسی مین اور وفات امام محمد تقی کی سنہ کہ کرخ مین مدفون ہوے امام شافعی انکے تولد و فوت مین کب موجود تھے اور امام حسن عسکری سر من راے مین کہ بنا کردہ معتصم کا ہی بستے تھے اور اب اس شہر کا نام سامرہ ہی امام شافعی نے زمانہ معتصم کا پایا ہی نہین البتہ امام شافعی سے فضیلتین اون لوگون کی جو اونکے وقت مین گذری ہین یعنی اہل بیت سے بیان کی ہین سو یہ مخصوص کچھ اونھین پر نہین جمیع اہل سنت نے اسکو عبادت سمجھا ہی اور قیام کیا ہی اور اہل سنت کی کتابون مین روایتین حدیثون کی ایمہ اہل بیت سے بہت ہین اور سلسلہ آبائی اہل بیت کا سلسلۃ الذہب نام رکھا ہی کیدسی و ہفتم کتب سیر اور تواریخ مین لوگون نے دیکھا ہی کہ بعض کاہن عرب کے اور عقلا انکے خواہ اہل کتاب سے سنکے خواہ بدد علم کہانت کہ فی الجملہ اوسوقت مین صحت رکھتا تھا اور شیاطین استراق سمع سے بند نہین ہوے تھے بت پرستی چھوڑکے انتظار نبی موعود کا کرتے تھے اور لوگون کو آپکے ہونیسے خبردار و آگاہ کرکے حصول سعادت متابعت کی حرص دلاتے تھے اون شخصون کی ضمن کلام مین بھی چند باتین ایسی ملا دین ہین جنسے معلوم ہو کہ مذہب حق رفض ہی اور اس بات کو بھی ایک مرد جاہل پر لگاتے ہین بعض جگہون مین اوسکے قول کی تائید و تصدیق کیواسطے پیغمبر سے جو روایت کرتے ہین وہ بھی ضمیمہ اوسکے قول کا بناتے ہین اور ان روایتون اور حکایتون پر بڑی خوشی اور بڑا فخر کرتے ہین از انجملہ قصہ جارود بن منذر عبدی کا ہی کہ انکی کتابون مین خوب پھیلا ہوا ہی حدیثون مین جو انکی تصنیف کی ہوی کتابین ہین اونہین اس قصے کو بڑی دھوم دھام اور زیب و زینت سے ذکر کیا ہی حاصل اوسکا یہ کہ جارود بن منذر عبدی نصرانی تھا کہ سال حدیبیہ مین مسلمان ہوا اور پیغمبر صلعم کے حقمین چند شعر بھی اسنے لکھے ہین کہ از انجملہ ایک یہ ہی **شعر** اَنْبَاءَ نَا الْاَوَّلُوْنَ بِاسْمِكَ فِيْنَا بِاِسْمِكَ وَبِاَسْمَاءِ اَوْصِيَاءِ كِرَامٍ ❊ یعنی خبردار کیا ہی ہمکو ہمارے اگلے لوگون نے تیرے نام سے کہ درمیان ہمارے ہی اور تیرے وصیون کے نام سے جو کرام ہین پس آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ایسا کوئی تم مین ہی کہ قس بن ساعدہ کو پہچانتا ہی جارود بولا یا رسول اللہ صلعم ہم مین سے ہر ایک اوسکو جانتا ہی مگر مین سب سے زیادہ اوسکے اخبار و اسرار سے مطلع ہون سلمان فارسی موجود تھے کہا ای جارود اوسکے حال سے ہمکو خبردار کر اور اوسکی کچھ باتین سنا چنانچہ پیغمبر نے بھی حکم بیان کا دیا تب جارود نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ شَهِدْتُ قُسًّا وَقَدْ خَرَجَ مِنْ نَادٍ مِنْ اَنْدِيَةِ اِيَادٍ اِلٰى صَحْصَحٍ ذِيْ قَتَادٍ وَسَمُرٍ وَعَتَادٍ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ بِنِجَادٍ فَوَقَفَ فِیْ اَضْحِيَانِ اللَّيْلِ كَالشَّمْسِ رَافِعًا اِلَى السَّمَاءِ وَجْهَهُ وَاِصْبَعَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ الْاَرْفَعَةِ وَالْاَرَضِيْنَ الْمُمْرِعَةِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَالثَّلٰثَةِ الْمَحَامِيْدِ مَعَهُ وَالْعَلِيِّيْنَ الْاَرْبَعَةِ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَيْنِ الْاَبْرَعَةِ وَجَعْفَرٍ

وموسی التبعة سمی الکلیم الضرعة اولئک النقباء الشفعة والطرق المتبعة درسة الاناجیل
ونفات کل باطل والصادقوا القیل عدد النقباء من بنی اسرائیل فهم اول البدایة وعلیهم تقوم الساعة
وبینهم تنال الشفاعة ولهم من الله فرض الطاعة اسقنا غیثا مغیثا ثم قال لیتنی ادرکهم
ولو بعد لأی عمری ومحیای ثم انشأ یقول اقسم قسما لیس به ملتا لو عاش الفی سنة لم یلق
منهم وساء ماحتی یلاقی محمدا والنجباء الحکماء هم اوصیاء احمد افضل من تحت السماء یعمی
الانام عنهم وهم ضیاء العمی لست بناسی ذکرهم حتی احل الرجماء قال الجارود قلت یا رسول الله
انبئنا بخبر هذه الاسماء التی لم نشهدها واشهدنا قس ذکرها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
یا جارود لیلة اسری بی الی السماء اوحی الله تعالی الی ان سل من ارسلنا قبلک من رسلنا علی
ما بعثوا قلت علی ما بعثوا قال بعثتهم علی نبوتک وولایة علی ابن ابی طالب والائمة منکما ثم عرفنی الله
تعالی باسماءهم ثم ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم اسماءهم واحدا بعد واحد الی
المهدی ثم قال قال الله تعالی هؤلاء اولیائی وهذا المنتقم من اعدائی یعنی المهدی

ترجمہ مین حاضر تھا قس کے پاس اور حال یہ کہ وہ نکلا تھا ایک مجلس سے مجلسون قوم ایاد سے میدان فراخ کیطرف کہ پہلو قتادہ مین رکھتا تھا اور میوے اور اسباب اور قس پہنے ہوے تھا حمائل پھر کھڑا ہوا چاندنی رات مین آفتاب کیطرح آسمان کو منہ کرکے اور اونگلیان اوٹھاکے بس مین اوسکے پاس گیا اور سنا تو کہتا تھا ای بار خدایا پروردگار آسمانون کے تہ بتہ اور زمینون مزروع کے بطفیل محمد خاص اور تین محمد اور چار علیون اور فاطمہ اور حسنین کاملین او جعفر رضا اور موسی رضا متبوع ہمنام کلیم بلند مقام کہ یہ گروہ سردار ہین سفارش کرنیوالو اور سیدھی راہ وحی پر بلانے والے کھونے والے جھوٹ کے راست گفتار موافق شمار سردارون بنی اسرائیل کے بس یہی اول وشروع ہین اور انھین پر قیامت قایم ہوگی یعنی ابتدا وانتہا عالم کی انسے ہی انھین سے حاصل ہوگی شفاعت اور انھین کی طاعت خدا نے فرض کی ہے پلا تو مجکو مینھ فریاد پونہچنے والیکا پھر کہا کاش یہ لوگ مجکو ملتے اگرچہ بدل مین دو چیزون کے ہوتا کہ وہ میری عمر ہی اور حیات پھر شروع کیا کہتا تھا قسم کہتا ہون مین پھر قسم کھاتا ہون مین اوسکی جسکو کوئی چھپانیوالا نہین ہی اگر دو ہزار برس زندہ رہے ہرگز انسے سنگدل نہو یہہ ۔ ماتنک کہ دیکھے محمد او انکے شرفا او حکما کو اور احمد کے وصیون کو کہ جو لوگ آسمان کے نیچے ہین سب مین بزرگتر یہ ہین اندھے ہین لوگ انسے اور یہ لوگون کی بینائی کے نور ہین مین نہین بھولنے والا ہون انکی یاد تا نہ تھم دھر کے

مجھپر ترین کلمہ جارود نے کہ مین نے کہا یا رسول خدا مجکو خبر دو ان ناموں کی کہ مین نے کبھی نہین دیکھا انکو لیکن آگاہ کیا مجکو قس نے انکے ذکر سے بس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای جارود شب معراج اللہ تعالی نے مجھپر وحی بھیجی کہ اون پیغمبرون سے ہمارے جنکو تجھسے پہلے بھیجا تھا پوچھ کہ وہ کس بات پر پیدا ہوے تھے سو مین نے کہا کہ کس بات پر پیدا ہوے تھے خدا نے فرمایا کہ تیری نبوت اور علی بن ابی طالب کی ولایت پر اور وہ لوگ جو تمسے پیدا ہوئین پھر بتاے مجکو خدا تعالی نے اونکے نام پھر ذکر کیے رسول خدا نے نام اونکے بترتیب ایک کے بعد دوسرا مہدی تک پھر فرمایا خدا تعالی نے یہ گروہ میرے دوستونکا ہی اور یہ پچھلا بدلا لینے والا ہی میرے دشمنون سے یعنی مہدی فقط آب وضع اور آثار افترا اس روایت کا دیکھو ظاہر اور ہویدا ہی خصوصًا رکاکت الفاظ اور اخیر کی حدیث تو ماہر عربیت پہ کھلم کھلا ہی مطلق کلام رسول سے مناسبت نہین اور نیز پسر اس جارود کا منذر نام عامل جناب امیر رض کا تھا انکی خلافت مین تمام خراج عاملیت کا اپنے تصرف مین لاکر بھاگا اور آپکے دشمنون سے ملگیا آپنے بہت نامے لعن اور ملامت کے لکھے مطلق خبر نہوا پس اگر باپ اوسکا حقیقت حال جناب امیر رض اور اونکی ذریت طاہرہ سے اس طور پر جیساکہ اوپر بیان ہوا خبردار ہوتا ممکن تھا کہ اپنے بیٹے کو خبر نکرے اور وہ بیٹا اسقدر بیحیائی کرے اور نیز پوتا اس جارود کا بن منذر شاگرد انس بن مالک اور عمدہ مصاحبون اونکے سے تھا اگر اس حدیث کی انکے خاندان مین کچھ اصل ہوتی تو تحصیل علم کی ایمہ اطہار سے کیون نکرتا انس بن مالک پر قناعت کیون کرتا البتہ کتب صحیحہ مین جو لکھا ہی وہ صرف اتنی بات ہی جو جارود نے کہی ہی وَالَّذِی بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَقَدْ وَجَدْنَا وَصْفَکَ فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَقَدْ بَشَّرَنَا بِکَ ابْنُ الْبَتُوْلِ یعنی وہ کوئی کہ پیدا کیا اوسنے تجکو حق پر بیشک پایا ہمنے وصف تیرا انجیل مین اور بشارت پائی تیری ابن مریم یعنی عیسی علیہ السلام سے اور رہا حال قس بن ساعدۃ الایادی سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسقدر روایت کی ہی قَالَ اِنَّ وَفْدَ بَکْرِ ابْنِ وَائِلٍ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغُوْا مِنْ حَوَائِجِھِمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ فِیْکُمْ اَحَدٌ یَعْرِفُ قُسَّ ابْنَ سَاعِدَۃَ الْاَیَادِیْ قَالُوْا کُلُّنَا نَعْرِفُہٗ قَالَ مَا فَعَلَ قَالُوْا ھَلَکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ بِہٖ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ بِعُکَاظٍ قَائِمًا یَقُوْلُ اَیُّھَا النَّاسُ اجْتَمِعُوْا وَاسْمَعُوْا وَعُوْا وَکُلُّ مَنْ عَاشَ مَاتَ وَکُلُّ مَنْ مَاتَ فَاتَ وَکُلُّ مَا ھُوَ اٰتٍ اٰتٍ اِنَّ فِی السَّمَآءِ لَخَبَرًا وَاِنَّ فِی الْاَرْضِ لَعِبَرًا مِّھَادٌ مَوْضُوْعٌ وَسَقْفٌ مَّرْفُوْعٌ وَبِحَارٌ تَمُوْرُ وَتِجَارَۃٌ لَنْ تَبُوْرَ لَیْلٌ دَاجٍ وَسَمَآءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ اَقْسَمَ قُسٌّ حَقًّا لَئِنْ کَانَ فِی الْاَمْرِ رِضًی لَیَکُوْنَنَّ بَعْدَہٗ سَخَطٌ وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّتْ قُدْرَتُہٗ دِیْنًا ھُوَ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ دِیْنِکُمُ الَّذِیْ اَنْتُمْ عَلَیْہِ مَالِیْ

أَرَى النَّاسَ يَذْهَبُونَ فَلَا يَرْجِعُونَ أَرَضُوا فَأَقَامُوا أَمْ تُرِكُوا فَنَامُوا ثُمَّ أَنْشَدَ أَبُو بَكْرٍ شِعْرًا كَانَ يَحْفَظُ لَهُ أَبْيَاتٌ فِي الذَّاهِبِينَ الْأَوَّلِينَ مِنَ الْقُرُونِ لَنَا بَصَائِرُ + لَمَّا رَأَيْتُ مَوَارِدًا لِلْمَوْتِ لَيْسَ لَهَا مَصَادِرُ + وَرَأَيْتُ قَوْمِي نَحْوَهَا يَسْعَى الْأَكَابِرُ وَالْأَصَاغِرُ + لَا يَرْجِعُ الْمَاضِي إِلَيَّ وَلَا مِنَ الْبَاقِينَ غَابِرُ + أَيْقَنْتُ أَنِّي لَا مُحَالَةَ حَيْثُ صَارَ الْقَوْمُ صَائِرُ + ترجمہ کہا بیشک اور تحقیق حال یہ ہی کہ ابوبکر بن اہل پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے پس ہرگاہ کہ فارغ ہوے وہ اپنے کاموں سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تم مین کوئی شخص ہی کہ پہچانتا ہو قس بن ساعدہ ایادی کو ہمنے کہا ہم سب اوسکو جانتے ہین آپنے فرمایا کہ اوسکا کیا حال ہوا عرض کیا وہ مرگیا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا مین اب دیکھتا ہون اوسکو شتر سرخ پر سوار بازار عکاظ مین کہتا ہی کہ اے لوگو جمع ہو اور سنو اور سیکھو جو زندہ ہی اوسکو موت ہی اور جسکو موت ہی اوسکو فوت یعنی نابود ہو جانا اور جو آنے والا ہی یقینا آنیوالا ہی بیر آینہ آسمان مین ایک خبر ہی اور زمین مین عبرتین ہین ایک ستون ہی رکھا ہوا اور آسمان ایک چھت کھڑے ہوے دریا مین روان موج زنندہ اور ایک سودا ہی بے نقصان رات تاریک ہی اور آسمان صاحب بروج قسم کھاتا ہی قس راستی کی کہ اگر کام مین ہی پسندیدگی ہوگی بعد اوسکے ناپسندیدگی بیشک نزدیک خدا کے کہ قدرت اوسکی غالب ہی ایک دین ہی کہ اوسکو اس دین سے جو تمہارا ہی دوست تر ہی کیا ہوگیا لوگونکو کہ مین دیکھتا ہون اپنی راہ چلے جاتے ہین باز نہین آتے آیا کوئی بات خوشی کی ملگئی جس پر ٹھہر گئے یا معاف کر دیے گئے جو جس سے سو رہے پھر پڑھا ابوبکر نے ایک شعر کہ اوسکو یاد تھا قس سے یعنی گذرے ہوے اور اگلے لوگون مین قرنون سے ہمارے واسطے عبرتین ہین ہرگاہ کہ ہمنے اپنے محل ورود کو دیکھا کہ موت ہی اور نہین ہی محل رجوع اور دیکھا مین نے اپنی قوم کو کہ ایسی جگہ دوڑتے ہین کہ جہانسے خورد و بزرگ لوٹکے نہین آتے گذشتہ کوئی میری طرف نہ باقی جو نسے کوئی باقی رہیگا بس یقین کیا مین نے کہ مین بھی ضرور اپنی قوم کی جگہ جانیوالا ہون اب اہل فہم اس عبارت اور عبارت سابق مین غور کرین جو قس کیطرف نسبت کی گئی ہی کہ فرق زمین و آسمان کا ہی کیا ہو الغات عربی جمع کر دینے سے بلاغت تو حاصل نہین ہوتی اور یہ قس ابلغ بلغاے عرب تھا عبارت سابقہ مین بجز اسکے کہ لغت قاموسیہ اوسمین جمع کر دیے ہین ذرا بلاغت کی بو بھی نہین چنانچہ داناے فن بلاغت پر پوشیدہ نہوگا واضح ہو کہ اول دلیل اس قصے کے جھوٹ ہونے پر یہ ہی کہ اگر ولایت حضرت امیر رضا اور امامت ائمہ اونکی ذریت کی شب معراج مین قرار پاتی ضرور پیغمبر صلعم اون لوگونکے شمار اور تواتر سے خبر دیتے کہ اتنے امام ہونگے اور فلان کے بعد فلان اور اس تواتر کو بیان فرماتے جیسے فرضیت نماز اور دیگر واقعات وہان کے مذکور فرمائے اور یہ امت کو پوچھنے

کہ وہ اوسی تواتر سے منقول ہوے اگر یون نہوتا تو ادنے درجہ یہ کہ حضرت امیر اور انکا خاندان تو ضرور ہی اس جرح سے
مطلع ہوتے اور آپسمین بابت دعوی امامت کے تنازع اور کھینچا کھینچ نہوتی اگر اگلی کتابون مین ہوتا تو یہود و نصاری
خبردار ہوتے اور عرب بھی جاہلیت اولی والے مطلع ہوتے حضرت کے زمانے سے جو قبل ہی وہی زمانہ جاہلیت کا ہی کہ
تمام فرقے شیعہ کے اوسکو روایت کرتے اور کیسانیہ اسماعیلیہ واقفیہ زیدیہ موافق مذہب اثنا عشریہ کے ہوتے دوسرے یہ کہ
اوس کلام مین جو منسوب بہ قس ہی ایمہ کا وصف نفاذ الاباطیل کے ساتھ یعنی دور کرنیوالی باطل باتون کی کیا ہی
حالانکہ یہ وصف خلاف واقع کسواسطے کہ حضرت ایمہ کو کسیوقت نفی باطل کی میسر نہوئی موافق زعم شیعہ اثنا عشریہ کے
ہمیشہ تقیہ اور خوف اعدا مین تیر کرتے رہے اور مروانیہ اور عباسیہ نے اباطیل کو انکے زمانے مین خوب رواج دیا ایسی ہی
وہ جو اوسکے کلام مین ہی صادقوا القیل اے راست گفتار سو ایسے بھی نتھے مطابق قول شیعہ کے کہ تقیہ کرتے کرتے عمر بھر
انکو صدق میسر ہی نہوا اور پڑھنا پڑہانا انجیل کا کسی امام سے کسی راوی نے روایت نہین کیا جیسا کہ پہلی عبارت
عربی مین ہی درسہ سفر الانا جیل کید سی و ہشتم یہ کہ حدیثین اپنی گڑھی ہوئی جناب پیغمبر صلعم سے منسوب کرتے ہین
کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی شیعہ علی سے نہ گناہ صغیرہ کو کوئی پوچھے گا نہ کبیرہ کو بلکہ انکی برائیان بھلائیونسے
بدل دیجائینگی اور یہ بھی کہتے ہین کہ حضرت نے خداے تعالی سے روایت کی ہی لا اعذب احدا والی
علیا وان عصانی یعنی نہین عذاب کرونگا مین کسی دوستدار علی کو اگرچہ میرے گناہ کرے ان مفتریاتے
بہت سے شہوت پرستون کی راہ ماری ہی اور کھوج لگایا ہی جو چاہتے تھے کہ ہر چیز مباح ہوجاے اب جو یہ دستاویز
ملگئی ہین سے حق بیحیائی اور فواحش کا ادا کرتے ہین کسی بات کو گنتی شمار ہی مین نہین لاتے یہ نہین سمجھتے کہ جب انکی
محبت کے وسیلے سے اور لوگونکا کوئی گناہ کچھہ کر نہین سکتا تو انھون نے خود تکلیفین بندگی و طاعت کی کیون
اوٹھائین ہمیشہ خوف الہی مین رہے ہر وقت ترسان و لرزان اور کیون عزیزون اقربا خدمتگار و غلام سبکو حرص
و تاکید طاعت کی کی اور دھمکی اور تہدید اختیار کرنے گناہون اور حرام چیزون کی فرمائی اور کسواسطے اول
دعوت لوگونکو نماز روزہ جہاد و حج اور بڑی بڑی مشقتون کی کرتے تھے اور اون چیزونکی کہ جنسے آدمی کو
الفت و عادت ہوتی ہی یعنی لذت و آرام کی انکے چھوڑ دینے کے باعث ہوتے تھے بلکہ سہل اور نزدیک راہ
اپنی محبت کی بتادیتے اور اسی بات کو مدار نجات اونکا جو دعوت کو آتے مقرر کرتے تو سہل راہ کے ہوتے سخت راہ مین
چلنا نہ پڑتا اور مکلفین کے حق مین لطف اور اصلح بات کہ اسمین صلاحیت زیادہ تھی بگڑنے نہین پاتی اور حیرانگی
بات ہی کہ اللہ تعالی کی کیسی رافت و رحمت بندون پر ہی اوسکی کتاب قرآن مجید مین کہین کسی نے اس راہ کا پتہ

کیون نہ بتایا اور اعمال وطاعات اور تقوی اور طہارت پر دعوت کو کیون منحصر رکھا الحاصل مقصود انکا ان بناوٹون سے
لوٹ پوٹ کر دینا احکام شریعت اور ترغیب لوگونکی طرف اباحت وزندقت کے ہی کہ اس قسم کی باتین سنین
اور ادھر رجوع ہون کیدسی ونہم یہ کہتے ہین کہ فضیلتین اہل بیت کی اور وہ جو جناب امیر کی امامت کے معاملے مین
خاص ہین جنپر آیات وحدیث وارد ہے تو دونون فریق کی مانی ہوئی ہین اور متفق علیہ شیعہ وسنی اور فضیلتین
اور ونکی یعنی خلفاے ثلثہ رض اور انکے مددگار اور سواے فضیلتون کے جو کچھ انکی خلافت کے حق مین وارد ہوا سب
مختلف فیہ ہی بس عاقلون کو یہ کرنا چاہیے کہ متفق علیہ کو اختیار کرین اور مختلف فیہ کو چھوڑ دین تو مقام شک وتردد سے
بچے رہین اور بمقتضاے دَعْ مَا يُرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيبُكَ یعنی جو چیز تجکو شک مین ڈالے اوسکو چھوڑ کے رغبت
اوس سے کر جو شک مین نہ ڈالے دونون ملتون یعنی اسلام ویہودیہ یا اسلام ونصرانیہ پر عمل کرتے رہین کسواسطے کہ یہ
شبہہ انکا مثل شبہہ یہود ونصاری کے ہی جو کہتے ہین نبوت موسی وعیسی علیہما السلام کی تو متفق علیہ ہی اور فضیلتین
اور تعریفین بھی دونون کی مجمع علیہ ہر دو ملت اور نبوت پیغمبر آخر الزمان اور اونکی فضیلتین تعریفین مختلف فیہ بس عقلمند کا
کام یہی ہی کہ متفق علیہ لیلے مختلف فیہ کو جانے دے یا شبہہ انکا مثل شبہے خارجیون کے ہی جو کہ خلافت شیخین کی اور فضائل
انکے انکے زمانے مین متفق علیہ تھے کوئی شخص صحابہ مین سے انسے باغی نہوا نہ کسی نے طعن ومذمت کے ساتھہ یاد کیا جب
انکے زمانے کو مدت گذر گئی اگر کسی فرقے نے بزمان رواج دروغگوئی تہمت انپر لگا دی ہو تو کیا اعتبار اسلیے کہ اونکے زمانے کو
دیکھا نہین جھوٹی باتین سن سنکے بد اعتقاد ہوگئے اور خلافت ختنین یعنی ہر دو داماد عثمان رض وعلی رض کی خود انکے زمانے ہی مین
تلخ ومکدر رہی بلکہ کدورات مخالفت ومنازعت کہ انکے امثال ورکنبے بسر والے ہی منکر انکی خلافت وبزرگی کے ہوسے اور
طعن وتشنیع کرتے رہے آخر عقلمند وہی ہی کہ متفق علیہ کو لے اور مختلف فیہ سے کنارہ کرے جواب ان سب شبہات کا
ایک بات ہی کہ متفق علیہ کو لینا اور مختلف فیہ کو چھوڑ دینا اوسوقت مقتضاے عقل ہی کہ اون دونون مین بجز اتفاق
واختلاف کے اور کوئی دلیل باقی نہ جاے پس اگر اور دلیلین قوی بھی ایک جانب مین مرجح پڑین تب اتفاق
واختلاف سے کیا کام پیروی دلیل کی لازم سمجھنا چاہیے کہ اَلْحَقُّ حَقٌّ وَاِنْ قَلَّ نَاصِرُوْهُ وَالْبَاطِلُ بَاطِلٌ وَاِنْ كَثُرَ نَاقِلُوْهُ
یعنی حق حق ہی اگرچہ مددگار حق کے تھوڑے ہون اور جھوٹ آخر جھوٹ ہی اگرچہ اسکے نقل کرنیوالے بہت ہون
اب کیا اچھا ہوتا جو فرقے شیعون کے اسی قاعدے پر جمجاتے اور متفق علیہ سے مختلف فیہ کیطرف خروج نکرتے لیکن
بحکم يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ کے یعنی جو کہتے ہین وہ کرتے نہین انکے قاعدون مقررہ فقہیہ سے یہ بات مقرر ہی کہ جب
دو روایتین امام سے وارد ہون ایک مخالف عام دوسرے موافق اونکے تو مخالف کو پکڑنا چاہیے موافق کو چھوڑنا کسواسطے

کہ مدار حقیقت مخالفت عامہ پر ہی لو اس قاعدے کو اوپر کی تقریر کے ساتھ تولو اور عقل و دانش ان بزرگون کو تولو اور
انشاء اللہ تعالی باب امامت اور باب مطاعن مین ظاہر ہو جائیگا کہ فضائل اور مناقب اصحاب ثلثہ رضہ بلکہ جمیع صحابہ رضہ
کی روایات شیعہ اور سنی دونون مین باتفاق وارد ہین اور لعن و طعن کرنا ان بزرگوارون خاص در خاص کا بعض
روایات شیعہ مین پھر کام عقلا کا تو معلوم ہی ہی جو کرنا چاہیے کید جہلم یہ کہ شیعہ اپنے مذہب کو حق اور اہل سنت کے
مذہب کو باطل بتاتے ہین اور حق و باطل ہونے کی دلیل یہ پکڑتے ہین کہ شیعہ کا قطعی قول ہی کہ ہم جنت کو جائینگے
دوزخ سے نجات پائینگے اہل سنت قطعی نہین کہتے کہ ہم بہشت کو جائینگے یا دوزخ کو اور جازم سزاوار پیروی
زیادہ ہی شاک درامر خود سے (شک کرنے والا) یعنی جسکو اپنے کام مین شک ہو یہ استدلال اور دلیل پکڑنا خود صریح باطل ہی اسلیے
کہ اہل سنت کچھ شک و تردد نہین رکھتے اس بات مین کہ جو کوئی ایمان صحیح اور اعمال صالحہ پر مریگا ناجی اور جنتی ہوگا
لیکن جو انجام کار کسیکو معلوم نہین ہر فرد بشر کو بالخصوص اسطور پر کہ یہ بھی اور وہ بھی اور فلان بھی سب جنتی اور
ناجی ہین بتانا ہمیعنی ہی بلکہ اوس صورت جزم کرنے اور خدا سے نہ ڈرنے مین امن ہی مگراہی سے جسکی نسبت فرمایا ہے
فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ یعنی دنیا مین زیانکارون کو ہم اپنے مکر سے امن دیتے ہین تا عقبی مین
خوب سمجھین اور اوس تفسیر مین جو امام حسن عسکری کے ساتھ منسوب ہی صریح فرمایا ہی کہ جو خدا سے نہین ڈرتا ایمان ہی
نہین رکھتا اور ادعیہ صحیفہ کاملہ مین کہ شیعہ کے نزدیک حضرت امام سجاد رضہ سے بتواتر روایت کیا ہوا ہی جگہہ جگہہ خوف
اور ہراس عاقبت کار سے بیان فرمایا ہی اور معہذا یہ استدلال بجزم انکا گھٹا ہوا ہی جزم یہود و نصاری اور غلاۃ
و قرامطہ اور حمیریہ اور اسماعیلیہ سے کہ اپنی نجات کا یقین رکھتے ہین ایک گروہ تو انہین سے کہتے ہین نَحْنُ
اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ یعنی ہم اللہ کے بیٹے اور اوسکے دوست ہین ایک گروہ حلول و اتحاد خداے تعالی کی آپمین
یا اپنے ساتھ اسکے قائل ہین ایک گروہ رفع تکالیف شرعی کا اپسے اعتقاد کرتے ہین پس چاہیے کہ پیروی ایسون کی
بہتر اور لایق تر ہو سو وہ بالاتفاق باطل کید جہل و یکم اہل سنت پر طعن کرتے ہین کہ یہ اپنے دین مین پیروی و اقتدا
غیر معصومونکی کرتے ہین اور غیر معصوم جو بالیقین خود ہدایت پایا ہوا نہین ہی وہ غیر کو کسطرح ہدایت کریگا
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ
ترجمہ یعنی جو کوئی راہ حق کی طرف رہنما ہووے وہ پیروی کے لیے سزاوار تر ہی یا وہ کہ خود ہی راہ نپا سکے جبتک
کہ کوئی نہ بتائے پس بتاؤ تمھارا حکم اسمین کیا ہی الغرض اہل سنت ایسے ہین جیسے وہ اندھا کہ جسکا کوئی ہاتھ پکڑنیوالا
نہو اور چاہتا ہی کہ اپنے گھر پہونچون لیکن راہ بہک جانے سے حیران و متردد ہی اسی حال مین ایک شخص پیدا ہوگیا

مگر اسکے گھر سے وہ بھی واقف نہین ہی یہ اندھا اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ مین دیدے اور اسکے پیچھے ہولے یہ شخص ناواقف اوسکو بیابان خاردار مہلک مین جہان سباع وحشرات موذیہ بہت ہون پونہچا کے ہاتھ اپنا چھوڑا لے اور کہدے کہ تو اپنے مطلب کو پونہچگیا جواب اس طعن کا یہ کہ اہل سنت کو اقتدا سواے خاتم النبیین سید المرسلین اور قرآن مجید اور فرقان حمید کہ حبل اللہ المتین یعنی اللہ کی مضبوط ڈوری ہی جسکو پکڑکے اوپر چڑھجاتے ہین اور کسی سے نہین ہی اصل پیشوا اور امام انکے یہ ہین لیکن نقل احادیث رسول صلعم اور فہم معانی قرآن مین محتاج ہوتے ہین روایت صحابۂ کرام اور اہل بیت عظام کے کہ رسول خدا صلعم نے انکے حق مین گواہی راستی اور نکوئی اور نجات اور بہتری کی دی ہی اور صحابہ رضا اور اہل بیت اپنے شاگردون اور مصاحبون کے حق مین کہ سب اخیار وابرار تھے مثل آنحضرت صلعم کے گواہی دیتے آئے ہین اور ایسا ہی قرن در قرن ہوتا چلا آیا ہی بخلاف شیعہ کہ اپنے اور اپنے امامون کے درمیان مین جھوٹون مفتریون دنیا طلبون کو واسطہ بناتے ہین اور تعجب یہ کہ انہین کی کتب صحیحہ مین لکھا ہی کہ ایمہ عظام نے اس گروہ بدبخت سے ہزارون بیزاری کے ساتھ تبرا فرمایا ہی اور لعنت کی ہی کہ اکثر انمین مجسمہ اور مشبہہ اور اباحیہ اور حلولیہ گذرے ہین پس مثال اہل سنت کے مثل اوس شخص کے ہی کہ ارادہ ملازمت بادشاہ کا دلمین کیا اول تو آپکو کسی ایک اوس سرکار کے لگاؤ والون تک پونہچایا کہ اوس لگاؤ والے نے اسکو کسی امرا اور امیر نے کسی وزیر تک پونہچا دیا کہ وہ وزیر وامیر ومنتسب سب مشہور توسل وتقرب والے بادشاہ کے ہین کہ سب خاص وعام اوس ملک کے کہہ رہے ہین کہ ان وزیر وامیر کے حق مین بڑی عنایت بادشاہ کی ہی اور بہت بڑا التفات ہی اور مثال شیعہ کے اوس شخص کیطرح ہی کہ چاہتا ہی غائبانہ بادشاہ سے بے اطلاع اوسکے سند کسی پرگنے یا جاگیر کی حاصل کرے اور جعلسازون اور فریبیون اور مہر کھودنیوالون دغابازون سے ملکر کہ یہ سب بھی بادشاہ سے چھپے ہوے اور ترسان لرزان ہین اور بادشاہ ہر روز منادی انکے ہاتھ ناک کاٹنے کی کرتا ہی وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ یعنی یہ مثالین ہمنے بیان کین ہین لوگون کیواسطے شاید وہ سوچین **کید جہل و دوم** صحابہ پر جھوٹ بناتے ہین کہ قرآن مجید مین تحریف کی اور وہ آیتین جو فضیلت امیر المومنین اور اہل بیت مین نازل ہوئین تھین اور انکی مدد اور پیروی کی مخلوق کو تحریص وترغیب کرتی تھین اور قبول اطاعت کی سب قرآن سے ساقط کردین اور نکال ڈالین اور یہ کہ تمام صحابہ رضہ نے آنحضرت صلعم کی نصیحت ووصیت کے خلاف پر اتفاق کرکے غصب حق اہل بیت کا کیا اور جور وظلم انپر روا رکھا جواب اس طعن کا قرآن مجید مین موجود اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اور فرمایا دوسری جگہہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ

جواب

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور فرمایا اُذِنَ لِلَّذِيْنَ
يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ
وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوٰتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ
كَثِيْرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ اور فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا
سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ یعنی پہلی آیت کے ہمنے آپ اوتاری ہی یہ نصیحت اور ہم ہی اوسکے نگہبان ہین یعنی دوسری آیت کے وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم مین ایمان لائے ہین اور کیے ہین کام نیک البتہ پیچھے حاکم کریگا اونکو ملک مین جیسا حاکم کیا تھا اونسے اگلون کو اور جما دیگا اونکو دین اونکا جو پسند کر دیگا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈرکے بدلے امن میری بندگی کرینگے شریک نکرینگے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا بعد اسکے سو وہی لوگ ہین بےحکم یعنی تیسری آیت کے حکم ہوا اونکو جنسے لوگ لڑتے ہین کہ اونپر ظلم ہوا اور اللہ اونکی مدد کرنے پر قادر ہی وہ جنکو نکالا اونکے گھرون سے اور کچھ دعوی نہین سواے اسکے کہ وہ کہتے ہین ہمارا رب اللہ ہی اور اگر نہ ہٹایا کرتا اللہ لوگونکو ایک سے ایک توڈھائے جاتے تکیے اور مدرسے اور عبادتخانے اور مسجدین جنمین نام پڑھا جاتا ہی اللہ کا بہت اور اللہ مقرر مدد دیگا اوسکو جو مدد کریگا اوسکی بیشک اللہ زبردست ہی زور والا وے لوگ کہ اگر ہم اونکو مقدور دین ملک مین قایم کرین نماز اور دین زکوۃ اور حکم کرین بہلے کام کا اور منع کرین برے سے اور اللہ کے اختیار ہی آخر ہر کام کا چوتھی آیت کے معنی محمد صلعم رسول اللہ کا ہی اور جو اوسکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو دیکھے اونکو رکوع مین یا سجدہ مین ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی نشان اونکا اونکے منہ پر ہی سجدے کے اثر سے **کید چہل و سوم** یہ کہ اولوالعزم رسولون پر بہتان لگاتے ہین کہ صبح اور شام اور رات اور دن اپنی دعاؤن اور ذکرون مین یہ دعا خدا سے مانگتے تھے کہ ہمکو شیعہ علی کی گروہ مین داخل کرے اور نہین سمجھتے کہ اس افترا مین بہتان عظیم انبیاے اولوالعزم کی نسبت راہ پاتا ہی کہ خداے تعالی نے یہ دعائین ہمیشہ متواترہ انکی ہرگز قبول نفرمائین نہ انکو مطلع کیا کہ ابھی دور شیعہ علی کا دور ہی تم کیون خواہش بیوقت و بیمحل کرکے تکلیف اوٹھاتے ہو اور اسی مقام مین وہ جو احادیث واہیہ ضعیفہ اہل سنت سے شیعہ کی مدح مین

وارد ہوئی ہین ذکر کرتے ہین اول تو صحیح ٹھہرنا اون روایات کا ایک امر ناشدنی ہی دوم لفظ شیعہ کو اپنے اور اپنے امثال پر یا دعا کرنا محض باطل بلکہ شیعہ حقیقی مرتضی علی رض کے اہل سنت وجماعت ہین کہ اونکے چلن پر ہین اور کسی سے برے نہین ہر ایک کو نیکی سے یاد کرنے والے عقائد و اعمال مین پیرو قرآن و حدیث اور سیرت آنحضرت صلعم کے سابق بھی گذرا کہ دراصل یہ لقب خاص شیعہ اولی تھا کہ وہ پیشوا اہل سنت وجماعت کے ہین پھر رفتہ رفتہ یہ لقب انسے متروک ہوا اسواسطے کہ اور مبطل و مدعی اسمین داخل ہوگئے لہذا یہ لقب اہل رفض و اباحت اور زندیقونکا مقرر ہوا اور ان فرقون خسیس کے برے نامون سے ٹھہرا جیسے مومن جولاہا اور مصلے خیرات خورہ اور رشیدی حبشی اور حلال خور بھنگی اب اگر اہل سنت اس لقب سے بچین اور پرہیز کرین تو کچھ اندیشہ نہین ہی کہ اس لقب مین وہم خباست و نجاست ہو گیا

کید چہل و چہارم یہ کہ جناب امیر رض کو تمامی انبیا پر فضیلت دیتے ہین اور رسولون پر سواے آنحضرت صلعم کے سب انکے مساوی اور ہمسر جانتے ہین اور نیز جمیع ملائکہ اور حملۃ العرش اور خزنۃ الکرسی پر اور اس معاملے مین مبالغہ عظیم کرتے ہین ساری بنیاد اس مبالغے کی یہ ہی کہ جب سننے والا اسقدر بزرگی کا آپکی معتقد ہوگا تو یہ یقین جانے گا کہ انکے ہوتے امر خلافت مین کسیکا دخل نہین پہنچتا تھا انھین کو ہونا چاہیے تھی مگر یہ نہین سمجھتے کہ خلافت موقوف فضیلت پر نہین ہی باوجود جبرئیل ع و میکائیل ع کے طالوت دباغ یعنی موچی چمڑے پکانیوالا غیب سے خلیفہ مقرر ہوا جہان یہ دونو ملائک مقرب بھی موجود تھے اور شمویل پیغمبر یہان دنیا مین موجود اونکو بھی چھوڑ کے منصب خلافت سے اسکو سرفراز کیا بس خلافت کے معاملے مین بشر کو ملائکہ پر ترقی ہی اسواسطے کہ خواص بشر کے افضل ہین خواص ملائکہ سے وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ یعنی زیادہ دی طالوت کو کشایش علم و جسم مین یہ اوسکے حق مین ارشاد ہوا اسلیے کہ سرانجام مہمات ملک گیری اور ربط و کشاد امور مملکت کی اور چیز ہی اور اشرفیت نسب و رقت علم اور رسائی ذہن کی اور چیز

کید چہل و پنجم انکی کتابون مین اور انمین شایع اور مسطور ہی کہ دشنام خلفاے راشدین اور ازواج مطہرات سید المرسلین کی کہ عائشہ صدیقہ اور حفصہ رض معظمہ ہین افضل و اقرب عبادتون سے ہی اور دشنام عمر رض کی نسبت تو کہتے ہین اَفْضَلُ مِنْ ذِكْرِ اللهِ اللهُ اَكْبَر یعنی اللہ کے ذکر سے بھی افضل اور بڑھکے ہی چنانچہ بہت احمق بیوقوف انکے اس عقیدے مین فریفتہ ہوکر اکثر فرضی عبادتون کو ترک کرتے ہین اور اس افضل عبادات پر بجالاتے ہین اور ہمیشہ یہی کہتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ بشر مین جو کوئی گمراہ و بدکار ہوجاتا ہی وہ شیطان کے بہکانے سے ہوتا ہی بس گمراہی و بدکاری شیطان کی ایسے مرتبہ اعلی کو پونہچی ہوئی ہی کہ اوس مرتبے کو پونہچنا مقدور کسی بشر کا نہین تاہم لعنت ایسے گمراہ و بدکار یعنی شیطان کو کسی شریعت اور کسی ملت مین قربت نہین لکھا ہی کہ جس سے قرب الہی حاصل ہو اور عبادت نہین گنا

غرض وہ لوگ جو برسون صحبت جناب خیر البشر مین رہے اور حقوق اونکی صحبت کے ثابت اور علاقے نازک مثل خسری اور خویشی اور دیگر قرابت کے انکے اور آنحضرت کے باہم مستحکم اور ایکجماعت کثیر مسلمانان کہ اہل سنت وجماعت ہین بلکہ غیر انکے فرقہ اسلامیہ سے مثل معتزلہ اور کرامیہ اور نجاریہ کے بہت تعظیم و توقیر ان بزرگوارون کی کرتے آئے ہین اور حال اہل سنت کا معلوم کہ یہ لوگ ہمیشہ فرقۂ اسلامیہ مین ہوے ہین اور انکے فرقے مین ایکجماعت گذری ہے پرکھنے والی احوال مردم کی اور مدح کو مدح اور قدح کو قدح ظاہر کردینے والی تا مدح کی جگہہ قدح اور قدح کی جگہہ مدح نہونے پائے اور احادیث نبویہ کے نقل کرنے مین بڑے محتاط جیسے کہ ذہن روشن اور فہم سلیم انکے ضرب المثل ہین دیکھو فلسفیات و مسائل ریاضیات اور طبعیات اور الٰہیات مین کیسے غور و خوض کیے ہین کہ اگر واضعین ان علمون کے انکی موشگافیان دیکھتے کیسے کیسے ممنون ہوتے یہ خوض و غور ہے انکا شاہد حال نکاہی اور بہت علوم مخترع اور نکلے ہوے انکے ہین مثل علم اصول اور فنون ادبیہ اس قسم کی جماعت چند اشخاص کی مدح اور تعظیم و توقیر مین اجماع کرتے ہین نہ اقل پس جو لوگ کہ طعن و قدح کرتے ہین اونکی طعن و قدح مین شبہہ پیدا ہوتا ہی لہذا اوس کام پر جرأت کرنا جسکے دو جہت ہون کام عاقل کا نہین پھر اپنے پیشواؤن کی روایتون پر جنکا حال جلدی معلوم ہوگا ایسا فریب کھانا اور مغرور ہوجانا فکر آخرت کی حزم و احتیاط سے دور پڑتا ہی کید چہل و ششم یہ کہ اپنی حدیثون کی کتابون مین چند موضوعات روایت کرتے ہین اس مضمون کے کہ خداے تعالے وحی بھیجتا رہا آنحضرت صلعم کو کہ مانگ ہمسے تو تجکو ہدایت حبّ علی رضی کی کرین جو ابن ابی طالب ہی اور متاخرین انکے اس اخبار کو خوب رواج و شہرت دیتے ہین اور نہین سمجھتے کہ اس بندش اور بناوٹ مین تو ایک بڑا قصور جناب پیغمبر کو پہونچتا ہی بچند وجہ اول یہ کہ محبت علی رضی کی کہ فرض ایمان اور رکن دین ہی آپکو حاصل نتھے دوسرے یہ کہ آنحضرت اس امر کے حصول کرنے مین غفلت اور سستی کرتے تھے جب تو بار بار تاکید حضور اقدس سے آتی تھی تیسرے یہ کہ خداے تعالیٰ نے اس امر ضروری مین آنحضرت صلعم کو محتاج سوال کا رکھا خود بخود بے طلب کیون نہ دیدیا اور ہی یہ کہ جملہ نبیون کو ضروریات ایمانی ابتداے خلقت سے حاصل ہوتی ہی غرض کہ یہ گروہ واضع اپنی روایات وضع کرنے مین ایسے ہین جیسے کسی عاقل نے کسی غافل کے حق مین کہا ہی بَنیٰ قَصْرًا وَهَادَمَ مِصْرًا یعنی محل بنایا اور شہر ڈھایا کید چہل و ہفتم ایک گروہ نے انکے علما سے یہ بھی کیا ہی کہ بظاہر کسی مدت مین مذاہب چارگانۂ اہل سنت سے داخل ہوکے اوس مذہب مین آپکو ایسا پکا اور مضبوط کیا کہ لوگ اوس مذہب کے ظاہر و باطن امتحان اور تجربے انکے کرکے انکو مقتدا اور پیشوا اپنے مذہب کا گمان کرنے لگے اور متولی درس و تدریس مدرسون اوس مذہب کے ہوے حتی کہ فتوی نویسی اس مذہب والونکی بھی انکے سپرد ہوئی جب مرنے لگے اور آمد آمد ملک الموت کی سنی کہدیا کہ ہمکو مذہب شیعہ حق معلوم ہوا اور وصیت کی کہ متولی غسل اور ہماری تجہیز و تکفین کا

یہی فرقہ ہوا اور رافضین کے قبرستان مین ہمکو دفن کرین اس سے یہ مطلب کہ شاگردون اور معتقدون اور دوستون اور مخلصونکو جو انکے تھے شک و شبہہ پیش آجاے خیال کرین کہ ایسا ثقہ مرد مرتے وقت اگر مذہب شیعہ کو راست و درست نہ دیکھتا تو کیون راغب ہوتا آخر مذہب اہل سنت کو باطل سمجھا ہی جب تو اوس سے علیحدہ ہوا قَالَ ابْنُ الْمُطَهِّرِ الْحِلِّيّ فِيْ كِتَابِ مِنْهَجِ الْكَرَامَةِ كَانَ اَكْثَرُ مُدَرِّسِي الشَّافِعِيَّةِ فِيْ زَمَانِنَا حَيْثُ تُوُفِّيَ اَوْصٰى بِاَنْ يَتَوَلّٰى اَمْرَهٗ فِيْ غُسْلِهٖ وَتَجْهِيْزِهٖ بَعْضُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْ يُدْفَنَ فِيْ مَشْهَدِ الْكَاظِمِ عَلَيْهِ السَّلَام ترجمہ ابن مطہر حلی اپنی کتاب منہج الکرامۃ مین لکھتا ہی کہ ہمارے زمانے مین اکثر مدرس شافعی تھے کہ مرتے وقت وصیت کی کہ اونکی تجہیز تکفین اور غسل کے کام مین بعض مومن رہین اور مشہد مین کاظم علیہ السلام کے دفن کیے جائین کید چہل و ہشتم بعض نے انکے علماے مشہور سے ایک کتاب تصنیف کرکے اوسمین لکھا ہی کہ اکثر مشایخ اور علما اہل سنت کے امامیہ مذہب ہوے ہین بظاہر پردہ رکھتے تھے اسی قسم سے ہی کتاب وفیات الاعیان شیعہ تالیف ایک علماے عراق سے کہ اوسمین بایزید بسطامی اور معروف کرخی اور شقیق بلخی اور سہل بن عبداللہ تستری وغیرہ مشایخ مشہورین اہل سنت کو امامیہ مین شمار کیا ہی اور اونکے اقوال اور کلام سے بہتان اور بناوٹ کی باتین نقل کی ہین کہ صریح دلالت کرتی ہین کہ یہ بزرگ فرقہ امامیہ سے تھے اور مناقب اور محاسن اور کرامتین انکی سب اوسمین لکھی ہین اسی جنس سے ہی کتاب مجالس المومنین تالیف قاضی نوراللہ شوستری کی جسمین بہت بہت یہ مناقب وغیرہ موجود ایک شخص نے علماے ہرات سے کہ اسکا ہم مذہب تھا اس سے بطریق نصیحت کہا کہ اس کتاب مین روایات و حکایات اور نقل و اخبار سے جو کچھ بھرا ہی خلاف واقع اور ثقات شیعہ اور سنی دونون کے نزدیک بے اصل اور باطل ہی نہ کتب تواریخ و اخبار مین اصلا انکا نشان و اثر قاضی نے جواب دیا کہ یہ مین بھی جانتا ہون لیکن میری غرض یہ ہی کہ جو کوئی اس کتاب مین یہ روایات و حکایات دیکھے گا یا کسی مخبر سے جسنے اسکو دیکھا ہوسنے گا ضرور لوگون سے نقل کریگا بسبب نادر اور غریب ہونے سے خوب پھیل جائین گی اور رفتہ رفتہ مروی کتابون مین داخل ہو جائین گی شہرت پائین گی فراخی فرقہ شیعہ کی اور بڑھجائیگی اہل سنت کے ذہنون مین شبہہ پڑجائیگا اگر محقق اہل سنت کے گوش قبول سے نہ سنین گے تو کیا تھوڑے بہت لوگ عوام اہل سنت کے ضرور انکو اختلاف روایات پر لحاظ و قیاس کرینگے چنانچہ متاخرین علماے شیعہ عراق اور خراسان کے متفق ہین اس بات پر کہ جو کچھ مجالس المومنین مین ہی سب مخترعات قاضی کا ہی کید چہل و نہم بعض راویون نے انکے بہتان عظیم ایمہ عظام پر لگایا ہی اور نقل کرتے ہین کہ بعض امام کو خواب مین رویت جناب رسالت مآب کی نصیب ہوئی کہ آپ ایک شاعر کی شعراے شیعہ سے تعریف کرتے تھے اور دعاے خیر فرماتے تھے اس سبب سے کہ اوسنے تولاے اہل بیت اور تبرا سے

خلفائے ثلثہؓ اور دیگر صحابہؓ مین ایک قصیدہ کہا تھا کہ اوسکو آپ بار بار پڑھتے تھے اور لذت اوٹھاتے تھے اسی جنس سے
ہی وہ جو سہل بن دینار روایت کرتا ہی کہ ایک دن مین پہلے سب شیعون سے امام رضا کی خدمت مین مشرف ہوا
امام خلوت مین تھے کوئی بجز میرے حاضر نتھا فرمایا مرحبا یا ابن دینار خوب آگیا مین ابھی بلانیکو آدمی بھیجتا تھا کہ تجکو
بلاؤن اسی حالت مین امام اونگلی اپنی زمین پر رکھے ہوئے انداز فکر کا ظاہر کر رہتے تھے یعنی فکر مند تھے مین نے
عرض کیا یا ابن رسول اللہ مجکو کس غرض سے یاد فرماتے تھے کہا مین نے ایک خواب دیکھا ہی اوسنے مجکو رنج مین
ڈالا ہی سونے نہین دیا مین نے پوچھا خیر باشد وہ کیا ہی فرمایا مین دیکھتا ہون کہ میرے واسطے سیڑھی لگائی ہی
جسکے سو ڈنڈے ہین مین اوسپر چڑھگیا ہون مین نے کہا کہ مبارک ہو آپکی عمر سو برس کی ہوگی پھر فرمایا کیا دیکھتا ہون
کہ ایک برج سبز رنگ مین پونہچا ہون ایسا صاف شفاف کہ اوسکے اندر کا حال باہر اور باہر کا حال اندر
معلوم ہوتا ہی اور رسول خدا اوس قبّے مین بیٹھے ہین اور جانب راست اونکے دو نوجوان خوش چہرہ ہین
ایک اونسے ایک بوڑھے کے زانوسے لگا ہوا ہی اور وہ بوڑھا نہایت منحنی کبیر السن ہی کہ بھوین اوسکی آنکھون پر
جھولی ہوئی ہین پس مجکو رسول خدا فرماتے ہین کہ سلام کر دونون کو کہ تیرے دادا حسنؑ اور حسینؑ ہین مین نے
دونون کو سلام کیا پھر فرمایا کہ سلام کر ہمارے شاعر اور مصاحب کو جو دنیا مین بھی تھا یہان بھی ہی یعنی سمعیل
بن محمد حمیری مین نے اوسکو بھی سلام کیا بعد اس گفت و شنید کے رسول خدا صلعم نے اوس بوڑھے شاعر سے
فرمایا ہان لاوہ چیز جس سے مشغول تھے ہم اوس بوڑھے شاعر نے قصیدہ پڑھنا شروع کیا اور بڑا لنبا قصیدہ پڑھا
جب اس بیت پر پونہچا **شعر** قَالُوا اللهُ لَوْ شِئْتَ أَعْلَمْتَنَا إِلَى مِنَ الْغَايَةِ وَالْمَفْزَعُ ترجمہ کہا اونھون نے
اوسکو اگر چاہتا ہی تو کہ آگاہ کرے ہمکو کسکی طرف ہی انتہا کام کی اور مرجع فزع کا رسول خدا صلعم نے فرمایا
اے سمعیل ذرا ٹھہر پھر دونو ہاتھ اپنے دعا کو اوٹھائے اور کہا اے معبود میرے اور بادشاہ میرے تو گواہ ہی
اس بات پر کہ مین نے بتلا دیا ہی انکو جس سے غایت و مفزع ڈھونڈھین اور ہاتھ کا اشارہ جناب امیر کیطرف
کیے جلتے تھے پھر میریطرف متوجہ ہوکے فرمایا کہ اے علیؑ اس قصیدے کو یاد کرلے اور ہمارے شیعون سے کہدے
وہ بھی یاد کرلین غرض جو کوئی اس قصیدے کو یاد کرلیگا مین اوسکے واسطے ضامن بہشت کا ہون امام رضا
فرماتے ہین کہ جد میرے رسول خدا بار بار بیتین اس قصیدے کی مجکو یاد کراتے تھے تو مین نے یاد کرلیا چنانچہ
تمام قصیدہ یہ ہی اور چار بیتین اسکی متضمن دشنام قبیح صحابۂ کبار مین ہین پس کسی مسلمان کو لازم نہین ہی کہ
اپنی زبان و قلم کو اونکی تحریر و تقریر مین آلودہ اور گندہ کرے لیکن ہماری غرض اون بیتون کے لکھنے سے یہ ہی

کہ بعض طرفداران لوگون کے کہ قائل برات کے اس تہمت سے ہین انصاف کرین اور شدت آمیزش انکے حسد کی
نسبت صحابۂ کبار رض کے معلوم کرین کہ ایسے شتم قبیح کے ساتھ عقلا فرعون وہامان سے بھی گفتگو کرنے کو نہایت بد
سمجھین گے اسپر یہ ضمانت بہشت کی روایت کرتے ہین مگر کیا کیا جاے آخر قرآن مجید مین بھی بنظر حکمت کلمات کفر
و زندقت زبان کافرون اور زندیقون سے نقل و روایت فرماے ہین جیسے یَدُ اللهِ مَغْلُوْلَةٌ یعنی ہاتھ اللہ کا
بندھا ہی اور هٰذَا سِحْرٌ كَذَّابٌ یہ جادوگر بڑا جھوٹا ہی اور عُزَیْرُ ابْنُ اللهِ یعنی عزیر بیٹے خدا کے اور
اَلْمَسِیْحُ ابْنُ اللهِ عیسے بیٹے خدا کے ہین اسی قسم سا یاد یعنی لانا ان بیتون منحوس کا شمار کرنا او معذور رکھنا چاہیے
قصیدہ لِاُمِّ عَمْرٍو بِاللِّوٰی مَرْبَعٌ + طَامِسَةٌ اَعْلَامُهٗ بَلْقَعُ + ترجمہ ہر شعر کا ہر شعر کے ساتھ لکھون
یعنی واسطے مادر عمر کے ریگستان مین ایک مسکن ہی کہ نشان اوسکے نابود ہوگئے ویران پڑا ہی + لَمَّا وَقَفْتُ الْعِیْسَ
فِیْ رَسْمِهَا + وَالْعَیْنُ مِنْ عِرْفَانِهٖ تَدْمَعُ + جب کھڑا کیا مین نے اونٹ کو اوسکی ڈیڑھون پہ اور حال یہ کہ اوسکے
پہچان کے آنکھین اپنے گوشون سے آنسو بہاتی تھین + ذَکَرْتُ مَنْ کُنْتُ اَهْوٰی بِهٖ + فَبِتُّ وَالْقَلْبُ شَجِیٌّ مُوْجَعُ
یاد کیا مین نے یہ کہ مین یہان کھیلا کرتا تھا اوس سے بس شب باش ہوا اس حال سے کہ دل غمگین اور دردمند تھا
کَاَنَّ بِالنَّارِ لِمَا شَفَّنِیْ + مِنْ حُبِّ اَرْوٰی کَبِدِیْ تُلْذَعُ + گویا آگ مین بسبب مشقت دینے کے مجکو محبت سے کہ میرے
جگر کو جلاتی ہی + عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ اَتَوْا اَحْمَدًا + بِخُطَّةٍ لَیْسَ لَهَا مَوْضِعُ + تعجب کرتا ہون مین اوس قوم سے کہ
آئے احمد کے پاس ایسی خصلت کہ جسکا وہان ٹھکانا نہین + قَالُوْا لَهٗ لَوْ شِئْتَ اَعْلَمْتَنَا + اِلٰی مَنِ الْغَایَةُ وَالْمَفْزَعُ
کہا اونھون نے اوس سے اگر چاہتا تو خبر دیتا ہمکو اوسکی طرف کہ جس سے انتہاے کار اور مرجع فزع کا ہی
اِذَا تُوُفِّیْتَ وَفَارَقْتَنَا + وَفِیْهِمْ فِی الْمُلْكِ مَنْ یَطْمَعُ + جب وفات پائے تو اور ہمسے جدا ہو تو لوگون مین کوئی ہو کہ سلطنت کی
طمع رکھے + فَقَالَ لَوْ اَعْلَمْتُكُمْ مَفْزَعًا + کُنْتُمْ عَسَیْتُمْ فِیْهِ اَنْ تَصْنَعُوْا + فرمایا اگر بیان کرون مین تمسے مرجع فزع کا قریب ہو تم
کہ اوسکے حق مین کرو وہ کام + صَنِیْعَ اَهْلِ الْعِجْلِ اِذْ فَارَقُوْا + هَارُوْنَ فَالتَّرْكُ لَهٗ اَوْدَعُ + جیسا کہ کام کیا گوسالہ
پرستون نے جب ہارون سے جدا ہوے پس موقوف کرنا اوسکے بیان کا بہت بہتر ہی + وَفِی الَّذِیْ قَالَ بَیَانٌ لِمَنْ +
کَانَ ذَا یَعْقِلُ اَوْ یَسْمَعُ + اور اس کلام مین کہ فرمایا بیان ہی اوس شخص کیواسطے جو ہوش گوش والا ہی
ثُمَّ اَتَتْهُ بَعْدَهٗ عَزْمَةٌ + مِنْ رَبِّهٖ لَیْسَ لَهَا مَدْفَعُ + پھر آئی بعد اسکے ایک تاکید ایک وقت مین پیغمبر کو اوسکے پروردگار کی
کہ نہین ہی اوسکے دفع کا ٹھکانا + اَبْلِغْ وَاِلَّا لَمْ تَکُنْ مُبْلِغًا + وَاللهُ مِنْهُمْ عَاصِمٌ یَمْنَعُ + کہ پہونچا اور نہ نہین ہی تو پہونچانیوالا
خدا اونسے تجکو بچانیوالا ہی + فَعِنْدَهَا قَامَ النَّبِیُّ الَّذِیْ + کَانَ بِمَا یَاْمُرُ یَصْدَعُ + پس اسوقت مین کھڑے ہوے

پیغمبر وہ پیغمبر کہتے جو کچھ خدا نے فرمایا صریح بیان کرنیوالے + یخطب مأمورا وفی کفه + کف علی ظاهر یلمع +
خطبہ شروع کیا بحکم خدا اور ہاتھ مین انکے ہاتھ علی کا تھا ظاہر ہویدا + رافعها اکرم بکف الذی + یرفع والکف الذی یرفع +
اوٹھایا اوسنے ہاتھ کو کیا ہی بزرگ ہاتھ کہ بلند کرتا ہے اوس ہاتھ کو بلند ہوتا ہے + من کنت مولاه فهذا له + مولی فلم یرضوا ولم یقنعوا +
جو کوئی کہ ہون مین دوست اوسکا سو یہ شخص اوسکا مولی ہے سو راضی نہوے لوگ اور نہ قناعت کی + وظل قوم غاظهم فعله +
کانما آنافهم تجدع + اور ہو گئی وہ قوم کہ غصے مین لایا انکو فعل پیغمبر کا ایسے کہ گویا ناکین انکی کاٹی جاتی ہین +
حتی اذا واردوه فی لحده + وانصرفوا عن دفنه ضیعوا + یہانتک کہ جب پیغمبر کو اونکی قبر مین دفن کیا لوٹتے ہی
اونکے دفن سے ضائع کیا + ما قال فی الامس واوصی به + واشتروا الضر بما ینفع + جو کچھ فرمایا تھا اونہون نے
کل کے روز اور اوسکی وصیت کی تھی اور خریدا ان لوگون نے ضرر کو عوض چیز نافع کے + وقطعوا ارحامهم بعده +
فسوف یجزون بما قطعوا + اور قطع کی قرابت اپنی بعد پیغمبر کے سو قریب بدلا پائین گے اس قطع کرنے کا +
وازمعوا مکرا بمولاهم + تبا لما کانوا به ازمعوا + اور ٹھانا اونہون نے فریب اپنے مولا کے حق مین ہلاکی ہو خدا کرے
اوس کام مین کہ انھون نے ٹھانا ہے + لاهم علیه یردوا حوضه + غدا ولا هو لهم یشفع + نہ وہ وارد ہونگے
پاس پیغمبر کے اوسکے حوض پر کل کو نہ پیغمبر انکی شفاعت کرینگے + حوض له ما بین صنعا الی ایلة + وطول العرض منه اوسع
ایک حوض ہے واسطے پیغمبر کے مابین صنعا کے تا ایلہ اور طول و عرض مین اوس سے بھی وسیع تر + ینصب فیه علم للهدی
والحوض من ماء له مترع + گڑا ہوگا وہان نشان ہدایت کا اور وہ حوض پانی سے لبریز ہوگا + حصاه یاقوت و مرجانه
ولؤلؤ لم یجنه اصبع + سنگریزے اوسکے یاقوت و مرجان ہین اور موتی سوراخ نکردہ اوسکے کسی انگشت کے
والعطر والریحان انواعه + ذاك وقد هبت به زعزع + اور عطر گلون خوشبودار کا اوسکے اقسام ہے یہ چیزین ہین
حال آنکہ چلی اوس پر ہوا تند + ریح من الجنة مأمورة + ذاهبة لیس لها مرجع + ایک ہوا جنت سے
وہان آنے پر مامور ہے کہ اوسکے واسطے لوٹ کے جانا نہین + اذا دنوا منه لکی یشربوا + قیل تبا لکم فارجعوا +
جب یہ لوگ (یعنی صحابہ) نزدیک ہونگے اوس حوض سے تا پانی اوسکا پیئین کہا جائیگا ہلاکی ہو تمکو تم لوٹ جاؤ +
دونکم فالتمسوا منهلا + یرویکم او مطعما یشبع + یہ تمہارے واسطے نہین ہے پس تم ڈھونڈھ لو کوئی ایسا چشمہ
کہ تمکو سیراب کرے یا طعام خانہ کہ سیر و شبعان کرے + هذا لمن والی بنی احمد + ولم یکن غیرهم یتبع +
یہ چشمہ ہے اوسکے واسطے جو دوست رکھتا ہے آل احمد کو اور انکے غیر کا تابع نہین ہے + فالفوز للشارب من حوضه
والویل والویل لمن یمنع + پس مراد حاصل ہے خورندہ آب کو اوسکے حوض سے اور وائے وائے ہے اوسکو کہ باز رکھا گیا

وَالنَّاسُ یَوْمَ الْحَشْرِ رَایَاتُهُمْ خَمْسٌ فَمِنْهَا هَالِكٌ اَرْبَعٌ + اور لوگون کے حشر کے دن پانچ نشان ہونگے اونمین سے چار ہلاک ہونیوالے ہین + فَرَایَةُ الْعِجْلِ وَفِرْعَوْنُهَا + سَامِرِيُّ الْاُمَّةِ الْمُشَنَّعُ + سو اون مین ایک نشان گوسالہ سامری کا ہی اور فرعون سامری اس گروہ بد کردار کا ہی + وَرَایَةٌ یَقْدُمُهَا حَبْتَرٌ + لَا بَرَّدَ وَاللّٰهِ لَهُ مَضْجَعٌ + اور ایک نشان ہی کہ پیشوا انکا حبتر ہی خنک نہوگے واللہ خوابگاہ اوسکے وَرَایَةٌ یَقْدُمُهَا نَعْثَلٌ + كَلْبُ بْنُ كَلْبٍ فِعْلُهُ مُقَطَّعٌ + اور ایک نشان ہی کہ پیشوا اوسکا نعثل ہی سگ بن سگ کام اوسکا ہولناک ہی + وَرَایَةٌ یَقْدُمُهَا اَبْكَمٌ + عَبْدٌ لَهُوَ اَلْكَعُ اَلْكَعُ + اور ایک نشان ہی کہ پیشوا اوسکا ایک گونگا بندہ ہی کہ انکے واسطے لئیم ہی لئیم ہی + وَرَایَةٌ یَقْدُمُهَا حَیْدَرٌ + کَاَنَّهُ بَدْرٌ اِذَا یَطْلَعُ اور ایک نشان ہی کہ پیشوا اوسکے حیدر ہین گویا چودھوین رات کے چاند جیسا کہ وہ نکلتا ہی + اِمَامُ صِدْقٍ وَلَهُ شِیْعَةٌ + تَرِدُ عَنِ الْحَوْضِ وَلَوْ مُنِعُوْا + وہ حیدر امام راستی کے ہین اور اونکے تابعین ہین کہ سیراب ہونگے حوض سے کوئی اونکو منع نہین کریگا + بِذَالِكَ الْوَحْيُ عَنْ رَبِّنَا + یَا شِیْعَةَ الْحَقِّ فَلَا تَجْزَعُوْا + اس طور سے حکم آیا ہی پروردگار کا ہمکو اے گروہ حق کے تم گھبراؤ مت انتہی جاننا چاہیے کہ اس قصے مین دو بزرگون پر افترا انکا ثابت ہوتا ہی اول جناب رسالتمآب دوسرے حضرت امام علی رضا اسواسطے کہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق اور حق سے ہوتے ہین اور خواب امام معصوم کے بھی نفسانی شیطانی نہین ہوتے پس اس خواب مین جو کفر کی باتین اور وہ جنسے دین مین ضرر ہی ہین انکا مندرج ہوئین بیشک یہ نقد دغل اور کھوٹے دام تہیلی اسی مردہل بن دینار سے کہ بندہ درم اور دینار کا ہے نکلے ہین اور جو اس واقعے افترائی کی دلیلین لکھی ہین عاقل پر ہر لفظ اور ہر مصرع سے ظاہر کہ لفظ لفظ افترا بھرا ہی لیکن ہم تبرکا موافق گنتی دوازدہ امام کے بارہ وجہین بیان کرتے ہین جنسے مخالفت عقل اور مخالفت قرآن اور مخالفت دین اور مخالفت واقعیکی اوس قصے مین ثابت ہو اول بسم اللہ غلط یہ ہی کہ اس شیعے نے سیڑھی کے سو ڈنڈون کی تعبیر مین کہا تھا کہ عمر حضرت امام رضا کی سو برس کو پہنچیگی سو اس حد کو نہ پہنچی باجماع مورخین فریقین ہرچند تعبیر خطا ہونیسے یہ لازم نہین آتا کہ خواب جھوٹے ہون لیکن جو یہ راوی اوس تعبیر کو کہتا ہی کہ مین نے حضرت امام کی خدمت مین عرض کی امام نے سکوت کیا اور جس جگہہ کہ محل تنبیہ کا نہو پس امام کو خطا پر سکوت کرنا جائز نہین ہی پس ثابت ہوتا ہی کہ نہ اونہون نے سکوت کیا نہ اوسنے کہا نہ قصہ سچا ہی دوسرے یہ کہ اس خواب مین جناب رسالتمآب نے امام معصوم کو

جسکی طاعت فرض ہی حکم ایک شاعر کے سلام کر نیکا دیا کہ از روی تواریخ کے حال اس شاعر کا معلوم جو مرد بیباک فاسق فاجر دائم الخمر تھا پس اس صورت مین امام معصوم کے حق مین تحقیر اور آنحضرت صلعم کے حق مین خلاف شرع اور لوٹ بنیا موضوع کا لازم آیا تیسرے اس قصے مین خواب دیکھنے سے فکر اور قلق اور ریخوابی امام کی بیان کی اس سے معلوم ہوا کہ یہ باتین امام کو جائز ہین آور تبرا خلفاے ثلثہ کا پہلے سے معلوم نتھا بلکہ حرام و کبیرہ جانتے تھے کہ اس خواب مین دیکھنے سن کے اس قدر شورش و متردد ہوگئے حال آنکہ امام کو علم واجب ہونے واجبات اور حرام ہونے محرمات اور جائز ہونے جائزات کا ضروریات سے ہی اگر یہ علم نہو تو لیاقت امامت سے گرجاتا ہی علی ہذا اگر یہ قصہ صحیح ٹھہرے تو حضرت امام صادق کی امامت بھی سلب ہوئی جاتی ہی بلکہ کافی کلینی مین ایک باب مقرر کیا ہی اسی بات کے ثابت کرنے کو کہ امام کو چاہیے ہی کہ علم ماکان اور مایکون کا حاصل ہو یعنی جو ہوگیا اوسکا بھی اور جو ہوے اوسکا بھی پھر کیسا ہوگا کہ امام کو نہ اس شاعر کے حال سے خبر تھی نہ قصیدۂ مقبولہ سے خبر اور ایسی چیز کہ ایکبار پڑھنے سے ضمانت بہشت کی حاصل ہو اور اون چیزون کے مآل سے جنسے تقرب خدا کا میسر آئے موجود ہون اور امام ابتک اوسکو جانتے ہی نہین اور حال آنکہ پیدا ہونا امام کا خاص اسیواسطے ہی کہ مقرب کرنیوالی چیزین اور دور کرنیوالی سب بیان کردے اور اس بات سے ایمۂ سابق کو بھی شکل پڑی جاتی ہی کہ یہ کیسے بیخبر اس امر عظیم سے گئے اگر بالفرض انکو معلوم تھا تو کسواسطے امام علی رضا تک نہ پونہچایا چھٹے اس قصیدے مین صریح جھوٹ واقع ہی کسواسطے کہ کسی مورخ اور اہل سیر نے سنی شیعہ نہ لکھا نہ کہا کہ کسی وقت صحابہ جمع ہوکے حضرت پیغمبر کے پاس آئے ہون اور اونسے درخواست تعین امام کی کی ہو پھر آنحضرت صلعم نے کیون اس قسم کا جھوٹ پسند کر لیا حتی کہ ضامن بہشت کے بھی ہوگئے یہ تو منافی نبوت و رسالت کے ہی وَالْاَنْبِيَاءُ مَعْصُوْمُوْنَ عَنِ الْكِذْبِ قَوْلًا وَتَقْرِيْرًا اور انبیا پاک ہین جھوٹ سے قول و تقریر مین پانچوین صریح جھوٹ اس قصے مین نسبت جناب رسالت مآب کے ہی وہ جو ایک موقع پر آپکی زبان سے نکل گیا ہی کہ شَاعِرُنَا وَصَاحِبُنَا وَنَدِيْمُنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ کسواسطے کہ شاعر حمیری نے نہ صحبت آپکی پائی ہی نہ کبھی مصاحب آپکا ہوا دنیا مین ظاہر ظہور اور جھوٹ بولنا منافی نبوت کے ہی جو اوسکو مصاحب دنیا و آخرت کا فرماتے چھٹے اس قصیدے مین کفر صریح ہی اسواسطے کہ نادانی و بیوقوفی اور ناعاقبت اندیشی کو تو خداے تعالے سے نسبت کیا ہی پیغمبر صلعم کی عقل کو کامل تر اور مستقیم تر علم آلہی سے بنایا ہی وہ یہ کہ جو خوف خطرے کہ پیغمبر صلعم کو تعین امام مین مخطور و ملحوظ تھے سب واقع ہوے اور معاملہ دین کا لوٹ پوٹ ہوگیا تحریف کتاب کی اور مرتد ہو جانا اوس جماعت مسلمانون کا جنسے رواج و قوت احکام آلہی کی صورت نظر مین آتی تھی ظہور مین آیا سو یہ سب خداے تعالی نے محض اپنی حکومت

جنانیکو جبراً کرۂ ہا پیغمبر سے امام مقرر کرا کے کیا اور جو مفسدے واقع ہوے اوسکے علم مین نہ تھے یا علم مین تھے قصداً انکے
ٹالنے کا نکیا یہ ساختہ پرداختہ پیغمبر کا جو اتنی مدت کا تھا بلکہ خود خدا کی تائیدات و توفیقات کا بالکل ایکبات مین سے
نکال کے محو مطلق کر دیا اور وہ حالت جو جاہلیت اولی مین تھی اوس سے بھی بدتر ظاہر ہوئی ساتوین ترک اصلح
اور ترک لطف ہی کہ شیعہ مذہب مین رعایتین ان دونون کی ذمہ خداے تعالے کے ضروریات سے ہین لازم آیا بس
شیعہ ہی اس ترک کے قباحت کو سمجھین کہ کسقدر رہی ہی تو اصلح اور لطف دونون ترک ہوتے ہین جنسے جابجا سنت جماعت کو
الزام دیتے ہین آٹھوین یہ کہ اس قصیدے والے نے لوگونکو پانچ نشانون مین منحصر کیا اور ہی یہ کہ یہود و نصاری
اور مجوس و ہنود و صابئین اور خطا کے لوگ اور حبش کے اور یاجوج ماجوج اور سواے انکے کسی سے کوئی ان
پانچون نشان سے داخل نہین ہی یہ کہان ہونگے بس ظاہر کہ پھر کب ایسے جھوٹ صریح کو پیغمبر بار بار زبان پر للتے
اور لذت اوٹھاتے نوین یہ کہ جھنڈے خلفاے ثلثہ کے جدا جدا کرنا خلاف عقل کے ہی اسلیے کہ نہ یہ ایک دوسرے کے
کسی عقیدے و عمل مین مخالف تھے نہ انکی اتباع سب کا ایک حال تھا پھر اگر وہی لوگ کہ ایک نشان کے نیچے ہین دوسرے
نشان کے نیچے بھی ہون تو ہونا اشخاص معین کا ایک وقت واحد مین متعدد مکانون مین لازم آتا ہی اور اگر بعض
اشخاص کو اوس فرقے سے ایک نشان کے نیچے بعض کو دوسرے کے نیچے کرین ترجیح بلا مرجح لازم آئے اور ان دونون
محذور کو ظاہر عقل محال جانتے ہین اور غایت توجیہ کلام اس شاعر کی یہ ہی کہ ناس سے محض شیعہ مراد ہون کسواسطے
کہ سوا انکے اور تو بسبب کمال بیدیانتی کے دائرۂ ناس سے خارج ہین ان شیعون کو پانچ نشان مین منحصر کرین
شیعۂ اولی زیر نشان حیدری کیسانیہ دوسرے نشان تلے امامیہ تیسرے کے نیچے زیدیہ زیر چہارم غلاۃ زیر پنجم
اس صورتمین تعدد پانچ نشانونکا موافق عقل کے ہوتا ہی اسواسطے کہ ان فرقون کے تابعین و متبوعین مین باہم مخالفت
تامہ ہی عقیدے اور عمل دونونکے رو سے اور حصر بھی نہین بگڑتا دسوین یہ کہ اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی
وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ یعنی نہین سکھایا ہمنے پیغمبر صلعم کو شعر اور نہ لایق اوسکے ہی اہل سیر شیعہ اور سنی
دونون کے متفق ہین کہ آنحضرت صلعم ایک شعر کو بھی اوسکے وزن و قافیہ درست کے ساتھ نہین پڑھ سکتے تھے کیا امکان
ہی تمام قصیدے کو یاد کر لیتے اور بار بار امام رضا کو تعلیم کرتے گیارھوین حال اس شاعر حمیری کا تواریخ مین
دیکھنا چاہیے کہ کس درجہ خبیث فاسق شارب الخمر تھا کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایسے شخص کو عالم قدس مین رسائی آنحضرت
صلعم کے پاس ہو بارھوین یہ کہ خداے تعالی فرماتا ہی وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ
وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا یعنی شاعر پیرو گمراہونکے ہین

کیا تو نہین دیکھتا کہ شاعر ہر میدان مین سرگشتہ ہین اور تحقیق شاعر جو کہتے ہین کرتے نہین مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور خوب اللہ کی یاد کی آور یہ عمیری باجماع مؤرخین ذکر و صلاح والا تھا پس اتباع ایسے شخص کا دلیل گمراہی کی ہی آور آنحضرت صلعم حکم اوسکے اتباع کا دین یہ بات آپسے ممتنع اور محال ہی کید پنجاہم یہ کہ بعض انمین کے مکار بعض ثقات محدثین کی صحبت مین گھس پڑتے ہین اور ملازمت انکی اختیار کرتے ہین اور اپنے مذہب سے بیزاری ظاہر کرتے ہین اور اپنے بزرگون کو برا بھی کہتے ہین اور جو جو ٹھکانے مفسدون اور طعن کے اوس مذہب مین ہین بیلاد کرتے ہین اور بڑا تقوی اور توبہ اور دیانت اور حسن سیرت جتاتے ہین اور اخذ حدیث مین ثقات سے بڑی رغبت ظاہر کرتے ہین تا آنکہ علما اور طالب علم اہل سنت کے موثوق و معدل ہو جاتے ہین اور جب انکے صدق و پاکدامنی پر اطمینان کلی حاصل ہو جاتا ہی تب مرویات ثقات مین بعض بنائی ہوئی حدیثین مؤید اپنے مذہب کی ملا دیتے ہین یا بعض کلمات کو بدل کے روایت کرتے ہین تا لوگ غلطی مین پڑ جائین اور یہ مکر بھی انکا انکی بڑی مکاریون سے ہی اجلح نام انمین ایک شخص تھا سب سے اول وہ اس کام پر کھڑا ہوا اور یہ کید شروع کیا آخر یہ ہوا کہ یحیی بن معین نے کہ اوثق علماء اہل سنت سے ہین جرح اور تعدیل کے معاملے مین اوسکو توثیق کیا اور اوسکے حال سے اطلاع نپائی ایسا تقیہ اسنے باافراط و احتیاط کیا کہ تابعین صادق سے گمان اسپر کیا لیکن اور جو عالم اہل سنت کے تھے اونپر حال اسکا کھلگیا کہ یہ شخص مکار ہی از راہ مکر و حیلہ آپکو ایسا ظاہر کر رہا ہی بس اون روایتون سے کہ وہ اونکے ساتھ منفرد ہی اور بنائی اوسکی ہین بچے اور احتراز کیا ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ عَنْ بُرَيْدَةَ مَرْفُوعًا اِنَّ عَلِيًّا وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِيْ ازانجملہ کہ اوسنے روایت کین یہ حدیث ہی بریدہ سے مرفوع بیشک علی ولی تمہارا ہی بعد میرے کید پنجاہ و یکم ایک جماعت انسے اہل تاریخ اہل سنت کو دھوکا دیتے ہین اور ایک کتاب تاریخ مین جمع کرکے اکثر اخبار اور قصے کچھ موہوم سے نہ ایسے کہ کوئی جان لے کہ مؤلف اس کتاب کا اہل سنت سے نہین ہی درج کرتے ہین لیکن سیر خلفا اور احوال صحابہ اور انکی لڑائیون باہمی مین کچھ قلیل اپنے مذہب سے بھی لگا دیتے ہین جب بعض مورخین اہل سنت سے اوس کتاب کو اس گمان سے کہ مؤلف اسکا اہل سنت و جماعت ہی نقل کرتے ہین تو غلطی مین پڑ جاتے ہین آخر رفتہ رفتہ یہ امر موجب ضلالت ناظرین بے تحقیق کا ہوتا ہی چنانچہ نقش اس کید کا بھی انکے حسب مدعا جم گیا ہی کہ ایک عالم مصنفین تواریخ کو خوب غلطی کے بھنور مین ڈالا ہی اور ناظرین کو گمراہی کی رسی مین باندھا ہی حتی کہ سید جمال الدین محدث صاحب روضۃ الاحباب نے بھی بعض جگہون مین اس قسم تواریخ سے نقل کی ہی خصوصاً قصہ بیعت ابو بکر صدیق رض اور توقف حضرت امیر رض مین اور قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین اور علامت اس قسم نقول کی اوسکی کتاب مین یہ ہی یون لکھتا ہی کہ در بعض روایات چنین آمدہ لیکن محققین اہل سنت نے

تاریخون مصنفہ مجہولون مین جیسے کہ اسکی مجہول بات ہی اور بعض روایت اور جنکا کوئی ٹھور ٹھکانا نہین احتراز کو واجب جانا ہی کید پنجاه و دوم اور ایک طرح پر مورخین اہل سنت کو فریب دیتے ہین مثلاً ایک کتاب تاریخ مین لکھین اوس کتاب مین تواریخ معتبرہ اہل سنت سے نقل کرین اور ذرا خیانت نقل مین نکرین لیکن جب نوبت ذکر صحابہ اور اونکے جھگڑون کی پہونچے تو بعض قدحیات یعنی بُری مذمت کی باتین کتاب محمد بن جریر طبری شیعے سے جو ذم صحابہ مین تصنیف کر رکھی ہی اور اوس کتاب سے جو امامت مین لکھی ہی اور ایضاح المسترشد نام رکھا ہی اوسمین سے نقل کرین لیکن نام کتاب منقول عنہ کا صریح نلین پس یہان دیکھنے والا غلطی مین پڑجاتا ہی کہ شاید مراد کتاب محمد بن جریر طبری شافعی سے ہی کہ تاریخ کبیر کرکے مشہور ہی اور وہ افصح التواریخ ہی پھر مورخ نقل در نقل کرتے ہین او متحیر ہوتے ہین اور نیز پیرو اوس نقل کے ورطہ گمراہی مین گرفتار ہوتے ہین آور یہ کتاب تاریخ کبیر نہایت عزیز الوجود و کمیاب ہی بہت کم لوگ ہین جنکو پورا نسخہ اوسکا میسر ہوا ہو اور یہ جو لوگونکے پاس ہی مختصر اوسکا ہی کہ اسمین سماطی الشیعی کی تحریف بہت ہوئی ہی انشاء اللہ اسکا حال قریب آتا ہی اور ترجمہ کرنے والے اوس مختصر کے بھی شیعہ گذرے ہین بس تحریف در تحریف اوسمین ہوگئی کید پنجاه و سوم بعض مورخ انکے کوئی کتاب لکھتے ہین تاریخ مین اور اوسمین جھوٹ صریح اور بُرائیان صحابہ کی جو آدمی کو وحشت پیدا کردین بے نقل و سند کسی کے ذکر کرتے ہین تا بعض بے تمیز اوسکی نقل لیکے اپنی تصنیفات اور اپنی گفتگو کے کام مین لائین اور رفتہ رفتہ مشہور ہوجاے لوگونکو خلاف روایات کے شک و شکوک مین ڈالے اور اس کام کو پہلے انہین سے ابو مخنف لوط بن یحیی نے کیا ہی اکثر قصے صحابہ کے لڑائیون کے جو اوسکی کتاب مین مندرج ہین اوسیکے بنائے نکلے ہوے ہین کید پنجاه و چہارم بعض گروہ انکے علما کا یہ کرتے ہین کہ کتب کلامیہ مین باب مطاعن صحابہ کو جدا لکھتے ہین اور اونکے اثبات کیواسطے تمسک و سند صحاح اور حسان اور ضعاف حدیثون اہل سنت سے ڈھونڈھتے ہین ہا دنی تحریف لفظاً یا معنیً آور ہو یہ کہ اون حدیثون مین اگر خوب تامل کیا جاے تو وہ کچھ جو موافق انکے مدعا کے ہو موجود نہین ہی بلکہ خلاف مدعا یہ ظاہر ہوتا ہی کہ یہ بالکل انکی تحریف ہی مثال اسکی یہ کہ خلیفہ ثانی ایک روز لوگونکو بہت سا مہر باندھنے کے معاملہ مین نصیحت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بڑے بڑے مہر مت باندھو اگر یہ بات موجب فخر کی ہوتی دنیا یا آخرت مین تو آنحضرتؐ اس فخر کے سب سے زیادہ مستحق تھے کہ اونکی بیبیون اور لڑکیون کا پانسو درم سے زیادہ مہر نہین ہی ایک عورت نے جو اوس مجلس مین حاضر تھی کہا کہ خدا تعالی نے تو بھاری مہر تجویز فرمایا ہی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا یعنی دیا تمنے کسیکو اونسے کون بھر پھر تم کیون منع کرتے ہو خلیفہ ثانی نے کلام الہی کے ادب اور نیز تواضع شعاری سے فرمایا کُلُّ النَّاسِ اَفْقَهُ مِنْ عُمَرَ حَتَّى الْمُخَدَّرَات

فی الحال یعنی ہر شخص عمر سے زیادہ عالم ہو یہانتک کہ عورتین پردہ نشین شیعون نے اس کلمے کو اونکے عجز جواب پر قیاس کرکے باب مطاعن مین گنا ہے جیسا کہ اب ذکر اسکا آتا ہے انشاء اللہ تعالی کید پنجاہ و پنجم یہ کید انکے بہت بڑے کیدون سے ہے کہ کسی کلام کو اپنے مذہب کے موافق جناب امیرؓ سے نسبت کرتے ہین حالانکہ وہ اوس سے بری ہین اور یہ بناوٹ انکی بعد استقراء و تتبع کے بچند طریق پائی گئی اول یہ کہ وضع صریح کرتے ہین یعنی پورا بنا لیتے ہین دوسرے یہ کہ تحریف دو ایک کلمون کی عمل مین لاتے ہین تیسرے روایت بالمعنی کرین اور لفظ جناب امیرؓ کی ترک کرکے اپنی لفظونکے ساتھ جو خود تراشی ہین اور اپنے زعم مین لفظ مقدس جناب امیرؓ سے سمجھے ہوے ہین اون معنی کو ان لفظون مین تعبیر کرتے ہین اور اسی قسم سے ہین وہ چیزین جو نامون اور خطبون اور مواعظ و نصایح جناب امیرؓ سے جمع کی ہین اور اون مین کمی بیشی اور تحریف الکلم عن مواضعہا اور تقدیم تاخیر عمل مین لاکر موافق اپنے مذہب کے بنا لی ہین اور کتاب نہج البلاغت نام رکھکر کہتے ہین کہ رضی سے ہے کہ مشہور و صحیح ہے یہ بھی کہتے ہین کہ اوسکے بھائی مرتضی سے ہے اور صریح معلوم ہوتا ہے کہ کلام جناب امیرؓ کو ابتر کرکے بعض حروف گرا دیے ہین اور تقدیم و تاخیر بیجا کی ہے اور جہان نام اگلا نقطہ مین واقع ہوا تھا اوسکو دور کرکے بجاے اوسکے لفظ فلان بطریق ایہام داخل کیا ہے تا تعین مراد مین شبہ پڑجاے اہل سنت اوسکو سند نکر سکین اور نیز اسی قسم سے ہے کتاب رجب بن محمد بن رجب البرسی الحلی کی اور سوا اوسکے اور بھی کید پنجاہ و ششم بعض انکے علما کوئی کتاب تصنیف کرتے ہین اور اوسکو اماموں سے کسی امام کی طرف نسبت کرتے ہین اوائل اوس کتاب مین تو اقوال صحیح اور بہتر روایتین اون امام کی لاتے ہین تا ناظرین معتقد اسکی صحت کے ہون پھر بیچ مین روایتین مزخرفہ موضوعہ کہ موافق اپنے مدعا کے ہون بڑھا دیتے ہین اس قسم کی ایک تفسیر ہے کہ امام بزرگوار ابو محمد حسن بن علی عسکری علیہ السلام سے منسوب کی ہے حالانکہ اوسکو ابن بابویہ نے جمع کیا ہے کید پنجاہ و ہفتم بعض انکے فصحا نے دعا بنائی ہے اور خلفاے ثلثہ رضی کی لعن و طعن لکھی ہے اور اوسکو جناب امیرؓ سے منسوب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ دعاے قنوت آپکی ہے اور اون مین سے دعاے صنمی قریش کرکے مشہور ہے اسواسطے کہ اوس دعا مین شیخین کو صنمی قریش کہا ہے جو یہ ہے اللّٰهُمَّ الْعَنْ صَنَمَیْ قُرَیْشٍ وَجِبْتَیْهِمَا وَطَاغُوتَیْهِمَا الَّذِیْنَ خَالَفَا اَمْرَكَ وَاَنْكَرَا وَحْیَكَ وَجَحَدَا اِنْعَامَكَ وَعَصَیَا رَسُوْلَكَ وَقَلَبَا دِیْنَكَ وَحَرَّفَا كِتَابَكَ اِلٰی اٰخِرِ الْهَذَیَانِ ترجمہ اے بارخدایا لعنت کر دو بت قریش اور انکے دو معبود اور دو طاغوت پر جنھون نے تیرے حکم کے خلاف کیا اور منکر وحی کے ہوے اور انکار تیرے انعام سے کیا اور تیرے رسول کی نافرمانی کی اور اولٹا دیا تیرے دین کو اور پھیر دیا کتاب کو آخر کلام بیہودہ تک اور اس کذب و بہتان کی نسبت مین جو جناب امیر سے کرتے ہین اسمین کچھ شک و شبہ نہین ہے

نہ ان دونون صنمی قریش کا کچھہ وجود مگر شیعون کے وہم مین **کید بنجاہ و ہشتم** چند شعر لکھین اونمین مدح جناب امیرؓ اور افضلیت اونکی بعد پیغمبر اور اونکی امامت کا تعین اور حق ہونا مذہب شیعہ کا بیان کرین اور اوسکو کسی یہودی نصاریٰ کافر ذمی سے نسبت دین تا نادان اہل سنت کے غلطی مین پڑ جائین اور گمان کرین کہ اس ذمی نے جو کچھہ اپنے اشعار مین لکھا ہی ضرور نکالا ہوا توریت یا انجیل یا اور صحیفون مکرمہ منزلہ سے ہوگا جو انبیاء سابقین پر نازل ہوے ہین چنانچہ اسی قسم کے وہ اشعار ہین جو ابن فضلون یہودی سے نسبت کرتے ہین **شعر** عَلَی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَزِیْمَۃٌ ✦ مَا لِسِوَاہُ فِی الْخِلَافَۃِ مَطْمَعٌ ✦ یعنی امیر المومنین پر قصد ہی اور سوا اونکے کسیکو خلافت مین جگہہ طمع کی نہین ہی ✦ لَہُ النَّسَبُ الْعَالِیْ وَاِسْلَامُہُ الَّذِیْ تَقَدَّمَ بَلْ فِیْہِ الْفَضَائِلُ اَجْمَعُ ✦ اوسکے واسطے ہی نسب عالی اور اسلام کہ مقدم ہی بلکہ اوسمین جمع ہین بزرگیان سب کی ✦ وَلَوْ کُنْتُ اَھْوٰی مِلَّۃً غَیْرَ مِلَّتِیْ ✦ مَا کُنْتُ اِلَّا مُسْلِمًا اَتَشَیَّعُ ✦ اگر دوست رکھتا مین کوئی مذہب سواے مذہب اپنے کے نہین ہوتا مسلمان مگر شیعہ اور ان اشعار کو بھی اوس سے نسبت کرتے ہین ✦ حُبُّ عَلِیٍّ فِی الْوَرٰی جُنَّۃٌ ✦ فَامْحُ بِھَا یَا رَبِّ اَوْزَارِیْ ✦ محبت علی کی دنیا مین ڈھال ہی پس مٹا دے بطفیل محبت کے اے پروردگار گناہ میرے ✦ فَلَوْ اَنَّ ذِمِّیًّا نَوٰی حُبَّہٗ ✦ حُصِّنَ فِی النَّارِ مِنَ النَّارِ ✦ پس اگر کافر ذمی نیت اونکی محبت کی کرے محفوظ رہے آگ مین آگ سے اور اس قسم سی بہت باتین انکی کتابون مین پائی جاتی ہین **کید بنجاہ و نہم** جناب امیرؓ پر یہ بات لگاتے ہین کہ اونھون نے فرمایا ہی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَحْنُ شَجَرَۃٌ اَنَا اَصْلُھَا وَفَاطِمَۃُ فَرْعُھَا وَاَنْتَ لِقَاحُھَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ثَمَرَتُھَا وَالشِّیْعَۃُ وَرَقُھَا وَکُلُّھَا فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مین ایک درخت ہون کہ جڑ اوسکی خود ہون اور فاطمہؓ شاخ اور تو پھل حسن و حسین میوے شیعہ پتے اوس درخت کے اور تمام یہ درخت جنت مین ہی اور بعض شاعر انکے اس مضمون کو نظم مین لائے ہین **نظم**

یَا حَبَّذَا شَجَرَۃٌ فِی الْخُلْدِ نَابِتَۃٌ ✦ مَا مِثْلُھَا نَبَتَتْ فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرٍ ✦ کیا خوب ایک درخت ہی کہ جنت مین جما ہی کہ مثل اوسکے کوئی درخت زمین مین نہین جما ✦ اَلْمُصْطَفٰی اَصْلُھَا وَالْفَرْعُ فَاطِمَۃٌ ✦ ثُمَّ اللِّقَاحُ عَلِیٌّ سَیِّدُ الْبَشَرِ ✦ جسکی جڑ پیغمبر ہین اور فاطمہ شاخ پھر پھل علی ہین سید البشر ✦ وَالْھَاشِمِیَّانِ سِبْطَاہُ لَھَا ثَمَرٌ ✦ وَالشِّیْعَۃُ الْوَرَقُ الْمُلْتَفُّ بِالشَّجَرِ ✦ اور دو ہاشمی نواسے پیغمبر کے اوسکے میوے ہین اور شیعہ پتے لپٹے ہوے اوس درخت سے ✦ ھٰذَا مَقَالُ رَسُوْلِ اللّٰہِ جَاءَ بِہٖ ✦ اَھْلُ الرِّوَایَۃِ فِیْ عَالٍ مِنَ الْخَبَرِ ✦ یہ قول رسول خدا کا ہی کہ لائے اوسکو صاحب روایت عالی اخبار سے ✦ اِنِّیْ بِحُبِّھِمْ اَرْجُو النَّجَاۃَ بِھِمْ ✦ وَالْفَوْزُ فِیْ زُمْرَۃٍ مِنْ اَفْضَلِ الزُّمَرِ ✦ مین انکی محبت سے امید نجات کی رکھتا ہون بسبب انکے اور کامیابی ہی اوس جماعت مین کہ سب جماعتون سے افضل ہون اور یہ خبر باوجود

نصیحے ہونے کے انکے مدعا پر بھی دلالت نہین کرتی ہی کسواسطے کہ شیعہ علی رضہ درحقیقت اہل سنت وجماعت ہین جنکا اگلے
زمانے مین شیعہ اولی لقب تھا جب رافضیون نے یہ لقب اختیار کیا تو سنیون نے احتراز کیا چنانچہ چند بار یہ بات
گذری اور دارقطنی ام المومنین ام سلمہ سے روایت کرتا ہی قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ فِی الْجَنَّۃِ اِلَّا اَنَّ
مِمَّنْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ یُحِبُّکَ اَقْوَامٌ یَصْغَرُوْنَ الْاِسْلَامَ یَلْفِظُوْنَہٗ یَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَہُمْ لَھُمْ نَبْزٌ یُقَالُ لَھُمُ الرَّافِضَۃُ
فَجَاھِدْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ قَالَ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْعَلَامَۃُ فِیْھِمْ قَالَ لَا یَشْہَدُوْنَ جُمُعَۃً وَّلَا جَمَاعَۃً
وَیُطْعِنُوْنَ عَلَی السَّلَفِ ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے کہ تو اور تو ابع تیرے جنت مین
ہین مگر وہ لوگ جو دعوی تیری محبت کا کرتے ہین وہ ایک قوم ہونگے کہ اہانت کرینگے اسلام کی بزبان اور اوسکو
کہین گے کہ پڑھتے ہین قرآن جو نہین نکلتا ہی انکے حلقون سے اور انکا ایک لقب ہی کہ انکو رافضی کہین گے پس جہاد کر انسے
کسواسطے کہ یہ مشرک ہین کہا علی رضہ نے ای رسول خدا انکی کیا نشانی ہی فرمایا یہ لوگ جمعے اور جماعت مین حاضر نہونگے اور
سلف پر طعن کرینگے اور موسی رضہ بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے کہ افاضل اہل بیت سے تھے روایت ہی
عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّمَا شِیْعَتُنَا مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَعَمِلَ اَعْمَالَنَا ترجمہ کہتے تھے اپنے باپ دادے سے
کہ بیشک شیعہ ہمارے وہ لوگ ہین کہ اطاعت خدا کی کرین اور ہمارے سے اعمال کرین کید شصت و تیم اماموں سے روایت
کرتے ہین اور ان روایتوں کو مشہور کرتے ہین کہ قیامت کے دن شیعہ علی رضہ سے حساب نہین ہوگا نہ بہشت مین
انکے سوا کوئی داخل ہوگا اول تو یہ روایت ہی انکی بنائی ہوئی ہی اور انکا افترا محض دوسرے شیعہ علی سے مراد شیعہ
اولی اور اونکے پیرو ہین نہ رافضی لوگ کید شصت و یکم ایک حدیث لگاتے ہین اماموں کی طرف کہ فرماتے تھے
اِنَّ شِیْعَۃَ عَلِیٍّ یَغْبِطُھُمُ الرُّسُلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ترجمہ بیشک شیعہ علی کے ایسے ہین کہ رشک کرین گے پیغمبر انپر قیامت کے
دن یہ حدیث بھی بنائی ہوئی اور افترا ہی اگر صحیح مانی جائے تو شیعہ علی اولیا اور اہل سنت وجماعت ہین کہ حدیث قدسی مین
جنسے اس لفظ کے ساتھ ذکر کیا ہی اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ یعنی
وہ لوگ کہ محبت رکھتے ہین اور میری بزرگی مین کہ وہ عاشقان خدا ہین اونکے لیے منبر ہین نور سے کہ اونپر نبی اور
شہید لوگ رشک کرینگے اس لفظ سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ شیعہ علی کے وہ لوگ ہین کہ جناب علی رضہ کو محض للہ
اور فی اللہ دوست رکھتے ہین تا انکے وسیلہ بفیض ہدایت کے خدا تک پونہچین بس یہ بات سوائے اولیائے اہل سنت
وجماعت کے کسیکو حاصل نہین بخلاف رافضیون کے کہ اوائل تو انکے حال کی یون ہوئی کہ بخیال غرضون فاسد
دنیا کے واسطے حصول کرنے ملک وریاست اور دولت وحشمت کے اوسوقت تک کہ دولتین اور سلطنتین لوگونکی

خراب ہوئین انھون نے اپنا لگاؤ جناب امیر رضہ سے ظاہر کیا اور ملک دولت پایا آدر اواخر انکا موافق اس آیت کے
اِنَّھُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَھُمْ ضَآلِّیْنَ فَھُمْ عَلٰۤی اٰثٰرِھِمْ یُھْرَعُوْنَ بیشک دیکھا ہی انھون نے اپنے باپونکو گمراہ اور یہ اونکے
پیچھے دوڑے چلے جاتے ہین پھر یہ کب مراتب اولیا کو فائز ہوئے **کید شصت و دوم** شیعہ کی تعریف و توصیف
مین بڑا مبالغہ کرتے ہین اور اپنی تفسیرون مین لکھتے ہین کہ انبیاء اولوالعزم ہمیشہ اس بات کی آرزو کرتے تھے کہ کاش
شیعہ علی رضہ کے ساتھ ہمارا حشر ہوتا حضرت خلیل ع کو ایک وقت شب معراج مین شیعہ علی رضہ دکھائی دیے چہرے
نورانی انکے چودھوین کیسے چاند دیکھکر بڑی آرزو سے درخواست و دعا کی کہ مجکو بھی شیعہ علی مین داخل کر چنانچہ
یہ دعا مستجاب ہوئی وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرٰھِیْمَ یعنی بیشک اوسکے شیعون سے ابراہیم ہین یہ اشارہ اسی قصے کی
اس بہتان کی برائی کچھ پوشیدہ نہین ہی کسواسطے کہ لازم کرتی ہی فضیلت شیعہ کو انبیاء اولوالعزم اور
حضرت خلیل پر اور رہین نقصان درجے نبیونکا درجہ امتیون سے ہی اور آیت اِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرٰھِیْمَ کو بھی
ان معنی پر گمان کرنا بڑی خفیف بات ہی اسواسطے کہ اسمین تحریف اور قطع نظم اور اضمار قبل الذکر اور ایہام خلاف مقصود
کہ یہ باتین صرفیون مین معیوب و مذموم ہین کلام معجز نظام حضرت رب العزت مین لازم آتی ہین جس سے خدا پناہ دے
کید شصت و سوم یہ شیعہ معتقد اس بات کے ہین کہ جناب امیر رضہ کا جبرئیل ع پر بھی ایک حق تھا کہ جبرئیل اپنے
پیدا ہونیکے وقت سے آخر دم تک انکے ممنون و احسانمند ہین اور یہ بڑا غلو ہی کفر سے بھی بدتر اس مقدمے مین بہت سی روایتین
فرقہ غالیہ کی کتابونمین موجود ہین از انجملہ ایک یہ ہی جو اکثر اخبار مین عمدہ انکے اونکو لائے ہین کہ ایک روز جبرئیل علیہ السلام
پیغمبر صلعم کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ جناب امیر رضہ آئے جبرئیل کھڑے ہو گئے اور نہایت تعظیم بجالائے پیغمبر صلعم نے حال اسکا
پوچھا جبرئیل ع نے کہا کہ اوسکا مجھپر ایک حق ہی کہ جبتک زندہ ہون اوسکے شکر سے ادا نہین ہو سکتا فرمایا وہ کیا ہی جبرئیل نے
کہا کہ جب حق تعالی نے مجکو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا تو مجھسے پوچھا مین کون ہون تو کون ہی تیرا نام کیا ہی مین جواب مین
متحیر اور خاموش ہوا اتفاقا یہ جوان اوسوقت میرے سرپر پونہچا کہا ان ڈر نہین اور صاف کہہ اَنْتَ الرَّبُّ الْجَلِیْلُ
وَاَنَا الْعَبْدُ الذَّلِیْلُ وَاِسْمِیْ جِبْرَئِیْلُ یعنی تو پیدا کرنیوالا بزرگ ہی مین بندہ ذلیل ہون کہ جبرئیل میرا نام ہی سو مین اس
احسان کا حق ادا کرنیکو اوٹھا اور تعظیم بجالایا آنحضرت صلعم نے جبرئیل ع سے پوچھا کہ تمھاری عمر کتنی ہی جبرئیل نے کہا
ایک ستارہ ہی کہ تیس ہزار برس مین نکلتا ہی سو مین نے طلوع اوسکا تیس ۳۰ ہزار دفعہ دیکھا ہی اور بالکل یہ قصہ اسی قسم کے
جھوٹونکا جوڑا ہوا ہی کسواسطے کہ تعلیم ان دو تین باتون کی جو جناب امیر رضہ نے جبرئیل کو کی برابر تعلیم تمامی قرآن کے
نہین ہو سکتی ہی جو بشبہہ بموجب نص قرآن کے جبرئیل ع سے پیغمبر اور پیغمبر سے جناب امیر رضہ کو واقع ہوئی پس اس

جبرئیل پر احسان

نعمت عظیمہ کے مقابلے مین اون دونون باتونکا ایسا فرق نہین ہے یہ ایسی بات ہے کسی شخص نے کسی حافظ سے قرآن یاد کیا
اور تراویح مین اوس حافظ پر فتح کرے اور لقمہ دے یہ لقمہ دینا اوسکا برابر تعلیم قرآن کے جو اوس حافظ سے لقمہ دہندہ کی
نسبت ہو کب ہوگا اور کیا چیز ہے اور نیز آخر اس حدیث کے جو عمر جبریل کا ذکر ہے مخالف حدیث حسن کے ہے کسواسطے
کہ وہ ستارہ جو تیس ہزار برس پیچھے نکلتا ہے محال باتونسے ہے یعنی غیر ممکن اسلیے کہ نکلنا ڈوبنا ستارونکا اکثر آباد
ولایتون مین موافق حرکت اولی کے ہے کہ حرکت اولی شتاب ترین حرکات سے ہے جس سے کہ رات دن مین دورہ اوسکا
تمام ہوجاتا ہے اور جبریل کو آسمان ہشتم پر جو ٹھکانا کواکب ثابتہ کا ہے رات دن مین کتنی دفعہ آنا جانا پڑتا ہے
بس نسبت جبریل کی طلوع وغروب کواکب کے ساتھ معقول نہین ہوتی ہے اور اسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ وجود
ظاہری امیر رض کا وجود جبریل سے ہزارون برس پیچھے ہے اس وجود مین تعلیم کرنا انکا جبریل کو عقلاً ممکن نہین
اور وجود مثالی اور روحی مین بھی کچھ حکم نہین ہوسکتا اسلیے کہ اوس وجود مین وجود نفس ناطقہ کا نہین ہے
جسپر مدار افعال اختیاری کا ہو اور جسپر بھلائی برائی ثواب عذاب اور ثبوت غیر ثبوت حق کا ہو وہ موجودات
مثل اسما او صفات الٓہی کے کہ قائم رکھنے والا اونکا خداے تعالی ہے سب اوس سے منسوب ہین اور جو افعال کہ
اون وجودات مین صادر ہوتے ہین اس شخص سے منسوب نہین ہوتے نہ یہ قابل تعریف کے ہو نہ مذمت کے
نہ اسوقت مین کسیکا حق اسپر ثابت ہو چنانچہ یہ بات اپنے مقام پر ثابت ہے اور اس کید کے حل کرنیسے کید
شصت و چہارم بھی کھلگیا اور وہ یہ ہے کہ انکی کتابون مین مذکور ہے کہ جناب امیر نے ملائکہ کو تعلیم تسبیح و تہلیل کی
کی ہے یہ بھی مزخرفات اور غلوان غالیون بحقیقت سے ہے کسواسطے کہ تسبیح و تقدیس ملائکہ کی قبل وجود آدم سے
بنص قرآنی ثابت وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ اور وجود ظاہری حضرت امیر رض کا کہ جس مین افعال
اختیاری صادر ہوتے ہین آدم علیہ السلام کے زمانے سے بھی بہت پیچھے ہے ترجمہ اور ہم تسبیح کرتے ہین تیری حمد کے
ساتھ اور پاکی یاد کرتے ہین تجکو کید **شصت و پنجم** یہ کہ حضرت امیر کے حق مین نہایت غلو یعنی بڑھی ہوئی
باتین نقل کرتے ہین اور جو کچھ مبالغات کہ پیغمبر کے حق مین مشہور ہورہے ہین اور عوام کی زبانون پر جاری ہین
جنکی محدثین کے نزدیک کچھ اصل نہین مثل لولاک لما خلقت الافلاک کے یہ جناب امیر رض کے حق مین اور مانند
اسکے اونکو صحیح اور قطعی جانتے ہین مِنْ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ ابْنُ بَابَوَيْهِ مَرْفُوعًا لَوْلَا عَلِيٌّ لَمَا خَلَقَ اللّٰهُ النَّبِيِّيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةَ
یعنی اگر نہوتے علی نہین پیدا کرتا اللہ نبیون اور فرشتون کو بھی کید **شصت و ششم** اس باتکا اعتقاد کرتے ہین
کہ ہر مومن اور فاجر کو موت کیوقت معاینہ حضرت امیر رض کا حاصل ہوتا ہے پس اپنے شیعہ کو عذاب دوزخ اور

ملک الموت کے مددگارون اور ملائک عذاب سے نجات بخشتے ہین اور شربت سرد و خوشگوار پلاتے ہین دوزخ کو حکم کر دیتے ہین کہ اس سے غرض مت کیجیو اور فاجر وہ جو انکے گمان مین مخالف انکے مذہب کے ہی اوسکو حکم عذاب او ایذا کا دیتے ہین اور ملائکہ ثواب و عذاب کے سب انکے تابع ہین پس یہ اعتقاد انکا مشابہ اعتقاد نصاری کے ہی کہ روح اللہ یعنی حضرت عیسی کو مرجع اور مآب ارواح کا جانتے ہین کہ تمام روحین اونھین کے پاس لوٹتی ہین اور حساب ہر ایک سے لینا بدلا نیک و بد دینا آرام اور دکھ مین ڈالنا پکڑ دھکڑ کرنا یہ سب سپرد اونھین کے طور و اختیار کے ہی جیسا چاہین ویسا کرین اسمین اتنی بات تو ہی کہ نصاری کو یہ اعتقاد حضرت عیسیٰ کے معاملے مین زیب دیتا ہی اسلیے کہ وہ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بھی تو بتلاتے ہین اور ہر لڑکا ولیعہد پدر او را وسکے نائب کو زیبا ہی کہ کام سلطنت کے جاری کرے اور بجاے باپ کے دستخط کرے اور سلام و مجرا لے بخلاف رافضیون کے کہ جناب امیر کو وصی و نائب پیغمبرؐ کا کہتے ہین اور پیغمبر صلعم کو بندۂ فرستادۂ خدا اعتقاد کرتے ہین پھر نہین معلوم ہوتا کہ جناب امیر کا یہ رتبہ کس راہ سے ثابت کرتے ہین بعض انمین کچھ بیتین حضرت امیر رضؓ کی طرف لگاتے ہین کہ حارث اعور ہمدانی کی گفتگو کیوقت کہین ہین جنسے دلالت اس مرتبے کی پائی جاتی ہی اور حارث اعور ایک کذاب مشہور عالم سے ہی اگر چند بیت اپنی طبع زاد کو جناب امیرؓ پر لگاکے باعث گمراہی عالم کا ہوا ہو تو کیا عجب اور ان بیتون کے اول مین ترخیم منادی مضاف کی واقع ہی کہ باجماع اہل عربیت غلط او رخطا ہی بس یہی ایک گواہ سچا اس بات کا ہی کہ کلام جناب امیر رضؓ کا نہین ہی اور وہ بیتین یہ ہین ابیات یَا حَارِ هَمْدَانَ مَنْ یَمُتْ یَرَنِی + مِنْ مُؤْمِنٍ اَوْ مُنَافِقٍ قُبُلَا یعنی ای حارث ہمدانی جو کوئی مرتا ہی مجکو دیکھتا ہی مومن ہو یا منافق اپنے سامنے + یَعْرِفُنِیْ طَرْفُهُ وَاَعْرِفُهُ + بِنَعْتِهِ وَاسْمِهٖ وَمَا فَعَلَا + پہچانتا ہی وہ مجکو آنکھ سے اور مین پہچانتا ہون اوسکو اوسکے وصف اور نام سے جو کچھ اوسنے کیا ہی + اَقُوْلُ لِلنَّارِ حِیْنَ تَعْرِضُ لِلْعَبْدِ + ذَرِیْهِ لَا تَقْرَبِی الرَّجُلَا + کہتا ہون مین آگ کو جب سامنے بندہ کے آتی ہی چھوڑ اور اوسکے پاس مت جا + ذَرِیْهِ لَا تَقْرَبِیْهِ اِنَّ لَهٗ + حَبْلًا بِحَبْلِ الْوَصِیِّ مُتَّصِلَا + چھوڑ اور اوسکے پاس مت جا کہ اوسکو نشانی ہی علاقہ وصی کے برابر + اَسْقِیْهِ مِنْ بَارِدٍ عَلَی ظَمَاءٍ + تَخَالُهٗ فِی الْحَلَاوَةِ عَسَلَا پلاتا ہون مین اوسکو ٹھنڈا پانی پیاس مین کہ تو اوسکو گمان کرے شیرینی مین شہد + قَوْلُ عَلِیٍّ لِحَارِثٍ عَجَبٌ + کَمْ ثَمَّ اُعْجُوْبَةٌ لَهٗ مَثَلَا + قول علی کا ہی واسطے حارث کے جسمین عجب اور بہت تعجب ہین اسمین مثال اور اگر بالفرض یہ اشعار صحیح بھی ہین تو فائدہ انکا اونھین لوگونکے واسطے ہی مدد او سفارش جناب امیرؓ مین جو اونکے خاص دوست ہین اور بس کہ وہ شیعۂ اولی یعنی اہل سنت و جماعت ہین انکی آنکھین ٹھنڈی ہونے کی ہین اور اس غلو اور مبالغے کا

کہان ٹھکانا کہ تمام کارخانہ دار الجزا کے وہی مختار ہین اونھین کو اختیار ہی کید شصت و ہفتم اہل سنت پر طعن کرتے ہین
کہ یہ روایت کرتے ہین ابن عباس سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ زَوَّجَکَ فَاطِمَۃَ وَجَعَلَ الْاَرْضَ صَدَاقَہَا
یعنی خداے تعالی نے زوجہ تجکو فاطمہ سی دی اور تمام زمین اوسکا مہر کیا اور جب یہ حال ہی تو خلیفۂ اول نے فدک
فاطمہ رض کو کیون ندیا اور کیون اونسے باز رکھا اور اسپر بھی اہل سنت خلیفۂ اول کے کام اچھے ٹھہراتے ہین یہ
تناقض تو انکے مذہب کے روسے بھی صریح ہی جواب اس طعن کا یہ کہ یہ روایت ہرگز اہل سنت کی کتابون مین موجود نہین ہی
نہ بطریق صحیح نہ بطریق ضعیف ہان بنگالے کے جاہلون مین مشہور ہی کہ بنگالے کا ملک جو سفالۃ الہند ہی یعنی
ترائی ہندوستان کے حضرت فاطمہ رض کے جہیز مین ہی مگر وجہ اس شہرت کی معلوم نہین یون بھی جاہلون مین
ایسی باتین بے اصل محض بہت مشہور ہو جاتی ہین پھر بھی قصہ فدک کا کہ ملک بنگالہ مین واقع نہین ہی فیصل
نہین ہوا اپنے ٹھکانے ہی پس اگر عقل سے ہم کام لین تو اس روایت کا اختراع و افترا بھی معلوم ہوا جاتا ہی اسواسطے
کہ کتب شیعہ اور سنی دونون فریق مین یا دعوی فدک کے ارث کا منقول ہی یا ہبہ کا اور اس صورت مین کچھ حاجت
دعوی ارث یا ہبہ خاص کی نتھی بلکہ ساری زمین کو اپنی ملک فرماتین اور یہ بھی ہی کہ کسی شخص کو شیعہ سنی سے بدون
اجازت حضرت زہرا رض اور اونکی اولاد کے کسی قطعۂ زمین کا لینا روا نہوتا اور یہ بھی لازم آتا ہی کہ تصرف جناب
رسالت مآب کا خیبر اور اور اراضی مفتوحہ مین جو بعد نکاح حضرت فاطمہ رض کے مفتوح ہوئین اور اونکو آپنے
بانٹا اور انعام مین دیا اور غانمون کو جاگیرون کے بطور دین سب باطل اور ظلم ہوے کہ حق زہرا رض اور اونکی اولاد کا
تلف کیا خلاصۂ کلام یہ کہ مفسدے اس خیال باطل کے اتنے ہین کہ شمار مین نہین آسکتے اور اس روایت باطل کو
اہل سنت پر لگانا عجیب بہتان ہی کید شصت و ہشتم یہ کہ اہل سنت پر طعن کرتے ہین اس بات کی کہ یہ احادیث مین
تمیز نہین کرتے ہین منافق اور مخلص کی حالانکہ یہ امر ضرور اسواسطے ہی کہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بسبب منقطع
ہو جانے وحی کے منافق و مخلص مین تمیز نہین ہوتی تھی اور اہل سنت ہر صحابی سے روایت کرتے ہین مگر شیعہ کہ سواے
اہل بیت کے اور کسی سے روایت نہین رکھتے جنکی پاکی اور طہارت اور دور ہونا ناپاک چیزون کا قطعی قرآن مجید مین مذکور
و منصوص ہی جواب اس طعن کا یہ کہ شیعون نے بھی امامون سے خاص بدون کسی درمیانی کے بیواسطہ کچھ نہین سنا ہی
اور انکی روایت کے جو واسطہ ہین سب جھوٹے مفتری کذاب ہین اور امام لعنت کرتے رہے ہین اور جھوٹا بناتے رہے ہین
اکثر اونمین مثل ہشامین اور زرارہ بن اعین کے بد اعتقاد اور زندیق گذرے ہین چنانچہ باب سوم اور چہارم مین کتب
شیعہ سے حال انکا نقل کیا جائیگا پس شیعہ نقل کرتے ہین ان لوگون سے جنکا نفاق حضرت ایمہ کی گواہی سے ثابت ہی

قطعاً بخلاف اہل سنت کہ انکے مجتہدون نے بیواسطہ علم اپنا ایمہ کرام سے حاصل کیا اور انکی گواہی اور انکی اجازت سے
فتوے دیے اور اجتہاد کیے جیسے امام ابی حنیفہ رح اور امام مالک رح کہ دونون شاگرد امام جعفر صادق رضہ کے ہین
اور حضرت امام جعفر صادق رضہ نے ان دونونکو خوشخبریان دی ہین کہ اپنے مقام پر مذکور ہونگی دوسرے یہ کہ
روایت منافق اور بیدین کی اوسوقت مضر ہوتی ہی کہ وہ تنہا اوس روایت مین متفرد ہوا اور جبکہ اہل بیت
اور بڑے بڑے صحابہ کہ انکے درجہ عالی ایمان مین نصوص قرآن سے ثابت ہین کسی روایت کو ادا کرین اور اور
لوگ بھی کہ ابھی تک نفاق اونکا کمین ثبوت نہین ہوا اسکی تائید کرین ایسی روایت سے اخذ کرنا کیا برائی ہی خاص
وہ قرن یعنی زمانہ صحابہ اور تابعین کا جسکی نسبت سب امامونسے بڑھکے اور سب کے امام آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا خَیۡرُ الۡقُرُوۡنِ قَرۡنِیۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَھُمۡ یعنی یہ کہ سب قرنون مین یعنی سب صدیون مین بہتر میرا قرن ہی
اسکے بعد جو اس سے قریب اور ملے ہوے ہین صدق و صلاح انکا ثابت ہوا کہ جناب امیر رضہ اور ایمہ اطہار نے بھی
ابو بکر صدیق رضہ اور دیگر خلفا رضہ اور جابر بن عبد اللہ رضہ انصاری نے روایتین کی ہین اور روایات مین تصدیق کی ہی
اور یہ بات کہ آخر حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین مومن منافق سے تمیز ہوگئے تھے اور بعد وفات آنحضرت منافقو نسے
زندہ کون رہا تھا چنانچہ آیت شریفہ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلٰی مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَیۡہِ حَتّٰی یَمِیۡزَ الۡخَبِیۡثَ مِنَ الطَّیِّبِ
نہین ہی کہ اللہ تعالی چھوڑ دے مومنون کو اوس حال مین جسپر تم ہو جب تک جدا کرے پاک کو ناپاک سے اور حدیث
بھی کہ اَلَا اِنَّ الۡمَدِیۡنَۃَ تَنۡفِی النَّاسَ کَمَا یَنۡفِی الۡکِیۡرُ خَبَثَ الۡحَدِیۡدِ یعنی خبردار ہو جاؤ بیشک مدینہ دور کرتا ہی لوگون سے
جیسے دور کرتی ہی لوہار کی دھونکنی لوہے کے میل کو دونون اوس سے خبر دیتے ہین اور اگر کوئی اوس زمانے مین بطریق
شاذ و نادر کے ہوگا بھی تو شوکت صحابہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے اونکے اور مواخذہ تساہل دوستی سے
بیچ روایتون کے خائف و ہراسان ہوکر کیا ممکن کہ خلاف واقع اور مخالف دین کے روایات کرے چنانچہ جو لوگ
اتباع سیر خلفا کا کرتے ہین اونپر یہ بات آفتاب سے روشن تر اور روز گذشتہ سے ظاہر تر ہی شعر گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ ۔ معہذا اہل سنت نے اپنے اصول مین ایک قاعدہ ٹھہرایا ہی کہ اوسکے سبب سے اس آمیزش سے
بچنت ہین بمقتضاے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الۡاَعۡظَمَ یعنی پیروی کرو سواد اعظم کی بس جو روایت کہ مخالف جمہور کے
ہوتی ہی اوسکو چھوڑ دیتے ہین بخلاف شیعہ کہ کھلونے ان منافقین کے ہین دین و ایمان اپنا مخالفت جمہور پر رکھا ہی
روایتین شاذ و نادر ڈھونڈھتے پھرتے ہین اونھین پر عمل ہی بس منافقین کا دخل انکی روایتون مین زیادہ کیا معنی
بالکل ہی بلکہ دین انکا اسی پر منحصر اور در واقع ہی کید شصت و نہم کہتے ہین کہ ہول قیامت کے اور میزان اور

نامہاے اعمال اور اعمال کی سزا جو کچھہ مروی و منقول ہی یہ سب غیر شیعہ کو ہوگا شیعہ ان سب شدائد سے محفوظ و مصون
رہین گے اور یہ بہتان ایمہ عظام پر باندھتے ہین اس عقیدے مین یہ مشابہ عقیدۂ یہود کے ہین جو قطعاً آپکو نجات یافتہ
جانتے ہین اور کہتے ہین نَحْنُ اَبْنَاءُ اللّٰهِ وَ اَحِبَّاءُهٗ ہم اللہ کے بیٹے ہین اور اوسکے دوست وَلَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ
اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ یعنی ہرگز نہین چھوے گی ہمکو آگ مگر چند روز اور یہ سب مخالف نصوص قطعیہ کے ہین وہو ہذا
مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءً يُّجْزَ بِهٖ جو کوئی بُرے کام کریگا بدلہ پائیگا وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ جو کوئی برابر ایک ذرے کے
بھی عمل بد کریگا دیکھے گا اوسکو اور سوا انکے اور آیتین حدیثین جنپر فریقین کو اتفاق ہی کید ہفتادم اہل سنت پر یہ
بہتان کرتے ہین کہ انکا قول ہی جبتک کہ مرغی یا چکور کے انڈے بھر بغض جناب امیر رضہ کا دلمین نہو تب تک آدمی
سُنّی نہین ہوتا اصل اس بہتان بے اصل کی یہ ہی کہ بعض علمائے انکے اس لفظ کو علی بن الجہم بن بدر بن جہم قرشی سے
روایت کیا ہی کہ وہ بڑا شریر ناصبی تھا مصلحتاً سُنی بنگیا تھا اور آپکو چھپایا تھا اور جبتک وہ زندہ رہا ہمیشہ
اوسکا یہی مطلب و مقصد رہا کہ لوگونکو جناب امیر رضہ سے پھیر دون اور کچھہ دور نہین ہی کہ اوسکی کہی ہو متاخرین نے
انکے کہ بڑے بے تمیز و بے تحقیق ہین اس روایت کو قبول کرکے اہل سنت کے حقمین یہ ہذیان ٹھہرایا خاص کر
مجالس المومنین والا اپنے کتاب مین قطعی کہتا ہی کہ بغض جناب امیر رضہ کا بیشک و شبہہ اہل سنت کے دلمین رہتا ہی
بخوف اپنے مخالفین کے بعض فضائل اونکے مذکور کرتے ہین تعجب ہی اس شخص سے کہ آپکو عاقل بھی جانتا ہی اور
دعوی علم قلوب کا کہ خاصہ خدا کا ہی کرتا ہی اسکو اہل سنت کے دلونکا حال کیا معلوم مگر بحکم اَلْمَرْءُ يَقِيْسُ عَلٰى نَفْسِهٖ
اپنی طرح خوف و تقیہ اہل سنت پر بھی لگاتا ہی تواریخ مین ہزارون جگہہ دیکھا ہوگا کہ علماے اہل سنت نے امراے
خونریز و ظالم نواصب سے نڈر کے مثل حجاج یوسف اور ولید کے سامنے اظہار مذہب کا کیا ہی اور جانین اپنی خاندان
نبی پر نثار کین ہین اور مرنا اختیار کیا ہی نسائی کہ عمدہ محدثین اہل سنت سے ہی بدولت تحریر رسالہ مناقب جناب امیر کے
ہشام کے ہاتھہ سے شہید کیا گیا علی ہذا سعید بن جبیر کہ حسنین رضہ کو ذریت رسول کی کہتا تھا چنانچہ حجاج کو اس مسئلے مین
الزام دیا اور اس آیت وَتِلْكَ حُجَّتُنَا اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ سے استنباط اس معنی کا کرکے گلگونۂ شہادت سے سرخرو ہوا
دیکھہ کس بلا کا تعصب ہی بیچاکہ دیدہ کو نادیدہ اور شنیدہ کو ناشنیدہ کرتے ہین اور اگر اہل سنت مخالفونکے ڈر سے
فضائل امیر المومنین رضہ کے ذکر کرتے ہین تو انکے خوف سے طعن اور برائیان ابوبکر رضہ اور عمر رضہ کی کیون نہین بیان
کرتے ہو واسطے کہ مخالف انکے یعنی شیعہ صرف فضائل جناب امیر رضہ کے ذکر کرنے پر قناعت نہین کرتے ہین جبتک
کہ یہ ضمیمہ ذمیمہ اوسکے ساتھہ نہو کید ہفتاد و یکم کہتے ہین کہ خداے تعالی قیامت کے دن طاعت و عبادت

اہل سنت کی هَبَآءً مَّنْثُوْرًا یعنی غبار پراگندہ کردیگا کچھ نتیجہ نہین پائینگے جواب اس کید کا نص قرآنی ہی کافی ہی
لقولہ تعالی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا بیشک اللہ نہین ضایع کرتا ہی بدلا اوس شخص کا جسنے نیک عمل کیا
اور فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ جو کوئی عمل کریگا نیک برابر ذرّے کے دیکھیگا اور یہ بھی کہتے ہین کہ
غیر روافض سے اگر کوئی تمام عمر بلکہ ہزار برس عبادت خدا کی کرے اور زہد و تقوی اپنا شعار بناے کبھی اوسکو
فائدہ نہین کریگا اور عذاب سے نجات نہین بخشیگا حالانکہ حق تعالی قرآن مجید مین مخاطبہ مشرکین مین کہ عرب بھی
یہی اعتقاد رکھتے تھے فرماتا ہی لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ وَلَآ اَمَانِیِّ اَھْلِ الْکِتٰبِ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْۤءًا یُّجْزَ بِہٖ وَلَا یَجِدْ لَہٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ
نَقِیْرًا یعنی نہ تمھاری آرزو پر ہی نہ کتاب والونکی آرزو پر جو کوئی برا کریگا اوسکی سزا پائیگا اور نہ پائیگا
اللہ کے سوا اپنا کوئی حمایتی نہ مددگار اور جو کوئی کچھہ عمل نیک کریگا مرد ہو یا عورت اور ایمان رکھتا ہوگا سو وہ لوگ
داخل ہونگے جنت مین اور اونکا حق نہ رہیگا تل بھر اگر شیعہ یہ کہین کہ جب اہل سنت نے انکار امامت جناب امیر رضہ کا کیا
تو ایمان انکا برہم ہو گیا کسواسطے کہ اعتقاد امامت کا مثل اعتقاد نبوت کے ضروریات ایمان سے ہی اور یہ اعتراض
اوس وقت کا ہی کہ خلافت خلفاے ثلثہ پر یہ لوگ راضی ہوگئے اور انکی طرح ہاتھ پانون نمارے تب اعتراض مذکور ہوگے
جواب مین ہم کہین گے کہ یہ بات بعید در بعید ہی کہ اہل سنت جناب امیر رضہ کو مستحق امامت نجانین یا کسی اور کو
ایمۂ طاہرین سے قابل امامت نسمجھین انکار کرین نہایت کار یہ ہی کہ اہل سنت ابو بکر رضہ و عمر رضہ کو بھی مستحق امامت جانتے ہین
اور رکہتے ہین کہ جو اجماع امت کا ایک شخص کے مقرر کرنے پر جماعت مستحقین امامت سے منعقد ہوا امام بالفعل وہ ہی
اور اسیواسطے وقت منعقد ہونے بیعت اہل بست و کشاد کے ساتھہ جناب امیر رضہ کے بس اونکو بھی امام بالفعل جانتے ہین
خلاصہ کلام کا یہ کہ خلافت کے اقسام ہین اگر استحقاق امامت کا نزدیک اہل سنت کے بنص ثابت ہو تو خلافت
راشدہ ہی اور اگر بعقل اور قرینون ظنی کے ثابت ہوا اوسکا خلافت عادلہ نام رکھتے ہین اور اگر بدون استحقاق کوئی شخص
غالب ہو جاے اوسکو خلافت جابرہ اور ملک عضوض یعنی کٹکھنے سلطنت کے جانتے ہین اور خلافت خلفاے اربعہ کی
انکے نزدیک راشدہ ہی استحقاق امامت ہر ایک کو اونسے بنص ثابت ہی اور اگر اعتقاد امامت بالفعل ہر امام کا ہر وقت مین
ضروریات ایمان سے ہو تو ایمان شیعہ کی برہمی بھی لازم آتی ہی اسواسطے کہ زمان حیات حضرت امیر رضہ مین معتقد
امامت حسنین رضہ کے نہین ہین اور علی ہذا القیاس بحیات حضرت امام حسن رضہ امامت حضرت امام حسین رضہ کے بلکہ
امامت ہر امام کا زمانے ایک امام مین دوسریکا کوئی معتقد نہین ہی تب اسصورت مین شیعہ بھی منکر امامت جمیع ایمہ کے

ٹھہرینگے چنانچہ خود حضرت امیر رض بھی بحین حیات جناب پیغمبر صلعم امام بالفعل انکے نزدیک نہین ہین اسکے سوا
اس معاملے مین شیعہ کیا کہہ سکین گے یعنی محمد بن حنفیہ اور زید شہید کے حق مین کہ انھون نے اور انکے امثال نے
امام زادون نے صریح انکار استحقاق امامت امام زین العابدین اور امام محمد باقر رض کا کیا ہی اور ان دونون
بزرگون کو اون دونون بزرگون نے کسی وقت مین امام نہین جانا پس اگر ایمان محمد بن حنفیہ اور زید شہید کا صحیح
ہوگا اہل سنت کا ایمان اونسے بہت بڑھکے صحیح ہوگا کسواسطے کہ یہ لوگ ہر وقت مین معتقد جناب امیر رض کے مستحق بامامت
ہونیکے ہین اور اپنے وقت پر امام بالفعل بھی جانتے ہین آور طرفہ یہ کہ باوصف بغض و عداوت کے جیسا کچھہ
اس فرقے کو اہل سنت سے ہو انھین کی کتابون مین روایتین صحیح موجود جنسے اہل سنت کی نجات معلوم ہوتی ہی
جیسا کہ باب معاد مین نقل کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی اصل یہ ہی کہ انھین سقدر غلو اور تعصب انکی بے تمیزی سے
پیدا ہوا کہ اہل سنت و نواصب مین فرق نہین کرتے عقائد نواصب کو اہل سنت کے عقائد سے نسبت کرتے ہین
ابتدا انکی تو نادانستہ تھی مگر انتہا مین ضرور دیدہ و دانستہ یہ بے تمیزی اپنے اوپر لازم کر لی ہی آور اسی قسم سے وہ ہی
جو انکی کتاب سے مروی ہی کہ اگر رافضی بیشمار مدت تک گناہ خدا کے کرین اور حرام چیزون نہایت برے کو اختیار کرین
انسے ہرگز مواخذہ نہوگا بحساب بہشت کو جائینگے بلکہ بعض شیعہ کو ہر گناہ کے بدلے مین حسنات دینگے اور
یہ بھی انکی کتابون سے مروی ہی کہ بعض اعمال شیعہ کے خصوصاً لعن اگلے لوگونکی مقابل اعمال اکثر انبیا کے ہین ایسی ہی
یہ بھی ہی کہ گناہ شیعونکے عبادت سنی سے افضل ہین کسواسطے کہ گناہ شیعہ قیامت کے دن نیکی سے بدل جائینگے
اور وہ جزائے خیر پائیگا آور عبادت سنی کی حبط او رھباءً منثوراً ہو جائیگی **کید ہفتاد و دوم** اہل سنت پر
یہ طعن بھی انکو ہی کہ انھون نے اپنی صحاح مین روایت کی ہی کہ پیغمبر صلعم کو نماز مین سہو ہوا بجاے چار رکعت کے دو رکعت
ادا کین اور خبر نہین کہ یہی حدیث صحاح شیعہ مثل کافی کلینی اور تہذیب ابوجعفر طوسی مین سندون صحیحہ کے ساتھہ مروی ہی
آور سابق گذرا کہ سہو افعال بشریہ مین کچھہ کوتاہی نہین کرتا تا انبیا کو اوس سے بچائین ہان احکام الہی پونہچانے مین
سہو ہونا روا نہین ہی سو کسی انبیا کو ہوا بھی نہین **کید ہفتاد و سوم** کہتے ہین اہل سنت اپنے حدیثون مین
نقل کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیلۃ التعریس مین نماز صبح کی قضا ہوئی آور اوس جنگل مین ایک شیطان
مسلط تھا کہ لوگون پر اوسنے بقول ہندی مسان ڈالدی پس شیطان کا مسلط ہونا آنحضرت صلعم پر ثابت کرتے ہین
یہ طعن انکی اونکے سامنے سرسبز ہوتی ہی جو انکی کتابون سے واقف نہین ہی کلینی نے کافی مین اور ابوجعفر نے تہذیب مین
یہ قصہ لیلۃ التعریس کا سندون متنوعہ اور طرق معدودہ کے ساتھہ روایت کیا ہی **کید ہفتاد و چہارم**

یہ افترا بھی اہل سنت پر باندھا ہی کہ یہ لوگ خارجیون اور حروریون سے توثیق اور تعدیل کرتے ہین اور کتب احادیث مین انسے روایت لاتے ہین بلکہ بخاری کو کہتے ہین کہ اوسنے اپنی صحیح مین ابن ملجم سے روایت کی ہی یہ طعن خود افترا محض اور بہتان ہی صرف محتاج جواب کی نہین کسواسطے کہ ہزارون نسخے ہر کتاب اہل سنت کے شرق سے غرب تک لوگونکے ہاتھون مین موجود یہ بھی نہین کہ تقویم پارینہ کیطرح صندوقون مین پڑے ہون اور علانیہ مین مثل آفتاب روشن کے اونمین کونسی روایت ابن ملجم سے ہی اور خوارج دیگر سے اہل سنت تو بہانتک محتاط ہین کہ انکے نزدیک بعض اہلبیت رض اور امیرالمومنین رض قوادح صحت روایت سے ہین گو راوی اوسکا نیک کردار راست گفتار ہو اسیواسطے جسنے حریز بن عثمان کی توثیق کی ہی اوسکو انھون نے غلط رکھا ہی کہ اوسنے اوسکا ظاہر حال اور صدق مقال دیکھ لیا اور دھوکا کھایا عقیدۂ باطنی سے مطلع نہوا کہ وہ دشمنون جناب امیر رض سے تھا اور نہایت بغض رکھتا تھا ابن ملجم کا حال انکی کتابونمین دیکھین کہ اسکا اشقی الآخرین لقب ہی موافق حدیث شریف کے کہ قاتل جناب امیر رض کا اشقی الآخرین ہی اور عاقر یعنی کونچین مارنیوالا ناقۂ صالح کا اشقی الاولین غرض آپکا قاتل ایسا بدبخت ہی آخرین زمانے کے جو بدبخت ہین اونمین نہ کوئی ایسا ہوا نہوگا جسوقت کہ ابن ملجم نے جناب امیر رض کو شہید کیا اور کُندہ دوزخ کا بنا بعض حرورینے اوسکی تعریف مین شعر اور قصیدے لکھے اور بڑی تحسین و آفرین کی شعراے اہل سنت نے اونکے مقابلے مین کیسے قصیدے لکھے اور جواب دندان شکن دیے کہ یہ سب اشعار و قصائد استیعاب مین موجود ہین البتہ بخاری مین روایت مروان کی آئی ہی باوجود اسکے کہ وہ بھی جملہ نواصب سے ہی بلکہ رئیس انکا لیکن مدار روایت بخاری کا امام زین العابدین پر ہی اور سند اوسکی انپر ختم ہوتی ہی اگر امام موصوف مروان سے روایت کرین بخاری کو اوس سے احتراز کرنا کب لائق ہوگا اور نیز بخاری نے فقط مروان سے کوئی روایت نہین کی مسور بن مخرمہ یا اور کسیکو بھی اوسکے ساتھ لایا ہی سابق گذرا کہ اگر کوئی منافق یا بدعتی بعض اخبار نقل کرے جنمین شریک اہل حق کا ہو اوس سے لینا بھی کچھ مضائقہ نہین ہی علی الخصوص روایتین کی ہوئی مروان کی بخاری مین بھی اس حال کے ساتھ جو بیان ہوا دو جگہ سے زیادہ نہین ایک قصۂ حدیبیہ مین دوسری قصۂ بنی طائف اور بنی ثقیف مین سو یہ دونون جگہیں عمل او عقیدے سے تعلق نہین رکھتین جنمین احتیاط واجب ہی صحاح دیگر بین بھی اتنی ہی اور اسی صفت کے ساتھ روایت مروان سے وارد ہی عکرمہ کہ خاص چیلہ ابن عباس رض کا اور شاگرد رشید انکا ہی اہل سنت کی کتابونمین اسکی روایتین بہت ہین مگر بعض ناواقف جو اسپر تہمت ناصبی اور خارجی ہونے کی کرتے ہین انصاف سے بہت دور ہی کسواسطے کہ وہ خاص موالی یعنی چیلون اور خانہ پروردا ابن عباس رض سے ہی انکی صحبت کا

ہمیشہ رہنے والا اور شاگرد رشید اور ابن عباس رض بالاجماع شیعۂ اولی اور دوستوں اور مددگاروں جناب امیر رض
ہین چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری نے بھی اونکو شیعہ سے شمار کیا ہی پھر کیا ممکن کہ ایسا چیلا اونکا ہمصحبت اور ہمدم
ہوا اور اونکے عقیدے سے ایسا دور پڑے کہ تہمت ناصبی اور خارجی کی اوسپر ہو اور ابن عباس رض باوصف دریافت
اوسکے حال کے کہ اس قسم کی صحبتوں مین پوشیدہ رہنا اوسکا محالات عادیہ سے ہی اپنے پاس سے اوسکو نہ نکالین اور
دور نکرین **کید ہفتاد و پنجم** کہتے ہین کہ اہل سنت نماز مین مہرۂ خاک پر سجدہ نہین کرتے بس یہ لوگ مشابہ شیطان کے
ہین کہ اوسنے بھی سجدۂ خاک کہ مراد آدم سے ہی تکبر کیا اور ملعون ہوا قولہ تعالی خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ یعنی
پیدا کیا تونے مجکو آگ سے اور پیدا کیا تونے اوسکو مٹی سے بعض شعرا انکے اس مضمون کو نظم مین لائے ہین **رباعی**
آنکس کہ دل از بغض علی پاک نکرد ٭ بیشک تصدیق شاہ لولاک نکرد ٭ بر مہرہ نماز کے گذاردسنی ٭ شیطان ز ازل سجود بر خاک نکرد
جواب اس طعن کا یہ کہ اہل سنت کو خاک پر سجدہ کرنے سے کب احتراز ہی مگر اور چیزوں پر بھی جیسے کپڑا اور چمڑہ حیوانات کا
سجدہ کرنا جائز جانتے ہین اور اخبار مشہورہ مین آیا ہی کہ شیطان نے ملعون ہونیسے قبل کوئی جگہہ آسمان و زمین پر
نہین چھوڑی تھی کہ وہان سجدہ نکیا ہوا اور یہ سب سجدے نامقبول ہوے بدولت ایک سجدہ نکرنے کے طرف آدم
خاکی کے جو صورت اور پوست گوشت رکھتا تھا پس معلوم ہوا کہ فقط خاک پر سجدہ کرنا پوست اور اوسکے مانند
وہ چیز جو خاک سے پیدا ہوکے دوسری صورت بہم پونہچاوے اوس سے بچنا اوسکا انجام یہی ہی جو شیطان کا ہوا
اور جو کچھہ کتب شیعہ مین تحقیر آدم اور بعض بغض و حسد اونکے اہل بیت نبوی کے ساتھہ یا انکار نبوت مروی و منقول ہی
انشاء اللہ تعالی باب نبوت مین ذکر کیے جاوینگے لیکن غور کیا جاے جس شخص کی ترک تعظیم سے شیطان اس درجے کو پونہچے
تحقیر اور تذلیل اوسکی اس فرقۂ شیعہ کے ساتھہ سمجھو سوچو تو کیا کیا رنگ لاوے گی آب انصاف کرنا چاہیے کہ یہ جو اہل سنت کی مشابہت
شیطان سے کرتے ہین بتائین تو مشابہت کیا ہی اور مشابہ کون ہی اور اشعار جو مذکور ہوے پہلا شعر تو مین عقیدہ
اہل سنت کا ہی دوسرے شعر کا مضمون ناقص ہی کسواسطے کہ شیطان نے خاک پر سجدہ کرنیسے کبھی احتراز نہین کیا بلکہ
آدم خاکی کے سجدے سے اگر خیال کرو تو شیعہ اور سنی دونون خاک کو سجدہ نہین کرتے اور انصافاً بھی یہ ہی کہ ضرورتاً
اگر سجدہ خاک پر جائز ہوا تو خیر ورنہ کیا مناسب کہ نشستگاہ اپنی تو واسطے راحت مقعد کے کہ سب اعضا مین ناچیز و مقام
نجاست کا ہی مسندون مقیشی زردوزی اور نمد و قالین گلگون سے درست کرین اور جب نوبت حضور و مناجات
پروردگار کی پونہچی تو خاک لائین اور اپنے اعضاے بہترین کو کہ سر و چہرہ ہی بمقتضاے حدیث اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ
عَلٰی صُوْرَتِهٖ بیشک اللہ نے آدم کو پیدا کیا اپنی صورت پر اسلیے کہ مظہر صفات وجوبیہ ہی یعنی علم اور قدرت اوسمین

اور دیکھنا اور کلام شل اپنے اسکو عطا کیا اوسکو خاک پر رکھین حقیقت مین یہ فعل انکا مشابہ ہی مشرکین جاہلیت کے
فعل سے کہ حیوانات کیطرح ننگے ہوکے طواف کعبے کا کرتے تھے اور اتنا نہین سمجھتے کہ انسان کو عبادت و تعظیم انسان کیطرح
چاہیے نہ حیوان کیطرح خاک پر پڑجائین یا ننگے ہوجائین اسیواسطے ستر ڈھانکنا واجب ہی اور کپڑے شرائط نماز سے
ٹھہرائے ہین جیساکہ فرمایا خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی خوب بن سنور کے مسجدونکو جاؤ نہ یہ کہ مہرۂ خاک پر سجدہ کرو
کہ اسمین بہت سے وہم پیدا ہوتے ہین ایک یہ کہ مہرہ رکھنا خاصہ کفار و منافقونکا ہی دوسرے سر خاک پر رکھنا فال بد ہی
مشعر بحبط عمل تیسرے مشابہ ہی بت پرستون سے کہ عبادت کیوقت کچھ سامنے رکھہ لیتے ہین اور علی ہذا القیاس چنانچہ
شعراے اہل سنت نے بھی اسکو نظم کیا ہی رباعی

بر مہرہ نماز میگزارد شیعی
تلبیس و تصنعش بنہ ور انجام
ہمہ ہیچ ست و پوچ و لاطائل
ہرکہ او از لوث بغض ناپاک بود
پھر کسی نے کہا ہی قطعہ
یعنی نماز خویش برابر بخاک کرد
شیعے کہ خسیس تر بود وقت نماز
خاکیکہ بشکل مہرہ در سجدہ نہد

یعنی کہ دہان سگ پر از خاک بہ است
مہرہ دل شیعہ ہست کہ در وقت نماز
رافضی را چو بنگری بہ سجود
سفلی ست اگرچہ برتر از افلاک بود
ای وای بر کسی کز شوم نفاق و بغض
اور کسی کا قول ہی رباعی
دل را بکلوخ خاک وابستہ کند
بر حبط عمل طرفہ دلالت دارد

از بغض و حسد مدام دل پاک بہ است
دوسرے نے کہا ہی رباعی
از پردۂ اخفا بظہور انجامد
خاک بر سر بود از و حاصل
شیعی در عین اوج معراج نماز
کردار نیک را ہمہ صد پارہ چاک کرد
سنی دل را بیاد حق بستہ کند
رباعی شیعے کہ ہمیشہ تخم لعنت کارد

وین شیشۂ صاف برتر از افلاک بہ است
چون کار منافق بحضور انجامد
قطعہ طاعت و زہد با دل پر غل
اور نے کہا ہی رباعی
مد نظرش مہرۂ از خاک بود
دانی کہ سجدہ کردن شیعی بمہرہ چیست
کافر بی آتش و خود خستہ کند
وقتی بغلط روی بطاعت آرد

کید ہفتاد و ششم یہ کہ حکایتین بناوٹ کی ہوئی اور
روایتین اپنی نکالی ہوئی جس سے اپنے مذہب کی حقیت ظاہر ہو اور اہل سنت کا بطلان اور وہ یہ کہ جو منکر مذہب امامیہ کا ہو
اور اس سے مباہلہ کیا فوراً مر گیا مشہور کرین اونمین سے ایک یہ نجاشی نے ذکر کی ہی کہ محمد بن احمد بن عبد اللہ بن قضاعہ بن مہران
جمال ابو عبد اللہ شیخ الطائفہ نے مناظرہ کیا قاضی موصل کے ساتھ مقدمۂ امامت مین روبرو ابن حمدان وہان کے حاکم کے
رفتہ رفتہ مناظرے سے نوبت مباہلہ کی پہنچی قاضی نے دوسرے دن کا وعدہ کیا آخر دونون نے دوسرے دن مباہلہ کیا قاضی نے
اپنا ہاتھ ابی مہران کے ہاتھ مین دیا پھر دونون اوٹھ کے مجلس سے چلے گئے قاضی کی عادت ہر روز در دولت امیر پر حاضر ہونیکی
تھی جب دو روز تک نہ آیا امیر نے ایک معتمد کو بھیجکے حال دریافت کرایا معلوم ہوا کہ جب سے مجلس مباہلہ سے اوٹھ کے
گیا ہی تپ چڑھی ہی اور وہ ہاتھ جو مباہلے کیواسطے بڑھایا تھا سوج گیا اور سیاہ ہوگیا ہی آخر اوسکے دوسرے دن مر گیا
اور ایسی بہت نقلین انکے پاس تیار ہین سب فریب و بناوٹ اہل سنت اس قصے کو نہین مانتے بلکہ نقل کرتے ہین کہ

یہ مجموم ہالک مہرانی حمال تھا آیندہ خدا واقف ہو حقیقۃ الحال سے اُسکا تو تواریخ سے معلوم ہوا کہ یہ مہرانی حمال "ہلاک شوندہ" "گرفتہ"
ایک شخص تھا جھوٹا دنیا طلب ہرگز پروا جھوٹ اور بناوٹ کی اُسکو نتھی اگر اس قصے کو بنا کے اسنے اپنے شیعہ سے
روایت کیا ہو کچھ دور نہین اور شاید قاضی موصل کا مطلقا منکر امامت حضرت امیر رض کا ہوا ہو کہ خود مخالف اہل سنت
وجماعت کے ہی کسواسطے کہ شیعہ سے بھی ثبوت اصل امامت مین متفق ہین صرف آگے پیچھے امامت مین بحث ہو بلکہ صورتین
مرجانا قاضی کا مباہلے مین سنیون کی آنکھون کو ٹھنڈک پونھچاتا ہو کسواسطے کہ موصل کے لوگ اوس زمانے مین پیروی
اہل شام کے سبب نواصب کے مذہب پر ہو گئے تھے بس یہ احتمال نسبت قاضی کے بہت قریب ہو نہ بعید کیدبیفتادودوم
اور انکی روایت بنائی ہوئی ہے یہ کہ شیعہ کو آتش دوزخ لگتی ہی نہین ہو اور اسکو ایمہ عظام سے مشہور کرتے ہین
اور بڑے مبالغے اسکی تصحیح مین اور کیا بنایا ہو کہ اس روایت کو راوی نے مرتے وقت روایت کیا ہو اور کہا ہو
کہ مرتے وقت جھوٹ بولنا اچھا نہین مِنْ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ النَّجَاشِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ الْوَشَّاءِ الْبَجَلِيِّ الْكُوفِيِّ
وَكَانَ عَيْنًا مِنْ عُيُونِ الطَّائِفَةِ وَوَجْهًا مِنْ وُجُوهِهِمْ وَهُوَ ابْنُ بِنْتِ إِلْيَاسَ الصَّيْرَفِيِّ الْخَزَّازِ مِنْ أَصْحَابِ
الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ رَوَى عَنْ جَدِّهِ إِلْيَاسَ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لَنَا اشْهَدُوا عَلَيَّ وَلَيْسَتْ
سَاعَةُ الْكَذِبِ هٰذِهِ السَّاعَةَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَا يَمُوتُ عَبْدٌ يُحِبُّ اللّٰهَ وَ
رَسُولَهُ وَيَتَوَلَّى الْأَئِمَّةَ فَتَمَسَّهُ النَّارُ ثُمَّ عَادَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ یعنی اون روایتون سے
جو نجاشی نے اس معلطے مین کی ہین ایک یہ ہو حسن بن علی بن زیاد الوشا البجلی کوفی سے کہ یہ ایک رئیس تھا
رئیسون شیعہ سے اور بڑا نام آور تھا نام آورون مین نواسہ الیاس صیرفی کا کہ خزاز مین ہی یارون امام رضا علیہ السلام سے کہ اوسنے
روایت کی اپنے دادے الیاس سے کہا جسوقت کہ اوسکی موت آئی کہا میرے گواہ رہو اور یہ وقت جھوٹ بولنے کا
نہین ہو کہ مین نے امام جعفر صادق ع سے سنا کہتے تھے خدا کی قسم نہین مرتا ہو وہ بندہ جو دوست رکھتا ہو خدا
اور اوسکے رسول کو اور دوست رکھتا ہو اماموں کو بس ہرگز نہین لگے گی اوسکو آگ اور اسکو دوبارہ سہ بارہ لوٹا
حاصل تین دفعہ کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو مراد تولای ایمہ سے انکے پیرو ہین جو انکے روش اور طریقے پر ہین جیسے کہ بڑے بڑے
اولیاے اہل سنت اور معہذا یہ نص موافق مدعاے شیعہ کے نہین ہو جب ہم کہین کہ مراد ایمہ سے تمامی پیشوایان دین ہین
بس خلفاے ثلثہ بھی انہین مین داخل ہین کید بیفتادوہشتم بعض جھوٹے انہین سے ایک تصنیف کرتے ہین اپنے مذہب مین
اور اوسمین اصول فروع مذہب کی بیان کرتے ہین اور اوس کتاب کو جعفر صادق رض پر لگاتے ہین اور بعض کو لگاتے ہین
اصحاب باقر اور اصحاب جعفر پر تو جاہل یقین کرکے اس مذہب کو قبول کرلین حال آنکہ قطعاً تاریخ سے معلوم ہی کہ کوئی

تالیف وتصنیف مین مشغول نہین ہوے اور شکوہ امامت بھی اسی بات کو چاہتی ہو ورنہ مثل اور مصنفون کے نشانہ تبرا و لا نسلم دانشمندون کے ہنین مَنْ صَنَّفَ فَقَدِ اسْتَهْدَفَ جسنے کچھ تصنیف کیا بیشک وہ نشانہ بنا کید ہفتاد و نہم کہتے ہین ابو رافع چیلہ سرکار نبوی کہ مہاجرین سابقین سے تھا اور لڑائیون مین ہمراہ رکاب آنحضرت صلعم کے رہا اکثر داروغہ بنگاہ آپکا ہوتا تھا امامیہ سے تھا اور بیعت جناب امیر رضہ سے کرکے سب لڑائیون مین حاضر رہا تھا کوفے کے بیت المال کا داروغہ تھا کَذَا ذَکَرَہٗ اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ النَّجَاشِی صَاحِبِ نَقْدِ رِجَالِ الشِّیْعَۃِ وَ غَیْرُہٗ مِنْ عُلَمَآئِهِمْ یعنی جیسا کہ ذکر کیا اسکو احمد بن علی النجاشی نے کہ صاحب نقد رجال شیعہ کا ہی اور شیعہ کے سوا اونکے علما کا اور یہ ایک فریب ہی نہایت فضیحت کرنیوالا اسلیے کہ موت ابو رافع کی باجماع مورخین تھوڑے دنون قبل شہادت عثمان رضہ سے ہی البتہ اتنی بات صحیح ہی کہ دونون لڑکے ابو رافع کے عبید اللہ اور علی ہمراہ رکاب جناب امیر رضہ کے رہتے عبید اللہ کو خدمت نوشت وخواند کی بھی تھی روایتین اوسکی جناب امیر رضہ سے کتب اہل سنت مین بہت موجود ہین مگر علی اوسکے بھائی کا حال کچھ معلوم نہین نجاشی نے باپ بیٹون تینون کے حق مین عجب افترا کیا علی بن ابی رافع کو بڑے شاگردون جناب امیر رضہ سے قرار دیا اور ایک کتاب فقہ مین اوسکی تصنیفات سے جو اپنے مطلب کے موافق ہی ٹھہرائی ابو رافع کو امامیہ مین شمار کیا اور ایک کتاب سنن اور احکام وقضایا مین کہ موافق امامیہ کے ہی اوس سے منسوب کی حال یہ کہ تاریخ دان تمام جہان کے اسبات پر متفق ہین کہ بعد ہجرت کے سو برس تک کوئی تصنیف اسلام مین واقع نہین ہوئی اب تاریخ دانی انکے بڑے بڑے علما کی خیال کرنا چاہیے کید ہشتادم بعض روایتین اپنے مذہب کے موافق تاریخ علی بن محمد عدوی ابو الحسن سماطی شیعی سے کہ تاریخ طبری کو مختصر کیا ہی اور اوسمین بعض چیزین بڑھائی ہین کہ وہ ایک سہل عبارت کے ساتھ مشہور و رائج ہوئی ہی نقل کرتے ہین کہ یہ روایات تاریخ طبری مین ہین حال آنکہ اصل تاریخ جو طبری کی ہی اوسمین اونکا کچھ پتہ نہین اس مختصر نے جو مذکور ہوئی بہت مورخونکو دھوکا دیا ہی اہل سنت سے اسواسطے کہ جو کچھ اوس مختصر مین دیکھتے ہین اوسی کو اصل جانتے ہین کید ہشتاد و یکم بعض روایتیں اپنے مذہب کے موافق کسی شخص کی کتاب سے ایسی نقل کرین کہ لوگون کے خیال مین اہل سنت کیطرح ہین حال آنکہ بحقیقت ایسا نہین ہی چنانچہ ابن عقدہ کہ جارودی رافضی اور ابن قتیبہ کہ بڑا کٹا شیعہ اور خطب خوارزم زیدی غالی تھا اور بعض روایات اون لوگونسے لاتے ہین کہ اکثر اہل سنت اونکو اپنی گروہ سے جانتے ہین حال آنکہ وہ امامیہ مین مثل ہشام کلینی کہ اکثر اہل سنت اوسکو اپنے فرقے سے شمار کرتے ہین اور یہی یہ کہ وہ ایسا نہین بلکہ نجاشی اوسکو اپنے لوگون مین گنتا ہی اور فی الواقع بھی یہی ہی کید ہشتاد و دوم اہل سنت کے بعض علما پر طوفان باندھتے ہین کہ انھون نے ارادہ الزام دینے بعض ائمہ عظام اہل بیت کا کیا تھا لیکن

بیش نکیا آپ ہی خفیف وملزم ہوے تو لوگون کو اوس عالم بلکہ جمیع علماے اہل سنت سے نفرت ہوجاے اور انکی
پیروی اور شاگردی کو عار جانین اسی جنس سے ہی جو کچھ عیاشی لایا ہی باسناد خود کہ ابوحنیفہ نے ابوعبداللہ سے کہا کہ
کَیفَ تَفَقَّدَ سُلَیمَانُ الهُدهُدَ مِن بَینِ الطَّیرِ یعنی کیون تلاش کیا سلیمان ؑ نے ہدہد کو پرندون سے ابوعبداللہ نے کہا
لِاَنَّ الهُدهُدَ یَرَی مَا فِی بَطنِ الاَرضِ کَمَا یَرَی اَحَدُکُمُ الدُّهنَ فِی القَارُورَةِ فَنَظَرَ اَبُو حَنِیفَةَ اِلَی اَصحَابِهِ فَضَحِکَ
فَقَالَ اَبُو عَبدِ اللّٰهِ مَا یُضحِکُکَ قَالَ ظَفِرتُ بِکَ قَالَ الَّذِی یَرَی مَا فِی بَطنِ الاَرضِ کَیفَ لَا یَرَی الفَخَّ فِی التُّرَابِ
حَتّٰی یَاخُذَ بِعُنُقِهِ قَالَ اَبُو عَبدِ اللّٰهِ یَا نُعمَانُ اَمَا عَلِمتَ اَنَّهُ اِذَا نَزَلَ القَدَرُ عَمِیَ البَصَرُ
ترجمہ اسواسطے کہ بالتحقیق ہدہد دیکھتا ہی جو کچھ تہ زمین مین ہی جیسے دیکھتا ہی کوئی تمسے روغن شیشے کا سو دیکھا
ابوحنیفہ نے اپنے ساتھیونکی طرف اور ٹھٹھا مارا پھر امام جعفر نے پوچھا کہ کیون ٹھٹھہ مارا کہا مین ظفریاب ہوا کسواسطے
کہ جب وہ زمین کی تہ کی چیز دیکھ لیتا ہی تو جال کو کیون نہین دیکھ لیتا جو اپنی گردن پھنساتا ہی امام نے کہا اے نعمان
کیا نہین دیکھتا ہی کہ جب تقدیر الٰہی نازل ہوتی ہی آنکھین اندھی ہوجاتی ہین اور یہ افترا صریح اور بہتان قبیح ہی جسمین
کچھ شک وشبہہ نہین اسواسطے کہ ابوحنیفہ شیعہ کے نزدیک بھی عالم ہین جاہل نہین ہین اور صاحب تمکین ووقار نسفلہ
وضع سبک گفتار نہ یہ کہ چشمکین مارنا اور بڑے لوگون اور بزرگون سے گرفت کرنا ممکن نہین کہ اہل تمکین سے
یہ بات وقوع مین آئے اور ہر عاقل جانتا ہی کہ کسی چیز کے دیکھنے سے یہ بات نہین لازم ہوجاتی کہ اوسکے احوال اور
غایت کو بھی جان لے اگر ہدہد جال کو زمین پر دیکھے اور صیاد کی غرض سے خبردار نہو کیا بعید وہ دانے کہ جال مین
ہوتے ہین اور وہ دانے کہ جلبی مین ہوتے ہین ہدہد کے نزدیک دونون یکسان ہین قصور نظر کا نہین ہی جال اور جلبی
دونون کی علت غائیہ کو جدا جدا جان لینا نظربازی کو لازم نہین ہی کسواسطے کہ کسی چیز کے دیکھنے سے لازم نہین آتا
کہ اوسکی حقیقت کو بھی دریافت کرے پھر کیا ٹھکانا اوسکے منافع اور غایات کے دریافت کرنے کا اور ابوحنیفہ ہمیشہ
حضرت صادق رضؓ کی صحبت وخدمت کا افتخار کرتے رہے اور کہتے تھے لَولَا السَّنَتَانِ لَهَلَکَ النُّعمَانُ اگر نہوتے
دو برس ضرور مارا پڑتا نعمان یہ بات اونسے مشہور ہی پھر ممکن نہین کہ ابوحنیفہ کے دل مین بھی اس قسم کے دعوے
گذرے ہون کہ مین جعفر صادق سے حجتہ پوچھون سو وہ بھی عقلا کے نزدیک ہیچ پوچ قابل بحث علما کے نہین جیسا کہ
مذکور ہوا اور باجماع مورخین طرفین کے ثابت کہ جب زید بن علی نے مروانیون پر خروج کیا ابوحنیفہ نے بارہ ہزار
دینار سرخ سے اونکی مدد کی اور کوفے مین تعریف وتوصیف اہل بیت کی کی اور یہ کہ اسوقت مین زید بن علی کی
مدد کرنا دین اسلام کی مدد کرنا ہی کہنا شروع کیا بحقیقت یہی باعث تھا کہ منصور عباسی نے انکو قید کیا تھا اور بقول بعض

زہر سے مارا کہ انکو اہل بیت رسول سے محبت و اعتقاد بہت تھا اور جس وقت مین کہ اولاد زید نے نواح خراسان اور سیستان مین منصور پر خروج کیا تب بھی یہ لوگونکو بیعت اور پیروی اونھین کی تحریص کرتے تھے اور جب منصور نے انسے سوال کیا مِمَّنْ اَخَذْتَ الْعِلْمَ یَا نُعْمَانُ کس سے حاصل کیا تو نے علم ای نعمان ابو حنیفہ نے یہی کہا مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ عَنْ عَلِیٍّ وَمِنْ اَصْحَابِ عَبْدُ اللّٰہِ بِنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ یعنی صحاب علی سے اور علی سے اور اصحاب عبد اللہ رضہ بن عباس اور بن عباس رضہ سے قصے انکے مناظرون کے جو خارجیون ناصبیون کے ساتھ ہوے ہین کہ بعض نے انہین سے ہدایت پائی ہو وہ تقریرات ابو حنیفہ رضہ کے مشہور و معروف ہین از انجملہ ہی یہ روایت صحیحہ کہ انکا ایک حروری پڑوسی تھا نہایت غالی جناب امیر رضہ کو کافر جانتا تھا ہر چند اونھون نے اوسکو ہدایت فرمائی وہ اوس اعتقاد خبیث سے باز نہ آیا نہ انکا کہنا مانا چند روز اوس سے ملاقات چھوڑ دی بعد چند روز کے اوسکے پاس گئے اور تنہائی ہوئی اوس پڑوسی خبیث نے ابو حنیفہ رحمہ سے کہا کیون آئے کیا کام ہی ابو حنیفہ نے کہا کہ ایک شخص نے تیری لڑکی کے پیغام کو بھیجا ہی کہا وہ کیسا آدمی ہے اور کیا حال اوسکا ہی انھون نے اوسکی دولت و حشمت اور حسب و نسب اور اخلاق کا بیان کیا اور آخر مین کہا کہ یہ سب خوبیان تو ہین مگر ایک عیب بھی ہی کہ یہودی ہی اوس پڑوسی نے بہت منہ بگاڑا اور گرم ہو کر کہا کہ عجب مرد آدمی ہی تو کہ مسلمان کو تکلیف یہودی کو لڑکی دینے کی کرتا ہی تجکو اتنا ہوش نہین کہ مسلمان کی لڑکی یہودی کو کب پوچھتی ہی ابو حنیفہ نے آہستہ کہا اے خواجہ اتنا گرم نہو تو کہ امیر المومنین علی رضہ کو کافر کہتا ہی مین نے سوچا کہ جب نبیؐ کی لڑکی کافر کو پوچھتی ہی اگر حروری کی لڑکی یہودی کو پوچھے تو کیا مضائقہ ہوگا اوس حروری نے سر نیچے ڈال لیا اور بعد کچھ دیر کے ابو حنیفہ رضہ کے پانون چومے اور اپنے مذہب سے توبہ کی اور مخلصون اور محبون جناب امیر رضہ سے ہوا الحمد اللہ تعالی اوس پہلی روایت مین عیاشی غلط در غلط مین پڑا کہ سائل نجدہ حروری تھا اور جسنے پوچھا وہ عبد اللہ بن عباس رضہ اور اسمین سیقہ ہی کہ قَالَ نَجْدَۃُ الْحَرُوْرِیُّ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ اِنَّکَ تَقُوْلُ اَنَّ الْھُدْھُدَ اِذَا اَبْصَرَ الْاَرْضَ عَرَفَ مَسَاحَۃَ مَا بَیْنَ ھُوَ وَبَیْنَ الْمَاءِ وَھُوَ لَا یُبْصِرُ شَعْرَۃَ الْفَخِّ فَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ اِذَا جَاءَ الْقَضَاءُ غَشِیَ الْبَصَرُ کہا نجدہ حروری نے ابن عباسؓ سے تحقیق تو کہتا ہی کہ ہدہد جب زمین کو دیکھتا ہی پہچان لیتا ہی وہ فاصلہ کہ درمیان اوسکے اور پانی کے ہی اور حال یہ کہ جال کے ایک بال کو بھی نہین دیکھ سکتا سو کہا ابن عباسؓ نے جب قضا آتی ہی آنکھین بند ہو جاتی ہین اور اسی قسم سے ہی جو کچھ طبرسی نے احتجاج مین لکھا اَنَّہُ دَخَلَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ الْمَدِیْنَۃَ وَمَعَہُ عَبْدُ اللّٰہِ اِبْنُ مَسْلَمَۃَ فَقَالَ لَہُ یَا اَبَا حَنِیْفَۃَ اَنَّ ھٰھُنَا جَعْفَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ عُلَمَاءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَاذْھَبْ بِنَا نَقْتَبِسْ مِنْہُ عِلْمًا فَلَمَّا اَتَیَا اِذَا ھُمَا بِجَمَاعَۃٍ مِنْ شِیْعَۃٍ یَنْتَظِرُوْنَ خُرُوْجَہُ فَبَیْنَمَا ھُمْ کَذٰلِکَ اِذْ خَرَجَ غُلَامٌ حَدَثٌ

فَقَامَ النَّاسُ هَيْبَةً لَهُ فَقَالَ اَبُو حَنِيفَةَ لِابْنِ مَسْلَمَةَ مَنْ هٰذَا الْغُلَامُ فَقَالَ هٰذَا ابْنُهُ مُوسٰى فَقَالَ لَا جَبْهَةَ
بَيْنَ يَدَيْ شِيْعَةٍ قَالَ مَهْ لَا تَقْدِرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللهِ لَا فْعَلَنَّهُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى مُوسٰى فَقَالَ يَا غُلَامُ اَيْنَ
يَضَعُ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ فِي مَدِيْنَتِكُمْ هٰذِهٖ فَقَالَ يَتَوَارٰى خَلْفَ الْجِدَارِ وَيَتَوَقّٰى عَيْنَ الْجَارِ وَشُطُوْطِ الْاَنْهَارِ وَمَسَاقِطِ
الثِّمَارِ وَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا فَحِيْنَئِذٍ يَضَعُ حَيْثُ شَاءَ ۔ داخل ہوے ابو حنیفہ مدینے مین اور انکے ساتھ عبد اللہ
ابن مسلمہ تھے سو کہا اونسے اے ابو حنیفہ یہان جعفر صادق ہین علماے آل محمد سے بس چلو تو حاصل کرین اون سے کچھ علم
جب دونون آئے ناگہان دیکھی ایک جماعت شیعہ امام سے منتظر اونکے نکلنے کی پس اوس حالت مین کہ منتظر بیٹھے تھے ایک جوان
نو عمر نکلا بس کھڑے ہوگئے سب لوگ اوسکی ہیبت سے پوچھا ابو حنیفہ نے مسلمہ سے کہ یہ جوان کون ہی کہا یہ اونکا بیٹا ہی
موسی نام پھر کہا کہ مین چومتا ہون اوسکی پیشانی روبرو اوسکے شیعہ کے کہا بس کر تو قدرت اسبات پر نپائیگا کہا ابو حنیفہ نے
کہا قسم ہی خدا کی مین ایسا کرونگا پھر التفات کیا موسی کیطرف اور کہا اے طفل کہان جاری کرے آدمی حاجت اپنی
تمہارے اس شہر مین جو مدینہ ہی کہا آڑ پکڑے دیوار کی اور بچے پاس کے آدمی کے دیکھنے سے اور کنارہ نہرون اور
جن جگہون مین میوے ڈالتے ہین اور رو و پشت قبلے کو نکرے پھر قضاے حاجت کرے جہان چاہے یہ روایت بھی
بڑے بڑے جھوٹے متعصبون روافض سے ہی صحیح اوتنی ہی کہ اور علماے شیعہ نے اپنی کتابون مین روایت کی ہی اور
اہل سنت نے بھی نقل کی ہی اسطور پر لَمَّا دَخَلَ اَبُو حَنِيفَةَ الْمَدِيْنَةَ زَارَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
اَتٰى اِلٰى دَارِ الصَّادِقِ فَجَلَسَ يَنْتَظِرُ خُرُوْجَهُ فَخَرَجَ ابْنُهُ مُوسٰى وَهُوَ صَغِيْرٌ فَقَامَ وَقَرَّهُ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ يَضَعُ الْعَرَبُ حَاجَتَهُ فِي
بِلَادِكُمْ فَاَجَابَهَا ذَكَرْنَاهَا فَقَالُوا اَبُو حَنِيفَةَ اَللهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۔ یعنی جب داخل ہوے ابو حنیفہ
مدینے مین زیارت کی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر صادق رض کے گھر آئے اور بیٹھے منتظر اونکے نکلنے کے ہمن
اونکا ایک لڑکا چھوٹا سا نکلا ابو حنیفہ کھڑے ہوگئے اور تعظیم کی پھر پوچھا کہان قضا کرے حاجت اپنی یعنی پیشاب
کرے عرب کا آدمی تمہارے شہر مین بس جواب دیا اوس لڑکے نے اونکو جیسا کہ اوپر گذرا اور ابو حنیفہ نے کہا
خدا خوب جانتا ہی جہان رسالت اپنی مقرر کرتا ہی یعنی وہ لوگ قابل و لایق بھی ہوتے ہین اس روایت صحیحہ سے معلوم ہوا
کہ ابو حنیفہ رح نے انکے فہم و ذکا سے تعجب کرکے اور اطفال رسالت سے سمجھ کے یہ سوال کیا جیسا کہ اطفال عالی خاندان کے
لڑکپن مین بھی انکے ذی ہوشی پر فہمی کو دیکھکر انکا امتحان کرتے ہین اور اکثر بات پوچھتے ہین اسواسطے کہ فہم و ذکا خاصہ
عالی خاندانون کا ہی اور درحقیقت اس سائل کو سوال کرنیسے یا تو مضبوطی اپنے اعتقاد کی منظور ہوتی ہی یا ثابت کرنا
بلند رتبگی اوس خاندان کی غیر پر نہ ارادہ کسی برائی و الزام کا کید ہشتاد و سوم کہتے ہین کہ خلیفہ اول

جنکی امامت حق ہونیکے اہل سنت قائل ہین اونکو خود اپنی امامت مین شک و تردد تھا بخلاف حضرت امیر رضہ کہ انکو
کچھ تردد نتھا یہ خوب بیقین و بصیرت اپنے حال کو جانتے تھے اور پیروی یقین کی بہتر ہی پیروی شک سے اور اس شک
ثابت کرنیکو خلیفۂ اول سے ایک روایت اپنی وضع کی ہوئی نقل کرتے ہین کہ مرتے وقت یہ کہتے تھے یَالَیْتَنِیْ
کُنْتُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ لِلْاَنْصَارِ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ شَیْءٌ یعنی ای افسوس مین پوچھ لیتا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انصار کا بھی اس خلافت مین کچھ حق ہے شیخ ابن مطہر حلی نے جو یہ کلام موضوع سنا
بڑی زبان درازی اور بلند آہنگی شروع کی حتی کہ اپنی سمجھ مین مناظرے کے میدان سے گیند ہی لیگیا
اہل سنت کہتے ہین یہ روایت سراسر افترا ہی اور دلیل افترا کی یہ کہ خلیفۂ اول کو اگر انصار کے مقدمے مین تردد ہوتا
تو بعد اپنے نص امامت کی عمر رضہ بن الخطاب پر کیون کرتے اور نہ ہوتا تو انصار کو وزارت وغیرہ مین تو شریک
ضرور کر جاتے اور اگر یہ روایت خلیفۂ اول رضہ سے صحیح ہوتی تب ہم یہ کہتے کہ مدعا اونکا یہ تھا کہ کاش انصار کے
روبرو آنحضرت سے مین پوچھتا جو انصار جواب باصواب اوسکا خود آنحضرت سے سُن لیتے اور مجھسے مکدر ہوتے
کہ اب بسبب غیبت کے مکدر ہوے اور بالفرض مانا کہ اونسے صادر ہی ہوا تاہم جناب امیر رضہ سے جو تحکیم حکمین اپنی
خلافت کیوقت وقوع مین آئی اوس سے بڑھ کے نہین ہی کہ اسی سبب سے خارجیون اور حروریون نے بد اعتقاد
ہو کے انپر خروج کیا اور کہا کہ اس شخص کو اگر اپنے اوپر یقین امامت کا ہوتا پنچایت کیون کرتا پس معلوم ہوا کہ
بے نص و بے استحقاق دعوی اس امر بزرگ کا کیا تھا جب چلتا معلوم نہوا تو صلح پر راضی ہو گئے اور پنچایت کی
اور یہ بھی ظاہر ہی کہ خلیفۂ اول کی نسبت جس بات کو لگاتے ہین ابتک کسی غیر سے سواے کذابان روافض کے
صادر ہونا اوسکا منقول نہین ہوا مگر صدور پنچایت کا جناب امیر رضہ سے ایسا ہی کہ چھپاے چھپتا نہین علاوہ اسکے
خلیفۂ اول کے قول پر کوئی مفسدہ نہین اوٹھا کسواسطے کہ انصار نے پھر دعوی خلافت کا نکیا اور حضرت امیر سے
جو تحکیم صدور مین آئے بیشمار فساد مترتب ہوے اول یہ کہ خلافت و امامت خاندان اہل بیت نبوت سے
نکل گئی جسنے قابو پایا لی کسی نے پھر انکے واسطے نہ چھوڑی اسی سند سے کہ اگر اس کام مین یہ اپنا کچھ حق سمجھتے
پنچایت کیون کرتے منجملہ انکے خروج حروریہ کا ہی اور تسلط نواصب اور مروانیونکا ملک شام پر کہ سب پر
خلفاے ثلثہ رضہ مسلط تھے اور راضی ہونا لوگونکا اور رون کی حکومت پر انکی حکومت چھوڑ کے تمام یہ سب باتین
جناب امیر رضہ کے عہد مین ہوئین کید ہشتاد و چہارم کہتے ہین بزرگی امیر المومنین رضہ کی اس رتبے کو پہنچی ہی کہ لوگ
اونکی الوہیت کے قائل ہوے ہین کہ ایسا غلو اعتقاد کا خلفاے ثلثہ سے کسی کے حق مین نہین ہوا پس جناب امیر رضہ

افضل اور الیق بامامت وخلافت ہین خلفاے ثلثہ سے اور جیسے خوارق عادات یعنی کرامتین بکثرت جناب امیر سے ہوئین خلفاے ثلثہ سے نہین ہوئین یہ بھی دلیل اسبات کی ہی کہ خلافت وامامت حق جناب امیر رضہ ہی کا تھا یہ تقریر مشابہ تقریر نصاری کے ہی چنانچہ کہتے ہین کہ جیسا کچھ اعتقاد بڑھا ہوا لوگونکا حضرت مسیح کے حق مین ہی وہ معلوم اور پیغمبر آخرالزمان کے حق مین اوسقدر غلو لوگونکو حاصل نہین ہی اور نیز کرامتین اور معجزے عظیمہ جیسے احیاے موتی یعنی مردے زندہ کرنا اور لنگڑے کوڑھی اچھے کرنا ہمیشہ حضرت مسیح سے صادر ہوتے رہے پیغمبر آخرالزمان سے اس قسم کی چیزین صادر نہین ہوئین اگر ایک دو بار کوئی واقع ہوئی مشہور نہین ہوئی بس دین حضرت مسیح کا حق اور اولی قابل پیروی کے ہی عاقل کو ان باتونکے سننے سے عجیب حیرت ہوتی ہی کہ اس بات سے جو لوگون نے اعتقاد الوہیت کا حضرت مسیح وجناب امیر رضہ مین خلاف واقع کیا انکو کیا فضیلت وبزرگی ہوگئی اسواسطے کہ اجلاف عرب عزی اور لات ومنات کو بھی تو یہی اعتقاد کرتے تھے اور الفاظ الوہیت کے اونپر جاری رکھتے تھے اگر ایسے ہی جاہل ناسمجھ یا اجلاف اور امثال اونکے باغواء عبداللہ بن سبا کے حضرت امیر رضہ کے حق مین اعتقاد پیدا کرین اور ایسے الفاظ استعمال مین لائین تو کیا بزرگی ہوئی جاتی ہی اور اگر یہی ہی کہ مدار کار بزرگی کا اعتقاد عوام کالانعام پر ہو تو چاہیے کہ شیخ سدو اور زین خان اور امثال انکے تمام بزرگون گذشتہ سے کہ ایسے مقام پر اونکے نام لینا کمال بے ادبی ہی سب سے زیادہ افضل اور احق ہوجائین معاذاللہ من ذلک اور عجب علماے شیعہ سے کہ ایسے اعتقاد فاسد کو دلیل ایسے بڑے مطالب اصولیہ کی بناتے ہین چنانچہ ایکنے انہین سے ایک شعر کہا ہی اور شافعی پر لگایا ہی شعر کَفیٰ فِی فَضْلِ مَوْلَانَا عَلِیٍّ ✤ وُقُوْعُ الشَّکِّ فِیْہِ اَنَّہُ اللّٰہ ✤ یعنی بزرگی مین علی کافی ہین انپر بزرگی بس ہوگئی یہان تک کہ شک پڑتا ہی کہ وہ خدا ہین وَمَاتَ الشَّافِعِیُّ وَلَیْسَ یَدْرِیْ ✤ عَلِیٌّ رَبُّہُ اَمْ رَبُّہُ اللّٰہ ✤ اور شافعی مرگیا اور ہنوز نہین جانتا کہ علی رب اوسکا ہی یا رب اوسکا خدا ہی اور شیعہ جو کثرت صدور معجزات کو دلیل افضلیت ٹھہراتے ہین کہ جس سے معجزے کرامتین زیادہ ہون وہی افضل ہی خود شیعہ کے موافق بھی یہ ٹھیک نہین آتا اسواسطے کہ مہدی سے انکے نزدیک اسقدر معجزے ہونیوالے ہین کہ اونکے اجداد بزرگوار سے نہین ہوے ہین حال آنکہ اسبات سے تفضیل مہدی کی اونکے اجداد پر نہین ہوسکتی ورنہ فضیلت اونکی جناب امیر پر لازم آئے کہ یہ باطل ہی باجماع شیعہ وسنی تعجب بڑا یہ ہی کہ شیعہ اثنا عشریہ کہ انکو اعتقاد غلاۃ سے جو قائل الوہیت کے ہوے ہین وحشت وتحاشی ہی بظاہر تو بعض رغبت خاطر کیطرف ان تقریرات اور جو مثل انکے ہین غلو الوہیت سے رکھتے ہین اور بعض انہین سے اطلاق لفظ اللہ اور اعتقاد حلول کو صریح مکروہ وموحش جان کر جناب امیر کو سر خفی کہتے ہین اور انکا قول ہی کہ جو کوئی اس سر خفی کو ظاہر کرے خون اوسکا جائز ہی چنانچہ ایک شاعر نے انکے

بعض شعراے منظوم کیا ہو ابیات لَا تَحْسَبُوْنِیْ مَوْئِلُ الطُّهْرِ حَیْدَرٍ ٭ بِعِلْمٍ وَعِلَاۃٍ مِنْ ذَوِی النَّسَبِ ٭ یعنی
مت جانو مجکو کہ مین نے جو عشق حیدر کا اختیار کیا ہی اونکے علم اور برتر ہونے اہل نسب کے سبب ہی وَلَا شَجَاعَتِہٖ فِیْ کُلِّ مَعْرَکَۃٍ ٭
وَلَا التَّلَذُّذِ فِی الْجَنَّاتِ مِنْ اَدَبٍ ٭ نہ اونکی شجاعت کے سبب جو ہر ایک معرکے مین ہوتی ہو نہ مطلب میرا یہ ہو کہ اونکے سبب
جنتون سے متلذذ ہون ٭ وَلَا التَّبَرِّیْ مِنْ نَارِ الْجَحِیْمِ وَلَا ٭ رَجَوْتُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ یَشْفَعُ لِیْ ٭ اور نہ واسطے خلاصی
آتش دوزخ کے اور نہ امیدوار ہون کہ آتش دوزخ سے میرے بچاؤ کے واسطے سفارش کرین ٭ لٰکِنْ عَرَفْتُ هُوَ
السِّرَّ الْخَفِیِّ فَاِنْ ٭ اَزَعْتُہٗ حَلَّلُوْا قَتْلِیْ وَعَزَّرَنِیْ ٭ لیکن پہچانا مین نے اونکو کہ وہ بھید مخفی ہین پس اگر ظاہر کردون
اوسکو لوگون کے نزدیک واجب القتل اور واجب التعزیر ٹھہرون ٭ یَصُدُّہُمْ عَنْہُ دَاءٌ لَا دَوَاءَ لَہٗ ٭ کَالْمَاءِ یَعْرُمِنْ
عَنْہُ صَاحِبُ الْکَلْبِ ٭ باز رکھتا ہو لوگون کو اوسے وہ مرض جسکی دوا نہین یعنی جہل و نادانی جیسے پانی کہ اوس سے
مُنہ پھیرتا ہو سگ گزیدہ بعض علما انکے اسکی تائید مین لاتے ہین کہ جناب پیغمبر نے اپنا شانہ انکے قدم کے نیچے رکھا چنانچہ
قصہ اسکا یہ ہو کہ جب آنحضرت فتح مکے کے دن کعبے مین داخل ہوے بہت بت اوسکے اندر رکھے دیکھے سبکو توڑا | فتح مکہ کی نے حضرت سے نہ سکا
پھینکا مگر ایک بت کہ ایک اونچے طاق پر رکھا تھا آپکا ہاتھ وہان نہ پونہچا حضرت امیر رضہ سے کہا کہ میرے شانے پر
چڑھ کے اس بت کو بھی توڑ دو آپنے بپاس ادب آنحضرت سے فرمایا کہ آپ میرے شانے پر چڑھین حضرت نے فرمایا
کہ تمکو طاقت بار نبوت اوٹھانے کی نہو گی اب نہین معلوم کہ وجہ چڑھنے امیر رضہ کی آنحضرت کے شانے پر کیا تھی کونسا سر خفی
اس واقعے مین درکار ہی اور حدیث ہجرت مین یعنی جب مکے سے مدینے کو اوٹھ گئے ہین آیا ہو کہ خلیفۂ اول ابوبکر صدیق
شب ہجرت آنحضرت صلعم کو پیٹھ پر اوٹھا کے اور اونگلیون کے بل چل کے کئی کوس لیگئے پورا پانون زمین پر نہین رکھا | صدیق اٹھا لیے
تا نقش قدم نہ بنجاے جو کفار سراغ لگالین اس سے قوت ابوبکر رضہ اور تحمل بار نبوت کا کیسا ثابت ہوتا ہی بلکہ
یہ قصہ کہ جناب امیر رضہ آنحضرت کے شانے پر چڑھے اگرچہ روایت کیا گیا اور زبان زد عوام بھی ہو لیکن صحیح حدیثون مین اہل سنت کی
پایا نہین جاتا جو قابل الزام دینے کے ہو جو کچھ حدیثون مین ہو بس اسقدر ہی اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَۃَ
یَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَّسِتُّوْنَ نَصَبًا فَیَجْعَلُ یَطْعَنُہَا بِعُوْدٍ فِیْ یَدِہٖ وَیَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا فَکَانَتْ یَسْقُطُ بِاِشَارَۃِ یَدِہٖ ترجمہ تحقیق داخل ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے مین فتح کعبے کے دن اور حال
یہ کہ کعبے کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے آپکے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی کہ بت کو چبھو کے فرماتے تھے اب حق آیا اور باطل بھاگا
بیشک باطل بھاگنے والا ہوتا ہی پس بت آپکے ہاتھ کے اشارے سے گر پڑتا تھا یہ روایت یون ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ
بمجرد اشارۂ دست مبارک کے گرتے تھے حاجت شانے پر چڑھنے کی نتھی حدیث مین حول البیت ہی لہذا گمان ہوتا ہی کہ

شاید یہ قصہ کعبے کے گرداگرد بتوں کا ہوا اندرون کعبے کو دوسرے وقت جس طور پر کہ روایت کی ہی اوسطرح توڑا ہو لیکن اہل سنت کی کتابوں مین اسیقدر مذکور ہی کہ کعبے کی دیواروں پر جو تصویرین بنائی تھین اونکو پانی سے دھوڈالا اور اسامہ بن زید کہ متبنّیٰ زادہ آپکا تھا پانی زمزم سے لاتا تھا آپ دست مبارک سے دھوتے تھے جب نوبت تصاویر مجسمہ کی پونہچی کہ وہ بت تھے حکم فرمایا کہ خانہ کعبہ سے باہر لیجائین چنانچہ صورت حضرت اسماعیل ؑ و ابراہیم ؑ کی بھی نکالی کہ اونکے ہاتھ مین پانسے فال کے تھے یہ دیکھکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت خدا کی ہو ان کافرون پر جانتے ہین کہ ان دونون بزرگون نے کبھی یہ کام نہین کیا ہی جھوٹ انکے ہاتھ مین قرعے دیدیے ہین **کید ہشتاد و پنجم**

اہل سنت پر طعن کرتے ہین کہ یہ مذہب ابو حنیفہ رح اور شافعی رح اور مالک رح اور احمد رح کا اختیار کرتے ہین اور مذہب ایمہ کا اختیار نہین کرتے حالانکہ ایمہ بچند وجوہ سزاوار تر اسکے ہین اول یہ کہ ایمہ سب جگر پارے رسول کے ہین رسول کے گھر مین پرورش پایے ہوے لڑکپن سے قاعدے رسوم شریعت کے سیکھے ہوے موافق مثل مشہور کے اَهْلُ الْبَيْتِ اَدْرٰى بِمَا فِيْهِ یعنی گھر والے خوب جانتے ہین جو کچھ گھر مین ہی دوسرے اہل سنت بھی معتبر جانتے ہین کہ اتباع ایمہ کا دارد ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِىْ كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِىْ اَهْلُ بَيْتِىْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِىْ فِيْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجٰى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ معنی دونون حدیثون کے اوپر مسطور ہو چکے ہین تیسرے علم اور بزرگی اور تقوی اور عبادت ایمہ کے سنی شیعہ دونون قائل ہین اور جسکی بزرگیان بالاتفاق ہون وہ اوس سے شایان اور لائق تر ہی جسکی بزرگی مین اختلاف ہو جواب اس کید کا یہ کہ امام صرف نائب نبی کا ہی اور نبی صاحب شریعت ہی نہ صاحب مذہب اسواسطے کہ مذہب نام ایک راہ کا ہی کہ بعض امیتون کو فہم شریعت مین کھلجاتی ہی اور اپنی عقل سے چند قاعدے قرار دیتے ہین کہ موافق اون قاعدون کے مسائل شرعیہ اوسکے ماخذ سے نکالتے ہین اسیواسطے اونمین احتمال صواب وخطا کا ہوتا ہی اور چونکہ امام خطا سے معصوم ہی حکم نبی کا رکھتا ہی نسبت مذہب کے جسمین صواب وخطا کا احتمال ہی امام کی طرف معقول نہین ایسی ہی نسبت مذہب کی خدا اور جبرئیل اور دیگر ملائکہ اور تمام انبیا کی طرف کرنا کمال بیخبری ہی بلکہ فقہا لوگ صحابہ کو کہ اہل سنت کے نزدیک بیقین ابو حنیفہ اور شافعی رح سے افضل ہین صاحب مذہب نہین جانتے البتہ اونکے افعال واقوال کو ماخذ فقہ اور دلائل احکام کا گنتے ہین اور اونکو وسیلہ حصول علم شرعی کا جانب غیب سے جانتے ہین پس اتباع فقہاے مذکورین کا اتباع ایمہ کا ہی کہ انھون نے فقہ اور مذہب اور قاعدے سب حضرات ایمہ سے لیے ہین اور آپکو انکی شاگردی کے رتبے کو پونہچایا ہی پس رتبہ ایمہ اہل سنت کا رتبہ پیغمبر صلعم اور صحابہ کا ہی کہ اتباع اونکا تو مقصود انکا ہی لیکن نسبت مذاہب کی اونکے ساتھ نہین کرتے

اور اگر شیعونکا ہم حال کھولین تو یہ بھی اتباع اون لوگونکا کرتے ہین جو لوگ ایمہ سے آپکو منسوب کرتے ہین مع دعوے اخذ علم کے ایمہ سے نہ اتباع ایمہ کا بلا واسطہ ہان اتنا فرق ہو کہ تابعین اہل سنت اصول عقائد مین مخالف ایمہ کے نتھے کہ ایمہ اونکو خوش ہو کے بشارتین دین بخلاف تابعین شیعہ جیسے ہشامین او احول طاق اور آبن اعین او مثل انکے کہ صریح عقائد اصلیہ مین خلاف ایمہ کے گذرے ہین اور خدا تعالے کے جسم او ہاتھ وغیرہ ہونیکے قائل ہین حضرت ایمہ انسے برات ہی کرتے رہے ہین اور انکے بطلان عقائد پر گواہی دی ہو اور مفتری کہا ہی چنانچہ یہ سب مطالب باب سوم وچہارم مین از روے روایات معتبرۂ شیعہ کے نقل کیے جائینگے الغرض نفس الامر یہ بات ہو کہ منصب امام کا اصلاح عالم کی ہی یعنی بھلائیان اور ازالہ فساد یعنی برائیان مٹا دینا بس جس فن مین کہ قصور دیکھے اوسکی تکمیل کرے اور جو نیک روش ہو اوسکو اپنے حال پر چھوڑے تا نہ تحصیل حاصل ہو نہ سستی عمل ضروریات مین واقع ہو حضرات ایمہ نے اپنے زمانے مین سب سے اہم مہمات یعنی سب کامون مین بڑا کام اپنا سلوک و طریقت کو ٹھہرایا تھا او مقدمۂ شریعت کو اپنے یارون رشید اور مصاحبون حمید کے ذہن پر حوالے کیا تھا اور آپ متوجہ عبادت اور ریاضت اور درستی باطن اور اذکار و وظائف معینہ او تعلیم دعاؤن اور نمازون اور آراستگی اخلاق اور القا کرنے فوائد سلوک کے طالبون پر اور رہنمائی اونکی اور لگانے حقیقت اور معرفت کی باتین کلام اللہ تعا اور کلام رسول صلعم سے اسمین مشغول رہتے تھے جو کہ اس شغل کیواسطے خلوت او عزلت ضرور ہی لہذا خلوت دوست و عزلت گزین ہوتے تھے التفات استنباط اور اجتہاد پر نتھا اسیواسطے باریکیان اور پوشیدگیان حقیقت و معرفت کی انسے بہت منقول ہوئین چنانچہ اہل سنت اپنے سلسلہ قادریہ وغیرہ کی نسبت منحصر انھین کی ذاتون عالیہ سے رکھتے ہین اور حدیث ثقلین یعنی اِنِّی تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ بھی اشارہ انھین طریقون ارشاد سے ہی کسواسطے کہ کتاب اللہ واسطے ظاہر تعلیم شریعت کے کافی ہی او علم لغت او اصول جنکا تعلق وضع او عقل سے ہی فہم شریعت کی امداد کو بہت ہی کسی امام کے ارشاد کی حاجت نہین اور جو کچھ محتاج بہ تعلیم امام ہی باریکیان سلوک طریقت کی ہین کہ ظاہر کتاب اللہ سے سمجھی نہین جاتین حضرات ایمہ نے بھی ان اشارات کو سمجھ کے باگ توجہ کی اسی امر ضروری کیطرف پھیری ہی او امر اول یعنی شریعت کو بطور مجمل القا فرماکے علم و عقل مجتہدین پر چھوڑا ہی اسی سبب سے کوئی تالیف و تصنیف کسی کتاب کی یا کسی علم کے اصول کی اصل نکالنا یا فروع کی فرع پیدا کرنا کسی امام سے پائی نہین گئی کہ شیعہ اور سنی دونون اسپر متفق ہین اگر ایسا ہوتا تو پروا ہی کیا تھی انکی کتاب یا انکی جمع کیے کسی فن سے سب کام ہی نہ نکلجاتے کسیکی حاجت کیا ہوتی بلکہ ایسا ہوا ہی کہ روایات مسائل اور احکام کے یاران ایمہ مین تو منتشر رہے ہین اور قاعدے استنباط کے جزئیات مین پوشیدہ اور مخفی رہے لابد

ایسے شخص کی ضرورت ہوئی کہ اون سب روایتون کو جمع کرے اور قواعد کا تتبع کرکے علیحدہ کرے اور رسم اور آئین اجتہاد کو
ہنیاد کرے اب معلوم ہوا کہ جیسی کسی مذہب کی نسبت کسی امام کیطرف ہمعنی ہے ایسا ہی اتباع امام کا بھی بلا واسطہ ممکن
نہین اور وہ واسطہ سوا مجتہد کے کون آسان مقلد کو اتباع شریعت پیغمبر مین واسطہ کرنا مجتہد سے ضرور ہے اور
شیعہ ہر چند اول امر مین اتباع ایمہ کا دعوی کرتے ہین لیکن مسائل غیر منصوصہ ایمہ مین یعنی جنکی صراحت نہین علمای
مجتہدین اپنے کو مثل ابن عقیل اور غضایری اور سید مرتضی اور شیخ شہید کو متبوع بناتے ہین اور اونھین کے اقوال پر گو مخالف
روایات صحیحہ اخبار مین ایمہ سے ہون فتوے دیتے ہین چنانچہ باب فروع مین بطریق نمونہ تھوڑا سا مذکور ہوگا انشاء اللہ
اور جبکہ رہنمائی اوس مجتہد کی کہ اقوال اوسکے مخالف بعضے روایات ایمہ سے ہوے ہون انکے نزدیک جائز ہوے اہل سنت کو
اتباع ابو حنیفہ اور شافعی مین کیا گناہ لازم آئیگا اتنی ہی بات تو ہے کہ بعض اقوال کو یہ مخالف بعض روایات ایمہ کے لاتے ہین
مگر اصول و قواعد مین جو باہم متفق ہین یہ مخالفت کچھہ ضرر نہین کرتی اور حیز اتباع سے خارج نہین کرتے جیسے کہ محمد بن
حسن شیبانی اور قاضی ابو یوسف رہ شاگرد اور تابع ابو حنیفہ رہ کے ہین اور بہت جگھون مخالفت اونکی اختیار کی ہے
علی ہذا جمیع مذاہب مین اور ابن الاثیر جزری صاحب جامع الاصول نے کہ حضرت امام علی بن موسی رضا کو مجدد مذہب
امامیہ کا قرن ثالث یعنی تیسری صدی مین کہا ہے سو مراد اوسکی یہ ہے کہ امامیہ اپنے مذہب مدونکو اوسیر پہنچاتے ہین اوس
جمع کردہ ۱۲
اوسوقت مین ماخذ اپنے مذہب کا اوسکو جانتے ہین جیسے کہتے ہین کہ علقمہ تابعین مین اور عبد اللہ بن مسعود صحابہ مین
بانی مبانی مذہب حنفی کے ہوے ہین یا کہتے ہین کہ نافع اور زہری قرن تابعین مین اور عبد اللہ بن عمر قرن صحابہ مین
بانی مذہب مالکیہ کے ہوے ہین اور یہ بات جو ابن اثیر نے لکھی ہے موافق گمان و اعتقاد امامیہ کے لکھی ہے جیسا کہ ہر مذہب کے
مجددونکو بسبب گمان اور اعتقاد اوس مذہب کے لکھا ہے نہ یہ کہ واقعی ایسا ہی ہو کید ہشتاد و ششم علما انکے
اہل سنت کی کتابونسے ایسی روایتین جنمین وہم طعن صحابہ رض کا ہے اپنی تالیفات مین نقل کرتے ہین اور اونپر استدلال
کرتے ہین کہ دیکھو تمھارے ہی قول سے انکو لیاقت خلافت کی معلوم نہین ہوتی اور یہ انکے زعم مین بڑی کید و فسوس ہے
اور فی الواقع اس حیلے سے بہتون کو راہ حق سے بھٹکا دیتے ہین تفصیل اون اخبار و روایات کی باب مطاعن مین آئیگی
انشاء اللہ تعالی وہان معلوم ہوگا کہ وہ اخبار اور روایتین انکی مدعا کو ہرگز چھو بھی نہین گئی ہین کچھہ غرض انکی اونسے
نہین نکلتی لیکن وہ جواب جو مناسب اس مقام کے ہے اجمالاً یہ کہ اہل سنت کو اگر الزام دینا چاہتے ہین تو ضرور ہے کہ انکے تمام
مرویات صحیحہ کا اعتبار کرین اور جو مناقب اور مدایح صحابہ رض اور خلفاء رض کے انکے یہان برابر منقول ہین وہ بھی پیش نظر
رکھین اور جب وہ روایتین جو انھون نے لیلین ہین اور یہ جو چھوڑدی ہین دونون قسمین متعارض ہون تو بوجود ترجیح

اصول تمام ایمہ ع

کہ علم اصول مین مقرر ہو دفع اوسکا کرین اور اکثر کو اقل اور اظہر کو اخفی اور موافق عمل اور اعتقاد راوی کو اونکی مخالف پر حاکم بنائین پھر بعد تلفیق اور ترجیح اور تصویت کے دیکھین کہ کیا نتیجہ حاصل ہوتا ہی جو حاصل ہو بس یہی مین مذہب اہل سنت کا ہی نہ یہ کہ روایتین قادحہ کہ اکثر اونمین موضوع و ضعاف ہین اور بعض اخبار احاد مخالف روایات جمہور اور معنا ماول اور محمول کو محامل صحیحہ پر یہ تو منظور کرین اور جو متواترات او قطعیات ہین اونکو نظر اوٹھا کے نہ دیکھین جیسی کی عادت اس فرقے کی ہی اور یہ کاریگری انکی ایسی ہی جیسے کہ کوئی شخص زلات انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے قرآن مجید سے نکالے مثل عَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی یا سوال حضرت نوح کا اپنے بیٹے کے حق مین بجہت نجات اور ستارون کو اپنا پروردگار کہنا اور بتون کے توڑنیکی نسبت جھوٹے ایک بڑے بت پر کرنا یا خلاف اپکو بیمار ظاہر کرنا کہ یہ سب باتین حضرت ابراہیم سے ہوئین اور مارنا قبطی کا اور داڑھی کھینچنا ہارون کا جو پیغمبر اور برادر کلان حضرت موسی ع کے تھے بے تحقیق و تامل کہ یہ امر حضرت موسی ع سے وقوع مین آئے اور گناہ حضرت داؤد ع کا اوریا کی جورو کے معاملے مین اور علی ہذا القیاس اور یہ کہے کہ قرآن مجید مین مطاعن اور مثالب یعنی عیب انبیا کے برابر اور قطعا ثابت ہین بس یہ لوگ قابل نبوت کے نہین تھے ان باتونکو نیک جاننا خلاف قرآن کے کرنا ہی اور یہ شخص بے تمیز اتنا نہ سمجھے یا سمجھے مگر پردہ بدبختی کا اسکی آنکھون پر پڑ جاے کہ نصوص قطعیہ متواترہ بیشمار قرآن سے مدایح اور بیان خوبیون حال اور مآل ان بزرگوار ونکا جو جا بجا قرآن مین واقع ہی اور نیز تعریفین انکی نہ دیکھے اگر کسی قصے یا کسی حکم مین عتاب انپر اور دونکی عبرت کیواسطے کیا ہوا ور انکو تادیب اور ارشاد فرمایا ہو تو مناقض اور معارض اون قطعیات کثیرہ کا نہین ہوسکتا یا اگر کوئی چاہے کہ آیات متشابہات جو جسمیت اور لوازم جسمیت خداے تعالی پر دال ہون اور منھ سے پنڈلی تک اعضا اور اجزا اوسکے ثابت کرے قرآن شریف سے نکالے اور تمام نقصانات اوسکے حق مین ثابت کرے اور کہے کہ جو ان صفات سے موصوف ہی قابل الوہیت اور شان خدائی کے نہین ہی جواب ان جملہ اور سب شبہونکا یہی ایک بات ہی جو لکھی جاتی ہی حَفِظْتَ شَیْئًا وَغَابَتْ عَنْکَ اَشْیَاءُ یعنی بچالی تونے ایک چیز اور جاتی رہین تجھسے بہت چیزین اور یہ کید شیعہ کا کسقدر اوس ملحد کی حکایت سے مشابہ ہی جو انکار نماز کے معاملے مین تمسک اس آیت سے کرتا تھا یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ یعنی اے ایمان والو مت نزدیک ہو تم نماز کے اور جب اوس سے کہا کہ سیاق اور سباق اس آیت کا بھی پڑھ اور مثل اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ اونکو بھی ملاحظہ کر جواب دیا کہ بابا تمام قرآن پر کسی نے عمل کیا ہی اگر ایک کلمے پر عمل کرین یہی غنیمت ہی

کلید ہشتاد و ہفتم یہ کہ علما انکے باوجود دعوے تاریخ دانی کے حکایتین موضوعہ مفتراۃ کہ موافق علم تاریخ کے جھوٹ اور بہتان ہین اپنے کتب معتمدہ مین درج کرتے ہین اور انھین ایسی ویسی حکایات سے بعض امہات مسائل

اپنے اعتقاد کے ثابت کرتے ہین اکذب ان حکایتون مین وہ حکایت ہی کہ انکے سیر اور اخبار والون نے بنائی ہی اور علمانے انکے اپنے حسن ظن سے جو اخبار والون پر رکھتے ہین اوسکو قبول کر لیا اور مان لیا ہی اور افضلیت جناب امیرؑ کی تمام انبیاے اولوالعزم وغیرہم پر کہ انکے امہات مسائل نبوات سے ہی اور مخالف ملتون ثلاثہ یہود و نصاری اور مسلمانون کے اوس سے ثابت کی ہی اور وہ حکایت حلیمہ بنت ذویب عبداللہ بن حرث سعدیہ کے ہی کہ دایہ آنحضرت کی تھین کہتی ہین کہ عراق مین حجاج بن یوسف ثقفی پر گرم ہوئین حجاج نے اونسے کہا کہ اے حلیمہ خدانے خود تجھکو میرے پاس بھیجدیا مین تو آپ بلانا چاہتا تھا کہ تجھسے بدلا لون حلیمہ نے کہا تیری اس شورش اور خشونت کا باعث کیا ہی کہا مین نے سنا ہی کہ تو علی کو ابوبکر اور عمر پر فضیلت دیتی ہی حلیمہ نے تھوڑی دیر تامل کرکے سر اوٹھایا اور کہا کہ اے حجاج قسم ہی خدا کی مین اپنے امام کو فقط ابوبکر اور عمر ہی پر ترجیح نہین دیتی ہون ابوبکرؓ اور عمرؓ کی ایسی لیاقت کہان کہ اونکے ہم پلہ ہوسکین مین تو اونکو آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور سلیمانؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سب پر ترجیح دیتی ہون حجاج نے بہت بگڑکر کہا کہ مین تو تجھسے اسی بات مین ناراض تھا کہ تو اس مردینی علی کو دو شخص اصحاب نبی پر تفضیل دیتی ہی اب کہ انبیاے اولوالعزم پر بھی ترجیح دیتی ہی دھوان میرے دماغ سے اوٹھتا ہی اگر اسکو ثبوت کرسکے گی فبہا نہین تجھکو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالونگا تاکہ اور عبرت پذیر ہون حلیمہ نے کہا کہ یہ تبارادہ تیرا کیا ہی اگر مجھپر ظلم و تعدی منظور ہی اور زبردستی مار ڈالنا تو یہ لے سر بھی حاضر ہی اور طشت بھی موجود پھر دیر ہی کیا ہی اور اگر مجھسے اس دعوے پر دلیل چاہتا ہی تو میری طرف کان لگا اور متوجہ ہو کے سن حجاج نے کہا کہ اچھا بتا علی کو آدمؑ پر کیا فضیلت ہی جنکا خداے تعالے نے اپنے ہاتھ سے خمیر بنایا اور چالیس صبح اوسپر اپنی رحمت نازل کی پھر اپنی روح خاص اونکے قالب مین پھونکی بہشت مین رہنے کو جگہ دی اور فرشتون سے سجدہ کرایا حلیمہ نے کہا اس لیلے کہ آدم کے حق مین فرمایا عَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰى یعنی نافرمانی کی آدم نے اپنے پروردگار کی سو بہک گیا اور علیؑ کی طاعت اور بندگیونکا سورۂ ہل اتیٰ مین وصف کیا اور اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اس آیت مین بھی باداے صلوۃ اور زکوۃ موصوف فرمایا آدمؑ کے زمانے سے اسدم تک کون ایسا ہوا جسنے عین نماز مین انگوٹھی فقیر کو خیرات کی ہو حجاج بولا یہ تو تونے سچ کہا اب یہ بتا کہ نوحؑ پر کیا افضلیت ہی کہا زوجہ علی کی فاطمہ زہرا سیدۃ النساء العالمین تھین جنکا نکاح سدرۃ المنتہی کے نیچے بگواہی اور شہادت ملائکہ اور سفارت جبرئیل کے بندھا اور زوجہ نوح کی کافرہ اور منافقہ تھی جیسا کہ نص قرآنی مین مذکور ہی حجاج جھٹ پٹ جواب دینے حلیمہ سے بہت متعجب ہوا اور بعد صد آفرین کے کہا کہ اچھا ابراہیم پر کس دلیل سے افضل جانتی ہی کہا ابراہیم نے خداے تعالی سے عرض کیا رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ

تحیی الموتیٰ قال اولم تؤمن قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی یعنی اے رب میرے دکھا تو مجکو کیونکر جلائیگا تو مردونکو
فرمایا ربّ نے تو کیا اسبات کا معتقد نہین ابراہیم نے کہا کیون نہین لیکن دیکھنے سے دلکو خوب اطمینان ہو جاوے اور علی رض
برسر منبر فرماتے تھے لو کشف الغطاء لما ازددت یقینا یعنی اگر پردے ظاہری مظاہر سے دور کر دیے جائین اور
عین وہ ذات جسکا اس پردے مین ظہور ہے ظاہر اور برملا ہو ہم اپنے یقین کو نہین بڑھائینگے اسواسطے کہ وہ
حق الیقین کو پردہ داری کے حال مین پہنچ گئے ہین اور ہمنے سنا ہے پیغمبر خدا سے کہ ایک دن بیٹھے تھے اور گروہ
مومنین اور منافقین اونکو گھیرے تھے اوس حال مین آنحضرت نے فرمایا کہ ای گروہ مومنین کے شب معراج میرے واسطے
ایک منبر قائم کیا مین اوسپر بیٹھا اسمین ابراہیم ع میرے باپ آئے اور منبر پر چڑھ کے ایک پایہ مجھسے نیچے بیٹھے اور گروہ گروہ
پیغمبر آئے اور مجکو سلام کیا پھر یہ ہوا کہ میرے چچیرے بھائی علی بن ابی طالب کو جنت کی اونٹنیون سے ایک اونٹنی پر
سوار کرکے لائے لواء الحمد اونکے ہاتھ مین تھا اور گرد انکے ایک قوم نورانی چہرے والے جیسے چودھوین کے چاند
بس ابراہیم نے پوچھا کہ یہ جوان کون پیغمبر ہے مین نے کہا پیغمبر نہین ہے میرا چچازاد بھائی علی رض بن ابی طالب ہے اور یہ قوم
جو گرد اوسکے ہین اوسکے شیعہ و محبین ہین ابراہیم نے یہ دیکھکر کہا خدایا مجکو بھی شیعہ علی کا کر فذلک قولہ تعالیٰ من
سورۃ الصافات وان من شیعتہ لابراھیم اذ جاء ربہ بقلب سلیم یعنی شیعہ اوسکے سے ابراہیم ہے جو آیا
سامنے اپنے پروردگار کے قلب نرم دیکے ساتھ حجاج بولا ٹھیک ہے آب بھلا سلیمان پر فاضل ہونیکی کیا دلیل ہے حلیمہ
بولین کہ سلیمان نے بادشاہی اور مرتبہ دنیا کا خدا سے مانگا رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب
یعنی بار خدایا ایسا بڑا ملک مجکو دے کہ کسی کو بعد میرے اوسکے دینے کے لایق نہ سمجھے بیشک تو دینے والا ہے اور امیر المومنین
علی رض نے دنیا کو تین بار طلاق دیکے مطلقہ کیا اور کہا الیک عنی یا دنیا طلقتک ثلاثا لا رجعۃ بعدہا حبلک
علی غاربک غری غیری لا حاجۃ لی فیک یعنی دور ہو ای دنیا مجھسے مین نے تجکو تین دفعہ طلاق دی
جو مغلظہ ہے جسمین رجعت نہین ہے اب تیری رسی ہے اور تیرا دوش کسی اور کو میرے سوا فریب دے مجکو کچھ تجھسے غرض نہین
حجاج نے اسکو تسلیم کرکے پوچھا اب کہ موسیٰ پر کیا فضیلت ہے کہا موسی جسوقت مصر سے مدین کو چلے خائف و ہراسان تھے
فخرج منہا خائفا یترقب پس نکلا موسی مصر سے ڈرتا ادھر اودھر تکتا امیر المومنین رض شب ہجرت آپکے بستر پر
بے کھٹکے ہوکے سوئے اگر ذرا بھی کھٹکا ہوتا تو نیند نہین پڑتی حجاج نے کہا یہ بھی معقول بات ہے اب حضرت عیسیٰ پر کیا فوقیت دی
اسکا بیان کر کہا حشر کو عیسیٰ بھی حسابگاہ مین مثل اورونکے کھڑے کیے جائینگے اور پوچھا جائیگا آیا نصاریٰ نے تجکو تیرے
حکم کے موافق پوجا اور خدا سمجھا اور یہ محتاج عذر اور معذرت اور توبہ کے ہونگے واذ قال اللہ یعیسی ابن مریم

ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الیٰ آخر الآیتین یعنی جسوقت کر پوچھیگا اللہ تعالی
اے عیسی بیٹے مریم کے کیا تونے لوگون سے کہا کہ مجکو اور میری مان دونون کو معبود جانو سوا خدا کے اور جب
سبائیہ نے جناب امیر رضہ کو خدا کہا بگڑ گئے اور اونکو جلا وطن کیا اور سیاست فرمائی کہ مشرق مغرب مین شہرت ہوگئی
اور بری الذمگی حاصل ہوئی حجاج نے اسکی بھی تصدیق کی اور ہزار دینار دیکر اوسکو خوش کیا اور سالانہ بھی مقرر
کردیا پھر حلیمہ نے کہا اے حجاج اب دوسرا نکتہ اور سُن کہ جب مریم بنت عمران کے درد زہ ہونے لگا بیت المقدس مین
تھین حکم الٰہی پونہچا جلدی یہان سے جنگل کو نکل جا اور نیچے درخت خشک خرمے کے وضع حمل کر تو بیت المقدس مین
تیرے نفاس کی آلودگی سے ناپاک نہو مادر علی کو کہ فاطمہ بنت اسد تھین جو درد زہ شروع ہوا حکم الٰہی آیا کہ کعبے مین
داخل ہو اور میرے گھر کو اس مولود کی تولد سے مشرف کر اب تو ہی انصاف کر کہ ان دونون مولودمین کون
افضل اور اشرف ہی حجاج نے حلیمہ کے حق مین دعاے خیر کی اور بعزت و حرمت رخصت کیا انتہی جاننا چاہیے
کہ یہ حکایت سراپا بنائی ہوئی اور کذب صریح اور بہتان ظاہر ہی اسواسطے کہ حلیمہ باجماع مورخین زمانہ خلفا تک
بھی زندہ نرہین اگر زمان حجاج تک جیتین تو تھوڑے سے تھوڑی عمر اونکی ایک سو چالیس برس کی ہونا چاہیے بلکہ
علماے تاریخ کو اس بات مین اختلاف ہی کہ حلیمہ نے زمانہ بعثت یعنی تقرر نبوت کو بھی پایا ہی یا نہین اور ایمان بھی
لائین یا نہین دوسرے یہ کہ حجاج خونریزی اور قتل خصوصاً شرفا اور سادات اور متوسلان خاندان اہل بیت مین
شہرۂ آفاق تھا اور بدترین نواصب سے جیسی کچھ عداوت اوسکو حضرت امیر رضہ اور اونکی ذریات سے تھی زبان زد
خاص و عام کے جاری ہی چنانچہ ایکجماعت اہل سنت کو اسی علت مین شہید کیا اوسکی مجلس مین بے اوسکے بُلائے کوئی
جا نہین سکتا تھا جو کوئی مصاحب اور نوکرون سے اوسکے سامنے جاتا تھا اپنی جان اور آبرو کے خوف سے لرزتا ہی
رہتا تھا انس بن مالک کہ خادم خاص رسول اللہ کے تھے اور اور عمدہ صحابیون سے جو تھے اونکو ذلیل اور حقیر کرتا تھا
حسن بصری اور اور اوس زمانے کے بزرگون کو مار ڈالنے کیواسطے کونسی تلاش تھی جو انسے اوٹھا رکھی بھلا ممکن تھا
کہ حلیمہ اوس خبیث کے پاس آتین اور ایسی گفتگو کرتین نہ کوئی وجہ لنکے آنیکی حجاج کے پاس معلوم ہوتی ہی حجاج
کوئی ایسا سخی اور کریم بھی نتھا جو سمجھا جاتا کہ حلیمہ اپنی قوم یعنی بنی سعد کی مسکن کہ ملک حجاز کے حوالی طائف مین تھا
بامید عطا وجود کے قصد عراق کا حجاج کے پاس کرتین اور حجاج سے کیونکر تصور کیا جاسے کہ وہ اس گفتگو پر
ہزار دینار دیدے اور سالانہ بھی مقرر کرے کیونکہ وہ بدترین نواصب سے تھا اور نواصب اپنی دولت اور سلطنت کا
قیام اسمین جانتے تھے کہ جناب امیر رضہ کی جناب مین اپنا منہ ہی کالا کرتے رہین معہذا باجماع مورخین شیعہ اور سُنی کے

کسی کسی نے نقل نہین کیا کہ حجاج نے اپنے وقتون سے کسی وقت مین اپنے عقیدۂ فاسدہ مین سستی اور نرمی کی ہو یا توبہ کیطرف رجوع ہوا ہو بالاتفاق اپنی آخر عمر تک عداوت حضرت امیرؓ اور ذریات طاہرہ اور سادات کشی پر جا ہی رہا الگ ہوا آب ہم حجتین اور دلیلین جلیمہ کی جو بڑی آب وتاب سے بیان کین ہین اور محض بمغز بہت سے وجوہ ہونکے ساتھ کہ تعداد اونکی خواہان طول کی ہی لیکن ہم اسجگہہ تبرکًا اور تیمنًا موافق عدد ایۂ اثنا عشر کے بارہ وجہین لکھین اول یہ کہ اہل اسلام کے عقیدۂ مقررہ کے خلاف ہی بلکہ یہود اور نصاریٰ کے بھی مخالف کہ کوئی ولی مرتبہ نبی کو نہین پہونچتا ہی دوسرے خلاف نصوص قرآنی کے کہ انبیا کی تفضیل اور ترجیح تمام مخلوقات پر کی ہی اور اصطفا اور برگزیدگی کے ساتھ چھانٹا اور اختیار فرمایا ہی تیسرے ان حجتون مین لغزشین انبیا کی گنائی ہین اور جناب امیرؓ کے مناقب پر دونون کو قیاس کیا ہی اور مجاہدون اور معاملون حقانیۂ انبیا سے سکوت کیا ہی اگر مناقب اور انبیا کے بزرگیون کو مناقب اور بزرگیون امیر المومنین رضؓ کے ساتھ تولتے اور ایک کو دوسرے پر ترجیح دیتے تو قابل مسموع ہونیکے ہوتا ورنہ ایسا طریقہ احتجاج کا ہر جگہہ جاری ہو سکتا ہی چنانچہ کہنے والا کہہ سکتا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان یعنی آنحضرت صلعم کو حق تعالی نے عَبَسَ وَتَوَلّٰے اور لینے فدیہ اسیران بدر اور ترک استثنا یعنی انشاء اللہ تعالی کہنے اور نماز جنازۂ منافق اور اجازت دینے منافقین کے غزوۂ تبوک اور جانب داری طعیمہ اور اوسکے بھائیون کی کہ ایک یہودی سے چوری کے مقدمے مین خشر رکھتے تھے عتاب فرمایا اور جناب امیرؓ بلکہ ابوذرؓ اور عمارؓ اور سلمانؓ اور مقدادؓ کی فلان فلان آیتون مین تعریف کی پس یہ سب بھی پیغمبر آخر الزمان سے افضل ہون مَعَاذَ اللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ چوتھے یہ کہ حضرت آدم بشر کے باپ اور نوع انسان کی جڑ ہین جو کچھ نیکی اور خوبی انکی اولاد اور نسل سے ظاہر ہوتی ہی بحکم باپ ہونے کے اونکے دفتر اعمال مین لکھی جاتی ہی جیسا کہ مقرر ہی اعمال نیک اولاد کے مان باپکے دفتر اعمال مین ثبت ہوتے ہین بشرط ایمان والدین کے پس بزرگی حضرت امیرؓ کی اور نزول سورہ ہل اتی کا انکی شان مین اور صدقہ دینا انگوٹھی کا نماز مین فقیر کو ایک نکتہ ہی یعنی ادنی بزرگی حضرت آدمؑ سے اور اگر اعمال نیک تمامی انبیا اور اولیا اور اماموں اور وصیون کو ہم گنین سبکو صحیفہ اعمال حضرت آدمؑ او اونکے نفس نفیس مین مندرج پاوینگے کسواسطے کہ درحقیقت رسم طاعت وبندگی اور توبہ اور شرمندگی کی سب پیدا کی ہوئی اور لائی ہوئی اونھین کی ہی وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی جس کسی نے رسم ڈالی اسلام مین کسی رسم نیک کی اوسکے واسطے ہی اجر اوسکا اور اجر اون لوگونکا کہ اوسپر عمل کرین قیامت تک پانچوین یہ کہ حضرت نوحؑ اور حضرت امیرؓ کی فضیلت کے

مقابلے مین جو اونکی بیبیون کی فضیلت کو سند پکڑا ہی خوب ظاہر ہی کہ اگر کسی شخص کی زوجہ دوسرے شخص کی زوجہ پر
فضیلت رکھتی ہو تو زوجہ کی فضیلت سے اس شخص کی فضیلت دوسرے شخص پر نہین ہو جائیگی دیکھو آسیہ زوجہ
فرعون کی افضل تھین زوجہ حضرت نوح اور لوط سے بالاتفاق اور شیعہ کے نزدیک پیغمبر صلعم کے زوجون سے
حضرت امیر رضہ کی زوجہ قطعا افضل ہین چھٹے یہ کہ حدیث لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ لَمَا ازْدَدْتُ يَقِيْنًا ایک بنائی ہوئی
چیز ہی کسی کتاب مین سنیون اور شیعہ کے بسند مذکور نہین اور اگر ہم اسکو مان بھی لین تاہم مفید تفضیل نہین اس سبب سے
کہ امیر المومنین عہ نے نفی زیادت یقین کی کی ہی کہ مین اپنا یقین نہین بڑھاؤنگا اور حضرت ابراہیم نے طلب اطمینان کی کہ یقین
تو ہی لیکن دیکھنے سے اطمینان بھی ہو جاے اور اطمینان جنس یقین سے نہین ہی یقین اور ہی اطمینان اور ہی پس نہین لازم
آتا کہ حصول اطمینان سے زیادتی یقین کی ہوتی ہی بلکہ اطمینان ایک حالت ہی شبیہ بعیان اور قاعدہ معقول کا ٹھہرا ہوا ہی
اَلزَّائِدُ لَابُدَّ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ جِنْسِ الْمَزِيْدِ عَلَيْهِ معنی یہ کہ زائد ضرور ہی کہ جنس مزید علیہ سے ہو حاصل یہ کہ جب امیر عہ کو
رتبہ یقین کا حاصل تھا وہ طالب یقین کے کیون ہوتے کہ اوسی جنس سے زیادہ ہوتا پس تحصیل حاصل بیفائدہ تھی اور
حضرت ابراہیم ع کو بھی یقین حاصل تھا جیسا کہ لفظ بلی سے ثابت لہذا یہ طالب اطمینان کے ہوے کہ دوسری قسم سے ہی
پھر کیا نقصان اونکی طرف عائد ہوتا ہی ساتوین جو کچھ حاضر ہونے جناب امیر رضہ سے شب معراج مین لکھا ہی خود شیعہ کے
نزدیک صاف نہین بلکہ مختلف فیہ ہی ابن بابویہ قمی کتاب المعراج مین ضمن حدیث طویل کے ابوذر سے روایت کرتا ہی کہ ملائکہ نے
آسمان پر پیغمبر صلعم سے کہا اِذَا رَجَعْتَ اِلَى الْاَرْضِ فَاقْرَءْ عَلِيًّا مِنَّا السَّلَامُ یعنی جب تم لوٹ کی زمین پر جاؤ
تو علی سے ہمارا اسلام کہنا اور نیز اس بابویہ نے اسی کتاب مین ذکر کیا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ حضرت امیر رضہ شب معراج آنحضرت کے
ہمراہ نہ تھے زمین پر رہے لیکن پردہ اور حجاب نظر کے سامنے سے اوٹھگیا تھا جو کچھ آپنے آسمانون پر جا کر عالم ملکوت سے
دیکھا جناب امیر رضہ نے وہ سب زمین پر رہکے دیکھا اور نوادر الحکمہ والے نے عمار بن یاسر اور قطب راوندی نے بریدہ سے
مرفوعا روایت کی ہی اِنَّ عَلِيًّا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاَسْرٰى وَاِنَّهٗ رَاٰى كُلَّمَا رَاَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی بیشک علی رضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے شب معراج مین اور بیشک دیکھا اونھون نے
جو کچھ دیکھا نبی صلعم نے اور دونون روایتین انکے نزدیک صحیح ہین حال آنکہ باہم متناقض اور متہافت آٹھوین یہ کہ سابق
حدیث جارود عبدی مین مذکور ہوا کہ تمامی انبیاء ولایت علی رضہ کے ساتھ مبعوث یعنی پیدا ہوے ہین اور معنی تشیع کے
سوائے تولا علی رضہ کے اور کچھ نہین ہین چنانچہ قاضی نور اللہ نے اسکی تصریح کی پس ابراہیم ع کو یہ بات اپنے ابتداے
نبوت سے حاصل تھی پھر شب معراج مین درخواست تحصیل حاصل کی کرنا اور وہ چیز اپنے پاس موجود ہی جناب باریتعالی کے

مانگنا اسکے کیا معنی بلکہ محض بمعنی تو ہین جو کچھ خوف حضرت موسی اور فارغ دلی جناب امیر رضہ مین ذکر کیا مغالطہ ہی مغالطہ ہی اس سے زیادہ کچھ نہین وجہ یہ کہ حضرت امیر جانتے تھے کہ مین مرد صغیر السن ہون اور تابع پیغمبر صلعم کا مجھسے بالاستقلال کچھ عداوت نہین ہی مجھکو کیون قتل کرین گے انکو اپنے مارے جانیکا اصلا خوف تھا او حضرت نے بھی انکی تسکین فرماکے ارشاد کیا تھا اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا بیشک وہ ہرگز نہین ضرر پہونچا سکینگے تجکو ذرا بس قول پیغمبر جو انکو ایمان تھا اوسنے انکو اس بات پر آمادہ رکھا کہ بجنبت رہے اور یہ بھی تھا کہ ابھی تک سبب عداوت کے کہ کشاکشی اور قتل اور قتال ہی باہم ثابت نہین ہوے تھے اور اسباب محبت کے کہ قرابتین قریبہ اور پاس اور لحاظ ریاست ابی طالب کا یہ بھی بحال اور برقرار اور نیز اسباب کا خوف کہ اگر جناب امیر رضہ کے ساتھ کچھ برائی کرینگے تو حمزہ رضہ اور عباس رضہ اوکے چچا اور بھائی انکے ضرور بدلا لینگے یہ بھی موجود بخلاف حضرت موسیٰ کے کہ انکو اوس وقت مین ان باتون سے کوئی حاصل نتھی بلکہ گمان غالب یہی تھا کہ مجکو اوس قبطی کے عوض مین مار ڈالین گے اور مشورے رؤسائے قبط کے جو اسکام کی تدبیر اور حیلے مین ہوتے تھے بروایت معتبر انکے سننے مین آتے تھے نہ کوئی وعدہ حمایت الٰہی کا شر فرعونیون سے ابھی تک انکو پہونچا چنانچہ بعد اسکے جب وعدۂ الٰہی سے مطمئن خاطر ہوئی جیسا کہ فرمایا اِنَّنِیْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰی بیشک مین تمھارے دونون کے ساتھ سنتا اور دیکھتا ہون اور یہ بھی فرمایا اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ یعنی تم دونون اور تمھارے پیرو غالب ہونگے بمقابلۂ فرعون کے کہ فوجین اوسکی قوت اور دبدبہ اوسکے معلوم کہ کفار قریش کو اوس سے ایسی نسبت بھی نہین جیسے پہاڑ اور رائی تنکا تن تنہا اپنے ایک بھائی کے ساتھ ڈٹ گئے اور چالیس برس تک ایسے بادشاہ کے ساتھ ایک شہر مین رہتے رہے بخلاف حضرت اور بقول شیعہ جس وقت مین کہ ابو بکر نے خلافت انسے چھینی کہ شیعہ کے نزدیک ابو بکر رضہ ایک مرد ضعیف بد دل تھے ایسا خوف اور ڈر انکے دل مین بیٹھا کہ خلافت کیسکی کار امامت بھی ہاتھ سے کھو یا حال آنکہ امامت انکی مثل نبوت حضرت موسی کے خدا کی جانب سے مقرر تھی اور ڈر اور نہایت تقیہ کے سبب بہت سے فرض اور واجبات دین کے ترک کیے اور تحریف قرآن اور تبدیل احکام شریعت پر راضی ہوگئے اور نیز زمانہ عمر بن خطاب مین جب دختر والا اختر انکی عمر رضہ نے چھینی ڈر کے مارے اس ننگ و عار ناگوار کو بھی اختیار کر لیا باوصف اسکے کہ یہ خوف اور ہراس بھی بمجرد واہم خیال ضرر کے تھے نہ بسبب خطرۂ جان کے کسواسطے کہ شیعہ کے نزدیک یہ بات مقرر اور مسلم ہی کہ ہر امام کو اپنے موت کا وقت معلوم ہوتا ہی اور اپنے اختیار سے مرتا ہی اور اہل سنت کے یہان بھی ثابت اور صحیح کہ جب حضرت امیر رضہ قصبہ ینبع مین بیمار ہوے صحابہ رضہ عیادت کیواسطے گئے اور عرض کیا کہ اس قصبے مین سوائے گنوار دن مزارعون کے

کوئی نہین ہی بہتر یہ ہی کہ مدینہ منورہ کو چلیے اگر نوع دیگر ہوئی تو تجہیز اور تکفین جیسی چاہیے نہین ہو سکیگی آپنے فرمایا کہ مجکو
پیغمبر خدا نے میرے قتل کی حقیقت حال سے خبردار کر دیا ہی جبتک وہ وقت نہین آیگا نہین مرونگا او علی ہذا القیاس
بارہا اسصورت اپنے شہادت کی بتفصیل بلکہ بتعین نام قاتل بھی مروی اور منقول ہی پھر باوجود ایسی معلومات کے
انکو ایسا خوف اور ہراس ہو دسوین حضرت سلیمان کے ذکر مین جو بیان کیا حاشا کہ یہ طالب جاہ و حشمت کے
ہون کہ یہ بات اصل نبوت مین برائی پیدا کرتی ہی غالب کہ انکار نبوت حضرت سلیمان ع کا شیعہ بھی گوارا نہین کرینگے بس
ضرور کہ اس دعا اور طلب مین کوئی غرض صحیح حضرت سلیمان کو ہوگی آب تنزیہ الانبیا والایمہ کہ کتاب معتبر شیعون کے
تصنیف سید مرتضی کی ہی دیکھنا اور توجیہین اوسکی سمجھنا چاہیین کہ حاصل اونکا جو کچھ اوسمین مذکور ہی وہ چند
توجیہین ہین ایک یہ کہ حضرت سلیمان نے طلب ایسے ملک کی کی کہ معجزہ ہو انکی نبوت پر اور شرط معجزے کی یہی ہی کہ دوسرا
اوسپر قادر نہو دوسرے غرض انکی طلب ملک و مال سے قائم کرنا عدل اور انصاف اور ارشاد اور ہدایت خلق اللہ
سے تھی کہ یہ مدعا در صورت اقتدار بادشاہی کے نہایت سہل وجہون سے میسر ہو سکتا ہی کہ جسقدر اقتدار زیادہ ہوگا
مدمدعا کا زیادہ ہوگا تیسرے یہ کہ کلمہ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ مراد خاص اونھین کی امت سے ہی اور درخواست اس
مطلب کی اسواسطے تھی کہ امت پر نبی کا امتیاز رہے امت سے کوئی نبی کیطرح نہو لیکن اس توجیہ مین ظاہر
خدشہ ہی کسواسطے کہ صحیح حدیثین گواہ عموم کی ہین کہ عام درخواست تھی نہ مخصوص بامت اور لفظ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ
بھی نص ہی استغراق مین یعنی کسی زمانے مین کسیکو نہ پہنچے اور بھی یہ توجیہ جب کام آتی کہ ملک موصوف اس صفت سے
ہوتا نہ طلب اصل ملک مین ہو اسواسطے کہ خوب ظاہر ہی امتیاز نبی اور امت کا بہت چیزون سے ہو سکتا ہی طلب بادشاہی کی
کیا ضرور تھی چوتھے یہ کہ خداے تعالی نے انکو جتا دیا ہوگا کہ اس قسم ملک حاصل ہونے مین تمکو نہایت نیکی و خوبی دین مین
حاصل ہوگی اور بکثرت طاعات اور مبرات اور خیرات کروگے تو دوسرے کو اگر ایسا ملک حاصل ہوگا اوسکے حق مین
اصلح نہوگا بلکہ مانع ہوگا خدا کیطرف متوجہ ہونے اور اشغال اور طاعات اور خیرات کا او مثل ان چار توجیہ مذکورہ کے
اور باتین بھی اوس کتاب مین لکھی ہین بہرحال یہ امر فضیلت حضرت امیر رض اور مفضولیت حضرت سلیمان کا نہین
ہو سکتا ہی اور ظاہر ہی کہ حضرت امیر رض نے بھی باوجود طلاق دینے دنیا کے طلب خلافت کی فرمائی اور ایسی کوشش
او سعی کی کہ قتل اور قتال مسلمانونکا واقع ہوا بس اب ہمکو معلوم ہوا کہ بعض لوگ ایسے بھی خدا کے بندے ہین کہ دنیا کو
طلاق بھی دیدین اور ملک کی طلب اور تمنا بھی کرین اور یہ طلب اور تمنا منافی اوس طلاق کے نہین پڑتی اسلیے
کہ اس طلب مین اونکو محبت جاہ اور مال کی مقصود نہین ہوتی بلکہ یہ مطلب ہوتا ہی کہ قدرت جہاد کی مدد اللہ پر

حاصل ہو اور کافرون کی جڑ نکال ڈالین احکام شریعت روشن کے جاری کرین بیت المال کی حفاظت ہو
اور جو اوسکے حقدار ہین اونپر خرچ کیا جاے سو حضرت سلیمان اور حضرت امیر طلب ملک اور خلافت مین دونون اس غرض
نیک کے شریک ہین اتنا ہی فرق ہی کہ حضرت سلیمان نے اس بات کی خدا سے درخواست کی تا بے اسباب ظاہر مخلوق مسخر
ہو جائے جیسا کہ وقوع مین آیا کما قولہ تعالی فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ یعنی مسخر اور تابعدار کیا ہمنے ہوا کو اوسکے حکم مین دوسرا
وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ اور وہ شیاطین کہ سب معمار اور غوطہ لگانیوالے تھے اور حضرت امیرؓ نے اسباب
ظاہر کے پردے مین کہ وہ جمع کرنا لوگونکا اور جنگ و قتال ہی طلب فرمائے لیکن میسر نہوے بدینوجہ کہ حق تعالی کو منظور ہوا
کہ اسباب ظاہری کی انکی نظر مین کچھ قدر اور وقعت نرہے اور یہی چلن ہی حضرت خداوند تعالی شانہ کا اپنے خاصون کے
ساتھ کہ انکو ہر دقیقے مین دقائق معاملات سے رہنمائی اور آگاہی کرتا ہی انصاف یہ ہی کہ ترک دنیا کا مطلقا یعنی بالکل
دین محمدی مین مطلوب اور مقصود نہین ہی اگر ترک دنیا سے فضیلت حاصل ہو تو ضرور ہی کہ ہندستان کے جوگی
اور ریشیان کشمیر اور رہبان عیسائی اور لامہ چین کے کہ دنیا کو طلاق بات یعنی قطع دیتے ہین اور ریاضت
اور سوکھے روکھے ٹکڑے کھانے کی عادت کر لیتے ہین حضرت سلیمانؑ اور حضرت یوسفؑ سے کہ یہ بھی بادشاہ مصر کے
ہوے ہین افضل ہون مَعَاذَ اللهِ مِنْ ذَلِكَ گیارہوین جو کچھ تفضیل حضرت امیرؓ مین حضرت عیسیؑ پر نقل کیا
خلاصہ اوسکا دو چیزین ہین ایک یہ کہ حضرت امیر نے اپنے غالیان محبت کو جلا وطن کیا اور تعزیر دی حضرت
عیسیؑ نے ایسا نہین کیا دوسرے یہ کہ حضرت عیسیؑ سے بازپرس ہوگی اور یہ محتاج اپنے عذر بیان کرنے کے ہونگے
حضرت امیرؓ سے نہ بازپرس ہی نہ حاجت عذر کی لیکن ان دونون چیزون مین کلام ہی کسلیے کہ یہ دونون چیزین
موجب تفضیل امیرؓ کی حضرت عیسیؑ پر نہین ہوتی ہین لیکن تعزیر اور عدم تعزیر اسکی یہ بنا ہی کہ غالیان امیرؓ نے
کلمات کفر اور بیہودہ باتین انکے سامنے شایع اور مشہور کی تھین اور غالیان محبت حضرت عیسیؑ نے اوسوقت مین
کہ جب یہ آسمان پر چلے گئے پس حضرت عیسیؑ سے تعزیر اونکی نہین ہوسکتی تھی اور حضرت امیرؓ کر سکتے تھے بلکہ حضرت امیرؓ
مار ڈالنے کی قدرت رکھتے تھے اگر مار ڈالتے تو بالکل ہی یہ شک اور آمیزش نہ مٹ جاتی لیکن جو ہونیوالا یون ہی تھا
جلاوطن کرنے سے بھی اونھین کلمات خبیثہ اور ہذیانات قبیحہ کو ان لوگون نے مداین اور عراق اور تبریز مین رائج کیا
اور یہ جو کہا کہ حضرت عیسیؑ سے بازپرس ہوگی سو قرآن مجید مین ذکر اسکا فرمایا ہی اور بازپرس امیرؓ کا کچھ حال
معلوم نہین اور ظاہر کہ نہ جانا اور چیز ہی اور نہونا اور چیز ہاں اگر بعد حضرت امیرؓ کے کوئی پیغمبر مبعوث ہوتا
اور قرآن نزول فرماتا جیسا کہ بعد حضرت عیسیؑ کے آنحضرت صلعم اور یہ قرآن ہی اور اوسمین صریحا نفی بازپرس

امیرؓ کی نازل ہوتی البتہ تفرقہ دو نونکا ثابت ہوجاتا اور اب تو یہی قرآن ہے جسمین خود عموماً بعض آیات دلالت کرتے ہین
کہ حضرت امیرؓ پر بھی باز پرس پڑے کما قولہ تعالی وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ وَمَا یَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰہِ فَیَقُولُ أَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ
عِبَادِی هٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیلَ یعنی ایکدن جمع کریگا وہ خداے تعالی انکو اور اوس چیز کو جسکی
یہ پرستش کرتے تھے سوا خدا کے پھر پوچھے گا کیا تمنے بہکایا میرے ان بندون کو یا یہی خود بہک گئے اور یہ عذر
بھی بیان کرینگے قَالُوا سُبْحٰنَکَ مَا کَانَ یَنْبَغِی لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِکَ مِنْ أَوْلِیَاءَ یعنی کہین گے وہ معبود
اونکے پاک ہے تو ہمارے لایق یہ بات کہان ہے کہ وہ اختیار کرین سوا تیرے ہلکو والیون سے اور مالکون سے
اور اس قسم کی باز پرس مین کوئی قصور والی بات نہین ہے اسلیے کہ اسمین تنبیہ او رتوبیخ انکے پوجنے والون کی منظور ہے
تا انکے مذہب کا بطلان انہین کے معبودون سے ہو اور یہ باز پرس قصور والی اس دلیل سے نہین ہے کہ ملائکہ سے
بھی ہونیوالی ہے وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیعًا ثُمَّ یَقُولُ لِلْمَلَائِکَةِ أَهٰؤُلَاءِ إِیَّاکُمْ کَانُوا یَعْبُدُونَ یعنی ایکدن
جمع کرین گے ہم سبکو پھر پوچھینگے فرشتون سے یہی لوگ ہین کہ تمھاری پرستش کرتے تھے اور معبود جانتے تھے
اور ملائکہ بالاجماع معصوم کوئی تکلیف شرع کی اونکے ذمے نہین نہ قابل عتاب و مواخذے کے سوا اسکے
اگر حضرت امیرؓ سے مواخذہ نہو اور حضرت عیسی سے ہو تب بھی یہ موقع نہین اسواسطے کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر تھے انکا
کہنا حجت قاطع ہے کہ اسکی سند کے ساتھ خداے تعالے کے سامنے عذر ہوسکتا ہے بخلاف حضرت امیرؓ کہ یہ سید الاولیا تھے
نہ پیغمبرؐ اور قول ولی کا حجت قاطع نہین اور شہادت پیغمبر صلعم کی امت کے حق مین انکی نیکی اور بدی پر ضرور جیساکہ
فرمایا وَیَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ کُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِیدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِیدًا الی غیر ذلک من الآیات
اور دن قیامت کے اوٹھائینگے ہم ہر امت سے گواہ اور تجھکو کرینگے اس امت پر گواہ اور گواہی امام اور ولی کی
ساری امت پر ضرور نہین ہے تب اس موقع سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ سے سوال کا ہونا اور حضرت امیرؓ سے سوال کا
نہونا صریح دلیل فضلیت عیسیٰ کی ہے امیرؓ پر بارھوین جو کچھ قصہ حضرت عیسیٰ کی ولادت مین ذکر کیا محض واہی
اور مخالف تواریخ اسواسطے کہ تولد حضرت عیسیٰ مین اختلاف بہت ہے مشہور یہ ہے کہ بیت اللحم مین پیدا ہوے
بعض کہتے ہین فلسطین مین اور بعض مصر اور بعض دمشق مین بتاتے ہین مگر کسی نے مورخین سے یہ نہین کہا کہ حضرت
مریم کو درد زہ بیت المقدس مین لاحق ہوا تھا اور بالفرض یہ بھی ہوا ہو تو یہ کہانسے آئیگا کہ انکو نزول وحی کے ساتھ
مسجد سے نکال دیا بلکہ نص قرآنی صریح اس بات کو بتاتی ہے کہ انکو اضطرار درد یہانتک ہوا کہ کسی چیز پر تکیہ لگائین جو کہ
علوق حضرت عیسیٰ کا بغیر پدر کے ہوا تھا لوگون پر اس بات کے ظاہر کرنے سے شرماتی تھین ناچار جنگل کی طرف

جلی گئین اور ویرانہ اختیار کیا اور ایک درخت کی جڑ سے ٹک گئین اور جبکہ اس حالت مین جنگل کا جانا اور بے مدد
کسی کے وضع حمل کرنا بہت دشوار معلوم ہوا بے اختیار آرزو موت کی کی جیسا کہ فرمایا خداے تعالی نے فَاَجَاءَهَا
الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا یعنی لیگیا مریم کو درد زہ طرف
جڑ درخت کے کہا کیا اچھا ہوتا جو مین مرجاتی قبل اس کیفیت سے اور لوگ مجکو بھول بھال جاتے اور یہ جو کہا ہی
کہ فاطمہ بنت اسد مادر جناب امیر رض کو وحی آئی کہ خانہ کعبہ مین جاؤ اور وضع حمل کرو نہایت ہی بیہودہ
جھوٹ ہی اس سبب سے کہ کوئی فرقہ اسلامیہ اور غیر اسلامیہ سے قائل اس بات کا نہین ہی کہ فاطمہ بنت اسد کو نبوت
ہوئی حجاج کب اسکو مان لیتا روایت مشہور اسطور پر ہی کہ معمول اہل جاہلیت کا تھا کہ پندرھوین رجب کو دروازہ
کعبے کا کھولتے تھے اور زیارت کیواسطے اندر کعبے کے جاتے تھے اسی تاریخ مین تولد حضرت علی کا وقوع مین آیا
اسواسطے اوس دن کو یوم الاستفتاح اور روزہ مریم کہتے ہین مشائخون نے اوس دن کے اوراد و اذکار
مقرر کیے ہین اور یہ بھی معمول تھا کہ اوس سے دو ایک روز پیشتر عورتین زیارت کرتی تھین اتفاقا عورتونکی
زیارت کے دن فاطمہ بنت اسد نے بھی باوجود تمام ہو جانے مدت حمل کے قصد زیارت کا کیا جو کہ سال بھر مین
یہ ایکدن پڑا کرتا تھا باوصف دشواری حرکت جیسے تیسے آپکو در کعبہ تک پونچایا اور دروازہ کعبے کا اوس زمانہ مین
قد آدم اونچا تھا چنانچہ اب بھی ویسا ہی ہی لیکن اوسوقت مین زینہ سیڑھیان نتھین عورتون کو اونکے مرد بحرکت
عنیف چڑھاتے تھے اب زینہ اوسکا بطور گاڑی بچون کے بنایا ہی وقت حاجت اوسکو کھینچ کے متصل
دروازے کعبے کے رکھدیتے ہین بس اسی حرکت عنیف مین اونکے درد زہ پیدا ہوا سمجھین کہ بعد ایک ساعت کے
تسکین ہو جائیگی زیارت سے کیون محروم رہون جستو کہ در کعبہ پر آئین طلق بر طلق اے درد زہ پے در پے ہونے لگا
اور تولد حضرت امیر رض کا وقوع ہوا اور روایات شیعہ مین دوسرے طور پر دیکھا گیا کہ ابو طالب جب خدمت درد اوکی
درازی زمان عدم تولد سے مایوس ہوے تو اونکو بنظر حصول شفا اندر کعبے کے داخل کیا اللہ تعالے کے فضل سے
جھٹ پٹ پیدا ہوگئے اس روایت کو شیعہ نے امام زین العابدین سے نقل کیا ہی اَخْبَرَتْنِيْ زُبْدَةُ بِنْتُ عَجْلَانَ
السَّاعِدِيَّةُ عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ عُبَادٍ السَّاعِدِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ نِسَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ اِذْ اَقْبَلَ اَبُوْطَالِبٍ
كَئِيْبًا فَقُلْتُ مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَسَدٍ فِيْ شِدَّةٍ مِنَ الطَّلْقِ وَاِنَّهَا لَا تَضَعُ ثُمَّ اِنَّهٗ اَخَذَ بِيَدِهَا
وَجَاءَ بِهَا اِلَى الْكَعْبَةِ فَدَخَلَ بِهَا فَقَالَ اجْلِسِيْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ فَجَلَسَتْ وَطَلَقَتْ طَلْقَةً فَوَلَدَتْ غُلَامًا نَظِيْفًا
فَسَمَّاهُ اَبُوْطَالِبٍ عَلِيًّا ترجمہ خبر دی مجکو زبدہ بنت عجلان ساعدیہ نے ام عمارہ بیٹی عباد ساعدیہ سے بیشک کہا اوسنے

کہ ایکدن بھی مین چند عورتون مین عرب سے ناگاہ میرے سامنے آئے ابو طالب غمگین مین نے پوچھا کہ تمہارا
کیا حال ہی کہا بیشک فاطمہ بیٹی اسد کی شدت درد زہ مین مبتلا ہی اور بچہ پیدا نہین ہوتا ہی پھر ابو طالب نے
اوسکا ہاتھ پکڑا اور در کعبہ تک لائے پھر داخل کیا اوسکو کعبے مین اور کہا خدا کا نام لیکے یہان بیٹھ سو وہ بیٹھ گئی
اور درد ہوا درد شدید پھر جنا بچہ پاکیزہ اور نام رکھا اوسکا ابو طالب نے علی اور ادنی بات یہ ہی کہ جب
جناب امیر رض کی کعبے مین پیدا ہونے سے فضیلت انکی حضرت عیسےٰ پر متحقق ہوئی تو پیغمبر خدا پر بھی ہوگی
کہ سنی و شیعہ سے کوئی اسبات کا قائل نہین اور بھی تواریخ صحیحہ سے ثابت کہ حکیم بن حزام بن خویلد بھی
کہ بھتیجا ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا تھا کعبے مین پیدا ہوا بس چاہیے کہ یہ بھی افضل ہو حضرت عیسیٰ ع
بلکہ سب پیغمبرون سے اور برائی اس بات کی کچھ چھپی نہین ہی کید ہشتاد و ہشتم توریت معظم سے
نقل کرتے ہین کہ کل شریعتین چھہ ہین اور ہر نبی صاحب شریعت کے بارہ وصی تھے اول شریعت حضرت
آدم علیہ السلام کی دوسری حضرت نوح کی تیسری حضرت ابراہیم ع کی چوتھی حضرت موسی ع کی پانچوین
حضرت عیسی ع کی چھٹے حضرت محمد مصطفے صلعم کی اور ملا حیدر آملی نے محیط اعظم مین بہ تفصیل نام وصیون کے
لکھے ہین لیکن مجہول اللفظ والمعنی جنکے اعراب ٹھیک نہین یہ نقل بھی بالکل جھوٹ اور نرا بہتان ہی
توریت معظمہ مین اسکا پتہ بھی نہین اور دلیل عقلی اسپر انھین کا افترا ہی کسواسطے کہ اگلے انبیا تمامی
اہل زمین پر مبعوث نہین تھے پھر چھہ شریعتونکے حصر کی کونسی وجہ دوسرے یہ کہ ابھی کارخانہ نبوت کا
منقطع نہین ہوا تھا اکثر بعد ایک دوسرے کے پیغمبر بھی ہوتے چلے آئے چنانچہ بعد حضرت آدم ع کے اونکے
بیٹے شیث اور اونکے بعد ادریس شیث کے بیٹے اور بعد حضرت ابراہیم ع کے حضرت اسحاق ع پھر حضرت
یعقوب پھر حضرت یوسف اور بعد حضرت موسی ع کے حضرت یوشع پیغمبر تھے پھر حاجت نصب وصیونکی
کیا تھی قیام امر دین کا خود وجود باجود انبیا سے حاصل ہوتا تھا اور اگر مراد اوصیا سے انبیا ہون تو بعد کسی پیغمبر کے
باوجود انبیا ہونیکے اوصیا کیونکر متصور ہوسکین گے علی تقدیر التنزل عن ذلک کلہ یعنی اگر ان سب باتونکو
چھوڑ دین تب بھی اس نقل سے سوائے عدد بارہ کے کوئی حاصل ہاتھ نہین لگتا اور احتمال ہوتا ہی کہ خلفائے
ثلثہ رض بھی وصیون مین داخل ہون بلکہ یہ نہایت ہی لایق وصی ہونیکے ہین کسواسطے کہ جہاد اور فتح کرنا
شہرون اور مٹانا کفر اور بنانا مسجدون اور قائم کرنا منبرون اور رواج دینا شریعت کا پورے پورے
طور پر انکے ہاتھون سے سرانجام ہوا بخلاف حضرات ایمہ کے جنھون نے تمام عمر گوشہ نشینی اور خلوت گزینی مین

بسر کی کسینے نجانا کون ہین کمان ہین کید ہشتاد و ششم کہتے ہین کہ اہل سنت منکر بدیہیات اولیہ کے
یعنی جو کہ ظاہر دلائل سے ثابت ہین ہوتے ہین اور صحت رویت باریتعالی کے قائل ہین حال آنکہ رویت اسکی
بدیہی محال ہی کسواسطے کہ دیکھنے کے لیے چند شرطین ہین کہ بدون اونکے محال اور اون شرطون کے ساتھ واجب
اول یہ کہ مرئی مقابل رائی کے ہو یعنی دیکھنے کی چیز دیکھنے والیکے سامنے یا حکم مقابل مین جیسا کہ آئینے مین ہی
دیکھا گیا ۱۲ دیکھنے والا ۱۲
دوسرے خوب نزدیک نہو تیسرے بہت دور بھی نہو چوتھے حجاب اور کوئی چیز حائل بیچ مین نہو پانچوین
ایسی جگہ ہو کہ شعاع اوسکی اسکو پونہچے نہ اندھیرے اور تاریکی مین چھٹے نہایت لطافت بھی نہو فی الجملہ
کثافت رکھتا ہو اسواسطے ہوا کو کوئی نہین دیکھ سکتا ساتوین بینائی بینندہ کی نہ رکی ہو کوری اور رتوندی اور
مرض بصر سے آٹھوین دیکھنے والا قصد دریافت کا بھی کرے اور ظاہر کہ مجموع شرطین خدا تعالے کے حق مین
بالاجماع مفقود ہین جواب اہل سنت کیطرف سے یہ ہی کہ فی الواقع یہ امور شروط رویت کے ہین لیکن عادتین
اس معنی کرکے کہ دیکھنا کسی چیز کا بدون ان شرطون کے عادی اور مستمر نہین ہی یعنی ہمیشہ سے یون ہی عادت
پڑی ہوی ہی لیکن بطریق خرق عادت بدون ان شرائط کے بھی بہت چیزونکو دیکھ سکتا ہی معہذا کونسی دلیل
قائم ہوی ہی اسبات پر کہ یہ شروط عقلیہ ہین بدون انکی کسی چیز کے دیکھنے کو عقل تجویز نہین کرتی بس
معلوم ہوا کہ شیعہ کے نزدیک عادیات اور اولیات یعنی جو منسوب بعادت ہین وہ اور جو منسوب بدلائل ہین
وہ دونون ایک سے ہین کچھ تفرقہ اور تمیز نہین کرتے اور یہ کام جاہلون کا ہی نہ عالمون اور محققونکا اکثر
ہندوستانیون کو دیکھا کہ برف برسنے سے انکار کرتے ہین اسواسطے کہ خلاف عادت ہی اور اسمین محال باتین
کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کوئی چیز جمی ہوئی مثل سنگ کے کہ اندازہ مین ایک کوہستان سے زیادہ ہو کسطرح آسمان و
زمین کے بیچ مین معلق ٹھہر سکتی ہی اور ریزہ ریزہ ہوکے گرتی ہی اور چانول کی کھیتی کا ربیع مین انکار کرتے ہین حالانکہ
سردسیر ولایتون مین رائج اور مشہور ہی اور یہ کہ خط استوا مین آٹھ فصلین ہوتی ہین یہ بھی انکے نزدیک محالات سے
ہی ایسے ہی پیدا ہونا میوونکا خلاف عادت موسم اپنے ملک کے اکثر جاہلون ہر ملک کے نزدیک یہ بھی اسی قسم سے ہی
اگر فرض کرین کہ کسی شخص کی ایسی عادت ہی کہ قبل طلوع آفتاب سے سو جاتا ہی اور بعد غروب کے جاگتا ہی ہرگز دنیا
اشیا کا تجویز نہین کریگا یعنی جائز نہین رکھیگا مگر اونھین کا جو چراغ اور مشعل اور شمع اور چاند کی روشنی مین
معلوم کرلین ہین اسواسطے کہ وہ تو حقیقت دان اور کیفیت شعاع آفتاب سے آشنا ہی نہین ہی اوسنے تو
یہ جانا ہی نہین کہ جن چیزون کی روشنی سے یہ واقف ہوا ہی اونکو شعاع آفتاب سے کچھ نسبت ہی نہین ہی

آفتاب کی شعاع مین جس چیز کو کوس بھر سے دیکھ سکتا ہی اوسی چیز کو مشعل اور چراغ کی شعاع مین ایک تیر کے
ٹپے سے نہین دیکھ سکتا اور اوربار یک باریک چیزین اور مسام ابدان جو شعاع آفتاب مین دکھائی دیتے ہین
اونکو اونکی شعاع مین دیکھنا ممکن نہین جبکہ اختلاف روز و شب دنیا اور ولایتون اور شہرون ایک عالم کا
اس حد کو پونہچا ہو تو خیال کرو اختلاف دوسرے عالم کا کہ وہ ایک عالم ہی جدا ہی اور وہی زمان اور مکان
اوسکو کسطرح نظر سے گرا دینا چاہیے اوسکا تو حال یہ کہ جسدن شعاع اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کی
عالم آخرت کو کہ بالذات نورانی اور مصداق یَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ اور یَوْمَ الْفَصْلِ کا ہی منور کریگی تو اوس
جہان کے دن مقابلے مین اُوسدن کے ایک اندھیری کوٹھری معلوم ہونگی روشن ہوگی زمین اپنے
پروردگار کے نور سے دوسری آیت کے معنی جسدن جانچے جاوین بھید یوم الفصل ای روز فیصلہ اور حیات
اس عالم کی برابر حیات اوس عالم کے حکم خواب بہ بیداری کا پیدا کریگی یعنی جیسے جاگتے مین ذرا آنکھ
جھپک جاتی ہی اور ملائکہ اور ارواح اور وہ چیزین کہ یہان دیکھنے کے قابل نہ تھین جیسے اعمال مخفی اور
اخلاق کا ہی یعنی وہ چھپی چھپی باتین جو کاہن کرتے ہین سب دکھائی دینگی اور آنکھونکے سامنے ہو جائینگی اور
روح خیالی تبدیل عالم کے سبب سے ایسا انبساط پیدا کریگی کہ تمام حواس اوسکے جو کچھ کہ دنیا مین ہین ہر درجہ
اس سے قوی تر اور حساس ہو جاوینگے جیساکہ فرمایا خداے تعالے نے وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ
لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ بیشک آخرت کا گھر حیات وہی ہی اگر یہ لوگ جانتے اور پھر فرمایا اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ
يَوْمَ يَأْتُوْنَنَا یعنی عجب شنوا ہونگے یہ اور عجب بینا جسدن کہ ہمارے سامنے آئینگے اور فرمایا فَكَشَفْنَا عَنْكَ
غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ پس دور کیا ہمنے تجھسے پردہ تیرا پس نگاہ تیری اس دن مین تیز ہوگی دلیل اول
اسبات پر کہ یہ امور رویت کے شروط عقلیہ سے نہین ہین یہ کہ ہر جگہہ سے زیادہ نصوص قرآنی ناطق ہین اسبات پر کہ
خداے تعالی شنوا اور بینا ہی کہ سنتا اور دیکھتا ہی اور شیعہ بھی خداے تعالی کو سمیع اور بصیر اور شنوا اور بینا کہتے ہین
اور ظاہر ہی کہ بینائی خداے تعالی پر مجموع یہ امور مفقود ہین اور نقش پذیر ہونا صورت دیکھی ہوئی کا آنکھ
دیکھنے والیمین اور نکلنا شعاع کا جیساکہ قاعدہ دیکھنے کا ٹھہرا ہی اوسکی جناب مین خیال اور تصور سے خارج
ہی اور فلاسفہ نے بھی کہ گرفتار عادتون اور مقید عقلیات کے ہین ان امور کو مشروط رویت نہین جانا ہی
جس موقع پر کہ دیکھنا روحانیات اور مشاہدہ اور مخاطبہ اونکا جائز کیا ہی ثابت بن قرہ حرانی لکھتا ہی کہ روح
زحل کو میرے ساتھ اتصال اور الفت تھی میری میرے دشمنون پر مدد اور اعانت کرتی تھی ایکدن ایسا

واقعہ ہوا کہ میرے حاسدون نے خلیفۂ وقت موفق باللہ کے سامنے میری شکایت کی کہ تیرے لڑکے معتضد کو بہکاتا ہی
اور فعل شنیع پر باعث ہوتا ہی خلیفہ مجھسے بگڑگیا اور ارادہ مار ڈالنے کا کیا مین اوسوقت بیخبر اپنے بستر پر سوتا تھا ناگاہ
وہ روحانیت میرے پاس آئی اور مجکو جگا کے صورت واقعہ پر خبردار کیا اور حکم بھاگنے کا فرمایا مین ہراسان گھر سے نکلا
اور ایک دوست کے گھر مین داخل ہوا بعد اس خبر کے موفق نے ایک جماعت بطور چوکی کے میرے گھر بھیجی مجکو ڈھونڈھا
تبا یا پڑوسیون پر بہت تشدد کیا لیکن کچھ سراغ نہ لگا لڑکا میرا کہ نسان تھا گھر ہی مین رہگیا میرے ساتھ وہ نہین نکلا
اوسکو بھی ڈھونڈھا نپایا حال آنکہ وہ مردمان چوکی کے ساتھ پھرتا تھا اوسکو کوئی نہین دیکھتا تھا دوسرے دن وہ
روحانیت پھر میرے پاس آئی اور مجکو اس ماجرے سے خبر دی مین نے کہا کہ مجکو بھی میرے لڑکے کیطرح کیون نہین کر دیا
کہ نہ دیکھتے تو اپنے ہی گھر مین رہتا احسان دوستون کا کیون اوٹھاتا کہا ہیلاج تیرا مریخ کے مقابلے مین تھا اس سبب سے
تجھ میری خاطر جمع نہ تھی اور تیرے لڑکے کا ہیلاج نحسون سے سالم اوس پر مجکو اطمینان خاطر تھا اور یہ بھی قول اوسکا ہی
کہ اگلے فلاسفہ سے بعض نے ایک سرمہ مرکب کیا ہی جو نہایت مقوی بصر ہی اسدرجہ کہ دِنکو تارے دکھائی دیتے ہین
اور نہایت دور کی چیزین ایسی نظر آتی ہین گویا سامنے رکھی ہین اور مین نے اوس سرمے کو تجربتا ایک شخص کے
اہل بابل سے آنکھ مین لگایا وہ شخص نقل کرتا تھا کہ مجکو سب ستارے کیا سیارہ کیا ثوابت اپنے اپنے ٹھکانون مین معلوم
ہوتے ہین اور میری آنکھونکا نور اجسام کثیفہ دیوار وغیرہ کے پار ہوتا ہی اور مین اوس پار کی چیز دیکھتا ہون بس مین
اور قسطا بن لوقا بعلبکی بطریق امتحان گھر مین داخل ہوئے اور وہ شخص بابلی باہر گھر سے رہا اندر گھر کے ہمنے ایک کتاب
لکھنا شروع کی وہ شخص باہر گھر کے وہ کتاب پڑھتا جاتا تھا مع تہجے پہلی دوسری سطر کے اور ہم کاغذ لیتے تھے اور کچھ لکھتے تھے
وہ بھی باہر گھر کے ہمارے لکھے ہوے کی نقل کرتا تھا جب دونو مقابل کرتے تھے مطابق ہوتا تھا اور اوس شخص سے
ایکبار قسطانی اپنے بھائی کا حال جو بعلبک مین تھا پوچھا اوسنے ذرا ہی نظر ڈالی اور کہا کہ مریض ہی اسوقت
اوسکے ایک لڑکا پیدا ہوا ہی کہ طالع اوسکا درجۂ سوم برج ثور ہی جب تحقیق اور دریافت کیا تو ایسا ہی نکلا اب مولانا
مرحوم مع فرماتے ہین کہ بالجملہ جو کوئی یہ جانتا ہی کہ دنیا اور آخرت کے احکام مختلف ہین اور عموم قدرت الٰہی کا معتقد ہی
کسی بات کو اون باتون سے جو دوزخ اور بہشت کے معاملے مین وعدے فرمائے ہین دور اور بعید نہین جانتا اور معتقد
پر تو جمیع اہل اسلام بلکہ یہود اور نصاری تینون ملت والے متفق اور مجمع ہین کہ آخرت مین مومن اور کافر دونو کو
فرشتے اور حور اور ولدان دکھائی دینگے اور بہشتی لوگ انتہا اپنے ملک و حشم کی ایسی دیکھینگے جیسے کوئی ابتدا کو
دیکھتا ہی باوصف اسکے کہ بُعدِ مسافت درمیان مین واقع ہوگا اور پہلی سی روایت ابن بابویہ سے کتاب المعراج مین

گذرا کہ حضرت امیر رضا زمین پر دیکھتے تھے جو کچھ آنحضرت صلعم آسمان پر دیکھتے تھے اور نیز ابن بابویہ نے کتاب روضہ مین بطریق متعددہ اور سندون معتبرہ کے اور ابو جعفر طوسی نے امالی مین روایت کی ہی کہ ہر مومن مضطر یعنی قبر کا رکھا ہوا جناب پیغمبر صلعم اور امیر رضا اور حسنین رضا کو دیکھتا ہی اور نیز قطب راوندی نے روایت کی ہی کہ جب حضرت خدیجہ رضا کو مدت حمل کی تمام ہوئی اور روقت ولادت حضرت فاطمہ رضا کا پوچھا درد زہ پیدا ہوا حق تعالی نے حضرت حوا اور حضرت سارا اور حضرت مریم اور آسیہ زن فرعون کو انکے پاس بھیجا کہ خدمت کرین جیسے زندہ عورتین زندہ عورتونکی کرتی ہین پس حضرت خدیجہ رضا اونکو دیکھتین اور باتین کرتی تھین اور نیز صفار کتاب البصائر مین لایا ہی کہ جناب پیغمبر صلعم نے ابوبکر رضا کی آنکھون پر دست مبارک پھیرا اور ابوبکر رضا جعفر طیار اور اونکے یارونکو جو کشتی مین بیٹھے ہوے نجاشی کے پاس سے دریاے حبشہ مین آتے تھے ایک ایک کو دیکھتے تھے اور شیخ الطائفہ محمد بن نعمان نے کتاب المقالات مین ادعا کیا ہی کہ آثار مذکورہ اور اخبار مسطورہ کہ اشارہ اوسی کتاب کے لکھے ہوے سے ہی شیعہ کے نزدیک بحد تواتر پونہچے ہین کہ یہ گفت وشنید اوسی صورت مین ہی کہ اہل سنت رویت مخلوقات اور رویت خالق کو ایک جنس سے گنین اور متحد الماہیت جانین لیکن انکے محققون کے کلام مین مذکور ہی کہ رویت خالق کی ایک قسم جدا ہی کہ دنیا مین سوا ایک دو بار کے سو وہ بھی حضرت خاتم الانبیا کو اور کو نصیب نہین ہوئی اور رویت مخلوقات ایک قسم علیحدہ ہی بس اسصورت مین کوئی مشکل نہین رہتی بالکلیہ مٹ جاتی ہی کسواسطے کہ اگر ایک قسم شروط ہوگے شرطون سے تو لازم نہین آئیگا کہ نوع دوسری بھی شروط ہو اور یہ بدیہی علیحدہ اور وہ جو شرطون کے ساتھ مشروط ہای اوسمین صریح ضدیت **کید نودم** یہ کہ کہتے ہین عذاب قبر کا خاص واسطے اہل سنت اور دیگر فرقون اسلام کے ہی اور امامیہ کو عالم قبر مین سوائے نعمت اور لذت کے اور کوئی چیز پیش نہین آئیگی اگرچہ گنہگار اور فاسق ہون یہ اعتقاد انکا محض باطل ہی بدلیل روایات صحیحہ اور آثار صریحہ کہ معتبر کتابون شیعہ سے روایت کیے گئے اور ثابت ہین اور عام مسلمانون گنہگار کے حق مین اور خاص شیعہ کے حقمین ابن بابویہ قمی عمران بن زید سے روایت کرتا ہی قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنِّیْ سَمِعْتُكَ اَنْتَ تَقُوْلُ كُلُّ شِيْعَتِنَا فِي الْجَنَّةِ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُمْ قَالَ صَدَقْتُكَ وَاللّٰهِ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اِنَّ الذُّنُوْبَ كَثِيْرَةٌ صِغَارٌ وَكِبَارٌ فَقَالَ اَمَّا فِي الْقِيٰمَةِ فَكُلُّكُمْ فِي الْجَنَّةِ بِشَفَاعَةِ النَّبِيِّ الْمُطَاعِ اَوْ وَصِيِّ النَّبِيِّ وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِي الْبَرْزَخِ قُلْتُ وَمَا الْبَرْزَخُ قَالَ الْقَبْرُ مِنْ حِيْنِ مَوْتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ پوچھا مین نے ابی عبد اللہ یعنی جعفر صادق علیہ السلام سے مین نے سنا ہی تم کہتے ہو کہ سب شیعہ ہمارے

داخل جنت ہین باوجود اسکے کہ کچھ صادر ہوا اونسے کہا سچ کہتا ہون مین تجھسے خدا کی قسم سب جنت مین ہونگے
پھر راوی کہتا ہی مین نے کہا کہ مین تجھپر فدا ہر آئینہ گناہ بہت ہین صغیرہ اور کبیرہ پھر کہا لیکن قیامت کو سب
جنت مین ہونگے بشفاعت پیغمبر جسکی اطاعت کرتے ہو یا وصی پیغمبر صلعم کے لیکن قسم ہی خدا کی کہ مین ڈرتا ہون
تمھارے حال پر برزخ مین مین نے کہا برزخ کیا ہی کہا قبر تم مین سے کسی کے مرنے کے وقت سے روز قیامت تک

کید نود و یکم کہتے ہین اہل سنت اہل بیت کے دشمنون کے دوستدار ہین اور دشمن کا دوست دشمن ہی
کسواسطے کہ حکیمون نے کہا ہی کہ دشمن تین قسم کا ہوتا ہی دشمن اپنا اور دشمن اپنے دوست کا اور دوست اپنے دشمن کا بس اہل سنت
بھی دشمن اہل بیت کے ہین اور یہ بنیاد اس قاعدے پر ہی کہ اہل عقل اور اہل شرع دونون کے نزدیک مقرر ہی
المُحِبُّ لِلشَّیءِ مُحِبٌّ لِمُحِبِّہٖ وَمَحْبُوبِہٖ وَمُبْغِضٌ لِمُبْغِضِہٖ وَمَبْغُوضِہٖ وَالْمُبْغِضُ لِلشَّیءِ مُحِبٌّ لِمُبْغِضِہٖ وَمَبْغُوضِہٖ وَمُبْغِضٌ لِمُحِبِّہٖ وَمَحْبُوبِہٖ
یعنی جو کوئی دوستدار کسی شی کا ہی دوستدار ہی اوسکا جو اسکا دوستدار ہی اور اوسکا جسکا یہ دوستدار ہی اور
دشمن ہی اوسکا جو اسکو دشمن سمجھتا ہی یا یہ اوسکو دشمن سمجھے ہوے ہی اور جسکو جس شی سے دشمنی ہی وہ شخص دوست
ہی اوسکا جو اس سے دشمنی رکھتا ہی اور اوسکا جو اسکا دشمن سمجھا ہوا ہی اور دشمن ہی جو اسکا دوستدار ہی اور جسکو
یہ دوست سمجھے ہوے ہی پس اس موقع سے معلوم ہوا کہ دوست اور دشمن دونو عام ہین دوست دارندہ اور
دوست داشتہ شدہ سے اور دشمن دارندہ اور دشمن داشتہ شدہ سے جواب طعن اول کا بطریق جدل یہ ہی
کہ اہل سنت دشمن خوارج اور نواصب کے ہین اور نواصب دشمن اہل بیت کے بس اہل سنت دشمن کے ہوے
اور دشمن دشمن کا دوست ہی بس اہل سنت دوست اہل بیت کے ہوے اور شیعہ بھی دشمن نوصب اور خوارج کے
اور نوصب دوست پیغمبر صلعم کے بس شیعہ دشمن دوست پیغمبر کے ہوے اور دشمن دوست کا دشمن ہی لاجرم شیعہ
دشمن پیغمبر کے ہوے اور اسی طور پر بہت باتین کہہ سکتے ہین دوسرے یہ کہ دوستی اور دشمنی ہرگاہ کہ بالاصالۃ اور بالذات ہی
تو مقابلے مین اوسکے وہ دوستی اور دشمنی جو بواسطہ اور بعرض ہی معتبر نہین ہی جیسے تمامی علاقے اور لگاو جو ذاتی
ہین اونسے معتبر ہین جو بالعرض ہین کہ یہ بمقابلۂ ذاتی کے معتبر نہین مثلا ایک شخص حقیقی بھائی ایک شخص کا ہی اور ہمزلف
شخص کا دشمن اوس حقیقی بھائی کا ہو تو اس حقیقی بھائی کو دشمن دوسرے بھائی کا نہین کہہ سکین گے ایسے ہی بس
ایک شخص نوکر ایک شخص کا ہی اور اسکا بھائی نوکر اوسکے دشمن کا تو اس شخص کو نوکر اوسکے دشمن کا نہین کہین گے اور
علی ہذا القیاس پس اہل سنت جو بالذات دوست اہل بیت کے ہین اعتبار خاص انھین کی دوستی کا ہی اور دشمنی کہ
بسبب دوستی انکے دشمنون کی آئے بالواسطہ اور بالعرض ہی اوسکے مقابلے مین کچھ اوسکا اعتبار نہین حاصل یہ کہ

جو وصف بالعرض ثابت ہوتے ہوں اونکو جب اعتبار کرنا چاہیے کہ بالذات متحقق نہو ں اور جب کوئی وصف بالذات
متحقق ہو تو بالعرض کا اعتبار کرنا غیر معقول ہی کہ مَا بِالذَّاتِ اَقْوٰی وَاَوْلٰی مِنْ مَا بِالْعَرَضِ یعنی وہ چیز کہ بالذات
ثابت ہی قوی تر اور اولی تر ہی اوس چیز سے کہ بالعرض ثابت ہی تیسری وجہ کہ وہ تحقیق ہی یہ کہ دوستی اور دشمنی
ذات کی ہر طرح ہی ہی جیسے کہ وہ ذات ہی معقول نہین کسواسطے کہ منشا دوستی اور دشمنی کے نہین ہوتے ہین
مگر صفات و حیثیات ذات پھر اگر کسی شخص کو بسبب کسی وصف اور کسی حیثیت کے دوست رکھا تو لازم نہین آتا
کہ تمامی حیثیات اور اوصاف کے ساتھہ دوست رکھے اور انتقال دوستی و دشمنی بالواسطے کا جبھی ہوتا ہی کہ اوسی
حیثیت سے اوسکا دوست و دشمن بنے یعنی دوستی یا دشمنی شخص متوسط کی دوست یا دشمن دارندہ بالواسطہ کی
طرف جبھی نقل کریگی کہ جس حیثیت سے یہ متوسط دوست یا دشمن ہو رہا ہی اوسی حیثیت سے شخص بالواسطہ بھی
دوست یا دشمن ہو پس اہل سنت جو اہل بیت کے دشمنوں کو دوست رکھتے ہین اس حیثیت سے یہ دوستی نہین ہی
کہ وہ دشمن اہل بیت کے ہین تا کوئی محذور لازم آئے چوتھی وجہ کہ وہ بھی تحقیق ہی یہ کہ اہل سنت اوس جماعت کو دوست
رکھتے ہین کہ اونکو دشمن اہل بیت کا نہین جانتے بلکہ دوست اور موافق اعتقاد کرتے ہین اسواسطے کہ انکے حق مین
جو روایتین ہین اونسے بتواتر ثابت ہوا کہ یہ جماعت ہمیشہ مداح اور ثنا خوان اور ممد و مددگار دین اور انکی
شریعت کی رہی ہی اور پنجوقتی نماز اور خطبون اور دعاؤن مین انپر درود بھیجتے رہے ہین البتہ شیعون نے
اونکو اپنے زعم مین دشمن اور مخالف ٹھہرایا ہی سوا اعتقاد شیعہ سے دشمنی انکی بحقیقت لازم نہین آتی اور بھلا
اہل سنت کب ایسے ہین کہ اہل بیت کے دشمنون کو دوست رکھین یہ کب ہو سکتا ہی حال آنکہ انکی کتابون مین روایتین
صریح المضمون کی موجود کہ مَنْ مَاتَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِآلِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ یعنی جو شخص کہ مرگیا
اور حال یہ کہ دشمن تھا آل محمد کا ڈالا جائیگا آگ مین اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے یہ روایت حاکم اور طبرانی نے کی
اور اور بھی طبرانی مین ہی مَنْ اَبْغَضَ اَهْلَ الْبَيْتِ فَهُوَ مُنَافِقٌ یعنی جو کوئی بغض رکھے اہل بیت سے وہ منافق ہی اور
اور بھی طبرانی مین ہی لَا يُبْغِضُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَحَدٌ وَلَا يَحْسُدُنَا اَحَدٌ اِلَّا ذِيْدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْحَوْضِ بِسِيَاطِ النَّارِ
نہین بغض رکھتا ہی ہمارا کوئی اہل بیت سے اور نہ حسد رکھتا ہی ہمارا کوئی مگر وہی کہ ہانکا جائیگا قیامت کے دن
حوض سے کوڑے آگ کے مار مار کے اور حکیم ترمذی نوادر اصول فی اخبار الرسول صلعم مین مقداد بن اسود سے
روایت رکھتا ہی کہ فرمایا مَعْرِفَةُ آلِ مُحَمَّدٍ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَحُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ جَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ وَالْوِلَايَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ
اَمَانٌ مِّنَ الْعَذَابِ یعنی معرفت آل محمد کی براءت ہی دوزخ سے اور محبت آل محمد جواز ہی صراط پر

اور ولایت واسطے آل محمد کے امان ہی عذاب سے فاضل کلینی نے بھی کہ نامدار فاضلون شیعہ سے ہی اہل سنت کو محبت صحابۂ کبار مین معذور رکھا اور حکم نجات کا دیا ہی بلکہ انکو محبت صحابۂ کبار رضہ پر متوقع ثواب کا کیا ہی اور دلائل اور روایات حضرات ایمہ کے ساتھ اس مطالب کو ثبوت پونہچایا ہی اب اسموقع پر اوسکا حاصل ہم نقل کرین تو یہ کید بالکلیہ فضلاے عمدہ شیعون کی گواہی سے دور ہو جاے جیسا کہ کہا ہی اَلْمَحَبَّةُ وَالْمَبْغَضَةُ اِذَا کَانَتَا لِلّٰهِ یُوجَرُ صَاحِبُهُمَا وَاِنْ کَانَ الْمَحْبُوبُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَالْمَبْغُوضُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لِاِعْتِقَادِ الْخَيْرِ فِي الْاَوَّلِ وَالشَّرِّ فِي الثَّانِي وَاِنْ اَخْطَاَ فِي اِعْتِقَادِهٖ یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ فِي الْكَافِي بِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَحَبَّ رَجُلًا لِلّٰهِ لَاَثَابَهُ اللّٰهُ عَلٰی حُبِّهٖ اِيَّاهُ وَاِنْ كَانَ الْمَبْغُوضُ فِي عِلْمِ اللّٰهِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا اَبْغَضَ رَجُلًا لِلّٰهِ لَاَثَابَهُ اللّٰهُ عَلٰی بُغْضِهٖ اِيَّاهُ وَاِنْ كَانَ الْمَبْغُوضُ فِي عِلْمِ اللّٰهِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَا يَخْفٰی اَنَّ هٰذَا الْحُبَّ وَالْبُغْضَ يَرْجِعُ اِلٰی مَحَبَّةِ الْمَقَامِ وَالْحَقِيقَةِ دُوْنَ الشَّخْصِ الْجُزْئِيِّ وَكَذَا الْمَبْغَضَةُ خُصُوصًا اِذِ الْمُحِبُّ وَالْمُبْغِضُ مَحْبُوبُهٗ وَمَبْغُوضُهٗ وَاِنَّمَا سَمِعَ بِصِفَاتِهٖ وَاَخْلَاقِهٖ وَمِنْ هٰهُنَا نَحْكُمُ بِنَجَاةِ كَثِيْرٍ مِنَ الْمُخَالِفِيْنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ سِيَّمَا الْوَاقِعِيْنَ فِي عَصْرِ خَفَاءِ الْاِمَامِ الْحَقِّ الْمُحْتَجِبِيْنَ لِاَئِمَّتِنَا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَاِنْ لَمْ يَعْرِفُوْا قَدْرَهُمْ وَاَمَامَنْهُمْ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ كَمَا رَوَاهُ بِاِسْنَادِهِ الصَّحِيْحِ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اَرَاَيْتَ مَنْ صَلّٰی وَصَامَ وَاجْتَنَبَ الْمَحَارِمَ وَحَسُنَ وَرَعُهٗ مِمَّنْ لَا يَنْصِبُ وَلَا يَعْرِفُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ اُولٰئِكَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهٖ وَفِي اِحْتِجَاجِ الطَّبْرَسِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ فِي كَلَامٍ لَهٗ فَمَنْ اَخَذَ بِمَا عَلَيْهِ اَهْلُ الْقِبْلَةِ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ اِخْتِلَافٌ وَرَدَّ عِلْمَ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ سَلِمَ وَنَجَا بِهٖ مِنَ النَّارِ وَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنَّ عَلَيْهِ وَاحْتَجَّ عَلَيْهِ بِاَنْ نَوَّرَ قَلْبَهٗ بِمَعْرِفَةِ وُلَاةِ الْاَمْرِ مِنْ اَئِمَّتِهِمْ وَمَعْدَنِ الْعِلْمِ اَيِّ فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ سَعِيْدٌ وَلِلّٰهِ وَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ كَلَامٍ اِنَّمَا النَّاسُ ثَلٰثَةٌ مُؤْمِنٌ يَعْرِفُ حَقَّنَا وَيُسَلِّمُ لَنَا وَلَا يَاْتَمُّ بِنَا فَذٰلِكَ نَاجٍ مُحِبٌّ لِلّٰهِ وَلِيٌّ وَنَاصِبٌ لَنَا الْعَدَاوَةَ يَتَبَرَّءُ مِنَّا وَيَلْعَنُنَا وَيَسْتَحِلُّ دِمَاءَنَا وَيَجْحَدُ حَقَّنَا وَيَدِيْنُ اللّٰهَ تَعَالٰی بِالْبَرَاءَةِ مِنَّا فَهُوَ كَافِرٌ مُشْرِكٌ فَاسِقٌ وَاِنَّمَا كَفَرَ وَاَشْرَكَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ كَمَا يَسُبُّ اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَكَذٰلِكَ يُشْرِكُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَرَجُلٌ اَخَذَ بِمَا لَا يَخْتَلِفُ فِيْهِ وَرَدَّ عِلْمَ مَا اُشْكِلَ عَلَيْهِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی مَعَ وَلَايَتِنَا وَلَا يَاْتَمُّ بِنَا وَلَا يُعَادِيْنَا وَلَا يَعْرِفُ حَقَّنَا نَحْنُ نَرْجُوْ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهٗ وَيُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَهٰذَا مُسْلِمٌ ضَعِيْفٌ انتہی ترجمہ محبت اور بغض جو خدا کیواسطے ہی تو محبت اور بغض والا اجر پائیگا اگرچہ محبوب دوزخی اور مبغوض جنتی ہو بنظر اعتقاد خیر جو اول کے ساتھ رکھتا ہی اور اعتقاد شر جو دوسرے کے ساتھ ہی اگرچہ خطا کی اونے اپنے اعتقاد مین اور

دلیل اسباب کی وہ ہی جو روایت کی اوسنے کافی مین باسناد ابی جعفر علیہ السلام سے کہ فرمایا اگر کوئی مرد دوست
ہو کسی مرد کا واسطے خدا کے ضرور ثواب دیگا خدائے تعالیٰ اوسکو اوس شخص کی محبت کا اگرچہ وہ محبوب خدا کے علم مین
دوزخی ہو اور اگر کوئی بغض رکھے کسی سے واسطے خدا کے یہ بھی خدا سے ثواب پائیگا اوس بغض کا اگرچہ وہ مبغوض خدا کے
علم مین جنتی ہو اور پوشیدہ نہین ہی کہ یہ حب اور بغض راجع طرف اوس درجے او حقیقت کے ہی نہ شخص خاص اور ایسا ہی
بغض خصوصاً اوسوقت مین کہ محب اور مبغض نے اپنے محبوب اور مبغوض کو ندیکھا ہو بجز صفات اور اخلاق سننے کے بس
یہی موقع ہی کہ بنظر اسکے حکم نجات کا کیا جاتا ہی واسطے بہت لوگونکے مخالفون مغلوب سے خصوصاً وہ لوگ کہ عہد غیبت امام
حقمین ہین جو محبت رکھتے ہین ایمہ صلوات اللہ علیہم سے اگرچہ نہین پہچانتے ہین قدر انکی اور امامت انکی جیسے کہ دلالت
کرتی ہی اوسپر روایت جو نقل کی کافی نے باسناد صحیح زرارہ کے ابی عبداللہ سے کہ کہتا ہی راوی کہا مین نے نیک کرے حال تیرا
خدائے تعالیٰ بتا تو ہمکو اوس شخص کے حال سے کہ نماز پڑھتا ہی اور روزے رکھتا ہی اور بچتا ہی حرام سے اور اچھا ہی تقوی
اوسکا اور ان لوگون سے کہ نہ دشمن ہین نہ قائل سو کہا ہر آئینہ داخل کریگا خدا اونکو جنت مین اپنی رحمت سے اور احتجاج
طبرسے مین ہی حسن بن علی علیہما السلام سے کہ فرمایا اپنے کلام حقمین پس جس شخص نے کہ عمل کیا اوسپر جسپر اہل قبلہ ہین
کہ اوسمین کچھ اختلاف نہین اور تحقیق مختلفات کو علم خدا کے حوالے کیا سلامت رہا اور نجات پائی بسبب اسکے دوزخ سے اور
داخل ہوا بہشت مین اور جسکو توفیق دی خدانے اور احسان کیا اوسپر اور حجت قائم کی تو اس طور سے کہ روشن کیا
اوسکے دل کو ساتھ پہچان والیون ریاست کے انکے امامون سے اور پہچاننے اس بات کے کہ کان علم کے کون ہی وہ
خدا کے نزدیک سعید اور خدا کا دوست ہی پھر کہا ہی بعد اس کلام کے کہ آدمی تین گروہ ہین مومن کہ پہچانے حق ہمارا اور
تابعداری اور پیروی ہماری کرے بس وہ ناجی ہی اور محب وہ خاص اللہ کا دوست ہی ناصب جو ہماری عداوت
قایم کرتا ہی اور دشمنی اور ہمسے بیزار ہی اور لعنت کرتا ہی اور حلال جانتا ہی خون ہمارا اور منکر ہی ہمارے حق کا اور ہمسے
بیزار ہونیکو طاعت خدا کی گنتا ہی اور دین جانتا ہی سو وہ کافر مشرک فاسق ہی سوائے اسکے نہین ہی کہ کافر مشرک ہوگیا ہی
ایسے موقع سے کہ نہین جانتا ہی جیسا کہ سخت کہتے ہین اللہ کو زبردستی بے تحقیق ایسے ہی مشرک کرتے ہین بے تحقیق
اور ایک مرد ہی کہ لیلیا اوسنے اوسکو جسمین کچھ اختلاف نہین اور جو چیز اوسپر مشکل پڑی اوسکو اوسنے حوالے خدا کے
کردیا باوجود دوستی ہماری کے اور نہ پیروی کی ہماری نہ عداوت کی ہمسے اور نہ پہچانا حق ہمارا ہم امید کرتے ہین
نہ بخشتے خدا اوسکو اور داخل کرے جنت مین بس یہ مسلمان ضعیف ہی انتہی اگرچہ یہ کلام فاضل کاشی کا ظاہری اور سرسری
نظر والونکو خیلے نفیس اور پرمغز معلوم ہوتا ہی لیکن اہل غور اور گہری نظر والونکے نزدیک اسمین نہایت قصور ہی

اور اصلاح چاہتا ہی لیکن قصور اسکا یہ کہ مطابق ارشاد حضرت ایمہ کے نہین ہی کسواسطے کہ انھون نے نواصب کو ظلم دوزخ اور کفر اور فسق کا فرمایا ہی چنانچہ خود کافی سے نقل کی ہی حال آنکہ بعض نواصب بھی بغض اہل بیت کا للہ دعوی کرتے ہین بتاویل قول امام یُدِیۡنُ اللّٰہَ بِالْبَرَاءَۃِ مِنَّا اور ہر گاہ بغض للہ اگرچہ مخالف واقع ہو موجب نجات ہی بلکہ ثواب پھر حکم کفر و فسق نواصب کا کس راہ سے صحیح ہوگا اور نیز کلام مین حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرق فرمایا ہی اوسمین جو محبت قلیل و ضعیف رکھتا ہی خاندان نبوت سے اور قدر واقعی انکی نہین پہچانتا اور اوس شخص مین کہ عداوت کرتا ہی اور مطلق بو محبت کی نہین رکھتا پس اول کو ناجی اور ثانی کو ہالک قرار دیا ہی یہانسے معلوم ہوا کہ عداوت محبوبان خدا کی کسی طرح عذر پذیر نہین ہی بیشک مراتب محبت اور تعظیم کے سب مقبول ہین اور ادنی سے اعلی تک ناجی اور معذور قصور درجۂ اعلاے محبت اور چیز ہی اور عداوت اور چیز اگر قصور سے درگذرین اور صاحب قصور کو معذور رکھین تو موقع ہی بخلاف عداوت لیکن اصلاح اس کلام کی انشاء اللہ تعالی بارھوین باب مین جو بیان تولا اور تبرا مین ہی باشباع تمام مذکور ہوگی یہان اوسقدر جو انتظار سامع کو فی الجملہ تسکین بخشے اکتفا کیا جاتا ہی آپ بغور سننا چاہیے اصل اوسکی یہ ہی کہ محبوبون اور مبغوضون مین فرق کرنا اور یہ کہ کون مستحق محبوبیت کا ہی اور کون مستحق مبغوضیت اسکو دو قسم سمجھنا چاہیے ایک یہ کہ صاحب شریعت سے بالقطع اور تواتر ثابت ہوا ہو جیسے فرض ہونا نماز اور روزے کا اور ایسے اعتقاد مین خلاف واقع کو جو محبوب کو مبغوض اور مبغوض کو محبوب بناے معاف شدہ نجاہیے جاننا اور اوسکی تاویل باطل اور شبہۂ فاسد کو نہ سننا چاہیے ورنہ جو کوئی انبیا کو بسبب انکی زلات کے جو انسے صادر ہوے ہین للہ مبغوض کرے یا ابلیس اور فرعونیون اور ایمۃ الکفر کو بسبب اسکے کہ بندگان خدا اور اوسکی مخلوق اور مظاہر اوسکی صفات سے ہین محبوب بناے اور پھر بھی معذور رہے بلکہ ماجور ہو معاذ اللہ من ذلک دوسرے یہ کہ صاحب شریعت سے اسطرح بقطع اور تواتر ثبوت کو نہ پونچا ہو اسی قسم پر کلام حضرت ابو جعفر کو قیاس کرنا چاہیے کہ انھون نے جو کلام ارشاد التیام جاری فرمایا ہی اوسکی بنا اس بات پر ہی کہ محبت اور بغض جو للہ ہوگا وہ ہرگز اوس اعتقاد خلاف کے ساتھ جو ضروریات دین سے ہین مقرون ہی نہین ہوگا معہذا اگر تامل کیا جاے تو خود انکے کلام سے تقیید اس اطلاق کی وہانسے ظاہر ہوتی ہی جہان فرمایا ہی وان کان فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ خِلَافَ اِعْتِقَادِہٖ کسواسطے کہ علم پوشیدۂ الٰہی پر حوالہ اوسی بات کا راست آتا ہی جو صاحب شریعت سے بالقطع ثابت ہوا ہو پس قسم اول محبوبین سے اہل بیت نبوی ہین کہ فرمایا ہی خداے تعالی نے قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی کہہ تو مین نہین مانگتا ہون تمسے کچھہ مزدوری مگر دوستی اور محبت

قرابت والونہین اور دوسری جگہہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ نہین ارادہ کرتاہی اللہ مگر یہ کہ
دور کردے تمسے نجاست ای اہل بیت اور صحابہ کرام کہ بیعت الرضوان مین حاضر تھے اور ہجرت اور نصرت پیغمبر صلعم کی
بجالائے اور بعد رحلت کے لڑائی مرتدین مین قیام کیا قولہ تعالی یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ دوست رکھتاہی اللہ اونکو اور دوست
رکھتے ہین وہ اوسکو اور فرمایا یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ دوست رکھتے ہین وہ اوسکو کہ ہجرت کی اوسنے طرف اونکے اور
فرمایا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ راضی ہوا اللہ اونسے اور راضی ہوے وہ اوس سے اور فرمایا لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا
غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور مت کر تو ہمارے دلون مین کھوٹائی واسطے اون لوگون کے جو ایمان لائے اور مبغوضین سے
ابلیس لعین اور تمامی کفار و معاندین کقولہ تعالی اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا بیشک شیطان
تمہارا دشمن ہی تم بھی اوسکو دشمن کرکے پکڑو اور فرمایا لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ چاہیے کہ نہ اختیار کرین ایماندار کافرونکو دوست سوائے
ایمان والونکے اور جو کوئی کریگا یہ کام سو نہین ہی اللہ سے کسی کام مین اور نیز فرمایا لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ نہین پائیگا تو کسی قوم کو کہ ایمان لائے ہین وہ اللہ اور
قیامت کے دن پر جو دوست رکھتے ہون اوس شخص کو جسنے نافرمانی کی اللہ اور اوسکے رسول کی بس نوصب عداوت
اہل بیت اور روافض عداوت صحابہ خصوصاً مہاجرین اولین اور انصار سابقین اور اہل بیت رضوان اور قاتلین
مرتدون مین البتہ معذور نہین ہونگے ہان اس قسم مین کہ محبوب ہین اگر کوئی فریق اونکو اونکی حد رتبہ سے کمتر جانین
یا بعض منصب و مراتب کا جہل و نادانی یا شبہہ اور تاویل سے انکار کرین باوصف اصل محبت کے بیشک معذور ہونگے
جیسے شیعہ تفضیلیہ یا وہ لوگ کہ منکر امامت حضرت ایمہ کے گذرے ہین انہین کے محبون اور دوستون سے مثل محمد بن حنفیہ
اور زید بن علی رض بن حسین رضہ کہ کلام حضرت امام حسن مین بھی اسی قسم مردم کو معذور فرمایا ہی مثال قسم ثانی کی محبوبین سے
تمامی صلحاے مومنین خصوصاً صحابہ عامہ اور عرب اور قریش اور قسم ثانی مبغوضین سے فاسق اور عاصی اور ظالم اور کاذب لوگ
کہ محبت اور بغض انکا شریعت سے باوصاف عامہ معلوم ہوا ہی اور جو باتین کہ سمجھی ہوی ہین اونکے ضمن مین بالکل ثبوت کو
پہونچین چنانچہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ بیشک اللہ دوست رکھتاہی نیک کام والون کو اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ
یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ بیشک اللہ دوست رکھتاہی سہارنے والونکو اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ
سَبِیْلِهٖ صَفًّا کَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ بیشک اللہ دوست رکھتاہی اون لوگون کو جو لڑتے ہین اوسکی راہ مین
صف ہوکے کہ گویا وہ ایک دیوار ہین رانگے سے بنائی ہوئی اور فرمایا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اور اللہ دوست رکھتاہی

ستھرائی والون کو اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ بیشک اللہ دوست رکھتا ہی
توبہ کرنیوالون اور ستھرائی والونکو اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَائِنِیْنَ بیشک اللہ نہین دوست رکھتا ہی
خائنونکو و قولہ علیہ السلام اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَلِسَانُ اَہْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ
یعنی دوست رکھو عرب کو بلحاظ تین باتون کے کہ مین عربی ہون اور قرآن عربی ہی اور زبان اہل جنت کی عربی ہی
اور فرمایا ہی مَنْ اَہَانَ قُرَیْشًا اَہَانَہُ اللّٰہُ وَمَنْ عَادٰی قُرَیْشًا اَکَبَّہُ اللّٰہُ جو کوئی اہانت کرے قریش کی اہانت کرے
اوسکی اللہ اور جو کوئی دشمن ہو قریش کا نگونسار کرے اوسکو اللہ اور فرمایا خداے تعالی نے وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ
اللہ نہین دوست رکھتا ظالمونکو اور فرمایا اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ اور فرمایا یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ قیامت کے دن نہین رسوا کریگا اللہ نبی کو اور اونکو جو ایمان لائے ہین ساتھ اوسکے اور قول
آنحضرت کا اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْہُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ مَنْ اَحَبَّہُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّہُمْ وَمَنْ
اَبْغَضَہُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَہُمْ یعنی اللہ اللہ میرے اصحاب مت پکڑو تم اونکو دشمن میرے بعد جو دوست ہوا اونکا دوست ہو
میرا دوست ترا اونسے اور جو دشمن ہوا اونکا دشمن ہوا میرا دشمن ترا اونسے کسواسطے کہ حُبّ اور بغض ہر شخص کا ان لوگونسے
قطعًا ثابت نہوا دو وجہ سے اول یہ کہ ثبوت اون مفہومون حب اور بغض کا انکی جزئیہ کی ذاتون مین قطعی ثابت ہونا
نادر اور معدوم ہی دوسرے فقط وجود مقتضی کا کافی ثبوت حکم کا نہین ہوتا ہی جبتک کہ بالکل موانع رفع نہوجائین اور
رفع موانع حب کا مثلاً نفاق اور خبث باطنی اور نیات فاسدہ ایسے ہی موانع بغض کے جیسے صحت ایمان اور صفاے باطن
اور نیک نیتی یہ دونو ایسی چیزین ہین کہ بعد ختم نبوت اور منقطع ہونے وحی کے حاصل ہونا انکے دریافت کا قطعًا
محالات سے ہی اسی سبب سے ایک صحابی نعیمان نام جو شراب خواری پر مصر تھا اسکی لعن وطعن پر زجر واقع ہوا اور فرمایا
اِنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ بیشک وہ دوستدار ہی اللہ اور اوسکے رسول کا اور مالک بن دخیش کہ اسکی نشست
برخاست منافقون مین تھی اور انھین کی خیر مانگا کرتا تھا لوگ ظاہر حال اسکا دیکھکر اوسکو بھی منافق کہتے تھے گواہی
صحت ایمان کی عنایت ہوئی اور ایک کے حق مین جو بڑا ٹھٹھہ باز اور فحش بکنے والا تھا ارشاد ہوا اِنَّہٗ مَخِیْثُ اللِّسَانِ طَیِّبُ الْقَلْبِ
بیشک وہ بدزبان ہی مگر قلب پاکیزہ ایسی ہی حب کی جانب روایتین اور حدیثین بیشمار وارد ہین کہ فقط قرینون ظنیہ پر
اکتفا نکرین جبتک کہ حقیقت اوسکے حال کی وحی سے نکھل جاے نہ گواہی اوسکے نجات و درجات کی دین بخلاف قسم اول
کہ حب محبوبیت اور مبغوضیت اونکے ذوات جزئیہ کی از روی نص قطعی کے متواتر ثابت ہوچکی وجود مقتضی اور ارتفاع
موانع سب بالقطع مفہوم ہوگئے جیسا کہ حال انبیا کا ہی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کیدنو دو دوم کہتے ہین

کہ یہ اہل سنت خلافت اور امامت کے معاملے مین جسکی بنا ے کار شجاعت اور دلیری پر ہے یعنی کفار سے جنگ اور قتال کرنا
اور آراستگی لشکر کی جو کام شجاعونکا ہی خاصہ اور لازمہ اس منصب کا ایسے معاملے مین جبان کو شجاع پر فوقیت دیتے ہین
آب اس جبان اور شجاع کا بیان یہ کہ حضرت امیر رض کی شجاعت تمام جہان مین ضرب المثل مشہور اور معروف ہی آور
ابو بکر صدیق رض جبان تھے کہ اسپر قول خداے تعالی کا اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَاتَحْزَنْ دلیل ہی جسوقت کہ کہتا تھا وہ یعنی
پیغمبر اپنے ساتھی ابو بکر سے ہرگز مت غمگین ہو تو بس معلوم ہوا کہ ابو بکر غار مین محزون تھے اور حزن ایسے معرکون
امتحانیہ مین دلیل جبن یعنی نامردگی ہی جواب اس طعن کا کتنے ہی صورت پر دیا ہی آول یہ کہ حزن سے منع کرنا دلیل
جبن کی نہین ہی کسواسطے کہ حزن شجاع کو بھی لاحق ہوتا ہی بنظر اسکے کہ معنی حزن کے افسوس ہی کسی چیز محبوب کی جاتی رہنے
یا مکروہ کے پہنچنے پر آور یہ معنی منافی شجاعت کے نہین جس سے صاحب حزن شجاع نہ ٹھہرے دیکھو رستم کا قتل سہراب پر
کیا حال ہوا کہ کپڑے سیاہ رنگے اور گریبان چاک کیا ماتم زدہ بنا جیسا کہ مشہور اور معروف ہی ہان اگر بجاے حزن کے
یہی خوف سے ہوتے تو کچھ گفتگو کا ٹھکانا بھی تھا دوسرے یہ کہ اگر حزن سے منع کرنا دلیل جبن کی ہوگی تو حضرت موسیٰ ع
اور حضرت لوط بھی جبان ٹھہرینگے اسواسطے کہ ان دونون کو بھی حزن بلکہ خوف سے نہی فرمایا اور منع کیا ہی وَقَالُوْا
لَاتَخَفْ وَلَاتَحْزَنْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ یہ آیت حضرت لوط ع
شان مین ہی اور کہا فرشتون نے ہرگز مت ڈر اور مت غم کر ہم بچانے والے ہین تجکو اور تیرے کنبے کو مگر عورت تیرے
پیچھے رہنے والون سے ہی آور فرمایا یٰمُوْسٰی لَاتَخَفْ اِنِّیْ لَایَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ یعنی ای موسی مت ڈر
بیشک نہین ڈرتے ہین میرے قرب مین پہنچے ہوے ای پیغمبر لوگ اور فرمایا لَاتَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی اور
ہرگز مت ڈر بیشک تو ہی ہی علو والا بلکہ نص قرآنی صریح دلالت لحوق خوف حضرت موسی پر کرتی ہی جیسا کہ فرمایا
فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِہٖ خِیْفَةً مُّوْسٰی پھر پانے لگا اپنے جیمین ڈر موسی تیسرے یہ کہ ایک وقتمین کفار مکہ نے حضرت کے گلے مین
چادر ڈال کے ایسا گلا گھونٹا تھا کہ آپکی آنکھین سرخ ہوگئین تھین اور بڑی ایذا پائی تھی کہ اوسوقت مین کوئی آپکے یارون
دوستون اقارب سے بخوف ان ملعونون کے پاس آپکے نہین پھٹک سکتا تھا کیسی امداد اور اعانت ابو بکر رض سے ہوئی کہ
تاریخون مین مشہور اور مسطور ہی اور جسوقت مین کہ ابن الدغنہ نے ابو بکر رض کی حمایت سے ہاتھ کھینچ کے غلبہ کفار قریش سے
ڈرایا تھا ابو بکر رض نے کمال دلیری سے اپنے دروازے کے باہر مسجد بنائی اور بآواز بلند کیسا قرآن کا پڑھنا شروع کیا تھا اور
بعد رحلت آنحضرت صلعم کہ مرتدین کی شورش تھی اور تمام صحابہ آنحضرت صلعم کے اعراب سے ڈرتے تھے اونکی لڑائیون مین جو کچھ
ابو بکر رض سے ظہور مین آیا سارے دلیر جبان کے اوس سے حیران تھے جو تھے یہ کہ آنحضرت صلعم نے بعد شب معراج حضرت امیر کو

خبر دی تھی کہ حق تعالی نے مجکو میرا وصی اور وزیر اور بعد میرے میرا خلیفہ کیا ہی چنانچہ شیخ الشیعہ ابو جعفر طوسی سے
امالی مین یہ روایت ہی باوصف اسبات کے حضرت امیر رضہ معراج مین آپکے ہمراہ تھے اور لوح محفوظ کو انھون نے
پڑھا جیسی کہ صاحب نوادر الحکمہ نے روایت کی ہی عمار یاسر اور قطب راوندی اور بریدہ اسلمی سے اور بیقین جانتے تھے
کہ میری عمر دراز ہی بعد وفات آنحضرت صلعم تیس برس تک اور امام اور خلیفہ ہونگا اور ابن ملجم مجکو مار یگا پھر حضرت
امیر رضہ کو معرکون اور لڑائیون مین کس بات کا خوف ہوتا پانچوین یہ کہ شیعہ کے نزدیک مقرر ہی کہ امام اپنے اختیار سے
مرتا ہی پھر جب معرکون مین تشریف لیجاتے تھے اور دشمن سے مقابل ہوتے تھے اپنی موت اختیار نہین کرتے تھے
اور بدون اختیار کیے موت کا آنا محال تھا بس انکو سہل تھا بخلاف ابو بکر کہ بالاجماع یہ درجہ انکو نتھا نہ یہ علم لوح محفوظ کا
انکو حاصل تبس خوف ظاہر ہی کہ جس شخص کو اپنی جان کا خوف لگا ہوتا ہی معرکون مین گھسنے بیٹھنے سے ضرور
پس و پیش کرتا ہی اور جو اپنی موت حیات کو بیقین جانتا ہی اوسکو پروا نہین ہوتی ہی پس اس خوف و خطر کے ہوتے
ابو بکر رضہ سے جو کچھہ جان نثاری اور جانبازی اور نصرت دین اور قتل مرتدین مین واقع ہوا نہایت عجیب ہی اور
اس سے کمال دلیری اور ثبات قلب ونکا ظاہر ہے چھٹے جب خود امیر رضہ نے ابو بکر رضہ کی شجاعت پر گواہی دی ہو پھر
احتمال اونکے جبن کا خاطر مین لانا یہ جان لین کہ امیر رضہ کی گواہی کو نامقبول اور رد کرنا ہی راوی محمد بن عقیل بن
ابی طالب خطبنا علی قال ایھا الناس من اشجع الناس فقلت انت یا امیر المومنین فقال ذاک ابو بکر ن
الصدیق انہ لما کان یوم بدر وصنعنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العریش فقلنا من یقوم عندہ لا یدنو
الیہ احد من المشرکین فما قام الیہ الا ابو بکر وانہ کان شاھر السیف براسہ فکلما دنی الیہ احد اھوی
الیہ ابو بکر بالسیف روایت ہی محمد بن عقیل بن ابی طالب سے کہ خطاب کیا ہمسے علی نے اور کہا ای لوگو جانتے ہو
سب سے بڑھ کے آدمیون مین شجاع کون ہی ہمنے کہا ای امیر المومنین تم ہی ہو کہا وہ ابو بکر رضہ صدیق ہی اسواسطے بیشک
کہ جب ہوا دن بدر کا اور بنایا ہمنے واسطے رسول صلعم کے ایک جھوپڑہ سا خس پوش پھر ہمنے کہا کہ اب یہان آپکے پاس
کون کھڑا رہیگا تو مشرکون سے کسیکو آپکے پاس نہ پھٹکنے دے پس کوئی نہین کھڑا ہوا سوا ابو بکر رضہ کے اس حال سے
کہ ننگی تلوار لیے ہوے آپکے سر پر کھڑے تھے جسوقت کہ کوئی نزدیک آتا تھا یہ تلوار لیکر متوجہ ہوتے تھے اوسکی طرف اور
آنے نہین دیتے تھے ساتوین یہ کہ جب ایک شخص سے معاملات شجاعون اور دلیرون کے اور خوبیان مقدمات
خلافت اور امامت کی مثل آفتاب کے روشن اور ظاہر ہوئی ہون پھر احتمال جبن کا اوسکے حق مین اور یہ کہ وہ شخص
قابل ریاست کے نتھا کیسا پوچ اور بیمعنی ہی یہ تو ایسا ہی جیسے کوئی شخص عین شعاع آفتاب مین بیٹھے اور اوسکی

سب چیز شعاع سے ون کو دیکھے اور اسکے ساتھ مین احتمال اس بات کا پیدا کرے کہ جرم آفتاب کا ظلمانی ہی یہ شعاع اور نور جو اوس سے دیکھتا ہون ایک امر اتفاقی ہی کہ طلوع آفتاب سے مقارن ہو گیا ہی آفتاب کو کچھ اسمین دخل نہین ہان جس کسی نے کہ سیر سیر اور غزوات اور فتوحات عراق و شام کی کی ہی وہ بیقین جانتا ہی کہ ابو بکر رضہ جیسا شخص کمال عزم اور ثبات قلب مین وقت انقلاب عظیم کے اور بدحواس ہو جانا اور اپنے ارادے پر ثابت رہنا کوئی دوسرا نتھا چنانچہ قاضی فاضل نے اپنے رسالات مین جو بادشاہ کی مدح مین لکھے ہین کہ تمام ملک شام کو تھوڑی دیر مین فرنگیون کے ہاتھ سے چھیننا اور معرکے آراستہ کیے اور قلعہ شکنیان کین اس عبارت کو لکھا ہی لَہُ العَزَمَاتُ الصِّدِّیقِیَّۃُ وَالفُتُوحَاتُ العُمَرِیَّۃُ وَالجُیُوشُ العُثمَانِیَّۃُ وَالهِجَاءُ الحَیدَرِیَّۃُ واسطے اوسکے ہین عزم صدیق کے اور فتحین عمر رضہ کی اور لشکر عثمان رضہ کے اور حملے حیدر رضہ کے البتہ حضرت امیر رضہ سے شجاعت اور قوت بازو اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی اور پہلوانونکا پچھاڑنا اور اپنے ہاتھ سے قتل اور مجروح کرنا اور بہ دلیری دشمنون کی غول مین گھس جانا جسقدر لوگونسے زیادہ بر اصل کہ اکثر کی کچھ اصل نہین منقول ہین اسقدر اور کسی سے نہین ہین اور جو یہ بات ہنر دانی ہر سلاح اور سواری اور نیزہ بازی اور ہمیشہ لڑائیون مین رہنے اور معرکون کے تجربون اور میدانون کے امتحانون سے متعلق ہی اصل شجاعت سے کہ صفت قلبی ہی تعلق نہین رکھتی اور ریاست کبری مین بھی ضرور نہین اسواسطے کہ حضرت امام سجاد اور بعد اونکے دیگر ایمہ بھی کبھی ان چیزونسے آشنا نہین ہوے حال آنکہ بالاجماع مستحق امامت کبری کے بھی ہوے ہین اور اکثر بادشاہ شجاع دل اور شیر شکار گذرے ہین مثل سکندر اور اورنگ زیب کہ نہ کبھی میدان جنگ مین انکو اپنے ہمسرونسے منازلت یعنی اوترنا لڑنے کو اسکا اتفاق پڑا نہ کبھی کسی پہلوان سے نوبت کشتی کی پونھچی نہ اس کام کو انھون نے اختیار کیا اسکے ساتھ بھی انکی شجاعت مین کچھ شک نہین ہی اور فرق ان دونون صفتون مین یہ ہی کہ شجاعت صفت قلبی ہی اور یہ امر صفت بدنی اور شجاعت خلقی اور جبلی اور یہ امر عمل کسبی اسیواسطے عرف مین بھی اس امر کو سپہ گری کہتے ہین اور شجاعت کو اس سے جدا جانتے ہین **کید نود و سوم** ایک گروہ علماے شیعہ سے مثل ابن مطہر حلی اور اوسکے توابع اہل سنت پر طعن کرتے ہین کہ یہ لوگ مجسمہ اور مجبرہ ہین اور یہ طعن انکی محض افترا اور صرف بہتان ہی اہل سنت نے تو مجسمہ اور مجبرہ کو کافر ٹھہرایا ہی اور رسالے اور کتابین اونکے رد مین لکھی ہین ہان شیعون کے سردار اور انکے پیشوا اور راویان اخبار بے شبہہ مجسمہ گذرے ہین جیسا کہ مفصل آئیگا انشاء اللہ تعالی اور ایک گروہ پر انبوہ انکے مجبرہ ہوے ہین جیسا کہ کلینی نے کافی مین روایت کیا کہ تمسک قول شہرستانی پر کرنا کہ اوسنے ایک جماعت کو

اہل سنت سے مجسمہ لکھا ہی اس مقدمے مین روا نہین ہی کسواسطے کہ تجسیم اوس گروہ کی اگرچہ خود مردود جمہور اہل سنت کے ہی لیکن حق اور واقع سے چندان دور نہین اسلیے کہ مراد اونکی جسم سے موجود مستقل ہی بس خطا اتنی ہی کہ اطلاق لفظ جسم کا کرتے ہین باوصف اسکے کہ ابعاد ثلثہ سے پاک اور منزہ بھی جانتے ہین اور نیز اور لوازم جسمیہ سے چنانچہ جمہور نے انکے بجاے جسم اطلاق وجہ اور ید اور عین کا جائز رکھا ہی بے اسکے ہی کہ اعضا اور اجزا اور جوارح اور تبعض اور تجزی کو اعتقاد کرین اور مجسمہ شیعہ جسم کو بمعنی ذوالابعاد ثلثہ ٹھہراکے ذات باریتعالی پر اطلاق کرتے ہین اور اعتقاد حقیقت جسمیت کا جو اعضا وغیرہ ہین کرتے ہین بعض انمین صورت اور شکل بھی بیان کرتے ہین اور ایسا ہی مذہب اہل سنت کا جبر متوسط ہی کہ عین حق ہی کما رُوِیَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّہٗ قَالَ لَاجَبْرَ وَلَا تَفْوِیْضَ وَلٰکِنْ اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ یعنی جیسے کہ روایت کی گئی ابی عبداللہ علیہ السلام سے تحقیق حال یہ کہ کہا اونھون نے نہ کچھ جبر ہی نہ کچھ تفویض لیکن ایک امر ہی ان دونون کے درمیان مین

کید نود و چہارم کہتے ہین اہل سنت نے اپنی کتابون صحیحہ مین روایت کی ہی کَانَتْ عَائِشَۃُ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِیْ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی حضرت عائشہ گڑیان کھیلا کرتی تھین گھر مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نسبت اس امر کی آنحضرت کے گھر مین اور اونکی زوجہ کے ساتھ کرنا جو عبادتخانہ ایسے پیغمبر صلعم کا تھا اور اوسمین وحی نازل ہوتی تھی اور ملائکہ اور حضرت جبرئیل آتے تھے اور یہ اوسمین صورتین محرمہ بنا بنا کے رکھتی تھین کیسی قبیح اور شنیع بات ہی حالانکہ خود اہل سنت سے روایت ہی کہ جس گھر مین صورت یا تمثال ہو نماز جائز نہین ہی اور فرشتہ اوس گھر مین نہین آتا اور یہ بھی روایت کی ہی کہ جب خانہ کعبہ مین صورت حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی دیکھی تو آنحضرت صلعم نے اونکے نکال دینے کا حکم دیا جواب اس طعن کا یہ ہی کہ یہ برائی اوسوقت اہل سنت پر آتی تھی کہ اہل سنت نے لفظ تصویر یا تمثال یا صورت کا روایت کیا ہوتا لفظ بنات کا ہی اسکو صورت پر کیون لگائے لیتے ہو بنات کے معنی لڑکیون کے بھی ہین نہ یہ کہ اسوقت مین جو گڑیان کرکے معروف اور مروج ہین اونپر قیاس کرین اور اوسوقت مین جو بنات رائج تھین صرف اسیقدر کہ اول ایک گول کپڑا کترکے اوسکے درمیان مین دوسرے کپڑے کی ایک بتی سے لپیٹ کے رکھتین تھین اور اوس گول کپڑے کو ادھر اودھر سے کھینچ کے بتی کے نیچے ڈورے سے کس دیتی تھین کہ وہ بتی مثل سر انسان کے ہوجاتی تھی اور نیچے مثل جد انسان کے بے اسکے کہ اوسمین صورت ہاتھ پانون یا دیگر اعضا کی ظاہر ہووے پھر اوسکو اوڑھنی اوڑھاتی تھین اور کرتہ پہناتی تھین بس اس قسم مصنوعات کا بنات نام رکھتی تھین اور یہ جو اس زمانے خصوص اس ملک مین مروج ہی کہ رعایت باریکیون تصویر کی کرتے ہین اور استادکاریان

عمل مین لاتے ہین یہ ہرگز اوس زمانے مین نہ تھین اور اب بھی اوس ملک مین نہین چنانچہ اہی پر کیا موقوف جملہ کھانے پینے پہننے رہنے کی چیزون اور زیور اور آلات اور فرش وغیرہ مین اوس زمانے کی سادگی اور اس زمانے کے تکلف مین فرق زمین و آسمان کا ہی مگر ہان یہ مصوری کہ اس زمانے مین ہوتی ہی فقہاے اہل سنت کے نزدیک ضرور ممنوع اور غیر مشروع لیکن تصویر ناتمام واسطے افادے کسی حکمت کے جناب پیغمبر صلعم سے بھی منقول ہوئی ہی اوس موقع پر جہان ایک خط کے ساتھ انسان کو تصویر کیا اور اجل و امل کو دو خط دیگر سے تمثیل فرمائی پس یہ کھیل بھی جو عورتون خرد سال کیواسطے تجویز ہوا ہی اسکا مدعا بھی یہی ہی کہ امور خانہ داری اور سینا پرونا کپڑے کا اور بچھانا فرش اور زیب و زینت دینا مجلس کا سیکھین جیسے لڑکون کو سواری کاٹھ کے گھوڑے اور تلوار اور تیر و کمان اور نیزے کی کہ یہ بھی اسی جنس سے ہی بنظر حکمت تجویز کی ہی آسکے ساتھ یہ بات بھی ہی کہ یہ طعن جب اہل سنت کیطرف متوجہ ہوتی کہ بعد حرام ٹھہرنے تصویر اور علم اس بات کے کہ تصویر کے گھر مین فرشتہ نہین آتا یہ صورتین رکھی ہوتین ظاہر ہی کہ یہ قصہ ہجرت کے قریب کا ہی اور تصویرون کا مٹانا اور صورتون کا نکالنا خانہ کعبہ سے آٹھ برس بعد ہوا ہی ہجرت سے اور جو کام کہ قبل حرام ٹھہرنے سے رائج تھا جیسے شراب پینا حضرت حمزہ رض کا اور سود لینا حضرت عباس رض کا محل طعن نہین ہو سکتا ہی خصوص حضرت عایشہ صدیقہ رض بھی اوسوقت مین نو برس کی مکلف بالشرع نہ تھین تعجب یہ ہی کہ یہان تو بڑی حمایت زوجۂ رسول خدا اور اونکے خانۂ مبارک کی اپنے طعن کیلیے دستاویز بنائی ہی اور آپ جو کچھ حضرت عایشہ رض و حفصہ رض کے حقمین بناوٹون سے روایت کرتے ہین اور نوبت کفر اور ارتداد کی پونہچاتے ہین وہ اسوقت سب بھول گئے ہین بڑے باانصاف لیکن وہی مثل ہی کہ مرا یاد و ترا فراموش اور انشاء اللہ تعالی باب مطاعن اور باب ہفوات مین مبلغ کثیر انکے اس جنس کا سد سے معرض ثبوت مین لائے جاینگے

کید نود و نہم اہل سنت پر طعن کرتے ہین کہ یہ لوگ مرتکب اس بات کے ہین کہ نسبت بیغیرتی اور ناحفاظی اور ترک نہی منکر کی خود آنحضرت پر کی ہی جس موقع پر کہ عایشہ رض سے روایت کی ہی اِنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ يَوْمَ الْعِيْدِ بیشک قصہ یہ ہی کہ کہا عایشہ رض نے مین نے دیکھا رسول خدا کو کہ چھپا لیتے تھے مجکو اپنی چادر مین اور مین دیکھتی تھی حبشیون کو جو کھیلتے تھے ڈھال اور نیزون سے عید کے دن پس اس روایت مین دیکھنا بازی کا اور بازی کرنا حبشیونکا عین مسجد مین اور نظر کرنا زوجۂ رسول خدا کا نامحرمون پر رسول خدا کی نسبت ثابت ہوتا ہی اور یہ سب باتین خلاف شرع اور خلاف غیرت کے ہین حال آنکہ خود اہل سنت آنحضرت سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاَنَا

أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي بڑا تعجب کرتے ہو تم سعد کی غیرت سے مین اوس سے زیادہ غیرت والا ہون اور اللہ مجھسے
زیادہ غیرت والا ہی حال آنکہ ادنے لوگ اسپر راضی نہین ہوتے ہین کہ بیبیان انکی نظر غیر لوگون پر پڑین یا تماشا
لہو ولعب مردونکا دیکھین نہ کہ پیغمبر صلعم اسکا تو کچھ ٹھکانا ہی نہین جواب اس طعن کا یہ کہ یہ ساری اوچ اور الایہ
اون لوگون کے واسطے ہی جو تاریخ اور حال ابتدائے اسلام سے جاہل اور ناواقف ہین اسواسطے کہ یہ قصہ قبل نزول
آیت حجاب کا ہی اوسوقت مین تمام عورتین مسلمانون کی کیا بیبیان کیا لڑکیان باہر نکلتی تھین اور خدمت اپنے مردونکی
غیرون کے سامنے کرتی تھین چنانچہ روایات متفق علیہا شیعہ اور سنی سے ثابت کہ حضرت فاطمہ رض زہرا زخم آنحضرت کا
جو جنگ احد مین پونہچا تھا دہوتی تھین اور دوا کرتی تھین اور سہل بن سعد رض اور اور صحابیون نے دیکھا اور نقل کی
لاجرم جو بات کہ قبل حرام ٹھہرنیسے رسول یا زوجۂ رسول سے روایت کرین باعث طعن کے کیون ہوے ذرا اسی بات کو
دیکھو کہ حضرت حمزہ اور ابو طلحہ انصاری شراب پیکر مست ہوے اور لڑے اور اور صحابہ بھی کہ یہ بات بطریق صحیح شیعہ
اور سنی دونون فریق سے ثابت اور مروی ہی اور آنحضرت نے بھی دیکھا اور سکوت فرمایا یون کہ ثبوت منکر کا جبھی
لازم آتا ہی کہ وہ چیز منکر چیزون مین داخل ہو دوسرے یہ کہ عایشہ اوسوقت مین لڑکی غیر مکلف تھین اگر تماشا
مردونکا لہو و بازی کی حالت مین دیکھین خاص کر اسحال مین کہ چھپے ہوے بھی ہون جو مرد غیر اونکو نہ دیکھہ پائین اس سے
کیا برائی پیش آتی ہی اور لہو ولعب حبشیون کا سپر اور نیزون کے ساتھ تھا کہ واسطے لڑائی کفار اور بطریق شمار آلات
جہاد کے مشق اس ہنر کی کرتے تھے گو بظاہر لہو ولعب تھا لیکن معنیً سراسر حکمت اور بلا شبہ آنحضرت بھی اس قسم کے لہو ولعب مین
حاضر ہوے ہین بلکہ بعض اوقات خود بھی شریک ہوے اور فرمایا کہ ملائکہ بھی اس قسم بازیون مین حاضر ہوتے ہین اور
یہ جو منقول ہی کہ حضرت عمر رض نے حبشیونکو اس لعب پر جھڑکا یہ اس سبب سے تھا کہ انہون نے ان حرکات خفیف کو
آنحضرت کے مواجہہ مین ایک بے ادبی سے سمجھا اگرچہ لعب مشروع مین تھین اور سکوت آنحضرت کو یہ قیاس کیا کہ آپ بسبب
وسعت خلاق کے منع نہین کرتے ہین جب خطاب آپکا دَعْهُمْ يَا عُمَرُ وَاَمِنْهُمْ يَا بَنِي اَرْفِدَةَ یعنی چھوڑ تو ان حبشیونکو
اے عمر اپنے کھیل مین اور مشغول ہو اے بنی ارفدہ کے انکے کان مین پونہچا اوس انکار سے رک گئے اور خود بھی اوس
تماشہ مین شریک ہوے اور جانا کہ مرضی مبارک رسول مقبول کی بہتر تمکین اور وقار اہل فضول سے ہی مصرع
ہرچہ سلطان بپسندد ہنرست + اور تعجب ہی اس گروہ ناانصاف سے کہ اتنی سی بات کو جو قبل تحریم سے ہوئے بغیرتی
اور ثبوت منکر پر لگاتے ہین حال آنکہ خود ایمۂ اطہار سے کہ جگر پارے رسول صلعم کے اور حکم رسول ع مین ہین اور نیز معصومین
مفترض الطاعت سے ایسی چیزین روایت کرتے ہین کہ زبان محجوبون صادق کی اونکے نقل اور بیان سے لرزتی ہی

اورسنے سے ہر مسلمان باایمان کے بال بدن پر کھڑے ہوتے ہین اون سب سے جو انکی کتب معتبرہ صحیحہ مین مروی ہین
یہ ہین کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام اپنے یارون اور شیعون سے فرماتے تھے اِنَّ خِدْمَتَہٗ جَوَارِیْنَا لَنَا وَفُرُوْجُھُنَّ
لَکُمْ حَلَالٌ بیشک خدمت چھوکریون ہاری کی واسطے ہمارے ہے اور فرجین اونکی حلال ہین تمھارے واسطے
اور اسی روایت فاسدہ پر جو بنائی ہوئی ہے انکے علمانے فتوی دیا ہے کہ زمان غیبت امام مین کہ جہاد فاسد ہوجاتا ہے
خمس نکل کے اپنے مصارف کو نہین پونہچتا باقی غنیمت سے خلط ملط ہوکے سبکو مشکوک کردیتا ہے چھوکریان شیعون پر
حلال ہین آب دیدۂ عبرت کھول کے اس لفظ شنیع مین تامل کرنا چاہیے کہ کسقدر غیرت سے دور پڑا ہے مقداد
صاحب کنز العرفان فی احکام القرآن نے کہ بہت بڑا مفسرون اس فرقے سے ہے تفسیر آیہ ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْٓ اِنْ کُنْتُمْ
فٰعِلِیْنَ مین لکھا اور تقریر کی اَرَادَ الْاِتْیَانَ مِنْ غَیْرِ الطَّرِیْقِ الْمَعْھُوْدِ بَیْنَ النَّاسِ معنی اوپر کی آیت کے
حضرت لوط کفار سے کہتے ہین کہ یہ لڑکیان میری موجود ہین اگر کرنا چاہتے ہو دوسرا قول مقداد کا ہے تفسیر قول
حضرت لوط مین کہ ارادہ کیا لوط نے لڑکیان دینے کا خلاف طریق مقرری کے کہ لوگون مین مقرر ہے اور اس کی
تشنیع کو اوسنے بھی حضرت لوط سے نسبت کیا آخر وہ بھی تو پیغمبر تھے پیغمبرون سے علیہ الصلوۃ والسلام کہ اراذل اور
اوباش لوگ ان کامونسے عار کرتے ہین اور کنیاتے ہین نہ کہ شرفا خصوص پیغمبر اور پیغمبر زادے اور اگر کسی کے دل مین
یہ بات گذرے کہ اگرچہ جملہ حال مین نظر اجنبیون پر ڈالنا حرام نہ سہی ہمنے مانا لیکن ننگ و عار کا لاحق ہونا اس سے تو
جبلی اصحاب طبائع سلیمہ کا ہے لابد قبل ورود شرع سے بھی چاہیے تھا کہ پیغمبر اس بات سے منع فرماتے اور تجویز نکرتے
ہم کہینگے یہ بات غیر مسلم ہے کہ برائی اس امر کی ذہنون سلیمہ مین قبل منع کرنے شرع سے پیدا کی ہوئی ہو اس دلیل سے کہ
مجمع البیان طبرسی اور نیز دیگر تفسیرون شیعہ مین وَامْرَاَتُہٗ قَآئِمَۃٌ فَضَحِکَتْ فَبَشَّرْنٰھَا بِاِسْحٰقَ تحت تفسیر
اس آیت مین موجود ہے کہ حضرت سارہ زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جس وقت کہ دو فرشتے بصورت مردان خوبصورت
بباس فاخر پہنے ہوئے مہمانونکی طرح حضرت ابراہیم کے یہان آئے اور ہنوز ملائکہ ہونا اونکا ظاہر نہوا تھا کہ خود آکر انکی خدمت
کے واسطے کھڑی ہوئین اور فرشتون کی باتین سنکر ہنسین اور مسکرائین اول تو سامنے ہونا عورت کا غیر مردون کے
اور پھر ضحک و تبسم اوسکا اونکی بات پر اب یہ کسقدر دور غیرت سے ہے پس معلوم ہوا اس بات سے جو عار لاحق ہوتی ہے
بعد مضبوط ہو لینے برائی اس امر کے ہے یعنی پہلی برائی ذہنون مین جم لی ہے تو پیچھے عار لاحق ہوتی ہے اور یہ برائی
قبل ورود شرع سے نتھی پھر لحوق عار کا کیونکر ہوگا اور کیا کہہ سکتا ہے کوئی رسم یہود اور نصاری اور مجوس اور
ہنود اور عربان جاہلیت اور کیتون اور ساسانیون اور خطا اور ختن اور ترکستان والون اور حبشیون

اور زنگیون اور بربریون اور دیگر گروہ مردم ولایتون مختلفہ مین جو دور دور رہین کہ عورتون کو اجنبی لوگون سے نہین چھپاتے اور نظر نکرنا اونکا لوگونکی طرف ہرگز ان قرنون مین معمول نتھا نہ اب ہی ارباب طبائع سلیمہ انمین بھی موجود ہین کہ ملوک و سلاطین اور امرا اور تجار اور آسودہ لوگ انکے مسلمانون کی نسبت زیادہ تر تکبر اور نخوت اور اقتدار والے ہین اور آنکو مقدمۂ غیرت اور ناموس داری مین دور دور کھینچتے ہین خصوصاً فرقہ راجپوت ہندوستان پس اس امر کو قبل ورود شرع سے خلاف غیرت کے جاننا اور ناحفاظی یعنی بد دورشت اور شرمکی باتون سے گننا اس قسم سے ہی کہ کوئی خاص عادت والی باتونپر اشتباہ خلقی باتونکا کرے کہ یہ بڑی بڑی نادرات سے ہی اور نیز مسلمانون مین عادتین مختلف ہین ملوک وامرا انکے باوصف کمال اقتدار اور فرط غیرت کے کہ جسکا دعوی کرتے ہین اپنی عورتون کو کھڑکیون مین بٹھلاتے اور تماشا جنگل اور دریا اور ہاتھی کی لڑائی اور توپ اندازے اور اور کھیل مردونکا تجویز کرتے ہین نہایت یہ کہ اسکو اسطور پر عمل مین لاتے ہین کہ نظر مردون کی انپر نپڑے اور عورتون کی نظر کا حرام ٹھہرنا اجنبی مردون پر کہ ستر عورت اونکا کھلا نہو ابھی تک شریعت مین بالاجماع ثابت نہین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ عورت کو مرد اجنبی کا دیکھنا ایسا ہی جیسے مرد عورت غیر کو دیکھے بعض کہتے ہین نہین اور اکثر دلیلین شرعیہ اور معاملات اگلے زمانے کی عورتون خلفاے عباسیہ کے ساتھ اور جائز کرنا نکلنا عورتونکا جسکو نظر کرنا مردون اجنبی پر لازم ہی موید اسی قول اخیر کے ہین پس وہ امر کہ ابھی اوسکے حلال حرام ہی ہونے مین اختلاف ہی اور بالفرض حرمت ہی مان لیجائے تو قبل حرام ٹھہرنے اور منظور بھی صرف بازی اور حرکات مردونکا دیکھنا نہ اونکی ذات اور اشخاص کو اور دیکھنے والی اونکی غیر مکلف اور بازی بھی جنس بازی محمود سے کسطرح محل انکار ہوگا اور کوئی اوسکو بعید جانیگا اور حلال کردینا فروج چھوکریون ملوکہ کا کہ مخلوق اوسکو عار جانین اور بدترین برائیون اور فحش باتون سے گنین کسطرح محل تسلیم و قبول ہوگا کید نود و ششم اہل سنت پر طعن کرتے ہین کہ انھون نے اپنے صحاح مین لکھا ہی کہ ملک الموت قبض روح کیواسطے موسی علیہ السلام کے پاس آئے انھون نے ایک طمانچہ اونکے مارا کہ ایک آنکھ اونکی اندھی ہوگئی حال آنکہ اس قصے مین بہت محذورات لازم آتے ہین اول یہ کہ حضرت موسی راضی بقضاے حق نتھے دوم یہ کہ وہ بقاے الٰہی کو مکروہ جانتے تھے اور اہل سنت سے خود روایت ہی مَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ جو کوئی مکروہ جانتا ہی اللہ کی لقا کو مکروہ جانتا ہی اللہ اوسکی لقا کو تیسرے یہ کہ ملک الموت اس حد ذلیل اور عاجز تھے کہ طمانچہ بھی انکا کھایا اور آنکھ بھی اندھی کرالی اور انسے کچھ بس نچل سکا جو روح قبض کرتے بیحصول مطلب لوٹ گئے اور خداے تعالے کے سامنے شکایت لیگئے اور یہ سب باتین

خلاف اصول شریعت کے ہین جواب اس طعن کا یہ کہ حضرت ملک الموت کو قبض ارواح بنی آدم مین دو طریقے ہین اول
طریقہ جو عام مخلوق کے ساتھ جاری ہی یہ کہ بیخبر کئے اور بغیر پوچھے عوام کے روح قبض کر لیتے ہین اور نہین کہتے کہ مین
ملک الموت ہون اگر مجکو اذن ہو تو روح قبض کرون دوسرا طریقہ اوسکو پیغمبرون کے ساتھ عمل مین لاتے ہین
کہ آنکو جتا دیتے ہین کہ مین ملک الموت ہون اور اونکو اختیار دیتے ہین چلنے اور رہنے کا اور ندا اِرۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّكِ
یعنی رجوع کر تو اپنے پروردگار کیطرف اونکو پہونچاتے ہین جو کہ انبیا بسبب کمال شوق لقاء آلہی کے موت کو زندگی پر
ترجیح دیتے ہین اسلیے اذن قبض روح کا انسے چاہتے ہین بعد حصول اوسکے اپنا کام کرتے ہین پس پہلی دفعہ ملک الموت
حضرت موسی علیہ السلام کے پاس موافق طریقہ اول کے آئے اونھون نے نہین جانا کہ یہ ملک الموت ہین میری روح
قبض کرنے آئے ہین بلکہ اونکو صورت بشری مین دیکھکے گمان کیا کہ مبادا کوئی دشمن ہو میرے مار ڈالنے کو آیا ہی چنانچہ حضرت
داؤد اون فرشتون کو جو جھگڑا باخود ہارتے ہوے دیوار محراب سے اوتر کے گھس آئے تھے دشمن جان کے ڈرے تھے اور شور مچایا تھا
کہ قصہ اسکا قرآن مجید مین مذکور ہی اور حضرت نے بھی حضرت جبریل کو اعرابی سائل کی صورت مین نہین پہچانا تھا
باوصف اوس اختلاط زائد الوصف کے حضرت جبرئیل کے ساتھ کہ حضرت موسیٰ کو ملک الموت کے ساتھ سوحصے مین ایک حصہ
بھی اوسکا نتھا اور دفع کرنا دشمن کا واجب جسطرح ہو سکا اوسطرح اونکو دفع کیا مگر ملک الموت تو انکے رتبہ نبوت اور قرب
جناب باری کو خوب جانتے ہوے تھے باوصف نہایت قدرت اور اقتدار کے انکی زیادتی کو سہار کئے اور لوٹ جا کر
حضور مین حضرت پروردگار کے عرض کیا دوسری بار جب انکو اس طور پر جیسا کہ انبیا کے پاس بھیجنا معمول ہی
بھیجا اور خبردار کیا حضرت موسیٰ نے قبول کر لیا اور راضی ہوکے اتنی مہلت چاہی کہ مین آپکو زمین مقدس کے نزدیک
کرون اب بنظر انصاف دیکھنا چاہیے کہ اس قصے مین کونسے محذور شرعی لازم آتے ہین حضرت موسی علیہ السلام کی موتکا وقت
پہلی دفعہ نتھا اخیر دفعہ تھا بس خلاف وقت موت کا بھی واقع نہوا اور ملک الموت باوصف اقتدار ملکی بہت جگہہ عاجز
ہوتے ہین اور تعظیم پیش آتے ہین اور پروانگی مانگتے ہین جیسا کہ قصۂ وفات شریف آنحضرت صلعم مین کہ حضرت
امام جعفر صادق رض سے روایت کیا گیا ہی اور سنی اور شیعہ دونو تسلیم کرتے ہین ثابت ہی وَلَنِعۡمَ مَا قِیۡلَ وَیَحۡسُنُ اِظۡهَارُ
التَّجَلُّدِ لِلۡعِدٰی وَیَقۡبَحُ اِلَّا الۡعَجۡزُ عِنۡدَ الۡاَحِبَّةِ ترجمہ کیسی اچھی بات کسی نے کہی ہی ظاہر کرنا چستی کا سامنے دشمنون کے
اور برا ہی سوائے عجز کے سامنے دوستون کے ہرگاہ کہ حضرت موسیٰ کو یہ معلوم ہی نہین ہوا کہ یہ ملک الموت ہین بحکم پروردگار
میری روح قبض کرنے آئے ہین پھر ناخوشنودی بقضائے الٰہی اور کراہت بلقاء اللہ کہانسے لازم آجائیگی اب ہم یہ
کہتے ہین کہ حقتعالی نے پہلے سے ملک الموت کو ایسی وضع کے ساتھ کیون نہین بھیجا جو حضرت موسی جان لیتے کہ یہ

ملک الموت ہین بحکم پروردگار تیری جان نکالنے آئے ہین تا یہ حرف وحکایت اور زد وضرب وقوع مین نآتے اسکی وجہ یہ ہی کہ بہت اسرار ان معاملات کے کہ حقتعالی اپنے خاصون کے ساتھ فرماتاہی اور اوسمین بھی یہ کہ ہرایک کے ساتھ بہنگ دیگر سلوک کرتاہی یہ مضمون ایسے دقیق اور باریک ہین کہ ذہن ہر کسی کا اونکو نہین پہونچ سکتا اگر ایک دو نکتے کوئی موافق مذاق اور مشرب اپنے کے حکمت اور کلام اور تصوف اور فقہ یا مبنی بر اصول خود تسنن اور اعتزال یعنی معتزلہ پن اور تشیع سے کھوج لگاکے زبان پر بھی لایا تو واقعی اور نفس الامر کی راہ سے وہ ایسے ہین جیسے قطرہ اور دریا اور ذرہ اور صحرا اسواسطے محققین ایسے بھیدونکو حوالہ علم خدا کے کرتے ہین اور مُنہ کو مُہر خاموشی لگالیتے ہین بالاجمال عقل اتنا ہی سمجھتی ہی کہ خصوصیت بعض معاملات کی بعض بندون کے ساتھ ایک سبب ہی کہ اوسکے مرتبۂ قرب سے پیدا ہوتاہی اور ایک سبب ہی اوسکے لطائف روحیہ کے درجے سے اور ایک سبب ہی اقتضاے دورہ سے اور ایک سبب ہی اسماو صفات الٰہی سے کہ مربی اس شخص کے ہین اور علی ہذا القیاس تخصیص بعض بندونکی بعض رنگ اور شکل اور وسعت یا تنگی رزق اور طول یا قصر اجل اسکے بھی سبب ہین کہ اونمین بعض کو نظر اہل طبیعت اور اطبا کی اور بعض کو غور اہل نجوم اور احکام کی دریافت کرتی ہی لیکن احاطہ کارخانہ خدائی کا سوا ایک اوسکی ذات پاک کے کسی سے ممکن نہین ہم اگر اسباب اس قصے کے کہ اس علم کو تاویل الاحادیث کہتے ہین اور یہ علم نہایت دقیق اور مبنی بر اصول باریک ہی بیان چھیڑین تو وضع اس رسالے اور اسکے مذاق سے دور پڑجائینگے اور باعث طول وملال سامع کا ہوگا **کید نود و دوم**

اہل سنت پر طعن کرتے ہین کہ ان لوگون نے اپنے صحاح مین ایک حدیث روایت کی ہی جس سے اسناد شک کیطرف پیغمبر زمان صلی اللہ علیہ وسلم اور طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہوتی ہی اور وہ حدیث یہ ہی کہ آنحضرت نے فرمایا نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى یعنی مین سزاوارتر شک کا ہون ابراہیم علیہ السلام سے جسوقت کہ کہا اونھون نے اے پروردگار میرے مجکو دکھادے کہ تو کیونکر زندہ کریگا مُردے کو جواب اس طعن کا اول یہ کہ شیعہ نے بھی قصۂ حلیمہ سعدیہ اور مناظرہ حجاج مین نسبت شک کے حضرت ابراہیم کیطرف روایت کی ہی جیسا کہ سابق گذرا اور جب انھون نے نسبت شک کے خود حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ کی ہی تو پھر یہ طعن خصوصیت اہل سنت سے نہین رکھتی بلکہ مشترک ہی ایک پیغمبر کی طرف سے تو اس طعن اور تشنیع مین یہ بھی شریک ہین وہی انکو کفایت کرتی ہی دوسرے یہ کہ معنی حدیث کے قسم قیاس استثنائی سے ہین کہ اوسمین نقیض تالی کو استثنا کیا ہی تا نقیض مقدم کو نتیجہ دے اور غرض رسول خدا کی اس تقریر سے یہ ہی کہ جو کچھ قرآن مجید مین واقع ہوا وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ اسکو نہین چاہیے سمجھنا کہ یہ شک اور عدم حصول یقین کو بتاتا ہی حاصل تقریر کا یہ کہ اگر ابراہیمؑ کو کچھ شک ہوتا ہمکو بھی ضرور شک ہوتا

اسواسطے کہ ہم شک مین اونسے سزاوار تر ہین اور جب ہمکو شک نہین ہی ابراہیم کو بھی ضرور شک نہین ہوگا سوال
اونکا فقط واسطے ترقی علم الیقین سے ساتھ عین الیقین کے ہی اور اگر ہم اس کلام کو ظاہر پر قیاس کرین تب بھی ٹھیک
ہوتا ہی اسلیے کہ شک مقابل یقین کے ہی اور جو یقین کے تین درجے ہین علم الیقین عین الیقین حق الیقین شک کے
بھی تین مرتبے ہونا چاہیین تو مقابلے ہر مرتبۂ یقین کے مرتبہ شک سے واقع ہو بس مراد شک سے یہان نہ حاصل ہونا
عین الیقین کا ہی مع حصول علم الیقین کے اور نہ حاصل ہونا عین الیقین کا کچھ نقصان نہین رکھتا اور کیا ضرور ہی
کہ انبیا تمام امور غیبی کو جو بچشم دل دیکھنے کے ہین بچشم سر دیکھین کہ شیعہ اور سنی دونون سے کوئی اسکے وجوب کا
قائل نہین الغرض اس مطلب صحیح کو کہ ہرگز طریق حق سے تجاوز نہین رکھتا محل طعن ٹھہرایا ہی اور اپنی خبر نہین
کہ کیا کیا حضرت انبیا اور رسل ع کے حق مین روایت کیا ہی وہ سب بھول گئے چنانچہ تھوڑا سا انشاء اللہ تعالی
باب نبوات مین ذکر کیا جائیگا تب انکے اعتقاد کی کیفیت کھلے گی جیسا کہ انکو انبیا کے ساتھ ہی **کید نود و ہشتم**
کہتے ہین کہ اہل سنت سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم ع نے تین جھوٹ بولے حال آنکہ انبیا کا بالاتفاق جھوٹ سے
پاک ہونا واجب ہی نہین تو اسبات کی امن نہین رہیگی کہ یہ حکم الٰہی کو جیسا ہوتا ہی ویسا ہی پونہچاتے ہین اور جب یہ امن
جاتی رہی تو انکے پیدا ہونیسے جو کچھ غرض تھی وہ بھی نرہی جواب اس طعن کا یہ کہ اس روایت مین لفظ کذب کا تعریض کے
معنی مین ہی کہ بحسب ظاہر جھوٹ معلوم ہوا اور بحقیقت سچ ہو جیسا کہ آنحضرت کے خوشطبعیون مین منقول ہی
اَلْعَجَائِزُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاِنِّیْ حَامِلُكَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَةٍ وَاِنَّ فِیْ عَیْنِ زَوْجِكِ بَیَاضًا اور مثل انکے
علی ہذا حضرت ائمہ سے بھی ایسی تعریضین بہت مروی ہین حضرت ابراہیم ع کے بھی تینون جھوٹ اسی قسم سے تھے
اسواسطے کہ انھون نے جو اپنی بیبی کو بخوف ایک جباری کے خواہر بتایا مراد اوس سے اخوۃ اسلامی رکھی ہی اور یہ جو
باوصف صحت اِنِّیْ سَقِیْمٌ یعنی مین روگی ہون اس سے بیزگی اور کدورت روحانی کہ مرض جسمانی سے بڑھکے ہی
ارادہ کی ہی وَ فَعَلَهٗ كَبِیْرُهُمْ یعنی یہ کام اسنے کیا ہی جو ان سب مین بڑا ہی یہ واسطے حیلے اور الزام کفار کے نہین ہی
بلکہ ایک فرضی طور پر کہا ہی بس اطلاق کذب کا ان امور پر محض بسبب مشاکلت اور مشابہت کے ہی اور یہ بھی بنظر
مصلحت ضروری کے کہ ایک جباری سے آپکو بچانا تھا حال آنکہ ایسے موقع پر جہان اندیشہ مال اور جان اور ناموس کا ہو
اگر صریح جھوٹ بھی ہو تو وہ بھی حلال ہی نہ کہ تعریضات وہ جو کفار کو الزام دیا اور بتون کی عبادت کا دیکھنا
انکو ارانکیا یہ تو سب درکنار اون روایات صحیح المضامین کو محل طعن بنانا اور اپنی روایتون کو کہ صریح دلالت
بُرے بُرے واقعات پر جو انبیا اور رسل کے نسبت لکھے ہین اور کرتے ہین بھول جانا بیٹے سرے کی بیحیائی ہی

ہم اسکو باب نبوات مین لکھین گے معلوم ہو جائیگا کہ بعض انبیا کو تو منکر وحی الٰہی کا کہتے ہین بعض کو حسد اور بغض و عناد سے موصوف کرتے ہین بعض کو گناہ کبیرہ سے منسوب فرماتے ہین اور نیز انکے عقائد مین موجود کہ اظہار کفر کا کرنا انبیا پر تقیۃً واجب ہی اب ان روایتون اور اپنے عقیدون کو ان تعریفات کے روایتونکے ساتھ تولین اور انصاف کرین کید نودونہم کہتے ہین اہل سنت نے اپنے صحاح مین روایت کی ہی اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ بیشک شیطان بھاگتا ہی عمر کی پرچھائین سے اور اس کلام سے فضیلت عمرؓ کی انبیا اور رسل پر معلوم ہوتی ہی کہ انبیا شیطان سے محفوظ نہین رہے ہین بدلیل نصوص قرآنی در حق حضرت آدم فَوَسْوَسَ اِلَیْہِ الشَّیْطٰنُ پس وسوسہ ڈالا طرف اوسکے شیطان نے اور حضرت موسی کے حق مین قَالَ ھٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ کہا یہ شیطانی کامون سے ہی اور حضرت ایوب کے حق مین اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ بیشک لپٹا مجکو شیطان ساتھ دشمنی اور عذاب کے اور عموماً جمیع انبیا اور رسولونکے حق مین وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِہٖ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِنَ الْاٰیَاتِ وَالْاَحَادِیْثِ اور نہین بھیجا ہمنے قبل تجھسے رسول اور نہ نبی مگر جسوقت کہ آرزو کی اوسنے ڈالا شیطان نے اوسکی آرزو مین انتہی سوا اسکے اور آیتین اور حدیثین اور جبکہ شیطان عمرؓ یا سایہ عمرؓ سے بھاگتا ہی اور انبیا ورسل کو شمار مین نہین لاتا بلکہ انکے دلون مین تصرف کرتا اور وسوسہ ڈالتا ہی البتہ عمرؓ افضل ہونگے انبیا سے کہ یہ باطل ہی بالاجماع اور اس طعن کو بہت بڑے مطاعن اہل سنت سے گنتے ہین اور دانشمند انکے بعد تقریر اس شبہہ کی کمال خوشی اور فخر کرتے ہین اہل سنت نے اس طعن کا کئی طرح جواب دیا ہی اول جواب کہ خیلے دندان شکن ہی یہ کہ ہم شیعون سے پوچھتے ہین کہ آیا تم ظواہر ان آیات اور تسلط شیاطین کے انبیا پر قائل ہوے یا نہین اگر قائل ہوے تو تمنے مذہب اپنا چھوڑ دیا کہ تم عصمت انبیا اور ائمہ کے قائل ہو اور اگر قائل نہین ہوے اور ان آیتون اور انکے امثال کی تاویل کرکے عصمت انبیا کو شیطان سے برقرار رکھتے ہو تو کچھ نقصان انبیا کو عائد نہین ہوا حد یہ کہ عمرؓ بھی اس خاصہ مین انبیا کے شریک ہوگئے اور بعض اولیا بعض فضائل مین شریک انبیا کے ہوسکتے ہین اور کوئی محذور لازم نہین آتا بس اتنا ہی فرق ہی کہ تسلط شیطان کا انبیا پر ممتنع ہی اور انکے مرتبے کو عصمت کہتے ہین اور اولیا پر ممکن مگر غیر واقع اس مرتبے کو محفوظیۃ کہتے ہین اور نص قرآنی صریح دلالت کرتی ہی کہ بعض بندگان خدا بھی تسلط شیطان سے محفوظ ہین بدون تخصیص انبیا کے جیسا کہ فرمایا اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ بیشک خاص بندے میرے نہین ہوگا تجکو اونپر غلبہ اور فرمایا اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ مگر بندے تیرے کہ اونمین سے خلاص کیے ہین

پس اگر عمر رضہ بھی اونھین عباد مین داخل ہون کونسا محذور عقلی اور شرعی لازم آتا ہی اور یہ عبارت کہ فلان فلان کے سایۂ سے بھاگتا ہی ایک تمثیل ہی ضرور نہین کہ ہم اسکو اسکے معنی حقیقی پر قیاس کرین تا بعید سمجھی جاے مدعا یہ ہی کہ شیطان قدرت اونکے بہکانے کی نہین رکھتا ہی مثال اسکی قول خداے تعالی کا قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ کہہ تو بیشک موت وہ موت کہ بھاگتے ہو تم اوس سے پس بھاگنا بمعنی بچنے کے ہی اور قول خداے تعالےٰ کا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ یعنی دیوار کہ چاہتے تھے وہ ٹوٹ جاے جس سے مراد گرجانا ہی دوسرے اگر شیطان سایۂ عمر رضہ سے بھاگے اور انبیا سے نہ ڈرے تو اس سے یہ بات لازم نہین آتی کہ عمر رضہ انبیاء سے افضل ہون دیکھو چور جیسا کوتوال اور پاسبان اور راہ مار جسقدر فوجدار اور چوکیدارون سے ڈرتے ہین ایسا بادشاہ وقت سے نہین ڈرتے اسواسطے کہ یہ لوگ چورون راہ مارون ہی کے کھوجنے پر مقرر ہین سوا اسکے اور کوئی شغل انکا نہین ہی بس جیسے کہ داؤن اور بداندیشان انکی کوتوال وغیرہ پہچانتے ہین بادشاہ وقت کا کہ بہت سا شغل رکھتا ہی اور امور کثیرہ کا اہتمام کرتا ہی اوسکو ایسی پہچان اور یہ بات حاصل نہین ہوتی ایسے ہی عمر رضہ کو منصب احتساب کا تھا یعنی باز رکھنا ممنوعات شرعیہ سے پس ارباب منکرات ومناہی کہ اتباع شیطان کے ہین اونسے بہت ڈرتے تھے بلکہ انکے احتساب سے دریاے نیل بھی ڈر گیا اور انکے حکم سے جاری ہوا اور پہاڑ اور زمین زلزلے سے باز رہے حاصل کلام ڈرنا شیطان کا کسی شخص یا کسی چیز سے اسبات کو لازم نہین کرتا کہ اوس شخص کی تفضیل اوس چیز کے سبب سے اوس چیز پر ہو جاے جسکی فضیلت قطعا ثابت ہی مثلاً اذان اور نماز کہ باجماع فریقین مروی اور صحیح ہی کہ شیطان اذان کی آواز سنتے ہی حدث کنان یعنی ہگتا موتتا بھاگتا ہی مگر نماز مین حاضر ہو کر وسوسے ڈالتا ہی اور بالاجماع ثابت کہ نماز افضل جمیع عبادات مقصودہ سے ہی اور اذان ایک وسیلہ وسیلون نماز سے ہی اور سنت ہی نہ فرض پھر نماز کے ساتھ کب برابر ہو سکتی ہی ایسا ہی حال عمر رضہ اور انبیا کا سمجھنا چاہیے تیسرے انبیاء کلی طور پر مکائد شیطان کے بیان کرتے ہین اور دروازے اوسکے آنے کے بند فرماتے ہین اور عمر رضہ اس مقدمے مین جزئیات پر نظر کرتے تھے بڑی ریزہ کاریان اور خوردہ شناسیان عمل مین لاتے تھے اور جدا جدا وسیلے ذریعے اسکے بہکانے بھٹکانے کے ڈھونڈھتے رہتے تھے جو کہ مدرک احکام کلیات کی عقل ہی اور مدرک اون معانی کا جو جزئیات سے نکالے جاتے ہین وہم اور وہم سلطان القوی حاکم وجود انسان کا ہی اسواسطے کہ عقل کو اکثر دبا لیتا ہی اکثر اوقات اکثر لوگونکی عقل پر غالب آتا ہی اور خوف اور ڈر سے عقل کو کچھ چیز نہین سمجھتا حتی کہ اسی خوف سے مملکت وجود اور اعضا اور جوارح انسان مین بدون اپنا حکم جاری کیے باز نہین رہتا خواہ بطور امر خواہ بطور نہی جبتک کہ خود کسی چیز سے نہ ڈر جاے اور شیطانکا بھی بمدد اور موافقت وہم کے کوئی کام پیش نہین جاتا

اگر وہم اسکا رفیق ہو تو سب ہتھیار اسکے کاریگری کے نکمے ہو جائیں ایسا رہجاے جیسے بیڈ فلی کا ہیجڑا لاجرم شیطان کو
جیسا خوف عمر رضہ اور انکے امثال کا ہی ایسا انبیاء علیہم السلام اور رسل کا کیون ہوگا بس یہ بات سبب تفضیل عمر رضہ یا عمر جیسے لوگون کی
نہین ہی بلکہ پیدا ہونے والی انکے عمل اور فعل جزئیہ سے ہی جو چنے ہوے اور نکلے ہوے انوار انبیاسے ہین علیہم السلام
والصلوۃ یہ جو تھے یہ کہ حضرت انبیاء علیہم السلام لوگونکو دعوت طاعات کی فرماتے ہین اور معاصی سے جھڑکتے منع کرتے ہین رغبت
نعیم بہشت کی دلاتے اور شدائد دوزخسے ڈراتے ہین اور یہ دونون باتین ایسی ہین کہ اول تو نظر نہین آتین نظر سے
دور بلکہ عقل سے دور دوسرے موعود و آجل یعنی دونو کا ایک وقت معین ہی کہ وہ روز حشر ہی بس جسکا کہ ایمان
قوی ہی وہ ان باتون کو ایسا جانتا ہی جیسے کوئی آنکھ سے دیکھ رہا ہی اور وعدون وعیدانبیا پر پورا پورا اجما ہوا ہی
مگر ایسے لوگ کمیاب اور نادر الوجود ہین آور عمر رضہ اور اونکے امثال ظاہر دنیا کی رغبت اور خوف سے لوگون کو
رغبت طاعات کی دلاتے ہین اور معاصی سے روکتے ہین اور درے اور کوڑے مار مارکے انکو ڈراتے ہین اور مخلوق کا
بھی حال یہی ہی کہ موجود اور جلدی ملجانے والی شی کو گنتی مین گنتے ہین اور ایسی ہی چیزون مین طمع کرتے ہین اور
انھین سے زیادہ ڈرتے ہین لابد لشکر شیاطین اور اونکے اتباع کا ہیبت وصولت عمر رضہ سے نسبت انبیا کے زیادہ
ڈرتا اور لرزتا کانپتا تھا اسیواسطے حضرت امیر رضہ نے فرمایا ہی اَلسُّلْطَانُ یَزَعُ اَکْثَرَ مِمَّا یَزَعُ الْقُرْاٰنُ یعنی بادشاہ
بندوبست کرتا ہی زیادہ اوس سے کہ بندوبست کرے قرآن اور ہندی مثل مشہور ہی مارکے آگے بھوت بھاگتا ہی یعنی
وہ جن کہ آسیب زدہ پر تصرف کرتا ہی عزیمت اور حاضرات سے ایسا نہین ڈرتا جیسا جوتہ کاری سے ڈرتا ہی پانچوان
یہ طعن بکڑی جاتی ہی ایک روایت صحیحہ سے کہ وہ حضرت امیر سے منقول ہی اور کتب شیعہ اور سنی دونون مین موجود
کہ حضرت امیر رضہ سے انکے یارون کے مراتب کی نسبت پوچھا آپنے ہرایک کی فضیلت اور منقبت بیان فرمائی جب نوبت
حال عمار کی پوچھی فرمایا ذَاکَ الَّذِیْ اَجَارَہُ اللّٰہُ عَنِ الشَّیْطَانِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ یعنی وہ شخص ہی کہ پناہ دی ہی
اسکو خدانے شیطان سے تمھارے نبی کی زبان پر پس محفوظ رہنا عمار کا بھی شیطان سے ثابت ہوا اور وہی تقریر کو
جو سابق اس طعن مین لکھی گئی ہی یہان بھی جاری کرنا چاہیے اور عمار کو بھی انبیا پر فضیلت دینا چاہیے کسواسطے کہ
عمار رضہ اور عمر رضہ دونون کا ایک ہی مادہ ہی عمر رضہ نہ سہی عمار سہی بس اتنا ہی تو فرق ہی کہ عمار اپنی ذات سے محفوظ
از شیطان ہین اور عمر رضہ باوجود محفوظ ہونیکے شیطان کو ڈراتے بھگاتے ہین لیکن طاعن کے زعم مین انبیا کا اتنا رتبہ بھی
نہین جتنا عمار کا البتہ تفضیل عمار رضہ کی ضرور لازم آتی ہی اسواسطے کہ طاعن نے اوپر آدم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام
اور دیگر انبیاء علیہم السلام اور رسل علیہم السلام اکثر کو شیطان سے محفوظ نہین چھوڑا ہی اور عمار محفوظ ہین کید صدم کہتے ہین

السلطان یزع ترجمہ شیطان بندوبست کرتا ہی

کہ اہل سنت کے صحاح مین روایت ہی کہ بہشت مین بلال آگے آگے حضرت کے تھے اور آپنے انکے جوتیون کی آواز سنی بس
اس روایت مین تفضیل غلام ابوبکرؓ کی جناب پیغمبر صلعم پر لازم آتی ہی اور یہ حد سے بڑھکے ایک بات ہی اس طعن مین
عجب ظلم اور تعصب لگا ہی کسواسطے کہ آگے ہونا بلال کا حضرت سے اس قسم کا ہی جیسے دنیا مین حضرت کے آگے آگے چلتے تھے
اور پتھر اور خار خشت سے راہ صاف کرتے جاتے تھے اور ہمیشہ خادمونکا یہی حال ہی کہ آگے آگے مخدومون کے چلتے ہین
ہٹو بچو کہتے جاتے ہین اور جانور وغیرہ کو بھی دفع کرتے ہین اور اسکو کمال ادب جانتے ہین بلکہ سوء ادب یہ ہی
کہ مخدوم کو محتاج اسبات کا کرین کہ مزاحم چیزین اسکو دفع کرنا پڑین اور اچھی پاک صاف خشک راہ بجز اور کیچڑ
کوڑے کی راہ سے ڈھونڈھنا پڑے دیکھو تمام ملوک اور امرا اور آسودونکی یہی رسم ہی زمانہ جاہلیت مین عرب لوگ
جنکے مزاج مین سختی اور درشتی تھی وہ اسبات کو ادب سے جانتے تھے اسی سبب سے انمین بطریق مثل کے مشہور تھا
ثَلٰثٌ یَتَقَدَّمُ فِیْھَا الْاَصَاغِرُ عَلَی الْاَکَابِرِ اِذَا سَارُوْا لَیْلًا اَوْ خَاضُوْا سَیْلًا اَوْ صَالُوْا خَیْلًا یعنی تین موقع مین
جہان ادنے اعلے کے آگے چلتے ہین جسوقت پھرین رات مین اور گھسین پانی مین یا مقابل ہون کسی لشکر سے اور
آگے ہونا بلال کا نہ اس قسم کا ہی کہ جنت مین آپسے پہلے داخل ہوے نہ اس قسم سے کہ مراتب اور درجات مین آپسے
وہان بڑھ گئے جو موجب تفضیل ہو بالفرض دخول بہشت کا سابق ہی سہی تب بھی موجب تفضیل و بزرگی جب ہوتا
کہ بذریعۂ ثواب اعمال اور جزاے خیر کے ہوتا اور یون تو فرشتے قبل پیغمبرون سے داخل بہشت ہوتے ہین حضرت ادریسؑ
قبل ہمارے حضرت سے داخل بہشت ہوے بلکہ ابلیس بھی قبل خلقت آدمؑ سے بہشت مین جاتا تھا بڑی بزرگی اور
فضیلت کی یہ بات ہی کہ بہشت مین بحالت بیداری اپنے جسم کے ساتھ جاے جیسے کہ صرف آپکو یہ بات حاصل ہوئی
نہ روح یا خواب یا استغراق مین جو اوسکو خبر ہی اس معاملے سے نہو کہ مین کہان ہون اور آنحضرت کا یہ حال
کہ جب جنت مین آپکو مراتب اور درجات اور مقدار ثواب انکی امت کے دکھاتے تھے تو اوس شخص کی صورت مثالیہ بھی
سامنے کردیتے تھے اور بتادیتے تھے کہ فلان نے تمہاری امت سے فلان عمل کے سبب سے یہ درجہ پایا ہی تا حضرت
اور لوگونکو اوس اعمال کے خواص سے مطلع فرمائین اور بعض اوقات آپ خود صاحب عمل سے پوچھتے تھے
کہ مین نے تجکو ان مراتب کے ساتھ دیکھا ہی تو کونسی عمل کے وسیلے سے اس مرتبے کو پونہچا ہی تا اوسکو تاکید ہو
کہ ہمیشہ اوس عمل کو کیے جاے اور دوسرون کو رغبت اور حرص پیدا ہو اور ان لوگون کو مطلق خبر
نہین ہوتی تھی نہ آپ کو بہشت مین دیکھتے تھے اسی قسم سے ہی بلال کا اپنے آگے آگے دیکھنا کہ جب حقیقت حال پوچھی
تو معلوم ہوا کہ یہ فضیلت انکو تحیۃ الوضو کی برکت سے حاصل ہوئی ہی علی ہذا القیاس بہت سے عورت و مرد کا

اصحاب وصحابیات سے احادیث متعددہ مین نام رکھاہی کہ فلان کو بہشت مین ایسا دیکھا اور فلان کو ایسا کہ فلان عمل سے اس مرتبے کو پونچے ہین اونمین سے رمیضا عورت ابو طلحہ انصاری کی اور حارثہ بن نعمان انصاری ہین کہ قرأت اونکی بہشت مین سنے اور معلوم ہوا کہ یہ رتبہ اونکو ماں کی خدمت سے حاصل ہوا طبرانی نے تتمہ حدیث بلال مین ذکر فقرا اور اونکی اولاد کا بھی روایت کیاہی اور اس شکل کے مادہ کو کھو یاہی عن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فسمعت حرکۃ امامی فنظرت فاذا بلال ونظرت الی اعلاھا فاذا فقراء امتی واولادھم ونظرت فی اسفلھا فاذا ھم الاغنیاء روایت ہی ابی امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین داخل ہوا جنت مین پھر سنی مین نے ایک حرکت اپنے سامنے جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ بلال ہی پھر مین نے دیکھا اعلاے جنت کی طرف تو فقرا اور اونکی اولاد نظر پڑی کہ میری امت کے ہین اور جب پائین جنت کو دیکھا تو وہان آسودہ لوگ دکھائی دیے اور اس شبہے کی تقریر مین جو لفظ غلام ابو بکر رض کا لائے ہین کس بلا کا تعصب و عناد اوس سے ٹپکتا ہی اور انصاف نہین کرتے کہ اہل سنت کو یہ لحاظ ہوتا کہ بلال کا ابو بکر رض سے تعلق اور لگاؤ ہی اس سبب سے اونکی نیکی اور فضائل کا اعتقاد کرتے ہین تو محمد بن ابو بکر کی طرف کیون نہوتا اونکی تعریف کیون نکرتے اسواسطے کہ بیٹا باپ سے قریب تر ہی ساتھ اوسکے غلام سے ظاہر ہی کہ یہ نہین سمجھتے کہ اہل سنت کے نزدیک بلال کو یہ رتبہ بدولت خدمت آنحضرت صلعم ہی کے تو حاصل ہوا ہی اور ببرکت قوت ایمان و صدق اخلاص اور مواظبت طاعات کے اسیواسطے اس روایت کو تحریص تحیۃ الوضو پر وارد کیا ہی نہ فضائل ابو بکر رضی اللہ عنہ مین کید صد و یکم کہتے ہین کہ اہل سنت کی کتابون مین یہ مذکور ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ان اللہ تعالی نظر عشیۃ یوم عرفۃ الی عبادہ فباھا بالناس عامۃ وبعمر خاصۃ بیشک اللہ تعالی نے نظر کی عرفہ کے شام کو بندون کی طرف سو معزز کیا سب لوگونکو بطور عام اور عمر رض کو بطور خاص اس روایت سے تفضیل عمر رض کی پیغمبر پر بھی ہوتی ہی کہ اونکو عوام الناس مین داخل کیا اور عمر رض کو خاص ٹھہرایا اس طعن مین بھی جور و جفا اور بغض و تعصب حد سے بڑھا ہوا ہی اور قیاس کلام کا غیر قیاس کے حد کو پونچا ہوا اول تو اس کلام مین دلیل انکی یہ ہی کہ عام لوگون مین پیغمبر بھی ہوے کسواسطے کہ مراد ناس سے حاجی مین جو حاضر تھے اور اصولیہ قاعدہ ہی کہ متکلم اپنے عموم کلام سے خارج ہوتا ہی دوسرے عموم خصوص کا سمجھنا یہ ایک بات مشہور اس ماننے کے لوگونکی ہی جو کہتے ہین فلان عام لوگون مین ہی فلان خاصون مین یہ بات اس لفظ سے ہرگز از روے عربیت کے ٹھیک نہین ہوتی اسبات کو وہ سمجھتا ہی جو مطلق نا آشنا کلام عرب سے ہی

بلکہ معنی اسکے یہ ہین کہ حقتعالی نے اوس روز فضیلت حاجیونکی فرشتون سے ذکر فرمائی علی العموم اور عمر رضہ کی
فضیلت بیان کی علی الخصوص پس اس حدیث مین فضیلت جمیع حجاج حضار حجۃ الوداع کی ہی البتہ عمر رضہ کی
تخصیص مباہات کے ساتھہ فرمائی تا شرف انکا عالم بالا مین ظاہر ہو کہ عالم بالا مین انکی فضیلت کی شہرت تھی
اور انکی بزرگی کے معتقد تھے اسوقت مین انکو عمر رضہ کے حال سے مطلع کیا کہ ایک یاران پیغمبر صلعم سے یہ شخص ہی
جسکا ایسا رتبہ ہی پس درحقیقت یہ مباہات بسبب بزرگی پیغمبر صلعم کے ہی کہ رفیق اور یار اونکے ایسے مرتبے
رکھتے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین **کید صد و دوم** یہ کہ اہل سنت پر طعن کرتے ہین کہ انھون نے نسبت آنحضرت کے
ناچیز اور حقیر باتین روایت کی ہین اور ظلم وستم روا رکھا ہی کہ ایک موقع پر لائے ہین حذیفہ سے اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی سُبَاطَۃَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا روایت ہی حذیفہ سے تحقیق حال یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پونچھے خاک ریز ایک قوم پر پھر پیشاب کیا کھڑے ہوکے جواب اسکا یہ کہ اہل سنت ہی کے کتب مین حضرت
عایشہ رضہ سے مروی ہی مَنْ حَدَّثَکُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْہُ
مَاکَانَ یَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا جو کوئی نقل کرے تمسے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے کھڑے
سو یقین مت کرو اوسکا اسواسطے کہ وہ پیشاب نہین کرتے تھے مگر بیٹھہ کے پس معلوم ہوا کہ عادت شریف
ایسی نتھی ورنہ ازواج مطہرات رضہ اور اہل بیت رضہ البتہ خبردار ہوتے اور جو روایت حذیفہ کی ہی یہ بھی
صحیح ہی اسواسطے ہمنے رجوع کیا طرف روایات دیگر صحابہ کے چنانچہ یہ حدیث ابوہریرہ سے مفسر ملی اور
مشکل مندفع ہوئی اَخْرَجَ الْحَاکِمُ وَالْبَیْہَقِیُّ عَنْ اَبُوْہُرَیْرَۃَ اِنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا بَالَ قَائِمًا لِجُرْحٍ کَانَ فِیْ مَابِضِہٖ
نکالی حاکم اور بیہقی نے ابوہریرہ رضہ سے بیشک حال یہ ہی کہ کہا ابوہریرہ نے نہین پیشاب کیا اونھون نے کھڑے
مگر اس سبب سے کہ اونکے مابض مین زخم تھا مابض ایک رگ ہی زانو کے نیچے بس اس سے وجہ قیام کی معلوم ہوئی
اور ہر عاقل جانتا ہی کہ حالت صحت اور حالت مرض سے فرق زمین اور آسمان کا ہی جس بات کو کہ حالت صحت مین
جرم اور خلاف مروت جانتے ہین حالت بیماری مین اوسکو جائز رکھتے ہین جیسے پائخانہ جوکی اور طشت مین باوجود
قرب مردم کے پھرنا اور پانون پھیلا دینا عین مجلس اکابر مین اسیواسطے نص قرآن مین وارد ہی لَیْسَ عَلَی الْمَرِیْضِ
حَرَجٌ نہین ہی مریض پر کچھہ تنگی پس اس گروہ کے تعصب سے تعجب ہوتا ہی کہ اہل سنت کے روایات پر طعن
کرتے ہین باوجود صحیح ہونے اونکے محلون کے کہ اونکو خود اہل سنت نے تقریر شافی اور بیان واقع کے ساتھہ
لکھا ہی سید مرتضے اور دیگر علماء امامیہ کا اپنے اصول مین یہ قاعدہ ہی اِنَّ الْخَبَرَ مَتٰی وُجِدَ لَہٗ مَحْمَلٌ صَحِیْحٌ فَلَا یُرَدُّ

بیشک روایت جب پایا جاے اوسکا محمل صحیح تو نہین رد کرنا چاہیے قابل مان لینے کے ہی اور خود جعفر صادق سے
روایت کرتے ہین خذ منہ جوابنا لنا وفہ مجھن کلم اسکے معنی اوپر گذرے اور نہین شرم آتی ایسی کوئی بات
منافی غیرت اور خلاف مروت کے نہین ہوتی جو نذکو رہین کرتے اور از روے تقیہ کے کذب اور دروغ انبیا و
اماموں پر نہین لگاتے تا ان بزرگون کے قول وفعل سے اعتماد جاتا رہے **کید صد و سوم** اہل سنت پر طعن ہی
کہ انھون نے پوست سگ پر نماز جائز رکھی ہی جواب اسکا یہ کہ ہان بیشک حنفیہ کے نزدیک پوست سگ پر
جو پکایا ہوا ہو اور رطوبات اوسکی دوا اور مصالحون سے خشک ہوگئی ہو نماز جائز ہی اسواسطے کہ حدیث صحیح
متفق علیہ فریقین کی ہی دباغ الجلد طہورہ پکانا چمڑے کا ہی پاک ہونا اوسکا ہی اور بھی فرمایا ہی ایما اھاب
دبغ فقد طہر یعنی کسی جانور کا چمڑا ہو جب پکایا جاتا ہی پاک ہو جاتا ہی اور عقل بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہی
اسواسطے کہ حرام جانورون پر مثل شیر اور گرگ اور گربہ کے بحالت زندگی کے جسوقت کہ پسینہ یا کوئی اور تری
مثل اسکے اونکے چمڑے پر ہو ہاتھ پھیرنے سے نجس نہین ہوتا بلکہ جناب پیغمبرؐ اور ایمہ اطہار سے اس قسم جانور پر
ہاتھ پھیرنا ثابت ہوا ہی سوا اسکے خر و خچر پر متواتر مروی اور بعد مرنیکے جو ان کے پوست کو نجس ٹھہرایا ہی
اسواسطے کہ رطوبات بدنی اور خون اور چربی اور گوشت سب خلط ملط ہو جاتا ہی اور جب وسکو دوا اور مصالحے سے
صاف کیا گیا اور خشک ہو کے اصلی حالت پر ہو گیا تو ایسا ہو گیا جیسے کسی کپڑے پر کوئی نجاست مثل پیشاب
و غیرہ کے پڑ جاے اور اوسکو دھو کر خشک کر لیا جاے ہان خوک کا چمڑا اس عموم سے خارج ہی اس دلیل سے کہ اوسکو
قرآن مجید مین اوسکے تمامی اجزا سے ناپاک کیا ہی کقولہ تعالی فانہ رجس بیشک وہ پلید ہی لہذا اوسکی ہڈی اور
مغز تک اوسکا نجس ہی پس کتا اور خنزیر برابر سمجھنا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہین ہوا بلکہ قرآن مجید مین شکار
سگ کا حلال کیا ہی شیعہ اور سنی سب کھاتے ہین ظاہر ہی کہ شکار کے وقت اوسکا منہ جو محل لعاب ہی شکار کو لگتا ہی
یعنی پوست اور دیگر اعضا کیا رہے اگر سگ اور خنزیر دونو کا حکم یکسان ہوتا تو شکار کیون حلال سمجھا جاتا اب
معلوم ہوا کہ اس مسئلے مین اہل سنت پر طعن کرنا خلاف قرآن اور حدیث کے ہی البتہ امامیہ کے نزدیک انسان کے
سوکھے گہہ پر کہ بالاجماع نجس عین ہی اور کسی تدبیر سے پاک نہین ہوتا اگر کہین پھیلا ہو تو نماز جائز ہی چنانچہ شیخ حلی نے
ارشاد اور ابو القاسم نے شرایع اور ابو جعفر طوسی نے اسکی تصریح کی ہی اور اجماع انکا ہی کوئی خلاف اس مسئلے مین
نہین اب کتے کے چمڑے اور آدمی کی گہہ دونون مین قیاس کرنا چاہیے **کید صد و چہارم** کہتے ہین
سنت جماعت نے شطرنج کھیلنا جائز کیا ہی حالانکہ لہو و لعب شرع مین منع ہی اور برائی اوسکی

قرآن مجید سے معلوم جواب اس طعن کا یہ کہ حنفیہ اور مالکیہ اور حنابلہ یعنی حنبلی تینون قائل اسکی حرمت کے ہین اور حدیثین جنسے اسکا حرام ہونا پایا جاتا ہی روایت کرتے ہین مگر شافعی کے اسمین دو قول ہین قول اول کی روسے مکروہ بچند شروط اول یہ کہ نماز کا وقت جو اسنے اختیار کیا ہی اوسمین تاخیر نہو اور سنت وغیرہ آداب نماز کے ادا کرنے مین جلدی نکرے اور کوئی ترک نہونے پائے دوسرے بطور رجوے کے نہو تیسرے اور واجبات بھی ترک نہونے پائین مثلاً خدمت ضروری مان باپ اور دریافت حال اہل وعیال اور اقربا سے ملنا اور مریض کی عیادت کو جانا اور جنازہ اونکا ساتھ دینا چوتھے اس شغل مین جھگڑا اور لڑائی اور جھوٹ اور جھوٹی قسم بھی درمیان مین نہ آنے پائے پانچوین مہرے شطرنج کے بصورت حیوانات نہون پس اگر ایک بھی ان پانچون شرطون سے نہوگی حرام ہی اگر اسپر اصرار کریگا کبیرہ ہو جائیگا جیسا کہ احیا مین ہی دوسرا قول موافق جمہور کے یہ ہی وَقَدْ صَحَّ مِنَ الشَّافِعِيِّ اَنَّهٗ رَجَعَ اِلَيْهِ نَصَّ عَلَيْهِ اَبُو الْحَامِدِ الْغَزَالِيُّ اور بر تقدیر تسلیم شطرنج بازی کو جو تیزی ذہن اور قابو جنگ دشمنون اور حفاظت حیلے اونکے مین دخل تام ہی یہ بازی بھی حکم بازی مباح مین مثل گھوڑا پھیرنے کے اور تیر اندازی اور نیزہ بازی ایسی بازیون مین داخل ہوگے بازی مذموم وہ ہی کہ فوائد دینے سے خالی ہو کہ اس قسم کی کسی بازیکو اہل سنت جائز نہین رکھتے بخلاف امامیہ کہ عین حالت نماز مین کہ وقت مناجات خالق ارض وسموات کا ہی اور نماز افضل عبادات اور سردار طاعات ایسے وقت مین ذکر اور خصیتون سے بازی کرنا جائز رکھا ہی چنانچہ ابو جعفر طوسی وغیرہ نے تہذیب اور دیگر کتب مین ذکر کیا ہی کہ وہانسے نقل کیجائیگی انشاء اللہ تعالی **کید صد وپنجم** طعن کرتے ہین کہ اہل سنت نے گانا بجانا جائز کیا ہی حالانکہ اسکی مذمت مین حدیثین بیشمار وارد ہین یہ طعن بھی محض افترا ہی کسواسطے کہ جملہ راگ بمزامیر اور آلات لہو باجماع چارون مذہب حرام ہی اور بڑے بڑے مشائخون اور صوفیون نے بھی راگ حرام نہین سنا ہی نہ اوسکی رغبت کی ہی بلکہ سرگروہ اولیا جنید بغدادی کہتے ہین اِنَّهٗ بَطَّالَةٌ بیشک وہ بڑی بیہودہ چیز ہی اور شیخ بزروق فارسی فرماتے ہین اَلسَّمَاعُ حَرَامٌ كَالْمَيْتَةِ راگ حرام ہی مثل مری ہوئی چیز کے جسکا کھانا ضرورت مین مباح ہی اور اہل سنت کے بزرگون نے جو سنا ہی وہ یہ ہی کہ آواز خوب موافق مضمون حال اور وہ بھی ایسے شخص سے جسمین خوف فتنے کا نہو نہ لڑکے خوبصورت اور عورت اجنبی کہ باعث شہوت ہون اور اکثر راگ ان لوگونکا اس قسم سے ہوتا تھا جسمین ذکر جنت اور دوزخ اور شوق دلانا طاعات یا ذکر ہجر ووصل کہ عاشقون کی حالت سے چسپان ہو بابت غلو محبت کے ہوتا تھا

ایسے راگ کو حرام کہنا مخالف شرع بلکہ مخالف خود انکے اپنے مذہب کے بھی ہی شیخ مقتول نے انکے کتاب للدروس مین ذکر کیا ہی یجوز الغناء بشروطہ فی العرس یعنی جائز ہی راگ مع شروط اپنے کے عرس مین اور عجب یہ کہ شروط راگ کے امامیہ کے نزدیک ایسی چیزین ہین کہ بالکل مایۂ فساد اور خمیر فسق ہین وھو ان المسمع امرأۃ ولا یکون رجلا ولا یکون الشعر فی الھجاء اور وہ شرطین یہ ہین کہ گانیوالی عورت ہو نہ مرد نہ شعر کسیکی ہجو مین ایسا ہی شرح القواعد مین ہی اب یہان ذرا سوچنا چاہیے کہ راگ عورت کا برائی مین کیسا بڑھکے مرد کے راگ سے ہی **کید صدو ششم** ایک گروہ انکے بزرگون سے احمقون اور بیوقوفون کو یون فریب دیتے تھے کہ ایمۂ اطہار اور دیگر بزرگان دین کے پاس بڑی آمد و رفت رکھتے تھے بار بار انکے مکانون مین گھسنا اور بار بار نکلنا تو عام لوگ گمان کرین کہ یہ انکے شاگرد خاص اور بار با اختصاص ہین مقدمات اپنے دین کے خوب تحقیق کرتے ہین اس سبب سے انکی روایتون کو حضرات معتبر سے سمجھتے ہین بس ان لوگون نے اپنے جھوٹ اور باطل باتین مندرج اور منتشر کر کے دین و ایمان اکثر عوام کا اس حیلے سے برباد و فنا کیا ہی سرگروہ ان مکارون اور دغابازون کے زمانہ حضرت سجاد رضہ اور حضرت باقر رضہ اور جعفر علیہم السلام مین ہشام بن سالم اور ہشام بن حکم اور احول طاق اور میثمی اور زید بن جہم ہلالی اور زرارہ بن اعین اور حکم بن عتیبہ اور عروہ جھی ہین کہ دعوی روایت کا ان تینون امام عالیمقام سے رکھتے ہین اور ایسی ہی سالہا سال اس گروہ سے جماعات کثیرہ اس حیلے کی راہ چلتے اور دین و ایمان خلائق کا غارت کرتے رہے ہین یہانتک کہ نوبت امام محمد بن حسن مہدی رضہ کی پونہچی کہ یہ متولد ہوے اور بچپن ہی مین وفات پا گئے پہلے سے ہی دروازہ انکے فن فریب کا کھلا ہوا تھا انکے مرنے کے بعد خوب کھل کھیلے جھوٹی جھوٹی باتین اصول و فروع اور اخبار اور مطاعن صحابہ اور خلفا اور امہات المومنین ازواج مطہرات اور مدح شیعہ اور ذم اہل سنت مین دفتر کے دفتر روایت کین حضرات ایمہ ہر وقت اس گروہ سے اپنی برائت اور بیزاری ظاہر فرماتے تھے اور انکے عقائد رد کرتے تھے اور انکی روایتون سے انکار کرتے تھے اور انکو جھوٹا بتلاتے تھے یہ لوگ اورون سے کہتے تھے کہ یہ سب تقیہ ہی انکو چھپاتے ہین جیسے ہم انکے حال سے واقف ہین ایسا کوئی نہین ہی اور اس وسیلے سے عام لوگون اور مدینہ منورہ نے جو شہر دور دور رہتے مثل اہل عراق اور فارس اور قم اور کاشان اور مانند انکے خمس اور اور طرح کی نذر و نیازین حضرات ایمہ کے نام سے لیتے تھے اور رقعے جعلی اور مہری آنحضرت کیطرف سے لوگونکو دکھاتے تھے اور دین کو قلیل قیمت دنیا کے عوض بیچتے تھے یہانتک کہ ایک مذہب ہوکے صورت بگڑ گیا عجب یہ کہ کلینی اور دیگر امامیہ کی

کتب صحیحہ مین ایمہ اطہار سے مذمت اس گروہ کی نقل بھی کرتے ہین اور پھر روایات کو انکے قبلہ اور کعبہ بھی
بتلاتے ہین حضرت زید شہید ظاہر انکے عقائد سے انکار کرکے بہت گہر کتے جھڑکتے رہے حتے کہ ایکدن
ہشام احول سے کہا الا یستحیے فیما تقول عن ابی وھو برئ عنہ حتے قال الاحول لہ یوما انک لست بامام
وانما الامام بعد ابیک اخوک محمد فقال یا احول لا یستحیے فیما تقول ان ابی یعلمک مسائل الدین
ولا یعلمنی وانہ کان یحبنی حبا شدیدا کان یبرد اللقم فیجعلھا فی فی فکیف لا یلقفنی عما یدخلنی
النار ھذا لا یکون ابدا رواہ الکلینی وغیرہ من الامامیۃ نہین شرماتا ہی تو اس بات مین کہ نقل
کرتا ہی ہمارے باپ سے اور حال آنکہ وہ بیزار ہین اوس سے یہانتک کہ کہا احول نے اونسے ایکدن کہ تم امام نہین ہو امام
تمہارے باپ کے بعد تمہارے بھائی محمد ہین پھر کہا ای احول نہین شرماتا ہی تو اس بات سے کہ کہتا ہی تمہارے باپ مجھے
مسائل دین کے مجھکو سکھاتے تھے ایسے تمکو نہین سکھاتے تھے اور مجھکو نہایت دوست رکھتے تھے لقمے ٹھنڈے کرکرکے میرے
منہ مین رکھتے تھے پھر کیون نہین باز رکھتا مجھکو ایسی چیز سے جو ڈالے مجھکو دوزخ مین بس یہ امر ہرگز شدنی نہین ہی اور
دعاۃ مذہب امامیہ سے کہ آپکو موسی کاظم سے منسوب کرتا تھا اور درحقیقت اخبث زندیقون سے تھا اور زمانہ
ہارون رشید مین اسحاق بن ابراہیم شاعر ہوا ہی کہ ملقب تھا بدیک الجن یعنی شیطان کا مرغا منکر صانع اور نبوات
اور بعثت کا کہ یہ ہرزائیان اوسکی سب تاریخون مین مشہور و معروف ہین اور معتمد شیخ الطائفہ محمد بن محمد بن
نعمان نے کہ انکے نزدیک شیخ مفید کرکے مشہور رہی اور اُستاد سید مرتضی اور ابو جعفر طوسی اور شاگرد محمد بن
بابویہ قمی کا ہی اسنے کتاب المثالب والمناقب مین اسکو فقہا اور اپنے پیشوایون سے گنا ہی اور بعض نے انسے نسخے
جعلی اور کتابین مزور درست کرکے حضرت باقر و صادق اور دیگر امامون سے نسبت کی ہین اور نقل کی کہ
انھون نے یہ کتابین لکھ کے چھپائی تھین اور سکو وصیت اونکی حفاظت اور اپنے وقت پر مشہور کرنیکی کی تھی
اون کتابونکو سب شیعون نے سر اور آنکھون پر رکھ لیا اور روایتین جعلی اونکی بیدھڑک شروع کردین کما رواہ
الکلینی عن ابی خالد اور ایک گروہ نے انسے ایک کتاب کو اقارب قریبہ ایمہ سے نسبت دی ہی جیسے کتاب قرب الاسناد
امامیہ بعض انسے نصرانی ہوئے ہین کہ دعوی محبت اہل بیت کا کرکے شیعون مین داخل ہوئے ہین اور کہتے ہین
کہ ہم فلان امام کے اصحاب سے ہین حال آنکہ اپنی قوم وقبیلے مین بدستور نصرانی رہے کبھی اسلام ظاہر کیا اور نماز
روزہ اور عبادت اور اوضاع و رسوم مین شریک اونکے رہے ممتاز و جدا نہوئے اور عمر بھر کھانا پینا اور دیگر معاملات
بطور نصرانیون کے عمل مین لاتے رہے خود شیعون پر بھی یہ بات چھپی نتھی ان سبکو بالیقین جانتے تھے باوصف

یقین کے روایتین اپنے دین وایمان کی اوس جماعت سے بیدھڑک لیتے ہین مثل زکریا بن ابراہیم نصرانی کے کہ
ابوجعفر طوسی تہذیب مین اوس سے روایت کرتا ہی اور علی ہذا القیاس کید صد و ہفتم انکے بڑی کید ون سے
تقیہ ہی جسپر انکے دانشورونکا خاتمہ ہی یعنی چھپانا اپنے مذہب باطل کا عاقلون اور دانشمندون سے اور پیش کرنا او
احمقون اور لڑکون اور عورتون پر تاعقل والے انکے گمراہی اور جھوٹی باتون پر مطلع نہون اور لوٹ پوٹ
نکردین اور جب انکو کوئی پکڑتا ہی کہ ایمہ کے فلان کتاب مین اسطور پر وارد ہی مخالف تمھارے کی ہوئی روایت کے
جس سے تکذیب تمھارے عقیدے کی ہوتی ہی تو سب سے بہتر جواب انکا تقیہ ہی کہ یہ ایک بڑی اصل ہی انکے اصول سے
اگر یہ اصل نہوتی ہرگز مذہب انکا سفہا اور حمقا مین بھی صورت رواج کی نپاتا اور جو انکو بڑا زعم اور گھمنڈ ہی
اسبات کا کہ ہمنے اپنا مذہب ایمۂ اطہار سے حاصل کیا ہی ہم شاگرد خاص خاندان رسول کے ہین اور یہ بھی سب لوگ
بیقین جانتے ہین کہ انکے مصنفون کو خود تو ملاقات ایمہ کی حاصل نہین ہوئی مگر بواسطہ پس ضرور انکے او
حضرات ایمہ کے درمیان مین واسطے اور راوی اور پیشوا واقع ہوے ہین کہ اپنی نسبت ایمہ سے کرتے تھے
کہ ہمنے امامون سے مذہب نقل کیا ہی لہذا اب ایسا مناسب معلوم ہوا کہ کچھہ انکے اگلے لوگون کے احوال سے اس
رسالے مین لکھا جاے تو انکے مذہب کی مضبوطی اور قوت کا حال جو کہتے ہین کہ ہمنے ایسے بزرگون سے
اخبار کیا کھلجاے اسیواسطے اس مطلب مہم کے بیان مین ایک باب علیحدہ نقل کیا گیا

باب سوم در ذکر احوال اسلاف شیعہ

اگرچہ یہ بحث باب اول جسمین ابتدا پیدا ہونے مذہب شیعہ اور شاخ درشاخ ہونے انکے فرقونکا بیان کیا گیا ہی مجملاً گذ
گذری لیکن اس باب مین بہ تفصیل انکے احوال اور خوبیون اور بزرگیون کا ذکر کیا جاتا ہی اور بالقصد نظر متوجہ
اس مطلب کی طرف کیجاتی ہی اسواسطے کہ نظر قصدی کو نظر ضمنی پر بہت فوقیت ہی اور بحث تفصیلی مین بحث
اجمالی سے بڑا تفاوت آپ جاننا چاہیے کہ اگلے لوگ اور پیشوا ان شیعون کے چند طبقہ ہوے ہین **طبقۂ اولی**
وہ لوگ ہین جنھون نے اس مذہب کو بلا واسطہ رئیس المضلین ابلیس لعین سے استفادہ کیا ہی کہ یہ طبقہ منافقین کا ہی
جنکے باطن مین تو عداوت اسلام کی تھی اور ظاہر کلمہ اسلام کا پڑھتے تھے تا زمرۂ اہل اسلام مین بہکانے اور باہم
بغض اور مخالفت ڈالدینے کیواسطے راہ درآمد کی کھلجاے پیشوا ان سبکا عبداللہ بن سبا یہودی صنعانی ہی
کہ اوسکی ابتدا احال کی تاریخ طبری سے باب اول مین نقل کی گئی اس عبداللہ نے اول تو تفضیل حضرت امیرؓ
پھر تکفیر صحابہؓ اور خلفاؓ اور انکے مرتد ہونے کی من بعد الوہیت حضرت امیرؓ کی لوگون کو دعوت کی اور جیسی

جسکی استعداد دیکھی ویسی ہی اپنے توابع کو بہکایا بھٹکایا بعد اسکے پیشوا ہر فرقے کا مطلقاً فرقۂ رافضیو نکا ہی کہ یہ طریق پلید سینۂ ابلیس مرید سے لوگون کے دلون مین انکا دم الا ہوا ہی اگرچہ اکثر اس فرقے کے کفران نعمت عبد اللہ بن سبا کا کرکے اوسکو برائی سے یاد کرتے ہین اسلیے کہ وہ الوہیت حضرت امیر رضہ کا قائل ہوا تھا اور اسی سبب سے اوسکو پیشوا غلاۃ کا جانتے ہین لیکن درحقیقت ہین سب اوسیکے شاگرد اور اوسیکے ثمرۂ فیض سے مستفیض کسواسطے کہ انکے جملہ فروعین یہودیت ظاہر اور محسوس ہی اور اخلاق یہودی مخفی وملبوس مثلاً کذب اور فریب اور بہتان بزرگون پر لگانا اور یاران رسول صلعم پر لعن کرنا اور کلام اللہ اور کلام رسول کو غیر محل پر حمل کرنا اور اہل حق سے دل مین عداوت رکھنا اور بسبب خوف وطمع کے ظاہر اظہار تملق وچاپلوسی کا کرنا نفاق کو اپنا پیشہ کرلینا تقیے کو ارکان دین سے گننا قسمے فریب اور خط جعل کے بناکر اونکو پیغمبر صلعم اور اماموں سے نسبت دینا اپنی غرضون اور فائدون کے خاطر حق کو باطل اور باطل کو حق کرنا الغرض اسقدر جو ہمنے بیان کیا اندک از بسیار اور نمونہ از خروار ہی اگر کوئی چاہی کہ مفصل انکے حال سے مطلع ہون سورۂ بقر سے لیکر سورۂ انفال تک بغور فکر دیکھے جو کچھ یہودیون کے ذکر مین انکے صفات اور اعمال اور اخلاق سے موجود ہی سب کو اپنے ذہن مین محفوظ رکھے پھر صفات اور اخلاق اور اعمال اس فرقۂ رفضہ کو اوس اپنے محفوظ داشتہ سے مطابق کرے یقین ہی کہ ہمارا کہنا اوسکو راست درست معلوم ہو اور طَابَقَ النَّعْلُ بِالنَّعْلِ اوسکی زبان سے نکلے یعنی مطابق ہوئے جوتی جوتی سے یہ قول کفش دوزون کا ہی جب دونو جوتیان یکسان ہوتی ہین **طبقۂ دوم** یہ ایکجماعت ضعیف الایمان منافق قائل حضرت عثمان رضہ تابع عبد اللہ ابن سبا بدگو صحابۂ کبار کے تھے اور جو خبث اور برائیان انسے اسلام مین صادر ہوئی تھین اور خود ایسے رودار نہین تھے کہ بلاد اسلام مین بدون وسیلہ کسی رتبے والیکے بسر کرسکین چار وناچار جناب امیر رضہ کے لشکر مین گھستے تھے اور اپکو شیعہ آنحضرت کا گنتے تھے اور مخلصین اور صادقین کہلاتے تھے بعض انسے اس لالچ مین کہ ہمکو خدمت اور منصب صوبہ داریون اور فوجداریون اور اور کام وشغل بیت المال کے ملجائین دامن حضرت امیر رضہ کا نہین چھوڑتے تھے اور باوجود اسکے خباثت باطنی انکی وقت بوقت ظاہر ہوتی رہتی تھی اور نافرمانی جناب امیر رضہ کی کرتے تھے ہرگز اونکی بات نہین سنتے تھے اور نہ دعوت قبول کرتے تھے خلاف امر ونہی اون امام برحق کے عمل مین لاتے تھے جب کسی خدمت مقررہ پر مقرر ہوتے ظلم اور خیانت مال بندگان خدا مین دست دراز یان کرتے صحابہ رضہ کے حق مین اپنی دھوم دھام کے لیے زبان طعن اور تشنیع کی کھولتے اور یہ جماعت پیشوا رافضیونکی ہین اور اسلاف اور مسلم الثبوت انکے نزدیک کہ بنیاد اپنے دین وایمان کی اس طبقے نے انھین کی روایات اور منقولات پر رکھی ہی بانی انکے مذہب کے

یہی فاسق منافق ہین اکثر روایتین اس فرقے کی جناب امیر رضہ سے بوسیلہ انھین لوگون کے ہین اور سبب در آمدن
فاسقون منافقون کا تواریخ سے اسطرح ظاہر ہی کہ قبل واقعہ تحکیم کے بسبب غلبہ اور کثرت شیعۂ اولی یعنی مہاجرین
اور انصار کے یہ لوگ لشکر حضرت امیر رض مین مغلوب و بیکار رہتے تھے جب واقعہ تحکیم کا ظاہر ہوا انکو بھی انتظام خلافت
جناب امیر رض سے یاس حاصل ہوی اور مدت موعودہ خلافت کی بھی جو تیس برس تھی قریب الانقضا ہوکے
نوبت دو ملک عضوض کی نزدیک آئی شیعۂ اولی دومۃ الجندل سے کہ موقع تحکیم کا تھا اس قسم نصرت دین
یعنی جدال و قتال سے مایوس ہوکے اپنے اپنے وطنون کو کہ مکۂ معظمہ اور مدینۂ منورہ اور اور قصبات و دیہات
حجاز شریف کے تھے لوٹ گئے اور دوسرے رنگ پر نصرت دین کی شروع کی یعنی رواج دینا احکام شریعت اور
آداب طریقت اور روایت اور احادیث اور بیان تفسیر قرآن مجید چنانچہ حضرت امیر رض بھی کوفے مین داخل ہوکے
اور انھین اشغال مین توجہ فرمائی جہاد اصغر سے جہاد اکبر کیطرف رجوع کی اسوقت مین ہمراہ جناب امیر رض کے
شیعۂ اولی سے صرف ایکجماعت قلیل کہ اکثر اونکے گھر کوفے مین تھے اور کوئی نرہا اس گروہ نے میدان خالی دیکھکر
داد نافرمانیون کی دی اور حکومت کی باتین اور بے ادبیان اور طعن و تشنیع اونکے یارون کے حق مین خواہ
زندہ خواہ مردہ شروع کین اور وہ مفسدے جو انسے صادر ہوے تھے بسبب اونکے حضرت امیر رض سے
الگ بھی نہین ہوسکتے تھے اور ابھی طمع مناصب اور خدمات کے بھی فی الجملہ باقی تھے کہ عراق اور خراسان اور فارس
اور اور شہر ادھر کے حضرت امیر کے تصرف مین تھے اور جانتے تھے کہ حضرت امیر رض پر غلبہ دشمنون کا ہی انصار و مددگار
بہت کم ہین لہذا ہمسے بھی دست بردار ہونگے حکومتین ہماری اوٹھاینگے الحاصل اوسوقت مین ان ناجنسونکی
صحبت اور جدائی یاران وفادار اور دشمن جو شام و مصر اور عرب کے شہرون پر تسلط کررہے تھے جو حالت
امیر رض کی تھی کوئی کتب تواریخ مین دیکھے یقیناً مضمون اس حدیث خاتم النبیین کی تصدیق کرے اَشَدُّ الْبَلَاءِ
عَلَى الْاَنْبِيَاءِ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ حضرت امیر رض کے معاملے اس گروہ سے اور اس گروہ کے حضرت امیر رض کے
ساتھ ایسے تھے جیسے یہودیون کے حضرت موسی عم کے اور منافقون کے آنحضرت صلعم کے ساتھ کہ نہ لشکر سے
نکلجاتے تھے نہ تابعداری اور اطاعت کرتے تھے بلکہ ہمیشہ باعث و سبب کدورت خاطر اور ملال دل کہ سوھان
روح کا ہی رہتے تھے جو روایتین اہل سنت کی اسمقدمے مین کہ تہمت عداوت شیعون کی اونپر ہی معتبر نہین ہین
ناچار ہم کلمات حضرت امیر رض کے معتبر کتابون شیعہ سے نقل کرتے ہین بیشتر مصنف اور مؤلف اون کتب کے
زیدیہ اور امامیہ مین گذرے ہین دونون سے مذکور ہوتے ہین گوش تامل اور انصاف سے سننا چاہیے امام مؤید باللہ

یحییٰ بن حمزہ زیدی نے اپنی کتاب کے آخر میں کہ اطواق الحمامہ فی مباحث الامامہ ہے روایت کی سوید بن غفلہ
انّہ قال مررت بقوم ینتقصون ابا بکر و عمر فاخبرت علیّا و قلت لولا انّھم یرون انّک تضمر مثل ما
اعلنوا ما اجترؤا علیٰ ذلک منھم عبد اللّٰہ بن سبا و کان اوّل ما اظھر ذلک فقال علیّ اعوذ باللّٰہ ترحمھما
ثمّ نھض اخذ بیدی و ادخلنی المسجد فصعد المنبر ثمّ قبض علیٰ لحیتہ وھی بیضاء فجعلت دموعہ
تتحادر علیٰ لحیتہ وجعل النظر للبقاع حتّیٰ اجتمع الناس ثمّ خطب فقال ما بال اقوام یذکرون اخوی
رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم و وزیریہ و صاحبیہ و سیّدی قریش و ابوی المسلمین وانا بریء
ممّا یذکرون و علیہ معاقب صحبا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم بالجدّ والوفاء والجدّ فی امر اللّٰہ یامران وینھیان
و یغضبان و یعاقبان لا یریٰ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کرأیھما رأیا ولا یحبّ کحبّھما حبّا لما یریٰ من
عزمھما فی امر اللّٰہ فقبض وھو عنھما راض و المسلمون راضون فما تجاوزا فی امرھما و سیرتھما رأی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ
علیہ وسلّم و امرہ فی حیاتہ و بعد موتہ فقبضا علیٰ ذلک رحمھما اللّٰہ ھو الّذی فلق الحبّۃ و برأ النسمۃ لا
یحبّھما الّا مؤمن فاضل ولا یبغضھما الّا شقی مارق و حبّھما قربۃ و بغضھما مروق الیٰ اٰخر الحدیث

ترجمہ

کہا ایک قوم پر میرا گذر ہوا کہ حقارت کرتے تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی سو خبر دی مین نے علی کو اور کہا کہ ضرور یہ بات ہے کہ
یہ جو حقارت اونکی ظاہر کرتے ہین جانتے ہین کہ تم اس بات کو پوشیدہ کرتے ہو اگر یہ نہین ہے تو ان لوگون نے ایسی
جرأت کہان سے پائی انہین سے ایک عبد اللہ بن سبا ہے کہ سب سے پہلے اسی نے اس امر کو ظاہر کیا ہے بس کہا
علی نے مجھکو تو خدا اس سے پناہ دے اور اون دونو پر رحم کرے پھر اوٹھکھڑے ہوے اور میرا ہاتھ پکڑ کے
مسجد مین لائے اور منبر پر چڑھگئے اور ریش مبارک اپنے ہاتھ مین پکڑی کہ وہ سفید تھی پھر آنسو ڈاڑھی پر
بہانے لگے اور نگاہ کرنے لگے مکانات مسجد پر یہانتک کہ جمع ہوے لوگ پھر خطبہ پڑھا پھر کہا کیا حال ہے اوس
قوم کا جو ذکر کرتے ہین دو بھائی اور دو وزیر اور دو رفیق رسول خدا اور دو سردار قریش اور دو پدر مسلمانونکا
اور مین اسبات سے بیزار ہون جو کچھ وہ ذکر کرتے ہین اور اسبات کی اونکو سزا دونگا دو نو ساتھی سے تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بکوشش اور وفا وسعی در حکم خدا حکم کرتے تھے اور باز رکھتے اور جھگڑے نہ بتاتے
تھے اور سزا دیتے تھے کہ آنحضرت انکیسی راے کسیکی نہین سمجھتے تھے نہ کسی کو انکی طرح دوست رکھتے تھے بسواسطے
کہ انکی عادتون کو حکم الٰہی مین خوب خیال کرتے تھے پس وفات پائی درانحالیکہ اون دونون سے راضی تھے
اور سب مسلمان بھی راضی اسواسطے کہ اپنے کام اور دستور مین انھون نے مسلمانون سے کچھ فرق نکیا حسب مصلحت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا اونکی حیات مین بھی اور بعد وفات بھی اوسی حال پر اور اسی حال پر دونون نے
وفات پائی اللہ اون دونون پر رحمت کرے جو انکو پیار کرے دوست رکھتا ہی اور جانکو پیدا کیا جو مومن بلند رتبہ والا ہے
نہی انکا دوست ہی اور دشمن انکا بی نصیب خارج از دین محبت اون دونون کے قربت ہی اور بغض اون
دونون کا بیدینی آخر حدیث تک وفی روایۃ لعن اللّٰہ من اضمر لھما الا الحسن الجمیل وسترى ذالک
انشاء اللّٰہ تعالیٰ ثم ارسل الی ابن سبا فسیرہ الی المدائن وقال لا تساکنی فی بلدۃ ابدا ترجمہ
ایک روایت مین ہی لعنت کرے اللہ اوس شخص پر جو دلمین رکھے ان دونون کی طرف سے سوا نیکی اور خوبی کے اور تو
دیکھے گا اسکو انشاء اللہ تعالی بہت جلدی پھر آدمی بھیجا ابن سبا کے پاس اور نکالدیا اوسکو جانب مدائن
اور کہلا بھیجا کہ تو میرے ساتھ ایک شہر مین ہرگز نرہ سکیگا اور جب خبر قتل محمد بن ابوبکر رضہ کی جو مصر مین
واقع ہوا حضرت امیر رضہ کو پونہچی عبد اللہ بن عباس کو کہ صوبہ دار بصرہ کے تھے نامہ لکھا اوسمین ذکر کے فقر
شکایت اس گروہ بدشعار کے درج کیے آب ہم اوس نامہ کرامت شمامہ کو بعینہا کتاب نہج البلاغت سے
جو بعد کتاب اللہ شیعون کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کتاب نہین ہی جو ایسی صحیح اور متواتر ہو نقل کرین تو خوبی اور
بزرگی انکے بزرگون کی بگواہی امام معصوم اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہو جاے عبارت نامے کی
یہ ہی اما بعد فان مصر قد فتحت ومحمد بن ابی بکر قد استشھد فعند اللہ نحتسبہ ولدا ناصحا وعملا کادحا
وسیفا قاطعا ورکنا دافعا وکنت قد حثثت الناس علی لحاقہ وامرتھم بغیاثہ قبل الوقعۃ ودعوتھم سرا
وجھرا وعودا وبدءا فمنھم الآتی کارھا ومنھم المعتل کاذبا ومنھم القاعد خاذلا اسأل اللہ تعالی ان یجعل
لی منھم فرجا عاجلا فواللہ لولا طمعی عند لقاء العدو فی الشھادۃ وتوطینی نفسی علی المنیۃ لاحببت
ان لا ابقی مع ھؤلاء یوما واحدا ولا التقی بھم ابدا ترجمہ پس تحقیق مصر فتح ہوا اور محمد بن
ابی بکر شہید ہوے بس خدا سے اوسکے واسطے ہم ثواب کی دعا کرتے ہین لڑکا خیرخواہ کارکن محنتی شمشیر بران
دستون بلند کرنیوالا تھا مین نے لوگون کو اوسکی رفاقت مین آمادہ کیا تھا اور حکم کیا انکو اوسکی فریادرسی کا قبل اس قصے
اور اس کام کے لیے انکو ظاہر اور پوشیدہ بلایا تھا ابتدا مین مگر بعض انسے انکار کرنے والے تھے بکراہت اور بعض
جھوٹے حیلے کرنیوالے بعض انسے ترک نصرت اور بیٹھ رہنے والے سوال کرتا ہون مین خدا سے کہ جلدی مجکو
انکے ہاتھ سے رہائی دے پس بخدا اگر نہوتی مجکو رغبت شہادت کی وقت ملاقات دشمن کے اور طیار رکھتا اپنی
جان کو مرنے پر میری تو یہ آرزو ہی کہ ایک دن بھی اس گروہ کے ساتھ نرہون نہ کبھی انسے ملون اور نیز جسوقت

یہ خبر پونہچی تھی کہ سفیان بن عوف کہ قبیلۂ بنی غامد اور امراے معاویہ سے تھا سوار اسکے شہر انبار مین پونہچے ہین اور وہانکی رعیت کو قتل کرتے ہین حضرت امیر رضنے خطبہ فرمایا اوس خطبے کی عبارت ارشاد ہدایت مین یہ مندرج ہی واللہ یمیت القلب ویجلب الھم ما تری من اجتماع ھؤلاء علی باطلھم وتفرقکم عن حقکم فقبحا لکم وترحا حین صرتم غرضا یرمی یغار علیکم ولا تغیرون وتغزون ولا تغزون ویعصی اللہ وترضون فاذا امرتکم بالسیر الیھم فی ایام الحر قلتم ھذہ حمارة القیظ امھلنا ینسلخ عنا الحر واذا امرتکم بالسیر الیھم شتاء قلتم ھذہ صبارة القر امھلنا ینسلخ عنا البرد فکل ھذا فرارا من الحر والقر فاذا کنتم من الحر والقر تفرون فانتم واللہ من السیف افر یا اشباہ الرجال ولا رجال حلوم الاطفال وعقول ربات الحجال لوددت انی لم ارکم ولم اعرفکم معرفة یعنی قسم ہی اوس خدا کی جو مردہ کردیتا ہی دلکو اور کھینچ لاتا ہی فکر کو جو کچھ مین دیکھتا ہون اجتماع اوس گروہ سے اپنی غلطی اور تمھاری پراگندگی پر اپنے حق سے پس خدا تمھارا برا کرے اور خواری ہو تمکو جبکہ ہوگئے تم نشانہ تیرون کے لوگ تمکو غارت کرتے ہین اور تم غارت نہین کرتے اور جہاد تمپر کرتے ہین مگر تم نہین کرتے اور جو نافرمانی کرتا ہی خدا کی تم راضی ہوتے ہوین جب تمسے انکی طرف چلنے کو گرمی مین کہتا ہون تو کہتے ہو کہ یہ وقت شدت گرمی کا ہی اسوقت مین ہمکو مہلت دو کہ گرمی ہمسے نکلجاے اور جب جاڑے مین چلنے کو کہتا ہون تو کہتے ہو کہ اسوقت مین جاڑا سخت ہی جاڑا ہمسے نکلجانے دو پس بھاگنا ہی تمھارا گرمی سردی سے اور ہرگاہ کہ تم گرمی اور سردی سے بھاگتے ہو قسم ہی خدا کی تلوار سے تو حد بھر بھاگوگے اے مردونکی سی صورت والو نہ مرداو بچون کیسی عقل والو اے عورتون زیور پہننے والو ضرور رمین چاہتا ہون کہ تمکو نہ دیکھون اور نہ زنہار تمکو پہچانون اور نیز اسی خطبے مین فرماتے ہین قاتلکم اللہ لقد ملأتم قلبی قیحا وشحنتم صدری غیظا وجرعتمونی نغب التھمام انفاسا وافسدتم علی رأیی بالخذلان والعصیان حتی قالت قریش ان ابن ابی طالب رجل شجاع ولکن لا علم له بالحرب للہ ابوھم وھل احد اشد لھا مراسا واقدم فیھا مقاما منی لقد خضت فیھا وما بلغت العشرین وھا انا ذا قد ذرفت علی الستین ولکن لا رأی لمن لا یطاع ترجمہ مارے جاؤ تم خدا کرے بیشک تمنے میرے دل کو پیپ سے بھردیا اور سینے کو غصے سے اور پلائے مجکو گھونٹ رنج اور فکر کے دمبدم سو خراب کردین تمنے میرے لیے میری تدبیرین بسبب ترک رفاقت اور بیحکمی کے یہانتک کہ قریش نے کہا بیشک بیٹا ابی طالب کا مرد شجاع ہی لیکن قواعد جہاد کے نہین جانتا کہ انکو تباہ کرے مین پوچھتا ہون بتاؤ اوسکو کہ مجھسے زیادہ تر جنگ آزمودہ کوئی ہی کہ مقامات

جنگ مین مجھسے بڑھکیا ہو مین تو اوسوقت سے لڑائی مین گھسا ہون کہ بیس برس کا بھی نتھا اور اب میری عمر ساٹھ سے زیادہ ہی لیکن اوسکی کیا تدبیر جسکا حکم نہ چلے دوسرے خطبے مین فرماتے ہین اَیُّهَا النَّاسُ الْمُجْتَمِعَةُ اَبْدَانُهُمْ الْمُخْتَلِفَةُ اَهْوَاءُهُمْ کَلَامُکُمْ یُوْهِی الصُّمَّ الصِّلَابَ وَ فِعْلُکُمْ یُطْمِعُ فِیْکُمُ الْاَعْدَاءَ تَقُوْلُوْنَ فِی الْمَجَالِسِ کَیْتَ وَکَیْتَ فَاِذَا جَاءَ الْقِتَالُ قُلْتُمْ حِیْدِیْ حَیَادِ مَا عَزَّتْ دَعْوَةُ مَنْ دَعَاکُمْ وَلَا اسْتَرَاحَ قَلْبُ مَنْ قَاسَاکُمْ اَعَالِیْلُ بِاَضَالِیْلَ دِفَاعَ ذِی الدَّیْنِ الْمَطُوْلِ یعنی ای لوگو تم وہ ہو کہ اپنے بدنون مین جمع ہو اور مختلف ہو اپنی خواہشون مین باتین تمھاری پتھر سخت کو سست کرتی ہین اور فعل تمھارے لالچ دلاتے ہین دشمنون کو کہ تمکو کہتے ہین تم مجلسون مین کیسی کیسی باتین کرتے ہو اور جب لڑائی سامنے آتی ہی بس تم کج راہ اور حیران رہجانے ہو کچھ قوت نپائی کسیکی ریاست نے جسنے تمکو جمع کیا اور کچھ آرام نپایا اوس دل نے کہ رنج کھینچا ہے درپے تمھارے تمکو بہانے ہین ساتھ فریب کے مثل رخصت کرنے قرضدار کے دوسرے خطبے مین فرمایا اَلْمَغْرُوْرُ وَاللّٰهِ مَنْ غَرَّرْتُمُوْهُ وَمَنْ فَازَ بِکُمْ فَازَ بِالسَّهْمِ الْاَخْیَبِ وَمَنْ رَمٰی بِکُمْ رَمٰی بِاَفْوَقَ نَاصِلٍ اَصْبَحْتُ وَاللّٰهِ لَا اُصَدِّقُ قَوْلَکُمْ وَلَا اَطْمَعُ فِی نَصْرِکُمْ وَلَا اُوْعِدُ الْعَدُوَّ بِکُمْ دھوکا کھائیگا قسم خدا کی وہ شخص جسکو دھوکا دیا تمنے جسنے تمکو جمع کیا جمع کیا حصہ ناقص اور جسکے پالے تم پڑے بالا پڑا اوسکو لنبے تیرون سے صبح کی مین نے قسم ہی خدا کی نہ تمھاری بات سچ جانتا ہون نہ تمھاری مدد مین مجکو کچھ امید ہی نہ دشمن کو تمسے ڈراسکتا ہون اور دوسرے خطبے مین فرمایا بمعاملہ مردم شام اُفٍّ لَکُمْ لَقَدْ سَئِمْتُ عِتَابَکُمْ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ عِوَضًا وَبِالذُّلِّ مِنَ الْعِزِّ خَلَفًا اِذَا دَعَوْتُکُمْ اِلٰی جِهَادِ عَدُوِّکُمْ دَارَتْ اَعْیُنُکُمْ کَاَنَّکُمْ مِنَ الْمَوْتِ فِیْ غَمْرَةٍ وَمِنَ الذُّهُوْلِ فِیْ سَکْرَةٍ یُرْتَجُ عَلَیْکُمْ حِوَارِیْ فَتَعْمَهُوْنَ وَکَاَنَّ قُلُوْبَکُمْ مَاْلُوْسَةٌ فَاَنْتُمْ لَا تَعْقِلُوْنَ مَا اَنْتُمْ لِیْ بِثِقَةٍ سَجِیْسَ اللَّیَالِیْ مَا اَنْتُمْ بِرُکْنٍ یُمَالُ بِکُمْ وَلَا ذَوَافِرُ عِزٍّ یُفْتَقَرُ اِلَیْکُمْ مَا اَنْتُمْ اِلَّا کَاِبِلٍ ضَلَّ رُعَاتُهَا فَکُلَّمَا جُمِعَتْ مِنْ جَانِبٍ انْتَشَرَتْ مِنْ جَانِبٍ اٰخَرَ وَبِئْسَ لَعَمْرُ اللّٰهِ سُعْرُ نَارِ الْحَرْبِ اَنْتُمْ تُکَادُوْنَ وَلَا تَکِیْدُوْنَ وَتُنْتَقَصُ اَطْرَافُکُمْ فَلَا تَمْتَعِضُوْنَ لَا یُنَامُ عَنْکُمْ وَاَنْتُمْ فِیْ غَفْلَةٍ سَاهُوْنَ ترجمہ مین تمسے بہت ہی دلتنگ ہوا اور بیشک بہت چڑھگیا مجھپر تمھارا الزام دینا کیا تم راضی ہوگئے حیات دنیا پر آخرت سے ازروے عوض کے ذلت عزت سے بدلی ہوئی اور جب بلاتا ہون مین تمکو دشمنون سے لڑنے کو تو آنکھین تمھاری ایسی پھر جاتی ہین گویا موت سے شدت نزع مین ہین اور جان دینے سے بیہوشی مین بند ہوتی ہین تمھارے منہ سے جواب میرا بس پریشان معلوم ہوتے ہو گویا کہ دل گرفتہ ہو سو تم نہین سمجھتے ہو نہین ہو تم حملے کیوقت ایسی قوت کہ سخت ہو نہ تم ایسے ستون ہو کہ تمھاری طرف رغبت کیجائے نہ کوئی صاحب قا

وعزت حاجت رکھتا ہی نہین ہو تم مگر وہ شتر کہ گم کیا چرواہا اونکا اسواسطے جب اکھٹے کیے جاتے ہین
ایک طرف سے پراگندہ ہوتے ہین دوسری طرف سے اور قسم ہی خدا کی جو بُری آگ لڑائیکی بھڑکانیوالا ہی تمپر
کید کر رہا ہی دشمن اور تم کید نہین کرتے اور گھٹی جاتی ہین طرفین تمہارے ملک کی اور تمکو غصہ نہین آتا دشمن
تسے غافل نہین ہی اور تم اوس سے غافل ہوا ور بھولے ہوے اور دوسرے خطبے مین فرماتے ہین مُنِيْتُ
بِمَنْ لَا يُطِيْعُ اِذَا اَمَرْتُ وَلَا يُجِيْبُ اِذَا دَعَوْتُ لَا اَبَا لَكُمْ مَا تَنْتَظِرُوْنَ بِنَصْرِكُمْ رَبَّكُمْ اَمَا دِيْنٌ يَجْمَعُكُمْ وَلَا حَمِيَّةَ
تُحْمِشُكُمْ اَقُوْمُ فِيْكُمْ مُسْتَصْرِخًا وَاُنَادِيْكُمْ مُتَغَوِّثًا فَلَا تَسْمَعُوْنَ لِيْ قَوْلًا وَلَا تُطِيْعُوْنَ لِيْ اَمْرًا حَتّٰى تَكَشَّفَ
الْاُمُوْرُ عَنْ عَوَاقِبِ الْمَسَاءَةِ فَمَا يُدْرَكُ بِكُمْ ثَارٌ وَلَا يُبْلَغُ بِكُمْ مَرَامٌ دَعَوْتُكُمْ اِلٰى نَصْرِ اِخْوَانِكُمْ فَجَرْجَرْتُمْ جَرْجَرَةَ
الْجَمَلِ الْاَسَرِّ وَتَثَاقَلْتُمْ تَثَاقُلَ النِّضْوِ الْاَدْبَرِ ثُمَّ خَرَجَ مِنْكُمْ جُنَيْدٌ مُتَذَائِبٌ ضَعِيْفٌ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ترجمہ
مصیبت مین ہون اونسے کہ میرے فرمان کی اطاعت نہین کرتے جب مین حکم کرتا ہون اور نہ قبول
کرتے ہین جب دعوت کرتا ہون اور تمہارے باپ مرین کیا راہ تکتے ہو اپنے پروردگار کی مدد و نصرت مین
آیا کوئی دین جامع ہی تمہارا اور نہ غیرت ہی کہ آمادہ کرے تمکو مین تم مین کھڑا ہوا چلاتا ہون اور پکارتا ہون
فریاد رسیکو سو کب سنتے ہو تم میری بات اور کہان مانتے ہو حکم میرا تو یہ کہ پردہ کامونکا بد انجامیون سے
کھل جاے پھر تمہارے زور سے کینہ کشی کیونکر ہو سکے اور کیونکر پوچھے تمسے کسی مطلب کو بلایا مین نے تمکو
تمہارے بھائیون کی مدد کو سو گردن ڈالدی تمنے جیسے گردن ڈالدیتا ہی شتر خودراے اور بوجھل ہوگئے تم
جیسے بھاری بوجھ پڑتا ہی شتر لاغر پشت ریش پر پھر نکلا تمسے ایک لشکر کاہلی کرتا ہوا ضعف جتاتا ہوا
گویا کہ اونکو کوئی مار ڈالنے کو لیے جاتا ہی اور وہ تکتے ہین اور نیز مذمت وطعن یاران کذائی مین فرمایا
كَمْ اُدَارِيْكُمْ كَمَا يُدَارَى الْبِكَارُ الْعَمِدَةُ وَالثِّيَابُ الْمُتَدَاعِيَةُ كُلَّمَا خِيْطَتْ مِنْ جَانِبٍ تَهَتَّكَتْ مِنْ جَانِبٍ اٰخَرَ كُلَّمَا اَطَلَّ عَلَيْكُمْ
مَنْسِرٌ مِنْ مَنَاسِرِ الشَّامِ اَغْلَقَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بَابَهٗ وَانْجَحَرَ انْجِحَارَ الضَّبَّةِ فِيْ جُحْرِهَا وَالضَّبُعِ فِيْ وِجَارِهَا
یعنی کہانتک تمہاری عورتون نازک بدن ناکتخدا کی سی حفاظت کرون اور پُرانے کپڑے کیسی کہ ایک طرف سے
سیا جاتا ہی دوسری طرف سے پھٹتا ہی اور جب تمہارے سر پر آتا ہی کوئی سردار سرداران شام سے بند کرلیتا ہی
ہر شخص تمسے دروازہ اپنا اور گھس جاتا ہی جیسے گوہ اپنے سوراخ مین گھس جاتی ہی اور ہونڈار اپنے بھٹ مین
گفتار ۱۲۱
اور نیز دوسرے خطبے مین فرمایا مَنْ رَمٰى بِكُمْ فَقَدْ رَمٰى بِاَفْوَقَ نَاصِلٍ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَكَثِيْرٌ فِي الْبَاحَاتِ قَلِيْلٌ
تَحْتَ الرَّايَاتِ ترجمہ جسکی قسمت مین تم پڑے اوسپر لنبے لنبے تیر پڑ گئے بیشک تم قسم ہی اللہ کی بہت ہوتے ہو

نمود کی جگھون مین اور تھوڑے نشانون کے نیچے ان خطبون کو تمام رضی نے نہج البلاغت مین ذکر کیا اسکے سوا
اور امامیہ نے بھی اپنی کتابون مین روایت کیے ہین اور علی بن موسی بن طاؤس سبط محمد بن حسن طوسی سرگروہ نے
کہا ہے اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَانَ یَدْعُو النَّاسَ عَلٰی مِنْبَرِ الْکُوْفَۃِ اِلٰی قِتَالِ الْبُغَاۃِ فَمَا اَجَابَہٗ اِلَّا رَجُلَانِ
فَتَنَفَّسَ الصُّعَدَاءَ وَقَالَ اَیْنَ یَقَعَانِ بیشک امیر المومنین بلاتے تھے لوگونکو باغیونکی لڑائی کے واسطے کہ اوس وقت
منبر کوفہ پر تھے سو قبول نکیا اوسکو مگر دو آدمیون نے پس آپنے ایک ٹھنڈی سانس لی اور کہا تم دو آدمیون کو
کہان رکھون پھر ابن طاؤس کہتا ہے ھٰؤُلَاءِ خَذَلُوْہُ مَعَ اِعْتِقَادِھِمْ وَاِظْھَارِھِمْ بِفَرْضِ طَاعَتِہٖ وَاَنَّہٗ صَاحِبُ
الْحَقِّ وَاَنَّ یُنَازِعُوْنَہٗ عَلَی الْبَاطِلِ وَکَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُدَارِیْھِمْ وَلٰکِنْ لَا یُجْدِیْ بِہٖ الْمُدَارَاۃُ نَفْعًا وَقَدْ سَمِعَ قَوْمًا
مِنْ ھٰؤُلَاءِ یَنَالُوْنَ مِنْہُ فِی الْمَسْجِدِ الْکُوْفَۃِ وَیَسْتَخِفُّوْنَ بِہٖ فَاَخَذَ بِعِضَادَتَیِ الْبَابِ وَاَنْشَدَ مُتَمَثِّلًا ھَنِیْئًا مَرِیْئًا غَیْرَ دَاءٍ مُخَامِرٍ
لِعَزَّۃَ مِنْ اَعْرَاضِنَا مَا اسْتَحَلَّتْ فَیَئِسَ مِنْھُمْ کُلِّھِمْ وَدَعَا عَلَیْھِمْ ترجمہ اون لوگون نے کہ اونکی رفاقت چھوڑی
باوجود اپنے اعتقاد اور فرض ہونے طاعت کے کہ بیشک وہ صاحب حق ہین اور جو لوگ کہ اوس سے جھگڑا
کرتے ہین باطل پر ہین اور وہ علیہ السلام رکھوالی اون لوگونکی کرتے تھے حالانکہ کچھ فائدہ رکھوالی سے نتھا اور بیشک
سنا اس گروہ سے ایک جماعت کو کہ حقارت کرتے تھے اونکی مسجد کوفہ مین اور پتھر مارتے تھے اونکو پھر پکڑے
دونو بازو دروازے کے اور پڑھے بر سبیل تمثیل یہ شعر کہ گوارا اور مرغوب ہوے بے آزار غلبہ کرنیوالیکے واسطے
عزۃ کے کہ معشوقہ ہی ہمارے ابرونسے جو کچھ اوسنے حلال جانا پس ناامید ہوے اون سب سے اور بد دعا کی
انکو اب مجموع ان خطبون اور ابن طاؤس کی روایت سے ثابت ہوا کہ حضرت امیرؑ نے اس فرقیکے
حق مین جو مدعی آپکی شیعیت کے تھے قاتلکم اللہ وقبحا لکم وترحا ارشاد فرمایا اور قسم بھی کھائی کہ ہرگز انکو بچا
بجا نو نگا اور جا بجا انکی نافرمانی اور بجکلی اور نہ سننے انکے کلام کی وصیت کی اور انکے دیکھنے اور پہچاننے سے
بیزار تھے اور ان لوگون کا سوائے ناخوش اور غمگین کرنے اور غصہ اور غضب دلانے بلکہ مسجد مین بحالت
غیبت غیبت اور حقارت کرنیکے اور کچھ شیوہ نتھا اور تمام شیعہ اوسوقت کے اس کام مین شریک تھے اور اس لکوہش
اور نفرین مین داخل سوا دو آدمیون کے پھر جب اون لوگونکا جو صدر اول اور قرن افضل اور تیر روی ترش
اور گل سرسبد اس فرقیکے ہین خود جناب امیرؑ کے وقت مین ایسا حال ہو تو وای بر حال دیگران طبقۂ سوم
انکا حال سنو کہ انکے اگلے بزرگون سے یہ لوگ سید مجتبی سبط مصطفیٰ جگر پارۂ زہرا امام حسنؑ کے بعد شہادت امیر کے باشٹھ ہو
چالیس ہزار آدمیون نے اپنے مرتے پر انکی بیعت کرکے معاویہ کی لڑائی پر ترغیب کی اور کوفے سے باہر نکالا

باین نیت فاسدہ کہ انکو ورطہ ہلاک مین ڈالین چنانچہ اثناے راہ مین بابت طلب تنخواہ کے اونکو آزردہ خاطر کیا اور
ہر طرح قولاً اور فعلاً بے ادبیان عمل مین لائے یہانتک کہ مختار ثقفی جو آپکو شیعہ خاص قرار دیتا تھا مصلے نماز کا
قدم مبارک کے نیچے سے نکال لیگیا اور ایک لعین نے کلندیا سے شریف پر مارا اور جب نوبت مقابلے اور
لڑائی معاویہ کی پونہچی معاویہ کیطرف راغب ہوکے انکی نصرت و رفاقت چھوڑ دی اور امام بحق اسقدر کر کے
خسارہ دنیا و آخرت کا جمع کیا حال آنکہ آپکو خاص شیعون ان امام اور انکے والد عالیمقدار سے کہتے تھے اور
بنیاد مذہب شیعہ کی انسے پیدا ہوئی اس جماعت کا حال سید مرتضے نے کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ مین انکی تفصیل سے
ذکر کیا ہی اوسجگہہ کہ جہان عذر جناب امام کا مصالحت معاویہ اور چھوڑنے خلافت پر راضی ہونیکا لکھا ہی اور
نیز کتاب الفصول الامامیہ مین مسطور ہی کہ رئیس انکے چھپے چھپے معاویہ سے خط کتابت رکھتے تھے اور اونکو
اس حرکت پر آمادہ کرتے اور ورغلاتے تھے اور لکھتے تھے کہ خبردار جلدی کرو ہم امام کو تمھارے حوالے کرے دیتے ہین
اور چند خرمہرۂ ناپاک کے عوض روسیاہی دنیا و آخرت کی خریدتے ہین بلکہ بعضون کے دلمین خود امام سے ارادہ
لڑنیکا تھا کہ جملہ فساد اور ارادے انکے امام پر ثابت اور یقین کو پونہچے ہوے تھے بمجبوری مصالحت اور خلافت
چھوڑنے پر راضی ہوگئے اور چھوڑ دی یہ ہی ترجمہ خلاصۂ عبارت فصول کا کہ کتب معتبرۂ امامیہ سے ہی
طبقۂ چہارم انکے اگلے بزرگون سے اکثر شیعہ کوفی ہین جنھون نے سبط رسول جگر گوشۂ بتول یعنی
امام حسین مقتول کے ساتھ کیا کیا کہ بڑی منت اور زاری کے ساتھ عرضیان اور اخلاص نامے بھیجے اور پھر
اونکے ساتھ دغا کی اول تو باعث ہوے کہ حرم امن مکہ سے کوفہ کو تشریف لائیے جب آپ قریب پونہچے اور
نوبت مقابلہ اور لڑائی دشمنون اور امتحان صدق و اخلاص کے پونہچی سب چلدیے باوجود کثرت دشمنون کے
انکی مدد اور نصرت سے بیٹھ رہے بلکہ بعض انسے بسبب خوف و طمع رفیق دشمنون کے ہوکے باعث شہادت
امام اور اونکے رفیقون کے ہوے یہانتک کہ چھوٹے چھوٹے بچے اہل بیت کے پیاس پیاس کرکے مرگئے اور
بیبیون اور مستورات اہل بیت کو بیجا در بدر دا جہان مین پھرایا یہ سب باتین اسی گروہ کی بیوفائی اور
دغابازی سے ظہور مین آئین طبقۂ پنجم انکے اگلے بزرگون سے وہ لوگ ہین کہ جب عراق اور اوسکے
اور شہرون پر تسلط مختار کا ہوا یہ لوگ امام زین العابدین رضہ سے پھر گئے اور مختار کی موافقت سے کلمہ محمد بن حنفیہ کا
پڑھنے لگے اونکو اپنا امام جانتے تھے حال آنکہ وہ نسل رسول سے نتھی نہ اونکی امامت کی کوئی وجہ چنانچہ حال
اس فرقے کا سابق مفصل مذکور ہوا آخر یہ کہ اس دائرے سے بھی نکل کے نبوت مختار اور نزول وحی پر مختار کی

قائل ہوے **طبقہ ششم** شیعہ کے اگلے بزرگون سے وہ گذرے ہین کہ اول حضرت زید کے خروج پر باعث ہوے انکے رفیق بنے جب نوبت لڑائی کی پونہچی انکی امامت سے انکار کرکے اس حیلے سے کہ وہ خلفاء ثلثہ پر تبرا نہین کرتے چھوڑکے کونے مین گھس رہے اور اون امام زادۂ مظلوم کو دشمنون کے پنجے مین ڈالدیا یہانتک کہ شہید ہوگئے اور واقعہ حضرت امام حسین رض کا نئے سرسے تازہ ہوگیا بالفرض اگر یہ امام تھے امام زادے تو تھے اور اگر خلفائے ثلثہ رض سے تبرا نہین کرتے تھے کیا قصور تھا سابق کلام فاضل کاشی مین ائمہ عظام سے روایات صحیح گذرے ہین کہ برا کہنا خلفا کا واسطے نجات و دخول جنت کے ضرور نہین ہی اور اگر وہ مقر امامت محمد بن حنفیہ کے نتھے آپکو امام کہتے تھے تاہم دائرۂ ایمان سے خارج نتھے کہ اونھین روایتون سے سمجھا جاتا ہی باانیہمہ آخر مظلوم جب تھے پنجۂ نواصب مین کہ دشمن تمامی اہل بیت کے ہین گرفتار اور مدد مظلوم کی اگرچہ کافر ہو خصوص قابو مین کافرون کے درصورت قدرت فرض قطعی ہی **طبقہ ہفتم** اور انکے اسلاف سے وہ لوگ ہین کہ دعوی صحبت اور شاگردی امامونکا کرتے تھے اور امام انکو کافر اور جھوٹا بتاتے تھے اگر اس گروہ کو نام بنام مع اونکے جو امامون نے انکے حق مین فرمایا ہی کتب امامیہ سے ہم لکھین تو ایک دفتر طویل اور کتاب دراز ہونا چاہیے لیکن بحکم مَالَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ یعنی جس چیز کو بالکل نہ حاصل کرسکے تو اوسکو بالکل چھوڑ بھی ندے بعض فضائل اور مناقب ان بزرگون کے اور بعض عقائد انکے ضرور واجب جانکر کچھ خدمت انکی کیجاتی ہی جاننا چاہیے کہ مدار شیعہ پر خصوصاً مذہب امامیہ کا اوس جماعت پر ہی جو حق تعالی کو جسم ذی ابعاد ثلثہ اعتقاد کرتے تھے جیسے ہشامین اور شیطان الطاق اور میثمی کہ یہ عقیدہ انکا کافی کلینی مین مذکور ہی کسیکو مجال انکار کی نہین اور ایک گروہ صورت بھی خدا تعالی کی ثابت کرتے تھے جیسے ہشام بن حکم اور شیطان الطاق ایک گروہ ناف تک خالی اور کاواک اور نیچے ناف کے بھرا ہوا اور موٹا اعتقاد کرتے ہین مثل ہشام بن سالم اور میثمی بعض انسے حق تعالی کو ازل مین جاہل جانتے تھے مثل زرارہ بن اعین اور بکیر بن اعین اور سلیمان جعفری اور محمد بن مسلم وغیرہم اور اکثر انکے مکان وجہت بھی ثابت کرتے ہین بعض پیشوا انکے جیسے دیک الجن شاعر وغیرہ کہ محض بے دین ہوے ہین اور اعتقاد صانع اور انبیا اور بعث اور عقبی پر نہین رکھتے تھے بعض نصرانی ہوے ہین کہ ہرگز تغیر نہ اونکے لباس مین ہوئی نہ اونھون نے کبھی صحبت اور معاشرت اپنے قوم کی ترک کی انھین مین ملے جلے رہتے تھے مثل زکریا بن ابراہیم نصرانی کہ شیخ الطائفہ ہی یعنی سرگروہ ابوجعفر طوسی کو تہذیب مین اوس سے روایت ہی ایک جماعت انکے اسلاف سے گذرے ہین کہ حضرت صادق رض نے انکے حق مین فرمایا ہی یَرْوِیْ عَنَّا الْکَاذِبُ وَیَفْتَرِیْ عَلَیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ

روایت کرتے ہین ہمسے جھوٹی باتین اور افترا کرتے ہین ہم سب اہل بیت پر اور نیز بنان ہی جسکی کنیت ابو احمد ہی
ایکجماعت گذرے ہین کہ انکے عقائد سے لوگونکو حضرت ایمہ نے بہت ڈرایا ہی اور راوی حدیثون اور ناقل
آثارون کے حضرت ائمہ سے امامیہ کے نزدیک یہی لوگ ہین رَوَی الکُلَینِیُّ عَن اِبرَاهِیمَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ الخَزَّارِ وَمُحَمَّدِ
بنِ الحُسَینِ قَالَا دَخَلنَا عَلَی اَبِی الحَسَنِ الرِّضَاءِ عَلَیهِ السَّلَامِ فَقُلنَا اِنَّ هُشَامَ بنَ سَالِمٍ وَالمِیثَمِی وَصَاحِبُ
الطَّاقِ یَقُولُونَ اِنَّ اللهَ تَعَالَی اَجوَفُ اِلَی السُّرَّةِ وَالبَاقِی صَمَدٌ فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ سُبحَانَکَ مَا عَرَفُوکَ وَلَا وَحَّدُوکَ
فَمِن اَجلِ ذٰلِکَ وَصَفُوکَ روایت کی کلینی نے ابراہیم بن محمد بن خزار اور محمد بن حسین سے کہ ان دونون نے کہا
ہم گئے ابی حسن رضا علیہ السلام کے پاس پھر کہا ہمنے تحقیق ہشام بن سالم اور میثمی اور صاحب الطاق کہتے ہین
بیشک خداے تعالی خالی ہی ناف تک اور باقی ٹھوس ہی سو گر پڑے وہ سامنے خدا کے سجدے مین پھر کہا تو پاک ہی
نہ تجکو انھون نے پہچانا نہ واحد جانا تجکو اس سبب سے ایسا بیان کرتے ہین تجکو اور اسی جماعت بد کے حق مین
اور زرارہ بن اعین کے بھی حضرت صادق نے بد دعا فرمائی ہی اور کہا اَخَذَهُمَا اللهُ پکڑے انکو
خداے تعالی کر ذکر اسکا اپنے مقام پر آئیگا انشاء اللہ تعالی اور نیز رَوَی الکُلَینِیُّ عَن عَلِیِّ بنِ حَمزَةَ قَالَ قُلتُ
لِاَبِی عَبدِ اللهِ عَلَیهِ السَّلَامُ سَمِعتُ هُشَامَ بنَ الحَکَمِ یَروِی عَنکُم اِنَّ اللهَ جِسمٌ صَمَدِیٌّ نُورِیٌّ مَعرِفَتُهُ ضَرُورِیَّةٌ
یَمُنُّ بِهَا عَلَی مَن یَشَاءُ مِن عِبَادِهِ فَقَالَ سُبحَانَ مَن لَا یَعلَمُ اَحَدٌ کَیفَ هُوَ اِلَّا هُوَ لَیسَ کَمِثلِهِ شَیءٌ وَهُوَ السَّمِیعُ
البَصِیرُ لَا یُحَدُّ وَلَا یُحَسُّ وَلَا یُحِیطُ بِهِ شَیءٌ وَلَا جِسمٌ وَلَا صُورَةٌ وَلَا تَخطِیطٌ وَلَا تَحدِیدٌ ترجمہ روایت کی کلینی نے علی بن حمزہ سے
کہا پوچھا مین نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے کہ سنا مین نے ہشام بن حکم سے کہ روایت کرتا ہی وہ تمسے یہ کہ بیشک
اللہ ایک جسم ٹھوس نوری ہی پہچاننا اوسکا ضروری ہی احسان کرتا ہی اوس سے جس کسی پر چاہتا ہی اپنے
بندون سے پس جواب دیا اونھون نے پاک ہی وہ کوئی کہ نہین جانتا ہی کوئی کیسا ہی وہ مگر وہی خوب جانتا ہی
نہین ہی مثل اوسکے کوئی شی اور وہ سب سنتا دیکھتا ہی نہ حد کیا گیا ہی نہ حس کیا گیا نہ احاطہ کر سکتی ہی اوسکو کوئی چیز
نہ جسم ہی نہ صورت ہی نہ کسی کے احاطہ کرنے کو اوسمین کچھ دخل ہی نہ کسیکے محدود کرنیکو اور ایکجماعت انسے ناؤسیہ ہین
کہ منکر موت حضرت صادق رض کے ہین اور انکو مہدی موعود اعتقاد کرتے ہین باقی ایمہ کے امامت کا انکو انکار ہی اور
اکثر راوی انکے واقفیہ ہین جابجا اسماء الرجال انکے یعنی مردون کے نام جو دیکھے گئے تو یہی پایا گیا کَانَ فُلَانٌ مِنَ
الوَاقِفِیَّةِ یہ دونو فرقے کتنے ایمہ اور تعین اشخاص کے منکر ہین یعنی جیسے دوازدہ امام نام بنام کرکے نامزد ہین
انکے نزدیک یہ بات نہین جیسا کہ باب اول مین گذرا آپ خیال کرو شیعونکو کہ منکر امامت کا انکے نزدیک منکر نبوت کا سا ہی

باوصف انکے انکار کے بیدھڑک ان دونون فرقون سے بہت روایتین اپنے صحاح مین لاتے ہین حال آنکہ
دونون فرقون نے مذہب اپنا بھی انھین حضرات سے روایت کیا ہی بس جھوٹ انکا صریح ثابت ہوا
ایک گروہ نے انکے اسلاف سے امام وقت ہی کو نجانا تمام عمر فکر و حیرت مین تیر کی اور اس وعید مین داخل ہوے
مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مَیْتَۃً جَاہِلِیَّۃً یعنی جو کوئی مرا اور اوسنے اپنے امام وقت کو نہ پہچانا وہ مرا
مرنا جاہلیت کا مثل حسن بن سماعہ دہنی فضائل اور عمر بن سعید وغیرہم کہ انکے اخبار کے راوی تھے اور جارودیے
بھی کتب صحیحہ مین انکی روایتین موجود ہین حال آنکہ مذہب جارودیہ بھی معلوم ایکجاعت ہین انکے پیشوایون سے
کہ انھون نے جھوٹ اختراع کیا ہی اور اوسپر مصر رہے ہین مثل ابی عمیر اور ابن المغرہ اور نظیری بعض انسے ہین کہ حضرت
صادق نے اونکو اپنی مجلس سے نکالدیا اور ہرگز اجازت اپنے پاس آنیکی ندی مثل ابن مسکان بعض نے انسے اپنے
جھوٹ کا اقرار کیا ہی مثل ابو بصیر بعض انسے بدائیہ غالیہ ہین کہ جمہور شیعہ کے نزدیک ایسا بدا باطل ہی مثل دارم
بن حکم اور زیان بن صلت اور ابن ہلال جھمی او زرارہ اور ابن سالم بعض راویون نے انکے بعض کی تکذیب کی ہر
روایتون مین جیسے ہشام ہین اور صاحب طاق اور میثمی کہ ایک دوسریکو جھوٹا ٹھہرلتے ہین اور انکے راویون
اخبار اور آثار سے ابن عیاش ہی کہ خود اوسکو اپنے رجال مین کذاب لکھتے ہین اور امامون سے روایت کرتے ہین
کہ اونھون نے اسکو جھوٹا بتایا ہی اور ابن بابویہ کہ صاحب رقعہ مزورہ کا متقدمین سے ہی یعنی فریب اور جعل کے
رقعے مہدی کے بناتا تھا اور شریف مرتضے متاخرین سے یہ بھی نشانی و یادگار مسیلمہ کذاب کا ہی اب یہ دعوے انکے
جو مذکور ہوے باب آیندہ مین دلائل انکے انکی کتب معتبرہ سے نقل کیے جاوینگے جس سے انکے علما جو ترکیب اپنے
اسماء الرجال اور احوال بزرگون سے واقف اور مطلع ہین ان دعوون سے انکار نکرسکین ہان اگر کوئی جاہل
ناواقف کچھہ تردد کرے اوس سے کیا شکایت سو باب آیندہ مین اوسکا تردد بھی جاتا رہیگا انشاء اللہ تعالے
اسجگہہ ایک نکتہ ہی نہایت عمدہ جسکو بکمال غور سننا چاہیے وہ یہ ہی کہ سارے فرقے شیعون کے یہ دعوی کرتے ہین
کہ ہمنے اہل بیت سے علم حاصل کیے ہین اور ہر ایک بنا لگا و کسی امام یا امامزادے سے کرتے ہین اور اصول اور فروع
اپنے مذہب کو اونھین سے نسبت دیتے ہین اسکے ساتھ بعض فرقے انھین مین سے اپنے بعض فرقون کو جھوٹا
اور گمراہ اور کافر بتاتے ہین اصول عقائد مین خصوصاً امامت مین ظاہر اور صریح مخالف اور متناقض ایک
دوسرے کے ہین بس یہ نقص و خلاف انکا عاقل کیواسطے دلیل کافی ان سب فرقون کی دروغگوئی پر ہی سب
جھوٹے ہین کسواسطے کہ اسقدر تمہیدین مختلف اور روایتین متناقض ایک گھر سے نہین اوٹھ سکتی ہین

اور اگر اوہمین تو ضرور کہا جائیگا کہ بعض لوگ اس گھر کے کذاب دروغگو گمراہ کنندہ خلق اللہ کے ہین جو ایسی مختلف
باتین نکالتے ہین سو اونکی کذابی دروغگوئی کو نص قرآنی باطل کر رہی ہی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ
وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا یعنی تحقیق ارادہ کرتا ہی اللہ یہ کہ کھو دے تمسے بُرائی کو ای اہل بیت اور ایسا پاک
کر دے تمکو جو پاک کر دینے کا حق ہی سوائے اس نص کے یون بھی حال بزرگان اہل بیت خصوصاً ائمہ کا تاریخون سے
یقیناً معلوم ہی کہ بہترین بندگان خدا اور حق پرست اور تابع دین آئین اپنے جد کے رہے ہین بھلا انسے ہوسکتا ہی
کہ جھوٹ بولین اور ریاست کے خاطر لوگونکو فریب دین بس معلوم ہوا کہ اہل بیت ان روایتون اور حکایتون سے
بری اور بیخبر ہین ان فرقون نے بالا بالا یہ مختلف روایتین اپنے مذہب کی بنا لین ہین کچھ اصل انکی نہین ہی
کقولہ تعالیٰ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا اگر نازل ہوتا قرآن سوائے خدا کے غیر کے
پاس سے ضرور پاتے وہ اوسمین بہت سے اختلاف لاجرم اختلاف روایات دلیل ہی غیر اہل بیت پر اور
اہل سنت مین جو اختلاف ہی اول تو اختلاف اجتہادی ہی کہ اہل سنت زمانۂ صحابہ سے زمانۂ چارون امامون تک
سبکو مجتہد جانتے ہین اور مجتہد اپنی رائے پر عمل کرتا ہی کہ یہ اختلاف ذاتی و پیدایشی نوع انسان سے ہی نہ اختلاف
روایت کہ جھوٹ اور بناوٹ پر گواہی دے دوسرے یہ کہ اختلاف اہل سنت کا بالکل فروع فقہ مین ہی
نہ اصول عقائد مین اور جو اختلاف کہ فروع کا بسبب اجتہاد کے ہی دلیل بطلان مذہب نہین ہوسکتا جیسے کہ
مجتہدین امامیہ نے بھی اپنے فقہ مسائل مین اختلاف کیا ہی شلاً کوئی شراب کو پاک کوئی ناپاک بتاتے ہین کوئی
گلاب سے وضو تجویز کرتے ہین کوئی نہین کرتے اب ہم وہ بیان کرتے ہین کہ جو اختلاف اہل بیت مین ہی جنسے آپکو منسوب
کرتے ہین اور جنکو ماخذ اپنے علوم کا بتلاتے ہین بس اسکو سننا چاہیے ہرچند کہ باب اول مین یہ بحث بطریق اجمال
گذری تاہم تفصیل کا اور ہی رنگ ہوتا ہی غلاۃ کہ سرگردہ جملہ فرقون کے ہین دراصل سب شاگرد عبداللہ بن سبا کے
ہین کہ یہ آپکو شاگرد خاص اور محرم باختصاص حضرت امیر رضہ کا جانتا تھا مختاریہ اور کیسانیہ حضرت امیر رضہ اور
حسنین رضہ اور محمد بن علی اور ابو ہاشم بن محمد بن علی سے مذہب اپنا روایت کرتے ہین زیدیہ حضرت امیر رضہ اور
حسنین رضہ اور امام زین العابدین رضہ اور زید بن علی رضہ بن حسین اور یحیی بن زید سے باقریہ پانچ آدمیون یعنی
حضرت امیر رضہ سے تا امام باقر ناؤسیہ چھہ آدمیون یہ پانچون مذکور اور حضرت جعفر صادق رضہ مبارکیہ
سات آدمیون چھہ یہ ساتوین اسماعیل بن جعفر قرامطہ آٹھہ آدمیون سات یہ آٹھوین محمد بن اسماعیل شمطیہ
بارہ آدمیون آٹھہ مذکور اور محمد بن جعفر اور موسی بن جعفر اور عبداللہ بن جعفر اور اسحاق بن جعفر چار یہ مہدویہ

بائیس آدمیون سے کہ نام اونکے باب اول مین مذکور ہوے بلکہ یہ تمامی بادشاہون مصر و مغرب کو کہ نسل مہدیسے گذرے ہین امام جانتے ہین اور انکے علم و عصمت کا اعتقاد رکھتے ہین کہ ان سب مین محیط ہی جیساکہ ابو محمد بن نجم الدین عمارہ بن علی زید المذحجی شاعر مشہور اپنے قصیدۂ میمیہ مدح مین فائز بن ظافر اور اوسکے وزیر کہ صالح بن زریک تھا کہتا ہی بیت أَقْسَمْتُ بِالْفَائِزِ الْمَعْصُومِ مُعْتَقِدًا + فَوْزَ النَّجَاةِ وَأَجْرَ الْبِرِّ فِي الْقَسَمِ + یعنی قسم کھاتاہون مین فائز معصوم کی درحالیکہ اعتقاد رکھتاہون کامیابی اور اجر راستی کا قسم مین اور یہ بادشاہ بھی آپکو معصوم اور عالم علم غیب اور علوم غریبہ کیمیا و سیمیا کا کہتے تھے چنانچہ تاریخین مصر و مغرب کی اسپر گواہ ہین نزاریہ اٹھارہ آدمی اول انکے امیر رضؓ اور آخر الکا مستنصر باللہ امامیہ اثنا عشریہ بارہ آدمیون سے کہ اول انکے امیر رضؓ ہین اور آخر امام مہدی آپ خیال کرو مثلا اگر امامیہ کے اعتقاد کی باتین کچھہ اصل اور وجود رکھتی ہوتین تو حضرت زید رضؓ بن علی انکے رؤس الاشہاد علی کو ایسی شدت و غضب سے کیون اپنی مجلس سے نکالدیتے اور اوسکے احوال پر انکار فرماتے بس ایسا ہی دوسرے فرقون کے اعتقادی باتونکو سمجھنا چاہیے اور اس بات سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ ہرچند ان سب فرقون نے کتابین اپنے واسطے بنائی ہین اور دفتر ترتیب دیے ہین اور انمین عالم اور فاضل گذرے ہین بڑے تحریر و تقریر والے لیکن اس ملک مین سواے کتب امامیہ کے اورونکی کتابین نہین ہین نہ پائی جاتی ہین اور حال انکے علما کا علماء امامیہ کا سا جاننا چاہیے اور حال علماے امامیہ اور انکے راویونکا سابق مذکور رہا کہ بعض انسے مرتکب کبیرہ کے ہوے ہین جنکی شکایت حضرت امیر رضؓ فرماتے تھے بعض فاسد المذہب اور دیانت اور مجسمہ اور مشبہہ بعض مجاہیل و ضعفا بعض کذابین اور وضاعین بعض وہ لوگ کہ خود اونکی جرح اور تعدیل مین یہ لوگ مختلف ہین اور دونون طرفونسے کوئی طرف انکی مرجح نہوئی بعض راوی خطوط اور رقعات کے جو اصلا قابل اعتماد نہین کسواسطے کہ اپنے خط اور کے خط کیطرح کرلینا ایک سہل بات ہی کچھہ مشکل نہین خصوصا خط امام غائب کا جسکو ابتک نہ کسی نے دیکھا نہ پہچانا بعض راوی انکے رقعے مین مسئلے لکھتے تھے رات کو کسی درخت کے سوراخ مین رکھہ آتے تھے صبح کو وہ رقعہ شیعون کے پاس لاتے تھے کہ اوسی رقعے کی سطرون کے درمیان مین جواب اوس مسئلے کا لکھا ہوتا تھا اوسکو خط امام کا بتلاتے اور سب امامیہ اوسکو یقین کرلیتے اب ہم انکے علما اور کتابون ہر فرقے کا جسکا لکھنا اس رسالے مین اہم و ضروریات سے ہی لکھتے ہین تاوقت نقل کے کسی کتاب یا کسی عالم سے سامع کو شبہہ نپڑے کہ یہ کتاب یا عالم کونسے فرقے کا ہی شیعہ کے نزدیک اسکا کیا رتبہ ہی آیا باتین روایتین اسکی معتبر جانتے ہین

یا ہین منجملہ انکے غلاۃ عالم اول انکا عبداللہ بن سبا بعد اسکے ابو کامل اور بنان اور مغیرہ عجلی ان دونون کو
حضرت صادق نے نفرین فرمائی اور جھوٹا ٹھہرایا ہی اور فرمایا انہما یفتریان علینا اھل البیت ویردیان
عنا الاکما ذیب معنی اسکے اوپر گذرے اور نصیر اور اسحاق اور غلبا اور زرام اور مفضل صیرفی اور سریع
اور بزیغ اور محمد بن یعقوب وغیرہم مقالات انکے سب خرافات نہ قابل کہنے کے نہ لایق سننے کے کیسانیہ انکا
اعلم علما کیسان ہی کہ آپکو شاگرد محمد بن علی کا کہتا تھا اسکے بعد ابو کریب ضریر اور اسحاق بن عمر اور عبداللہ بن حرب
وغیرہم زیدیہ انکا سب سے بڑھ کے عالم یحیی بن زید اور راوی زید بن علی کے یہ حضرت امیر رضہ اور سبطین رضہ اور سجاد
اور زید شہید سے بہت روایتین کرتے ہین اور ایک انکے امامون سے ناصر ہی کہ مذہب اسکا مشہور ہی کہتا ہی کہ
پانون کو دھوئے بھی اور مسح بھی کرے ایک اجل علما سے انکے ہادی ہی جسنے بعد سنہ کے اسمذہب کو رواج دیا
اسکا بیٹا مرتضی بھی اس فرقے مین عالم گذرا ہی یہ دونو سادات حسینیہ سے تھے آپکو زیدیہ خالص کہتے تھے
اسلیے کہ زیدیہ غیر خالص دوسری گروہ والے ہین وہ آپکو زیدیہ ہی کہتے ہین انکے اونکے مذہب مین فرق ہی
انکے علما جارود بن احمد بن محمد بن سعید سبیعی ہمدانی اور ابن عقدہ اور سلیمان اور تبر تومی اور خلف بن
عبدالصمد اور نعیم بن الیمان اور یعقوب اور حسین بن صالح اور اخطب خوارزمی صاحب مناقب جناب امیر رض
کہ یہ بھی زیدیہ سے ہی ایسے ہی صاحب عقائد الاکیاس اکثر زیدیہ سوائے زیدیہ خالص کے اصول مین تابع
معتزلہ کے ہین مگر مسائل معدودہ مثل امامت اور صاحب الکبیرہ کافر نعمت فاسق اور فروع مین تابع ابوحنیفہ کے
اور بعض تابع شافعی کے لیکن بعض مسائل مثل انکا مسح خفین اسماعیلیہ علما انکے مبارک اور عبداللہ بن
میمون قداح اور غیاث صاحب کتاب البیان اور محمد بن علی برقعی اور مقنع مہدویہ کہ یہ بھی ایک شیعہ اسماعیلیہ کے
ہین اول مین گنا ہین اور عالم انمین نہ تھے کسواسطے کہ محمد بن عبداللہ الملقب بمہدی کے جو رئیس انکا تھا اکثر
اہل حجاز اور مصر اور عراق اور شام اسکے دعوی شرافت اور سیادت مین تکذیب کرتے تھے اور اسکے سوا
اجلاف اور شوربشتون اور سپاہی پیشیون کے اور کوئی ماننے والے نتھے حتی کہ اسکی اولاد سے عزیز نامی جو
خلافت کو پہونچا تھا جمعے کے روز منبر پر خطبہ پڑھنے کو چڑھا وہان ایک رقعہ پایا جسمین یہ بیتین لکھی تھین ابیات

اِنّا سَمِعنا نَسَبًا مُنکَرًا — یُتلیٰ عَلَی المِنبَرِ فِی الجَامِعِ
اِن تُرِد تَحقِیقَ مَا قُلتَہ — فَانسُب لَنَا نَفسَکَ کَالطَّائِعِ
فَاِنَّ اَنسَابَ بَنِی ہَاشِمٍ — یَقصُرُ عَنہَا طَمعُ الطَّامِعِ
اِن کُنتَ فِیمَا تَدَّعِی صَادِقًا — فَاذکُر اَبًا بَعدَ الاَبِ الرَّابِعِ
اَو لَا دَعِ الاَنسَابَ مَستُورَۃً — وَادخُل بِنَا فِی النَّسَبِ الوَاسِعِ

ترجمہ ہمنے سنا ہی ایک نسب غیر مشہور جو پڑھا جاتا ہی

مسجد جامع مین اگر تو جو کچھ کہ پڑھتا ہی اوسمین سچا ہی تو ذکر کر باپکا بعد چوتھے باپ کے یعنی پانچوین پشت اپنی بتا
اور اگر چاہتا ہی تو ثبوت اوس بات کا جو کچھ کہتا ہی تو اوسکو تو نسبت بیان کر ہمارے سامنے اپنی مثل آفتاب کے
یا نہ چھوڑ نسبون کو پڑے مین اور داخل ہو ہمارے ساتھ نسب کشادہ مین پس تحقیق نسب بنی ہاشم کے کوتاہ مین
اس سے کہ طمع کسی طامع کی اونکو پہنچے کا لطامع مین لفظ طالع کا جو مذکور کیا ہی اسواسطے ہی کہ طالع باللہ خلفائے
عباسی سے تھا اوسکے ایام خلافت مین یہ قصہ ہوا تھا اور نسب طالع باللہ کا بغداد اور دیگر بلاد اسلام مین
ایسا مشہور جیسے بہر دن چڑھے کا آفتاب اور جاوسکے پدر چہارم مین بحث کرکے کہا اذا ذکرا با بعد الاب الرابع
اس سبب سے ہی کہ پدر چہارم اوسکا پدر مہدی ہی عبید اللہ بن عبد اللہ اور اسی نسبت سے انکو عبیدیین
کہتے ہین جب مہدی کو دعوی مہدی پن کا پیدا ہوا اور یہ دعوی بے موافقت اسکے کہ اپنے باپ کے نام کو
آنحضرت کے پدر بزرگوار کے نام سے نہ موافق کرے جبتک ہو نہین سکتا تھا اسواسطے اسنے اپنے باپ کو
دادا اور دادا کو باپ ٹھہرایا اور اسطورسے نسب اپنا بیان کرتا تھا محمد بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن قاسم
بن احمد بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق بعد اسکے جب تسلط انکا دیار مصر و مغرب مین مستحکم ہو گیا اور مدت
ہو گئی بہت لوگ مال و مناصب کی طمع سے اسکے مذہب مین داخل ہوئے پھر علما اور فضلا اور ادبا بھی پیدا ہوئے
سردار انکے علما کا ابو الحسن علی بن نعمان ہی اور ابو عبد اللہ محمد بن نعمان کہ زمانہ معز اور عزیز مین گذرے ہین
اور ابو القاسم عبد العزیز اور حاکم اور حامد بن عبد اللہ رواحی اور علی بن محمد بن علی صلیحی مستنصر کے وقت مین
اور منجملہ اون لوگون کے جو بطمع مال و مرتبہ انکے مذہب مین داخل ہوئے فقیہ عمارہ یمنی ہی کہ سلطنت عبیدیین
مثل اسکے پیدا نہوا یہ ایک شخص بڑا علم اور فضل والا تھا جب یہ اس مذہب مین آیا تو ایک جماعت کثیر اسکی
شاگردون اور توابع سے گمراہ ہو گئی اور مثل مشہور صادق آئی ابیات اِنَّ الْفَقِیْهَ اِذَا غَوٰی وَاَطَاعَهٗ *
قَوْمٌ غَوَوْا مَعَهٗ فَضَاعَ وَضَیَّعَا * مِثْلُ السَّفِیْنَةِ اِنْ هَوَتْ فِی لُجَّةٍ * غَرِقَتْ وَتُغْرِقُ مَا هُنَاكَ جَمِیْعَا
ترجمہ تحقیق عالم جب بیراہ ہوتا ہی اور اطاعت بیراہی کی کرتا ہی تو ایک قوم کی قوم اوسکے ساتھ بیراہ ہو جاتی ہی
پس آپکو بھی کھوتا ہی اور اورونکو بھی جیسے کشتی کہ جب پانی مین بیٹھتی ہی تو آپ بھی ڈوبتی ہی اور جو اوسمین
ہوتے ہین اونکو بھی ڈبوتی ہی بالکل اور اولاد مہدی مذکور سے بھی بعض علما ہوئے ہین جیسے عزیز باللہ کہ ادیب
اور فاضل اور شاعر تھا اور معز اور حاکم بن معز سوائے انکے اکثرنے انکے لوگونسے دعوی علم غیب کا کیا ہی خصوصا
حاکم کہتا تھا کہ طور مین میرے ساتھ مناجات اور مکالمہ ہوتا ہی جیسا کہ حضرت موسی سے ہوا تھا اس سبب سے

بار بار بطور ریجاتا تھا اور علم کیمیا بھی جانتا تھا تعویذ الحاکم فن کیمیا مین مشہور ہی کتاب لہیا کمل اوسکی مشہور کتابونسے ہی الحاصل اچھے لوگ انکے ہمہ دانی اور غیب شناسی مین مورخین کی زبان پر مذکور اور کتب تواریخ مین مسطور ہین لکھا ہی کہ ایکدن عزیز منبر پر چڑھا وہان ایک کاغذ دیکھا اوسمین یہ قطعہ مرقوم تھا قطعہ

بِالظُّلْمِ وَالْجَوْرِ قَدْ رَضِيْنَا • وَلَيْسَ بِالْكُفْرِ وَالْحَمَاقَةِ • اِنْ كُنْتَ اُعْطِيْتَ عِلْمَ غَيْبٍ • فَقُلْ لَنَا كَاتِبُ الْبِطَاقَةِ

ترجمہ ظلم و جور پر ہم راضی ہوگئے مگر اوس وقت تک کہ کفر و جہالت نہین تھی اگر تو ایسا ہی کہ تجکو علم غیب دیا گیا ہی تو بتا ہمکو لکھنے والا اس پرچے کا اور یہ حاکم ان لوگون سے رفض مین بھی بہت بڑھا ہوا تھا چند لوگ خفیہ اسنے بھیجے تھے کہ جسم شیخین کا حضرت کے قرب سے نکال ڈالین جب یہ لوگ مدینہ منورہ مین پہنچے ایک علوی کو جسکا گھر قریب مسجد اور روضۂ مطہرہ کے تھا فریب دیکے وہان مقیم ہوے رات کو نقب لگانے اور کھودنے مین مشغول ہوتے تھے یہانتک کہ نقب قریب جسد مبارک کے پہونچا ناگاہ مدینے مین تاریکی عظیم پیدا ہوئی اور ایک غبار سخت اوٹھا اور آندھی چلنا اور بجلی چمکنا شروع ہوئی یہانتک کہ لوگونکو اپنے ہلاک کا یقین ہوا نجات و خلاص سے مایوسی ہوئی ناچار اوس علوی اور اوسکے کھنے والون نے امیر مدینہ کو انکی کارپردازی سے خبر دی بس امیر نے اونکو پکڑکے قتل کیا فی الفور وہ تاریکی اور بجلیان ٹھہر گئین جیسا کہ اسکو قاضی فاضل ابو عبداللہ منصور سمنانی نے کتاب استنصار مین ذکر کیا ہی نزاریہ انکے علما مین سب سے بڑھکے حسن صباح حمیری تھا بعد اوس سے ابوالحسن سلیمان بن محمد جسکا لقب اشد الدین ہی صاحب فلاح اسماعیلیہ یہ شخص شاعر اور ادیب اور فاضل تھا فن انشا مین اسکے رسالے بدیع ہین اونمین سے ایک نامہ اوسکا یہ ہی جو سلطان نورالدین محمود بن سلطان علاء الدین شہید زنگی بادشاہ شام و حلب کو جواب نامۂ سلطان مین لکھا تھا اوس وقت مین کہ صلاح الدین بن ایوب نے سلطان کیطرف سے مصر کو فتح کیا تھا اور عبیدیون کے چنگل سے نکالا تھا اور سلطان نے اسی راشد الدین کو کہ آپکو باقی عبیدیون سے کہتا تھا تہدید نامہ لکھا تھا مین اسکے ہر بیت کا ترجمہ ہر بیت کے ساتھ لکھون ایسے ہی ہر فقرے کا فقرے کے ساتھ ابیات يَا لَلرِّجَالِ لِاَمْرٍ هَالَ مُقْطَعُهُ • وَمَا مَرَّ قَطُّ عَلَى سَمْعِيْ تَوَقُّعُهُ فریاد اے لوگو اوس کام سے کہ ہونناک ہی خطر اوسکا نہین گذرا ہی ہرگز میرے کان پر پڑنا اوسکا يَا ذَا الَّذِيْ بِقِرَاعِ السَّيْفِ هَدَّدَنَا • لَا قَامَ قَائِمُ جَنْبِيْ حِيْنَ تَصْرَعُهُ • ای وہ شخص کہ ضرب شمشیر سے ہمکو دھمکاتا ہی کھڑا مت رہیو برابر میرے جسوقت کہ تو اوسکو ڈالے قَامَ الْحَمَامُ اِلَى الْبَازِيْ يُهَدِّدُهُ • وَاسْتَيْقَظَتْ لِاَسْوَدِ الْبَرِّ اَضْبُعُهُ کھڑا ہوا کبوتر باز کے ساتھ اور دھمکاتا ہی اوسکو اور دامن چڑھایا واسطے کشتی شیر کفتارون نے

اَصۡبَحَ یَسُدُّ ثُمَّ الْاَ فِیۡ بِاَصۡبِعِہٖ ٭ یَکْفِیۡہِ وَمَاذَا یَلۡاَ فِیۡ مِنۡہُ اَصۡبِعَہٗ ٭ صبح ہوئی اور حال یہ کہ بند کرتا ہی وہ من اژدہا کو
اپنی اونگلی سے یا روکتا ہی اوسکو کیسے ملاقات کرتے ہین اوس سے اونگلیان اوسکی یہانتک شعر ہین
قَضٰی بِتَفْصِیۡلِہٖ وَجُمۡلِہٖ وَاَعۡلَمَنَا مَا ھَدَّدَنَا بِہٖ مِنۡ قَوۡلِہٖ وَفِعۡلِہٖ حکم کیا اپنی تفصیل کے ساتھ اور اجمال کے ساتھ اور جتایا
ہمکو جو کچھ تہدید کی ہمکو اپنے قول اور فعل سے فَبِاللّٰہِ اَتَعَجَّبُ مِنۡ ذُبَابَۃٍ تَطِنُّ بِاُذُنِ فِیۡلٍ وَبَعُوۡضَۃٍ تَعُدُّ فِی التَّمَاثِیۡلِ
پس قسم ہی خدا کی تعجب کرتا ہون مین اوس مکھی سے جو ہاتھی کے کان مین بھنبھناتی ہی اور اوس مچھر سے جو تصویرون مین
گنا جاتا ہی وَقَدۡ قَالَھَا قَبۡلَکَ قَوۡمٌ اٰخَرُوۡنَ فَدَمَّرۡنَا ھُمۡ وَمَا کَانَ لَھُمۡ نَاصِرُوۡنَ ہر آئینہ کہی ہی یہ بات پہلے تجھسے
دوسرے قومون نے سو ہلاک کیا ہمنے اونکو اور کوئی مددگار اونکا نہوا اَمۡ لِلۡحَقِّ تَدۡحَضُوۡنَ وَلِلۡبَاطِلِ تَنۡصُرُوۡنَ
آیا حق کو تم لغزش دیتے ہو اور باطل کی مدد کرتے ہو وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ اور بہت جلدی
جانینگے وہ لوگ جو ظلم کرتے ہین کونسے مرجع کو رجوع کیے جائینگے اَمَّا مَا صَدَّرۡتَہٗ بِہٖ قَوۡلَکَ مِنۡ قَطۡعِ رَاسِیۡ
وَقَلۡعِکَ بِقِلَاعِیۡ فِی الۡجِبَالِ الرَّوَاسِیۡ لیکن وہ جو مصدر کیا تونے اوس سے اپنے قول کو یعنی میرا سر کاٹنا اور
میرے قلعے کو کھودنا کہ اونچے پہاڑون مین ہین فَتِلۡکَ الۡاَمَانِیۡ کَاذِبَۃٌ وَخَیَالَاتٌ غَیۡرُ صَائِبَۃٍ
سو یہ آرزوئین تیری جھوٹی اور خیالات ہیچ پوچ ہین فَاِنَّ الۡجَوَاہِرَ لَا تَزُوۡلُ بِالۡاَعۡرَاضِ کَمَا اَنَّ الۡاَرۡوَاحَ
لَا تَضۡمَحِلُّ مِنَ الۡاَمۡرَاضِ پس بیشک جوہر نہین مٹ جاتا ہی اعراض سے جیسے روح نہین مضمحل ہوتی مرضون سے
کو بَیۡنَ قَوِیٍّ وَضَعِیۡفٍ وَدَنِیٍّ وَشَرِیۡفٍ بڑا فرق ہی قوی اور ضعیف اور ادنی اور شریف مین وَاِنۡ
عُدۡنَا اِلَی الظَّوَاہِرِ الۡمَحۡسُوۡسَاتِ وَعَدَلۡنَا عَنِ الۡبَوَاطِنِ الۡمَعۡقُوۡلَاتِ قُلۡنَا اُسۡوَۃٌ بِرَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ
اور اگرچہ ہم چھوڑدین ظاہر اور محسوس باتون اور باطن اور عقلی چیزون کو پھر بھی ہمکو پیروی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی فِیۡ قَوۡلِہٖ مَا اُوۡذِیَ نَبِیٌّ مِثۡلَ مَا اُوۡذِیۡتُ یعنی کسی پیغمبر نے ایسی ایذا نپائی جیسی مین نے
تمسے پائی وَقَدۡ عَلِمۡتُمۡ مَا جَرٰی فِیۡ عِتۡرَتِہٖ وَاَھۡلِ بَیۡتِہٖ وَشِیۡعَتِہٖ اور بیشک تم جانتے ہو جو کچھ اونکی اولاد اور
اہل بیت اور شیعون پر گذرا ہی وَالۡحَالُ مَا حَالَ وَالۡاَمۡرُ مَا زَالَ اور ابھی حال کچھ بدل نہین گیا نہ کوئی کام
مٹ گیا وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ فِی الۡاٰخِرَۃِ وَالۡاُوۡلٰی اور اللہ ہی کیواسطے سب تعریفین ہین عقبی اور دنیا مین
اِذۡ نَحۡنُ مَظۡلُوۡمُوۡنَ لَا ظَالِمُوۡنَ وَمَغۡصُوۡبُوۡنَ لَا غَاصِبُوۡنَ اوسوقت مین ہم مظلوم ہین نہ ظالم اور مغصوب ہین
نہ غصب کنندہ وَقَدۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَھَقَ الۡبَاطِلُ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَھُوۡقًا اور کہہ آیا حق اور بھاگا
باطل بیشک باطل حق سے بھاگتا ہی وَقَدۡ عَلِمۡتُمۡ ظَاہِرَ حَالِنَا وَکَیۡفِیَّۃَ حَالِ رِجَالِنَا اور تم جانتے ہو ظاہر

حال ہمارا اور کیسی ہی لڑائی ہمارے مردونکی وَمَا يَتَمَنَّوْنَ مِنَ الْمَوْتِ وَيَتَقَرَّبُوْنَ مِنْ حِيَاضِ الْفَوْتِ اور وہ
کہ آرزو رکھتے ہین موت کی اور نزدیک ہوتے ہین حوضون فوت سے فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
سو آرزو کرو تم موت کی اگر اپنی بات مین سچے ہو وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالظّٰلِمِيْنَ
اور ہرگز نہین آرزو کرینگے وہ موت کی کبھی اس سبب سے کہ آگے بھیج چکے ہین ہاتھ اونکے اور اللہ خوب
جانتا ہی گنہگارون کو وَفِي الْاَمْثَالِ السَّائِرَةِ اَوْلِلْبَطِّ تُهَدِّدُوْنَ بِالشَّطِّ اور مثل مشہور ہی آیا بط کو ڈرکاتا ہی
دریا سے فَعَبِّئِ لِلْبَلَاءِ جِلْبَابًا وَتَدَرَّعْ لِلرَّزَايَا اَثْوَابًا پس طیار کرو واسطے بلا کے کوئی چادر اور پہن
واسطے مصیبتون کے لباس وَلَا تَكُنْ كَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهِ بِظِلْفِهِ اور مت ہو مثل اوسکے جسنے کریدی
موت اپنی اپنے ناخن سے وَالْجَادِعِ مَارِنَ اَنْفِهِ بِكَفِّهِ اور مت ہو مثل اوسکے کہ کاٹی ناک اپنی اپنے ہاتھ سے
وَاِذَا وَقَفْتَ عَلٰى كِتَابِنَا فَكُنْ مِنْ اَمْرِنَا بِالْمِرْصَادِ اور جب مطلع ہو تو ہمارے نوشتے پر تو رہ ہمارے
کاروبار سے گھات مین وَمِنْ جِبِلَّتِكَ عَلَى اقْتِصَادِ اور تدبیر اپنی سے مضبوط ثُمَّ اقْرَأْ اَوَّلَ النَّحْلِ
وَاٰخِرَ الصَّادِ پھر پڑھ اول سورۂ نحل کا اور آخر سورۂ صاد کا ابيات بِنَا نِلْتَ هٰذَا الْمُلْكَ حَتّٰى تَاَثَّلَتْ
بُيُوْتُكَ فِيْهِ وَسَمَوْا عُمُوْدُهَا + ہمسے پائی تونے یہ سلطنت یہانتک کہ جڑ پکڑی تیرے گھرون نے اوسمین اور
بلند ہوے ستون اوسکے + فَاَصْبَحَتْ تَرْمِيْنَا بِنَبْلٍ قَدِ اسْتَوٰى + مَغَارِسُهَا فِيْنَا وَفِيْنَا جَرِيْدُهَا پس صبح کی تو نے
اس حال مین کہ پھینکتا ہی تو ہمپر وہ تیر کہ تحقیق بہت ہوئی اونکے جمنے کی جگہ ہم مین اور ہم مین ہمواری کی
یہانتک نامہ تھا امامیہ خصوصا اثنا عشریہ انکے علما بیحد بکثرت ہین اور مشاہیر قدما انکے قیس بن سلیم
بن قیس ہلالی اور ابان اور ہشام بن حکم اور ہشام بن سالم اور صاحب الطاق اور ابو الاحوص
اور علی بن مقصور اور علی بن جعفر اور ربان بن سمعان کہ کنیت اوسکی ابو احمد ہی مشہور بجزری اور
ابن ابی عمیر اور عبداللہ بن مغیرہ اور نظیری اور ابو بصیر اور محمد بن حکم اور محمد بن فرح الرجی اور
ابراہیم خزاز اور محمد بن حسین اور سلیمان جعفری اور محمد بن مسلم اور بکیر بن اعین اور زرارہ
بن اعین اور ان دونون کے بیٹے اور سماعہ بن مہران اور علی بن ابی حمزہ اور عیسے اور عثمان اور علی
تینون بنی فضال اور احمد بن محمد بن عبداللہ ابو نصرۃ البزنطی اور یونس بن عبداللہ القمی اور ایوب
بن نوح اور حسن بن عیاش بن الجریش اور علی بن مظاہر واسطی اور احمد بن اسحاق اور جابر جعفی
اور محمد بن جمہور قمی اور حسین بن سعید اور عبداللہ اور عبیداللہ اور محمد اور عمران اور عبید الاعلے

یہ سب بیٹے علی بن ابی شیبہ کے اور اولاد انکی اور دادے انکے اور اس فرقے مین جو مصنف گذرے ہین یہ ہین صاحب معالم الاصول فخر المحققین اور محمد بن علی الطرازی اور محمد بن علی الجیاعی ابو الفتح کراجکی اور کفعمی اور جلال الدین حسن بن احمد شیخ اور شیخ مقتول اور محمد بن حسن الصفار اور ابان بن بشیر البغال اور عبید بن عبد الرحمن خشعمی اور فضل بن شادان قمی اور محمد بن یعقوب الکلینی الرازی اور علی بن بابویہ قمی اور حسین بن علی بن بابویہ قمی اور محمد بن علی بن بابویہ قمی اور یہ قمی غیر اوس قمی کا ہی کہ بخاری نے اوس سے استشہاد کیا ہی روایت حدیث شفا مین فِی ثَلٰثٍ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَشَرْبَةِ عَسَلٍ وَکَیَّةِ بِنَارٍ کتاب طب مین اپنے صحیح سے اور کہا ہی وَرَوَاہُ الْقُمِّیُّ عَنْ لَیْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ یعنی روایت کیا اوسکو قمی نے لیث سے لیث نے مجاہد سے کسواسطے کہ یہ بابویہ قمی اہل قرن چہارم سے ہی اور لیث اہل قرن دوم سے پھر لیث کو اسنے کیونکر دیکھا ہوگا جو اوس سے روایت کی اور اگر رواہ عن لیث کو ارسال اور روایت بالواسطہ پر قیاس کریں حال آنکہ خلاف مشہور بخاری کے ہی ایسے مقامات مین پھر بھی درست نہین ہوتا اسلیے کہ وفات بخاری کی وسط تین صدی مین ہی بس ابن بابویہ اوس سے پیچھے ہی بہت دنون پھر کیونکر اس سے استشہاد ہو سکتا ہی وَلَنِعْمَ مَا قِیْلَ فِیْ مِیْلَادِ الْبُخَارِیِّ وَوَفَاتِهٖ وَسِنِیْ عُمُرِهٖ وَلَدَ فِیْ صِدْقٍ وَعَاشَ حَمِیْدًا وَمَاتَ فِیْ نُوْرٍ یعنی کیا خوب کسی نے کہا ہی پیدا ہونے اور وفات پانے بخاری اور اوسکی عمر کے برسون مین پیدا کیا گیا صدق مین اور زندگی کی ستودہ اور مرا نور مین یعنی جیسے کہ عدد ہجری صدق اور نور کے ہین کہ صدق کے ایک سو چورانوے ہین اور نور کے دو سو چھپن پس باسٹھ برس کی عمر ہوئی اس مقام مین بعض کو بزرگان متاخرسے عبارت سمعانی کی سمجھنے مین غلطی پڑی ہی ایسا گمان کیا ہی کہ یہ قمی وہی قمی ہی کہ بخاری نے اس سے استشہاد کیا ہی بہتر یہ ہی کہ یہان عبارت سمعانی کی نقل اور منشا غلطی بیان کیا جاے قَالَ السَّمْعَانِیُّ فِی الْمَنْسُوْبِیْنَ اِلٰی قُمَّ وَاَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ بَابَوَیْهِ الْقُمِّیُّ نَزَلَ بَغْدَادَ وَحَدَّثَ بِهَا عَنْ اَبِیْهِ وَکَانَ مِنْ شُیُوْخِ الشِّیْعَةِ وَمَشْهُوْرِی الرَّافِضَةِ رَوٰی عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ النِّعَالِیُّ وَیَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعْدٍ الْقُمِّیُّ اِسْتَشْهَدَ بِهِ الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِهٖ فِیْ کِتَابِ الطِّبِّ فَقَالَ فِیْ حَدِیْثِ الشِّفَاءِ فِیْ ثَلٰثَةٍ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَشَرْبَةِ عَسَلٍ وَکَیَّةِ بِنَارٍ رَوَاہُ الْقُمِّیُّ عَنْ لَیْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمِنْهُمُ الْاُسْتَاذُ الْعَمِیْدُ اَبُوْ طَاهِرٍ سَعْدُ بْنُ عَلِیِّ ابْنِ عِیْسَی الْقُمِّیُّ صَارَ وَزِیْرًا لِلسُّلْطَانِ السَّنْجَرِ ابْنِ مَلِکْ شَاهٍ اِلٰی اٰخِرِ مَا قَالَ هٰذِهٖ عِبَارَةُ الْاَنْسَابِ وَصَرَّحَ شُرَّاحُ الْبُخَارِیِّ بِاَنَّ الْقُمِّیَّ الَّذِیْ اسْتَشْهَدَ بِهِ الْبُخَارِیُّ هُوَ یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

ابن سعد القمی لا ابن بابویہ والضابط لہ فی کتاب الانساب ان یعطف احد المنسوبین بنسبۃ واحدۃ علی آخر بواو عطف مکتوبۃ بالحمرۃ فلعل ناسخ نسختہ ذلک البعض شبہا فلتب تلک الواو بالسواد حتی ظن من رواہ ابن بابویہ وان ما بعدہ وھو قولہ استشہد بہ البخاری مما یتعلق بحال ابن بابویہ والواقع لیس کذلک بل تمت ترجمۃ ابن بابویہ الی قولہ روی عنہ محمد بن طلحۃ النعالی وابتدأ بقولہ ویعقوب بن عبداللہ ابن سعد استشہد بہ البخاری فی ترجمۃ اخری وکل ھذا انشاء من غلط الناسخ وتصرف للنساخ اشد تغلیطا من ھذا القدر واللہ العاصم عن کل ذلک ترجمہ کہا سمعانی نے اون لوگون کے مقدمے مین جو نسبت کیے جاتے ہین طرف قصبہ قم کے اور ابو جعفر نے کہ محمد بن علی بن حسین بابویہ قمی بغداد مین آیا اور اپنے باپ سے حدیثین بیان کین اور یہ بزرگون شیعہ سے تھا اور رافضیون مین مشہور روایت کی اوس سے محمد بن طلحہ نعالی نے اور یعقوب بن عبداللہ بن سعد قمی نے کہ استشہاد کیا اوس سے بخاری نے اپنے صحیح مین بمقام کتاب الطب سو کہا حدثنا ہی الشفاء فی ثلثۃ تا آخر حدیث کہ عبارت مین مذکور ہی روایت کیا اسکو قمی نے لیث اور مجاہد اور ابن عباس اور استاد عمید ابو طاہر یعنی سعد بن علی بن عیسی قمی سے کہ یہ وزیر سلطان سنجر بن ملک شاہ کا تھا جو کچھ کہ آخر اوسنے کہا ہی یہ عبارت انساب کی ہی اور تصریح کی ہی شارحین بخاری نے اسطور پر کہ بیشک وہ قمی جس سے بخاری نے استشہاد کیا ہی وہ یعقوب بن عبداللہ بن سعد قمی ہی نہ ابن بابویہ اور ضابطہ تحریر انساب کا یہ ہی کہ ایک دو منسوبون سے بنسبت واحد جو عطف کیا جاتا ہی بواو حرف عطف کے تو وہ واو سرخی سے لکھی جاتی ہی بس شاید لکھنے والیکو اس قسم کے بعض شبہے ہین جب تو اوسنے اس واو کو سیاہی سے لکھا یہانتک اوسنے گمان کیا اوس شخص کو جو روایت کی اوسنے اوسکے ابن بابویہ سے اور اس قول کو استشہد بہ البخاری جو مابعد اوسکے ہی اس قسم سے گمان کیا کہ متعلق بحال بابویہ ہی اور واقع مین ایسا نہین ہی بلکہ تمام ہو گیا ترجمہ ابن بابویہ کا اس قول روی عنہ محمد بن بابویہ النعالی تک اور شروع ہوا موافق اوسکے قول کے ویعقوب بن عبداللہ بن سعد استشہد بہ البخاری ترجمہ دوسرا اور یہ سب باتین پیدا ہوئین غلطی ناسخ اور تصرف نساخ سے کہ اشد غلط کرنا ہی اس قدر سے اور اللہ بچانیوالا ہی ہر لغزش سے انتہی اب ہم پھر اصل مطلب پر آئے کہ اور علماے اثنا عشریہ اور انکے مصنفین سے عبیداللہ بن علی حلبی ہی اور علی بن مہربان اہوازی اور سالار علی بن ابراہیم قمی اور ابن براح اور ابن زہرہ اور ابن ادریس کہ ابیات افترائی اسکے شافعی پر ہین جو باب دوم مین گذرے

کہ مشارکت کنیت نے اوسکو اس افترا پر دلیر کیا حالانکہ اپنے زعم مین جھوٹ سے صریح اجتناب کیا ہی اور نیز انکے مصنفون سے حسن کیدری ہی اور معین الدین مصری اور ابن جنید اور حمزہ اور ابو الصلاح اور ابن مشرعۃ الواسطی اور ابن عقیل اور غضایری اور کشی اور نجاشی اور ملا حیدر آملی اور برقی اور محمد بن جریر طبری آملی اور ابن ہشام دیلمی اور رجب بن رجب بن محمد البرسی الحلی اور ابن شہر آشوب سروی مازندرانی اور منتخب الدین ابو الحسن علی بن عبد اللہ کہ پوتا علی بن حسین بن بابویہ قمی کا ہی پانچ واسطے کے ساتھ اور طبرسی اور محمد بن احمد بن یحیی بن عمران اشعری صاحب نوادر الحکمۃ اور شیخ مقتول اور محمد بن مکی اور سعد بن عبید اللہ جسکی کتاب الرحمۃ ہی اور محمد بن حسن بن ولید اور شیخ ابن بابویہ اور احمد بن فہد اور میثم بن میثم البحرانی اور عبد الواحد بن صیفی نعمانی اور ابو عیسی الوزان اور ابن راوندی اور مسیحی اور ابو عبد اللہ محمد بن نعمان ملقب بشیخ مفید اور عبید بابا ابن المعلم اور سید مرتضی اور سید رضی اور ابو جعفر محمد بن حسن طوسی جسکا لقب شیخ الطائفہ ہی اور اوسکے نواسے علی بن موسی بن طاؤس اور احمد بن طاؤس اور جمال الدین ابو علی بن حسن بن یوسف بن مطہر حلی جو علامہ حلی کرکے مشہور ہی اور اوسکا بیٹا فخر الدین محقق حلی جسکا لقب ہی اور نصیر الدین بن محمد طوسی مشہور بخواجہ نصیر اور ابو القاسم نجم الدین بن سعید صاحب شرائع اسکا لقب محقق ہی اور تقی الدین بن داؤد اور سدید الدین محمود حمصی اور رضی الدین بن طاؤس اور جمال الدین بن طاؤس اور اسکا بیٹا غیاث الدین اور مقداد اور علی بن عبد العال اور اسکا داماد میر باقر اور زین الدین مقتول اسکا شاگرد بہاؤ الدین محمد عاملی اور خلیل قزوینی شارح عدۃ اور تقی مجلسی شارح من لایحضرہ الفقیہ اور اسکا بیٹا باقر مجلسی صاحب بحار الانوار اور یہ خاتم مؤلفان اس فرقے کا ہی اور معتمد علیہ اس گروہ کا کہ اگلی جو کچھ روایتین کہ اسکی جانچ پرکھ سے گذر کے کھرے اور کامل عیار ہوگئے ہین انکے نزدیک ایسی ہین جیسے وحی آسمان سے اوتری بلکہ بالفعل اگر انکے مذہب کو مذہب باقر مجلسی سے کہا جاے تو بہت ٹھیک ہو اوس سے کہ قدما اور سابقین سے نسبت کیا جاے اور سوا ان علماے مذکورین کے اور علما بھی ہین جنھون نے علم دینی مین تکلم نہین کیا ہی مثل صدر الدین شیرازی اور آخون حسین خوانساری اور حبیب اللہ مشہدی اور ابو القاسم فندرسکی استاد ملا محمود جونپوری صاحب شمس بازغہ مگر بعض انسے مذہب اور کلام مین گفت و شنید رکھتے ہین البتہ اس فرقے نے عوام کے نزدیک کچھ اعتبار پیدا کیا ہی مثل قاضی نور اللہ شوستری اور ملا عبد اللہ مشہدی صاحب اظہار الحق اور ملا رفیع واعظ صاحب ابواب الجنان اب جو انکے علما کے نامون کی گنتی ہم گن چکے لازم ہی کہ انکی کتابون معتمد اور مشہور کو بھی گنائین کہ علم ان علما کا انھین کتابون مین ہی لوٹ پوٹ کے انھین کتابون سے نقل اور اخذ کرتے ہین بدون مراجعت کے متصور نہین پس اول جسنے اس فرقے مین اخبار تصنیف کی

سلیم بن قیس ہلالی ہی کہ کتاب وسکی معتمد علیہ تمامی گروہ شیعو نکی ہی اوسکو علق نفیس جانتے ہین علق کے معنی خون بستہ اور زلو ہندی جونک اور نہایت خواہش سے بڑی بڑی قیمت کو لیتے ہین سبائیہ انکی کوئی کتاب نہین ہی مگر بعض سفیہون نے انکی مدح حضرت امیرؓ اور بیان علامات الوہیت اور خوارق عادات مین اونکے اور یہ کہ وہ شہید نہین ہوے آسمان پر زندہ تشریف لیگئے اور پھر آسمان سے اوترنے کی اور حلولیت فی الجملا ؟ اسمین کچھ تصنیف اور جمع کین ہین خلاصہ انکے تقریر کا جو انکی اپنی تصانیف مین ہی یہ کہ حق تعالی آسمان مین ایک روح تھا سو اوسنے اول آدم کے قالب مین حلول کیا اور نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي کو اسپر قیاس کرتے ہین یعنی پھونکی مین نے آدم مین بعض روح اپنی بعد اوس سے قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ اور بَطْنًا بَعْدَ بَطْنٍ انبیا اور اولیا کے جسمو نمین اوتار لیتا ہوا جناب امیر اور اونکی ذریات طاہرہ تک پونہچا کیسانیہ انکی بھی کتاب نہین مگر چند دروغ محمد بن حنفیہ کے حال اور خوارق اور کرامات اور لڑائیان دیوون اور پریون اور تسخیر جنون سے جمع کیے ہین جیسے قصہ امیر حمزہ کا کہ قصہ گویون اور افسانہ خوانون مین زبان زد ہو رہا ہی اور اسی ضمن مین نصوص حضرت امیرؓ کے اونکی خلافت پر اور اونکی اولاد کی خلافت پر بھی ذکر کرتے ہین زیدیہ ابتدای معاملہ مین انکی بھی کوئی کتاب نتھی اصول مذہب مین یہ لوگ خوشہ چین معتزلہ کے تھے فروع مین زلہ بردار حنفیہ کے چند مسائل مین کہ خلاف اصول و فروع ان دونون مذہبون کے تھے روایتین سینہ بسینہ اپنے امامون سے لاتے تھے لیکن نہایت قلیل پھر بعض علمانے انکے مسائل فقہیہ مین اجتہاد شروع کیا اور مسائل مین بہت خلاف حنفیہ سے کر کے اپنے مجتہدات کو جمع کیا اوس وقت سے تصنیف کتابون کی انمین بھی مروج ہوئی اور رفتہ رفتہ اصول و فروع مین بہت سی تصنیفات درست کی چنانچہ جملہ کتب فروع سے انکی کتاب الاحکام ہی کہ شرفاے بلاد یمن اور حجاز مین پائی جاتی ہی اور اصول کی کتاب سے عقیدۃ الالباس ہی کہ خوب مدلل اور مبوب و مفصل لکھی ہی شیخ ابراہیم کردی مدنی نے بطور جرح کے اوسپر شرح لکھی ہی بسوط کہ نام اوسکا نبراس ہی اور حدیث و اخبار کی بھی کتابین بہم پونہچائی ہین اسماعیلیہ کے قبل دولت عبیدیین سے کوئی کتاب نتھی مگر کتاب البیان باطنیہ جسکا باب اول مین ذکر کیا گیا لیکن بعد خروج مہدی اور قیام اوسکی سلطنت اور تسلط اوسکی اولاد کے مصر و مغرب پر بہت کتابین انمین بھی تصنیف ہوئین اور عمدہ مصنف انکا نعمان بن محمد بن منصور قاضی ہی اونمین سے ایک کتاب ہی اصول المذاہب اور کتاب الاخبار فی الفقہ اور کتاب الرد علی المخالفین کہ اسمین چارون فقیہون پر رد کیا ہی ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک اور ابن شریح اور کتاب اختلاف الفقہا اس کتاب مین بزعم خود نصرت مذہب اہل بیت کی کی اور کتاب الانتصار فی الفقہ اسمین بھی یہی مضمون منظور نظر ہی اور کتاب المناقب و المثالب

اور کتاب ابتداء الدعوة العبیدیہ جب سلطنت انکی بگڑی اور تسلط جاتا رہا یہ کتابین بھی سب خراب برباد ہوگئین اب اونکا کوئی نشان نہین پایا جاتا مگر بلاد عدن اور بعض نواحی یمن مین کہ اس مذہب کے لوگ وہان ہین علماے اہل سنت نے بعض مسائل انکے مذہب کے جو فروع واصول مین ہین انکی کتب معتبرہ مصنفہ سے نقل کیے ہین بعض اونسے نقل کیے جاتے ہین تا نمونہ ہو کہ جوہر اونکے سخن کا اوس سے دریافت ہوسکے کہتے ہین یجب اَنْ یکُونَ الْاِمَامُ مَعْصُوْمًا عَنِ الْمَعَاصِیْ عِنْدَ الْوِلَایَةِ لَا قَبْلَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَبْلَهَا واجب ہے یہ کہ امام معصوم ہو معاصی سے وقت امارت کے نہ قبل اوس سے اور بعض نے کہا قبل اوس سے اور یہ بھی کہتے ہین اِنَّ نَصَّ اِمَامٍ عَلٰی شَیْءٍ ثُمَّ عَلٰی نَقِیْضِہٖ فَالثَّانِیْ نَاسِخٌ لِلْاَوَّلِ عِنْدَ الْمَهْدَوِیَّةِ وَالْقُدَمَاءِ وَقَالَتِ النِّزَارِیَّةُ یُعْمَلُ بِالْاَوَّلِ وَیُلْغَی الثَّانِیْ بیشک نص کی امام نے کسی چیز پر پھر اوسکی نقیض پر تو دوسرا حکم ناسخ اول کا ہے مہدویہ اور قدما کے نزدیک اور نزاریہ کہتے ہین کہ اول پر عمل ہوتا ہے اور دوسرا لغو ہے اور کہتے ہین کہ جب امام کوئی حکم کرے ہر مومن اور مومنہ پر اوسکی تابعداری لازم ہے گو اونکے خلاف مرضی ہو مثلاً اگر کسی عورت کو کسی مرد بے عورت کے حوالے کرے یعقد دونون پر لازم ہو جاے فسخ نہین کر سکتے ایسے ہی جمیع معاملے بیع اور اجارے کے اور سوا انکے فقیہ عمارہ یمنی نے کہ شاعر مشہور ہے روایت کی کہ سیدہ بیٹی احمد بن جعفر بن احمد صلیحیہ کی کمال حسین جمیل ادب ور قابلیت اور ظرافت اور زیرکی مین مشہور تھی یہانتک کہ اوسکو اہل یمن بلقیس الاسلام کہتے تھے شوہر اوسکا مکرم صلیحی بادشاہ یمن کا تھا کہ دار الغرور شہر ذی جبلہ بنایا ہوا اوسکا ہے اتفاقاً بعد وفات اوسکے سبا ابن احمد بن مظفر صلیحی ملک یمن پر مسلط ہوا چاہا کہ سیدہ کو اپنی جورو بنالے اسواسطے کہ کمال تسلط اور استقلال اسکی بادشاہت کا اسی مین تھا اور وہ انکار وامتناع کرتے تھے یہانتک کہ ارادہ جدال وقتال کا ہوا دونو طرف سے اسباب لڑائی کا مہیا کیا گیا سبا کے مصاحبون نے اسکو مشورہ دیا کہ لڑائی مین خطرہ ہے سہل تدبیر اسکام کی یہ ہے کہ اس مقدمے مین ایک عرضی مستنصر عبیدی کو کہ مالک مصر کا تھا اور اہل یمن اوسوقت مین اوسیکی دعوت پر قائم تھے بھیجے سبا نے ایسا ہی کیا دو آدمیون معتمد کو مع نذر و پیشکش لائق کے مستنصر کے پاس روانہ کیا اور تمام قصہ لکھا مستنصر نے ایک معتمد اپنے خواجہ سراون سے ہمراہ ان دونو قاصدون کے بھیجا وہ خواجہ سرا تمام سردارون اور امراے یمن کو اپنے ساتھ لیکے سیدہ مذکورہ کے پاس گیا اور سبکو اوسکے گھر کے دروازہ پر کھڑا کرکے اوس سے کہا کہ امیر المومنین مستنصر نے تجکو امیر الامرا ابو حمیر سبا ابن احمد بن مظفر کی جورو کیا اسپر کہ یہ جو کچھ حاضر لایا ہے اور وہ ایک لاکھ دینار نقد اور پچاس ہزار دینار کے جنس تھی یعنی پوشاک اور زیور اور آلات اور تحف وہدایا اور یہ بھی امیر المومنین نے فرمایا ہے مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

اَمراً اَن یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا یعنی نہین لائق ہی کسی مومن کو اور نہ کسی مومنہ کو جسوقت کہ حکم کیا اللہ اور اوسکے رسول نے کسی کام کا یہ کہ ہوا اونکو اختیار اپنے کام سے اور جسنے نافرمانی کی اللہ اور اوسکے رسول کی سو بیشک بھٹکگیا بہک جانا لیے سرکا سیدہ مذکورہ نے چار ناچار بپاس اپنے مذہب کے اس عقد کو مان لیا لیکن باہم موافقت نہوئی ہمیشہ کدورتین ہین جیساکہ تواریخ مین مذکور ہی اور کہتے ہین کہ امام کو چاہیے کہ حضرت موسیٰ کیطرح جناب باری سے ہمکلام ہو اور حاکم عبیدی اس معاملے مین اپنے حق مین اونچے اونچے دعوے کرتا تھا اکثر کوہ طور پر جاتا تھا اور یہ کہتے ہین کہ امام کو علم غیب لازم ہی اور یہ قول اثناعشریہ کا ہی اور انکے مسائل فروعی سے یہ ہی کہ لفظ علی کو درود مین آل مین داخل کرنا نہین چاہیے مثلاً اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد کہ اسکا داخل کرنا حرام ہی اور روایت کرتے ہین مَنْ فَصَلَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اٰلِیْ بِعَلٰی لَمْ یَنَلْ شَفَاعَتِیْ یعنی جسنے فصل ڈالی مجھمین اور میری آل مین علی سے نہین پائیگا شفاعت میری یہ روایت سراسر افترا اور بہتان ہی اور نکاح اٹھارہ عورتونکا ایک مرد سے جائز گنتے ہین اور اس آیت کو سند پکڑتے ہین فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ معنی یہ کہ پس نکاح کرو جو کوئی خوش آئے تمکو عورتون سے دو دو اور تین تین اور چار چار یہ کہتے ہین دو دو جمع کرنیسے چار ہوئین اور تین تین سے چھہ اور چار چار سے آٹھہ پس مجموع اٹھارہ ہوئین ایک شخص نے اہل سنت سے اسکے جواب مین کہا ہی کہ ایک عورت سے نکاح کرنیمین تو کچھہ شبہ ہی نہین ہی پس تقدیر کلام یہ ہی فانکحوا ما طاب لکم من النساء احاد و مثنیٰ وثلث و رباع احاد یعنی ایک ایک تو اس حساب سے بیس ہوئین نہ اٹھارہ انصاف کی بات ہی اور بلاتعصب کے یہ معنی اس آیت سے سمجھنا ایسی تحریف کلام الٰہی کی کرنا ہی کہ جسمین کچھہ آڑ نہین اور اللہ کی کتاب کیا ہی لڑکونکا کھلونا بنایا ہی کہ عرفاً اور لغتاً اور شرعاً اور عقلاً سب طرح خلاف عرفاً اس سببسے کہ مثلاً کوئی شخص اپنے خدمتگار کو ایک خوان پُر از نان دیکر کہے کہ ان روٹیونکو دو دو اور تین تین اور چار چار کرکے فقیرونپر تقسیم کردے اور وہ باہر نکلے اٹھارہ ایک فقیر کو دیدے اور اٹھارہ دوسرے کو تو وہ شخص اس خدمتگار پر غصہ کریگا یا نہین کہ میرے حکم کے خلاف تونے کیون کیا اور تمام عاقل اور فہیم اس غصے مین اوسکی خطا نہین پکڑسکتے بلکہ مصیب جانینگے اور لغتاً یہ کہ لفظ مثنیٰ نکلا ہوا اثنین اثنین سے ہی بدون حرف عطف نہ اثنین واثنین سے پس دوبارہ جو اثنین ہی یہ تکرار اول کی ہی گویا بعینہ وہی تاتوہم تشریک جمع کا دفع ہو یعنی یہ نہین کہ دو کے ساتھہ دو اور ملالو اور حرف عطف کا جو درمیان مثنیٰ اور ثلاث کے واقع ہی واسطے شرکت معطوف و معطوف علیہ کے ہی حلت نکاح مین کہ دو سے بھی

حلال ہی اور انکے ساتھ تین سے بھی پس معنی کلام کے یہ ہین کہ یہ عدد بھی حلال ہی اور وہ عدد بھی چنانچہ جملہ معطوفات
مین یہی معنی سمجھے جاتے ہین نہ اکھٹے اور تلفیق یعنی جمع کرنا اور ترتیب دینا کہ یہ معنی لفظ مع کے ہین تو واو اور دیگر
حروف عاطفہ کے پس نہین سمجھا جاتا کہ دو کے ساتھ تین اور تین کے ساتھ چار تا نو ہو جاوین کہ خلاف مقصود
ہین اور اگر یہان معنی مع کے سمجھے جائین اگرچہ خلاف عربیت کے ہین تاہم مدعا حاصل نہین ہوتا کسواسطے کہ درصورت
تداخل مجموعین کے اقل بسبب اکثر کے ساقط ہو جاتا ہی جیسے رَأَیْتُ بَنِیْ هَاشِمٍ مَعَ قُرَیْشٍ مَعَ کِنَانَةٍ مَعَ مُضَرٍ
اگر کوئی کہے کہ ہو سکتا ہی اثنین اثنین مین حرف عطف منظور ہو اور لفظا حذف کیا ہو کسواسطے کہ حذف حروف
عطف کا جائز ہی جیسا کہ قول ایک شاعر اثنا عشریکا ہی **ابیات** اَیُّهَا السَّائِلُ عَنْ مَذْهَبِیْ ✤ مَذْهَبِیْ السُّنَّةُ لَا کَعْکَعَةٌ
قَالَ فَمَنْ بَعْدَ مُضِیِّ النَّبِیِّ ✤ سَیِّدُنَا بِالْحُجَجِ الْمُقْمَعَةِ ✤ قُلْتُ مَنْ قَرَّتْ بِهِ عَیْنُهُ ✤ فِیْ بَیْتِهِ ابْنَتُهُ الْمُرْضِعَةُ ✤
قَالَ فَمَا عِدَّةُ اَعْلَامِهِمْ ✤ هَاتِ لِیَ الْقَوْلَ لِکَیْ اَسْمَعَهُ ✤ قُلْتُ لَهُ عِدَّةُ اَعْلَامِهِمْ ✤ اَرْبَعَةٌ اَرْبَعَةٌ اَرْبَعَةٌ اَرْبَعَةٌ ✤
کہ بعد تکرار اربعہ سے اثنا عشر ارادہ کیا ہی بحذف واو عطف یعنی چار اور چار اور چار کہ بارہ ہوے **ترجمہ اشعار**
اے وہ شخص کہ میرے مذہب کو پوچھتا ہی مذہب میرا سنت ہی بے تردد پھر پوچھا کہ بعد گذرنے پیغمبر کے ہمارا سردار
بدلائل سرشکن کون ہی مین نے کہا وہ ہی جس سے اونکی آنکھین ٹھنڈی تھین کہ اونکے گھر مین تھین اونکی بیٹی
شیر دہ پھر پوچھا کیا شمار ہی اونمین بزرگو نکا اگر جانتا ہی تو میرے سامنے بات کرتا مین اوسکو سنون تو مین نے کہا
کہ شمار اونکا چار ہی چار ہی چار انتہی ہم کہتے ہین کہ اہل لغت کا فہم اسکو جھوٹا ٹھیراتا ہی اور قول شاعر
اثنا عشری کا واسطے ثبوت مذہب اسماعیلیہ کے لانا صریح خطا کسواسطے کہ سگ زرد برادر شغال کہلاتا ہی
اسکے ساتھ اوسکا قول لائق اعتبار کے نہین کہ شعرای مولدین سے ہی عربیت مین سوائے مقولات جاہلین اور
مخضرمین کے سند نہین ہوتا جیسا کہ اپنے موقع پر مقرر ہی اور معہذا ضرورت شعری مین یہ لوگ ایسی چیزون کے
مرتکب ہوتے ہین کہ سعۃ کلام مین جائز نہین ہی اور نیز اس اثنا عشری نے ان شعرون مین بنائے کلام تقیہ پر
رکھی ہی جیسا کہ مَذْهَبِیْ السُّنَّةُ اور فِیْ بَیْتِهِ ابْنَتُهُ صریح تقیے کو بتاتا ہی پس یہ کلام بھی اس طور پر آیا ہی کہ مدلول لغوی اوسکا
مذہب اہل سنت کا ہو یعنی قبول بخلافت خلفاے اربعہ رض پس تکریر اربعہ اوسکے کلام مین بھی واسطے تاکید کے ہی
شرعا بدینوجہ کہ اگر یہ بات منظور ہو تو یہ بات ضرور لازم آئے کہ کمتر اس عدد سے نکاح جائز نہو اسواسطے کہ لفظ
مثنی یا معطوفات خود حال واقع ہوا ہی اور حال باجماع اہل عربیت قید عامل کے ہوتا ہی جیسے اضرب زیدا راکبا
یعنی بحالت غیر سوار کوب مارنا اوسکا جائز نہین ہی اور حرف واو جمع اور تلفیق معطوفات کے معنی مین ہونا تشریک

اونکے حکم مین تو حال نکاح کا بھی مقید ہوگا اس اعداد کی جمع اور تلفیق کے ساتھ اور یہ باطل ہی بالاجماع اور جب
یہ بات ہی تو یہ بھی ہونا چاہیے کہ کسی فرشتے کے اٹھارہ پر سے کم نہون بقولہ تعالی جاعل الملئکۃ رسلا اولی اجنحۃ
مثنی وثلث وربع یعنی اللہ تعالی نے فرشتے پیدا کیے ہین اون فرشتون مین جو فرشتے کہ رسول ہین دو دو اور تین تین
اور چار چار بازو والے ہین اسواسطے کہ آیت شریف مین لفظ الملائکہ محلی باللام ہی اور یہ لام مفید معنی استغراق ای
جمیع ملایک اور عقلا یہ کہ ظاہر صورت یہ تھی کہ فرماتے فانکحوا ما طاب لکم من النساء ثمانیۃ عشر پس مختصر لفظ
چھوڑ کے غیر مختصر لانا اور طول طویل کرنا یہ تو ایسی حرکت ہی جیسے طفل کتب بھی نہ سین اور ایسی بات ہی جیسے ایک
اسماعیلی سے پوچھا کہ تیری ناک کہان ہی وہ اپنا ہاتھ پیچھے کو لیگیا اور بڑی مشقت سے گھما کے دوسری طرف لایا
اور ناک پر رکھکے بتایا کہ یہ ہی معاذ اللہ ایسی حرکت شنیع نامعقول کی نسبت ذات باریتعالی سے کرنا کہ جسنے
کلام اپنا واسطے ہدایت عام کے نازل فرمایا ہی کسدرجہ حماقت ہی اگر کسی جلسۂ عام مین کسی شخص سے پوچھین کہ تیری
کتنی عمر ہی اور اٹھارہ برس کی بتائی اسطور سے کہ دو دو اور تین تین اور چار چار تو یقین ہی کہ ساری مجلس اوسپر
ٹھٹھا ماریگی اور ہنسیگی بعض اسماعیلیہ کہتے ہین کہ نکاح فقط نو عورتون تک جائز ہی یہ اتنا ہی سمجھے ہین کہ مثنی
اور ثلاث اور رباع ہین جو واو حرف عطف کا آیا ہی ان تینون لفظون کے ساتھ معنی عطف کے ملحوظ نہین ہین
نہ کچھ درمیان حرف عطف وحرف جمع کے تفرقہ کیا ہی لیکن اسماعیلیہ سے جو فرقہ باطنیہ ہی انکی کتابین بہت ہین
انا نجملہ کتاب البیان ہی تصنیف غیاث کہ حال اوسکا سابق مذکور ہوا اور کتاب تاویل الاخبار اور کتاب التاویلات
منسوب بناصر خسرو نزاریہ کی بھی بہت کتابین ہین مصنف اونکا ابن صباح ہی اور نصیر الدین طوسی صاحب تجرید
ہرچند کہ یہ طوسی فرقہ اثنا عشریہ سے ہی لیکن بحکم بعض سلاطین نزاریہ کے کتابین اس مذہب مین تصنیف کی ہین اور
جو کہ سلطان جلال الدین اپنے باپ دادا کے مذہب پر نتھا اوسنے تمام کتب خانہ اپنے باپ دادا کا جلا ڈالا اور
بھی بچا ئین فتنہ چنگیزیہ مین نیست ونابود ہوگئین اور جو انکے فرقے بھی مگر امامیون کی سرکار چنگیزیون مین
گھس بیٹھ بہت تھی اسواسطے اونکے دور دورہ مین یہ لوگ خوب پھیلے پھوٹتے رہے اور مذہب انکا مروج ہوگیا
بس وجہ اوسکی یہی کہ اوسوقت مین اسلام کو ضعف تھا انکو قوت ہوگئی اب ہم امامیہ کی کتابون کا ذکر کرتے ہین
انکی انواع فنون مین کتابین ہین کیا کلام اور کیا تفسیر وحدیث اور کیا اصول اور فروع فقہ الغرض تصانیف
بیشمار ہین اور بہت کتابین ہین لیکن انکے مذہب اور کلام مین اول مصنفات ہشام بن حکم سے ہین کہ پہلے کتب
کلامیہ انکے اسی سے ہین اور مؤلفات ہشام بن سالم اور مؤلفات محمد بن نعمان صیرفی صاحب الطاق اور مصنفات

ابن جمہور ہلالی اور مصنفات ابوالاحوص علی بن منصور اور مؤلفات حسین بن سعید اور کتابین فضل بن شاذان قمی کی
کہ اسکی کتابون سے کتاب القائم نہایت مشہور اور انکے نزدیک معتبر ہی اور کتابین ابو عیسی وراق کی اور کتابین ابن
راوندی اور مسیحی کی اور کتاب الیاقوت اور کتابین محمد بن حسن صفار کی مانند بصائر الدرجات وغیرہ کے اور کتاب
علی بن مظاہر واسطی کی اور کتاب التوحید علی بن بابویہ کی اور اعتقادات اوسکے کہ اعتقادات صدوق کرکے مشہور ہی
اور کتاب التوحید حسین بن علی بن بابویہ کی اور کتاب الشافی مرتضی کی امامت مین اور کتاب محمد بن جریر طبری کی
امامت مین جسکا نام ایضاح المسترشد ہی اور کتاب تجرید العقاید طوسی کی اور شرح اسکی مطہر حلی سے اور کتاب الالفین
اور نہج الحق اور منہج الکرامت اور باب حادی عشر یہ سب اوسی طوسی سے ہین اور شرح باب حادی عشر کی
مقداد سے اور قواعد اور نظم البراہین اور شرح اوسکی اور نہج البراہین اور اسکی شرح اور نہج المسترشدین اور اسکی شرح
اور واجب الاعتقاد اور اسکی شرح اور کتاب میثم بن میثم البحرانی اور تقویم اور سوا انکے اور تفسیرین پس ازانجملہ ہی وہ تفسیر
کہ حضرت امام حسن عسکری سے منسوب کرتے ہین جسکو روایت کیا ہی ابن بابویہ نے باسناد اور اسکے سوا اورون نے
باسناد معکی و شبشی کے اور اہل بیت بھی حضرت امام موصوف اور اور امامون سے اس تفسیر مین روایتین رکھتے ہین
چنانچہ درمنثور مین خوب بسط کے ساتھ لکھی ہین اور تفسیر شاہی مین سب مجموع موجود ہین لیکن جو کچھ شیعہ جناب
امامون سے روایت کرتے ہین وہ ہرگز مطابق نہین اور تفسیرون سے تفسیر علی بن ابراہیم اور تفسیر مجمع البیان
طبرسی کی اور تفسیر البیان محمد بن حسن طوسی کی اور تفسیر النعمان اور تفسیر العیاشی اور محیط الاعظم فی تفسیر القرآن الکریم
حیدر آملی کی اور تفسیر کنز العرفان فی احکام القرآن مقداد کی اور تفسیر الاحکام کہ یہ کسی اور کی ہی لیکن کتب اخبار یعنی
حدیثین پیغمبر اور امامونکی پس بقول راوی کہ اسکے ذمہ دار وہی ہین چارسو کتابین تھین چارسو مصنف سے کہ اونکو اصول
کہتے تھے رفتہ رفتہ وہ سب نسخے ضایع ہوگئے ایک گروہ شیعہ نے خلاصہ اون نسخونکا کرکے چند نسخے درست کیے ہین
ازانجملہ ہی کافی محمد بن یعقوب کلینی کی اور تہذیب ابی محمد جعفر بن محمد بن حسن طوسی اور استبصار فی ما اختلف فیہ من الاخبار
یہ بھی اسیکی ہی اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ محمد بن علی بن بابویہ القمی کی جو انکے بیان صدوق کرکے مشہور ہی اور معتبر اور سرایر
اور ارشاد القلوب دیلمی کی اور قرب الاسناد اور کتاب مسائل یعلی بن جعفر کی اور نوادر حسین قمی کی اور جامع برنطی کی اور
کتاب المحاسن برقی کی اور کتاب المسائل اور کتاب العلل ابن بابویہ کی اور دعاء الاسلام اور کشفہ اور مقنع اور مکارم اور
ملہوف اور کتاب العیاشی اور فلاح السائل اور کتاب المناقب یہ سب ابن شہر آشوب سروی مازندرانی کی اور معانی الاخبار
اور مجالس ابن معلم کی اور ارشاد بھی اسیکی اور کتاب الروضہ اور کتاب المجالس ابی علی بن ابی جعفر طوسی کی اور عدۃ الداعی

ابن فہد آور کتاب الطرف ابن طاؤس کی آور کتاب المحاسن ابن بابویہ سے اور فقیہ اور مجالس بھی اوسیکی آور استبصار
ابن مطہر حلی کی ہی آور کتاب انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ابن عیاش کی آور کتاب الخصال کبرتی کی آور کتاب البصائر سعد
بن عبداللہ کی آور اعلام الدین دیلمی کی آور مجمع البیان اور بصائر الصفار اور جامع آور کتاب نوادر ابن بابویہ کی
آور منتخب مجمع البیان آور منتقی الجمان آور کتاب الجرائح والجرائح یہ بھی ابن راوندی کی ہین آور کتاب المحاسن ابی جعفر
طوسی کی آور معانی الاخبار بھی اسیکی آور نوادر الحکمۃ آور کتاب الرحمۃ آور ثواب الاعمال والخصال ابن بابویہ کی
آور کتاب المعراج بھی اوسیکی آور عیون اخبار الرضی بھی اسیکی آور جامع الاخبار والخلاف طوسی کی آور مصباح
بھی اسیکی آور اکمال الدین آور عیون آور عقاب الاعمال والامالی آور ہدایہ آور علل الشرایع اور احکام آور
احتجاج آور مشارق انوار الیقین فی کشف اسرار امیر المومنین آور کتاب اللباب ابن شریفہ واسطی کی یہان
یہ بھی جاننا چاہیے کہ اصول حدیث مین اس فرقے کی کوئی کتاب نہ تھی نہ اس فن کے قواعد پر عمل انکا تھا نہ روایتونکو
محک امتحان پر جانچتے پرکھتے تھے آور بڑی سستی اس معاملے مین کرتے تھے متقدمین انکے اگلے دفترون مین
جو لکھا پاتے تھے بے تلاش اور جستجو اوسکو مان لیتے تھے انکا گمان یہ تھا کہ ہمارے راویون سے کذب وخطا ونسیان
واشتباہ محال ہی جب متاخرین انکے تناقض اور سستی روایات سے مطلع ہوے اہل سنت سے علم اصول
حدیث کا لیکر کمی بیشی بعض قواعد مین کرکے اس فن مین کتابین بنائی ہین تا وضع اور دستور اپنے ہاتھ سے
بھی نہ جاوے اونمین سے بدایہ فی علم الدرایہ ہی آور اسکی شرح اور تحفۃ القاصدین فی معرفۃ اصطلاح المحدثین
ایسی ہی انکے متقدمین کی جرح اور تعدیل مین بھی کوئی کتاب نہتھی اول تالیفات اس فن سے کتاب کشی ہی
نہایت مختصر بعد اسکے کتاب غضایری آور نجاشی اور ابو جعفر طوسی اور رجال الدین بن طاؤس آور کتاب خلاصہ
علامۂ حلی آور ایضاح اسیکی آور کتاب تقی الدین حسن بن داؤد کہ اس فن مین یہ مبسوط واقع ہوے ہین آور
اصول فقہ مین معتمد آور عدہ اور ان دونو کی شرح مشہور ہین آور مبادی علامۂ حلی آور شرح اوسکی آور قواعد
شیخ مقتول اور اسکی شرح کہ مقداد سے ہی آور زبدۃ الاصول اور اسکی شرحین جنمین افضل عراق وخراسان مین
شرح مازندرانی کی ہی آور ہندوستان مین شرح مولوی احمد اللہ سندیلی کی کہ واسطے حصول تقرب اور توسل
صفدر جنگ ابو المنصور خان کے لکھی ہی لیکن کتب فقہیہ انکے سب سے اول فقہ الرضا ہی علیہ السلام آور دوسری قرب المسائل
آور مبسوط آور ارشاد آور منتہی الطلب آور تحریر آور تذکرۃ الفقہا یہ سب ابن مطہر حلی کی آور مقنع ابن بابویہ اور مقنعہ
ابن معلم کی آور کتاب الاشراف اسیکی آور مقنع اور معتبر آور مکارم الاخلاق آور کتاب العلل محمد علی بن ابراہیم کی

اور کنز الفوائد کراجکی کی اور کتاب الافعال اور مدینۃ الع[illegible] بابویہ کی اور مجلس بھی اسیکی اور فلاح السائل اور
[illegible] قمی کی اور لمعہ اور اسکی شرح اور ایضاح اور خلاف اور تحریر اور ارشاد اور نافع اور اسکی شرح اور نہایہ اور قواعد
اور مصباح اور مختصر ابن جنید کی اور فتاوی محقق اور مہذب ابن فہد اور ایضاح القواعد اور منتہی اور شرایع اور اسکی شرحین
مدارک اور مسالک اور سوا انکے اور خلاصہ اور مختلف اور معالم اور مجالس ابن بابویہ کی اور دروس اور ذکری اور بیان
شیخ مقتول کی اور بحار الانوار باقر مجلسی کی اور بہت کتابین ہین کہ ابن بابویہ نے اپنے بزرگونکا حال اونمین ذکر کیا ہی اونکا
کچھہ اثر اور نشان پیدا نہین ہی ایسی ہی نجاشی نے جو اپنے رجال کا حال لکھا ہی اونکا بھی پتہ نہین لیکن یہ کتابین جنکے نام
مذکور ہوے ایران کے شہرون مین رائج و مستعمل ہین اور اکثر یہان بھی ملین اور ملتی ہین **فائدہ** جاننا چاہیے کہ سلسلے
فن انکے جو کلام اور عقائد اور تفسیر سے ہین اخبار کی مدد سے ہین اور مدار انکا اخبار ہی پر ہی اور بالفعل فن اخبار
باجماع اثنا عشریہ سب کتابونمین چار کتابین نہایت صحیح ہین کہ اونکو اصول اربعہ کہتے ہین کافی کہ کلینی کی کہ مشہور ہی
اور من لا یحضرہ الفقیہ اور تہذیب اور استبصار اور خوب تصریح کی ہی کہ جو کچھہ ان چارون کتابون مین ہی اوسپر عمل
واجب ہی اور یہ بھی صراحت کی ہی کہ روایت امامی پر بھی عمل واجب ہی بشرطیکہ سوا اوسکے اصحاب اخبار ہون
چنانچہ ابو جعفر طوسی اور شریف مرتضے اور فخر الدین نے جسکا لقب محقق حلی ہی اسبات سے نص کیا ہی ان دونون
قاعدون کو اپنے ذہن مین محفوظ رکھنا چاہیے کہ بہت کام آوینگے اور کتب اربعہ کی فضیلت مین علمای اثنا عشریہ
مختلف ہین بعض کافی کو اصح کہتے ہین اور ایک من لا یحضرہ الفقیہ کو بعض متاخرین نے انکے جنکا کلام متقدمین مین
ہاتھہ بڑھا ہوا ہی بنہایت کرکے کہا ہی کہ اصول کی کتابون مین احسن کتاب کافی کلینی اور تہذیب اور استبصار ہین اور
اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ حسن ہی بالجملہ مدار تمام انکے مذہب کا انہی چار کتاب پر ہی کہ مسائل فقہیہ اور اصول عقاید
اور مباحث امامت انہین کتابون سے لیتے ہین اور انہین کیطرف رجوع کرتے ہین اب ان کتابونکی اسناد اخبار مین
نظر کرنا چاہیے بیشک ان کتابون مین روایت مجسمہ یعنی جو خداے تعالی کو صاحب جسم کہتے ہین مثل ہشامین اور صاحب
طاق کی ہی اور روایت اون لوگونکی کہ حق تعالی کو ازل مین جاہل بتاتے ہین مثل زرارہ بن اعین اور بکیر بن اعین
اور احولین اور سلیمان بن جعفری اور محمد بن مسلم اور سوا انکے اور روایت بعض لوگون فاسد المذہب کہ معتقد کسی
امام کے نتھے یا منکر امامت امام اپنے وقت کے تھے جیسے بنی فضال اور ابن مہران اور ابن بکیر اور سوا اونکے اور
روایت بعض وضاعین کی کہ خود یہ بھی اونکو وضاع جانتے ہین جیسے جعفر مرادی اور ابن عیاش اور بعض کذابین
کہ خود انکے نزدیک بھی کذاب ہین جیسے محمد بن عیسی اور بعض ضعفا اور مجاہیل مثل ابن عمار اور ابن مسکان اور ابن سکرہ

اور زید یامی اور بعض مستور الحال جیسے تفلیسی اور قاسم خزاز اور ابن فرقد اور سوا انکے ان سب کی روایتین ان چارون
کتابون مین موجود این اور سند انکی ختم ہوتی ہی اون لوگون سے کہ خود مرتکب گناہ کبیرہ اور [redacted] تھے
جیسے لشکر والے جناب امیر رضا اور سبط مجتبے علیہ السلام اور زیارکار حضرت سبط شہید علیہ السلام کے حال آنکہ کتاب
کلینی جو اصح ہی روایت ابن عیاش سے کہ باجماع فرقہ وضاع وکذاب ہی بھری ہوئی ہی اور ابو جعفر طوسی روایت
کرتا ہی اوس کسی سے جو دعوی صحبت امام اور روایت اوس عالیمقام کا رکھتا ہی اور طرفہ یہ کہ اور یار امام عالیمقام
کے اوسکو جھوٹا بتاتے ہین کہ کسی وقت اسکو امام سے ملاقات نصیب نہین ہوئی جیسے ابن مسکان کہ دعوی روایت کا
حضرت صادق سے رکھتا ہی اور اور یار حضرت صادق کے یہ دعوی جھوٹا بتاتے ہین اور بھی ابو جعفر طوسی
ابن معلم سے روایت کرتا ہی اور وہ ابن بابویہ سے جو رقعے فریب کے بنایا کرتا تھا بڑا تعجب تو شریف مرتضی سے ہی
کہ باوصف دانش وعقل کے دعوی کیا ہی کہ اخبار ہمارے فرقے کے حد تواتر کو پونچے ہین حال آنکہ اس فرقے کے
علمانے اپنی سب کتابون مین آپ تصریح کی ہی مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنی جو کوئی
جھوٹ بولے ہمارے اوپر قصداً پس چاہیے یہ کہ پکڑے وہ اپنے بیٹھنے کی جگہہ دوزخ سے بس کوئی خبر متواتر ہو ئی
نَصَّ عَلَيْهِ شَيْخُ الْمَقْتُولُ فِي الْبِدَايَةِ اگر کوئی تلاش انکی کتابونکی کرے تو اوسکو ظاہر ہووے کہ کوئی خبر انکی
اخبار سے حد شہرت کو نہین پونچی اور ایک دو سے آگے نہین بڑھی اگر کسیوقت مین کوئی خبر انکے اخبار سے بدوات
ایکجماعت کے وارد بھی ہوئی تو ایک لفظ الفاظ متقاربہ سے نہین ہی اختلاف الفاظ اور اضطراب اونکا اس طور سے
آتا ہی کہ جمع اور تطبیق دشوار پڑجاتی ہی اور تعدد راویونکا جب اس طور پر ہو کہ ہر ایک ایک ہی قصے مین ایسی چیز
روایت کرین کہ مخالف دوسرے کے ہو تو قادح صحت خبر کا ہوتا ہی نہ مفید شہرت اور اس اختلاف و اضطراب کے
ساتھ آخر سندین مختلف منتہی ہوتی ہین رجال معدودے کہ خود یہ اونکو بجرح اور تہمت کذب کے طعن کرتے ہین
اور ایک تعجب سنو کہ ایک گروہ تو انکے ثقات سے ایک خبر روایت کرکے حکم اوسکی صحت کا کرتے ہین اور دوسرے
ثقات جو ہمدرجہ انھین اولین کے ہین اوسکو موضوع اور مفتری بتاتے ہین حال آنکہ خود وہ جملہ اخبار انکے
ثابت ہین مثلاً قرآن شریف کی آیتون مین جو کچھ بدل ڈالنے اور ساقط کردینے سے روایت کرتے ہین ابن بابویہ نے
اون اخبار کو وضعی کہا ہی اور وہی روایتین اون اسناد صحیحہ کے ساتھ جو انکے گمان مین صحیح ہین کافی کلینی مین
موجود ایسی ہی خبر لیلۃ التعریس اور خبر ذی الیدین پر ابن مطہر حلی نے حکم وضع کا لگایا ہی وہ بھی کافی کلینی مین
موجود اور شیخ ابن بابویہ اور محمد بن حسن صفار نے روایت کی ہی خبر میثاق سے حال آنکہ اسناد ہر ایک کے

انکے گمان مین صحیح ہی اور شریف مرتضے انکی وضع مین مبالغہ کرتا ہی بہرحال جو نوبت بیان کی یہانتک پونچی کہ انکے روایات و اخبار کا مذکور درمیان مین آگیا جو بحقیقت انکے عماد مشرب اور مدار مذہب ہین جنکے ذریعے اور حوالے سے اپنے الزامونکو ٹالتے ہین اور اسی سبب سے انکے اخبار والے دیگر علما پر فخر و ابتہاج کرتے ہین کہ ہمارے اخبار ون سے نیچے رہتے ہو تو لازم آیا کہ ایک باب مفصل انکے اخبار اور راویون کے حال کا علیحدہ لکھا جاے اسلیے کہ کلام ضمنی اور اجمالی سے ایسے مقامون مین بخوبی تسکین خاطر سننے والیکے نہین ہوتی جب تک کہ تفصیل اور خاص بیان اوسیکا نہو باللہ الاستعانۃ ومنہ التوفیق

باب چہارم در اقسام اخبار شیعہ و احوال رجال اسانید ایشان

اصول قسمون خبر کی انکے نزدیک چار ہین صحیح اور حسن اور موثق اور ضعیف صحیح وہ ہی کہ روایت اوسکی متصل ہو معصوم کے ساتھ بوسیلہ عدل کسی امام کے پس موافق اس تعریف کے جو خود انھون نے کی ہی مرسل اور منقطع صحیح مین داخل نہین ہین کسواسطے کہ اونمین اتصال نہین اور حال یہ کہ اپنے اطلاقات مین مرسل اور منقطع کو صحیح کہتے ہین جیسے کہتے ہین روی ابن عمیر فے الصحیح کذا و فی صحیحۃ ابن عمیر کذا اور راوی عادل کا بھی اطلاق صحیح مین اعتبار نہین کرتے اور اس تعریف مین عدل ماخوذ ہی پس روایت مجہول الحال کو بھی صحیح کہتے ہین جیسے حسین بن حسن بن ابان کہ وہ مجہول الحال ہی جسپر نص کی ہی حلی نے منتہی مین اور تقی الدین بن داوٗد نے خلاصہ مین کہا ہی کہ طَرِیْقُ الْفَقِیْہِ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ ابْنِ مَیْسَرَۃِ وَاِلٰی عَابِدِ الْاَحْمَسِیِّ وَاِلٰی خَالِدِ ابْنِ نَجِیْحٍ وَاِلٰی عَبْدِ الْاَعْلٰی صَحِیْحٌ یعنی راہ فقیہ کی طرف معاویہ بن میسرہ اور طرف عابد احمسی اور طرف خالد بن نجیح اور طرف عبد الاعلے کے صحیح ہی اور انکا حال یہ کہ پہلے جو تین آدمیون سے ہین انسے کسی نے کسیکو توثیق و جرح کے ساتھ یاد نہین کیا اور چوتھے کی البتہ خود توثیق نہین کی ہی بلکہ امامی ہونا راوی کا بھی اطلاق صحیح مین انکے نزدیک معتبر نہین ہی پس تمامی قیدون تعریف سے غفلت اور سستی کی ہی تفصیل اسکی یہ کہ حسن بن سماعہ کی روایت کو صحیح کہتے ہین اور حال یہ کہ وہ واقفیہ سے تھا کہ وقف مین اسکو پورا پورا التعصب تھا اور جو امام وقت دعوی امامت کا کرتا تھا یہ اوسکو جھوٹا بتاتا تھا اور نیز صحیح بتاتے ہین روایت آبان بن عثمان کو کہ فطحی تھا منکر امام وقت اور قائل امامت غیر کا اور صحیح ٹھہراتے ہین روایت علی بن فضال اور عبد اللہ بن بکیر کو حال آنکہ دونو فاسد المذہب ہین اور عجب یہ کہ ان باتونکو بھی علما انکے اپنے رجال کے حال مین لکھتے اور کہتے ہین اور پھر ایسے لوگونکی روایات پر توثیق و تصحیح بھی کرتے ہین بالاتفاق ابن مطہر حلی خلاصۃ الاقوال مین کہتا ہی عَلِیُّ ابْنُ فَضَّالٍ کَانَ فَقِیْہًا

بالکوفۃ وغرجہم ودوثیقہم وعارفہم بالحدیث ترجمہ تھا علی بن فضال ایک دانشمند کوفے مین سامنے انکے اور معتمد اور شناسندہ انکا حدیث مین اور نجاشی کہتا ہی لم یعتزلہ علی انہ آہ یعنی نہین علیحدہ ہوا مین اوس سے لغزش پر پس اخبار اس گروہ کے موافق انکے قاعدے کے موثق ہونا چاہیین صحاح کسواسطے کہ صحیح مین امامی ہونا راویکا شرط ہی محض عدالت کفایت نہین کرتی ہی اور اوس شخص کی حدیث پر بھی حکم صحت کا کرتے ہین جسکے حقمین معصوم نے بد دعا اور لعنت کی ہی جیسے اخزاہ اللہ اور قاتلہ اللہ رسوا کرے اوسکو خدا اور لعنت کرے اوسپر خدا اور مثل ان کلمات کے ارشاد فرمایا اور حکم عقیدۂ فاسد کا اوسپر کیا اور اپنی بیزاری اور برات اوس سے ظاہر کی اور تصحیح کرتے ہین روایت اوس شخص کی جسنے امام وقت پر جھوٹ جوڑا اور امام نے اوس روایت مین اوسکو اپنی طرف سے جھوٹا بتایا اور اوسنے بھی اپنے جھوٹ کا اقرار کیا اور نیز تصحیح کرتے ہین روایات مجسمہ اور مشبہہ مصرحہ کی جو اپنے اعتقاد مین جسمیت اور مکان اور جہت خدا تعالے کیواسطے ثابت کرتے ہین اور اوسکو صورت شکل والا جانتے ہین اور انکار اوسکی صفات کا کرتے ہین کہ ازل مین یہ صفتین اوسمین نہ تھین اب ہوئی ہین کہ یہ سب باتین موجب کفر کی ہین بالاجماع اور ظاہر کہ روایت کافر کی مسموع نہین ہی چہ جائے صحت اور بھی حدیث صحیح جاری اوس بات پر جو رقعون مین پائی ہو کہ ان رقعون کو ابن بابویہ قمی نے ظاہر کیا ہی اور روایت کرتے ہین اون خطون پر جنکو خط ائمہ کے جانتے ہین اور اس قسم کی روایت کو اور اپنی روایتون صحیح الاسناد پر ترجیح دیتے ہین جن پر انکا عمل ہی بلکہ ابن بابویہ نے اسپر نص کی ہی چنانچہ آتا ہی انشاء اللہ تعالی اور بھی اطلاق صحیح کا کرتے ہین اوس شخص کی روایتون پر کہ جسنے بھید امام کا ظاہر کیا اور اونکی امانت مین خیانت کی ہی مثل ابو بصیر کے کہ اسکا ذکر بھی قریب آتا ہی انشاء اللہ تعالی اور اطلاق کرتے ہین خبر کاذب الاسناد پر کہ راوی نے وہ خبر سنی تو ایک شخص سے ہی اور نسبت اوسکے اوسکے باپ یا دادے سے کرتا ہی اور نیز اطلاق کرتے ہین ایسے شخص کی خبر پر کہ بالاجماع مجہول الحال ہی جیسے حسن بن ابان سے کہ ابن مطہر نے منتہی اور مختلف مین اور شیخ مقتول نے دروس مین اوسکی خبر کو صحیح بتایا ہی اور بھی اوس شخص کی خبر کہ اوسکو ضعیف ٹھہرایا ہی مثل محمد بن سنان کہ اوسکو بشدت ضعیف جانتے ہین معہذا اوسکے اخبار پر اعتماد کرتے ہین اور صحیح جانتے ہین روایت اوس شخص کی جسنے یہ دعوی کیا کہ مین ایلچی ہون امام کا اور اوسکے شیعہ کا اور حال آنکہ نہ کوئی گواہ نہ کوئی دلیل ایلچی گری کی بلکہ جو کوئی دعوی کرے کہ مین نے صاحب الامر کو دیکھا ہی اور امامی عدل ہو گو دعوی ایلچی گری کا کرے یا نکرے اوسکی خبر کو بھی صحیح جانتے ہین جیسے ابن مہزیار اور داؤد جعفری یہ حال تو انکی حدیث صحیح کا ہی جو

اقسام مین اقوی اور اعلی ہی اب سینئے دوسری قسم کا جو حسن ہی اوسکی تعریف یون کی ہی کہ هُوَ مَا اتَّصَلَ رِوَايَتُهُ
اِلَى مَعْصُومٍ بِإِمَامِيٍّ مَمْدُوحٍ مِنْ غَيْرِ نَصٍّ عَلَى عَدَالَتِهِ ترجمہ یعنی حسن وہ چیز ہی جسکی روایت کسی معصوم سے
لگی ہوئی ہو بواسطہ کسی امامی کے جو موصوف بصراحت پرہیزگاری کے نہو بس بیان لازم آتا ہی کہ مرسل اور منقطع
حسن نہون اور اطلاق حسن کا مرسل اور منقطع پر انکے نزدیک خوب ظاہر اور پھیلا ہوا ہی چنانچہ انکے فقہانے تصریح
کی ہی کہ روایت زرارہ کی مفسد حج کے معاملے مین جب اوسکو لوٹے تو حسن ہی باوصف اسکے کہ منقطع ہی اور
یہ حادثہ انکے اخبار مین بے نہایت ہی اور اطلاق حسن کا کرتے ہین اون لوگونکی روایتون پر جو اس تعریف کے
ساتھ نہین ہوسے ہین ابن مطہر کہتا ہی طَرِيقُ الْفَقِيهِ اِلَى مُنْذِرِ بْنِ جَبْرٍ حَسَنٌ یعنی راہ فقیہ کی بس منذر
ابن جبر ہی تک حسن ہی حال آنکہ منذر بن جبر کی کسینے اس فرقے سے مدح نہین کی اور مثل اسکے طَرِيقُ الْفَقِيهِ
اِلَى اِدْرِيسَ بْنِ زَيْدٍ یعنی راہ سند فقیہ کی ادریس بن زید تک ہی اور روایات واقفیہ کو کہ امامی نہونا انکا
اظہر من الشمس ہی بھی حسن کہتے ہین جیسے طَرِيقُ الْفَقِيهِ اِلَى سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ مَعَ اَنَّهُ وَاقِفِيٌّ راہ اسناد فقیہ کی
سماعہ بن مہران تک ہی باوجود واقفی ہونے اوسکی کے اب موثق کہ اوسکو قوی بھی کہتے ہین بس تعریف اوسکی
یہ ہی مَا دَخَلَ فِي طَرِيقِهِ مَنْ نَصَّ الْاَصْحَابُ عَلَى تَوْثِيقِهِ مَعَ فَسَادِ عَقِيدَتِهِ مَعَ مَا فِي الطَّرِيقِ عَنِ الضُّعْفِ ترجمہ
موثق وہ خبر ہی کہ داخل ہوا ہی اوسکی سند مین وہ شخص جسکی تصریح کی ہو علمانے کہ یہ معتمد ہی باوجود اسکے کہ اوسکے
اعتقاد مین بدی ہو مگر ضعف سے سند اوسکی سلامت ہو یہان بھی انکو خبط واقع ہوا ہی بس اطلاق موثق کا
ضعیف پر کرتے ہین جیسے وہ خبر جسکو سکونی نے ابی عبد اللہ و امیر المومنین رضہ سے روایت کی کہ عنقریب آتی ہی
اوسکو موثق کہا ہی حال آنکہ ضعیف ہی باجماع اس فرقے کے اور نیز روایت نوح بن دراج اور ناجیہ بن عمارہ
صیداوی اور احمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری پر اطلاق قوی کا کرتے ہین حال یہ کہ ہین تو یہ سب امامیون سے
لیکن نہ ممدوح نہ مذموم اب ضعیف کی تعریف یہ ہی کہ مَا اشْتَمَلَ طَرِيقُهُ عَلَى مَجْرُوحٍ بِالْفِسْقِ وَنَحْوِهِ اَوْ مَجْهُولِ
الْحَالِ یعنی ضعیف وہ ہی کہ شامل ہو سند اوسکی کسی ایسے شخص سے جو بدکاری کے ساتھ متہم کیا گیا ہو
اور مثل بدکاری کے جو کچھ ہو یا مجہول الحال اور یہ دیکھو کہ عمل صحیح پر انکے نزدیک واجب ہی بے اختلاف اور
بعض موقعون پر اپنے گمان مین روایت تو صحیح کرتے ہین لیکن اوسپر عمل نہین کرتے اور کہتے ہین کہ یہ شاذ ہی باوصف
اسکے کہ وہ مؤید ہی اور اخبار کی کہ وہ صحیح ہین جیسے روایت کی سعد بن ابی خلف نے ابی الحسن کاظم علیہ السلام سے
اور کہا سَاَلْتُهُ عَنْ بَنَاتِ الْاِبْنَةِ وَجَدَّةٍ فَقَالَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسُ وَالْبَاقِي لِبَنَاتِ الْاِبْنَةِ پوچھا مین نے اونسے

اور لڑکی کی لڑکیونکے حصے اور دادی کے حصے سے کہ دادیکا چھٹا حصہ باقی نواسیوں کا ہی اور یہ خبر انکے نزدیک صحیح ہی اور ایک جماعت کثیر نے امامیہ سے بطرق مختلفہ روایتین کی ہین کہ وہ بھی مؤید اسکے ہین چنانچہ ایک اونمین سے یہ ہی جسکو روایت کیا علی بن حسین بن رقاط نے اور بلند کیا اوسکو طرف ابی عبد اللہ کے قَالَ لِلْجَدَّةِ لَهَا السُّدُسُ مَعَ ابْنَتِهَا وَمَعَ ابْنَةِ ابْنَتِهَا یعنی کہا اوسکی دادیکا چھٹا حصہ ہی باوجود اوسکے لڑکی اور اوسکی لڑکی کی لڑکی کے اور اونھین مین سے ہی وہ جو روایت کی زرارہ نے ابی جعفر سے اور کہا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَی الْجَدَّةَ السُّدُسَ وَلَمْ یَفْرِضْ لَهَا اللّٰہُ شَیْئًا وَهٰذَا خَبَرٌ مُوَثَّقٌ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا دادیکو چھٹا حصہ اور نہین مقرر کیا ہی خدا نے اوسکے واسطے کچھ اور یہ حدیث معتمد ہی اور اسی قسم سے ہی یہ کہ روایت کی اسحاق بن عمار نے ابی عبد اللہ سے ماں باپ اور نانی کے معاملے مین قَالَ لِلْاُمِّ السُّدُسُ وَلِلْجَدَّةِ السُّدُسُ مِمَّا بَقِیَ وَهُوَ الثُّلُثَانِ لِلْاَبِ کہا ماں کا چھٹا حصہ اور دادیکا چھٹا حصہ اوس جو کچھ بچا اور وہ دو ثلث ہین باپ کے اب دیکھو پہلی روایت صحیح ہی اور مؤید اوسکے اور بھی انکے یہان موجود ہین اور اوپر لکھا گیا کہ بے اختلاف صحیح پر عمل واجب ہی معتمد اسکے وجوب عمل مین بجنسہ اختلاف ہی بعض مطلقا عمل اوسپر واجب جانتے ہین مثل صحیح کے چنانچہ شیخ الطائفہ نے یہی مذہب اختیار کیا ہی اور بعض منع کرتے ہین مطلق اور یہ لوگ بہت ہین بعض یہ تفصیل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر مضمون اوس خبر کا مشہور ہو درمیان اصحاب کے تب عمل اوسپر واجب ہی اور نہین تو نہین اور اسی حکم مین موثق و ضعیف کو داخل کرتے ہین فخر الدین بن جمال الدین بن مطہر حلی بھی اسیطرف گیا ہی اور معتبر مین اسکو تنصیص کیا ہی اور شیخ مقتول محمد بن مکی نے بھی کہ اوسکا شاگرد ہی ذکری مین یہی تصریح کی ہی اور اکثر انکے علما نے موثق پر عمل جائز نہین رکھا ہی باوصف اسکے کہ روایات مثل ابن بکیر اور ابن فضال کو صحیح اور واجب العمل جانتے ہین جیسا کہ گذرا اور فخر الدین مذکور اور شاگرد اوسکے عمل اوسپر بھی واجب جانتے ہین بشرطیکہ معتضد بشہرت ہوئی ہو اور تدوین اور روایت اوسکی لفظ واحد یا الفاظ متقاربہ کے ساتھ رائج اور کثیر ہو اور اوسکے مضمون پر فتوی بھی درمیان علما کے رواج پا گیا ہو (قوت دلیل ہوئی شہرت سے ہو ۱۲) پس اکثر حدیثین اہل سنت کی کہ انکی کتابون مین جمع ہین اور مشہور اور مفتی بہ واجب العمل ہونگی اور متاخرین انکے عمل ضعیف پر بھی جائز رکھتے ہین اگر معتضد بشہرت ہوی ہو اور شیخ الطائفہ روایت فساق عمل کو قابل عمل جانتا ہی اور عمتضد فی شہرت کی بھی شرط نہین کرتا اور کلینی بعض لوگونکی روایت کو جنکو اماموں کے اصحاب سے گنتے ہین گو وہ منکر امامت اوس امام کے ہون قابل عمل کے جانتا ہی حالانکہ ایسا شخص انکے نزدیک کافر ہی خصوصاً جب اوسکا

امام نے دعوت کی ہی اور راوسنے انکار کیا ہو آب اس موقع پر یہ بھی جاننا چاہیے کہ اکثر علما شیعہ کے اگلے زمانے مین اپنے اصحاب کی مرویات پر عمل کرتے تھے بلا تحقیق و تفتیش اور تمیز رجال اسناد کا ہرگز انمین نتھا اور کوئی کتاب انکی ذکر احوال رجال اور جرح و تعدیل مین نتھی اور یہ حالت انمین بہت دنون رہی تو یہ ہوا کہ کشی نے سنہ چارسو مین تقریبا ایک کتاب انکی اسماء رجال اور احوال راویون مین تصنیف کی اور وہ کتاب بہت مختصر تھی دیکھنے والونکو اوس سے حیرت و تشویش ہوتی تھی اسواسطے کہ خبرین تو باہم جھگڑتے ہوئی جرح اور تعدیل مین وارد کین لیکن ترجیح ایک کی دوسرے پر میسر نہوئی اس سبب سے حال انکے رجال کا مشتبہ ہوا بعد اسکے غضایری نے تصنیف مین کلام کیا پھر نجاشی اور ابو جعفر طوسی نے جرح اور تعدیل مین کتابین لکھین اور جمال الدین بن طاؤس اور ابن مطہر اور تقی الدین بن داؤد نے بھی اسمقدمہ مین دفتر سیاہ کیے لیکن ان سبنے بھی توجیہ جھگڑون مدح اور قدح سے سستی اور غفلت ہی کی ترجیح کسیکی دونو طرفون سے ایک پر دلیل قوی کے ساتھ میسر نہوئی اسیواسطے صاحب درایہ نے انصاف کرکے انکی تقلید سے جرح اور تعدیل کے مقدمہ مین منع کیا ہی اور کہا کہ اکثر ٹھکانون مین انکے نزدیک تعدیل ایسی چیز کے ساتھ حاصل ہوتی ہی کہ ہرگز قابل تعدیل کے نہین چنانچہ انکی کتابین دیکھنی خصوصا خلاصۃ الاقوال کہ خلاصہ انکے بڑے بڑے دفترون علم رجال کا ہی ظاہر ہوتا ہی پس ظاہر کہ ابھی تک انکو جو احوال اپنے رجال کا صاف اور منقح نہین ہی اور اشتباہ رفع نہین ہوا اور تعجب یہ کہ انکے علمای رجال نے اکثر اسماکو تصحیف کیا ہی اس سببسے حال خبر کا مشتبہ ہو گیا مثلاً ابو نصیر بنون کو با بو بصیر بیای موحدہ اور براجم براہی مہملہ اور جیم کو بزای معجمہ وحای حطی سے بدل کرکے بزاحم کیا ہی پھر انکو مقبول الروایۃ اور غیر مقبول الروایۃ کیونکر تمیز ہوا اور سب مین ابن مطہر رئیس المصحفین ہی اسنے بہت نام تصحیف کر ڈالے پس جو کوئی ہمارے قول کی صداقت اور اس حال کی شہادت کا خواہان ہو چاہیے کہ خلاصۃ الاقوال ایکطرف رکھے اور ایضاح الاشتباہ ایکطرف رکھے اور اختلاف جو ان دونون مین پڑے ہین دیکھے تو عجائب قدرت الہی کا تماشا نظر آئے تقی الدین بن داؤد نے اس خبط و اشتباہ کو مشتبہ ہوکے ہر ایک کی جگہہ جگہہ خطا پکڑی ہی اور اپنے گمان کے موافق اصلاح کی تاہم بہت جگہہ جگہہ گرفت ہو گئی باقی رہے اصل یہ ہی کہ اخبار مین انکے بڑے غافل اور کاہل ہوے ہین ع وَلَن يُصْلِحَ الْعَطَّارُ مَا يُفْسِدُ الدَّهْرُ یعنی عطار ہرگز درست نہین کر سکتا جسکو زمانے نے خراب کیا تعین مفرق اور متفق کا انمین ہرگز رواج نتھا ایسا بہت ہی کہ مثلا ایک راوی دوسرے راوی کے ساتھ اپنے نام اور باپکے نام سے شریک و متفق ہی اور اخبار مین انکے وہی نام مشترک بلا تمیز کسی علامت کے جس سے دونون مین مفرق ہو جاے ذکر کرتے ہین

پس ثقہ اور غیر ثقہ مشتبہ ہو جاتے ہین اور مقبول الروایۃ اور مردود الروایۃ ایک لباس سے سر لگاتے ہین مثلاً
تمام اخبار مین انکے محمد بن قیس سے روایت کرتے ہین مطلقاً بلا قید اور یہ نام مشترک چار آدمیون مین ہی کہ دو
انمین سے انکے نزدیک ثقہ ہین محمد بن قیس الاسدی مکنی اسکی کنیت ابی نصر ہی اور محمد بن قیس البجلی مکنی کہ اسکی
کنیت ہی ابی عبد اللہ اور ایک شخص ممدوح غیر توثیق ہی اور محمد بن قیس اسدی مولی بنی نصر کا اور ایک شخص
ضعیف نہایت اور محمد بن قیس جسکی کنیت ابی احمد ہی اور ابن بابویہ اسی شخص اخیر سے بہت روایت کرتا ہی
اور مطلق بے تمیز پس لوگونکو التباس واقع ہوتا ہی اور شیخ الطائفہ ابوجعفر طوسی بھی اس غفلت و سستی مین
شیخ المغفلین ہی اور اور لوگ بھی بدستور عمل کرتے ہین آن سببون سے روایتین انکی خود انکے نزدیک بھی
قابل اعتماد نہین رہین ہین اور کبھی ایسا بھی کرتے ہین کہ کوئی خبر موثق تو وارد ہوتی ہی مگر یہ عمل نہین کرتے
اس سببے کہ موثق ہی جیسے سکونی نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی اور کما قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا عَلِیُّ لَا تُقَاتِلْ اَحَدًا حَتّٰی تَدْعُوَہٗ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَاَنْ
یَّھْدِیَ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْکَ رَجُلًا خَیْرٌ لَّکَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ وَلَکَ وَلَاؤُہٗ یَا عَلِیُّ یعنی فرمایا امیر المومنین نے
کہ بھیجا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا ای علی جبتک کہ دعوت اسلام کی نہ کرلے تب تک کسی سے
مت لڑ اور قسم ہی خدا کی یہ کہ ہدایت کرے خدا تیرے ہاتھ پر کسی مرد کو کہ بہتر ہوگا اوس چیز سے کہ طلوع کیا آفتاب نے اوپر
یا غروب کیا اور تو اوسکا مولی ہوگا ای علی پس یہ خبر موثق ہی اسپر عمل نہین کرتے اسواسطے کہ موثق ہی اور روایت
ضعیف پر عمل کرتے ہین حالانکہ بالاجماع انکے نزدیک بھی ضعیف موثق سے نیچے درجے میں ہی اوسکی مثال مین
یہ خبر ہی کہ روایت کی عبید بن زرارہ نے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الصَّبِیِّ یُزَوَّجُ الصَّبِیَّۃَ ھَلْ
یَتَوَارَثَانِ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا کَانَ اَبَوَاھُمَا زَوَّجَاھُمَا آیۂ پوچھا گیا اونسے صبی سے جو صبیہ سے نکاح کیا جاوے آیا یہ
دونون باہم وارث ہوتے ہین سو فرمایا البتہ ہرگاہ کہ دونون کے باپ نے نکاح کیا ہو اور یہ خبر باجماع اس فرقہ کے ضعیف ہی
لِاَنَّ فِیْ طَرِیْقِہِ الْقَاسِمَ ابْنَ سُلَیْمَانَ وَھُوَ مَجْھُوْلُ الْعَدَالَۃِ یعنے اسواسطے کہ اسکی سند مین قاسم بن سلیمان ہی
اور اوسکی پرہیزگاری معلوم نہین اور رجال انکہ سب علما انکے اسپر عمل کرتے ہین پہلے ہم کہہ چکے ہین کہ شیخ الطائفہ نے
اسمقدمے مین بڑی وسعت کی ہی اور عمل ہر حدیث ضعیف پر جائز بلکہ واجب گنا ہی اور اثبات پر دلیل لایا ہی خبر
عمر و ابن حنظلۃ فِی الْمُتَخَاصِمَیْنِ مِنْ اَصْحَابِھِمْ وَاَمْرِھِمْ بِالرُّجُوْعِ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْھُمْ یعنی خبر عمر بن حنظلہ کی متخاصمین مین
اونکے اصحاب سے اور اونکے حکم سے کہ ایک مرد کیطرف رجوع ہووے اونسے یہ خبر معمول بہا ہی نفسی قوتکے نزدیک

حال آنکہ شدید الضعف ہی لِاَنَّ فِی طَرِیْقِہٖ مُحَمَّدَ بْنَ عِیْسٰی وَدَاوُدَ بْنَ حُصَیْنٍ ضَعِیْفَانِ جِدًّا وَعُمَرُ وَ بْنُ
حَنْظَلَۃَ لَمْ یَنُصَّ فِیْہِ بِتَعْدِیْلٍ وَلَا جَرْحٍ اسواسطے کہ بیشک اونکی سند مین محمد بن عیسی اور داؤد بن حصین ہین
اور وہ دونو راوی نہایت ضعیف ہین آور عمرو بن حنظلہ کی کسی نے تصریح اعتبار اور غیر اعتبار کی نہین کی ہی آور
ایسی خبر کا مقبول المتن نام رکھا ہی آور ایسی خبرین انکے یہان حد احصا سے زیادہ ہین پھر باوصف اسقدر وسعت کے
ترک عمل موثق کی کیا وجہ آور عجب تر یہ کہ کلینی مین روایت صریح موجود ہی حضرت ابو عبد اللہ سے کہ مراسیل کے
عمل کو منع کیا ہی جیسے نقل اوسکی قریب آتی ہی انشاء اللہ تعالی آور خود انھون نے تعریف صحیح اور حسن مین
اتصال سند کا شرط کیا ہی پھر بھی مراسیل ابن ابی عمیر پر عمل واجب جانتے ہین آور دعوی یہ کہ یہ ابن ابی عمیر
ارسال نہین کرتا ہی مگر ثقات سے کہ دعوی بلا دلیل ہی چنانچہ صاحب بشری شارح ذکری نے اس معاملے مین انکے
جمہور سے جھگڑا کیا ہی اور نظیری اور عبد اللہ بن مغیرہ کے مراسیل پر بھی عمل واجب جانتے ہین کہ ان دونونکا حال
جلدی معلوم ہو جائیگا آور پھر شیخ الطائفہ اور اسکے تابع پچھلے لوگ اضطراب کو خبر پر عمل کرنے مین قادح نہین
گنتے ہین وَھُوَ مَا اخْتَلَفَ رِوَایَتُہٗ اَوِ الرَّاوِی الْوَاحِدِ مَتْنًا وَاِسْنَادًا اَرْوٰی مَرَّۃً عَلٰی وَجْہٍ وَمَرَّۃً عَلٰی وَجْہٍ اٰخَرَ مُخَالِفٍ
لَہٗ مِنْ غَیْرِ تَرْجِیْحٍ لِاَحَدِھِمَا عَلَی الْاٰخَرِ اور اضطراب وہ ہی کہ مختلف ہو روایت یا راوی واحد حدیث اور اسناد مین
کہ روایت کی اوسنے ایک مرتبہ ایک وجہ پر دوبارہ مخالف اوسکے اور دونون سے کسیکو ایک دوسرے پر
ترجیح نہین دی آور حال یہ کہ اضطراب مانع عمل کا ہی ظاہر از روی عقل کے اسواسطے کہ طرفین متخالفین پر
اکھٹا عمل کرنا ممکن نہین ہی اور ترجیح بلا مرجح بھی محال چنانچہ اکثر اصولیین انکے بھی اقرار مانعیت اضطراب کا
کرتے ہین آور اخبار مین انکے بھی اجماع رکھتے ہین اسنادیہ کہ جو چیز بخط ائمہ موجود ہی اوسکو ترجیح ہی اوس چیز پر
جسکی باسناد صحیح روایت کی گئی ہو اگر باہم متعارض ہون نَصَّ عَلَیْہِ ابْنُ بَابَوَیْہِ وَعَمِلَ بِالْخَطِّ دُوْنَ مَا
رَوَاہُ الْکُلَیْنِیُّ بِاِسْنَادِہِ الصَّحِیْحِ یعنی تصریح کی ہی اسپر ابن بابویہ نے اور عمل کرنا خط پر سوائے اوس چیز کے
ہی کہ روایت کی کلینی نے باسناد صحیح ظاہر بات ہی کہ ثابت ہونا اسبا لکا کہ یہ خط امام کا ہی بہت دشوار ہی پس
احکام شرعیہ کو کہ مقدمہ دین و ایمان کا ہی اس قسم شہادت پر ثابت کرنا عقل اور دینداری سے دور ہی آور
غلاۃ سے جماعت کثیر نے وضع کرنا حدیثون کا جائز رکھا ہی اور حدیثین بیشمار واسطے نصرت اپنے مذہب کے
وضع کی ہین مثل ابو الخطاب آور یونس بن ظبیان آور یزید بن صائغ کہ انکی تصریح کی ہی صاحب تحفۃ القاصدین
فی اصطلاح المحدثین نے آور جملہ غلاۃ اور واضعان حدیث سے بنان مہدی ہی کہ شیوخ امامیہ سے ہی اور

مجتہد تھا کہ زندیق محض تھا اور مغیرہ بن سعید بجلی كان بالكوفة ساحرا كذابا قتلهما خالد بن عبد الله
القسري واحرقهما بالنار وكانا اذا رايا رايا جعلاه حديثا تھے کوفہ مین جادوگر اور دروغگو قتل کیے اون دونونکو
خالد بن عبد اللہ قسری نے اور جلایا اون دونونکو آگ مین اور تھے وہ دونون ایسے کہ جب کوئی تجویز تجویز
کرتے تھے اوسیوقت اوسکے لیے حدیث بنالیتے تھے اور عبداللہ بن میمون قداح سے بھی انکی کتابونمین سوتین
بہت ہین اول معالم الاصول تبرکا چند حدیث اوسکی روایت مین لایا ہی اور احوال اسکا سابق مفصل گذرا
کہ خاص زندیق اور بڑا جھوٹا تھا اسکے رجال مین باطنیہ اسماعیلیہ قرامطہ بہت پائے جاتے ہین اور جو لوگ
کہ پیشوا اور مقتدا انکے ہین اگر تفصیل اونکی لکھی جاے تو ایک دفتر طویل چاہیے لیکن بیان بطور نمونے کے
کچھ ذکر کیا جاتا ہی قاضی نور اللہ شوستری احوال زرارہ بن اعین شیبانی کوفے مین میزان ذہبی سے
نقل کرتا ہی اور اوسپر سکوت کرتا ہی زرارة بن اعين الشيباني الكوفي اخو حمران يترفض یعنی زرارہ بن
اعین شیبانی کوفی بھائی حمران کا رافضی ہی قال العقيلي في الضعفاء حدثنا يحيى بن اسمعيل قال حدثنا
يزيد بن خالد الثقفي قال حدثنا عبد الله بن خالد الصيدي عن ابي الصباح عن زرارة بن اعين
عن محمد بن علي بن عباس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يا علي لا يغسلني احد غيرك ترجمہ
کہا عقیلی نے کہ قوم ضعیف سے ہی حدیث کی ہمسے یحیی بن اسماعیل نے کہا اوسنے کہ حدیث کی مجھسے یزید بن خالد
ثقفی نے اسنے کہا کہ حدیث کی مجھسے عبداللہ بن خالد صیدی نے ابی صباح سے اور اسنے زرارہ بن اعین سے
اور محمد بن علی بن عباس سے کہ کہا اوسنے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ای علی نہ غسل دے مجکو کوئی سوائے تیرے
حدثنا يحيى قال حدثنا ابي قال حدثنا سعد بن منصور قال حدثنا ابن السمان قال
حججت فلقيني زرارة بن اعين بالقادسية فقال ان لي اليك حاجة وعظمها فقلت ما هي فقال
اذا لقيت جعفر بن محمد فاقراه مني السلام وسله ان يخبرني انا من اهل النار ام من اهل الجنة فانكرت
ذلك عليه فقال لي انه يعلم ذلك فلما لقيت جعفر بن محمد اخبرته بالذي كان منه فقال هو
من اهل النار فقلت من اين علمت انه من اهل النار فقال من اعتقاده الباطل انتہی ترجمہ ذکر کیا مجھسے یحیی نے
اوسنے کہا کہ ذکر کیا مجھسے میرے باپ نے اوسنے کہا سعد بن منصور نے اوسنے کہا سمان نے
اوسنے کہا کہ مین نے حج کیا پھر مجکو ملا زرارہ بن اعین قادسیہ مین سو اوسنے کہا کہ بیشک میری تجھسے ایک
حاجت ہی اور بہت تعظیم اوسکی کی پھر مین نے پوچھا وہ کیا حاجت ہی کہا جسوقت کہ تو جعفر بن محمد سے

ملاقات کرے تو اونسے میرا سلام کہو اور پوچھیو کہ بتلاے وہ مجکو کہ مین دوزخی ہون یا بہشتی ہون مین نے
اسبات پر انکار کیا کہ وہ کیا جانے مین کہا مجھسے کہ بیشک وہ جانتے ہین اسکو پھر جب مین ملاقی ہوا جعفر بن محمد سے
کہا مین نے اون سے جو کچھ کہا تھا پس کہا اونھون نے کہ وہ دوزخیون سے ہے مین نے پوچھا کہ تمنے کہان سے جانا
کہ وہ دوزخی ہے کہا اوسکے اعتقاد باطل سے انتہی اور قاضی نور اللہ شوستری نے لکھا ہے کہ زرارہ کے چار بھائی
اور تھے حمران عبد الملک بکیر عبد الرحمن اور زرارہ کے دو لڑکے تھے حسن اور حسین اور حمران کے دو بیٹے حمزہ اور
محمد عبد الملک کا ایک بیٹا عریش بکیر کے پانچ بیٹے عبد اللہ جہم عبد الحمید عبد الاعلی عمر و موافق قول قاضی کے
سب اعتقاد زرارہ کا رکھتے تھے اور نیز قاضی نور اللہ نے جابر بن یزید جعفی کوفی کے حال مین عضا بری سے نقل کی ہے
کہ اوسنے کہا جابر ثقہ ہے فی نفسہ مگر روایتین جو اوس سے کی ہین اکثر ضعیف ہین اور نیز قاضی نے اوسکے احوال مین
لکھا کہ بعد شہادت حضرت امام باقر رضہ کے اسنے لوگون پر ظاہر کیا کہ حضرت امام نے اپنی زمان حیات مین
دو کتابین حدیث کی مجکو دی تھین ایک کی نسبت فرمایا کہ زمانہ بنی امیہ تک روایت مت کرنا اگر کریگا تو تجھپر خدا کی
لعنت ہو بعد انکے زمانے کی روایت کرنا اور دوسری کی نسبت فرمایا کہ اسکی کبھی روایت مت کیجیو مین نے اس بھید کو
بہت چھپایا آخر ضبط و تحمل نہوسکا پیٹ مین درد ہو گیا تو مین ایک بیابان جنگل مین گیا جہان کسیکا گذر نتھا اور
اوس کتاب کے روایت کی تب اوس مرض سے چھوٹا اب اوس دوسری کتاب کو جسکو ظاہر کرنیکی اجازت ہے لوگون پر
ظاہر کرتا ہون اور یہ بھی قاضی لکھتا ہے کہ بعد مارے جانے ولید پلید کے کہ ابھی زمانہ بنی امیہ کا باقی تھا جابر نے کوفہ مسجد مین
گیا اور روایت شروع کی پس خلاف حکم کے کرنے سے ضرور مستحق لعنت خدا کا ہوا ہوگا اور ہرگاہ کہ یہ کلام یہانتک
پہونچا کہ ذکر احوال انکے رجال کا درمیان مین آیا تو لازم ہوا کہ انکی کتابون سے احوال بعض انکے راویونکا نقل کیا جاے
اول جاننا چاہیے کہ شیعون کے ہر فرقے کو یہ دعوی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے صحیح و معتبر ہے بموجب روایات اہل بیت کے
اور جو کچھ غیر کے پاس ہے سب باطل اور افترا ہے اور یہ بات کہ ایک دوسرے کو جھوٹا آپسمین ٹھہرانا ابتداء سے انتہا تک
عادت قدیمی انکی ہے پس امان کذب کی تو انکے جمیع روایتون سے جاتی رہی کوئی سچی نہین اور زیدیہ اور اسماعیلیہ
اور امامیہ جو آپسمین جھگڑا رکھتے ہین مشہور و معروف ہے اور عجب یہ کہ امامیہ کے قدماء مقتدا کہ سلسلۂ اسناد
اخبار مین کا اونپر تمام ہوتا ہے جیسے ہشام بن حکم اور ہشام بن سالم جوالیقی اور صاحب الطاق یہ خود آپسمین
ایک دوسرے کو سخت جھوٹا اور منکر بتاتے ہین اور ایک دوسرے کی روایتونکو جو ائمۂ ثلاثہ یعنی سجاد رضہ اور باقر
اور صادق علیہم السلام سے کرتے ہین جھوٹا ٹھہراتے ہین اور باہم کر نسبت کفر و گمراہی کی کرتے ہین چنانچہ

ہشام بن حکم کی ایک تصنیف ہی جو الیقی اور صاحب الطاق کے رد مین اسکا ذکر نجاشی نے کیا ہی بس
تمامی اخبار انکے دائرۂ اعتبار سے نکل گئے اور اس جھگڑے کے باعث پایۂ صحت سے ساقط ہوے اور شیعۂ امیر المومنین
کا حال سابق گذرا کہ سبکے سب مرتکب کبیرہ کے تھے اور امام وقت کی نافرمانی پر جمے ہوے اور انھون نے اونکو
قسم قسم کے رنج پونچائے ہین اور جھوٹا سمجھا ہی ہرگز انکے قول کی تصدیق نہین کی بعض نے انسے مدد حسنین کی
چھوڑکے معاویہ اور یزید سے خط کتابت کی اور دین بیچ کے دنیا خریدی بس ظاہر کہ جو کوئی اپنے امامونکے ساتھ
اس قسم کا ہو اوسکو اخذ دین کا ٹھکانا اور پیشوا اسلام کا جاننا اور اوسکی روایات پر اعتبار لانا کو کس بات پر
عمل کرنا ہی اسکے سوا جھگڑے اور خلاف اور اضطراب روایت انکے اخبار مین اوسحد ہی جسکا پلا سرا نہین
معلوم ہوتا جیسا کہ مطالعۂ من لا یحضرہ الفقیہ اور استبصار سے واضح ہوتا ہی کبھی کوئی عاقل اس قسم تخالف
اور تعارض اور اضطراب مین دونو طرف سے کسی ایک طرف عمل نہین کرسکتا شیخ الطائفہ انکا اقرار کرتا ہی کہ
جن اخبار کو کہ یہ دستاویز ٹھہرلتے ہین اونمین ضعفا اور مجہول بلکہ کذاب اور وضاع موجود ہین ہرگاہ کہ یہ سب
باتین ذہن نشین ہوگئین تو اب تفصیل پر کان لگانا چاہئین جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰے بْنِ شَابُوْرِ الْقَوَارِیْ
الْمُکْنٰی بِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ وَضَّاعٌ وَکَذَّابٌ رَوٰی عَنْہُ ثِقَاتُھُمْ قَالَ النَّجَاشِیُّ کَانَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ ضَعِیْفًا فِی
الْحَدِیْثِ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَیْنِ یَضَعُ الْحَدِیْثَ وَصَوَّافٌ یَرْوِیْ عَنِ الْمَجَاھِیْلِ وَسَمِعْتُ مَنْ قَالَ فَاسِدُ
الْمَذْھَبِ وَقَدْ رَوٰی عَنْہُ اَبُوْ جَعْفَرِ الطُّوْسِیُّ شَیْخُ الطَّائِفَۃِ وَاعْتَمَدَ عَلٰی رِوَایَتِہٖ ترجمہ جعفر بن محمد بن عیسے بن شابور قواری
جسکی کنیت ابی عبد اللہ تھی بڑا حدیثین بنانے والا اور نہایت جھوٹا یہ روایت کی ہی اوس سے انکے ثقات نے
چنانچہ نجاشی کا قول ہی کہ ابو عبد اللہ حدیث مین ضعیف ہی اور کہا احمد بن حسین نے کہ وہ بنالیتا ہی اور نہایت
تیز رو ہی روایت کرتا ہی مجہولون سے اور سنا مین نے اوس شخص کو کہ کہا اوسنے وہ فاسد المذہب ہی اور حال یہ
تحقیق روایت کی اوس سے ابو جعفر طوسی شیخ الطائفہ نے اور اعتماد کیا اوسکی روایت پر وَالْحَسَنُ بْنُ عَبَّاسِ
بْنِ الْحَرِیْشِ الرَّازِیُّ رَوٰی عَنْ جَعْفَرِ الثَّانِیْ ضَعِیْفٌ جِدًّا لَہٗ کِتَابُ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَھُوَ کِتَابٌ رَدِیٌّ فِیْہِ
الْحَدِیْثُ مُضْطَرِبُ الْاَلْفَاظِ وَقَدْ رَوٰی عَنْہُ الْکُلَیْنِیُّ عِدَّۃَ اَحَادِیْثَ وَکِتَابُہٗ عِنْدَھُمْ مِنْ اَصَحِّ الصِّحَاحِ
ترجمہ اور حسن بن عیاش بن جریش رازی نے روایت کی جعفر ثانی سے کہ وہ نہایت ضعیف ہی اور اوسکی
ایک کتاب ہی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور وہ ایسی کتاب ہی جسمین لکھی ہین حدیثین مضطرب الالفاظ اور حال
یہ کہ تحقیق روایت اوس سے کلینی نے گنتی کی حدیثین اور کتاب اوسکی انکے نزدیک اصح صحاح سے ہے

وَعَلِیُّ بْنُ حَسَّانَ وَھُوَ وَضَّاعٌ قَالَ النَّجَاشِیُّ ضَعِیفٌ جِدًّا ذَکَرَہٗ بَعْضُ اَصْحَابِنَا فِی الْغُلَاۃِ وَ فَاسِدُ الْاِعْتِقَادِ لَہٗ کِتَابُ تَفْسِیْرِ الْبَاطِنِ تَخْلِیطٌ کُلُّہٗ وَقَدْ رَوٰی عَنْہُ الْکُلَیْنِیُّ فِی صَحِیْحِہٖ ترجمہ علی بن حسان بڑا حدیث بنانیوالا کہا نجاشی نے نہایت ضعیف ہی اور ذکر کیا ہی اوسکا ہمارے بعض علمانے کہ وہ غلات فاسد الاعتقاد سے ہی اوسکی ایک کتاب ہی تفسیر الباطن کہ بالکل گذبڈ ہی باوجود اسکے اسی سے روایت کی ہی کلینی نے اپنے صحیح مین وَمُحَمَّدُ ابْنُ عِیْسٰی قَالَ نَصْرُ بْنُ صَبَّاحٍ وَھُوَ کَذَّابٌ رَوٰی عَنْہُ اَبُوْعَمْرٍو الْکَشِّیُّ وَغَیْرُہٗ اور محمد بن عیسی نے کہا نصر بن صباح کہ وہ بڑا جھوٹا ہی معہذا روایت کی اوس سے ابو عمرو کشی نے اور سوا اوسکے اور عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْکَبِیْرِ الْھَاشِمِیُّ قَالَ النَّجَاشِیُّ غَمَزَ اَصْحَابُنَا عَلَیْہِ بِاَنَّہٗ یَضَعُ الْحَدِیْثَ وَقَدْ رَوٰی عَنْہُ ثِقَاتُھُمْ کَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ فَضَّالٍ وَغَیْرِہٖ وَرَوٰی عَنْھُمُ الْکُلَیْنِیُّ وَابْنُ بَابَوَیْہِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوْسِیُّ اور عبد الرحمن بن کبر ہاشمی کہا نجاشی نے کہ طعن کی ہی اسپر ہمارے علمانے اسطور پر کہ یہ بناتا ہی اور اسکے ساتھ روایت کی اوس سے انکے ثقات نے جیسے حسن بن علی نضال اور سوا اوسکے اور روایت کی اونسے کلینی اور ابن بابویہ اور محمد بن حسن طوسی نے اور سابق ہشامین اور اونکے ہمعصرون کے حال مین گذرا کہ یہ لوگ خدا تعالی کے جسم وصورت ٹھہرانے مین صریح بہتان امامون پر کرتے تھے اور حضرت امام علی رضا نے اس بہتان پر گواہی دی ہی پس مرجع اور مآب اخبار مین کی تو یہی جماعت ہی لیکن مسائل فقہیہ مین جو مجاہیل اور ضعفا انکے اخبار کے ہین جنکی اسنادو نپر انکو تمسک ہی اونکی حد و نہایت نہین بطریق نمونہ دو نون قسم سے چند نام لیے جاتے ہین پس ضعفا اونمین سے ہین ابراہیم بن صالح الخاطی اور ابو اسحاق اور حسن بن سہل النوفلی اور حسن بن واشد طفاوی اور اسماعیل ابن عمر بن ابان الکلینی اور اسماعیل بن لیسار الہاشمی اور حسین بن احمد المنقری اور جابر بن سعید الخشیمی اور یہ مع ضعف کے فاسد ہی حال آنکہ روایت کی اوس سے کلینی نے اور عثمان بن عیسی نے اور روایت کی اوس سے شیخ الطائفہ اور عمر بن شمر نے اور روایت کی اوس سے الجماعت نے مثل طوسی وغیرہ کے اور سہیل بن زیاد نے اور بھی ابو جعفر طوسی اور محمد بن سمان نے اور روایت کی اوس سے ابو جعفر وغیرہ نے اور اعتماد کیا سب نے اوسکی روایت پر باوجود اسکے کہ متفق ہین اوسکے ضعیف ٹھہرانے پر اور ابراہیم بن عمر والیمامی اور داؤد بن لیسر الرقی نے حال آنکہ مع ضعف کے فاسد ہی اور روایت کی طوسی نے تہذیب اور استبصار مین اوس سے اور سوا اوسکے اور صالح بن حماد اور اُمیہ جسکی کنیت ابو خدیجہ ہی اور معاویہ بن میسرہ اور عاید الاحمسی اور خالد بن نجیح اور محمد بن قیس اور ابو احمد اور محمد بن عیسی اور داؤد بن حصین اور علی بن حمزہ اور رقبہ بن مصقلہ اور حسین بن طاہر

ور اسماعیل بن زیاد سکونی اور وہب بن وہب اور حسین بن عبید اور اور جماعتین بیشمار کہ علما انکے حدیث
ی ہین خصوصا جرح اور تعدیل والے مثل نجاشی اور غضایری اور حلی خلاصۃ ین اور تقی الدین بن داؤد سبکی
سب ان سبکی تضعیف و توہین پر اجماع کرتے ہین اور متفق ہین لیکن اخباریین نے اپنے صحاح مین روایتین
ملی بھر دی ہین اور فقہا انکے انھین روایتون پر حجت قایم کرتے ہین اور مسائل فقہیہ بلکہ اعتقادیہ کو بھی انھین
روایتون سے ثبوت پونہچاتے ہین اب سے مجاہیل انکی کثرت کی کچھہ حد نہین مثلا حسن بن ابان کہ اسکی خبر کو
صحاح مین گنتے ہین اور ابن مطہر نے مختلف اور منتہی مین اور شیخ مقتول نے دروس مین اسکی جہالت پر
نص کی ہے اور قاسم بن سلیمان اور عمرو بن حنظلہ دونون مجہول ہین جیسا کہ آگے گذرا اور عمر بن ابان اور حسین بن علی
اور ابن ابی العلاء دونو مجہول الاسم والمسمی ہین اور عباس بن عمر وتفقمی اور فضل بن سکن اور علی بن عقبہ بن قیس بن
سمعان اور ہاشم بن ابی عمار حسینی اور بشیر بن یسار الیساری اور موسی بن جعفر اور فضل بن سکرہ اور زید الیمامی
اور سعید بن زید اور عبد الرحمن بن ابی ہشام اور بکار بن ابی بکر اور فلیح بن زید اور محمد بن سہیل اور عبد اللہ بن زید
اور غالب بن عثمان اور ابی حبیب الاسدی اور ابی سعید المکاری اور رکاز بن فرقد اور حسن تفلیسی اور قاسم بن
خزانا اور صالح سعدی اور علی بن دویل اور حسن بن علی بن ابراہیم اور ابراہیم بن محمد اور حسن بن علی اور ابن اسحاق
النحوی اور عثمان بن عبد الملک اور عثمان بن عبد اللہ اور عیسی بن عمرو اور مولی الانصار اور ربیع بن محمد سلمی
اور علی بن سعد السعدی اور محمد بن یوسف بن ابراہیم اور محمود بن میمون اور جعفر بن سوید بن جعفر بن کلاب

فھؤلاء کلھم مجاھیل مع جماعۃ اخری لا تکاد تحصی وقد روی عنھم شیوخھم کعلی بن ابراھیم
وابنہ ابراھیم ومحمد بن یعقوب الکلینی وابن بابویہ وابی جعفر الطوسی وشیخہ ابی عبد اللہ الملقب بالمفید
فی صحاحھم التی اوجب العمل بما فیھا مجتھدھم وزعموا انھا توجب العلم القطعی نص علی ذلک المرتضی والطوسی والحلی

ترجمہ پس بالکل یہ لوگ مجہول ہین مع دوسری جماعت کے جنکا احصا نہین ہوسکتا اور حال یہ ہے کہ تحقیق روایت کی
اونسے انکے بزرگون نے جیسے علی بن ابراہیم اور بیٹا اونکا ابراہیم اور محمد بن یعقوب کلینی اور ابن بابویہ اور ابی جعفر طوسی
اور انکے اوستاد ابی عبد اللہ نے جسکا لقب ہے مفید اپنے صحیحون مین ایسی صحیحین جنکا عمل واجب کیا ہے جو کچھہ اونمین ہے
اونکے مجتہدون نے اور گمان کیا اونھون نے کہ وہ موجب ہوتی ہین علم یقینی کی یعنی علم یقینی اوسپر واجب ہوتا ہے
چنانچہ تصریح کی ہے اوسپر مرتضی اور طوسی اور حلی نے اور عجب یہ کہ اہل خبر انکے ایک جماعت سے روایت کرتے ہین
اور اوس جماعت کو علمای رجال انکے کاذب ٹھہراتے ہین روایت مین از روی تاریخ کے مثل عبد اللہ بن

مسکان الذی روی عن ابی عبداللہ عدۃ احادیث اوردھا محمد بن یعقوب فی الکافی وابن بابویہ فی الفقیہ وابو جعفر فی التھذیب وغیرھم وقال النجاشی لم یثبت انہ روی عن ابی عبداللہ شیئا ھذا من امور المشھورۃ عند الامامیۃ ومن ھذا القبیل محمد بن عیسی الذی یروی عن محمد بن محبوب وغیرہ قال ابو عمرو الکشی نصر بن صباح یقول ان محمد بن عیسی اصغر فی السن من ان تروی عن محمد بن محبوب ومثل ھذا محمد بن عیسی بن عبید بن یقطین حکی محمد بن بابویہ القمی عن ابن الولید انہ قال ما انفرد بہ محمد بن عیسی من حدیث یونس وکتبہ لا یعتمد علیہ ومثل ھذا محمد بن احمد بن یحیی بن عمران الاشعری القمی طعن فیہ النجاشی وغیرہ وقالوا انہ یروی عن الضعفاء ولا یبالی عمن اخذ ویعتمد المراسیل ترجمہ مثل اوس عبداللہ بن سکان کے کہ روایت کین اوسنے ابی عبداللہ سے کتنی حدیثین کہ لایاہی اونکو محمد بن یعقوب کافی مین اور ابن بابویہ فقیہ اور ابو جعفر تہذیب مین اور سوا انکے اور نجاشی کہتاہی کہ نہین ثابت ہوئی یہ بات کہ اوسنے روایت کی ہو ابی عبداللہ سے کوئی خبر کہ یہ امر امامیہ مین مشہور ہی اور اسی قسم سے ہی محمد بن عیسی جسنے روایت کی ہی محمد بن محبوب وغیرہ سے کہا ابو عمرو کشی نے نصر بن صباح کہتا تھا محمد بن عیسے کمال کم سن ہی اسبات سے کہ روایت کرے محمد بن محبوب سے اور ایسا ہی ہی محمد بن عیسی بن عبید بن یقطین حکایت کی محمد بن بابویہ قمی نے ابن ولید سے کہ بیشک کہا وہ روایت کہ جسمین وہ تنہا ہی اسمین محمد بن عیسی حدیث یونس سے ہی اور لکھا اوسنے اوسکو کہ نہین اعتماد کیا جاتاہی اوسپر اور ایساہی ہی محمد بن احمد بن یحیی بن عمران اشعری القمی وہ ہی کہ اوسکے حقمین نجاشی وغیرہ نے طعن کی اور کہا اونھون نے کہ وہ روایت کرتاہی ضعفا سے اور پروا نہین کرتاہی کسی سے کہ گرفت کریگا اوس سے قصداً مراسیل کی اور بعض راوی معتبر انکے ارسال کرتے ہین اسناد مین جیسے ابی عمیر اور نظیری اور عبداللہ اور ابن مغیرہ حال آنکہ ارسال کرنا انکے نزدیک کبیرہ ہی روی محمد بن یعقوب الکلینی وغیرہ من اخباریین عن ابی عبداللہ انہ قال ایاکم والکذب المفترع قیل وما الکذب المفترع قال ان یحدثک الرجل بالحدیث فترکہ وترویہ عن الذی حدثک عنہ ترجمہ روایت کی محمد بن یعقوب کلینی وغیرہ نے اہل اخبار سے ابی عبداللہ سے کہ بچاؤ تم آپکو اور جھوٹ کو جسکی خوب شاخین پھیلی ہین کہا گیا کہ وہ جھوٹ شاخین پھیلا ہوا کیا ہی کہا یہ کہ ذکر کرے تجھسے کوئی شخص حدیث پس چھوڑ دے تو اوسکو اور روایت کرے اوسکو اوس شخص سے جسنے حدیث کی ہی تجکو اوس سے اور انکے راویون معتبر سے ایک جماعت کثیر ہین کہ امامت امام وقت کے قائل تھے اور انکار امامت کا کرتے تھے بلکہ بغض وعناد

رکھتے تھے چنانچہ جمہور شیعہ امامیہ کے نزدیک یہ عقیدہ اونکا صحیح اور ثابت ہی کہ اوس گروہ سے تھا حسن
ابن محمد بن سماعہ ابو محمد کندی صیرفی فَاِنَّهٗ کَانَ یُعَانِدُ فِی الْوَقْفِ وَیَتَعَصَّبُ یعنی پس بیشک تھا وہ
دشمنی رکھتا تھا وقف مین اور تعصب کرتا تھا اور حسن بن ابی سعید ہاشم بن حبان المکاری ابوعبداللہ
اور حسین بن مہران بن محمد بن ابی نصر سکونی اور احمد بن محمد البطاحی جرمی کہ طاطری کرکے مشہور تھا
اور صفوان بن یحیی ابی محمد البجلی اور عثمان بن عیسے ابی حمزہ عامری رواسی مولای بنی رواس وغیرہم
اور جیسے جارودیہ اور فطحیہ مثل احمد بن محمد بن سعید سبیعی ہمدانی اور حسن بن علی بن فضال اور عبداللہ بن بکیر
بن اعین شیبانی اور عمرو بن سعید ابی الحسن مداینی اور سوا انکے اور تمام ان لوگون سے انکی صحاح مین روایتین
موجود ہین اور شیخ مقتول نے ذکری مین نقل کیا کہ حضرت صادق نے عبداللہ بن سکان کو اپنے پاس
آنے سے منع کیا اور یہ لوگ اونکی روایت سے ہاتھ نہین اوٹھاتے ابوجعفر طوسی اپنی عدہ مین لکھتا ہے کہ
اَلْفِسْقُ بِاَعْمَالِ الْجَوَارِحِ لَیْسَ بِمَانِعٍ فِی الرِّوَایَةِ یعنی بدکاریان اعضا کی مانع قبول روایت کے نہین ہین
اور تعجب کی بات یہ ہی کہ بعض کافر نصرانی مذہب سے بھی روایت حدیث کی کرتے ہین اور اوسکو یاران
ائمہ سے شمار کرتے ہین مثل زکریا بن ابراہیم نصرانی کے کہ طوسی نے اوس سے روایت کی ہی اور اورون نے بھی اور
یہ بھی ہی کہ انکے اخیار مین اپنے بزرگونکی کتابون سے روایت کرتے ہین اور اوس کتاب مین نسبت اوس روایت کی
ائمہ کے ساتھ موجود نہین ہی اور کہتے ہین کہ بحقیقت نسبت ان روایتون کی امام جعفر اور امام ابوعبداللہ سے
ثابت اور درست ہی لیکن ہمارے بزرگون نے چھپایا ہی اور نام امامونکا نہین لکھا اس سبب سے کہ اوس وقت مین
نہایت اشد ضرورت تقیہ کی تھی اور جب وہ بزرگ ہمارے مرگئے تو یہ کتابین ہمکو پہونچین ہمنے قرینون سے
معلوم کیا کہ یہ سب حدیثین امامونکی ہین اس موقع پر عقل کو کام فرمانا چاہیے اور وثوق انکی روایتونکا معلوم کرنا
چاہیے مَا رَوَاهُ الْکُلَیْنِیْ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ شَنْبُولَهٗ وَغَیْرِهٖ وَاَکْثَرُ اَخْبَارِهِمُ الَّتِیْ فِیْهَا الْعَنْعَنَةُ
مِنْ هٰذَا الْقَبِیْلِ مثال اوسکی وہ چیز ہی کہ روایت کیا اوسکو کلینی نے شمار اونکے یارون یعنی محمد بن ابی خالد
شنبولہ وغیرہ سے اور اکثر حدیثین انکی ہین جنمین عن عن ہوتا ہی اسی قسم سے ہین اور جو لوگ کہ انمین جھوٹے
مشہور ہین اونسے بہت روایتین کرتے ہین بلکہ انکے نصف اخبار کو اس قسم سے کہہ سکتے ہین معہذا انھین کو
سردار اور ثقاۃ رجال سے گنتے ہین جیسے ابوبصیر کہ جو تھائی کلینی اسکی روایتون سے بھری ہی اور خود کلینی اس سے
روایت کرتا ہی اَنَّهٗ قَالَ کُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِیْثَ مِنَ الصَّادِقِ رض وَاَرْوِیْهِ عَنْ اَبِیْهِ وَاَسْمَعُهٗ عَنْ اَبِیْهِ وَاَرْوِیْهِ عَنْهُمْ جَمِیْعًا

بیشک حال یہ ہی کہ مین وہ ہون جو سنتا تھا حدیث کو حضرت صادق سے اور روایت کرتا تھا اوسکو اونکے باپ سے اور سنتا تھا مین اونکے باپ سے اور روایت کرتا تھا اونسے اور یہ ابو بصیر وہی ہی جسنے بھید حضرت امام کا باوجود منع کرنیکے ظاہر کر دیا اور اس حد شہرت دی کہ شیعون کی کتابون مین وہ بھید کہ ہرگز لائق ذکر کے نتھا فائع اور شائع ہی اور انکی زبانون نالائق پر جاری رَوَى ابْنُ بَابَوَيهِ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ يَرَاهُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ نَعَمْ وَقَدْ رَأَوْهُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قُلْتُ مَتیٰ قَالَ حِيْنَ قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَرَوْنَهُ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ أَلَسْتَ تَرَاهُ فِي وَقْتِكَ هٰذَا قَالَ أَبُو بَصِيْرٍ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْكَ فَقَالَ لَا ترجمہ روایت کی ہی ابن بابویہ نے اوس سے کہا کہا مین نے ابی عبد اللہ سے کہ خبر دے مجکو اللہ غالب بزرگ سے آیا دیکھینگے مسلمان اوسکو قیامت کے دن کہا البتہ اور ہر آئینہ دیکھا ہی اوسکو قبل قیامت سے مین نے پوچھا کب کہا جسوقت کہ الست بربکم کہا ہی پھر خاموش ہوے تھوڑی دیر پھر کہا بیشک مومن دیکھتے ہین اوسکو دنیا مین قبل قیامت سے کیا تو نہین دیکھتا ہی اوسکو اپنے اسوقت مین کہا ابو بصیر نے مین نے اونسے کہا کہ مین تیرے قربان اس حدیث سے تمہاری اور ونکو خبر دون سو کہا نہین اور اسکا بیٹا کہ محمد بن ابی بصیر ہی الاحول کی نافرمانی کے حق مین خلف رشید اپنے پدر بزرگوار کا ہی رَوَى الْكُلَيْنِيُّ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَفَعَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ مُصْحَفًا وَقَالَ لَا تَنْظُرْ فِيْهِ فَفَتَحْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيْهِ لَمْ يَكُنْ فَوَجَدْتُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ ترجمہ روایت کی ہی کلینی نے اوس سے کہ ہر آئینہ کہا اوسنے دیا مجکو ابو الحسن نے قرآن اور کہا کہ اسکو دیکھیو مت مگر مین نے اوسکو کھولا اور سورہ لم یکن اوسمین سے پڑھی سو پائے مین نے اوسمین سے ستر آدمی قریش سے نام بنام مع نام باپونکے اور نیز سابق گذرا کہ جب تلاش و جستجو انکی کتب اخبار سے کیجاتی ہی تو اکثر اخبار انکے احاد ہین متواتر اور مشہور پائے نہین جاتے پھر وہ احاد بھی اکثر ضعیف کہ اونہین کو صحاح مین گنتے ہین اور بعض موثق اور علی ہذا القیاس حسان بھی انکے اکثر ضعیف ہین اور خود انکے گمان مین ضعیف پس صحیح اور حسن خود انکے گمان کے موافق انکی کتابون مین موجود نہین ہین اور جو صحیح اور حسن ہین محض مفہومات عقلیہ کہ ماصدق اونکا خارج مین پیدا نہین ہوتا ہی وَنَصَّ عَلٰى ذٰلِكَ مِنْهُمْ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ یعنی تصریح کی اسبات پر اونمین سے صاحب ہدایہ نے اور تماشا یہ کہ باانہمہ ضعاف و موثق بھی آپسمین مخالف اور متعارض اور مضطرب الاسناد اور متن شیخ ابو جعفر نے جس طور پر کہ تطبیق اور جمع انکی کی ہی یا ترجیح دی ہی ٹھٹھہ اہل تحقیق

اور تدقیق کا ہی بطریق نمونہ ایک نکتہ ہم ذکر کرتے ہین اسی پر قیاس کیا جاے اور وہ یہ ہی کہ بہت روایتون مین آیا ہی کہ وضو ماء الورد یعنی گلاب سے درست ہی اور بہت مین ہی کہ درست نہین ہی شیخ ابو جعفر کہتا ہی کہ صحیح یہی ہی کہ درست نہین ہی اور جس روایت مین کہ درست کہا ہی مراد ماء الورد سے وہ پانی ہی جسمین پھول ڈالے ہون نہ گلاب مصطلح الحاصل ان اسباب کے ساتھ جو مذکور ہوئین روایتین انکی خود انکے زعم کے موافق قابل تمسک اور اعتبار کے نہین ہین اور اسبات کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہین کہ مخالفین کے مقابلے مین سر اوٹھا سکین یہ حال تو انکی اون روایتون کا ہی جو بسند ظاہر مکشوف ائمہ طاہرین مکشوفین سے تھین جنکی ذاتین عالی غیر مختلف فیہا اور بے شبہہ تھین کہ انکو سبنے دیکھا اور لوگ انسے ملاقات کرتے تھے اور انکی باتین سنتے تھے اور وہ روایتین جو صاحب الزمان سے ہین اونکا حال سنو اول تو تولد اونکا باتفاق امامیہ ثابت نہین ہی بعض انسے منکر اونکے تولد کے ہین اور کہتے ہین کہ حضرت امام حسن بن علی عسکری نے عقبہ کو نہین چھوڑا وَھُمُ الجَعفَرِیَّۃُ لِاَنَّھُم یَقُولُونَ بِاِمَامَۃِ جَعفَرِ بنِ عَلِیِّ الھَادِی بَعدَ وَفَاتِ الحَسَنِ بنِ عَلِیِّ العَسکَرِیِّ یعنی وہ جعفریہ ہین اسواسطے کہ تحقیق وہ قائل ہوئے ہین ساتھ امامت جعفر بن علی ہادی کے بعد وفات حسن عسکری کے اور ایک گروہ جو اون بزرگوار کے ہونیکا اقرار کرتے ہین اکثر انکی بقا اور حیات کے منکر ہین اور کہتے ہین کہ بچپنے مین اونکی وفات ہو گئی اور جو کہ انکو حد بلوغ پو پہنچاتے ہین اونکے باہم بھی اختلاف ہی فَقِیلَ مَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ فُجَاۃً وَقِیلَ قُتِلَ یعنی بعض کہتے ہین کہ ناگہان موت سے نماز مین مر گئے بعض کہتے ہین مارے گئے اور جو لوگ کہ اونکو زندہ جانتے ہین وقت غیبت مین انکے مختلف ہین بعض دوسو چھپن بعض دوسو پینسٹھ یا چھیاسٹھ کہتے ہین پھر انکی غیبت کے مکان مین بھی اختلاف فاحش ہی ثقات انکے محمد بن یعقوب کلینی اور انکے تابع جمہور شیعہ متقدمین کہتے ہین لَا یَعلَمُ ذٰلِکَ اِلَّا الآحَادُ الشِّیعَۃِ یعنی نہین جانتا ہی اسکو مگر کوئی کوئی شیعہ پس یہ بات بھی نہایت پریشانی اور تباہی مین ہی کسواسطے کہ مقطع اور منتہا انکی سند کے ایکجماعت ہین جنھون نے آپکو سفیر یعنی ایلچی قرار دیا ہی غیبت صغری مین کہ اوسکی مدت چوہتر برس ہین چنانچہ اول سفرا سے ابو عمرو عثمان بن سعید ہی پھر اوسکا لڑکا ابو جعفر محمد بن عثمان کہ ۳۰۵ سنہ مین مرا ہی پھر بعد اوس سے ابو القاسم حسین بن روح کہ شعبان ۳۲۶ سنہ مین مرا بعد اسکے علی بن محمد کہ اوسکو خاتم السفرا جانتے اور کہتے ہین کہ اب اسکے بعد غیبت کبری ظاہر ہوئی سلسلہ سفارت کا منقطع ہو گیا اور ظاہر ہی جسنے دعوی سفارت کا کیا دوسرے نے اوسکی سفارت پر گواہی نہین دی فقط دعوی ہی کرتا رہا بدون گواہ باجماع اہل تشیع کہ سب

اوسکی سفارت پر متفق رہے ظاہر ہی کہ محبت جاہ وعزت کی ہر فرد بشر کو ہی دہاں ایسے دعوے کراتی ہی اور ہر گاہ
کہ دعوی بے دلیل مسموع ہوا اور کوئی مانع بھی نہو تب تو باب دعوی کا نہایت ہی فراغ ہو جاتا ہی اور طرہ یہ کہ
بوسیلۂ سفرا کے خواہ اوسکو یہ منصب حاصل ہو خواہ نہو صرف دعوی سفارت کا کرے اور صاحب الامر سے
روایت لاے تو خاص اسی روایت پر قناعت نہین ہی بلکہ جو کوئی دعوی آنجناب کے دیکھنے کا کرے اوسکی روایت کو
معتبر جانتے ہین اور واجب القبول سمجھتے ہین چنانچہ ابو ہاشم داؤد بن ابی قاسم جعفری اور محمد بن علی بن ہلال اور
احمد بن اسحاق اور ابراہیم بن مہریار اور محمد بن ابراہیم اور جماعت جو دعوی کرتے تھے کہ ہمنے صاحب امر کو دیکھا ہی
روایتین عجیب وغریب اون جناب سے لائے ہین اور انھون نے کوئی احتمال وشک نکرکے سبکو سر آنکھو نپر رکھ لیا
اب چاہیے کہ اہل دعوی اور اصحاب بلند پروازی اس قصے سے عبرت پذیر ہون کسواسطے کہ اول ہین کسقدر
دعوی احتیاط اور تحصیل امن کا خطا اور دروغ سے کیا اور انھین آفتون کے لیے۔ امام کا مقرر کرنا خدا پر واجب جانا
اور عصمت اور فضیلت اور نص جلی متواترا ونکی امامت پر شرط لکین آخر یہ ہوا کہ ایسے احتمالات موہومہ اور سہل
اور سست باتو نپر مقدمات عمدۂ دین مین اعتبار وتمسک کیا اور بے دلیل وبے تحقیق ہر کسی گدھے کی آواز پر
فریفتہ ہوگئے مثل مشہور ایسے ہی لوگو نپر صادق آتی ہی فَرَّ مِنَ الْمَطَرِ وَوَقَفَ تَحْتَ الْمِيزَابِ یعنی بھاگا
مینھہ سے اور کھڑا ہوا نیچے پرنالے کے اور تعجب سنو کہ روایت مین صاحب الامر کے اسقدر بھی اکتفا نہین
بلکہ ثقات نے انکے روایت رقعو نکی کی ہی کچھہ تو سفیرون کے ذریعے سے رقعے مسائل کے بھیجے اونکا جواب آیا
اور بعض بیواسطہ سفیرون کے اور جواب بھی تک ایلچی گری ایلچیون کے کبوترون کے باز وؤن پر ہی اگر
اونکے ہاتھہ جواب رقعے کا آئے کسطرح محل اعتماد ہوگا اور جو کچھہ بوسیلے ایلچیون کے ہی اونکا حال انسے
بھی بدتر ہی لیکن وہ رقعے جو سفیرون کے ذریعے سے اونکا جواب پوچھا انکے پاس بہت ہین مِنْهَا مَا دَفَعَهُ
عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ رُوحٍ مِّنَ السَّفَرَةِ عَلَى يَدِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنْ يُوصِلَ لَهُ دَفَعَهُ إِلَى صَاحِبِ
الْأَمْرِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رُقْعَةً زَعَمَ أَنَّهَا جَوَابُ صَاحِبِ الْأَمْرِ لَهُ ترجمہ بعض اون سے ہی وہ جو بھیجا
کہ دی علی بن حسین بن روح کو ایک نے ایلچیون سے علی بن جعفر بن اسود کے ہاتھہ اسواسطے کہ اس رقعے کو
صاحب امر یعنی امام مہدی علیہ السلام کے پاس پوچھاے سو بھیجا اوسنے رقعہ اوسکے پاس کہ گمان کیا کہ بیشک
یہ جواب صاحب امر کا ہی کہ اسکے واسطے آیا ہی وَمِنْهَا دَفَعَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجَامِعِ
ابْنِ مَالِكٍ الْحِمْيَرِيِّ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُمِّيِّ قَالَ النَّجَاشِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ الْقُمِّيُّ كَاتِبُ صَاحِبِ الْأَمْرِ وَسَأَلَهُ مَسَائِلَ

فِی اَبْوَابِ الشَّرِیْعَةِ وَقَالَ قَالَ لَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَیْنِ وَقَفْتُ عَلٰی هٰذِهِ الْمَسَائِلِ فِیْ اَصْلِهَا وَالتَّوْقِیْعَاتُ
بَیْنَ السُّطُوْرِ وَذَکَرَ تِلْکَ الْاَجْوِبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطُّوْسِیُّ فِیْ کِتَابِ الْغَیْبَةِ وَکِتَابِ الْاِحْتِجَاجِ
ترجمہ اور بعض اونسے رقعے ہین محمد بن عبداللہ بن جعفر بن حسین بن جامع بن مالک حمیری ابی جعفر قمی سے
کہا نجاشی نے ابوجعفر قمی کاتب گویا منشی ہی صاحب امر کا اور پوچھے اوس سے مسئلے مقدمہ شریعت مین
اور کہا مجکو احمد بن حسین نے واقف ہوا مین ان مسئلون کی اصل مین اور دستخط سطرون کے درمیان
تھے اور ذکر کیا ان جوابون کا محمد بن حسن طوسی نے اپنی کتاب غیبۃ اور کتاب احتجاج مین وَمِنْهَا رُقَاعُ
اَبِی الْعَبَّاسِ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ الْحِمْیَرِیِّ الْقُمِّیِّ شَیْخِ الْقُمِّیِّیْنَ وَوَجْهِهِمْ ترجمہ اور بعض رقعے ہین
ابی عباس جعفر بن عبداللہ بن جعفر حمیری قمی سے کہ قمیون کا شیخ اور سردار ہی وَمِنْهَا رُقَاعُ اَخِیْهِ الْحُسَیْنِ
وَرُقَاعُ اَخِیْهِ اَحْمَدَ ان تینون بھائیون کو دعوی تھا کہ خط کتابت صاحب امر سے رکھتے ہین اور آنجناب سے
مسئلے شریعت کے تحقیق کرتے ہین اور جواب مسائل کا انکے پاس اونکی طرف سے آتا ہی جیسا کہ نجاشی وغیرہ نے
ذکر کیا اور ابو العباس مذکور نے ایک کتاب ان رقعون کی جمع کرکے قرب الاسناد الی صاحب الامر اوسکا نام
رکھا ہی وَمِنْهَا رُقَاعُ عَلِیِّ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ الْجَهْمِ بْنِ بُکَیْرِ بْنِ اَعْیَنَ اَبُو الْحُسَیْنِ الرَّازِیُّ قَالَ النَّجَاشِیُّ کَانَ
لَهٗ اِتِّصَالٌ بِصَاحِبِ الْاَمْرِ وَخَرَجَتْ اِلَیْهِ تَوْقِیْعَاتٌ اور بعض اون رقعون سے ہین علی بن سلیمان
بن جہم بن بکیر بن اعین ابو الحسین رازی کے کہا نجاشی نے تھی اوسکو پیوستگی صاحب امر سے اور نکلے ہین
اوسکی طرف دستخط اور جو بواسطہ کسیکے بھیجے ہین رقعے محمد بن علی بن حسین بن موسی بن بابویہ قمی کے ہین کہ بڑی
بحث کے ساتھ اونکو ظاہر کیا ہی اور کہا کہ مین کوئی مسئلہ مسائل سے لکھتا تھا اور شہر قم سے باہر جو ایک درخت ہی
اوسکے سوراخ مین رکھ آتا تھا ایک رات دن رکھا رہتا تھا پھر اوسیکے ضمن مین جواب اوسکا لکھا جاتا تھا
دوسرے روز لے آتا تھا اور علم توقیعات صاحب امر اور اور امامون گذشتہ کا جو شیعون کے سوالات مین
جواب لکھے ہین اور انکے زعم مین اونکا لکھا ہوا پایا گیا مرجح ہی تمام مرویات صحیحۃ الاسانید پر جیسا کہ سابق بھی
لکھا گیا قَالَ ابْنُ بَابَوَیْهِ فِی الْفَقِیْهِ بَعْدَ مَا ذَکَرَ تَوْقِیْعًا مِنَ التَّوْقِیْعَاتِ الْوَارِدَةِ مِنَ النَّاحِیَةِ الْمُقَدَّسَةِ
فِیْ بَابِ الرَّجُلِ یُوْصِیْ اِلَی الرَّجُلَیْنِ هٰذَا التَّوْقِیْعُ عِنْدِیْ بِخَطِّ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَفِیْ کِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ
یَعْقُوْبَ الْکُلَیْنِیِّ رِوَایَةٌ خِلَافَ ذٰلِکَ التَّوْقِیْعِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ ثُمَّ قَالَ
لَا اُفْتِیْ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ بَلْ اُفْتِیْ بِمَا عِنْدِیْ بِخَطِّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ ترجمہ کہا ابن بابویہ نے فقیہ مین بعد اوس سے کہ ذکر کیا

ایک توقیع کو توقیعات سے جو وارد ہوئین جانب مقدسہ سے ائمہ کے مقدمے مین کہ وصیت کرے دو مردونکو
یہ توقیع میرے پاس ہی حسن بن علی کی اور محمد بن یعقوب کلینی سے روایت خلاف اس توقیع کے ہی صادق
علیہ السلام سے اور وہ حدیث بیان کی پھر کہا مین اس حدیث پر فتوی نہین دیتا بلکہ خط حسن بن علی پر فتوے
دیتا ہون جو میرے پاس ہی بیان عاقل کو غور کرنا چاہیے کہ کیونکر ثابت ہوا کہ یہ خط امام کا ہی مع ان الخط
یشبہ الخط اس بات کے ساتھ کہ ایک کا خط مشابہ دوسرے کے خط کے ہوتا ہی معہذا جعل اور تلبیس خطوط مین
حد درجہ مروج اکثر ہی کہ جعلیون اور ملبوسون نے کسی شخص کے خط کی صورت خط لکھکے اوسکے سامنے
کیا ہی اور اوسنے اصلا تمیز نکر کے اوسکو اپنا ہی لکھا بتایا ہی خصوصا ایسی صورت مین کہ زمانہ بعید گذرا ہو اور
ایسے بزرگون گذشتہ کے خطوط کسی نے عمر بھر مین بطور تبرک ایک دوبار دیکھے ہون تو ایک دوبار دیکھنے سے
پھر پہچان اور تمیز اوس خط کی اور خطون سے کیونکر حاصل ہو سکتی ہی یہی دیکھو کہ اب جہان کہین خط کوفی
دیکھتے ہین لوگ یہی کہتے ہین کہ یہ خط جناب امیر کا ہی اور کوئی وجہ پہچان و امتیاز کی حاصل نہین ہوتی پھر
خاص کر خط صاحب الامر کا کہ کسی نے اوسکو نہین دیکھا اور ہمیشہ اوس خط کو دیکھنا جو پہچان و شناخت
موقوف ہی سو ایکدفعہ بھی نصیب نہین پھر ان احتمالات بعیدہ دور از کار پر اپنے دین کے احکام ثابت کرنا
کیسی حماقت اور بیوقوفی ہی اور بے شبہ وسواس و جنون بلکہ اس مدت تک کہ غیبت امام کو قریب ہزار برس کے
گذرے معتقد اونکی حیات کا ہونا یہ بھی اوسی قسم سے ہی اسواسطے کہ اس زمانے مین اتنی بڑی عمر ہونا شخص انسان کا
محالات سے ہی بلکہ خلاف عادت اگر عمر حضرت نوح اور لقمان بن عادیا اور انکے امثال پر قیاس کرکے یہ حکم
کرین تو کمال بیوقوفی اس فرقے کی ہی کسواسطے کہ اگر غرض اس قیاس سے بیان امکان اور حجت عقلی کا ہی
تو بالکل مفید نہین اسلیے کہ امکان سے کس نے انکار کیا اور کون کرتا ہی اور اگر بیان عادت ہونے اس طول عمر کا ہی
تو صحیح نہین کسواسطے کہ کرامات اور نادر باتو پر قیاس نہین ہو سکتا اور ہرگاہ کہ اختلاف سرشت اور پیدائش
اور زمان و مکان کو بھی اوسمین دخل ہو پھر کیونکر سبکو ایکصورت پر قیاس کر سکتے ہین اور یہ ایسا ہی کہ کوئی
ولایت گرم سیر کو سرد سیر پر یا اسوقت کے لوگونکو قوم عاد پر یا جاڑے کے موسم کو گرمی کے موسم پر قیاس کرے
کہ اوس زمانے مین طول عمر ایک عادی امر تھا حضرت نوح کی بطریق ندرت سب سے زیادہ تر ہو گئی اسوقت تو
سو برس یا ایکسو بیس برس بھی ایسے ہین جیسی عمر حضرت نوح اور لقمان بن عادیا کی کہ انکی دعا قبول ہو کے
بطور کرامات اتنی عمر لقمان کی ہوئی اور یہ ضرور نہین کہ کوئی کرامت کسی پیغمبر یا کسی مسلمان سے ظہور مین آئی ہو

ہمارے پیغمبر صلعم یا اس امت کے اماموں سے بھی وہ ظہور مین آئی ورنہ عمر ہمارے پیغمبر صلعم کی بھی عمر حضرت نوحؑ
اور لقمان بن عاد یا سے کم نہوتی اور حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ اگر انکی طول عمر صحیح ہو تو وہ بھی اس
امت اور اس دورے سے علیحدہ ہین بلکہ حکم ملائکہ مین داخل نہ انسے کسیکو سروکار نہ انسے کوئی احکام دین اور
اصول شریعت کے حاصل کرتا ہی نہ کسی حادثون اور واقعون مین کسیکو انکی طرف رجوع کرنا ضرور و لازم
اگر پوشیدہ اپنی عمر بسر کرتے ہین تو کیا پروا اور اندیشہ بخلاف امام وقت جسکے تعلق کار و بار امت کے اور
احکام شریعت ہوتے ہین اور پوچھنا امر و نہی اور قائم کرنا حد اور تعزیرات اور جمعہ اور جماعتین اور آراستگی
لشکر اور لڑائیان لڑنا کافرون اور دشمنان دین سے یہ سب امر اوسکی تدبیر و ہدایت سے لگے ہوتے ہین اور
طرفہ یہ کہ وہ کسیکو نظر ہی نہ آئے نہ کوئی اوسکا ٹھکانا جانے نہ آواز سنے اور لوگ منہ سے اوسپر جھوٹ لگایا کرین
اور جعلی خط و دستخط بنائین اور ضلالت و گمراہی مین پڑین وہ کیسا امام خدا پناہ دے اس کجفہمی اور
بد اعتقادی سے یہ تو وہ مثل ہی کہ کہین فلانے کو بادشاہ نے قاضی شہر کیا ہی اور حکم یہ دیا کہ لوگونکی نظر سے
چھپا رہے نہ اپنی صورت کسیکو دکھائے نہ کسی کو اپنی آواز سنائے نہ مکان اپنا بتائے تا لوگ اوسکو نہ جانین
نہ اوس تک پہونچ سکین غور کی جا ہی کہ یہ معاملہ کسقدر دانائی سے دور نادانی سے نزدیک ہی اور تمسک
اس فرقے کا اس مقدمے یعنی عمر صاحب الامر مین ایسا ہی جو ابو معشر بلخی اور ابو ریحان بیرونی اور ماشاء اللہ
مصری و ابن شاذان اور مسیحی اور دیگر اہل نجوم نے کہا ہی کہ اگر مولودون سے کوئی مولود ایسے وقت پیدا ہو
کہ اوسوقت قران اکبر ہو یعنی سب سیارے ایک برج مین اور طالع ایک دو خانہ زحل سے ہو یا مشتری سے اور
ہیلاج آفتاب کا دن مین اور ماہتاب کا شب مین کہ دونو دلیل عمر کی ہین اور خمسہ متحیرہ کہ سوائے شمس و قمر کے
پانچ سیارے ہین قوتیہ الحال اور تادہین ناظر ہون بہیلاج یا کدخدا بنظر تودد ممکن ہی کہ یہ مولود بقدر سنوات قران
اکبر کے زندہ رہے کہ نوسے ۹ اسی برس سال شمسی کے ہوتے ہین اور اگر اسباب فلکیہ دلالت اسکی غیر پر کرین تو اسمدت سے
زیادہ یا کم زندہ رہے یہ تمسک باطل اور محض بیفائدہ ہی اسواسطے کہ اول تو ہذیان سرائی نجومیون کو امورات
اعتقادیہ شرعیہ مین دخل دینا نہایت بیدینی کی بات ہی دوسرے ان نجومیون نے بھی اسصورت مین صرف
امکان ثابت کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہی نہ قطعی اور زیادتی اور کمی کا بھی بنظر اور سببون فلکیہ کے احتمال رکھا ہی
ہم پہلے بھی لکھ چکے ہین کہ امکان سے کوئی انکار نہین کرتا ہی لیکن ہر ممکن کو واقعی جاننا یہ اصل مادہ مالیخولیا کا ہی
تیسرے اگر ان سب باتون کو مان بھی لیا جائے تب بھی ولادت حضرت امام صاحب الامر کی اسوقت مین

واقع نہین ہوئی باجماع مورخین اور منجمین اور بشہادت کتب موالید الائمہ مثل اعلام الوری وغیرہ کے تفصیل
اس اجمال کی یہ کہ وقت ولادت امام مہدی مین اختلاف ہی دو قول لکھے ہین ایک یہ کہ تولد انکا شب برات
۲۵۶ھ مین بعد گذرنے چندماہ کے قرن اصغر سے کہ رابع تھا قرن اکبر سے جو قوس مین واقع ہوا اور طالع
بست و پنجم تھا سرطان سے اور زحل بارھوین دقیقے مین درجہ ہشتم قوس سے ایساہی مشتری رجعت مین
تھا اور مریخ جو نتیسوین دقیقے مین بیسوین درجہ جوزا سے اور شمس اٹھائیسوین درجے مین درجہ رابعہ
اسد سے اور زہرہ ستائیسوین درجے مین جوزا سے اور عطارد اڑتیسوین دقیقے مین درجہ رابعہ اسد سے
اور قمر تیرھوین دقیقے مین درجے تیسوین دلو سے اور راس اونسٹھوین دقیقے مین درجے ستائیسوین حمل سے
اور ذنب اونسٹھوین دقیقے مین اٹھائیسوین درجے میزان سے دوسرا قول یہ کہ ولادت انکی وقت صبح ستائیسوین
شعبان سنہ مذکور مین ہوئی اور طالع ستائیسوین دقیقے مین پچیسوین درجہ سرطان سے تھا اور زحل
اٹھاروین دقیقے مین بیسوین درجے عقرب سے ایساہی مشتری اور مریخ جو نتیسوین دقیقے مین درجہ ہشتم
حمل سے اور شمس دقیقے اڑتیسوین مین درجے اکیسوین اسد سے اور زہرہ سترھوین دقیقے مین پچیسوین درجہ
جوزا سے اور قمر تیرھوین دقیقے مین تیسوین درجے دلو سے پس ان دونون قولون سے معلوم ہوا کہ دلائل فلکیہ
انکی طول عمر پر دلالت نہین کرتی تھین بلکہ برخلاف اسکے کہ یہ بات احکام نجوم جاننے والون پر ان دونون زائچون سے
روشن ہی نہ پیدائش انکی قریب قران اکبر کے واقع ہوئی اور سوا ان دو قول کے میلاد امام صاحب الامر مین
اور کوئی قول منقول و مروی نہین بخلاف نوح علیہ السلام کہ انکی پیدائش باجماع مورخین اور منجمین کے نزدیک
تحویل قران اکبر کے ہی اور دلائل فلکیہ انکی طول عمر پر دلالت واضحہ کرتی تھین چنانچہ منجمین نے انکے زائچہ ولادت کے
شرح مین ذکر کیا ہی اسکے سوا دلیلین قطعی عقلی خاص موافق اصول مذہب انھین شیعون کے قائم ہین جو اعتقاد
طول بقا صاحب الامر کو باطل کرتی ہین کسواسطے کہ اگر اونکو زندہ کہین اور وہ زندہ ہون تو لازم آتا ہی یہ امر شنیع
و قبیح کہ حضرت باریتعالی تارک واجب کا ہی کسواسطے کہ اونکو جو الیق بریاست اور تصرف لعت کے کامونکے
تھے مقبول اہل دنیا نکیا بلکہ اہل دنیا کے دلونکو انسے ایسا متنفر کیا کہ درپے انکے قتل و ایذا کے ہوگئے یہانتک
کہ ایسی چھپنے چھپانیکی نوبت پہونچی اور ظالم اور کافر اور فاجر اونپر مسلط کیے پس واجب تعالی نے امر اصلح کو کہ
اوسکے ذمے واجب تھا ترک فرمایا اور یہ بھی لازم آتا ہی کہ حقتعالی فاعل قبیح کا ہی اسلیے کہ ایسے شخص کے
ہوتے جو قابلیت ریاست اور بڑی سرداری کے رکھتا ہو اوس شخص کو جو اصلا بو قابلیت کی نہ رکھتا ہو

ملک وسلطنت پر تصرف دیدینا کیسی بُری بات ہی اور بھی کسی شخص کو امامت دینا اور پھر اوسکو حکم
چھپ رہنے کا دینا اور لوگون کو تکلیف مین ڈالنا کہ اوس غائب چھپے ہوے سے کہ سوا اوسکے نام کے اور کچھ
نہین جانتے احکام اپنے دین کے تحقیق کرین اور معاملات دنیوی مین کس سے رجوع لائین اور تقسیم ملک اور
غنایم اور درستی لشکر اور فتح شہرون اور جنگ وصلح مین کسکی صوابدید پر عمل کرین کتنی بڑی تکلیف کی بات ہی
جسکا تحمل نہین ہوسکتا یہ ایسی بات کی ہی کہ کہین جبریل کو تمھارا امام کیا مسائل شرعیہ اوس سے پوچھو اور
مصالح دنیوی ہرگز بحکم اوسکے مت کرو کتنی بڑی تکلیف کی بات ہی اور عاقل کے نزدیک ان دونون مین
کیا فرق دونون کو تکلیف مالایطاق جانتا ہی اور وقوع تکلیف مالایطاق کا بالاجماع محال معہذا ایسے
امام کا مقرر کرنا بھی عبث ہوگا کسواسطے کہ فوائد امامت کے اصلا اوسکے ہونیسے حاصل نہونگے اگر کوئی فرقہ
عنقائیہ اپنا لقب کرے اور عنقا کی امامت کا قائل ہو توکیونکر کوئی اوسکے مذہب کا بطلان کرسکیگا وَالْعَبَثُ
قَبِیْحٌ یَجِبُ نَفْیُہٗ عَنِ الْبَارِیْ عِنْدَ الشِّیْعَۃِ یعنی عبث قبیح ہی واجب ہی مٹا دینا اوسکا اللہ کی طرف سے
نزدیک شیعہ کے اسی اصل دلیلین باطل کرنے انکے اس خیال فاسد کی گنتی شمار سے زیادہ ہین مگر اس
میدان سے باگ کیت قلم کی پھیرکے اپنا مطلب لکھین اسکو تو بچے بھی باطل کرسکتے ہین اور یہ بات ہی کہ
بعض راوی انکے ایسی چیز روایت کرتے ہین کہ براہین قطعی عقلی کی رو سے وہ محال ہی اور یہ ایسے راوی کی
قدح نہین کرتے بلکہ روایت اوسکی مقبول رکھتے ہین مثلا ابو بصیر کہ حضرت صادق سے دعوی الوہیت کا
روایت کرتا ہی یہ اوسکو مانتے ہین اب جو حال اخبار اور رجال شیعہ سے بطور نمونہ کے فارغ ہوے
لازم ہوا کہ باقی دلائل مین بھی انکے کچھ کلام اجمالی شروع کرین تا ناظر کو انکے دلائل مین بصیرت حاصل ہو
کلی طور پر انکے استدلالات کا فساد معلوم کرے اور جزئیات دلائل کو انکے اس کلی کی کسوٹی پر لگاے
اور اس مطلب کو خاتمۃ الباب اور فذلک الحساب ٹھہرایا گیا

تتمۃ الباب در دلائل شیعہ جاننا چاہیے کہ اقسام دلیل انکے نزدیک چار ہین کتاب
اور خبر اور اجماع اور عقل **کتاب** کہ قرآن مجید ہی انکے زعم مین قابل استدلال کے نہین اسواسطے کہ
اعتبار اوسکے قرآن ہونے پر حاصل نہین ہوسکتا البتہ جب ہوتا کہ کسی امام معصوم کے درمیان سے ملتا
پہنچتا اور وہ قرآن جو ائمہ سے پہنچا ہی وہ انکے ہاتھ مین موجود نہین اور یہ جو قرآن ہی انکے زعم مین
ائمہ نے اسکو معتبر نہین جانا ہی اور قابل استدلال و دستاویز کے نہین گنا چنانچہ کلینی وغیرہ انکی کتب

معتبرہ سے نقل کیا جائیگا اور یہ مطلب چند وجہون سے ثابت ہی اول یہ کہ ایک جماعت کثیر امامیہ نے اماموں سے
روایت کرتے ہین کہ وہ قرآن جو نازل ہوا تھا اوسمین کلمون کو اپنے ٹھکانون سے بدل دیا ہی اور آیتین بلکہ
سورتین بھی ساقط کردین ہین اور ترتیب بھی متغیر ہوگئی اور اب جو کچھہ موجود ہی قرآن عثمانؓ کا ہی کہ سات
نسخے اوسکے لکھکے اطراف عالم مین مشہور کر دیے اور جو کوئی قرآن منزل یعنی نازل شدہ اصل ترتیب
اور وضع کو پڑھتا تھا اوسکو مار دھاڑ کرتے تھے یہانتک کہ چار ناچار تمام جہانین اسی قرآن پر اجماع کر لیا
پس یہ قرآن قابل سند و استدلال کے نہین ہی اور نظم و الفاظ اوسکے اور عام و خاص اوسکے محل اعتماد
نہین ہین کیونکہ جائز ہی کہ یہ احکام جو اس قرآن مین موجود ہین کل یہ احکام یا اکثر انکے منسوخ ہون
اون آیتون اور سورتون سے جو ساقط کر دیگئی ہین یا مخصوص ہون آیتون اور سورتون مسقطہ سے
دوسری وجہ یہ کہ نقل کرنیوالے اس قرآن کے بلا تشبیہ ایسے ہین جیسے نقل کرنیوالے توریت و انجیل کے کہ
بعض انسے اہل نفاق تھے مثل عظمای صحابہؓ اور کبراء انسے ہین اور بعض انسے چکنی چپڑی باتین کرنیوالے
دنیا طلب دین فروش مثل عوام صحابہؓ جنھون نے مال و مناصب کے لالچ سے پیروی اپنے رئیسونکی کی اور
دین سے پھر گئے سوا چار یا چند آدمیون کے اور سنت پیغمبر صلعم کو جواب دیا اور اونکے خاندان سے عداوت
اور دشمنی اختیار کی اور اونکی کتاب کو تحریف اور اونکے خطاب کو تغیر کر ڈالا مثلاً بجاے مِنَ الْمَرَافِقِ
اِلَی الْمَرَافِقِ بنا دیا اور بجاے اَئِمَّۃٌ ھِیَ اَزْکٰی مِنْ اَئِمَّتِکُمْ کے اُمَّۃٌ ھِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ لکھدیا اور علی ہذا
القیاس جیسا کہ دعا صنمی قریش ہین کہ اوسکو قنوت جناب امیرؓ اور متواتر جانتے ہین مذکور ہی بعض
ذکر اس دعا سے باب ثانی مین گذرا پس جیسا کہ توریت اور انجیل پر اعتماد نہین کرنا چاہیے اور عقیدہ اور عمل
نہین لینا چاہیے ایسے ہی اس قرآن پر جو موجود ہی تمسک نہین کرنا چاہیے اور جیسے کہ احکام اونکے منسوخ ہوئے ہین
قرآن مجید سے ایسی ہی اس قرآن سے بھی بہت چیزین نسخ ہوی ہین مگر ناسخ کو سوا امامون کے کوئی نہین جانتا
تیسری وجہ یہ کہ ثبوت نزول قرآن اور اوسکے معجزہ ہونے بلکہ ثبوت نبوت پیغمبر صلعم کا موقوف ہی اسبات پر کہ اول
نقل کرنیوالون کا صدق ثابت ہو اور جبکہ نقل کرنیوالے نبوت پیغمبر صلعم کے ایسی جماعت ہین جنھون نے اپنی
غرض فاسد سے اوس نص کو جو روبرو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون کے فرمائی تھی چھپا ڈالا اور کسی نے وقت حاجت
ظاہر نکیا یہانتک کہ حق خاندان نبوت کا تلف ہوگیا اور اصل بزرگ دین کی کہ ہم پہلو نبوت کے ہی یعنی امامت
لوٹ پوٹ ہوگئی ایسے لوگون کی نقل پر کیا اعتماد کیا جاے غرض فاسد کے سبب سے یہ سب توطے باندھے ہین

کہ فلان شخص نبی تھا معجزے لایا اور قرآن اوسپر نازل ہوا اور تمام بلغا اوسکے مقابلے سے عاجز ہوے اور واقع مین
کچھ بھی نہین بس کتاب کا تو یہ حال لیکن خبر اوسکا حال مفصل اس باب مین گذرا اور تازہ یہ ہی کہ خبر کیلیے
ناقل چاہیے اور ناقل خبر کے یا شیعہ ہین یا غیر شیعہ غیر شیعہ تو یون بھی معتبر نہین اسواسطے کہ صدر اول انکے تو
ایسے جنکی سندین مقطوع ہین اسلیے کہ مرتد اور منافق اور محرف خدا کی کتاب اور دشمن خاندان رسول خدا کے
ہوے ہین اب رہے شیعہ اونکی یہ کیفیت کہ اصل امامت اور تعین وشمار اماموں مین خود باہم انکے اختلاف
فاش ہی اور ثبوت کسی قول کا انکے اقوال سے سوا خبر کے ہوتا نہین کسواسطے کہ کتاب اللہ ان باتون سے
ایسے طور پر کہ مخالف کو الزام دیسکے ساکت ہی اب رہا ثبوت خبر اور اوسکی حجت ہونیکا یہ پھر موقوف اوسی
قول پر ہوگا جسکا ثبوت خبر سے متعلق ہی بسبب سکوت کتاب کے اسصورت مین دور صریح لازم آئیگا یعنی
قول کا ثبوت خبر سے اور خبر کا ثبوت قول سے اور یہ باطل ہی اور یہ بھی ہی کہ حجت ہونا خبر کا اسی سبب سے تو ہی کہ
وہ قول کسی معصوم کا ہی یا بواسطہ کسی معصوم کے دوسرے معصوم سے پونہچا اور عصمت شخص معین کی بھی خبر ہی سے
ثابت ہوتی ہی نہ کتاب سے بوجہ سکوت کتاب اور عجز عقل کے رہا معجزہ اول تو صدور اوسکا شخص معین سے نہین اور
برتقدیر صدور وہ موقوف بر خبر کسواسطے کہ ہر کسیکو اتفاق معجزہ دیکھنے کا نہین پڑتا ہی رہا اجماع اوسمین بھی
معصوم کے داخل ہونیکی حجت لگی ہی اور پھر اوس اجماع کو غائبین پر نقل کرنیکو بھی خبر درکار ہی اور عصمت شخص
معین کی بھی اوسکی خبر یا اوس خبر سے جو دوسرے معصوم سے پونہچی ہی ثابت کرنا یہ بھی دور صریح ہی اور نیز
حجت ہونا خبر کا موقوف نبوت نبی اور امامت امام پر ہی اور ہرگاہ کہ اصل ہی ثابت نہو پھر فرع کیونکر ثابت ہو
حاصل کلام شیعہ کے نزدیک تواتر خود دائرۂ اعتبار سے گرا ہوا ہی کسواسطے کہ کتمان واقع کا عدد تواتر سے ظہور مین
آیا اور اظہار غیر واقع کا بھی ایسا ہی ہی جیسا کتمان واقع کا رہین اخبار احاد خود بالاجماع اس قسم مطالب مین
معتبر نہین ہین بس استدلال بخبر ممکن نہین اب رہا اجماع اسکا باطل ہونا تو نہایت ہی ظاہر ہی کسواسطے کہ
اجماع تو بعد ثبوت نبوت اور شرع کے ہی اور جب نبوت اور شرع نہین ثابت ہوسکتی اجماع کیونکر ثابت ہو اور
یہ بھی ہی کہ حجت ہونا اجماع کا انکے نزدیک بالاصالت ثابت نہین بلکہ اس سبب سے ہی کہ قول معصوم کا بھی
اوسکے ضمن مین ہوتا ہی سو اوسکا حال یہ کہ ابھی تک معصوم کے ہونے اور اوسکے تعین ہونیمین کہ کون شخص ہی
اور نقل قول کی انمین بحث و تفتیش ہی چلی جاتی ہی اور وہ اجماع جو صدر اول اور ثانی کا ہی یعنی قبل پیدا ہونے
اختلاف سے بہت مین خود معتبر نہین اسواسطے کہ اوسوقت مین اجماع کیا خلافت ابوبکر و عمر اور حرام ٹھہرانے

متعہ اور تحریف کتاب اللہ اور منع میراث پیغمبر اور امام برحق کو حق سے کھو دینے اور غصب تعلقات
خاندان رسول پر اور بعد اسکے جب اختلاف امت مین پیدا ہوا اور فرقے مختلف آپسمین پھٹ گئے پھر
اجماع کیونکر تصور کیا جاسکے خصوصا وہ مسائل جنمین خلاف ہی کہ احتیاج استدلال اور اثبات حجت کا انہین
لوگون مین منحصر ہی اور نیز داخل ہونا معصوم کا اجماع مین اور موافقت اوسکے قول کی تمام امت کے قول سے
ثابت نہین ہوتی مگر اخبار سے اور اخبار کا حال جیسا کچھ ہی روشن کہ کیسے اوسمین جھگڑے ہین اور تساقط اور
ضعف اور سستی اور بھی نقل اجماع کی ہر مسئلۂ خلافیہ مین خاص ایک ایسا امر ہی کہ شدنی نہین اور علمائے شیعہ
بلکہ اثناعشریہ کو بالخصوص اس نقل مین باہم تکاذب اور تجاحد ہی بعضے انسے نقل اجماع اپنے فرقیکی کرتے ہین
اور دوسرے اوسکی تکذیب کرتے ہین اور انکار رکھتے ہین اور جب اجماع ایک فرقے کا امامیہ سے کہ ایک فرقہ
شیعہ سے ہین اور ایک فرقہ امت سے خود انکے اپنی نقل سے ثابت نہو تو اجماع جمیع امت کا ثابت کرنا کسطرح
متصور ہو ہم اسکو چند مثالون مین روشن کرین گے صاحب سبیل السلام الی معالم الاسلام کہ عمدہ علماے
اثناعشریہ سے ہی شرح حدیث عقل مین تقریبا کہتا ہی کہ کلام الشیخ ابو الفتح الکراجکی فی کنز الفوائد یدل علی
اجماع الامامیۃ علی البداء وانہ من خصایصہم وانکرہ سائر الفرق وکلام العلامۃ الحلی فی النہایۃ
والتہذیب وکشف الحق یدل علی الاصرار فی الانکار یعنی کلام شیخ ابو الفتح کراجکی کا
کنز الفوائد مین دلالت کرتا ہی اجماع امامیہ پر اوپر بدا کے اور تحقیق بیشک وہ بداخصائص اونکے سے ہی اور انکار
کیا اوسکا سب فرقون نے اور کلام علامۂ حلی کا نہایہ اور تہذیب اور کشف الحق مین دلالت کرتا ہی اصرار انکار مین
اور شیخ شہید ثانی کہ انکے اجلہ علماسے ہی فصل منفصل رکھتا ہی اسبات مین کہ شیخ الکابت جگہون مین مدعی
اجماع فرقے کا ہوا ہی حال آنکہ خود وہی دوسری جگہونمین مخالف اوسکے ایک وس فصل سے ہم بھی ذکر کرتے ہین
قال فصل فیما یشتمل علی مسائل ادعی الشیخ الاجماع فیہا مع انہ نفسہ خالف فیما ادعی الاجماع
فیہ اوردناہا للتنبیہ الا ان یغتر الفقیہ بدعوی الاجماع فقد وقع فیہ الخطاء والمجازفۃ
کثیرا من کل واحد من الفقہاء سیما من الشیخ والمرتضی فیما ادعی فیہ الاجماع من کتاب
النکاح دعواہ فی الخلاف الاجماع الا ان الکتابیۃ اذا اسلمت وانقضت عدتہا قبل ان یسلم
الزوج فیفسخ النکاح وقال فی نہایۃ وفی کتاب الاخبار لا یفسخ النکاح بینہما ترجمہ
کہا فصل ہی اوس چیز مین کہ شتمل ہی مسائل پر دعوی کیا ہی ابو جعفر نے اتفاق کا اون مسائل مین باوجود اسکے

بذات خود مخالفت کی ہی حکم مین اوس چیز کے جسمین دعوی اجماع کا کیا لائے ہم اوسکو واسطے خبردار کرنیکے
خبردار نہین اعتبار کرتا ہی فقیہ دعوی اتفاق کا پس تحقیق واقع ہوی اوسمین خطا اور مجاز بہت ہر ایک
فقہا سے خصوصا شیخ مرتضے سے پس جو کچھ دعوی کیا ہی اجماع کا کتاب نکاح سے دعوی اوسکا ہی خلاف
اجماع کا اسباب پر کہ عورت کتابیہ جسوقت کہ مسلمان ہو جاوے اور گذر جاے عدت اوسکی اس سے پہلے
کہ شوہر اوسکا مسلمان ہو فسخ ہو جاتا ہی نکاح اوسکا اور کہا ہی نہایہ اور کتاب اخبار مین نہین فسخ
ہوتا ہی نکاح اون دونون مین اور اسیطرح ہر باب مین ابواب فقہ سے تکذیب شیخ و سید کی کرتے ہین
اور یہ رسالہ بہت بڑا ہی قریب سو مسئلے کے بلکہ زیادہ اسمین مندرج ہین اور معتبر عقل کا یہ حال ہی
کہ تمسک اوسپر یا شرعیات مین ہی یا غیر شرعیات مین لیکن شرعیات مین ہرگز اس فرقے کے نزدیک قابل تمسک
نہین ہی کسواسطے کہ جڑ بنیاد ہی سے منکر قیاس کے ہین اوسکو حجت نہین جانتے اور غیر شرعیات مین موقوف ہی
اسبات پر کہ خالی ہو آمیزش وہم اور الفت اور عادت اور احتراز ہو خطا سے ترتیب صورت و اشکال مین
لیکن یہ بات بدون ارشاد امام کے حاصل نہین ہو سکتی کسواسطے کہ ہر فرقہ انسان کا خاصہ ہی کہ اپنی عقل سے
بہت چیزون کو ثابت کرتا ہی اور بہت چیزونکا منکر ہوتا ہی اور اونکے اصول و فروع مین ایک دوسرے کی
مخالفت کرتے ہین اور اپنی عقل سے ترجیح نہین دیسکتے اگر ترجیح دین تو وہی تخالف اور تزاحم ترجیح مین بھی
ثابت ہوگا پس لابد ہی کہ سواے عقل کے کوئی حاکم اور کوئی مرجح ہو کہ دونو جانب سے ایک کو صواب ٹھہراے
دوسرے کو خطا اور اس قسم کا مرجح سواے نبی اور امام کے نہین ہو سکتا اور ہرگاہ ثبوت نبوت اور امامت کا کہ
موقوف علیہ عقل کا ہی چیز توقف مین ہی تمسک عقل پر بھی محل اعتماد نہین ہی اور اسکے ساتھ یہ کہ یہان کلام
دلائل شرعیہ مین ہی اور امور شرع کے صرف عقل سے کوئی ثابت نہین کر سکتا کسواسطے کہ عقل مفصل شناخت
اون امور شرعیہ سے عاجز ہی بالاجماع البتہ جو عقل کہ شریعت سے مدد پائی ہوئی ہی اور اصل اوس حکم کی
اوسنے شارع سے لی ہو تو دوسری چیز کو اوسپر قیاس کر سکتے ہین لیکن جب اس فرقے کے نزدیک قیاس ہی باطل ہی
تو مطلقا امور شرعیہ مین عقل کو دخل نہین رہا خاص کر جب قواعد و کلیات شرع مین بھی تردد و اضطراب ہی
تو عقل کس چیز مین کام آئے ثَبِّتِ الْعَرْشَ اَوَّلًا ثُمَّ انْقُشْ یعنی ثابت کر عرش کو اول پھر نقش و نگار بنا
فائدۂ جلیلہ جاننا چاہیے کہ تمامی دلائل عقلیہ موافق اعتقاد بدیہیات کے قائم ہوتے ہین پھر اگر کوئی
گروہ انکار بدیہیات کا اختیار کرے جیسے سوفسطائی کہ اَلْوَاحِدُ نِصْفُ الْاِثْنَیْنِ وَالنَّفْیُ وَالْاِثْبَاتُ

لَا یَجْتَمِعَانِ وَلَا یَرْتَفِعَانِ وَالْجِسْمُ الْوَاحِدُ لَا یَکُوْنُ فِیْ اٰنٍ وَاحِدٍ فِیْ مَکَانَیْنِ وَالْغَائِبُ عَنِ الْحَوَاسِ
لَیْسَ لَهٗ حُکْمُ الْحَاضِرِ وَمَا یُسَمّٰی بِاِسْمِ الشَّیْءِ لَا یَکُوْنُ عَیْنَ ذٰلِکَ الشَّیْءِ اور اسی قسم کی اور باتین کہ اونکا
انکار کرین تو کوئی مطلب دلائل عقلیہ سے انکے سامنے ثابت نہین کر سکتا معنی عربی کے یہ کہ ایک نصف
دو کا ہے اور ہونا نہونا دونو باہم ضد ہین کہ نہ دونو اکٹھے ہو سکتے ہین نہ دور ہو سکتے ہین اور ایک جسم ایکوقت مین
دو مکانون مین نہین ہو سکتا اور جو چیز کہ حواس سے علیحدہ ہے اوسپر حکم موجود کا نہین ہو سکتا اور جو چیز کسی
شے کے نام سے کہلاتی ہے ذات اوس شے کی نہین ہو سکتی فقط اور ایسے ہی شرع کی دلیلون اور دین کے مقدمونکا
قیام ملت حنیفیہ کے ثبوت پر ہے کہ زمانہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے اسوقت تک تمام دینون مین یہ ملت
مانی ہوی ہے اور اصول اوسکے وہ ہین جسپر سب اہل ملت متفق ہین اور وہ یہ کہ اِنَّ الْمَعْبُوْدَ وَاحِدٌ وَاِنَّهٗ
یُرْسِلُ الرُّسُلَ وَیُظْهِرُ الْمُعْجِزَةَ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ رُسُلُ اللّٰهِ اِلَی الْخَلْقِ مَعْصُوْمُوْنَ عَنِ الْکِذْبِ وَالْخِیَانَةِ فِی
التَّبْلِیْغِ وَاِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی اَحْکَامًا تَکْلِیْفِیَّةً عَلٰی عِبَادِهٖ یُجَازِیْ بِهَا وَعَلَیْهَا یَوْمَ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ ترجمہ بیشک معبود ایک ہی ہے اور بیشک وہ بھیجتا ہے پیغمبرون کو اور ظاہر
کرتا ہے معجزے اور بیشک فرشتے خدا کے بھیجے ہوے پیغمبرون کے پاس آتے ہین پاک ہین جھوٹ اور خیانت سے
حکم کے پونچانے مین اور بیشک خدا کیواسطے حکم ہین جنکی تکلیف بندون پر رکھی گئی ہے اور اوسکے موافق وہ اونکو
بدلہ دیتا ہے اور اوسکے دینے ہے قیامت کے دن مخلوق کا پیدا کرنا اور پھیلانا بہشت اور دوزخ مین مگر ثابت کرنا
ان اصول و قواعد حنیفیہ کا بطور شیعہ کے ممکن نہین پھر کسی مطلب کا مطالب دینیہ سے بدلائل ثابت کرنا انکے
نزدیک ممکن نہین پس اس تمہید سے ثابت ہوا کہ یہ فرقہ سوفسطائیہ دین کے ہین اب تفصیل اور توضیح اس
اجمال وابہام کی یہ ہے کہ یہ لوگ نبوت حضرت خاتم الانبیا کو جس سے کہ یہ اصول و قواعد نکلے ہین اس امت کیطرف
جناب امیر رضا و ائمہ اطہار سے روایت کرتے ہین اور یہ بھی قطعی معلوم کہ خاص اونھین سے روایت نہین کرتے
مگر اورون کے درمیان کے ساتھ اور درمیانیونکا انکے حال معلوم کہ خود بھی اونکو جھوٹا ٹھہراتے ہین اور متہم
کرتے ہین اور واقعی انکے درمیانیون نے جیسے کہ خاتم الانبیا سے نبوت کی روایت کی ہے ایسے ہی جسم اور صورت
ہونے خدا تعالی کے بھی روایت کی ہے اور صریح جھوٹ جوڑا ہے سوا اسکے یہ بھی ہے کہ یہ درمیانی اور انکی روایتین
شرائط امامت اور تعین امامون کی باہم مختلف اور معارض ہین اس حد تک کہ مطابقت اونکی ہرگز ممکن نہین
پس جھوٹ بعض ان لوگونکا جسکا کچھ تعین نہین بیقین حاصل اور تواتر ایسے جھوٹے کا ذبونکا کہ کسی غرض

فاسد کے سبب سے کسی افترا کو شہرت دی ہو جیسا کہ مقدمہ خلافت قرن اول مین ظاہر کیا کچھ اعتبار نہین ہی سواے چار صحابی یا چھہ صحابی کے انکے نزدیک کوئی قابل اعتبار نہین ہی اور تواتر ان چار یا چھہ آدمیونکا معلوم کہ مطلق نہین ہی اور بالفرض اگر تواتر بھی مان لیا جاے کہ ہوا ہو تاہم خبر چار یا چھہ آدمیونکی اس قسم کے معاملات مین جنکو عقل بعید جان رہی ہی بلکہ بعض جگھون پر مطلق محال اور معدوم سمجھتی ہی کسطرح فائدہ یقین کا دیگی اور سوا ان چار چھہ کے اور سب صحابہ انکے نزدیک مرتد اور خارج از دین اور غرض فاسد والے اور دروغگو اور جھوٹے گذرے ہین اسیواسطے شیعہ انسے روایت نہین کرتے رَوَی سُلَیمُ بنُ قَیسٍ الھِلَالِیُّ فِی کِتَابِ وَفَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ عَن اَمِیرِ المُؤمِنِینَ وَغَیرُ وَاحِدٍ عَنِ الصَّادِقِ اِنَّ الصَّحَابَۃَ اِرتَدُّوا بَعدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَربَعَۃَ اَنفُسٍ وَفِی رِوَایَۃٍ عَن صَادِقٍ اِلَّا سِتَّۃٌ یعنی روایت کی سلیم بن قیس ہلالی نے کتاب وفات النبی صلے اللہ علیہ وسلم مین ابن عباس رض سے اور انھون نے امیر المومنین رض سے اور سوا ایک کے صادق رض سے کہ بیشک صحابہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب مرتد ہو گئے تھے سوا چار آدمیون کے اور ایک روایت مین ہی صادق رض سے سوا چھہ کے پس جو کچھ کہ اس گروہ نے جو انکے زعم مین مرتد ہین دعوی رسالت اور موافق دعوے کے اظہار معجزون کا اور نزول قرآن اور عاجز ہو جانا بلغا کا اوسکے جھگڑون مین اور احوال جنت و دوزخ کے اور تکلیفات شرعیہ اور نازل ہونا وحی اور ملائکہ کا بلکہ بیان نبوت اگلے نبیون اور انکی دعوت کا جو توحید کے ساتھہ عبادات مین تھے اور منع کرنا شرک سے اوس عبادت مین روایت کرتے ہین سب مردود ہین کسواسطے یہ خبر ایسے گروہ کی ہی جنھون نے اتفاق کیا خلاف وصیت پیغمبر صلعم پر جو رد بر و ایک لاکھہ چوبیس ہزار آدمیون کے بڑی تاکید و قرن کے ساتھہ فرمائے تھے علی الخصوص کہ روایت اس گروہ کی بھی خود شیعہ کے نزدیک متواتر نہوئی اور فرقون کے نزدیک جو ہمرنگ اوس جماعت کے ہین متواتر ہوئی اور اگر صرف اوسکی شہرت اور اوسکے پھیلجانے پر اوس قرن مین یا بعد اوس قرن کے اکتفا کیجائے تو کمال بے احتیاطی دین مین لازم آئے کسواسطے کہ خود اوس قرن اور ما بعد اوسکے اور قرنون مین سب نے بالکل مخالفت امر و نہی پیغمبر پر کمر باندھی ہی اور قرآن کو تحریف کیا اور احکام جو خدا تعالی کے نازل کیے ہوے تھے اون قرنون مین ایسے مشہور رہوے اور پھیلے کہ اصل شریعت سے بھی سب مشہور تر ہو گئے مثلاً پانون دھونا وضو مین کہ یہ ایک معاملہ ھی ہی حادث کثیر الوقوع کہ پانچون وقت بیحد و بے شمار لوگون نے دیکھا ہی باوصف اسکے سب نے بر غلط

روایت کی ہی اور ایسے ہی مسح موزونکا اور اس قسم کی بدعتین کہ ادن قرنون کے رئیسون نے اپنی طرف سے
پیدا کین ہین اور رواج دین اونکو برابر احکام اصلیہ شریعت کے جاناہی مثلاً سنت تراویح اور حرمت متعہ
اور سوا اسکے پس اس جماعت بیدین وبیباک سے کیا بعید کہ اتفاق کرلیا ہو امر نبوت اور نزول وحی اور
ملائکہ اور ذکر بہشت ودوزخ بزرگون کے ڈرانے اور رغبت دلانے کو آور تواتر سے اوسوقت فائدہ یقین کا ہوتا ہی
کہ اہل تواتر کی کوئی غرض فاسد درمیان مین نہو یہان غرضین بعید وبیشمار موجود ہین آسلیے کہ احتمال ہی کہ
چند لوگ انہین سے منشاء روایت اس دعوی اور صدور معجزہ کے کسی غرض کیواسطے ہوے ہون اور ادر
سب لوگ لالچ کے مارے موافق اور مداہن بنے ہون اور انکی باتین قبول کرکے مشہور کردین ہون آور یہی
احتمال ہی کہ اگلے کاہنون اور نجومیون سے سنا تھا کہ ایک شخص قریش مین ایسا پیدا ہو کہ ملک روزمین کا
بنے اور خزانہ بیشمار اوسکے ہاتھہ آئے اور وہ اولاد عبد مناف سے ہو فلان نام اوسکا اور فلان اوسکے
باپ کا بس ہر مفلس کو خیال فاقہ تنگی کا اوسکی پیروی مین پیدا ہوا ہو آور ہر صاحب سیف کی خاطر مین گذرا کہ
ہمکو عورتین سفید پوست نازک بدن ایران کی ملین گین اونسے لذت اوٹھائین گے اور ہر دنیا پرست کو
سیر کسری کے باغون اور گلگشت قزوین اور شیراز اور بود وباش قیصر کے محلون کی دامن گیر طبیعت کی
ہوئی ہوگی آور یہود سے بھی کسی جماعت نے ان فتوحات کو جانکر بموجب اخبار وکتب قدیمہ اپنی کے
کوئی نص توریت سے موافق مدعا کے نکال دی ہوگی آور قصے اور اخبار بعبارت بلیغہ اوسکے واسطے
درست کردیے ہون آسکے ساتھہ کہ ابھی ثبوت نزول توریت اور وقوع قصون انبیا کا خود بروایات
اور دار وگیر مین ہی تو یہود کی موافقت اور ناموافقت سے کیا حاصل ہوتا ہی اور کیا کھویا جاتا ہے
حاصل یہ کہ پہلے عرب کے جاہلون نے ان غرضون کے سبب سے اتباع کیا ہو پھر اور لوگون کو غلطی پہ
غلطی پڑی اور دنیا کی طمع اور مستلذات نفسانی سے پے درپے پیروی اس بڑے غول عرب کی لازم
جانی تو رفتہ رفتہ ایک صورت دین ومذہب کی ہوگئی چنانچہ اکثر امور شرعیہ مین بزعم شیعہ اسی قسم کی
روداد واقع ہی مثلاً جو کچھہ تواتر غسل رجلین مین شیعہ کہتے ہین یہی شقین احتمالات کی انکے ہین کہ مذکور
ہوئین بلکہ اس موقع پر زیادہ تر اور قوی تر کسواسطے کہ پانونکا دھونا نسبت مسح پانونکے ایک مشقت اور
کلفت کی چیز ہی پس اس مشقت اور کلفت کو اختیار کرنا اور اسیکو شہرت دینا بظاہر کوئی فائدہ دنیا کا
اسمین معلوم نہین ہوتا بخلاف امر نبوت کے کہ مقدمہ ریاست عام کا ہی جو نہایت دلچسپ اور خاطر نشین ہی

اور بموقع طمع اور حرص کا جسکے واسطے ہزارون بلکہ لاکھون جانین اپنی کھوتے ہین اگر ایک کلمہ اور ایک
روایت پر اجماع کرلین کیا عجب آور مددگار انکے جھوٹ کی یہ بات بھی ہوئی کہ جب کسی نے انسے جھگڑا کیا اور
لڑنے کو مستعد ہوا خواری اوٹھائی اور خراب وتباہ ہوا عوام خصوصا اون لوگونکو جو پچھلے زمانے مین پیدا ہوے
اس سبب سے اعتقاد اگلے لوگون کے حقیت روایت پر زیادہ ہوا جیسا کہ شیعہ خلافت خلفاے ثلثہ کے
معاملے مین اور شہرت ہوجانا اوسکا اوس زمانیکے لوگون مین جس سے اہل سنت کے پچھلے لوگونکے اعتقاد کو
قوت ہوگئی اسی قسم کے احتمالات رکھتے ہین اور اگر تواتر اس قسم کے لوگونکا فائدہ بخش علم قطعی کا ہو تو چاہیے
کہ تواتر یہود کا بھی کہ ان لوگون سے بہت بڑھکے تحریف کتاب اللہ اور تکذیب اور مخالفت انبیا اور اونکی
وصیتین مٹانے مین تھے واسطے تائید دین موسی علیہ السلام کے فائدہ بخش یقین کی ہون کسواسطے کہ یہودی
بھی نص صریح حضرت موسی سے بتواتر نقل کرتے ہین چنانچہ فرمایا شَرِیْعَتِیْ مُؤَبَّدَۃٌ مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
یعنی میری شریعت کو ہمیشگی ہی جبتک آسمان وزمین ہین وَتَعْظِیْمُ السَّبْتِ مُؤَبَّدَۃٌ مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ اور تعظیم سنیچر کے دن کی ہمیشہ رہیگی جبتک آسمان اور زمین ہی اور ایسا ہی تواتر نصاری کا
کہ نص صریح حضرت عیسی کے خدا کے بیٹے ہونے پر ہی وَاِنَّ رِسَالَۃَ ابْنِ الْبَشَرِ قَدْ خُتِمَتْ قَبْلَ مَجِیْئِہٖ
روایت کرتے ہین اور یہ قرآن تحریف کیا ہوا اوس گروہ کے ہاتھ مین ہی ایسا ہی جیسے توریت وانجیل عرفی
جسمین سے بہت آیتین اور بہت سورتین گرادین ہین اور کلمے اوسکے بدل ڈالے ہین اور ترتیب تغیر کردی ہی
پس اگر اس قرآن متواتر کذائی پر تمسک جائز ہوا انجیل پر بھی جائز ہوگا اور انجیل مرقس مین کہ انجیل ثانی ہی
صحاح ثانی سے یہ نص موجود ہی اور چارون انجیلین انکے نزدیک متواتر ہین قَالَ غَرَسَ رَجُلٌ اَشْجَارًا فِیْ اَرْضٍ
وَبَنٰی حَوَالَیْہَا الْجُدْرَانَ وَحَفَرَ فِیْہَا بِئْرًا وَبَنٰی عَلَیْہَا بُیُوْتًا فَلَمَّا کَمُلَتْ عِمَارَۃُ الْبُسْتَانِ اَوْدَعَہٗ عِنْدَ
الزَّارِعِ وَسَافَرَ اِلٰی بَلَدٍ اٰخَرَ وَاَقَامَ بِہَا فَلَمَّا حَانَ اَنْ تَنْضَجَ الثِّمَارُ اَرْسَلَ عَبْدًا مِّنْ عَبِیْدِہٖ اِلَی الزَّارِعِ لِیَاْخُذَ
الثِّمَارَ فَلَمَّا جَاءَ وَاَرَادَ اَنْ یَّاْخُذَ ثَمَرَۃً ضَرَبُوْہُ وَاَرْسَلُوْہُ خَائِبًا ثُمَّ اَرْسَلَ عَبْدًا اٰخَرَ فَاٰذَوْہُ وَ
ضَرَبُوْہُ وَاٰذَوْہُ وَشَجُّوْا رَاْسَہٗ ثُمَّ اَرْسَلَ فَقَتَلُوْہُ فَکَانَ یُرْسِلُ عَبِیْدَہٗ تَتْرٰی فَیَضْرِبُوْنَ بَعْضَہُمْ
وَیَقْتُلُوْنَ بَعْضَہُمْ وَکَانَ لَہُ ابْنٌ وَّاحِدٌ یُّحِبُّہٗ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلَدٌ سِوَاہُ فَاَرْسَلَہٗ اِلَیْہِمْ فَلَمَّا رَاٰہُ الْکُفَّارُ
قَالَ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ ھٰذَا الَّذِیْ یَرِثُ بَعْدَہُ الْجَنَّۃَ ھَلُمُّوْا نَقْتُلْہٗ وَنَرِثُ الْبُسْتَانَ فَوَثَبُوْا عَلَیْہِ فَقَتَلُوْہُ
فَلَاجَرَمَ یَغْضَبُ عَلَیْہِ صَاحِبُ الْحَائِطِ وَیَحْضُرُ اِلَیْہِمْ وَیَنْزِعُ مِنْ اَیْدِیْہِمْ وَیُدَمِّرُہُمْ وَیَضَعُہٗ عِنْدَ اٰخَرِیْنَ

ترجمہ کہا ایک شخص نے اپنی زمین مین درخت لگائے اور اوسکے گرداگرد دیوارین قائم کین اور کنوان بھی اوسمین کھودا اور ایک مکان بھی بنایا پھر جب تمام ہوگئی عمارت باغ کی مزارعون کے سپرد کرکے آپ کسی اور شہر کو سفر کر گیا اور وہان رہنا اختیار کیا جب میوہ پکنے کا وقت آیا اپنے غلامون سے ایک غلام بھیجا اون مزارعونکے پاس تا میوہ وہان سے لائے انھون نے اوس غلام کو مارا اور میوہ نہین لینے دیا اور بحصول مطلب اوسکو مالک باغ کے پاس بھیجا اوس مالک نے پھر اور ایک غلام بھیجا ان مزارعون نے اوسکو بھی مارا اور لہو لہان کر دیا اور سر اوسکا توڑ ڈالا پھر اوسنے اور غلام بھیجا اوسکو انھون نے جان سے مار ڈالا غرض حال یہ تھا کہ مالک برابر اپنے غلام انکے پاس بھیجے جاتا تھا اور یہ بعض کو زد و ضرب کرتے رہے اور بعض کو مار ڈالتے رہے اب اوس مالک کا ایک لڑکا تھا نہایت پیارا اور عزیز اور سوا اس لڑکے کے اور لڑکا نتھا اوسکو انکے پاس بھیجا جب ان کافرون نے اس لڑکے کو دیکھا تو بعض نے بعض سے کہا کہ یہی ہی جو بعد مالک کے باغ کا وارث بنے گا آؤ اسکو مار ڈالین اور ہمین وارث باغ کے بنجائین تب اوسپر حملہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اس بابت کسطرح صاحب باغ کا غضبناک و خشمگین نہوگا ضرور غصہ ہوکر انکی طرف رجوع کریگا اور باغ کو انسے چھین کے انکو ہلاک کریگا اور باغ اورون کے قبضہ مین رکھیگا انتہی اب اس موقع سے معلوم ہوا کہ اصول مذہب مین ثبوت ملت حنیفیہ کا کہ راہ اوسکی قبول کرنا نبوت خاتم الانبیا کا ہی بدون پیروی اہل سنت کے ممکن نہین اسواسطے کہ انھون نے اصول اپنے دین کے نکالے ہین جماعت صحابہ سے مثلاً عشرۂ مبشرہ اور عبادلۂ اربعہ اور مکثرین اور دیگر اہل بدر اور اہل بیعت رضوان اور مہاجرین اولین کہ حق تعالی نے اپنی کتاب مین انکے صدق و صلاح کی گواہی دی ہی کقولہ تعالی اُولٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یعنی وہ لوگ سچے ہین اور فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ تا آخر آیت یعنی محمد اللہ کے رسول ہین اور وہ لوگ کہ اونکے ساتھ ہین نہایت سختی کرنیوالے ہین کافرون پر آخر آیت تک اور بہت آیتون مین انکی نسبت کلمے خوشنودی و رضامندی کے ارشاد فرمائے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ الی غیر ذلک من الآیات یعنی تحقیق راضی ہوا اللہ ایمان والون سے جسوقت کہ بیعت کرتے تھے وہ نیچے درخت کے اور سوا اسکے اور آیتین ہین رضامندی کی پھر جب اہل سنت نے قرآن و حدیث مین یہ نصوص انکے حقمین سنے تو انکے حال کی واجبی جستجو اور تلاش کی معلوم ہوا کہ ایک ایک انمین سے سچے اعتقاد والے اور نہایت محبت اور رسوخ والے ہوے ہین اور کسی طرح ترقی شریعت غرا مین قصور نہین کیا اور احکام روشن ملت حنیفیہ مین مطلق چکنی چپڑی باتین نہین بنائین

کتاب خدا کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھا ہی اور خدا کے دین کی حفاظت و حمایت کو اپنی جان اور اپنے دم سے زیادہ جانتے تھے رسول مقبول کی سنتون کی اپنی عادتون مین جہانتک ممکن تھا تقویت کرتے تھے اور عبادتون کو زیادہ سمجھتے تھے اور عوام صحابہ بھی انکی صحبت کی برکت اور خوف سیاست سے اسی چال اور چلن پر تھے اور تابعین انکے باحسان بھی بتاثیر صحبت انکے کہ انکے نورون کے عکس ان پر پڑے تھے انھین کے سلوک وطریق پر تھے اور ایسے ہی قرنا بعد قرن یعنی صدیون اور یہ فرمان برداری و پیروی جو یہ لوگ پیغمبر کی کرتے تھے غرض خالص یہی تھی کہ حق ظاہر ہو نہ یہ کہ نفع کی لالچ اور ضرر کے بچاوسے بلکہ جو کوئی سرداران عرب سے داغ الفت مولف القلوب یعنی حضرت سے داغدار تھا کیسا ہی رئیس قوم اور سردار کنبہ کا ہوتا اوسکی تحقیر اور اہانت کرتے تھے مثلاً ابوسفیان اور اقرع بن حابس نے مجلس مین خلیفہ دوم کے باوصف اسکے کہ بڑی ریاست رکھتے تھے بڑی ذلتین اوٹھائی ہین اور صف نعال مین جگہہ پائی ہی اور فقیر اور مسکین اور غلام اور کم اصل انکے صدر مجلس ہوتے تھے جیسے صہیب اور عمار اور جب اقتدار اونکو ولایت اور ملک وسلطنت کا ہوتا تھا تو اپنون اور قریبون کو نہین دیتے تھے مگر جسکو دیکھتے تھے کہ قدم اسکا اسلام مین مستحکم ہی اور آنحضرت صلعم کی صحبت اور رفاقت مین بشدت وکثرت رہا ہی اس قسم کے منصب اوسکو دیتے تھے اور اسباب کا لحاظ رکھتے تھے اور اکثر یہ لوگ بعد بڑی بڑی لڑائیون اور مارے جانے بزرگون اور قریبون اور اڑے رہنے کفر پر اور دیکھنے معجزات قویہ کے ایمان لائے ہین ورنہ جیسا کہ کہا ہی کہ کاہنون اور نجومیون اور اہل کتاب کے کہنے پر بطمع مال ومناصب کے ایمان لائے تھے اگر یہ ہوتا تو پہلے ہی وہلے مین مسلمان ہوجاتے مدتون تک پیغمبر کے کامونکو ابتر کرکے عداوت مین نہ بسر کرتے اور جب انھین کی نقل و روایت سے دعوی نبوت اور ظہور معجزات اور نزول قرآن اور عاجز ہونا فصیحون بلیغونکا اوسکے جھگڑے مین ثابت ہوا تو یقین حاصل ہوا کہ فی الواقع ایسا ہی تھا اور ثبوت انکے سچ اور صلاح کا موافق گواہی قرآن اور رسول کے ایسا دور نہین کہ کچھہ کھٹکا لازم آئے بلکہ بطور تاکید اعتقاد اور مزید یقین کے ہی ورنہ جستجو انکے حال کے کافی ہی اسباتمین کہ اعتقاد کیا جاے کہ خبر انکی صحیح ہی اور متواترات انکے سچے اور پیروی انکے طریقے کی اور لازم پکڑنا انکے طریقے اور راہ کا شیعہ قرآن یا حدیث یا اجماع پر تمسک کرین تو اس صورت مین انپر ضرور لازم آتا ہی کہ گویا اپنے شیعہ پن سے انھون نے تنزل کیا اور آلودگی مذہب اہل سنت کی لازم پکڑی پس اگر نہو تو انکے تمسکات جو کچھہ ہین ایسے ہوجائینگے جیسے پانی کا نقش یا دھوکا ریت کی چمک جو پانی کیطرح

معلوم ہوتی ہی بے حقیقت اور بے ثبات بس ظاہر ہوا کہ کوئی دلیل انکے دلائل سے اصل شیعیت کے واسطے درست نہین ہوتی اور جبکہ دامن اہل سنت کا پکڑا اور راس قرآن اور ملت حنیفیہ کے قائل ہوے تو ضرور ہی کہ سب امور متواترہ مین انکے مثلاً جیسے آنحضرتؐ نے شدت بیماری مین امامت ابوبکرؓ کے سپرد کی اور فضائل اور مناقب ونکے بیان فرمائے اور پانون دھونے اور مسح موزہ کے کہ قرآن اور اصول سے بتواتر ثابت ہی سب کا قائل ہونا اور ماننا چاہیے ورنہ ایک تحکم بے اصل لازم آیگا بس یہ ایسا ہی کہ روٹی تو اور کسی کی کھانا اور شکر دوسرے کیا بجالانا کیسی بے لطفی کی بات ہی بیت وجد و منع بادہ لے زاہد چہ کافر نعمتی ست ؛ دشمن می بودن ہم رنگ مستان زیستن ؛ اب لازم ہی کہ اس فائدے کو کوئی بیفائدہ نہ سمجھے کہ نہایت مفید ہی اگلے بابونسے یہ بھی معلوم ہوا کہ بنا انکے مذہب تشیع کی اون روایتون پر ہی جو یاران ایمہ نے ایمہ سے کی ہین اور یارونکا حال معلوم کہ اکثر اونمین دروغگو تھے کہ خود امامون نے اونکو جھوٹا ٹھہرایا ہی ایسا کوئی امام نہین ہوا کہ جسکے یارونکی تکذیب امام لاحق نے نکی ہو دلیل اسکی یہ کہ اونمین کے بعض اوس امام کی امامت کے قائل نہین ہوے دوسرے کی امامت کے معتقد تھے یا قائل اسبات کے کہ ابھی امام کے پیدا ہونے مین توقف ہی یا فلان امام پر امامت منقطع ہو گئی مگر انکو ایسا حسن ظن اونکے یارون پر ہی کہ کیسی ہی تکذیب انکے امام لاحق یا سابق کرین لیکن یہ تو اوسکو جو بھر بھی نہین گنتے سبکی روایتون پر پورا پورا اعتقاد رکھتے ہین پھر کیا یا حضرت کے امامون کے یارون سے تاثیر صحبت مین کم ہین جو انپر حسن ظن نہین کرتے اور انکی روایتین نہین مانتے حد یہ کہ بعض روایتین امامون سے مخالف روایت صحابہ کے خاص مقدمات متعلقہ امامت مین انکو پونہچی ہون اور صحابہؓ کے صدق مین انکو شبہ پیدا ہوا ہو لیکن جبکہ یہ مخالفت ہر امام کے اصحاب مین جاری ہی اور یہ شبہ اون سب مین بھی موجود اسکے ساتھ بھی اونکی روایتین مانی گئین پھر صحابہ کی روایت کے حق مین کونسی چیز مانع ماننے کے ہوگی وَمَاهٰذَا اِلَّا التَّعَصُّبُ الْمَحْضُ وَالْعِنَادُ الْبَحْتُ یعنی نہین ہی یہ مگر تعصب محض اور بغض خالص اور جناب رسول مقبول کی تحقیر اور اہانت اونکی تاثیر صحبت کی صحابہؓ کے حق مین لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حال آنکہ خود ایمہ نے عذر اس مخالفت کا بیان فرمایا ہی اور صحابہ کو صدق سے موصوف کیا ہی کہ انکے صحاح سے ثابت ہی اور مروی لیکن پردۂ تعصب نے انکو اندھا بہرا کر رکھا ہی مِنْ كِتَابِ الْكَافِي الْكُلَيْنِيِّ فِي بَابِ اِخْتِلَافِ الْحَدِيْثِ بِحَذْفِ الْاَسْنَادِ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَا بَالِيْ اَسْئَلُكَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ فَتُجِيْبُنِيْ فِيْهَا بِالْجَوَابِ ثُمَّ يُجِيْبُكَ غَيْرِيْ فَتُجِيْبُهُ فِيْهَا بِجَوَابٍ اٰخَرَ فَقَالَ اِنَّا

یجیب الناس علی الزیادۃ والنقصان قال قلت فاخبرنی عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقوا علی محمد ام کذبوا قال بل صدقوا قال قلت فما بالھم اختلفوا فقال اما تعلم ان الرجل کان یاتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیسئلہ عن المسألۃ فیجیبہ فیھا بالجواب ثم یجیبہ بعد ذلک بما ینسخ ذلک فنسخت الاحادیث بعضھا بعضا بحذف الاسناد عن محمد بن مسلم عن ابی عبداللہ قال قلت لہ ما بال اقوام یروون عن فلان و فلان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یتھمون بالکذب فیجیئ منکم خلافہ قال ان الحدیث ینسخ کما ینسخ القرآن

ترجمہ کتاب کلینی سے ہی باب اختلاف حدیث مین مع دور کرنے اسناد کے منصور ابن حازم سے کہا کہا مین نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہ کیا حال ہی تمھارا کہ مین پوچھتا ہون تمسے ایک مسئلہ سو جواب دیتے ہو تم مجکو ایک حال پر پھر آتا ہی تمھارے پاس دوسرا شخص سو جواب دیتے ہو تم اوسکو دوسرے طور پر تو کہا کہ بیشک ہم جواب دیتے ہین لوگونکو بیشی وکمی پر کہا اونے پوچھا مین نے مجکو خبر دو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سچ کہا ہی اونھون نے محمد صلعم پر یا جھوٹ کہا بلکہ سچ کہا ہی اونھون نے پھر مین نے پوچھا کیا سبب جو انھون نے اختلاف کیا ہی کہا یہ سبب کہ کوئی شخص آتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھتا تھا وے کوئی مسئلہ سو جواب دیتے تھے اوسکو ایک جواب پھر جواب دیتے تھے بعد اسکے پہلے جواب کو نسخ کرکے سو نسخ کرتی تھین حدیثین بعض کو بعض اور بھی بحذف اسناد محمد بن مسلم سے ہی ابی عبداللہ سے کہا کہا مین نے اوسکا کیا حال ہی کہ بہت قومین روایت کرتی ہین فلان فلان شخص سے زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اون پر جھوٹ کی کوئی تہمت نہین کرتا اور تمسے اونکا خلاف ظاہر ہوتا ہی کہا بیشک حدیثین منسوخ ہوتی ہین جیسا کہ نسخ ہوتا ہی قرآن مین انتہی **فائدہ** اخری اجل من الاولی ولقبناھا بسعادۃ الدارین فی شرح حدیث الثقلین فمن شاء فلیجعلھا مع الابواب الخمسۃ التی بعدھا رسالۃ علیحدۃ

ترجمہ فائدہ دوسرا ہی کہ پہلے سے بڑھکر ہی اسکا لقب ہمنے رکھا سعادت دارین اسمین بیان ہی حدیث ثقلین کا پس جو کوئی چاہے ٹھہرا لے اسکو ایک رسالہ علیحدہ ابواب پنجگانہ سے کہ بعد اسکے ہین جاننا چاہیے کہ یہ حدیث باتفاق شیعہ اور سنی کے ثابت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر کتاب اللہ وعترتی اھلبیتی ترجمہ

مین چھوڑتا ہون تم مین دو چیزین بڑی قدر والی اگر مضبوط پکڑو گے اونکو بعد میرے ہرگز نہین گمراہ ہو گے
اور وہ ایک دوسرے سے بزرگ ہین سو وہ قرآن شریف ہی اور اولاد میری اہل بیت سے بس اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ مقدمات دینی اور احکام شرعی مین ہمکو پیغمبر نے حوالے ان دونون چیزون عظیم القدر کے فرمایا ہی
لاجرم جو مذہب کہ امور شرعیہ مین عقیدہ اور عمل کی رو سے ان دونون چیزون کے مخالف ہو باطل اور
نامعتبر ہی اور جو کوئی انکار ان دونون بزرگ کا کرے گمراہ اور خارج از دین اب اس تحقیق مین پڑنا چاہیے
کہ ان دونون فرقون شیعہ اور سنی سے وہ فرقہ کونسا ہی جو ان دونون مضبوط ڈوریون کو مضبوط
پکڑے ہوئے ہی اور کون ان دونون عالیقدر چیزون کی سبکی اور اہانت کرتا ہی اور درجۂ اعتبار سے
ساقط جانتا ہی اور دونون مین طعن اختیار کرتا ہی برای خدا اس بحث کو بنظر تامل اور انصاف
دیکھنا چاہیے کہ عجب معاملہ ہی اور عجب ماجرا اس بحث مین ہم سوا ے کتب معتبرۂ شیعہ کے اور کسی سے منقول
نہین کرینگے جیسا کہ تمام اس کتاب مین یہی التزام ہی اب سنو کہ کتاب اللہ تو شیعہ کے نزدیک درجۂ اعتبار سے
ساقط ہوئی اور توریت اور انجیل کیطرح قابل تمسک کے نرہی اسواسطے کہ اسمین تحریف بہت ہو گئی اور بہت
احکام منسوخ ہوے بہت آیتین اور سورتین کہ ناسخ احکام اور مخصص عام با تونکی تھین چوری گئین
اب جو کچھ باقی ہی بعض الفاظ اوسکے مبدل بعض زائد بعض ناقص ہین رَوَی الْکُلَیْنِیُّ عَنْ ھِشَامِ بْنِ
سَالِمٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ الْقُرْاٰنَ الَّذِیْ جَآءَ بِہٖ جِبْرِیْلُ اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃَ عَشَرَ اَلْفَ اٰیَۃٍ یعنی
روایت کی کلینی نے ہشام بن سالم اور اوسنے ابی عبد اللہ سے کہ ہر آینہ وہ قرآن جو جبرئیل پاس محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے لائے سترہ ہزار آیتین تھین وَرَوٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ فِیْ لَمْ یَکُنْ اِسْمُ سَبْعِیْنَ
رَجُلًا مِّنْ قُرَیْشٍ بِاَسْمَآئِھِمْ وَاَسْمَآءِ اٰبَآئِھِمْ ترجمہ روایت کی محمد بن نصر نے اوس سے یہ کہ کہا
اوسنے سورۂ لم یکن مین ستر آدمیون کے نام قریش سے تھے کہ انکے نام بھی تھے اور انکے آبا کے نام
بھی تھے وَرَوٰی عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلِیْمَۃَ قَالَ قَرَأَ رَجُلٌ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَنَا اَسْمَعُہٗ حُرُوْفًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ
لَیْسَ مَا یَقْرَءُہُ النَّاسُ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ مَہْ اُکْفُفْ عَنْ ھٰذِہِ الْقِرَاۃِ وَاقْرَأْ کَمَا یَقْرَءُہُ النَّاسُ
حَتّٰی یَقُوْمَ الْقَائِمُ فَاِذَا قَامَ الْقَائِمُ اِقْرَأْ کِتَابَ اللّٰہِ عَلٰی حَدِّہٖ روایت کی سالم نے بن سلیمہ سے کہا پڑھا ایک
شخص نے قرآن سامنے ابو عبد اللہ کے اور مین سنتا تھا اوسکو ایسے حروف قرآن کے اوسمین تھے
جیسا کہ لوگ پڑھتے ہین سو کہا ابو عبد اللہ نے اوس سے باز رہ اس پڑھنے سے اور پڑھا اوسطرح

جسطرح لوگ پڑھتے ہین تاوقتیکہ پیدا ہون امام مہدی اور جب امام مہدی پیدا ہوینگے تب پڑھ کتاب اللہ کو اوسکے طریقے پر و روی الکلینی وغیرہ عن الحکم بن عتیبۃ انہ قال قرأ علی بن الحسین وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث قال وکان علی بن ابی طالب محدثا یعنی روایت کی کلینی وغیرہ نے حکم بن عتبہ سے کہ ہر آینہ اوسنے کہا کہ پڑھا علی بن حسین نے بعد لفظ نبی کے محدث زیادہ کرکے اور محدث بمعنی صاحب الہام اور کہا کہ وہ محدث یعنی صاحب الہام علی بن ابی طالب ہین و روی عن محمد بن الجہم الہلالی وغیرہ عن ابی عبد اللہ ان امۃ ہی اربی من امۃ لیس کلام اللہ بل محرف عن موضعہ والمنزل ائمۃ ہی ازکی من ائمتکم یعنی روایت کی محمد بن جہم ہلالی وغیرہ سے اور اوسنے ابو عبد اللہ سے کہ ہر آئینہ جماعت اوسکی بالاتر ہی جماعت سے یہ کلام الٰہی نہین ہی بلکہ بدلا گیا ہی اپنے طور سے اور جو نازل ہوا ہی وہ یہ ہی امام ہین کہ وہ پاکتر ہین تمھارے امامون سے اور یہ بھی نزدیک انکے ثابت اور مقرر ہی او مشہور کہ بعض سورتین بالکل ساقط کر ڈالین ہین مثل سورۃ الولایۃ اور بعض سورتون سے اکثر اوسکا جیسے سورۃ الاحزاب فانہا کانت مثل سورۃ الانعام کہ اس سورۃ سے جو کچھ فضیلت اہل بیت اور احکام امامت سے تھا سب ساقط کیا ہی اور لفظ ویلک قبل ان لا تحزن ان اللہ معنا سے ساقط کیا ہی اور لفظ عن ولایۃ علی اس آیت کے بعد سے وقفوہم انہم مسئولون یعنی کھڑے کیے جائینگے وہ بیشک پوچھے جائینگے ولایت علی سے اور ویلک بنو امیۃ بعد اس آیت سے خیر من الف شہر یعنی لیلۃ القدر بہتر ہی ہزار مہینون سے خرابی ہی بنی امیہ کو اور بعلی بن ابیطالب اس آیت کے بعد سے کفی اللہ المؤمنین القتال یعنی کفایت کرتا ہی اللہ مومنون سے لڑائیکو ساتھ علی بن ابی طالب کے اور آل محمد اس لفظ سے وسیعلم الذین ظلموا آل محمد ای منقلب ینقلبون یعنی جلدی دیکھینگے وہ لوگ کہ ظلم کیا اونھون نے آل محمد پر کونسے مرجع کو رجوع ہوتے ہین اور لفظ علی بعد ولکل قوم ھاد یعنی واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنیوالے علی ہین ذکر کل ذلک ابن شہر آشوب المازندرانی فی کتاب المثالب ذکر کیا ہی یہ سب ابن شہر آشوب مازندرانی نے اپنی کتاب مثالب مین اور ایسے ہی بہت کلمے اور آیتین بیشمار لکھی ہین پس اب انکے نزدیک قرآن مجید محفوظ اور توریت و انجیل مین کچھ فرق نرہا اور ان تینون پر تمسک کرنیکی کوئی وجہ نہین کسواسطے کہ محرف اور مبدل اور منسوخ بناسخ مجہول ہین پس کتاب اللہ کی تو یہ کیفیت سنی اب عترت رسول کا یہ حال ہی کہ باجماع اہل لغت عترت

کسی شخص کی اوسکو کہتے ہین جو اوسکے اقارب ہون اور یہ شیعہ نسبت بعض عترت انکار کرتے ہین جیسے
حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم بیٹیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعض کو داخل عترت نہین گنتے
جیسے حضرت عباس چچا آپکے اور اولاد اونکی اور جیسے زبیر رضہ آپکے پھوپھی کے بیٹے اور اکثر اولاد حضرت زہرا کو
بھی دشمن جانتے ہین اور برا کہتے ہین مثلا زید بن علی بن حسین کہ بڑے عالم اور متقی اور پرہیزگار تھے کہ مرفانیوں
ہاتھہ سے شہید ہوے اور انکے بیٹے یحیےٰ بن زید کے بھی دشمن ہین اور ایسے ہی ابراہیم بن موسی کاظم اور جعفر
بن موسی کاظم کو کہ انکا کذاب لقب کیا ہی حال آنکہ وہ از کبار اولیاء اللہ سے تھے کہ بایزید بسطامی نے اونھین سے
راہ طریقت کی پائی ہی اور یہ غلط ہی کہ بایزید مرید جعفر صادق رضہ کے تھے اور جعفر بن علی کو بھی کہ بھائی
امام حسن عسکری کے تھے ملقب بکذاب کیا ہی اور حسن بن حسن مثنی کو اور اونکے بیٹے عبداللہ محض کو اور
اونکے بیٹے محمد کہ ملقب بہ نفس زکیہ ہین مرتد اور کافر گنتے ہین اور ابراہیم بن عبداللہ اور زکریا بن محمد باقر اور
محمد بن عبداللہ بن حسین بن حسن اور محمد بن قاسم بن حسن اور یحیی بن عمر کہ زید بن علی بن حسین کے پوتون سے
ہین ان سبکو کافر اور مرتد جانتے ہین اور جماعت سادات حسنیہ اور حسینیہ کو کہ قائل امامت و بزرگی زید بن
علی کے ہین گمراہ جانتے ہین حال آنکہ کتابین نسبون کی اور تواریخ سادات کی صریح دلالت کرتی ہی اسبات پر
کہ اکثر اہل بیت حسنی اور حسینی معتقد امامت زید بن علی اور فضیلت ان بزرگوار کے ہوئی ہین اور جماہیر
اثنا عشریہ ان بزرگوارون کے حقمین اعتقاد کفر اور مردود اور ہمیشہ داخل رہنے دوزخ کا کرتے ہین
جیسا کہ باب معاد مین انکی کتابون سے نقل کیا جائیگا اور وجہ بھی اسکی ظاہر ہی کہ منکر امامت ایک امام کا
انکے نزدیک مثل منکر نبوت ایک نبی کے کافر ہی وَالْكَافِرُ مُخَلَّدٌ فِي النَّارِ یعنی کافر ہمیشہ آگ مین رہیگا اور حال آنکہ
یہ سب بزرگوار یعنی شیعہ منکر امامت امام اپنے وقت بلکہ ایمہ ماضیین کے رہے ہین ایک گروہ قلیل اثناعشریہ کی
یہ راہ ہو کہ مثل حضرت عباس رضہ چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو لوگ ہین اعراف مین رہینگے بعض کا
یہ قول ہی کہ بعد عذاب شدید اپنے اجداد کی شفاعت سے نجات پائینگے اور دونو قول رکیک و مردود و نامقبول
ہین موافق انکے قواعد اور اصول کے وہی قول اول ہی اسواسطے کہ شفاعت کفار کی بالاجماع مقبول
نہین ہی نہ اعراف دار الخلد اسکے ساتھہ یہ کہ رہنا انکا اعراف مین اسکے کوئی وجہ نہین کسواسطے کہ یہ سب منکر
امامت کے تھے اور منکر امامت کے کافر ہین پھر کافر اعراف مین کیونکر ہوسکتے ہین اور باوصف اسکے روایت کرتے ہین
کہ حُبُّ عَلِيٍّ لَا يُدْخِلُ النَّارَ یعنی دوستدار علی کا دوزخی نہین ہوگا بس جن لوگون کو دوزخی بناتے ہین

اونکی دوستداری مین حضرت علی کے ساتھ کچھ شبہ نہین اب خیال کیا جاے کہ نواصب اور خوارج تو اہانت اور خفت اماموںکی بیان کرتے ہی تھے مگر اس فرقہ شیعہ کے نواصب کی سیر دیکھی جاے کہ کسقدر بزرگون اور اونکے جگر پارون اور بھائیون کی کس حد اہانت اور خفت ظاہر کرتے ہین اور چند شخص معدود اہل بیت سے ہین کہ وہ دوازدہ امام اور بعضے اقارب در پردہ ہزارون عیب اور برائیان اونپر لگاتے ہین کہ نواصب وخوارج ایسے کب لگا سکتے ہین یہ اونسے بہت بڑھے ہوے ہین سچ کسی نے کہا ہی ع دشمن دانا بہ از نادان دوست ❖ چنانچہ تفصیل ان عیب اور برائیون کی انھین کی کتابون روایتون سے ایسی روشن ہی جیسے دوپہر کا سورج یہان ہرچند کفریات انکے بطور نمونہ از خروارے لکھے جاتے ہین اول یہ کہ کہتے ہین امام وقت صاحب عصر و زمان یعنی مہدی اسقدر نامرد اور بزدل اور وڑنے دبکنے والا ہی کہ تھوڑی جماعت کے خوف سے ہزار برس ہوے جو چھپا ہوا ہی اور نہین نکلتا باوصف اسکے کہ دولت وسلطنت عباسیہ درہم برہم ہوگئی اور چنگیزیہ کا غلبہ ہوا کہ وہ بعد مسلمان ہونیکے نہایت محب اہل بیت کے تھے بلکہ بعض نے مذہب شیعہ اختیار کیا تھا اور نیز تسلط صفویہ کا عراقین اور خراسان پر ہوا کہ یہ لوگ بھی معاون شیعہ کے تھے اور یہ جگہین مردم خیز اس گروہ کی ہوئین اور سلاطین دکن اور بنگالہ اور پورب مین بھی یہ مذہب خوب مروج ہوا اور ہندوستان مین اسفرقے کے لوگ بڑے بڑے امیر و وزیر ہوے پھر صاحب عصر کا کیون نہین ظاہر ہوتا اور اطمینان کلی اوسکو حاصل نہین ہوتا دوم یہ کہ تمام کتابون مین انکی حضرت جعفر صادق سے روایت ہی کہ فرمایا یَا مَعَاشِرَ الشِّیْعَۃِ خِدْمَۃُ جَارِیَتِنَا لَنَا وَفُرُوْجُھُنَّ لَکُمْ یعنی ای گروہ شیعون کے ہماری چھوکریون کی خدمت تو ہمارے واسطے ہی اور فرجین اونکی تمھارے واسطے ہین اللہ اللہ کس قسم کا بہتان انکے نفوس خبیثہ نے ایسے جناب پاک کی نسبت روا رکھا ہی اور سہل جانا ہی سوم یہ کہ اکثر حضرات کی نسبت کہتے ہین کہ وہ فرماتے تھے حضرت ام کلثوم جو بیٹی حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا کی ہین انکے حق مین کہ حضرت عمر رضہ سے انکا نکاح ہوا تھا ھٰذَا اَوَّلُ فَرْجٍ غُصِبَ مِنَّا یعنی یہ پہلی فرج ہی کہ چھینی گئی ہی ہمسے سبحان اللہ یہ کیسا کلمہ ہی جو انکی زبان سے نکلتا ہی ہم تو جانتے ہین کہ کچھ دور نہین جو آسمان گر پڑے اور زمین پھٹ جاے اول تو حقین اونکے جو سیدۂ پاک اور جگر گوشہ رسول اور بتول کی ہین کیسی فحش اور بے ادبی ہی اور کیسی پلید بات دامن پاک مین اون طاہرۂ مطہرہ کے باندھتے ہین دوسرے حضرت امیر اور حضرت حسنین کی کیسی بے حفاظی اور بے ناموسی ثابت کرتے ہین اور حضرت صادق رضہ پر بہتان اون کلمات کا لگاتے ہین

سوچین تو اونکی کیسی بیحیتی اور بیغیرتی کا اعتقاد کر رہے ہین ایسی لفظون کو بزرگ زبان پر نہین لاتے خصوص
ذکر ایسے عضو مستور الاسم کا اور وہ بھی اپنے اقارب کیا معنی اپنے بزرگو نکا کہ بدترین شہدے بھی ایسی بات
منہہ سے نہین نکالتے ہمنے دہلی کے بازاری لوگون کو دیکھا کہ ایک وقتین قندہار کے پٹھانون نے کہ آپکو
درانی کہلاتے تھے دہلی مین انکی بہت عورتون کو بے ناموس کیا تھا مگر ان بازاریون نے کبھی اس فعل کا
ذکر بھی نہین کیا اور زبان پر نہین لاکے نہ لاتے ہین بلکہ بڑی عار رکھتے ہین اور یہ احتمال بیہودہ کہ جگر گوشۂ
رسول کے معاملے مین اس قسم کا فعل واقع ہوا اگرچہ جبراً اور کرہاً ہی سہی تاہم کام کسی مسلمان کا نہین لاحول
ولاقوۃ الا باللہ **چہارم** کہتے ہین کہ حضرات لڑکیان اور بہنین اپنے کافرون فاجرونکے زنی مین دیتے تھے
جیسے حضرت سکینہ کہ نکاح مین مصعب بن زبیر کے تھین اور علی ہذا القیاس اور قریب کی عورتون کو کافرون
اور ناصبیون کے نکاح مین دیا ہی چنانچہ جو کتابین کہ انساب سادات کی ہین اونکے درمیان ہین مفصل
اسکی شرح ہی **پنجم** حضرت جعفر صادق رض کی طرف نسبت کرتے ہین کہ قرآن مجید کو زمین پر پٹک دیا
اور اہانت کی اور وہ طعن جو ابن مسعود نے حضرت عثمان پر مصحف جلا دینے کے معاملے مین کی ہی بعینہ
حضرت صادق رض پر ثابت کرتے ہین رَوَى الْكُلَيْنِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَهْمٍ الْهِلَالِيِّ عَنِ الصَّادِقِ أَنَّهُ قَرَءَ
وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أَئِمَّةٌ
هِيَ أَزْكَى مِنْ أَئِمَّتِكُمْ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَئِمَّةٌ قَالَ أَيْ وَاللّٰهِ قُلْتُ إِنَّمَا يُقْرَءُ أَرْبَى قَالَ مَا أَرْبَى وَأَوْمَى
بِيَدِهِ فَطَرَحَهَا إِهَانَةً ترجمہ روایت کی ہی کلینی نے زید بن جہم ہلالی سے اور اوسنے صادق
علیہ السلام سے بیشک اونھون نے پڑھا مت ہو تم اوس عورت کیطرح کہ توڑا اوسنے سوت اپنا بعد دستی
کے ٹکڑے ٹکڑے پکڑتے ہو تم اپنی قسمونکو موجب خلل درمیان اپنے یہ کہ ہو تم امام کہ وہ پاکیزہ تر ہین تمھارے
امامون سے پس کہا مین نے کہ مین قربان کیا جاؤن تیرے ائمہ ہی کہا ہان خدا کی قسم ہی کہا مین نے سوا اسکے
نہین ہی کہ پڑھا جاتا ہی اربی اور کیا ہی اربی اور اشارہ کیا اوسنے سامنے اوسکے پس ڈالدیا اوسنے اوسکو
ازروے اہانت کے غرض اس سے یہ ہی کہ راوی کہتا ہی کہ حضرت صادق نے بجاے اُمَّةٌ هِيَ أَرْبَى مِنْ
أُمَّةٍ کے أَئِمَّةٌ هِيَ أَزْكَى مِنْ أَئِمَّتِكُمْ پڑھا ہی **ششم** وہ بات جو خلاف ایمان اور مخالف علامات مومن کے
ہی اوسکو نسبت امامون کے ثابت کرتے ہین بنص جناب امیر رض اور چاہتے ہین کہ آپکی گواہی سے امامون کے
ایمان مین رخنہ ڈالین اور وہ تقیہ ہی چنانچہ کہتے ہین کہ حضرات ائمہ نے باوصف عدم خوف ہلاک عمر بھر

تقیہ کیا ہی یعنی حق چھپایا ہی اور باطل ظاہر کیا ہی حال آنکہ حضرت امیر رض سے نص متواتر نہج البلاغت مین موجود وقال علیہ السلام علامۃ الایمان ان تؤثر الصدق حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک یعنی فرمایا جناب امیر نے نشانی ایمان کی یہ ہی کہ پسند کرے توسچ کو اوس موقع پر جہان نقصان پونھچے سچ سے اور جھوٹ سے نفع پونھچے ہفتم بعض آیات قرآن کی تفسیر کو ایمہ سے نسبت کرتے ہین کہ ہرگز موافق قواعد عربیت اور نحویت کے وہ معنی اونکے ٹھیک نہین بیٹھتے تا سننے والون پر انکے ناواقفیت ولاعلمی قواعد نحویہ پر ثابت ہو اور بعض تفسیرین ایسی جو مخل ربط کلام اور باعث خرابی نظم اور انتشار ضمیرون اور ابتری سیاق کلام پر متضمن ہین وہ بھی انسے نسبت کرتے ہین تا لوگونکو انکے کمال علم سے بد اعتقادی ہو جاے ہشتم یہ کہتے ہین کہ امام جہاد سے منع فرماتے تھے اور قرآن مجید مین جیسی کچھ تاکید و تقید جہاد کی ہی ہر طفل مکتب جانتا ہی پس ثقلین مین مخالفت ڈالتے ہین کہ قرآن یون کہے امام یون کہین حال آنکہ تتمہ حدیث ثقلین مین یہ عبارت بھی روایت کی ہی لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض یعنی ہرگز جدا نہین ہونگے یہ دونو ثقلین جبتک کہ میرے پاس آوین حوض پر اب اس عبارت سے صریح یہ فائدہ حاصل ہوتا ہی کہ پیغمبر نے ایک کسوٹی اقوال اور مذاہب عترۃ طاہرہ کے پہچاننے کی ہمکو عنایت کی ہی کہ جب لوگ عترۃ پر جھوٹ اور افترا کرکے اس قسم کی باتین اونکی طرف سے ہمارے سامنے کرین اور ہم اون مفتریونکی روایتین سنین توہم اونکو قرآن کے سامنے پیش کرین جسکو قرآن قبول کرلے وہ صحیح ہی اور جسکو قرآن جھوٹا بتاے افترا اور بہتان ہی اور جو قرآن کو ہمنے عترۃ کے اقوال و مذاہب جانچنے کو کسوٹی بتایا یہ وجہ ہی کہ قرآن محفوظ و متواتر ہی کسوٹی ہونیکے لایق تر ہی عترۃ طاہرہ سے آسواسطے کہ عترۃ کو بحکم بشریت موت و حیات بھی ہی اور یہ بھی کہ کبھی کسی جگہہ موجود کسی جگہہ سے غائب کہین سے دور کہین سے نزدیک آور سوا اسکے اور امور لاحقہ کہ گویا کنجی جھوٹ اور افترا جوڑنیکے ہین بخلاف قرآن کہ بسبب شہرت اور تواتر کے ہر کسی کے سامنے ہر وقت اور ہر مکان مین موجود اور حفظ الٰہی مین محفوظ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید یعنی نہین پھٹک سکتا ہی پاس اوسکے جھوٹ سامنے اوسکے سے اور نہ پیچھے اوسکے سے یہ نازل کیا ہوا ہی دانا راستکار تعریف کیے ہوے سے یعنی خداے تعالیٰ نہم کہتے ہین کہ انھون نے مطلقہ عورت کے ساتھ جماع جائز رکھا ہی کہ درحقیقت یہ زنا کا جائز کرنا ہی معاذ اللہ من ذالک اور ذکر اور خصیون سے بازی کرنا بیچ نماز مین ہی کی نسبت بھی ایمہ سے کرتے ہین حاشاھم من ذالک

اول خود نماز اعظم ارکان دین اوسمین اس قسم کی بازی دوسری اس بازیمین کونسی لطافت ہی یازدھم
کہتے ہین کہ ایمہ نے نجس کپڑے جو نجاست غلیظ سے آلودہ ہون اونکے ساتھ بھی نماز جائز رکھی ہی تعالے
جنابہم عن ذلک دوازدہم جانور مردے کا بچہ کھانا یہ بھی اونکی طرف لگاتے ہین حاشاہم عن ذلک
سیزدہم بوس وکنار عورت کے ساتھ عین نماز مین نسبت ایمہ کے ظاہر کرتے ہین آور روایتین منقولہ انکی
ان سب مسائل مین جوانکی کتابون مین ہین باب فروع مین آئینگے چہاردہم واجبات دین عام لوگون
خاص عورتون کو سکھانے سے ایمہ نے منع فرمایا ہی یہ بہتان بھی کرتے ہین ردے شیخ الطائفۃ عن
ادیم بن حر قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المرأۃ ترٰی فیما یری النائم علیہا غسل قال
نعم لا تحدثوھن فیتخذنہ علۃ ترجمہ روایت کی ابو جعفر طوسی نے ادیم بن حر سے کہا پوچھا مین نے
اباعبداللہ سے اوس عورت کا مسئلہ جو دیکھے خواب مین جیسے دیکھتا ہی سونیوالا کہ اوسپر غسل ہی کہا ہی اور
کہا عورتون سے یہ بات مت کہو کہ انکو ایک بہانہ ہو جائیگا اسصورت مین لازم آتا ہی کہ جناب ایمہ حالت
غسل مین نماز پڑھنے پر راضی ہوگئے کہ یہ کفر ہی بالاتفاق آور ایسے ہی رضا بالکفر بھی کفر ہی بالاتفاق
معاذ اللہ من ذلک آور یہ بھی ہی کہ مکلفات شرعیہ جنکا جاننا واجب ہی اوسکے نجاننے پر راضی ہوگئے
وھو مناقض لمنصب الامامۃ قادح فی استحقاقہا صادم للعدالۃ والمروۃ یعنی یہ امر خلاف منصب امامت کے ہی
اور عیب پیدا کرنیوالا استحقاق امامت مین اور قطع کرنیوالا عدالت اور مروت کا اور اس سے بدتر اور صریح ہی معقد مے
مین روایت صاحب المحاسن کی ہی کہ کاظم علیہ السلام سے نقل کی قال لا تعلموا ھذا الخلق اصول دینہم یعنی
کہا کاظم علیہ السلام نے مت سکھاؤ ان لوگون کو قواعد انکے دین کے سبحان اللہ یہ کیسی روایت بد اور حکایت
تشنیع ہی کہ ایمہ کیطرف نسبت کرتے ہین جب یہی تعلیم دین کو منع فرماوینگے تو اور کون تعلیم دین کی کریگا ع
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی پانزدہم کہتے ہین کہ ایمہ نے احکام الٰہی پر عمل نہین کیا خصوصاً حضرت باقر
اور صادق علیہما السلام ترک تقیہ کرتے تھے حالانکہ خود حضرت صادق سے روایت کرتے ہین التقیۃ
دینی ودین آبائی یعنی تقیہ ہمارے باپ دادا کا دین ہی پھر ان حضرات نے اپنے آباے کرام کے دین مین کیا قباحت
پائی جو اوسکو ترک کیا شانزدہم مخالفت نص صریح کتاب اللہ کی اماموں کی طرف نسبت کرتے ہین
تا ثقلین مین مخالفت واقع ہو اور لوگو نکو امر دین مین حیران کرین چنانچہ کہتے ہین کہ ایمہ نے زر وسیم
مسکوک مین زکوۃ واجب نہین جانی ہی اور خود بھی نہین دی ہی معاذ اللہ چاہتے ہین کہ ان حضرات کو اس آیت کی

وعید مین داخل کرین وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خدا انکا منہ
کالا کرے معنی آیت کے یہ اور وہ لوگ جو جمع کرتے ہین سونا چاندی اور نہین خرچ کرتے ہین اللہ کی راہ مین
ہفدہم کہتے ہین باپ اور بیٹے اور اوراقارب کے مرنے مین کپڑے پھاڑنا اور گریبان چاک کرنا مردون اور
عورتونکا حضرات ایمہ نے جایز رکھا ہی معاذ اللہ ایسے خاصون کو بیصبرون اور رونے پیٹنے والونمین داخل
کرتے ہین اور بشارات قرآنی سے جو صابرون کے حق مین وارد ہوے ہین اونسے خارج کرتے ہین اور لَیْسَ
مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُیُوْبَ کے وعید مین شامل یعنی نہین ہم سے وہ شخص کہ چاک کرے گریبان ہیز دہم
خصوصیت قصاص کی سوا اندھے کے کہ خلاف حکم قرآن کے ہر امامون کی نسبت نسبت کرتے ہین کہ یہ تخصیص
اونسے ہی نوزدہم کہتے ہین کہ اگر کسی کافر ذمی نے کسی مسلمان کو قتل کیا ہو تو اوسمین حضرات ایمہ حکم استرقاق کا
کرتے ہین یعنی اوسکی اولاد کو غلام کرلینا حالانکہ محض خلاف قاعدہ شرایع کے ہی لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی
یعنی نہ بوجھ اوٹھائیگا کوئی بوجھ اوٹھانیوالا بوجھ دوسریکا وَلَا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ
جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْئًا یعنی کام نہ آوے کوئی باپ اپنے بیٹے کے اور نہ بیٹا کام آنیوالا ہی باپ کے کچھ
پس اگر اس قسم کا بدلا لینا شرع مین جائز ہو تو شریعت محمدی اور تورہ چنگیزخانی مین کیا فرق ہوگا اور جو کافر
حربی کی اولاد کا استرقاق جائز ہی اوس سے امید محاربہ کی ہی اور قرب جوار اہل حرب مین ہی ذمی قاتل کی
اولاد کا کہ نہ مستعد حرب کے ہین نہ داخل سواد اہل حرب پھر کسطرح استرقاق درست ہوگا کہ صریح عہد شکنی
ہی اور بہر دین وملت کے مخالف اسواسطے کہ وفاے عہد کو سب نے واجب جانا ہی اور نیز مخالف حکم قرآن کے
اَلنَّفْسَ بِالنَّفْسِ فرمایا ہی یعنی عوض شخص کے شخص بستم حضرت ایمہ سے نقل کرتے ہین کہ جبروز
حضرت عمر رض قتل ہوے کہ انکے زعم مین نوین ربیع الاول کی ہی اوس روز سے تین روز تک کیسے ہی گناہ
صغیرہ یا کبیرہ کرے کسیکے ذمے نہین لکھے جاتے ہین خیال کیا جاے کہ اسصورت مین کیسا کفر ہی معاصی کا مباح
ٹھہرا دینا نسبت ایمہ کے تجویز کیا ہی بست ویکم کہتے ہین کہ جس پانی سے کہ استنجا کیا ہو اوس پانی کو پینے
اور اور حاجتون اور طہارت کے خرچ مین لانیکو ایمہ نے جائز رکھا ہی کہان وہ طیبین طاہرین کہان یہ
جواز نجس بست ودوم حضرات ایمہ سے نقل کرتے ہین کہ امت مرحومہ نہین کہنا چاہیے بلکہ امت
ملعونہ ہی رَوَاهُ الصَّیْرَفِیُّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یعنی یہ روایت کی ہی صیرفی نے ابی عبداللہ
علیہ السلام سے اور بعض روایتون مین تشبیہ امت مصطفویہ کی خنازیر سے کی ہی بروایت حضرت صادق

کما رواہ الکلینی عنہ علیہ السلام جیسے کہ یہ روایت کلینی نے جعفر علیہ السلام سے کی ہی اور نص قرآن سے
خیر امۃ یعنی بہترین امت اسکو خطاب دیا ہی اور اونکے حق مین فرمایا وکذلک جعلناکم امۃ وسطا
الحاصل غرض اس گروہ کی یہ ہی کہ ثقلین مین مخالفت پڑجاے تو سررشتہ دین شریعت کا گم ہوجاے یعنی
کتاب اللہ پر اگر کوئی تمسک کرے تو اوسمین ادعا تحریف اور زیادتی اور کمی اور تغیر اور تبدیل کا لگا یا ہی
تا وہ تو یون ابتر ہو جاے اور اگر کوئی عترت پر تمسک کرے تو اونکو کافر اور مرتدین ٹھہراتے ہین اور بعض
روایتون کو مخالف کتاب اللہ کے بعض سے نقل کرتے ہین اسمین یہ مشکل پڑجاے رہی مخلوق خدا کی مثل
بہائم اور چوپایہ کے جو کسی قید مین مقید نہین جو چاہین سو کیا کرین مصرح فرماتے ہین کہ اب اس فائدہ جل کی
تقریر سے فارغ ہوے ذیل فائدہ کہ اس سے بھی نفیس اور عمدہ ہی اوسکو بھی بیان کرتے ہین فی ذیل لفائدہ
جاننا چاہیے کہ جو کچھ انکے پیشواؤن نے حضرات ایمہ سے روایت کیا ہی اور اوسکو اقوال اور افعال عترت طاہرہ
قرار دیکر تمسک کیا ہی انھین اماموں کے فرزندون اور بھائیون اور چچازادون نے اوسکو جھوٹ ٹھہرایا ہی اور
تکذیب کی ہی اور ہر عاقل جانتا ہی کہ قول اور فعل کسی شخص کے جیسے کہ اوسکے فرزندون اور بھائیون اور رشتہ
کنبے والون پر ظاہر ہوتے ہین دوسرے پر جو کبھی کبھی اوسکی صحبت مین پونچے کب ظاہر ہوتے ہین اسواسطے کہ
فرزند و اقارب اوسکے ہم مشرب اور آئین و طریق مین اوسکے مناسبت دار ہوتے ہین اور یہ رد و تکذیب انکی کتابون
مین بروایات صحیحہ موجود بطور نمونہ ہم ایک دو مسئلے ذکر کرتے ہین تا دلیل واضح ہون انکی جھوٹی روایتون پر حضرت
زید شہید رض کہ جملہ فرزندان حضرت امام سجاد علیہ السلام سے ہین اور زہد و تقوی اور علم اور بزرگی مین معروف
اور ممتاز انھون نے خود حضرت امام سجاد کے یارونکی بہت تکذیب کی ہی اور مسائل مین نہایت گمراہ ٹھہرایا ہی
جیسے مسئلہ تفضیل ایمہ بر انبیا علیہم السلام یعنی امامون کو انبیا پر فضیلت دینے مین اور مسئلہ سب خلفاء ثلثہ
اور تبرا کرنا انسے سب بمعنی دشنام لیکن یہان پر مسئلہ امامت کا کہ اس فرقے کے نزدیک راس المسائل ہی
بیان کرین اسواسطے کہ یہ مسئلہ انکے یہان متواترات اور اجماعیات اہل بیت سے ہی پس چاہیے کہ علم اس مسئلے کا
ہر ایک کو اس خاندان عالیشان سے پوری پوری وجہ کے ساتھ ہو روی الکلینی عن ابان قال اخبرنی
الاحول ان زید بن علی بعث الیہ وھو مختف فاتیتہ فقال یا ابا جعفر ما تقول ان طرقک طارق منا
اتخرج معہ قال لا فقلت لہ ان کان ھو اباک او اخاک خرجت معہ فقال لی ارید ان اخرج فاجاھد ھولاء
القوم فاخرج معی فقلت لا افعل جعلت فداک فقال اترغب بنفسک عن نفسی فقلت انما ھی

نَفْسٌ وَاحِدَةٌ فَاِنْ کَانَ لِلّٰہِ فِی الْاَرْضِ حُجَّۃٌ فَالْمُتَخَلِّفُ عَنْکَ وَالْخَارِجُ مَعَکَ سَوَاءٌ فَقَالَ یَا اَبَا جَعْفَرٍ کُنْتُ اَجْلِسُ مَعَ اَبِیْ فِی الْخُوَانِ فَیُلْقِمُنِی الْبَضْعَۃَ السَّمِیْنَۃَ وَیُبَرِّدُ اللُّقْمَۃَ حَتّٰی تَبْرُدَ شَفَقَۃً عَلَیَّ وَلَمْ یُشْفِقْ عَلَیَّ مِنْ حَرِّ النَّارِ اِذْ اَخْبَرَکَ وَلَمْ یُخْبِرْنِیْ قَالَ فَقُلْتُ مِنْ شَفَقَتِہٖ عَلَیْکَ اَنْ لَّا تَقْبَلَ فَتَدْخُلَ النَّارَ وَاَخْبَرَنِیْ فَاِنْ قَبِلْتُ نَجَوْتُ وَاِنْ لَمْ اَقْبَلْ لَمْ اُبَالِ اَنْ اَدْخُلَ النَّارَ ترجمہ روایت کی کلینی نے ابان سے کہا اوسنے خبر دی مجکو احول نے کہ بیشک زید بن علی نے میرے پاس آدمی بھیجا اور حال یہ کہ وہ چھپے ہوے تھے کہا پھر گیا مین اونکے پاس اور کہا اے ابو جعفر کیا کہتے ہو اگر نا گہان پونہچے تمھارے پاس ہمسے کوئی خروج کرنیوالا تو آیا تم اوسکے ساتھ خروج کروگے کہا نہین پھر کہا مین نے اگر ہو وہ شخص باپ یا بہائی تمھارا تو مین اوسکے ساتھ خروج کرون کہا میرا ارادہ ہی کہ مین خروج کرون اور جہاد کرون اس قوم پر پس تو خروج کر میرے ساتھ پس کہا مین نے مین نہین کرتا ہون تجھپر سے قربان کیا جاؤن کہا آیا چاہتا ہی تو اپنے نفس کو میرے نفس کے چھوڑ دینے پر پھر کہا مین نے سوا اسکے نہین کہ ایک جان ہی پھر اگر ہو واسطے خدا کے کوئی حجت زمین پر تو پیچھے الگ ہو بیٹھنے والا اور خروج کرنیوالا تمھارے ساتھ برابر ہی پھر کہا اے ابو جعفر مین اپنے باپکے ساتھ خوان پر بیٹھتا ہون سو وہ میرے منہہ مین دیتا ہی گوشت کا ٹکڑا فربہ اور ٹھنڈا کرتا ہی میرے واسطے لقمہ یہانتک کہ خوب ٹھنڈا ہو جاے بسبب شفقت کے اور شفقت نکی مجھپر گرمی دوزخ سے جبکہ خبر دی تجکو اور خبر نہ دی مجکو کہا پس کہا مین نے ڈرا اس بات سے کہ تو قبول نکرے پس داخل دوزخ ہو اور مجکو خبر دی کہ اگر مین مان لونگا نجات پاؤنگا اور نمانونگا تو دوزخ مین داخل ہونیکی پروا نہین کرتا یہ روایت دلیل صریح ہی اس بات پر کہ زید شہید نے احول کی تعین امامت پر امام محمد باقر کی تکذیب کی اب دوسری روایت حضرت امام جعفر صادق کی کہ فرزند قائم مقام محمد باقر کے تھے سننا چاہیے اور تامل کرنا چاہیے کہ مطابق کلام زید شہید کے ہی یا موافق قول احول دو دین کے قاضی نور اللہ نے مجالس المومنین مین فضیل بن یسار کے احوال مین امالی شیخ ابن بابویہ سے نقل کی ہی بروایت فضیل کہ کہا کہ زید بن علی کی لڑائی مین جو طاغیان لشکر ہشام سے ہوئی تھی مین اونکے ساتھ تھا اور جب زید شہید ہو گئے تو مدینے کو گیا اور حضرت امام جعفر صادق کی خدمت مین پونہچا آپنے مجھسے پوچھا کہ ہی فضیل اہل شام کی لڑائی مین میرے چچا کے ساتھ تو تھا مین نے کہا ہان تھا پھر مجھسے پوچھا کہ تو نے کتنے آدمی اونمین سے مارے مین نے کہا چھ آدمی پھر فرمایا کہ ایسا نہو کہ تجکو انلوگون کے خون حلال ہونے مین کچھہ شک ہو مین نے کہا کہ اگر مجکو شک ہوتا تو مین اونکو مارتا ہی کیون اوسوقت مین نے سنا کہ آپنے فرمایا اَشْرَکَنِیَ اللّٰہُ فِیْ تِلْکَ الدِّمَاءِ

وَاللہِ زَیْدٌ عَمِّیْ ھُوَ اَصْحَابُہٗ شُھَدَآءُ مِثْلَ مَامَضٰی عَلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ وَّ اَصْحَابِہٖ انتھی بلفظہ ترجمہ
شریک کرے مجکو خدا ان خونون مین قسم ہی خدا کی کہ زید میرے چچا تھے وہ اور یار اونکے شہید ہین مثل اوس
ماجرے کے جو گذرا علی بن ابیطالب پر اور اونکے اصحاب پر تمام ہوا بلفظہ خود آس کلام ناطق بحق امام جعفر صادق
مین جو تشبیہ واقع ہوئی قابل غور کے ہی کہ حال امام زید کا باعتقاد حضرت صادق کے حضرت امیر کے
حال سے ہمرتبہ تھا اور ایک ہی باپ سے پس زید اپنے جمیع معتقدات مین حق پر ہونگے کہ خروج بالاصالت
کیا نہ کسیکی نیابت سے نہین تو حکم شہادت اور تشبیہ بحال حضرت امیر کسطرح ٹھیک پڑیگا اور یہ کی روایت مین
جو احول نے بیہودہ بکا ہی اور سبب بیوفائی کا پیدا کیا ہی بالکل پوچ دبمعنی ہی بچند وجوہ اول یہ کہ بتصور تمین
حضرت ابراہیم پر بترک اصلح لازم آتا ہی کہ اونھون نے اپنے باپکو نصیحت کی اور دعوت اسلام لیکن انھون نے
نمانا اور کفر اختیار کرکے دوزخی ہوے پس دعوت نکرنا ہی اصلح تھا بالفرض اگر شیعہ حضرت ابراہیم کے
حقمین اسبات کو نمانین کسواسطے کہ یہ معتقد اونکے ایمان کے ہین تو ہم کہین گے کہ آزر جنھون نے انکو پالا تھا
اور بجاے انکے باپ کے تھے چنانچہ آیات قرآنی مین جابجا اونکو باپ انکا بتایا ہی اونکے حق مین یہ ظلم وجفا
کب روا تھا جو ترک اصلح کیا اور ایسے ہی تمام انبیا نے اپنے رشتہ دارون اور کنبے کو دعوت کی اور اونھون نے
قبول نکی جیسے ابولہب اور اوسکے گروہ والے پس انبیا نے اونکے حقمین حیف اور ظلم اور قطع رحم کیا ہوگا بلکہ
خود پیغمبر صلعم ہمارے حاشاہ عن ذلک یعنی دور ہین وہ اسبات سے کہ سبب حیات ابدیہ امت کے ہین
اور امت پر ماں باپ سے زیادہ تر مہربان بلکہ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ باوصف اسکے کہ مصلحت نہ مقرر کرنے
امام مین سمجھے اور سکوت فرمایا چنانچہ ملا عبداللہ مشہدی نے اظہار الحق مین لکھا ہی حذیفہ سے قَالَ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ اِسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلَفْتُ عَلَیْکُمْ فَعَصَیْتُمُوْہُ عُذِّبْتُمْ وَلٰکِنْ مَاحَدَّثَکُمْ حُذَیْفَۃُ
فَصَدِّقُوْہُ وَمَا اَقْرَاَکُمْ عَبْدُ اللہِ فَاقْرَءُوْہُ یعنی کہا عبداللہ نے کہ پوچھا لوگون نے یا رسول اللہ کیا
آپنے کوئی خلیفہ اپنا کیا فرمایا اگر مین خلیفہ کردون تمپر اور تم اوسکی نافرمانی کرو تو عذاب کیے جاؤ لیکن جو کچھ
بیان کرے حذیفہ اوسکو سچ جانو اور جو کچھ پڑھے عبداللہ تمھارے سامنے اوسکو پڑھو انتھی پھر خدا جانے
کہ آخر مین کیا ہوا کہ حضرت امیر رض کی امامت پر حکم صریح فرمایا اور کسی نے قبول نکیا اور تمام یاراپنے جو
تیئیس برس بعد چالیس برس نبوت کے ٹھیک کرلیئے تھے اور آئین اسلام کے سکھائے تھے ایک قلم
ہلاک ابدی مین ڈالدیے اور سبکو دوزخی کردیا اور انکی پیروی مین تمام امت گمراہ ہوئی اور ورطۂ ضلالت مین پڑی

دوسرے یہ کہ علم اصول واجبات امامت سے ہی جہل دسمین کیونکر عذر ہوگا اور اگر انکے یعنی زید کے پدر بزرگوار نے انکو اس اصل اعتقاد سے مطلع نکیا تھا یہ بے اطلاعی کیا کارآمد ہوگی آخر دوزخی ہوئے علی الخصوص کہ زید جہل بسیط بھی نرہے بلکہ منکر امامت امام محمد باقر اور مدعی اپنی امامت کے تھے اور اگر اس قسم کا جہل بھی عذر ہو تو بڑے بڑے صحابہ رض بلکہ تمام نواصب بھی ناجی ٹھہرینگے کسواسطے کہ انکو بھی نصوص امامت حضرت امیر رض کی بطریق تواتر اور قطع اور سالم جھگڑون سے نہین پہونچی تھین وقد روی الکلینی فی خبر طویل عن مقرن عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال لا یدخل الجنۃ الا من عرفنا وعرفناہ ولا یدخل النار الا من انکرنا وانکرناہ ترجمہ بیشک روایت کی کلینی نے خبر طویل مین مقرن سے اور اوسنے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے نہین داخل ہوگا جنت مین مگر جسکو ہم پہچانتے ہین اور وہ ہمکو پہچانتا ہی اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین مگر وہ شخص جسنے ہمکو نہین جانا اور نہ ہمنے اوسکو جانا تیسرے یہ کہ مقولہ زید اور مذہب ونکا یہ ہی کہ اونکے باپ نے اونکو خبر نہ دی کہ جہانین کوئی امام بھی چاہیے کہ صاحب اس ریاست کبری کا ہو اور زمین مین حجت الٰہی نہ یہ کہ فقط تعین امام بھی بتا دیتے یا گنتی امامونکی بیان نفرمائی بس اول امر کے بیان کرنے مین اصلا خوف عدم قبول کا نتھا لاجرم جواب احول کا مثل اوسکے دیدۂ دو بین کے خطا بر خطا ہی کسواسطے کہ اونکے پدر بزرگوار نے نشانیان امام کی بوجہ کلی اونکو نہین بتائین تا خود بخود جان لیتے کہ فلان شخص امام ہی مین نہین ہون حال آنکہ اثنا عشریہ کے نزدیک خواص اور نشانیان امام کی ظاہر ہین مثلاً ختنہ کردہ اور ناف بریدہ پیدا ہونا اور سوا اسکے اور زیدان نشانیون سے خالی اور عاری تھے جو تھے جب امام نائب نبی کا ہی تو اوسپر فرض ہی کہ ہر مکلف کو ضروریات دین سے آگاہ کردے جو کوئی ہو یہ پورا پورا لطف ہی اسموقع پر شفقت پدری اور محبت فرزندی کام نہین آتی اور فرق کرنا اقربا اور غیرونمین ہنگام تبلیغ احکام شان نبوت اور امامت کے نہین ہی بلکہ اقربا کو غیرون کی نسبت زیادہ تر ڈرائے دھمکائے کما قولہ تعالی وانذر عشیرتک الاقربین وقولہ تعالی لتنذر ام القری ومن حولہا یعنی ڈرا تو اپنے نزدیک کے کنبے والون کو دوسرے کے معنی تاکہ ڈرائے وہ اہل مکہ اور اوسکے گرد نواح والونکو پانچوین شیعہ کے نزدیک مقررات سے ہی کہ امامت امامون اثنا عشر کی بترتیب وتعین نام ہر ایک کے منصوص حضرت پیغمبر بلکہ منزل جانب خدا سے ہی پھر قبول قول پدر کا یہان کیا دخل تھا چاہیے تھا کہ نص پیغمبر اونکو بتا دیتے تو جیسے اور احکام دین اونھون نے قبول کیے اور ایمان لائے تھے اسکو بھی قبول کر لیتے چھٹے یہ کہ اسکی کیا حاجت تھی کہ باپ انکو یہ نص بتا دیتے یہ تو تمام عالم مین

مشہور اور متواتر تھے خصوص اہل بیت مین کیسے پھیلے ہوے اور شایع کہ ہر ایک چھوکری گھر کی اوسکی تلاوت کرتی ہوگی اور پڑھتی پڑھاتی ہوگی جیسے گنتی رکعتون کی اور وقت نماز کے کسواسطے کہ تعلیم امام پر مسائل خفیہ موقوف ہوتے ہین نہ نصوص متواترہ جلیہ اور تمام ملت و مذہب مین یہ بات جاری ہی کہ لڑکونکو اول سن تمیز مین ماننے مسائل دین کے سکھاتے ہین یہ مسئلہ کہ سب مسئلونسے بڑھکے تھا حضرت سجاد نے کیونکر اپنے فرزند دلبند سے چھپایا اسصورت مین کہ حضرت زید باتفاق سنی اور شیعہ اونکے فرزندان سعادتمند سے تھے اور ہمیشہ اونکی ملازمت مین حاضر اور اپنے پدر بزرگوار کے چال اوچلن پر زندگی کرتے تھے اسحال مین اونکو خوف رد و تکذیب کا ایسے فرزند سعادتمند سے کیا تھا ساتوین یہ کہ حضرت سجاد نے اگر یہ مسئلہ زید سے نکہا تو کیا فائدہ ہوا آخر امام وقت نے تو اونکو اپنی طرف دعوت کی ہوگی اور اونھون نے رد و قبول دعوت کا کیا ہوگا پھر انھون نے جو اونکو خبردار نکیا تو کیا فائدہ ہوا وہی اندیشہ رد و قبول کا تو موجود ہی اور حضرت ایمہ ایسی حرکتون لغو اور بیفائدہ سے پاک ہین بعض شیعہ موقوف اس خبردار نکرنے کو قیاس کرتے ہین قصۂ خواب یوسف علیہ السلام اور منع کرنے حضرت یعقوب پر کہا اور بھائیوں سے یہ خواب نکہنا تا انکی رگ حسد کی نہ جنبش کرے اور درپے ایذا نہون اور یہ قیاس صریح فاسد ہی اسواسطے کہ مع الفارق ہی یعنی خواب کا بیان کرنا نہ حضرت یوسف پر واجب تھا نہ حضرت یعقوب پر نہ اصول دین سے تھا نہ مسائل شرعیہ سے محض ایک بشارت تھی حضرت یوسف کے حق مین جس سے بزرگی حضرت یوسف کی جانی جاتی تھی اور اظہار بشارت کا ذمے انبیا کے لازم نہین ہی بلکہ بہت موقعون پر اوس سے منع فرمایا ہی کسواسطے کہ اس سے غرور ہو جاتا ہی صاحب بشارت کو اور اوسکے شریکون کو حسد ہوتا ہی صحیح حدیث ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَوْلَا اَنْ تَبْطَرَ قُرَیْشٌ لَاَخْبَرْتُھَا بِمَا لِمُحْسِنِھَا عِنْدَ اللہِ یعنی اگر اترا نجاتے قریش تو ضرور خبر دیتا مین اونکو اوسکی جو رتبہ ہی اونکا خدا کے نزدیک اور نیز بعد اسکے کہ کلمہ گویونکو جنھون نے کلمہ باعتقاد صحیح پڑھا ہی بشارت داخل جنت ہونیکے ملگئے تھے آنحضرت نے معاذ بن جبل کو منع کیا لَا تُبَشِّرِ النَّاسَ فَیَتَّکِلُوْا یعنی بشارت مت دے لوگونکو کہ بھروسا کر لینگے وہ اوسپر اور ثبوت نبوت حضرت یوسف کا اس خواب پر موقوف نتھا بخلاف امامت ایمہ جو ہونیوالی ہون آیندہ کو وہ نص امامت حال پر موقوف ہی اور جو لوگ مکلف بالشرع ہین اونکو بدون جتانے علم اوسکا محال حاصل کلام حالت تمسک اس گروہ کی عترت طاہرہ کے ساتھ یہ ہی جیسے کہ ظاہر و باہر ہوی اور کتاب اللہ

خود انکے زعم کے موافق قابل تمسک نرہے تبس ان دونو حبل المتین کو چھوڑے ہوے گمراہی کے جنگل مین پڑے ہین اب اگر کہین کہ ہم با وصف کافر اور گمراہ ٹھہرانے بعض اہل بیت کے اور بعض کی روایتین شنیع اور قبیح رد کرنیکے انکے اقوال اور افعال پر تمسک کرتے ہین بخلاف اہل سنت اور معنی تمسک کے یہی ہین کہ قول او فعل کو کسی شخص کے اپنا پیشوا بنانے گو تعظیم ہے ضمن مین ہون یا اہانت کے مثلا اگر کوئی شخص قرآن کو نعوذ باللہ گھوڑے مین ڈالدے یا اپنے مرشد رہنما کی ٹانگ مین رسّی باندھ کے جھانکڑون مین گھسیٹے لیکن احکام قرآن اور افعال مرشد مین بال بھر فرق نکرے اوسکا تمسک دونو پر ہی بخلاف اوسکے کہ قرآن کو سر پر رکھے اور آنکھونسے لگائے اور موافق اوسکے عمل نکرے یا مرشد اور ہادی کی حد سے زیادہ تعظیم بجالائے اور ہرگز اوسکے کہنے پر نہ چلے کبھی تمسک اوسپر نہوگا نا چار اس بات کے جواب مین پانچ باب اور لائے جائینگے اور ہر مسئلے مین جو عقائد او فقہیات انکے ہین انھین کی روایات معتبرہ سے مخالفت انکے ثقلین کے ساتھ بیان کیجائیگی کہ پھر انکو دم مارنے کی جگہ نرہے اور حقیقت انکے تمسک کی ثقلین کے ساتھ ایسی کھلجائے جیسے دوپہر کو آفتاب

باب پنجم در الٰہیات

اول مسائل الٰہیات سے یہ ہی کہ نظر معرفت خدا مین واجب ہی لیکن یہ واجب ہونا عقلی ہی یا شرعی امامیہ کہتے ہین کہ عقلی ہی یعنی قطع نظر حکم خدا سے موافق حکم عقل کے ہر مکلف پر فرض ہی کہ اوسکو پہچانے اور فکر اوسکی صفات مین کرے اہل سنت کہتے ہین کہ شرعی ہی بدون فرمائے ہوے خدا کے نظر کرنا اسمقدمے مین واجب نہین ہی اور عقل کو کسی چیز مین امور دینیہ سے حاکم جاننا نچاہیے نہ اوسکے حکم پر کام کرنا چاہیے پس مذہب امامیہ یہان مخالف ثقلین کے ہی لیکن مخالفت کتاب اللہ اس سبب سے کہ فرمایا اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہین ہی حکومت مگر واسطے خدا کے اَلَا لَهُ الْحُكْمُ خبردار خاص اوسی کے واسطے ہی حکم لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ کوئی پھیرنے والا اوسکے حکم کا نہین ہی يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ اور فرمایا مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا نہین ہم عذاب کرنے والے جبتک کہ نہ پیدا کرین ہم کسی رسول کو ظاہر ہی کہ اگر بحکم عقل کے کوئی چیز واجب ہوئی تو ترک اوس واجب سے قبل بعثت رسول کے عذاب بھی ہو لیکن مخالفت عترت کے فلما روی الكلينى فى الكافى عن الامام ابى عبد الله عليه السلام انه قال ليس لله على خلقه ان يعرفوا وللخلق على الله ان يعرفهم سو آگاہ کہ روایت کی کلینی نے کافی مین امام ابی عبد اللہ علیہ السلام سے بیشک کہا اونھون نے نہین ہی واسطے اللہ کے اوسکی مخلوق پر یہ کہ پہچانے اوسکو اور مخلوق کیواسطے اللہ کے ذمے ہی یہ کہ پہچان دے وہ اونکو پس اگر بحکم عقل کے معرفت واجب ہوتی تو قبل پہچان دینے خدا سے معرفت اوسکی واجب ہوتی

اور یہ خلاف قول صادق کے ہی عقیدۂ دوم حق تعالیٰ موجود اور یگانہ اور زندہ اور سنتا اور دیکھتا اور دانا
اور توانا ہی آسماعیلیہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ لا موجودٌ ولا معدومٌ ولا حیٌّ ولا میّتٌ ولا سمیعٌ ولا
اصمٌّ ولا بصیرٌ ولا اعمیٰ ولا عالمٌ ولا جاہلٌ ولا قادرٌ ولا عاجزٌ ولا واحدٌ ولا متعددٌ
یعنی اللہ تعالیٰ نہ موجود ہی نہ معدوم نہ زندہ ہی نہ مردہ نہ سننے والا ہی نہ بہرا نہ بینا ہی نہ نابینا نہ عالم ہی
نہ جاہل نہ قدرت والا ہی نہ عاجز نہ واحد ہی نہ متعدد اور مخالفت ثقلین کی اس عقیدے مین خوب ظاہر ہی
جو محتاج بیان کی نہین ہزار آیتین قرآن کی اور چند ہزار حدیثین اس عقیدے کو جھوٹا ٹھہرانے والی موجود ہین
عقیدۂ سوم اللہ تعالیٰ واحد ہی یہ عقیدہ بھی مثل عقیدۂ سابق کے آیات قرآنی اور حدیث سے خوب ظاہر ہی
اور خطابیہ اور خمسیہ اور اثنینیہ اور مقنعیہ متعدد خدا کے قائل ہین عقیدۂ چہارم اللہ تعالیٰ متفرد ہی بقدم
یعنی ہمیشگی خاصہ اوسکا ہی دوسرا اس امر مین اوسکا کوئی شریک نہین اور سوای اوسکی ذات اور صفات کے
جو کچھ ہی سب حادث اور نو پیدا ہی کاملیہ اور زرامیہ اور عجلیہ اور قرامطہ اور نزاریہ کہتے ہین کہ آسمان اور زمین
بھی قدیم ہین ہمیشہ سے تھے ہمیشہ رہینگے ہزار آیت قرآنی ترتیب پیدائش زمین اور آسمان پر دلالت کرتی ہین
قولہ تعالیٰ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ یعنی وہ اللہ ایسا ہی کہ پیدا کیا اوسنے آسمانون
اور زمین کو چھ روز مین اور فرمایا قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِي خَلَقَ الْاَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ یعنی کہہ تو تحقیق تم
ہر آئنہ انکار کرتے ہو ساتھ اوس کسی کے کہ پیدا کیا اوسنے زمین کو دو دنمین پھر فرمایا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ
وَهِيَ دُخَانٌ پھر چڑھ گیا طرف آسمان کے اور حال یہ کہ وہ دھوان ہی وقولہ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا
یعنی زمین کو بعد اسکے صاف بچھایا اوسکو اور بہت خطبے کہ نہج البلاغت مین امیر المومنین رضہ سے مذکور ہین اونمین
تصریح ہی کہ روز ازل مین کچھ نتھا اور ہر ایک کو عدم محض سے پیدا کیا اور یہ فرقے روافض کے کہ مذکور ہوے ابدیت
یعنی ہمیشہ رہنے عالم کے بھی قائل ہین بلکہ منصوریہ اور معمریہ بھی اس عقیدے مین انکے شریک ہین حالانکہ
صحیح حدیثین متواترایہ کی دلالت آسمان وزمین کے فنا ہونے پر کرتی ہین اور آیات قرآنی بھی برخلاف اس
عقیدے کے گواہی دیتی ہین اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ یعنی جسوقت کہ آسمان پھٹ جائیگا
اور جسوقت کہ آسمان کھلجائیگا وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ اور جسدن کہ پھٹ جائیگا آسمان مع ابر کے
وَكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ اور ہر شی کہ اوسپر ہی فنا ہونیوالی ہی وَكُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ہر شی ہلاک ہونیوالی ہی
سوائے اوسکی ذات کے عقیدۂ پنجم اللہ تعالیٰ زندہ ہی بحیات اور عالم ہی بعلم اور قادر ہی بقدرت اور ایسے ہی

اور صفات اوسکے ثابت ہین جیسے کہ اوسکے نام اوسکی ذات پر اطلاق کیے جاتے ہین اور تمام امامیہ کہتے ہین کہ وہ
تعالی شانہ کوئی صفات نہین رکھتا البتہ اس قسم کے اسماے مشتقہ اوسکی ذات پر اطلاق کرسکتے ہین پس کہہ سکتے ہین
کہ اللہ تعالی حی ہی اور سمیع اور بصیر ہی اور قدیر اور قوی اور نہین کہہ سکتے ہین کہ اوسکو حیات ہی اور علم ہی اور
قدرت ہی اور اوسکو سمع ہی اور بصر ہی اور باوصف اس عقیدہ خلاف معقول کے مخالفت ثقلین کی بھی رکھتے ہین
لیکن کتاب پس بہت آیتین ان صفات کو ثابت کرتی ہین قول تعالی وَلَا یُحِیطُونَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ اور نہین
احاطہ کرسکتے ہین وہ کسی چیز کو اوسکے علم سے اور فرمایا اَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ یعنی نازل کیا اوسنے اوسکو اپنے علم کے ساتھ
لیکن عترت پس نہج البلاغت مین حضرت امیر کے خطبون مین جابجا انصفتونکا ذکر ہی مثل عَزَّ قُدْرَتُهُ وَ
وَسِعَ سَمْعُهُ الْاَصْوَاتَ یعنی غالب ہی قدرت اوسکی اور فراخ کیا اوسنے سننا آوازونکا اور ایسہ سے بھی بتواتر اثبات
صفات کا روایت کیا گیا ہی **عقیدہ ششم** صفات ذاتیہ حق تعالی کے قدیم ہین وہ ہمیشہ اون صفتون کے
ساتھ موصوف ہی پس کسیوقت وہ اونسے جاہل اور عاجز نہو گا زرارہ بن اعین اور بکیر بن اعین اور سلیمان بن
جعفری اور محمد بن مسلم کہ پیشوا اور مقتدا امامیہ کے ہین اور انکے اخبار کے راوی بھی حتی کہ امامیہ انکو عیون الطائفہ
اور وجوہ الطائفہ کہتے ہین انکا اعتقاد یہ ہی کہ حق تعالی ازل مین نہ عالم تھا نہ سمیع نہ بصیر یعنی سننے دیکھنے والا یہانتک
کہ بدستور ساری مخلوقات کے علم اور سمع اور بصر اپنے واسطے بھی پیدا کیے تب عالم اور سمیع اور بصیر ہوا مخالفت
اس عقیدہ کے کتاب اللہ سے خود اظہر من الشمس ہی کہ جابجا وَکَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا تھا اللہ علیم و حکیم
اور عَزِيزًا حَكِيمًا اور عزیز و حکیم اور سَمِيعًا بَصِيرًا اور تھا سمیع و بصیر واقع ہی اور مخالفت عترۃ طاہرہ کی
فلما رواہ الکلینی عن ابی جعفر علیہ السلام انہ قال کان اللہ ولم یکن شیء غیرہ ولم
یزل عالما وروی الکلینی وجمع اٰخر من الامامیۃ بطرق متعددۃ عن الائمۃ علیہم السلام انہم
کانوا یقولون ان اللہ سبحانہ لم یزل علیما سمیعا بصیرا ترجمہ ہرگاہ کہ روایت کیا اسکو کلینی نے ابی جعفر علیہ السلام سے اور
بیشک اونھون نے کہا تھا اللہ اور نہین تھی کوئی چیز سوا اوسکے اور ہمیشہ وہ عالم و دانا ہی روایت کی کلینی اور
ایک دوسری جماعت نے امامیہ سے بطریق متعدد اامامون علیہم السلام سے کہ بیشک امام کہتے تھے تحقیق اللہ تعالی
عالم اور سمیع اور بصیر ہی **عقیدہ ہفتم** یہ کہ اللہ تعالی قادر مختار ہی جو کچھ کرتا ہی اپنے اختیار اور ارادے سے
کرتا ہی اسماعیلیہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی قادر مختار نہین ہی جسوقت جو چیز اوسکو عزیز اور مرغوب ہوتی ہی بے اختیار
موجود ہو جاتی ہی جیسے شعاع آفتاب سے حاصل ہوتی ہی یہ عقیدہ بھی انکا مخالف ثقلین ہی کتاب اللہ مین ہی

وربک یخلق مایشاء ویختار پروردگار تیرا پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی اور اختیار رکھتا ہی ویفعل ما یشاء ویختار
اور کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی اور اختیار رکھتا ہی ویفعل ما یشاء وقادر علی ان ینزل آیۃ اور قادر ہی
اسبات پر کہ نازل کرے کوئی نشانی بلی قادرین علی ان نسوی بنانہ بیشک قادر ہین ہم اسبات پر کہ
برابر کرین ہم اونگلیون کو سوا انکے بہت بیشمار آیتین اور عترت کے خلاف یہ کہ صادق علیہ السلام سے
روایت ہی انہ قال ان شاء اللہ تعالی یرید ولا یحب مما سیجیئ انشاء اللہ تعالی بیشک کہا اونھون نے
اگر چاہی اللہ تعالی ارادہ کرے اور نہین دوست رکھتا ہی جیسا کہ جلدی آتا ہی ذکر اسکا انشاء اللہ تعالی
اگر بقول اسماعیلیہ فقط محبت ہی اللہ تعالی کے مخلوقات کے ہونے مین کافی ہوتی اور ارادے اور اختیار کو دخل
نہوتا تو لازم تھا کہ ہر شخص اشخاص مکلف بالشرع سے ایمان اور طاعت اور احسان اور عدل والا ہی پیدا ہوتا
نہ خلاف ان اوصاف کے کسواسطے کہ اللہ تعالی کو قطعاً یہ اوصاف مذکورہ محبوب ہین اور ضد انکے مبغوض
جیساکہ فرمایا واللہ یحب المحسنین اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالون کو اللہ ولی الذین آمنوا
اللہ دوست ہی اون لوگونکا کہ ایمان لائے وہ واللہ یحب الصابرین اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنیوالونکو
اور سوا انکے **عقیدہ ہشتم** یہ کہ حق تعالی ہر چیز پر قادر ہی اس عقیدہ مین شیخ ابوجعفر طوسی اور شریف مرتضی
اور ایکجماعت کثیر امامیہ سے مخالف ہین آور کہتے ہین کہ اللہ تعالی عین مقدور بندہ پر قادر نہین ہی واللہ علی
کل شیء قدیر اللہ ہر شی پر قادر ہی اس عقیدہ کی تکذیب کو یہی آیت کافی ہی **عقیدہ نہم** یہ کہ حق تعالی عالم ہی
ہر چیز کا قبل ظہور و وجود اوس چیز سے اور اسی سے مراد تقدیر ہی یعنی ہر چیز اوسکے علم مین اندازہ کی ہوئی ہی
کہ ایسی ایسی ہوگی اور اوسکے موافق وقت پر موجود ہوتی ہی شیطانیہ کہ تابع احول طاق کے ہین کہتے ہین
لا یعلم الاشیاء قبل کونہا نہین جانتا ہی اشیا کو اونکے ہونیسے پہلے اور حکمیہ اور ایک گروہ اثنا عشریہ
متقدمین اور متاخرین سے چنانچہ مقداد صاحب کنز العرفان بھی انھین سب سے ہی یہ کہتے ہین کہ جزئیات کو
بغیر واقع ہوے نہین جانتا ہی اور یہ عقیدہ انکا مخالف تمام قرآن کے ہی ان اللہ بکل شیء علیم بیشک اللہ
ہر شی کا جاننے والا ہی قد احاط بکل شیء علما تحقیق گھیرا ہی اوسنے ہر چیز کو علم سے ما اصاب من مصیبۃ
فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبرأھا نہین پہونچتی ہی کسی
مصیبت سے نہ زمین اور آسمان اور نہ تمہاری ذاتون مین مگر وہ جو کتاب مین ہی قبل اس سے کہ ظاہر کرین
ہم اوسکو انا کل شیء خلقناہ بقدر ہر چیز کو پیدا کیا ہمنے موافق اندازے کے جعل اللہ الکعبۃ

البیت الحرام قیما للناس والشہر الحرام والہدی والقلائد ذلک لتعلموا ان اللہ یعلم ما فی السموات
وما فی الارض یعنی اللہ تعالی نے کعبہ اور شہر حرام اور ہدی اور قلائد کو نشان اپنا بنایا ہی تاکہ تمھاری
مصلحتون اور مضرتون کو تمسے دفع کرے اور کھینچے کہ وہ مصلحتین اور مضرتین اوسکو قبل وقوع سے
معلوم تھین تا جانو تم کہ جو کچھہ آسمان اور زمین مین ہی اللہ سب جانتا ہی ولا رطب ولا یابس الا فی
کتاب مبین یعنی کوئی تر اور خشک نہین ہی جو کتاب مبین مین نہو الم غلبت الروم فی ادنی الارض
وہم من بعد غلبہم سیغلبون یعنی غالب کیجائیگی روم ادنی زمین مین اور وہ بعد غلبہ اونکی کے جلد ہی
غالب کئے جائینگے اور یہ خبر غلبہ روم کی فارس پر قبل وقوع سے ہی ونادی اصحب الجنۃ ونادی
اصحب النار اور پکارین گے اصحاب جنت کے اور پکارینگے اصحاب دوزخ کے جا بجا قرآن مجید مین
خبر ہی کلام جنتیون اور دوزخیون اور انکی حالات سے سوا اسکے مصحف فاطمہ خود بھرا ہوا ہی خبرون
امورات آیندہ اور اونکے نشانون سے اور پیغمبر صلعم اور اہل بیت سے بتواتر پوچھا کہ انھون نے وقایع آیندہ
کی خبرین دین ہین اور علامتین فتنون کی ظاہر کی ہین اور ظاہر ہی کہ علم انکا ماخوذ وحی اور الہام سے تھا جو
جانب خداے تعالی سے ہوا اور جو کچھہ یہ فریق اون آیتون پر جو دلالت حدوث علم الہی پر کرتی ہین تمسک کرتے ہین
وقت ثابت ہونے اون اشیا کے مثلا لیعلم الصابرین جانتا ہی سہارنیوالون کو اور مثل اسکے یا جو آیتین دلالت امتحان
و اختیار پر کرتی ہین جیسے لیبلوکم فی ما آتکم تا کہ آزمائے وہ تمکو اوس بات مین جو آتی ہی ہمکو یا لیبلوکم ایکم احسن عملا
تاکہ آزمائے وہ تمکو کہ کون تمسے زیادہ حسن عمل والا ہی یہ سب فاسد ہی کسواسطے کہ مراد اس علم سے کشف حال اور تمیز خارج کا
منظور ہی نہ معنی حقیقی اسواسطے کہ ایجاد شی کا بدون علم اوس شی کے محالات عقلیہ سے ہی قولہ تعالی الا یعلم
من خلق وہو اللطیف الخبیر کیا نہین جانتا ہی وہ کسنے پیدا کیا اور حال آنکہ وہ باریک بین اور خبردار ہی
اور مخالفت عترت کی یہ جبکہ روایت کی دونو فریق اہل سنت و شیعہ نے امیر المومنین سے انہ قال
واللہ لم یجہل ولم یتعلم احاط بالاشیاء علما فلم یزدد بکونہا علما علمہ بہا قبل ان
تکونہا بعلمہ بہا بعد تکونہا بیشک شان یہ ہی کہ فرمایا جناب امیر رض نے اللہ تعالی نادان نہین ہی
نہ کسی کا سکھایا ہوا ہی محیط ہی جمیع اشیا پر از روے علم کے پھر زیادہ نیا یا اونکے موجود ہونیکے سبب سے
کوئی علم اوسکے علم نے یعنی جیسا علم اوسکو اون چیزون کے پیدا ہونے سے پہلے تھا ویسا ہی پیدا ہونے سے
رہا غرض پورا پورا علم تھا و روی علی بن ابراہیم القمی من الاثنا عشریۃ عن منصور بن حازم عن

اِبی عبداللہ علیہ السلام قال سألتہ ھل یکون شیٔ الیوم لم یکن فی علم اللہ بالامس قال لا من
قال ھذا فاخزاہ اللہ قلت ارایت ماکان وما ھو کائن الی یوم القیامۃ الیس فی علم اللہ بالامس قال بلی
قبل ان یخلق الخلق الی غیر ذٰلک من صحاح الاخبار ترجمہ روایت کی علی بن ابراہیم قمی نے کہ اثنا عشریہ سے تھا
منصور بن حازم اور راوے اِبی عبداللہ علیہ السلام سے کہا منصور نے کہ مین نے پوچھا ابی عبداللہ سے
کیا واقع ہوتی ہی کوئی چیز ایسی بھی کہ کل اللہ کے علم مین نتھی اور آج واقع ہوئی کہا نہین جو کوئی یہ بات کہے
خدا اوسکو رسوا کرے پھر مین نے اونسے کہا کہ یہ تمنے دیکھا کہ جو چیز قیامت تک ہو وہ کل خدا کے علم مین نتھی
کہا البتہ قبل پیدا ہونے مخلوق سے اور سوا اسکے اور انھین کے صحاح اخبار سے ہین اور اس حدیث مین لفظ
اخزاہ اللہ اس دعای بد کو خیال کرنا چاہیے کہ کسقدر خوف و ہول اس سے ظاہر ہی اور علماے معتبر انکے
اس دعا معصوم سے مطلق نہین ڈرتے اور اس عقیدۂ خبیثہ کو اپنے واسطے پسند کرتے ہین اور اسکے ساتھ
دعوی عترت کے قول پر تمسک کا کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا بڑی بھاری
بات ہی جو انکے منہ سے نکلتی ہی نہین کہتے ہین وہ مگر جھوٹ عقیدۂ دہم قرآن مجید اللہ کا کلام ہی اسمین
تحریف اور کمی بیشی کو کچھہ دخل نہین ہوا نہو کا اثنا عشریہ جو فرقہ امامیہ سے ہین کہتے ہین کہ آج کے دن یہ قرآن
جو مسلمانون کے ہاتھون مین ہی بالکل قرآن نہین ہی بلکہ اسمین بعض الفاظ لوگون کے داخل کیے ہوے ہین اور
نہ پورا قرآن ہی جو پیغمبر پر نازل ہوا اور اونکے حین حیات باقی تھا بلکہ بہت آیتین اوس سے ساقط کر دین ہین
کہ اس معاملے مین روایتین کلینی کی جو ہشام بن سالم اور محمد بن جہم ہلالی سے ہین سابق مذکور ہوئین اس
عقیدے مین بھی مخالفت کتاب اللہ کے صریح کیا بلکہ اصرح ہی جیسا کہ قول خداے تعالی کا بیان کیا جاتا ہی
لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ یعنی نہین پہونچتا ہی اوسکو باطل نسامنے سے نہ پیچھے سے تنزیل
من حکیم حمید اور تنزیل ہی حکیم حمید سے وانا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنی ہمین ہین
کہ ہمنے یہ ذکر نازل کیا اور ہمین اسکی حفاظت کرنیوالے ہین خیال کیا جاے جس چیز کی حفاظت خداے تعالی
کرے اوسمین تغیر و تبدل کو دخل ہو سکتا ہی اور یہ بھی ہی کہ پونہچانا قرآن کا جیسا کہ اوترا تھا ویسے ہی
ذمے پیغمبر کے واجب تھا یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
ای رسول پونہچا تو جیسا نازل کیا گیا ہی تجھہ پر تیرے پروردگار سے اور اگر نہین کریگا تو تو تونے نہین پونہچایا
رسالت کو اور سب اسباب کو بیقین جانتے ہین کہ جو کوئی مسلمان ہوتا تھا اول اوسکو قرآن سکھایا جاتا تھا

پھر دوسری تعلیم کیجاتی تھی حتی کہ آپکے سامنے ہزارون آدمیون نے قرآن سیکھا تھا چنانچہ بعض لڑائیون مین
ستر ستر آدمی قاری شہید ہوئے ہین بعد اسکے آجتک ہزارون مسلمان شہر اور دیہات کے اسکی تلاوت کو عظیم قربات سے
جانتے ہین اور صبح و شام اور نصف شب نماز اور غیر نماز مین اسکو پڑھا کرتے ہین اور پہلے ہر لڑکے کو قرآن ہی
پڑھاتے ہین قرآن شریف کلینی اور تہذیب نہین ہی کہ تقیے کی راہ سے کنج خانہ مین صندوق مقفل مین چھپا رکھا
اور تنہائی کیوقت غیرون سے ڈرتے کانپتے کہ ایسا نہو کوئی تورانی آجائے اور دیکھہ پائے ایک دو صفحے اسکے
چرا چھپا کے دیکھہ لیے پھر جب ایسی کتابون مین الحاق و تغیر پیش نہین جاتا تو قرآن مین کیونکر ہو سکتا ہی
آپ عترت کے مخالفت اس عقیدے سے یہ کہ تمام روایتون امامیہ مین موجود ہی کہ جملہ اہل بیت یہی قرآن
پڑھتے تھے اور عام و خاص کے ساتھہ اسکے وجوہ پر تمسک کرتے تھے اور اسی سے گواہی چاہتے تھے اور
اسکی آیتون کی تفسیر کرتے تھے وہ تفسیر کہ حضرت امام حسن عسکری [illegible] لوگوں اور
کنیزون اور خادمون اور اہل و عیال کو جو تعلیم فرماتے تھے وہ یہی قرآن ہی آپکے پڑھنے کا نماز مین حکم کرتے تھے
اور انھین باتون پر غور کرکے شیخ ابن بابویہ اپنی کتاب الاعتقادات مین اس عقیدہ کاذبہ سے دست بردار
ہوا اور فارغخطی دی اسی سبب سے اوسکو صدوق کہتے ہین عقیدہ یازدہم یہ کہ اللہ تعالی صاحب ارادہ ہی
اور ارادہ اوسکا قدیم ازل مین اوسنے ہر چیز کا ارادہ کیا اور اوسکو اپنے وقت پر مقرر کیا کہ آگے پیچھے
ہونیکی اوسمین گنجائش نہین ہی پس ہر چیز موافق اوس ارادے کے اپنے وقت پر پیدا ہوتی ہی سابق
گذرا کہ شیعہ اسماعیلیہ منکر محض ارادے کے ہین کہتے ہین کہ جو کچھہ خدائے تعالی سے صادر ہوتا ہی خود اوسکی
ذات کو لازم ہی جیسے آگ کی گرمی اور آفتاب کی شعاع لیکن تمام قرآن اس عقیدہ فاسدہ کے رد مین
کفایت کرتا ہی اور تمامی امامیہ اور آٹھون فرقے زیدیہ کے جنکے القاب باب اول مین مذکور ہوئے ارادہ
خدائے تعالی کو حادث جانتے ہین اور یہ بھی کہتے ہین کہ ارادہ اوسکا عام نہین ہی تمامی کائنات مین بہت موجودات
ایسے ہین کہ بے ارادے اوسکے موجود ہو جاتے ہین مثلا شر و آفت اور کفر اور معصیت اور اس عقیدے کے
رد مین بھی ہزارون آیتین قرآنی موجود ہین وَمَنْ یُرِدِ اللّٰہُ فِتْنَتَہٗ فَلَنْ تَمْلِکَ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا اور اُولٰئِکَ
الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰہُ اَنْ یُّطَہِّرَ قُلُوْبَہُمْ یعنی وہ شخص کہ ارادہ کرے اللہ اوسکے فتنے کا پس ہرگز نہین مالک ہوگی اللہ سے
کوئی چیز اور وہ لوگ کہ نہ ارادہ کرے اللہ تعالی پاک کرنے اونکے دلونکا پس اگر پاک کرنے والون سے مراد امام ہون
تو تناقض لازم آوے اس آیت کا وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یعنی کون ہی وہ شخص جو ارادہ کرتا ہی اوسکے گمراہ کرنیکا

اس آیت سے اِنْ کَانَ اللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَکُمْ نہین ہی اللہ کہ ارادہ کرے اونکے بہکانیکا اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّعَذِّبَہُمْ فِی الدُّنْیَا سوا اسکے نہین ہی کہ ارادہ کرے اللہ اونکے عذاب کا دنیا مین وَاِذَا اَرَدْنَا اَنْ نُّہْلِکَ قَرْیَۃً جسوقت کہ ارادہ کیا ہمنے ہلاک کرنے کسی موضع کا مَنْ یَّشَاءِ اللّٰہُ یُضْلِلْہُ جس کسیکو چاہتا ہی اللہ گمراہ کرتا ہی اوسکو وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ جانو بیشک اللہ حائل ہوجاتا ہی درمیان آدمی اور دل آدمی کے سوا انکے اور بہت آیتین جنکا احصا ممکن نہین ایسے ہی قول عترت کے بھی تکذیب اس عقیدہ کی کرتے ہین رَوَی الْکُلَیْنِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَصِیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا اِنَّ بَعْضَ اَصْحَابِنَا یَقُوْلُ بِالْجَبْرِ بَعْضُہُمْ یَقُوْلُ بِالْاِسْتِطَاعَۃِ فَقَالَ لِیْ اُکْتُبْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ روایت کی کلینی نے محمد بن نصیر سے کہا کہا مین نے ابی حسن رضا سے کہ بعض یار میرے کہتے ہین بجبر اور بعض باستطاعت پس کہا مجھسے لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِمَشِیَّتِیْ کُنْتَ اَنْتَ تا آخر حدیث فرمایا ہی خداے تعالی نے میری خواہش سے تو موجود ہوا ہی رَوَی الْکُلَیْنِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَیْرًا نَکَتَ فِیْ قَلْبِہٖ نُکْتَۃً مِنْ نُوْرٍ وَفَتَحَ مَسَامِعَ قَلْبِہٖ وَوَکَّلَ بِہٖ مَلَکًا یُسَدِّدُہٗ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ سُوْءً نَکَتَ فِیْ قَلْبِہٖ نُکْتَۃً سَوْدَاءَ وَسَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِہٖ وَوَکَّلَ بِہِ الشَّیْطَانَ یُضِلُّہٗ تا آخر روایت کی کلینی نے سلیمان بن خالد اور اوسنے ابی عبد اللہ علیہ السّلام سے بیشک جب ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ نیکی کا ڈالتا ہی اوسکے دلمین نکتہ نور کا اور کھول دیتا ہی اوسکے دل کے کان اور مقرر کرتا ہی ایک فرشتہ کہ مضبوط رکھے اوسکو اور جب ارادہ کرتا ہی اللہ بندے کے ساتھ برائیکا ڈالتا ہی وہ اوسکے دل مین ایک نکتہ سیاہ اور بند کردیتا ہی اوسکے دل کے کان اور مقرر کرتا ہی اوسپر شیطان کہ گمراہ کرے اوسکو پھر اسکے بعد پڑھی یہ آیت فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّہْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّہٗ یَجْعَلْ صَدْرَہٗ ضَیِّقًا حَرَجًا یعنی جس شخص کو اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہی کھول دیتا ہی سینہ اوسکا واسطے اسلام کے اور جسکو ارادہ کرتا ہی گمراہ کرنیکا کردیتا ہی سینہ اوسکا تنگ اور سخت وَرَوَی الْکُلَیْنِیُّ وَصَاحِبُ الْمَحَاسِنِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اِبْرَاہِیْمَ الْہَاشِمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقُوْلُ لَا یَکُوْنُ شَیْءٌ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَاَرَادَ روایت کی کلینی اور صاحب المحاسن نے علی بن ابراہیم ہاشمی سے کہا سنا مین نے ابو الحسن موسی علیہ السلام سے کہتے تھے وہ نہین موجود ہوتی ہی کوئی شی مگر جو کچھ چاہی اللہ اور ارادہ کرے وَرَوَی الْکُلَیْنِیُّ عَنِ الْفَتْحِ بْنِ زَیْدِ الْجُرْجَانِیِّ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ مَا یَنُصُّ عَلٰی اَنَّ لِاِرَادَۃِ الْعَبْدِ لَا یَغْلِبُ اِرَادَۃَ اللّٰہِ

سَوَاءٌ کَانَتْ اِرَادَۃَ عَزْمٍ اَوْ اِرَادَۃَ حَتْمٍ روایت کی کلینی نے فتح بن زید جرجانی اور اوسنے ابی الحسن سے روایت کی
کہ صریح ہمکو یہ معلوم ہوتا ہی کہ بیشک ارادہ بندے کا ارادہ خدا پر غالب نہیں ہی برابر ہی کہ ہووے وہ ارادہ عزمی
یا جزمی وایضاً رَوَی الْکُلَیْنِیُّ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا یَنُصُّ عَلٰی اَنَّ اللّٰہَ
تَعَالٰی یُرِیْدُ ضَلَالَۃَ بَعْضِ عِبَادِہٖ اِرَادَۃَ حَتْمٍ کَمَا سَیَجِیْئُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور بھی روایت کی کلینی نے
ثابت بن عبد اللہ اور اوسنے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے کہ صریح معلوم ہوتا ہی ہمکو بیشک اللہ تعالی ارادہ کرتا ہی
گمراہی کا بعض بندونکے واسطے ارادہ حتمی جیسا کہ قریب آیگا انشاء اللہ تعالی اور رَوٰی عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَعِیْدٍ
مِثْلَ ذٰلِکَ یعنی ثابت ابن سعید سے بھی اس قسم کی روایتین ہین اور اس اصل کی بہت شاخین ہین اون
شاخون سے یہ کہ امامیہ تو بالکل اور آٹھون فرقے زیدیہ کے کہتے ہین کہ اللہ تعالی حکم نہین کرتا ہی مگر اوس چیز کے ساتھہ
کہ ارادہ اوسکا کرتا ہی اور منع نہین کرتا ہی مگر اوس چیز سے کہ ارادہ اوسکا نہین رکھتا ہی حال آنکہ یہ بھی مخالف
ثقلین کے ہی چنانچہ کتاب اللہ مین ہی وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَہٗ عُدَّۃً وَّلٰکِنْ کَرِہَ اللّٰہُ انْبِعَاثَھُمْ
فَثَبَّطَھُمْ وَقِیْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقَاعِدِیْنَ یعنی اگر ارادہ کرتے وہ خروج کا البتہ موجود کرتے وہ کوئی سامان
لیکن ناپسند رکھا خدا نے نکلنا اونکا پس اپنی جگہہ پر رکھا اونکو اور حکم ہوا بیٹھو بیٹھنے والونکے ساتھہ پس ارادہ
خروج اس جماعت کا نتھا کسواسطے کہ کراہت ضد ارادے کی ہی اور بلا شبہ مامور بخروج تھے والا ملامت
وعتاب کی کیا وجہ و قولہ تعالی یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ لَّا یَجْعَلَ لَھُمْ حَظًّا فِی الْاٰخِرَۃِ ارادہ کرتا ہی اللہ یہ کہ نہ ٹھہرائے
اونکے واسطے کچھہ حصہ آخرت مین حال آنکہ مامور بایمان تھے اور عدم مشیت ایمان کافرون مین سیکڑون
آیتین قرآن مین موجود ہین اسکے ساتھہ کہ مامور بایمان تھے لیکن عترت فَقَدْ تَوَاتَرَ عَنْھُمْ وَاَیَّاتُ الشِّیْعَۃِ
مَا یُضَادُّ ذٰلِکَ وَیُخَالِفُہٗ بِحَیْثُ لَا مَجَالَ فِیْہِ لِلتَّاوِیْلِ وَلَا لِلْاِنْکَارِ فَمِنْ ذٰلِکَ مَا رَوَی الْبَرْقِیُّ فِی
الْمَحَاسِنِ وَالْکُلَیْنِیُّ فِی الْکَافِیْ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ الْھَاشِمِیِّ وَقَدْ سَبَقَ نَقْلُہٗ وَمِنْھَا مَا رَوَاہُ الْکُلَیْنِیُّ عَنِ
الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمَانِیِّ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا تَکُوْنُ الْاَشْیَاءُ بِاِرَادَتِہٖ
وَمَشِیَّتِہٖ وَمِنْھَا مَا رَوَاہُ الْکُلَیْنِیُّ وَغَیْرُہٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ اَمَرَ اللّٰہُ
وَلَمْ یَشَاءْ وَشَاءَ وَلَمْ یَاْمُرْ اَمَرَ اِبْلِیْسَ بِالسُّجُوْدِ لِاٰدَمَ وَشَاءَ اَنْ لَّا یَسْجُدَ وَلَوْ شَاءَ لَسَجَدَ وَنَھٰی اٰدَمَ
عَنْ اَکْلِ الشَّجَرَۃِ وَشَاءَ اَنْ یَّاْکُلَ وَلَوْ لَمْ یَشَاءْ لَمْ یَاْکُلْ ترجمہ پس تحقیق تواتر ہی عترت سے موافق روایات شیعے
اوسبات مین کہ ضد مین دونو کی ہا بین حیثیت کہ جسمین نہ مجال تاویل کی ہی اور نہ انکار کی پس اونھین مین سے

روایت برقیکی ہی محاسن بن اور کلینی کی کافی مین علی بن ابراہیم ہاشمی سے جسکی کیفیت اوپر گذری اور
اونھین سے روایت کلینی کی ہی حسن بن عبدالرحمن حمانی کی ابوالحسن موسی بن جعفر سے تحقیق حال یہ ہی کہ کہا
اوسنے سوا اسکے نہین ہی کہ موجود ہوتے ہین اشیا اوسکی ارادے اور خواہش سے اور اونھین روایتون سے ہی
روایت کلینی وغیرہ کی عبداللہ بن سنان ابی عبداللہ سے کہ بیشک شان یہ ہی کہ کہا اونھون نے حکم کیا اللہ
اور حال یہ کہ نہین چاہا اور چاہا اوسنے اور حال یہ کہ حکم نہین کیا حکم کیا ابلیس کو آدم کے سجدہ کرنے کا اور چاہا کہ
سجدہ نکرے اگر چاہتا تو وہ سجدہ کرتا اور منع کیا آدم کو گندم کھانیسے اور چاہا یہ کہ کھائے اگر چاہتا تو وہ
نہین کھاتے اور اونھین شاخونسے یہ ہی کہ امامیہ اور آٹھون فرقے زیدیہ کے کہتے ہین کہ بعض ارادہ کی ہوئی باتین
خدائے تعالی کی واقع نہین ہوتی ہین اور ارادہ کی ہوئی شیطان علیہ اللعن کی واقع ہوتی ہین اور اوسکے
کافرون کی اور کیسانیہ بھی اس عقیدے مین انکے شریک ہین اور اہل سنت کہتے ہین لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ
اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ یعنی نہین ہلتا ہی کوئی ذرہ مگر حکم خدا سے اور مخالف ارادے خدائے تعالے کے ارادہ کسی شی کا
پیش نہین جاتا نہ واقع ہوتا ہی مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ جو کچھ چاہتا ہی اللہ وہ ہوتا ہی اور
جو نہین چاہتا وہ نہین ہوتا اس موقع پر مذہب امامیہ اور زیدیہ ماخوذ مذہب زندیقون مجوس سے ہی کہ قائل
خالق خیر و شر کے ہین جنکو یزدان اور اہرمن کہتے ہین اور معاملات عالم کو جدا جدا ہر ایک کیطرف نسبت
کرتے ہین اور کبھی ایک کو غالب دوسریکو مغلوب اعتقاد کرتے ہین تَعَالَى اللهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا اور
اونھین شاخون سے یہ ہی کہ امامیہ اور آٹھون فرقے زیدیہ کے کہتے ہین کہ اللہ تعالی ارادہ فرماتا ہی ایسی چیز
کہ جانتا ہی یہ ہونہار نہین معاذاللہ یہ اعتقاد مستلزم سفاہت خدائے تعالی کا ہی جو اوسکے جناب پاک مین
کرتے ہین تَعَالٰى عَمَّا يَقُولُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيرًا برتر ہی اوس بات سے جو کہتے ہین ظالم بڑی برتری والا اور اونھین
شاخونسے یہ ہی فرق ثانیہ زیدیہ کہتے ہین اللہ تعالی ارادہ کرتا ہی اپنے بعض بندون کی ہدایت کا اور شیطان
اور مغوی بنی آدم کے اوسکو گمراہ کر دیتے ہین اور ارادۂ الہی مقابلے مین اون ملاعین کے پیش نہین جاتا ہی
کتاب وَمَنْ يَهْدِ اللهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ جسکو ہدایت کرے اللہ اوسکا کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اونکو جھوٹا بتاتی ہی
اور قول عترت کے جیسی روایت کلینی کی عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَا ثَابِتُ مَا لَكُمْ
وَلِلنَّاسِ كُفُّوا عَنِ النَّاسِ وَلَا تَدْعُوا اَحَدًا اِلٰى اَمْرِكُمْ وَاللهِ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اجْتَمَعُوا عَلٰى اَنْ
يَهْدُوا عَبْدًا يُرِيدُ اللهُ ضَلَالَهُ مَا اسْتَطَاعُوا اَنْ يَهْدُوهُ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ

اجتمعوا علی ان یضلوا عبداً یرید اللہ ھدایتہ ما استطاعوا ان یضلوہ ترجمہ روایت کی
ثابت بن سعید نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے فرمایا ای ثابت کیا پڑا ہی تمکو اور لوگونکو باز رہو لوگونسے او رمت بلاؤ
لوگونسے کسی کو اپنے کام کیطرف قسم ہی خدا کی اگر بالتحقیق اہل آسمان اور اہل زمین اکٹھے ہو جائین کسی بندے کی
ہدایت پر اور حال یہ کہ ارادہ کرتا ہی اللہ اوسکی گمراہی کا کسی کا مقدور نہین جو ہدایت کرسکے اور اگر بالتحقیق آسمان
اور زمین والے اکٹھے ہون کسیکے گمراہ کرنے پر اور حال یہ کہ اللہ ارادہ کرتا ہی ہدایت کا کسیکا مقدور نہین کہ
گمراہ کرسکے اوسکو **عقیدہ دوازدہم** یہ کہ باریتعالی نہ جسم ہی نہ طول نہ عرض اور عمق رکھتا ہی نہ صورت
شکل رکھتا ہی حکمیہ اور سالمیہ اور شیطانیہ اور میثمیہ کی امامیہ سے یہ راہ ہی کہ باریتعالی جسم والا ہی کما
روی الکلینی عن ابراھیم بن محمد الھمدانی قال کتبت الی الرجل علیہ السلام ان من قبلنا من موالیک
قد اختلفوا فی التوحید فمنھم من یقول جسم ومنھم من یقول صورۃ وعن سھل بن زیاد قال کتبت
الی ابی محمد سنۃ خمس وخمسین ومائتین قد اختلف یا سیدی اصحابنا فی التوحید منھم من یقول جسم ومنھم من
یقول صورۃ جیسی کہ روایت کی کلینی نے ابراہیم بن محمد ہمدانی سے کہا لکھا مین نے طرف ائمہ علیہ السلام کے تحقیق
قبل ہمسے وہ لوگ جو تمہارے پاس گئے تھے بیشک مختلف ہوگئے وہ توحید مین سو بعض اونسے کہتے ہین
جسم اور بعض اونسے کہتے ہین صورت اور سہل بن زیاد سے روایت ہی کہا اوسنے لکھا مین نے ابی محمد کو
۲۵۵ھ مین کہ تحقیق مختلف ہوگئی ای سردار میرے میرے ساتھی توحید مین بعض اونمین سے وہ ہین
جو جسم بتاتے ہین اور بعض اونسے کہتے ہین کہ صورت ہی اب تفصیل مذاہب واہیہ ان ترسایان امامیہ کی
سننا چاہیے حکمیہ کہتے ہین کہ ایک جسم ہی طویل وعریض وعمیق کہ طول او رعرض اور عمق سب آپسمین مساوی ہین اور برابر اوسکے
ہاتھ بھی ہین وھو کالسبیکۃ البیضاء یتلالؤ من کل جانب لہ لون وریح وطعم ومجسۃ وھو سبعۃ
اشبار بشبر نفسہ مماس للعرش بلا تفاوت اور مثل چاندی گھلی ہوی کے ہی سفید کہ چمکتا ہی ہر طرفسے
اور اوسمین رنگ اور بو اور مزہ اور محبت ہی اور وہ سات بالشت ہی اپنے بالشتون سے لپٹا ہوا ہی عرش سے
بلا تفاوت وروی الکلینی عن علی بن حمزۃ عن ھشام بن الحکم یقول ان اللہ تعالی جسم صمدی نوری
معرفتہ ضروریۃ وروی ایضاً عن محمد بن الحکم وعن یونس بن ظبیان وعن الحسن بن عبد الرحمن الحمانی
نحوہ باسانید مختلفۃ روایت کی کلینی نے علی بن حمزہ اوسنے ہشام بن حکم سے کہ کہتا تھا وہ بیشک
اللہ تعالی ایک جسم ٹھوس صمدی ہی پہچاننا اوسکا ضروری ہی اور بھی روایت کی محمد بن حکم اور یونس

ابن طبیان اور حسن بن عبد الرحمن حمانی سے مثل اسکے مع سندون مختلفہ کے اور سالمیہ کہتے ہین کہ ایک جسم ہی
بصورت انسان چہرہ اور آنکھہ ناک کان اور ہاتھہ پانون سب ثابت کرتے ہین اور حواس خمسہ بھی اور بال سیاہ
بن گوش تک روی الکلینی عن محمد بن الفرج الرخجی ان ہشام بن الحکم یقول ان اللہ جسم
وان ہشام بن سالم یقول انہ صورۃ اجوف الی السرۃ والباقی صمد روایت کی کلینی نے محمد بن فرج رخجی سے
تحقیق ہشام بن حکم کہتا ہی بیشک اللہ تعالی جسم ہی اور تحقیق ہشام بن سالم کہتا ہی بیشک وہ ایک صورت
خالی ہی ناف تک اور باقی ٹھوس ہی جیسا کہ کہتا ہی جوالیقی صاحب لطاق اور یہ برا عقیدہ امامیہ کا ہی باوصف اسکے
کہ اسکے اسپر بنسبین مخالفت کلی ثقلین مسے رکھتا ہی لیکن کتاب سے کقولہ تعالی لیس کمثلہ شیء نہین ہی مثل اسکے
کوئی شی اور عترت سے فلما روی عن امیر المؤمنین فی خطبۃ انہ قال لا یوصف بشیء من الاجزاء ولا
بالجوارح ولا الاعضاء وکذا فی نہج البلاغۃ وکما روی الکلینی عن ابراہیم بن محمد الخزاز ومحمد بن
الحسین قالا دخلنا علی ابی الحسن الرضا وقلنا ان ہشام بن سالم وصاحب الطاق والمیثمی
یقولون انہ تعالی اجوف الی السرۃ والباقی صمد فخر للہ ساجدا ثم قال سبحانک کیف طاع عنھم انفسھم ان
شبہوک بغیرک اللہم لا اصفک الا بما وصفت بہ نفسک ولا اشبہک بخلقک انت اہل لکل خیر فلا تجعلنی
مع القوم الظالمین ترجمہ اس ہر گاہ کہ روایت کی امیر المؤمنین سے ایک خطبے مین بیشک حال یہ ہی کہ فرمایا انھون نے نہین
وصف کیا جاتا ہی کسی چیز کے ساتھہ اجزا سے اور نہ ساتھہ ہاتھہ پانون اور اعضا کے جیسا کہ نہج البلاغت مین ہی اور
جیسے کہ روایت کی کلینی نے ابراہیم بن محمد خزاز سے اور محمد بن حسین نے یہ کہ ان دونون نے کہا کہ گئے ہم ابی حسن رضا
کے پاس اور ہمنے کہا کہ بیشک ہشام بن سالم اور صاحب لطاق اور میثمی کہتے ہین کہ بیشک اللہ تعالی خالی ہی
ناف تک اور باقی ٹھوس پھر گر پڑے اللہ کیواسطے سجدے مین بعد اسکے کہا پاک ہی تو کیسی اطاعت کی نکی انکے
نفسون نے اسبات مین کہ تجکو تشبیہ دی تیری غیر سے بارخدایا مین تیرا وصف نہین کرتا ہون مگر اس چیز کے ساتھ
کہ تو نے اپنی ذات کا آپ وصف کیا ہی اور مین تیری تشبیہ خلق سے نہین کرتا ہون تو ہی سزاوار ہر خوبی کا ہی پس
مت ٹھہرا مجکو ساتھی قوم ظالمون کا ولما رواہ الکلینی ایضا عن الحسن بن عبد الرحمن الحمانی قال قلت لابی الحسن
انہ اخبرنی ان ہشام بن الحکم یزعم ان اللہ جسم قال قاتلہ اللہ ما علم ان الجسم محدود معاذ اللہ وابرا الی اللہ
من ہذا القول ولما رواہ الکلینی ایضا فی کتاب التوحید من الکافی عن محمد بن الفرج الرخجی قال کتبت
الی ابی الحسن اسالہ عما قال ہشام بن الحکم فی الجسم وہشام بن سالم فی الصورۃ فکتب

دَعْ عَنْكَ حَيْرَةَ الْحَيْرَانِ وَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَيْسَ الْقَوْلُ مَا قَالَ الْهِشَامَانِ ترجمہ اور بسبب اوسبات کے
کہ روایت کیا اوسکو کلینی نے بھی حسن بن عبدالرحمن حمانی سے کہ کہا مین نے ابی حسن کاظم سے بیشک ہشام بن حکم
گمان کرتا ہی کہ تحقیق اللہ جسم ہی فرمایا مارے اوسکو اللہ کیونکر جانا اللہ جسم محدود ہی خدا کی پناہ مین بریت چاہتا ہون
اللہ سے بسبب اس قول کے اور واسطے اوسبات کے کہ روایت کیا اوسکو کلینی نے بھی کافی کی کتاب توحید مین
محمد بن فرج زنجی سے کہ کہا اوسنے نامہ لکھا ابی الحسن کو کہ سوال کرتا ہون مین اوسبات سے کہ کہی ہشام
بن حکم نے معاملے مین جسم ہونے خدا کے اور ہشام بن سالم نے صورت ہونے مین خدا کے بس لکھا اوسنے
دور کر آپسے حیرت حیران کی اور پناہ ڈھونڈھ اللہ کی شیطان سے نہین ہی یہ بات جو کچھ کہا دونو ہشامون نے

عقیدۂ سیزدہم یہ کہ حقتعالی کا کوئی مکان نہین ہی نہ اوسکے لیے کوئی جہت تحت وفوق سے متصور ہی
چنانچہ یہی مذہب اہل سنت اور جماعت کا ہی حکمیہ امامیہ سے اور یونسیہ کہتے ہین کہ مکان اوسکا عرش ہی
حکمیہ کے نزدیک مماس عرش یعنی فرش کیطرح عرش کو چمٹا ہوا ہی بیچ مین فرجہ نہین ہی اور عرش اور وہ دونون
برابر ہین لغرش اوس سے زیادہ نہ وہ عرش سے زیادہ یونسیہ کہتے ہین کہ وہ عرش پر ایسا بیٹھا ہی جیسے
کوئی تخت پر بیٹھا ہو وَاِنَّهُ يَقُوْمُ وَيَقْعُدُ وَيَتَحَرَّكُ عَلَيْهِ بیشک وہ کھڑا ہوتا ہی اور بیٹھتا ہی اور حرکت کرتا ہی
اوسپر اور اوسکو فرشتے اوٹھاتے ہین حال آنکہ وہ فرشتون سے قوی تر اور بزرگتر ہی مانند کرک یعنی کلنگ کے
تَحْمِلُهُ رِجْلَاهُ وَهُوَ اَعْظَمُ وَاَقْوٰى مِنْهُمَا اور سالمیہ اور شیطانیہ اور ہیثمیہ کہتے ہین کہ مکان اوسکا آسمان مین ہی
مگر معین نہین ایک مکان سے دوسرے مکان کو جاتا آتا ہی اور ایک آسمان سے دوسرے آسمان پر چڑھتا
اوترتا بیٹھتا اوٹھتا ہی اور حرکت وسکون کرتا ہی ربعیہ کہتے ہین کہ رہنے کی جگہہ تو اوسکی آسمان ہی لیکن
ایام بہار مین لالہ زار اور گلزار اور شگوفون کی سیر کو زمین پر اوترآتا ہی پھر آسمان پر چڑھجاتا ہی جیسے جہانگیر
بادشاہ کہ اوسکے رہنی کی جگہہ تو آگرہ تھا اور ہر سال سیر بہار کشمیر کو جاتا تھا بس مخالفت کتاب اور عترت کی
اس خرافات سے ظاہر لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ نہین ہی مثل اوسکے کوئی چیز وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ بَعْضِ
خُطَبِهٖ لَا فِيْ مَكَانٍ فَيَجُوْزُ عَلَيْهِ الْاِنْتِقَالُ وَقَالَ فِيْ خُطْبَةٍ اُخْرٰى لَا يُقَدِّرُهُ الْاَوْهَامُ بِالْحُدُوْدِ وَالْحَرَكَاتِ وَ
اَيْضًا فِيْ خُطْبَةٍ اُخْرٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَشْغَلُهُ شَاْنٌ عَنْ شَاْنٍ وَلَا يَحْوِيْهِ مَكَانٌ كُلُّ ذٰلِكَ
مَذْكُوْرٌ فِيْ نَهْجِ الْبَلَاغَةِ تحقیق روایت کی امیرالمومنین سے بعض خطبے مین نہین ہی کسی مکان مین تا جائز ہو
اوسپر ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جانا اور دوسرے خطبے مین فرمایا نہین اندازہ کرسکتے ہین اوسکو اوہام

حدود و حرکات کے ساتھ اور بھی دوسرے خطبے مین فرمایا نہین مشغول کرسکتا ہی اوسکو ایک حال سے دوسرے حال کو اور نہ اوٹھا سکتا ہی اوسکو کوئی مکان یہ سب نہج البلاغت مین مذکور ہین اور جہت کے مسئلے مین بھی حکمیہ اور سالمیہ اور شیطانیہ اور ہشیمیہ امامیہ سے جہت فوق کی ثابت کرتے ہین اسواسطے کہ مکان اوسی جہت کا ثابت کیا ہی فَاِنَّ الْعَرْشَ وَالسَّمٰوٰتِ کُلَّھَا فِی جِھَۃِ الْفَوْقِ پس تحقیق عرش اور آسمان سب جانب فوق کے ہین مگر جسوقت کہ آسمان دنیا پر اوترتا ہی تو فرشتے اوپر کے اور عرش و کرسی کے اوٹھانیوالے اور جنت کے رہنے والے یعنی حور و ولدان یہ سب اوس سے اوپر ہوتے ہین پس سالمیا ور شیطانیہ اور ہشیمیہ کے نزدیک اسوقت مین اون اوپر والون کی نسبت تحت مین پڑتا ہی لیکن زمین پر رہنے والونکی نسبت ہمیشہ فوق مین ہی اور ربعیہ کے نزدیک اور انکے سوا کوئی جہت معین نہین کبھی اوپر پھرتا ہی کبھی نیچے اور نہج البلاغت مین کہ باجماع شیعہ متواتر ہی امیر المومنین ؑ سے روایت کی گئی ہی کہ اَحَدٌ بَائِنٌ اور جیسے نفی مکان کی کیگئی ہی نفی جہت کی بھی کی گئی ہی لِاَنَّ الْجِھَاتِ اَطْرَافُ الْاَمْکِنَۃِ وَحُدُوْدُھَا اسواسطے کہ بیشک جہتین طرفین مکان کی ہین اور حدین اونکی ہین فرقہ اثنا عشریہ ان خرافات کو شکے البتہ کچھ ماتھا سمیٹتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ باتین اور اور مذاہب ہمارے نزدیک سب مردود ہین ہمکو الزام دینے کے موقع پر انکا ذکر کیون کرنا چاہیے فی الواقع ہی تو یہی لیکن جب کلام کل فرقون شیعہ کے ساتھ ہی اور یہ فرقے بلاشبہ فرقہ امامیہ سے ہین گو اثنا عشریہ نہون چنانچہ اہل سنت کی خدمت مین اثنا عشریہ کے یہ التماس بھی ہی کہ کیون جی تمنے اسمذہب کے لوگونکو تو صحابہ کے طعنون اور مقدمۂ امامت مین اپنا پیشوا بنا رکھا ہی اور انھین کی باتو نپر بالکل تمھارا اعتماد ہی اور انکے جملہ نقل و حکایات کو مانتے ہو پھر کیا بات ہی جو باریتعالی کی توحید مین روایتین ان بزرگوارون کی ایک جو بھر روا نہین رکھتے حال آنکہ اس مذہب کے لوگون نے ان روایتون عقائد کو بھی امامون سے روایت کیا ہی کچھ اپنی تھیلی سے نہین نکالا ہی جیسا کہ اوپر گذرا اور اگر اسواسطے ان باتون سے منہ چراتے اور پھر جاتے ہو کہ امامون نے ان باتونکو جھوٹ ٹھہرایا ہی تو مطاعن اور مقدمۂ امامت کو بھی تو جھوٹ ٹھہرایا ہی آب حد درجہ اس معاملے مین یہ بات کہنے کی ہی کہ ان روایتون کو جو امامون نے جھوٹ ٹھہرایا ہی تو انکی تکذیب کی اور شیعون نے بھی روایت کی ہی اور مطاعن اور مقدمۂ امامت کی تکذیب کو جو امامون سے روایت کرتے ہین وہ صرف اہل سنت ہین سو یہ تو ایک عقلی بات ہی کہ جسنے کسی بزرگ سے اپنی کسی چیز کی روایت کی ہی خود وہ اوسکو جھوٹ ٹھہرانیکی ہرگز روایت نہین کریگا مثلاً حکمیہ و سالمیہ و ہشیمیہ روایتین جسم و صورت کی حضرات ایمہ سے روایت کرتے ہین پھر آپ ہی اوسکی تکذیب مین

روایت کیونکر کرینگے اسیطرح تمام جماعت امامیہ کی اپنے غرضون یا غلط فہمیون سے مطاعن صحابہ اور مقدمۂ امامت مین
حضرات ائمہ سے روایت کرتے ہین انسے اسبات کی توقع کہ اون روایتون کی تکذیب مین کوئی روایت کرین بعید
از عقل ہی ہان اگر امتحان انکے جھوٹ سچ کا منظور نظر اہل عقل کے ہو تو روایتین دوسرے فریق کی دیکھین کسواسطے
کہ ہمیشہ سے عقلا کی عادت بھی یون ہی چلی آتی ہی کہ جب کسی مخبر کی خبر کا امتحان کرتے ہین تو اوس سے روایات
خلاف اوسکے پوچھتے ہین کہ شاید وہ اپنی سخن پروری کرتا ہو اور بسبب تعلق اغراض کے اپنی بات پر اڑ گیا ہو
اور جنکو حاضر اوس معاملے کا سمجھتے ہین اونسے دریافت کرتے ہین جب مقدمۂ دنیا مین ایسی تحقیق کرتے ہین دین کے
مقدمے کو کب سہل چھوڑنا چاہیے علاوہ اسکے یہ بھی ہی کہ جماعت شیعون نے بھی رفتہ رفتہ مطاعن صحابہ اور مقدمۂ
امامت مین خلاف اپنے اعتقاد کی باتون کے اور روایتونکی روایتین کین ہین کہ باب مطاعن اور امامت مین
عرض کیجائینگی چنانچہ جھوٹونکا قاعدہ ہی کہ جب انسے قصداً اور خاص کسی روایت کو پوچھو تو فوراً انکار و انحراف
کرتے ہین اور پھر کسی موقع پر اوسی روایت کو اور کسی طرز تقریر مین ادا کرتے ہین جو جھوٹا اونکو بنائے تب وہ ظاہر
ہوجاتی ہی اب دوسرا التماس اہل سنت کا یہ ہی کہ جب حضرت ائمہ نے ایک جماعت کی انسے تکذیب فرمائی بلکہ
ایسی بددعائین اور نکوہش کی کہ فرمایا قَاتَلَہُ اللّٰہُ مار ڈالے اوسکو اللہ وَاَخْزَاہُ اللّٰہُ اور رسوا کرے اوسکو اللہ
وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ مت ٹھہرا تو ہمکو ساتھ قوم ظالم کے وَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
پناہ مانگ اللہ سے شیطان مردود سے اور اور مثل ان بددعاؤن اور نکوہشون کی پھر انکی روایتین کتب دین
و ایمان مین لانا اور اونپر اعتماد کرنا بتلائیے تو اونکو کس قسم کا سمجھا جاے اگر اثنا عشریہ کے دلمین یہ گذرے کہ اہل سنت
جو حضرات ائمہ سے روایت کرتے ہین اونمین ہمکو گمان تقیۂ ائمہ کا ہی واقعی وہی ہین جو بیان امامیہ کا ہی اسکے جواب مین
ہم کہتے ہین کہ اول تو ثبوت تقیۂ امامونکا ابھی تک مقام امتحان مین ہی کسواسطے کہ تقیہ امامونکا سوا ان لوگون کے
کسی نے روایت نہین کیا ہی پس انھین کی روایتون پر انھین کی روایتون کی توجیہ کا کچھ لطف نہین عقلمند خوب
جانتے ہین دوسرے یہ کہ تقیے کو کس وجہ سے ترجیح دیجاے یا امامونکا تقیہ انکے ساتھ تھا یا اہل سنت کے ساتھ اگر
ترجیح تقیے کی بھی انھین کی روایت سے ہی تو وہی آش در کاسہ ہی اور جو دوسری دلیل کے ساتھ ہی تو بیان کرنا
چاہیے چونکہ یہ مقام تقریبی ہی زیادہ اس سے طول دینا مناسب نہ جانکر اصل مقصد کے بیان مین رجوع کیجاتی ہی
جاننا چاہیے کہ یہ دو عقیدے جو مذکور ہوے انسے بہت شاخین نکلتی ہین کہ ہر شاخ مخالف ثقلین کے ہی اونمین سے
یہ کہ اِنَّہٗ تَعَالٰی لَیْسَ بِمُرَکَّبٍ فَھُمْ قَالُوْا یَتَرَکَّبُ ذَاتُہٗ تَعَالٰی مِنْ اَجْزَاءٍ مَقَادِیْرِہٖ فِی الْخَارِجِ کَالرَّاسِ

وَالْیَدِ وَالرِّجْلِ وَالطُّوْلِ وَالْعَرْضِ وَالْعُمْقِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ لَا یُوْصَفُ بِشَیْءٍ مِّنَ الْاَجْزَاءِ وَلَا بِالْجَوَارِحِ وَالْاَعْضَاءِ وَلَا بِعَرَضٍ مِّنَ الْاَعْرَاضِ وَلَا بِالتَّجْزِیَۃِ وَلَا بِالتَّبْعِیْضِ وَلَا یُقَالُ لَہٗ حَدٌّ وَّلَا نِہَایَۃٌ وَّلَا انْقِطَاعٌ وَّغَایَۃٌ کَذَا فِیْ نَہْجِ الْبَلَاغَۃِ وَرَوَی الْکُلَیْنِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ وَصَفْتُ لِاَبِیْ اِبْرَاہِیْمَ قَوْلَ ہِشَامِ الْجَوَالِیْقِیِّ اَنَّہٗ صُوْرَۃٌ وَحَکَیْتُ قَوْلَ ہِشَامِ بْنِ الْحَکَمِ اَنَّہٗ جِسْمٌ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُشْبِہُہٗ شَیْءٌ اَیُّ فُحْشٍ وَّخَنَاءٍ اَعْظَمُ مِنْ قَوْلِ مَنْ یَّصِفُ خَالِقَ الْاَشْیَاءِ بِجِسْمٍ اَوْ صُوْرَۃٍ اَوْ بِخِلْقَۃٍ وَّتَحْدِیْدٍ وَّاَعْضَاءٍ یعنی بیشک اللہ تعالی مرکب نہین ہی اور وہ کہتے ہین کہ مرکب ہی ذات برتر اوسکی اجزاسے ایسے جو اندازہ کیے گئے ہین خارج مین جیسے سر اور ہاتھ اور پانون اور لنبائی اور چوڑائی اور گہرائی اور تحقیق روایت کیگئی امیرالمومنین علیہ السلام سے بیشک حال یہ ہی کہ فرمایا اونھون نے کہ نہین وصف کیا جاتا وہ کسی چیز کے ساتھ اجزا سے اور نہ ساتھ جوارح اور اعضا کے نہ کسی عرض کے ساتھ اعراض سے نہ جز ہونے کے ساتھ نہ بعض کے ساتھ اور نہین کہا جاتا ہی کہ اوسکی واسطے حد ہی اور نہ نہایت ہی نہ انقطاع اور غایت ہی جیسے کہ نہج البلاغت مین یہ روایت موجود ہی اور روایت کی کلینی نے محمد بن حکم سے کہا کلینی نے کہ بیان کیا محمد بن حکم نے ابی ابراہیم سے قول ہشام جوالیقی کا کہ بیشک اللہ تعالی صورت ہی اور بیان کیا مین نے قول ہشام بن حکم کا کہ بیشک اللہ تعالی جسم ہی سو فرمایا ابی ابراہیم نے بیشک اللہ تعالی نہین مشابہ ہی کسی چیز کے کیسا فحش اور کیسی بے تہذیبی آئی ہی اوس قول سے جو بیان کرتا ہی کہ پیدا کرنیوالا اشیا کا جسم اور صورت ہی یا مخلوق اور محدود ہی اور اعضا ہی **عقیدہ چہاردہم** یہ کہ اللہ تعالی کسی چیز مین نزول نہین کرتا نہ کسی بدن مین گھستا ہی اور سارے شیعۂ غلاۃ قائل حلول کے ہین اامون کے بدن مین یہانتک کہ ابو مسلم مروزی صاحب دعوت کے بدنمین کہ اسکے رزامیہ قائل ہین اور طرفہ یہ کہ شیخ ابن مطہر حلی نے باوصف ان دانشمندیون کے قول حلول کو صوفیہ اہل سنت سے نسبت کیا ہی حال آنکہ صوفیہ حلولیونکو کافر ٹھہراتے ہین پس یہ انکی سمجھ کا نقصان ہی کہ اوس کلام کو نہین سمجھتے مسئلہ وحدت الوجود کا بڑا باریک و دقیق ہی اوسکو سمجھتے نہین حلول پر قیاس کر لیا ایسے ہی موقعون سے دقیقہ فہمی انکے علما کی معلوم ہوتی ہی اسیطرح اور مطالب پوشیدہ جو حضرات ائمہ رضکے کلام مین واقع ہوے ہین غلط فہمی سے نسخ اور تبدیل کرتے رہے ہین بعض فرقے غلاۃ کے جیسے بنانیہ نصیریہ اسحاقیہ بجاے حلول کے اتحاد کو استعمال کرتے ہین حال یہ کہ اتحاد مطلق باطل ہی اور بطلان اوسکا اجلا یعنی بزرگون سے ظاہر اور بدیہی ہی شیخ حلی جو بڑے دقیقہ فہم ہین قول باتحاد کو بھی سالکین اہل سنت کی طرف منسوب کرتے ہین حال آنکہ

مقصد سالکین کا اس اتحاد سے دو باتوں سے ایک بات ہے نہ اتحاد حقیقی اول حجیب ہٹ جانا اور مٹ جانا انانیت کا یعنی یہ سمجھنا کہ میں ہوں بندے کا نزدیک ظہور نور تجلی کے جیسے نور چراغ کی جو حالت قرب میں ظہور نور آفتاب کے ہوتی ہے اور عارض ہونا اس حالت کا اور ظہور نور تجلی کا قرآن مجید سے اور اقوال عترت سے خوب ظاہر ہے فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا فرمایا اللہ تعالی نے ہرگاہ کہ تجلی کی پروردگار اوسکی نے پہاڑ پر کر دیا اوسکو ڈھا کر برابر اور گر پڑے موسی بیہوش ہو کر قوله تعالی فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور فرمایا اللہ تعالی نے ہرگاہ کہ آیا وہ اوسکے پاس ندا کیا گیا یہ کہ برکت رکھتا ہے جو کوئی آگ میں ہے اور جو اوسکے آس پاس ہے اور پاک ہے ذات اللہ کی کہ صاحب سارے جہان کا ہے اور اقوال عترت طاہرہ سے قول حضرت صادق کا مخاطبہ میں ابو بصیر کے موافق روایت کلینی کے جو سابق گذرے اِنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَرَوْنَهٗ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَةِ اَلَسْتَ تَرَاهُ فِیْ وَقْتِكَ هٰذَا یعنی بیشک مومن دیکھتے ہیں اوسکو دنیا میں قبل روز قیامت سے کیا تو نہیں دیکھتا ہے اوسکو اس وقت میں اور اسبات کو شیخ ابن فارض مصری علیہ الرحمۃ نے اپنے ابیات میں واضح کیا ہے اور کہا ہے

ابیات
وَجَآءَ حَدِیْثٌ فِی اتِّحَادِیْ ثَابِتٌ ۔۔۔ رِوَایَتُهٗ فِی النَّقْلِ غَیْرُ ضَعِیْفَةٍ
یُشِیْرُ بِحُبِّ الْعَبْدِ بَعْدَ تَقَرُّبٍ ۔۔۔ اِلَیْهِ بِنَفْلٍ اَوْ اَدَاءِ فَرِیْضَةٍ
وَمَوْضِعُ تَنْبِیْهِ الْاِشَارَةِ وَاضِحٌ ۔۔۔ بِكُنْتُ لَهٗ سَمْعًا كَنُوْرِ الظَّهِیْرَةِ

ترجمہ آئی ہے حدیث میرے اتحاد میں کہ ثابت ہے روایت اوسکی نقل میں ضعیف نہیں ہے اشارہ کرتے ہیں طرف دوست رکھنے بندے کے بعد قرب ڈھونڈھنے کے طرف خدا کے بسبب عبادت نفل اور ادا کرنے فرض کے اور موقع تنبیہ کے اشارے ظاہر ہیں بدین لفظ کہ میں ہو جاتا ہوں اوس شخص کے واسطے گوش کہ واضح ہے مثل روشنی دوپہر کے اور وہ حدیث صحیح قدسی جسکا پہلے مصرع میں اشارہ ہے یہ ہے لَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِیْ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا یعنی ہمیشہ بندہ میرا تقرب ڈھونڈھے میرا ساتھ نفلوں کے یہانتک کہ دوست رکھوں میں اوسکو پھر جبکہ میں اوسکو دوست رکھونگا ہو جاونگا میں اوسکے وہ کان کہ سنیگا وہ ساتھ میرے اور بینائی کہ دیکھے گا وہ اوسکے ساتھ اور ایسے ہاتھ کہ حملہ کریگا وہ اونکے ساتھ اور ایسے پانون کہ چلے گا وہ اونکے ساتھ دوسرے یہ کہ آپکو آئینہ ذات حق کا جانتے اور اوسکے مظاہر سے ایک مظہر سمجھے اسطور پر کہ بعض احکام ظاہر کے مظہر سے منسوب ہوتے ہیں اور نیز بالعکس لیکن جہ وصف کہ نزاہت

ظاہر مین برائی پیدا کرنیوالا ہو چاہیے کہ مظہر سے ترقی نکرے اور جو وصف کہ عنوان مرتبۂ ظاہر کا ہو وہ مظہر مین
نزول نکرے اور یہ بات بھی قرآن مجید اور اقوال عترت سے خوب ظاہر ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے
مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جسنے اطاعت کی رسول کی سو تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور اِنَّ الَّذِيْنَ
يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ بیشک جو لوگ کہ بعیت کرتے ہین تیری نہین ہی بجز اسکے کہ بعیت کرتے ہین
اللہ کی خطبۃ الافتخار اور خطبۃ البیان حضرت امیر رض کے کتب امامیہ مین معروف و مشہور ہین اگر شیخ علی
ان معنی صحیحہ اتحاد سے انجان بنے جان بوجھ کے تو کچھ مضائقہ نہین کسواسطے کہ اور عقلاء شیعہ نے تو ان معانی کو
سمجھکر میزانون عقلیہ مین تول لیا ہی کلام خواجہ نصیر طوسی کا کہ شرح مقامات العارفین مین کتاب اشارات سے ہی
اور کلام صدر رازی شیرازی کا شواہد ربوبیت اور اسفار مین اور کلام ابن ابی جمہور اور دیگر متاخرین اس فرقے کے
دیکھنا چاہیے اور اگر یہ لوگ بھی معتبر نہین ہین کسواسطے کہ یہ مخلط یعنی گڈ بڈ ہین درمیان تصوف اور فلسفہ اور
شریعت کے تو کلام مقداد کا کہ پیشوا معتبر ہی انکا علوم دینیہ مین ہی اور شارح قواعد اور صاحب کنز العرفان فی
تفسیر احکام القرآن ہی اوسکو ہم نقل کرین قَالَ الْمِقْدَادُ فِيْ شَرْحِ الْفُصُوْلِ فِيْ عِلْمِ الْاُصُوْلِ فِيْ ذِكْرِ
الْاَحْوَالِ السَّانِحَةِ لِلسَّالِكِ الْمُرَادُ مِنَ الْاِتِّحَادِ هُوَ اَنْ لَّا يَنْظُرَ اِلَّا اِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّتَكَلَّفَ
وَيَقُوْلَ مَا عَدَاهُ قَائِمٌ بِهٖ فَيَكُوْنُ الْكُلُّ وَاحِدًا مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ صَارَ بَصِيْرًا بِنُوْرِ تَجَلِّيْهِ لَا يُبْصِرُ اِلَّا ذَاتَهٗ لَا
الرَّائِيَ وَلَا الْمَرْئِيَّ اِنْتَهٰى كَلَامُهٗ کہا مقداد نے شرح فصول مین بیچ شرح علم اصول کے اوس حال کے ذکر مین کہ پیش آتا ہی سالک کو
مراد اتحاد سے وہ ہی کہ نظر نکرے مگر اوسکی طرف بدون اسکے کہ اسکو بتکلف کرے اور کہے جو کچھ سوا اوسکے ہی
قائم اوس سے ہی پس ہوتا ہی ہر واحد اس سبب سے کہ بیشک وہ شخص ہوگیا بینا اوسکے نور تجلی سے کہ نہین
دیکھتا ہی مگر اوسکی ذات کو نہ کسی دیکھنے والے کو نہ دیکھے گئے کو تمام ہوا کلام اوسکا عقیدۂ پانزدہم یہ کہ حقتعالے
مین صفتین اعراض محسوسہ کی نہین ہین پس رنگ و بو اور مثل ان کیفیتون کے کچھ نہین رکھتا اور حکمیہ جو امامیہ سے
ہین مزہ اور رنگ اور ریح اور مجلس اوسکے واسطے ثابت کرتے ہین اور غلاۃ شیعہ جو قائل اسبات کے ہین
کہ اللہ تعالی نے ائمہ کے بدنون مین حلول کیا تھا یہ سب کیفیتین بھی اور اونکے ساتھ بھوک پیاس اور نعوظ
اور حاجت پیشاب پاخانہ کی بھی تجویز کرتے ہین وَقَدْ تَقَدَّمَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّهٗ قَالَ فَلَا يُوْصَفُ
بِعَرْضٍ مِّنَ الْاَعْرَاضِ تحقیق سابق گذرا امیر المومنین سے بیشک حال یہ کہ فرمایا اونھون نے اور نہین وصف
کیا جاتا ہی کسی عرض کے ساتھ اعراض سے عقیدۂ شانزدہم یہ کہ ذات پاک باریتعالی او تقدس کی

کسی چیز مین منعکس نہین ہوتی اور کسی پر اوسکا سایہ نہین پڑتا تمام غلاۃ اور شیعہ کہتے ہین کہ پانی اور آئینہ مین اوسکا سایہ پڑتا ہی اور منعکس ہوتا ہی مغیرہ عجلی نے کہ سرگروہ فرقہ مغیرہ کا ہی کہا ہی لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ تَکَلَّمَ بِاسْمِ الْاَعْظَمِ فَطَارَ فَوَقَعَ تَاجًا عَلٰی رَاْسِهٖ وَذٰلِکَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ثُمَّ کَتَبَ عَلٰی کَفِّهٖ اَعْمَالَ الْعِبَادِ فَغَضِبَ مِنَ الْمَعَاصِیْ فَعَرِقَ فَحَصَلَ مِنْ عَرَقِهٖ بَحْرَانِ اَحَدُهُمَا مِلْحٌ مُظْلِمٌ وَالْاٰخَرُ حُلْوٌ نَیِّرٌ ثُمَّ اطَّلَعَ فِی الْبَحْرِ النَّیِّرِ فَاَبْصَرَ فِیْهِ ظِلَّهٗ فَانْتَزَعَ بَعْضَ التَّسْنَا مِنْهُ فَخَلَقَ مِنْهُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَاَفْنٰی بَاقِی الظِّلِّ نَفْیًا لِلشَّرِیْکِ وَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ لِاٰخَرَ ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ مِنَ الْبَحْرَیْنِ فَالْکُفَّارُ مِنَ الْمُظْلِمِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّیِّرِ ترجمہ ہر گاہ کہ ارادہ کیا اللہ تعالی نے پیدا کرنے مخلوق کا اور تلفظ کیا اسم اعظم کے ساتھ پس وہ اوڑا پھر گرا اور اوسکے سر کا تاج ہوا اور یہی ہی قول اللہ تعالی کا تسبیح کر اپنے پروردگار کے نام کی کہ برتر ہی ایسا برتر کہ پیدا کیا اوسنے پھر برابر کیا پھر لکھے اپنے ہاتھ سے اعمال بندون کے پھر اونکے معاصی سے غصے ہوا پس عرقناک ہوا سو حاصل ہوے اوسکے عرق سے دو دریا ایک کھاری تاریک دوسرا شیرین روشن پھر نگاہ کی دریا روشن مین سو دیکھا اوسمین سایہ اپنا پھر نکالی اوسمین سے تھوڑی روشنی سو پیدا کیے اوس سے چاند اور سورج دونون اور دور کیا باقی سایہ کو واسطے دور کرنے شریک کے اور فرمایا لائق نہین ہی کہ موجود ہو دوسرا پھر پیدا کیا خلق کو دونون دریا سے سو کافر دہین اور مومن نورسے اور بطلان اس عقیدیکا خوب ظاہر ہی کسواسطے کہ منعکس ہونا اور واقع ہونا سایہ کا اجسام کثیفہ کے خواص سے ہی اور غلاۃ اسبات پر بھی بس نہین کرتے بلکہ لذت اور دکھ اور حسد اور بغض اور خوشی اور غم جمیع کیفیتونکے ساتھ موصوف کرتے ہین کسواسطے کہ اماموں کو آلہ کہتے ہین اور اماموں کی ان صفتون کے ساتھ موصوف ہونے مین کچھ کلام نہین بلکہ تمامی صفات حیوانی کھانا اور پینا اور سونا اور اونگھنا اور جمائی اور چھینک اور پیشاب اور پاخانہ اور مرد اور عورت ہونا اور جماع اور پیدا ہونا ان سبکے ساتھ وصف کرتے ہین اور مثل اور مشابہ اور مخلوقات کا جانتے ہین پس مخالفت اس عقیدے کی ثقلین سے نہایت ظاہر ہی قولہ تعالی لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ نہین پکڑتی اوسکو اونگھ اور نہ نیند وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ اور وہ کھلاتا ہی اور نہین کھاتا ہی وَکَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ یعنی عیسی اور مریم دونون کھانا کھاتے تھے وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ وَّلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا نہین ہی اوسکے جورو اور نہین پکڑا اوسنے بیٹا اور نہج البلاغت مین امیرالمومنین رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی اِنَّهٗ قَالَ لَمْ یَلِدْ فَیَکُوْنَ لِلْغَیْرِ مُشَارِکًا وَلَمْ یُوْلَدْ فَیَکُوْنَ مَوْرُوْثًا

هَا لِكَا لَا يُبْصِرُ يَعْنِي فَرَ يُحَدُّ بِأَيْنَ وَلَا يُوصَفُ بِأَزْوَاجٍ لَا يَخْلُقُ بِعِلَاجٍ بیشک حال یہ ہی کہ فرمایا اوسنے نہ
نہ کسی سے پیدا ہوا تو دوسرے کا شریک ہوا اور نہ کوئی اوس سے پیدا ہوا تا وارث چھوڑے اور آپ مرجائے
اور نہ آنکھ سے دیکھتا ہی اور نہ اندازہ کیا جاتا ہی کسی مکان سے اور نہ وصف کیا جاتا ہی زوجہ کے ساتھہ اور
نہ پیدا کرتا ہی ہاتھہ پانون سے وَقَالَ اَيْضًا جَلَّ عَنِ اتِّخَاذِ الْاَبْنَاءِ وَطَهُرَ عَنْ مُلَامَسَةِ النِّسَاءِ اور بھی کہا بزرگ تر
اختیار کرنے بیٹون سے اور پاک ہی نشان عورتون سے آور جملہ اثنا عشریہ سے خواجہ نصیر طوسی اور صاحب لیاقت
قائل ہوے ہین اسبات کے کہ اللہ تعالی مین صفت لذت عقلیہ کی ہی اور دستاویز انکے قیاس غائب پر شاہد
یعنی بیدیکھے چیز کو دیکھے ہوے پر قیاس کرلینا اور یہ بھی مخالف کتاب وعترہ کے ہی کتاب جیسا فرمایا خدای تعالی نے
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ نہین ہی مثل اوسکے کوئی چیز اور عترۃ جیسے روایت ہی امیر المومنین رض سے نہج البلاغت مین
اِنَّهُ قَالَ هُوَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَمْ يَبْلُغِ الْعُقُوْلُ تَحْدِيْدَهُ فَيَكُوْنَ مُشْتَبِهًا وَلَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ الْاَوْهَامُ فَيَكُوْنَ مُمَثَّلًا
بیشک شان یہ ہی کہ فرمایا امیر المومنین نے وہ اللہ بادشاہ ہی اور حق ہی اور ظاہر نہین پونہچتی ہین عقلین اوسکی
تحدید کو کہ ہو وہ مشتبہ اور نہین واقع ہوتے ہین اوسپر اوہام کہ ہو وہ ممثل آور بھی نہج البلاغت مین ہی
امیر المومنین علیہ السلام سے اِنَّهُ قَالَ مَا وَحَّدَهُ مَنْ كَيَّفَهُ وَلَا اِيَّاهُ عَنٰى مَنْ شَبَّهَهُ بیشک فرمایا اوسنے نہ
توحید حاصل ہی کی خدا کی اوسنے کہ کیفیت بیان کی اوسنے اوسکی اور نہ اوسکو مجھے تشبیہ ہی اور کلینی مین امام
موسی رضا سے ہی سُبْحَانَكَ كَيْفَ طَاوَعَتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ شَبَّهُوْكَ بِخَلْقِكَ یعنی پاک ہی تو کیونکر راضی ہوتے ہین
نفس اونکے اسبات پر کہ مشابہ کرتے ہین وہ تجکو تیری مخلوق سے اور اسمین ہی ابراہیم علیہ السلام سے اِنَّهُ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ بیشک شان یہ ہی کہ فرمایا اونھون نے تحقیق اللہ نہین مشابہ ہو سکتا ہی
کسی چیز سے عقیدۂ ہفتدہم یہ کہ اللہ تعالی کو بدا جائز نہین ہی کسواسطے کہ حاصل بدا کا وہ ہی کہ حق تعالے
ایک چیز کا ارادہ فرمائے مصلحت دوسری چیز مین ظاہر ہو کہ قبل اس سے ظاہر نتھی پس ارادۂ اول کو فسخ کرے
اور دوسرے کا ارادہ کرے اسبات سے لازم آتا ہی کہ وہ تعالی نا عاقبت اندیش ہی اور انجام کام انکو نہین جانتا
تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا بہتر ہی اللہ ان سب باتون سے بڑی برتری والا زراریہ اور سالمیہ اور بدائیہ
اور اور گروہ امامیہ سے جیسے مالک جہنی اور دارم بن حکم اور ریان بن صلت اور سوا انکے بدا تجویز کرتے ہین
اور اوسکی حضرات ائمہ سے روایت کرتے ہین فِي الْكُلَيْنِيِّ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَحَدِهِمَا قَالَ مَا عُبِدَ اللّٰهُ
بِمِثْلِ الْبَدَاءِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَا عُظِّمَ اللّٰهُ بِمِثْلِ الْبَدَاءِ وَعَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ

قال سمعت الرضا یقول ما بعث اللہ نبیا قط الا بتحریم الخمر وان یقر لہ بالبداء یعنی کلینی مین ہی زرارہ بن
اعین سے کہا نہین ہی نزدیک اللہ کے مثل بدا کے اور ہشام بن سالم سے ابی عبداللہ سے نہین بزرگ جانا ہی
اللہ نے مثل بدا کے اور ریان بن صلت سے کہا سنا مین نے امام رضاؑ سے فرماتے تھے نہین پیدا کیا ہی اللہ تعالی نے
نبیون کو ہرگز مگر واسطے حرام ٹھہرانے شراب کے اور حالت روایت زرارہ اور ہشام بن سالم کے معلوم کہ ہونے
جسم وصورت خدا کو بھی اامون سے روایت کیا ہی جو کہ تحقیق بدا کیوقت اکثر شیعہ اثنا عشریہ اسطور پر تقریر
کلام کی کرتے ہین کہ نسخ کیطرف رجوع ہوتے ہین یعنی جو احکام کہ منسوخ ہوے ہین اونہین ملاتے ہین کہ جگہ
طعن وتشنیع کی نہ ہے ناچار رسالہ اعلام الہدی فی تحقیق البدا سے چند روایتین متعلقات اس مقام سے
لائی جاتی ہین اور کہا جاتا ہی یقال لہ بدا لہ اذا ظہر لہ رای یخالف الرای الاول کہا جاتا ہی بدا واسطے
اوسکے جس وقت کہ ظاہر ہوئی اوسکو کوئی راے مخالف راے اول کے وھو الذی حققہ الشیخ فی
العدۃ وابو الفتح الکراجکی فی کنز الفوائد والذی حققہ المرتضی فی الذریعۃ ویشعر بہ کلام
الطبرسی ان معنی قولنا بدا لہ تعالی انہ ظہر لہ من الامر ما لم یکن ظاہرا الی آخر ما نقل اور وہ چیز کہ ثابت کیا اوسکو شیخ نے
عدہ مین اور ابو الفتح کراجکی نے کنز الفوائد مین اور وہ چیز کہ ثابت کیا اوسکو مرتضے نے کتاب ذریعہ مین
اور خبر دیتا ہی اوسکے ساتھ کلام طبرسی کا اسبات پر کہ ہم جو کہتے ہین بدا لہ تعالی اسکے معنی یہ ہین کہ ظاہر
ہوتی ہی اوسکو کام سے کوئی چیز کہ ظاہر نتھی آخر اوسبات تک جو نقل کی اونے پھر صاحب رسالہ اعلام الہدی کا کہتا ہی
والحاصل ان علمہ سبحانہ بالحوادث علی ما دل علیہ بعض الاحادیث والآیۃ المذکورۃ ونظائرہا
وصرح بہ المرتضی والطبرسی والمقداد قدس اللہ ارواحہم اور حاصل یہ کہ بیشک علم اوسکا کہ پاک ہی وہ
ساتھ حوادث کے اسطور پر ہی کہ دلالت کرتی ہین اوسپر بعض حدیثین اور آیتین مذکورہ اور نظیرین اونکی اور
تصریح کی جسکے ساتھ مرتضی اور طبرسی اور مقداد نے پاک کرے اللہ روحین اونکی پھر بعد تفصیل انواع بدا کے
کہتا ہی منہا تحویل الانثی ذکرا کما رواہ فی الکافی عن الحسن بن جہم عن الرضا علیہ السلام
فی باب بدء خلق الانسان من کتاب العقیقۃ منجملہ اوسکے ہو جانا عورت کا مرد ہی جیسے کہ روایت کی اوسکو کافی مین حسن
بن جہم نے اور اوسنے امام رضا علیہ السلام سے مقدمہ بدا مین پیدائش انسان سے کتاب عقیقہ مین پھر کہتا ہی
والثانی البداء فی الاخبار وصرح الطبرسی بمنعہ وما روی فی الکافی وامالی الصدوق عن
امیر المؤمنین من قولہ لولا آیۃ فی کتاب اللہ تعالی لاخبرتکم بما یکون الی یوم القیامۃ یرید

بالاٰیۃ قولہ تعالیٰ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و ما رواہ علی بن ابراھیم فی تفسیر قولہ تعالیٰ الٓمّٓ غلبت
الروم و ما رواہ الصدوق فی عیون اخبار الرضا علیہ السلام اخبرنی ابی عن آبائہ علیھم
السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل اوحی الی نبی من انبیائہ الخ ما
رواہ صاحب الکافی فی باب ان الصدقۃ تدفع البلاء من کتاب الزکوٰۃ فی قصۃ الیھودی و ما رواہ
فی الامالی فی المجلس الخامس و السبعین من قصۃ مرور عیسیٰ علیہ السلام بقوم مجلبین و ما رواہ الراوندی
فی قصص الانبیاء فی اخبار بنی اسرائیل عن الصادق علیہ السلام ان ورشانا کان یفرخ فی شجرۃ و کان رجل
یاتیہ اذا ادرک الفرخان فیاخذ الفرخین فشکی ذلک الورشان الی اللہ تعالیٰ فقال سأکفیکہ قال فافرخ الورشان
و جاء الرجل و معہ رغیفان فصعد الشجرۃ و عرض لہ سائل فاعطاہ احد الرغیفین ثم صعد فاخذ الفرخین
فسلمہ اللہ تعالیٰ لما تصدق تدل باجمعہا علی وقوع البداء فی الاخبار ترجمہ سکا دوسرا بدا فی الاخبار ہی اور تصریح کی طبرسی نے
اوسکے منع سے اور جو کچھ کہ روایت کی کافی اور امالی مین صدوق نے امیرالمومنین سے اونکے فرمانے کے موافق کہ اگر
نہوتی آیت کتاب اللہ مین ضرور خبر دیتا مین تمکو اوس بات کی جو ہوتی قیامت تک آور ارادہ اوس آیت سے اس
آیت کا ہی جسکا ترجمہ یہہ ہی مٹا دیتا ہی اللہ جو کچھ چاہتا ہی اور جو چاہتا ہی ثابت رکھتا ہی آور جو کچھ روایت کی
علی بن ابراہیم نے الم غلبت الروم کی تفسیر مین آور جو کچھ روایت کی صدوق نے عیون اخبار مین امام رضا سے
کہ فرمایا اونھون نے خبر دی مجکو میرے باپ نے اپنے باپ دادا علیہ السلام سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیشک اللہ تعالے وحی کرتا ہی طرف کسی نبی کے اپنے نبیون سے الخ جو کچھ روایت کی صاحب کافی نے
اس حدیث کے مقدمے مین کہ بیشک صدقہ دفع کرتا ہی بلا کو کتاب زکوٰۃ سے قصہ یہودی مین اور جو کچھ روایت کی
امالی مین مجلس پچہتروین مین قصہ مرور عیسیٰ علیہ السلام سے قوم مجلبین کے ساتھ اور جو کچھ کہ روایت کیا اوسکو راوندی نے
قصص الانبیا مین اخبار بنی اسرائیل مین صادق علیہ السلام سے بیشک ایک مرغ تھا کہ بچے دیتا تھا ایک درخت پر
اور ایک شخص تھا کہ اوس درخت کے پاس آتا تھا جب بچے جوان ہوتے تھے تو اونکو پکڑ لیجاتا تھا یعنی دونون بچے
سو شکایت کی اوس مرغ نے خداے تعالے کے حضور مین فرمایا کہ جلدی کفایت کرونگا مین تجکو کہا پھر جوڑے تھے
اور مرغ اور وہی شخص پھر آیا اور اوسکے پاس دو روٹیان تھین سو چڑھا درخت پر اسمین ایک سائل اوسکے سامنے
آگیا اوسمین سے ایک روٹی اوسکو دیدی پھر چڑھا درخت پر اور پکڑ لیے بچے تس سلامت رکھا اوسکو اللہ تعالیٰ نے
اس سبب کہ اوسنے صدقہ دیا تھا سب دلالت کرتی ہین یہ سب روایتین بدا در اخبار پر آور یہہ بھی جاننا چاہیے

کہ متاخرین امامیہ نے بدا کی برائی دیکھکے قول بدا کو علم مخزون الہی سے تخصیص کی ہی اور کہا ہی وعلم الذی
القاه الله الی الملائکة ثم الی اهل البیت فلا بداء فیه وما کان الله لیکذب اولیاءه یعنی علم وہ علم
کہ ڈالا اوسکو اللہ تعالی نے طرف ملائکہ کے پھر طرف اہل بیت کے اوسمین کچھ بدا نہین ہی اور نہین ہی واللہ کہ جھوٹ
بنادے اپنے دوستون کو اور صاحب رسالہ علم الہدی کا کہ انمین بڑا محقق ہی یعنی نظام الدین گیلانی اس تخصیص مین
انکو جھوٹا بتاتا ہی اور کہتا ہی لا یخفی علیک ان ما نقلناه عن امیر المؤمنین علیه السلام من قوله لولا آیة الخ
وما نقلناه من الکافی فی قصة الیهودی وعن الامالی فی قصة عیسی علیه السلام وما رواه ایضا صاحب الکافی
فی کتاب النکاح فی باب اللواطة فی تضاعیف حدیث رواه بالاسناد عن ابی جعفر وهذا موضع الحاجة منه
قال لهم لوط یا رسل ربی فما امرکم ربی فیهم قالوا امرنا ان ناخذهم بالسحر قال فلی الیکم حاجة قالوا وما
حاجتک قال تاخذهم الساعة فانی اخاف ان یبدو لربی فیهم الخ ترجمہ نہین پوشیدہ ہی تجھپر بیشک جو کچھ نقل کیا
اوسکو ہمنے امیر المومنین علیہ السلام سے اونکے قول لولا آیة سے آخر تک اور جو کچھ کہ نقل کیا ہمنے اوسکو کافی سے
قصہ یہودی مین اور امالی سے قصہ عیسی علیہ السلام مین اور وہ چیز کہ روایت کیا اوسکو صاحب کافی نے بھی
کتاب نکاح باب لواطت مین درمیان اوس حدیث کے کہ روایت کی اوسنے باسناد ابی جعفر کے کہ ان موقع مین
ضرورت اوسکے بیان کی ہی اور وہ یہ ہی کہا فرشتون سے حضرت لوط نے ای رسولون میرے پروردگار کے
کیا حکم دیا ہی تمکو میرے پروردگار نے ان لوگون کے معاملے مین کہا فرشتون نے کہ حکم دیا ہی ہمکو اس بات کا
کہ پکڑین ہم انکو صبح کیوقت کہا لوط نے میری تمسے ایک حاجت ہی فرشتون نے پوچھا کیا حاجت ہی لوط نے کہا
انکو اسیوقت پکڑو مین ڈرتا ہون ایسا نہو اللہ تعالی کو انکے حقمین بدا ہو وایضا ما رواه صاحب الکافی
فی باب بدء خلق الانسان من کتاب العقیقة ان الله تعالی یقول للملکین الخلاقین اکتبا علیه
قضائی وقدری ونافذ امری واشترطا لی البداء فیما تکتبان ترجمہ اور بھی وہ حدیث کہ روایت کیا
اوسکو صاحب کافی نے مقدمہ بدا پیدائش انسان مین کتاب عقیقہ سے بیشک اللہ تعالی فرماتا ہی اون
دونون فرشتون سے جو بناتے ہین انسان کو لکھو تم اسپر میرا حکم اور میری تقدیر اور حکم جاری میرا اور شرط اوسمین
میرے واسطے بدا کی جو کچھ تم لکھتے ہو وما رواه الصدوق بالاسناد عن الحسن بن محمد بن ابی طلحة قال
قلت للرضا علیه السلام اتاتی الرسل عن الله بشیء ثم تاتی بخلافه قال نعم ان شئت حدثتک وان شئت اتیتک
به من کتاب الله تعالی ادخلوا الارض المقدسة التی کتب الله لکم الآیة فما دخلوها ودخل ابناء ابنائهم

وَقَالَ عِمْرَانُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَّهَبَ لِیْ غُلَامًا فِیْ سَنَتِیْ هٰذِهٖ وَشَهْرِیْ هٰذَا ثُمَّ غَابَ فَوَلَدَتِ
امْرَأَتُهٗ مَرْیَمَ عَلَیْهَا السَّلَامُ مُنَافٍ لِذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ اَكْذَبَ فِیْهَا النَّبِیَّ وَعِیْسٰی
عَلَیْهِ السَّلَامُ وَشَرَحَ عَلَی الْمَلَائِكَةِ الْبَدَاءَ ترجمہ اور وہ چیز کہ روایت کیا اوسکو صدوق نے حسن بن
محمد بن ابی طلحہ کے اسناد سے کہا اوسنے کہ کہا مین نے امام رضا علیہ السلام سے کہ آتا ہی میرے پاس رسول اللہ کا
ایک چیز کے ساتھ پھر آتا ہی برخلاف وسکے فرمایا ایسا ہی ہی اگر تو چاہے تو اسمعاملے مین کوئی حدیث تجکو سناؤن
اور اگر چاہے تو کوئی آیت تیرے سامنے لاؤن اللہ تعالی کی کتاب سے اور وہ یہ کہ فرمایا خدائے تعالے نے
بنی اسرائیل سے داخل ہو ارض مقدسہ مین کہ وہ خدائے تعالے نے تمھارے نام پر لکھی ہی سو داخل نہوے
وہ وہان اور داخل ہوے انکے بیٹون کے بیٹے اور کہا عمران نے بیشک اللہ تعالی نے مجھسے وعدہ کیا ہی
بیٹا عطا فرمانیکا اسی سال اور اسی مہینے مین پھر غائب ہو گیا اور جنا اونکی عورت نے مریم علیہا السلام کو
یہ سب خلاف اسکے ہین اسواسطے اللہ تعالی نے جھوٹا بنایا اس قصے مین نبی اور عیسی علیہ السلام کو اور
شرح کیا فرشتون پر بدا حاصل کلام تمام روایتون شیعہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ بدا کے تین معنی ہین بدا در علم وَهُوَ
اَنْ یَّظْهَرَ لَهٗ خِلَافُ مَا عَلِمَ اور وہ یہ کہ ظاہر ہو خلاف اوس چیز کے جو جانی اوسنے اور بدا در ارادہ
وَهُوَ اَنْ یَّظْهَرَ لَهٗ صَوَابٌ عَلٰی خِلَافِ مَا اَرَادَ اور وہ یہ ہی کہ ظاہر ہوا وسکو صواب برخلاف اوس چیز
کہ ارادہ کیا اوسنے اور بدا در امر وَهُوَ اَنْ یَّاْمُرَ بِشَیْءٍ ثُمَّ یَاْمُرَ بِشَیْءٍ بَعْدَهٗ بِخِلَافِ ذٰلِكَ اور وہ یہ کہ حکم کرے
کسی چیز کا پھر حکم کرے کسی چیز کا بعد اوسکے بخلاف اس چیز کے اور تینون معنی پر یہ فرقہ خدا پر بدا جائز کرتے ہین
اور پچھلے معنی جو مشتبہ بہ نسخ ہین انکی نسبت اہل سنت سے کر کے کہتے ہین کہ انھون نے بدا جائز رکھا ہی پہلے معنی کو
شیعہ اپنے عرف مین بدا در اخبار کہتے ہین دوسرے کو بدا در تکوین تیسرے کو بدا در تکلیف اور یہان ایک دقیقہ ہی
نہایت باریک اور وہ یہ ہی کہ بدا در تکلیف کو اکثر اہل سنت جائز نہین رکھتے کہ وہ معنی مغائر نسخ کے ہین اب
تحقیق اس مقال کی یہ ہی کہ جب ایسی شرطین جمع ہون کہ جنسے نسخ ممتنع ہو تو بالاتفاق شیعہ اور سنی کے نسخ جائز
نہین ہوتا اور وہ شرطین اہل سنت کے نزدیک چار ہین اتحاد الفعل اور اتحاد الوجہ اور اتحاد الوقت اور اتحاد
المکلف اور جو کچھ کہ مجوزین اس نسخ نے قصہ ذبح اسماعیل علیہ السلام کو دستاویز ٹھہرایا ہی تبدیل سے مینڈھیکی مردود ہی
اسواسطے کہ یہان نسخ نتھا بلکہ اِقَامَةُ الْبَدَلِ عِنْدَ الْعَجْزِ عَنِ الْاَصْلِ واقع ہوا یعنی قائم کرنا بدل کا
وقت عجز کے اصل سے اسواسطے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو کچھ انکا مقدور تھا چھری چلانے اور تھام پانون

باندھنے سے سب کچھ عمل مین لائے لیکن جو کہ بطور خرق عادت صلابت جلد اسماعیل علیہ السلام مین پیدا ہوئی تھی
کاٹنے حلقوم اور رگون گردن سے عاجز ہوے حق تعالی نے عجز اونکا دیکھکے بدل اسماعیل علیہ السلام کے
مینڈھا بھیجا اور اس با قامۃ البدل مقام اصل کو نسخ نہین کہہ سکتے ہین جیسے تیمم وضو کے بدل مین نسخ وضو کا
نہین ہی ایسے ہی نسخ پچاس وقت نماز کا شب معراج مین کہ اونکا خطاب محض پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تھا
اور امت کو ابتک خبر نہین پھر تکلیف انکے حق مین اونکی بیشک ثابت نہتی لیکن شیعون کے محققون نے ایک شرط
اور بڑھائی ہی اور با وصف جمع ہونے چارون شرطون کے نسخ کو جائز گنتے ہین اور یہی ہین معنی بدا در تکلیف کے
کَمَا قَالَ صَاحِبُ عَلَمِ الْهُدٰى وَنَحْنُ نَقُوْلُ الْبَدَاءُ فِي التَّكْلِيْفِ اِنَّمَا يَمْتَنِعُ اِذَا اجْتَمَعَ مَعَ الشُّرُوْطِ الْاَرْبَعَةِ
الْمَذْكُوْرَةِ شَرْطٌ خَامِسٌ وَهُوَ اَنْ يَكُوْنَ حُسْنُ التَّكْلِيْفِ وَالْاَمْرِ مُسَبَّبًا عَنْ مَصْلِحَةٍ عَائِدَةٍ اِلَى الْمَامُوْرِ
بِهٖ وَاَمَّا اِذَا كَانَ حُسْنُ الْاَمْرِ لِمَصْلِحَةٍ عَائِدَةٍ اِلَى الْاَمْرِ نَفْسِهٖ فَلَا يَمْتَنِعُ الْبَدَاءُ فَالْمُرَادُ بِالْبَدَاءِ الْمُجَوَّزِ عِنْدَنَا
مَا اجْتَمَعَ فِيْهِ الْاَرْبَعَةُ دُوْنَ الْخَامِسِ وَكَوْنُ اِطْلَاقِ الْبَدَاءِ عَلَيْهِ مَجَازًا لَا وَقْعَ لَهٗ بَعْدَ النُّصُوْصِ الْمُتَوَاتِرَةِ
عَنِ الْعِتْرَةِ الطَّاهِرَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاِذَا اجْتَمَعَتِ الشَّرَائِطُ الْخَمْسَةُ فَلَا رَيْبَ فِي امْتِنَاعِ الْبَدَاءِ لِمَا نَقَلْنَاهُ عَنِ
الشَّهِيْدِ انتہی ترجمہ کہا علم الہدی والے نے ہم کہتے ہین بدا تکلیف مین ممتنع ہی جبکہ جمع ہو چار شرطون مذکور کے ساتھہ پانچوین
شرط جو مذکور ہوی اور وہ یہ ہی کہ خوبی ہو تکلیف مین اور حکم پیدا کرنیوالا اوس مصلحت سے کہ راجع ہی طرف
اس شخص محکوم بہ کے لیکن جب خوبی ہو حکم کی اوس مصلحت کیواسطے کہ جمع ہی طرف خود حکم کنندہ کی پس
ممتنع نہین ہی بدا پس مراد اوس بدا سے کہ جائز ہی ہمارے نزدیک یہ ہی کہ جمع ہون اوسمین چار شرطین سوا ے
شرط پنجم کے اور رہا اطلاق بدا کا اوسپر مجازا اور کچھہ قدر نہین ہی اسبات کی بعد نصوص متواترہ عترت
طاہرہ علیہم السلام کے اور جبکہ جمع ہون پانچون شرطین تو کچھہ شبہ نہین ہی امتناع بدا مین جیسا کہ نقل کیا
ہمنے اوسکو شہید سے انتہی اب یہانسے معلوم ہوا کہ بدا در تکلیف کو بدا در ارادت لازم ہی کسواسطے
کہ اگر کوئی مصلحت ہی تازہ کہ ارادہ نکیگئی ہو کسی امر کو پھر بدا در تکلیف کیسے ہوگا اور بدا در ارادہ کو بدا در علم
لازم ہی کسواسطے کہ ارادہ خلاف معلوم کے محال ہی پس جبتک کہ علم مین تغیر نہوگا ارادے مین کسطرح ہوگا
پس امامیہ دو معنی کو کہ بدا در تکلیف و بدا در ارادہ ہی مسلم رکھتے ہین اور معنی اول سے کہ بدا در علم ہی انکار
کرتے ہین کہ ٹھیک نہین ہوتا اور آگے کو نہین چلتا اور بھی معلوم ہوا کہ تمسک انکا اثبات بدا مین مع نسخ
حکم کے اسطور پر کہ تبدیل حکم اول کا ساتھہ حکم ثانی کے یا بسبب کسی مصلحت کے ہی کہ ظاہر ہوئی اور پہلے

ظاہر تھی یا تھی اول صورت مین مدعا حاصل ہی دوسری صورت مین لزوم عبث بر بوریج کسواسطے کہ
نسخ مین تبدیل مصالح مکلفین کی ہی موافق اوقات کے نہ ظہور مصلحت غیر ظاہرہ کا حضرت حق سبحانہ تعا
برآور تغیر اور تبدیل حکم کا محض نسبت ہمارے ہی جو مقید نہان خانہ نادانی کے ہین اور نہین تو خداے تعالے کے
نزدیک ہر حکم کی ایک میعاد اور ایک وقت ہی کہ وہ اوس میعاد اور وقت تک باقی ہی وَیَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَ یُثْبِتُ
اس آیت کے محو و اثبات سے مراد محو گناہ اور اثبات توبہ ہی اعمال کی کتابون مین یا مراد محو فاسد ہی اور اثبات
ہونیوالی چیزونکا صحف ملائکہ مین نہ محو و اثبات اپنے علم مین بدین دلیل کہ آخر آیت مین فرمایا ہی وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ
یعنی اوسکے پاس ہی جز کتاب کی اور جو حدیثین کہ اسمقدمے مین امامون سے روایت کرتے ہین سب بنائی ہوئی
اور دل کی جوڑی ہوی ہین راوی اونکے سخت جھوٹے بات بنانے والے ہین ایسونکی باتین مقابل دلائل
قطعی عقلی کے کیونکر سننا چاہیین علی الخصوص کہ نصوص صریح متواتر امامون سے بھی ثبوت اسبات کا
کرتے ہین کہ اللہ تعالی کا علم محیط ہی اور کوئی چیز جملہ چیزون سے ایسی نہین جسکو قبل ہونے سے اور بعد ہونیکے
برابر نہ جانتا ہو چنانچہ سابق بھی ذکر اسکا گذرا اور طرفہ یہ کہ شیخ صدوق انکا اپنی کتاب التوحید مین اس آیت کے
وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ اس مطلب پر استدلال کرتا ہی یعنی ظاہر ہوی واسطے اونکے وہ چیز
کہ نہین جانتے تھے وہ ایسے موقعون سے خوش فہمی انکے بڑے بڑے علما کی ظاہر ہوتی ہی کہ ہر گاہ کتاب اللہ مین
کہ تن تنہا مخدوم سارے مخلوق کی ہی اس قسم کی غلط فہمیان انکی ہین امامون کے کلام مین کہ متعدد ہین اور خاصکر
کیسون اور صندوق مین انکے بند کہ کسیکو نہین دکھاتے کیا کرینگے اور اگر اس مقام پر کسیکے دل مین گذرے کہ یہ سب
روایتین شیعہ کے امامون سے نقل کین ہین موافق اوسکے صحیح بخاری مین بھی حدیث اقرع اور ابرص اور
اعمی مین لائے ہین کہ بَدَا لِلّٰهِ اَنْ يَبْتَلِيَهُمْ اسکو اہل سنت کس چیز پر قیاس کرتے ہین اسکے جواب مین ہم کہینگے
کہ اگر یہ لفظ محفوظ ہین صحیح بخاری مین اور اہل سنت کے نزدیک بھی یہ روایتین صحیح ہین تو محمول ہین معنی مجازیہ
کسواسطے کہ افعال خداے تعالی کے عالم مین دو قسم ہین ایک قسم وہ ہی کہ سبب دنیا کے ہر طرف سے اونکے ہونے کا
اقتضا کرتے ہین دوسری قسم وہ سبب اوسکے ہونیکے ثابت نہین ہوے بلکہ موانع موجود ہین پس قسم ثانی مین
لفظ بدا استعمال فرمایا ہی بنا بر استعارہ اور تشبیہ کے گویا یہ حالت شبیہ بحالت بدا ہی اور اسی ایک لفظ مین یہ مجاز
وارد نہین ہوا صدہا لفظ احادیث و آثار مین موجود ہین کہ محمول اس قسم مجازات پر ہی مثلاً امتحان اور ابتلا اور
ضحک اور تردد کہ معنی حقیقی اونکے قطعاً مراد نہین ہین اور تمام آیتین صفاتی مثل وجہ اور یدین اور اصابع

اور ہمین اور سوا اسکے انہین معانی مجازیہ پر محمول ہین اور بعض آثار مین اماموں نے بدا استعمال کیا ہی نسبت بعض
بندگان حال آنکہ فی الحقیقۃ بدا نہین ہی جیسے قصہ عمران کا کہ واسطے نذر اپنی زوجہ کے کہ جو کچھ اپنے پیٹ مین
تھا اوسکو اونھون نے محرر کیا تھا لفظ وَعَدَنِی رَبِّی غُلَامًا کہا اور ایسی آیت بِمَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ مین مراد
خلافت بنی اسرائیل سے ہی نہ حاضران سے فقط اور خطاب ملکین مین وَاشْتَرَطَا الْبَدَاءَ بِہٖ نسبت علم ملکین کے
اور ایسا ہی لفظ سَاَکْفِیْکَ مین کوئی وقت معین نہین فرمایا ہی بلکہ وعدہ کفایت کا تھا کہ اسمین ایکدفعہ
اور بھی اوسکو دستیاب ہوا جیسے پیغمبر کو خواب مین دکھلایا کہ مسجد حرام مین داخل ہونگے اور آنحضرت صلعم اور صحابہ رضی اللہ عنہم
نے فرمایا کہ امسال داخل ہونگے حال آنکہ یہ ارادہ کیا ہوا نتھا اسیطرح شان مین بندون کے لفظ ساکفیک سے
عجلت سمجھی ہو تو کیا عجب پس اوسکے علم مین بدا ہوا نہ واقع اور نفس الامر مین اور علیٰ ہذا القیاس دوروایتون مین
بھی تامل سے معلوم ہو سکتا ہی کہ مراد کیا ہی **عقیدہ سیزدہم** یہ کہ حق تعالیٰ اپنے بندون مین کسی کے کفر اور
ضلالت پر خوش نہین ہوتا ہی قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَلَا یَرْضیٰ لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ نہین راضی ہوتا ہی بندون سے کفر مین
اثنا عشریہ کہتے ہین کہ سواے شیعہ کے اورونکی ضلالت و گمراہی پر حقتعالیٰ راضی ہی اور حضرات ائمہ بھی
انکی گمراہی پر خوش ہین رَوَی صَاحِبُ الْمَحَاسِنِ عَنِ الْاِمَامِ مُوْسیٰ الْکَاظِمِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ
لِاَصْحَابِہٖ لَا تُعَلِّمُوْا ہٰذَا الْخَلْقَ اُصُوْلَ دِیْنِہِمْ وَارْضُوْا لَہُمْ مَا رَضِیَ اللّٰهُ لَہُمْ مِنَ الضَّلَالِ روایت کی
محاسن والے نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بیشک حال یہ ہی کہ فرمایا اونھون نے اپنے یارون سے مت سکھاؤ تم اس
مخلوق کو اصول اپنے دین کے اور پسند کرو واسطے اونکے اوس چیز سے کہ پسند کی ہی اللہ تعالیٰ نے اونکے واسطے
یعنی گمراہی اگر یہ روایت صحیح ہی تو اہل سنت کے ایک بڑی بشارت ہاتھ آتی ہی کہ موافق مرضی خدا کے زندگی
کرتے ہین الحمد للہ علیٰ ذالک رضامندی خداے تعالیٰ کی کہ نہایت متمنی اہل دین کے ہی بگواہی حضرات ائمہ کے
انکو حاصل ہی لیکن علماے شیعہ کو چاہیے کہ اس روایت کو جھوٹا ٹھہرائین جیسے کہ روایت تجسیم اور صورت کو
جھوٹا ٹھہرایا ہی اسواسطے کہ مخالف انکے دلائل قطعی اور اصول شرعی کے ہی اور غرض امامت کی خلاف اور
وجوب اصلح اور لطف کے منافی اور کھودنے والے بنیاد انکے قاعدہ مقررہ کے کہ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَا یُرِیْدُ الشُّرُوْرَ
وَالْقَبَائِحَ وَالْکُفْرَ وَالْمَعَاصِیَ بیشک اللہ تعالیٰ نہین ارادہ کرتا ہی بدیون اور برائیون اور کفر اور گناہونکا
عقیدہ نوزدہم یہ کہ حقتعالیٰ کے ذمّے کوئی چیز واجب نہین ہی چنانچہ یہی مذہب اہل سنت کا ہی اور تمام
شیعہ متفق اللفظ ہین کہ بہت چیزین موافق حکم عقل کے ذمّے خداے تعالیٰ کے واجب ہین پس عقل فریک غالب

کارخانۂ خدائی کے ہی اور خدا حکم عقل کا محکوم ہی تعالی اللّٰہ عن ذالک علوًا کبیرًا برتر ہی اللہ اس سے بڑی برتری اور یہ نہین سمجھتے کہ بادشاہ کا اپنی رعیت کے حکم مین محکوم ہونیسے بڑا نقصان ہی ایسے ہی خدا کو اپنے مخلوقات کے حکم مین محکوم ہونیسے نقصان مرتبۂ خدائی کا ہی ہرگز یہ امر لائق مرتبۂ ربوبیت اور الوہیت کے نہین ہی بندیکی کیا حقیقت ہی کہ وہ اپنے مالک پر کوئی چیز واجب رکھتا ہو جو کچھ مالک اوسکا اوسکو دے اوسکا فضل ہی اور کچھ نہ دے تو یہ بھی عدل اوسکا ہی وَهُوَ الْمَحْمُودُ فِي كُلِّ أَفْعَالِهِ اور وہ تعریف کیا گیا ہی اپنے سب فعلون مین کما قال فی نہج البلاغۃ وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطَبَهَا بِصِفِّيْنَ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِي عَلَيْكُمْ حَقًّا بِوِلَايَةِ أَمْرِكُمْ وَجَعَلَ لَكُمْ عَلَيَّ مِنَ الْحَقِّ مِثْلَ الَّذِي لِي عَلَيْكُمْ وَالْحَقُّ أَوْسَعُ الْأَشْيَاءِ فِي التَّوَاصُفِ وَأَضْيَقُهَا فِي التَّنَاصُفِ لَا يَجْرِي لِأَحَدٍ إِلَّا جَرَى عَلَيْهِ وَلَا يَجْرِي عَلَى أَحَدٍ إِلَّا جَرَى لَهُ وَلَوْ كَانَ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْرِيَ لَهُ وَلَا يَجْرِيَ عَلَيْهِ لَكَانَ ذٰلِكَ خَالِصًا لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ دُونَ خَلْقِهِ لِقُدْرَتِهِ عَلَى عِبَادِهِ وَالْعَدْلِ لَهُ فِي كُلِّ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ صُرُوفُ قَضَائِهِ وَلٰكِنَّهُ سُبْحَانَهُ جَعَلَ حَقَّهُ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُطِيعُوهُ وَجَعَلَ جَزَاءَهُمْ عَلَيْهِ مُضَاعَفَةَ الثَّوَابِ تَفَضُّلًا مِنْهُ وَتَوَسُّعًا بِمَا هُوَ مِنَ الْمَزِيدِ أَهْلُهُ انتہی بلفظہ المقدس ترجمہ

کہا نہج البلاغت مین ایک خطبہ خطبون اونکے سے علیہ السلام کہ پڑھا اوسے صفین مین لیکن بعد اسکے پس تحقیق ٹھہرایا اللہ نے میرے لیے تمھارے اوپر ایک حق اس سبب سے کہ مین اولوالامر ہون تم سب مین اور ٹھہرایا تمھارے واسطے میرے اوپر حق ایسا کہ جیسا میرا حق تمپر ہی اور حق نہایت وسیع چیز ہی اپنے بیان مین اور نہایت تنگ چیز ہی اپنے اقتضا مین اور حق کسی کا کسی پر جاری نہین ہوسکتا ہی کہ اسکا حق اوسپر نہ جاری ہو اور نہین جاری ہوتا ہی کسیکے واسطے کہ اسکے واسطے اوسپر نہ جاری ہو اور اگر کوئی ایسا ہوتا کہ اوسکا حق اوسپر جاری ہو اور اسکا حق اوسپر نہو تو ہر آئینہ یہ بات ہوتی خاص واسطے اللہ کے کہ پاک ہی ذات اوسکی نہ واسطے مخلوق کے اسواسطے کہ وہ قادر ہی اپنے بندون پر اور عادل ہی ہر بات مین کہ جاری کئے اوسنے اونپر حروف اپنے حکم کے لیکن اللہ پاک نے ٹھہرایا ہی حق اپنا بندون پر اسبات کا کہ اطاعت کرین وہ اوسکی اور ٹھہرایا بدلا اونکا اپنے اوپر اور دونا بدلا اپنے فضل سے اور کشایش سے کہ وہ لائق زیادتی کے ہی تمام ہوا بلفظ مقدس اب تفصیل اون واجبات کی جو فرقے پروردگار کے ثابت کرتے ہین سنا چاہیے کیسانیہ اور آٹھون فرقے زیدیہ اور تمام امامیہ اسبات کے قائل ہین کہ تکلیف خدا ے تعالی پر واجب ہی کہ مکلفین کو امر و نہی فرماے اور واجب اور حرام چیزین مقرر کرے اور پیغمبرون کے ذریعے سے اونکی خبر دے اور حال یہ کہ عقل ہرگز اسبات کا تقاضا نہین کرتی کہ کافر کہ

ایمان اور فاجر کو طاعت کی تکلیف دیجاے اسواسطے کہ اس تکلیف مین خداے تعالی کو کچھ فائدہ نہین ہے
اور بندے کے حقمین سراسر زیانکاری اور ہلاک ابدی اور محض ضرر اور زیان کسواسطے کہ اللہ تعالی انجام کار ہر کسیکا
جانتا ہی کہ یہ مانیگا یا نہین اور تابعداری کریگا یا نہین پس دیدہ و دانستہ بندے کو معرض تلف مین ڈالنا بے اسکے
کہ کچھ نفع اپنی طرف عائد ہو کب مقتضای عقل ہی عاقل ہرگز ایسے کام نہین کرتے کہ آپکو نفع نہو اور دوسرے کو زیان
ہو خصوصاً ایسے لوگ کہ عمر بھر ایمان وطاعت مین رہے اور کافر مرے جیسے بلعم باعورا اور برصیصا
زاہد اور امیہ بن ابی الصلت کہ دنیا مین بھی محنتین شاقہ اوٹھائین اور آخرت مین دوزخ کا کندہ ہوا اور حقتعالی کو
انکے اضرار مین کچھ فائدہ نہوا اور یہ بھی ہی کہ اگر تکلیف واجب ہوتی تو ضرور تہا کہ ہر شہر اور ہر گانون مین رسول
پے درپے بھیجتا اور زمانہ فترت واقع نہوتا اور کوئی جانب وطرف رسول سے خالی نرہتی کسواسطے کہ تکالیف کے
پہچاننے کو بالاجماع عقل کافی نہین ہی اور ضرورت رسول کی ضرور حالانکہ بہت شہرون مین ہند اور سندہ اور
خراسان اور ماوراء النہر اور ترکستان اور خطا اور ختن اور چین اور حبش اور بہت گانون مین کوئی معنی بھی رسول کے
نہین جانتے تھے اور نہ ان لوگون کی کسی تواریخ مین لکھا ہی کہ کوئی برسم رسالت انکے پاس گیا ہوا اور اظہار معجزہ کا
کرکے پیغام الٰہی پہونچایا ہو اور یہ بھی نہین کہ بعد موت کے نبی نے کوئی امام غائب جو کسی سے نہ ڈرے مقرر کیا ہو
اور آیات ظاہرہ اور معجزات قاہرہ سے مدد اس امام کی کی ہو تو بیدغدغہ احکام الٰہی پہونچائے اور مکلفین کو
احکام شرع سے غافل نہونے دے اور جو اونچے اونچے پہاڑونکے رہنے والے ہین اونکو دعوت کرے اور امامت کو
ایسی جماعت کے حوالے نکرے جو اظہار احکام واقعی شرعیہ کا مقدور نرکھتے ہون بلکہ اونکے قول سے خود ہی
مثل اور ظالمون کے اپنی عمر تقیہ مین بسر کی اور بھی کیسانیہ اور آٹھون فرقے زیدیہ کے اور امامیہ کے لوگ لطف کو
خداے تعالی پر واجب جانتے ہین اور معنی لطف کے یہ بیان کرتے ہین هُوَ مَا يُقَرِّبُ الْعَبْدَ اِلَى الطَّاعَةِ وَ
يُبَعِّدُهُ عَنِ الْمَعْصِيَةِ بِحَيْثُ لَا يُؤَدِّيْ اِلَى الْاِلْجَاءِ یعنی لطف وہ چیز ہی کہ نزدیک کرے بندے کو طرف طاعت کے
اور دور رکھے اوسکو معصیت سے اور یہ بھی باطل ہی کسواسطے کہ اگر لطف خداے تعالی پر واجب ہوتا کسی
گناہگار کو سبب وسکے گناہ کے میسر نہوتے اور جو قصد طاعت کا کرتا اوسکو موجبات طاعت کے جمع ہوتے
دیکھو اسی عالم مین ظاہر اور محسوس ہی کہ اکثر مالدار بسبب کثرت مال اور قوت لشکر اور زور بازو کے بہت سے
ظلم کرتے ہین اور اکثر فقیر بسبب محتاجی اور مفلسی کے عبادتون سے محروم رہتے ہین بہت طالب علم کہ اونکو
معلم میسر نہین اور نہ فراغت حاصل نہ قوت روزی اور بہت سے شہوت پرست مفسد منش ایسے ہین

کہا اونکے لیے سامان فسق وفجور کے ہر طرف سے درست ہو جاتے ہین او چلے آتے ہین اور یہ بات مخالف کتاب
اور عترت کے بھی ہو کقولہ تعالی وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ
جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ اگر چاہتے ہم ضرور لاتے واسطے ہر نفس کے ہدایت اوسکی لیکن حق بات ہمسے یہی
کہ بھرینگے ہم جہنم کو تمام جن اور آدمیون سے پھر فرمایا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ
وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ اگر چاہتا اللہ ضرور کر دیتا تمکو ایک گروہ لیکن جسکو چاہتا ہو گمراہ کرتا ہو اور جسکو چاہتا ہو ہدایت
کرتا ہو اور فرمایا خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ مہر کی اللہ نے اونکے دلون اور کانون اور
آنکھون پر پردہ انکے سوا اور آیتین بہت ہین جو استدراج اور مکر الٰہی اور دور رہنے ایمان و اطاعت پر دلالت کرتی ہین
جیسے كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ یعنی خوش نہ آیا اللہ کو اونکا اوٹھنا سو بوجھل
کر دیا اونکو اور کہا گیا کہ بیٹھ رہو ساتھ بیٹھنے والون کے او مثل انکے شمار سے زیادہ لیکن عترت فَقَدْ سَبَقَ
مَا فِي الْكُلَيْنِي عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ سُوءً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ وَ
سَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِهِ وَكَّلَ بِهِ شَيْطَانًا يُضِلُّهُ وَيُغْوِيهِ تحقیق اوپر گذری وہ چیز کہ کلینی مین ہو صادق ع سے فرمایا جب
ارادہ کرتا ہو اللہ بندے سے برائیکا لکھتا ہو ایک نکتہ اوسکے قلب مین سیاہ او بند کر دیتا ہو اوسکے دل کے کان اور
مقرر کرتا ہو اوسپر شیطان کہ گمراہ کیے جاے اور بہکائے جاے اوسکو اور بھی کیسانیہ اور آمامیہ اور آٹھون فرقے
زیدیہ اصلح کو خداے تعالی پر واجب جانتے ہین اور یہ بھی باطل ہو مثل اگلی باتون کے جو گذرین اگر اصلح تعالی پر
واجب ہوتا تو شیطان کو بنی آدم پر مسلط نکرتا کہ دشمن قوی ہو اور غیر جنس انسان کہ انسان اوسکو نہ دیکھتا ہو کہ اوس سے
بچسکے تا دفع کرے اور وہ انسان کو دیکھتا ہو اور اپنے وسوسون پر قائم اور گمراہ کرنے پر قادر اور تصرف اوسکا
خاص دل انسان مین جاری پھر اور اعضا کی کیا حقیقت پیدا کرنا شیطان کا اور پھر عداوت اوسکے اور انسان کے
بیچ مین ڈالنا اور مہلت دینا اور باقی رکھنا اوسکا اور قوت بخشنا اغواے بنی آدم پر اور تصرف دینا اوسکو انسان کے
دل مین یہ کیا ہو جو مادہ اصلح کو قلع کرتا ہو اور بھی اصلح بنی اسرائیل کے حقمین یہ تھا کہ سامری جبرئیل کو نہ دیکھتا اور
اونکے گھوڑے کی ٹاپ کی خاصیت او اثر اوسکا معلوم نہوتا اور اگر معلوم ہوتا تو قادر اسبات پر نہوتا کہ اوسکے
قدم کے نیچے کی خاک اوٹھاتا اور اگر اوٹھا بھی لی تھی تو وہ خاک ویسی ہی ضایع ہو جاتی اور ہر گاہ جب یہ سب باتین
خلاف واقع ہوئین پھر اصلح کہان رہا اور نیز اصلح کافر مسکین کے حقمین کہ فقر اور دکھ درد اور رنج اور آلام اور احزان مین
ہو یہ ہو ہر گز وہ پیدا نہو اگر پیدا بھی ہو تو چھوٹے پن مین مر جاے تا عذاب ابدی آخرت سے نجات پائے

اور اصلح اصحاب رسول اور امت کے حقمین یہ تھا کہ برخلاف حضرت صدیق رض کے نہ برخلاف حضرت امیر رض کے حکم صریح فرماتا تا یہ لوگ برخلاف اوسکے نہ چلتے سوا اسکے کتاب مجید مین فرمایا ہی بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ بلکہ اللہ احسان کرتا ہی تمپر کہ ہدایت کرتا ہی ایمان کی پس اگر ہدایت ایمان کی اوسکے ذمہ واجب ہوتی تو احسان کیون جتاتا اسواسطے کہ ادا ے واجب مین احسان نہین ہوتا اگر کوئی شخص قرض کسیکا ادا کرے اور قرضخواہ پر اداے قرض مین احسان رکھے بیشک یہ شخص مطعون خلائق ہوگا اور امامیہ اور کیسانیہ اور آٹھون فرقے زیدیہ کے کہتے ہین کہ اعواض یعنی بدے خداے تعالی کے ذمے واجب ہین یعنی جب خداے تعالی کسی بندے پر اپنے بندون سے کچھ دکھ بھیجتا ہی یا نقصان مالی یا بدنی تو اوسکے کسی منفعت کے ساتھ منافع سے تقویت کرتا ہی اوسکی مصلحت کے واسطے مثلاً زکوۃ اور صدقہ فطر کا یا ایسی چیز بھیجنا عام جو کسب بندہ سے لگاؤ رکھتی ہو یا بسبب جگہ دینے حیوان غیر عاقل کے مثلاً درندے اور سانپ بچھو پس ذمے خداے تعالی کے واجب ہی کہ کوئی نفع مستحق خالی تعظیم سے اوسکو دے اور یہ عقیدہ بعد دریافت علاقہ مالکیت اور مملوکیت کے باطل محض ہو جاتا ہی چنانچہ عوض کو اوسوقت مین واجب جاننا چاہیے کہ جب بندہ مالک غیر کی ہو اوسمین خداے تعالی تصرف کرے اور ہرگاہ کہ اوسکے غیر کو کوئی ملکیت نہین ہی تو پھر کیا اور درحقیقت نعیم بہشت اور رنگارنگ کی لذتین اوسکی یہ محض فضل اوسکا ہی کسواسطے کہ اگر کوئی ساری عمر طاعت اور عبادت مین صرف کرے ایک نعمت کا شکر اوسکی نعمتون خفیہ سے ہرگز نہ بجالا سکے نہ کہ عوض کہ اوس سے کوئی مستحق ہو اور اسبات کو لڑکے مکتب کے جنھون نے اول ہی دیباچہ گلستان کا پڑھا ہی خوب سمجھتے ہین نہ کہ علما اور فضلا اور احادیث ائمہ سے بھی یہ بات بتواتر شیعہ کو پونچھی ہی اور ثابت ہوی روی الشيخ بن بابويه القمي في الامالي من طريق صحيح عن ابن الحسين عليه السلام انه كان يدعو بهذا الدعاء الهي بعزتك وعظمتك وجلالك لو اني منذ ابدعت فطرتي من اول الدهر عبدتك دوام خلود ربوبيتك شعرة في كل طرفة عين سرمد الابد بتحميد الخلائق وشكرهم اجمعين لكنت مقصرا في بلوغ شكر اخفى نعمة من نعمك ولو اني كربت معادن حديد الدنيا باشتاني وحرثت ارضها باشفار عيني وبكيت من خشيتك مثل بحور السموات والارض دما صديدا لكان ذلك قليلا من كثير ما يجب من حقك علي ولو انك الهي عذبتني بعد ذلك بعذاب الخلائق اجمعين وعظمت للنار خلقي وجسمي وملات جهنم واطباقها مني حتى لا يكون في النار معذب غيري ولا تكون جهنم حطب سوائي لكان بعد ذلك علي قليلا من كثير ما استوجبت من عقوبتك ترجمہ روایت کی شیخ ابن بابویہ قمی نے امالی مین

بطریق صحیح علی بن حسین علیہ السلام سے کہ بیشک وہ دعا مانگتے تھے اس دعا کے ساتھ کہ الٰہی قسم ہی تیری عزت اور عظمت
اور جلال کی اگر مین جب سے کہ شروع کی تو نے پیدائش میری اوس اول زمانے سے عبادت کرتا مین ہمیشہ
ہمیشہ تیری ربوبیت کی ہر بال کے ساتھ ہر پلک مارنے مین ابد سرمد تک تمام مخلوق کی حمد اور شکر کے ساتھ
تاہم مقصر ہی ہونگا اور تیری ادنی نعمت کی حد شکر کو نہ پہونچونگا اور اگر کھودون مین کھانے لوہے کی جو دنیا مین
ہین اپنے دانتون سے اور جوتون دنیا بھر کی زمین اپنی پلکون سے اور روؤن تیرے خوف سے مثل دریاؤن
آسمان و زمین کے خون اور ریم ہرگز یہ سب باتین ایک ادنی ہین اوس سے جسقدر کہ واجب ہی ایفا تیرے حق کا
مجھپر اور اگر اے معبود میرے عذاب کرے تو مجکو بعد اسکے ساتھ عذاب تمام خلائق کے اور بڑھا دے تو دوزخ
کیواسطے میری خلقت اور جسم کو اور بھردے تو جہنم اور اوسکے طبقون کو مجھسے یہانتک کہ کسیکے معذب ہونیکا
اوسمین ٹھکانا نرہے سوا میرے اور سوا میرے کوئی ایندھن دوزخکا نہو بیشک یہ سب باتین تیرے واسطے بہت ہی
تھوڑی ہونگی جنکے مین لائق ہون تیرے عذاب سے وَفِی نَہْجِ البَلَاغَةِ عَنْ اَمِیْرِ المُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ
لَا یَامَنُ خَیْرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ فرمایا نہین امن چاہتا ہی بہترین اس امت کا عذاب اللہ سے
عقیدۂ بستم یہ کہ جو کچھ بندے یا اور حیوانات سے صادر ہوتا ہی خواہ خیر خواہ شر خواہ کفر و ایمان خواہ طاعت
و معصیت یہ سب خداے تعالی کا پیدا اور ایجاد کیا ہوا ہی بندے کو اوسکے پیدا کرنیکی قدرت نہین ہی البتہ کسب
اور عمل اوسکا بندے سے ہوتا ہی کہ اپنے کسب و عمل کی بدولت جزا پاتا ہی یہ مذہب اہل سنت کا ہی کیسانیہ
امامیہ اور فرق ثمانیہ زیدیہ مخالف اس عقیدے کے کہتے ہین کہ بندہ افعال اپنے آپ پیدا کرتا ہی اور حق تعالی کو
اقوال و افعال ارادیہ بندہ کیا بلکہ طیور اور بہائم اور حشرات اور تمامی حیوانات کے افعال و اقوال مین جو بارادہ
کرتے ہین کچھ دخل نہین ہی اور یہ عقیدہ انکا مخالف کتاب اور عترت کے ہی چنانچہ کتاب مین ہی وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ
وَمَا تَعْمَلُوْنَ اللہ نے پیدا کیا تمکو اور اوسکو جو کرتے ہو تم اور فرمایا خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا
نہین ہی کوئی معبود سوا اوسکے اور اَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ مَا یُمْسِکُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ کیا نہین
دیکھتے ہین وہ طرف پرندون کے کہ گھیرے گئے ہین وہ اس جوف آسمان مین کہ نہین چنگل مارے ہوسے ہی
انکو کوئی سوا اللہ کے اَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَھُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ مَا یُمْسِکُھُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ کیا نہین دیکھتے
ہین وہ طرف پرندون کے کہ اونکے سر پر ہین صف کھینچے ہوے کون دبوچے اور دبائے ہوسے ہی اونکو
سواے خداے تعالی کے لیکن عترت فَقَدْ رَوَتِ الْاِمَامِیَّةُ بِاَجْمَعِھِمْ عَنِ الْاَئِمَّةِ اَنَّ اَفْعَالَ الْعِبَادِ مَخْلُوْقَةٌ

اللّٰہِ تعالیٰ ذکر ذلک الروایات شارح العدۃ و غیرہ یعنی پس تحقیق روایت کی کل امامیون نے اماموں سے
بیشک افعال بندون کے پیدا کیے ہوے ہین اللہ تعالیٰ کے ذکر کیا ان روایتون کو شارح عدہ وغیرہ نے
اس مسئلہ مین صریح اپنے زعم کی روسے مخالف امامون کے انکا اعتقاد ہی اور سوای چند باتون کی گواہی کے
دوسری جگہ انکو پناہ اور مفر نہین کہتے ہین اگر پیدا کرنیوالا افعال بندون کا خداے تعالیٰ ہو تو معاملہ ثواب و عذاب
اور جزا کا سب باطل ہو جائیگا کسواسطے کہ جب انکو اپنے افعال مین کچھ دخل نہین ہی تو ایسے شخص کو جسکا اوس
فعل مین دخل نہو عذاب کرنا صریح ظلم ہی اہل سنت کہتے ہین کہ ہم موافق روایات و اصول شیعہ کے معاملہ
ثواب و عذاب و جزا کا باوصف اسکے کہ خالق افعال بندونکا حقتعالیٰ ہی ہو دو طریق پر امامون سے ثابت
کیے دیتے ہین اول طریق یہ کہ جزا ہر کسیکے فعلون کی مطابق علم اور اندازۂ الٰہی کے ہی ہر کسیکے حقمین مثلاً
خداے تعالیٰ کے علم مین ثابت ہی کہ اگر انکے فعل و عمل انپر چھوڑ دون اور ان عرضون کا پیدا کرنا انھین کے
سپرد کرون تو فلان طاعت پیدا کریگا فلان معصیت فلان ایمان اور فلان کفر اور گواہ اس اپنے علم اور
اندازہ کا علم مین اپنے بندون کے بھی قائم کر دیا ہی کہ وہ میل و خواہش نفس کی ہی پس میل مومنین کا طرف
ایمان کے ہی اور میل کافرونکا طرف کفر کے اور میل طاعت والونکا طرف طاعت کے اور بدکارونکا طرف
بدکاری کے اور ہر کوئی اپنے دل مین اوسیکو سب سے بہتر سمجھتا ہی جسکو خداے تعالیٰ اوسکے ہاتھ سے ظاہر کیا چاہتا
پس بدلا نیک و بد کا بسبب علم الٰہی کے ہی انکے ایجاد پر اگر چہ پیدا کرنا افعال کا انکے سپرد ہوتا تاہم یہ خالق اپنے افعال کے
اگر حقیقۃً نہونگے تو خلق تقدیری مین شبہہ ہی نہین اسواسطے کہ اگر کافر کو قدرت پیدا کرنے افعال کی دیتے کفر کو
پیدا کرتا اور اگر مومن کو قدرت استکام کی دیتے ایمان کو پیدا کرتا اور علی ہذا القیاس تمامی افعال و اقوال مین اور بدلا دینا
موافق اپنے علم کے کسیکے حق مین شیعہ کے نزدیک ظلم نہین ہی اسواسطے کہ امامیہ کے نزدیک بلا توقف جزا اطفال
کفار کی اسیطور پر ہی روی ابن بابویہ عن عبد اللہ بن سمنان قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن
اطفال المشرکین یموتون قبل ان یبلغوا الحنث قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین یدخلون مداخل اٰبائہم
روایت کی ابن بابویہ نے عبد اللہ بن سمنان سے کہا مین نے پوچھا ابا عبد اللہ علیہ السلام سے اطفال مشرکین کے معاملے سے
کہ مر گئے وہ قبل بالغ ہونیسے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہی کہ بالغ ہوتے تو کیا کرتے پس داخل ہونگے وہین جہان
انکے ماں باپ داخل ہونگے وروی وہب بن وہب عن ابیہ عن ابی عبد اللہ ایضا انہ قال اولاد الکفار
فی النار روایت کی وہب بن وہب نے اپنے باپ سے اور اوسنے بھی ابی عبد اللہ سے بیشک شان یہ ہی کہ کہا اولاد

کافرون کی دوزخ مین داخل ہوگی پھر جب عذاب غیر مکلف لڑکونکا اس سبب سے کہ اللہ تعالی کے علم مین وہ کافر اور گنہگار تھے اور یہ بھی نہین کہ کوئی گواہ اس علم کا رغبت نفس اور خواہش دل سے پایا جاسے ظلم نہین ہی تو عذاب کرنا بندیکا اوسکے فعل پر کہ موافق ارادے اور خواہش کے اوس فعل کو پیدا کرتا ہی بدینوجہ کہ اگر قدرت پاے تو ضرور اسکو پیدا کرے کیونکر ظلم ہوگا چنانچہ کتب شیعہ مین حضرات ائمہ سے یہ وجہ خوب تصریح اور روشن کی ہوئی ہی رَوَی الکُلَینِیُّ وَابنُ بَابُوَیهِ وَاٰخَرُونَ مِنهُم عَنِ الاَئِمَّۃِ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ بَعضَ عِبَادِہٖ سَعِیدًا وَبَعضَ عِبَادِہٖ شَقِیًّا بِعِلمِہٖ بِمَا کَانُوا یَعمَلُونَ روایت کی کلینی اور ابن بابویہ اور اور لوگون نے اونہین کے امامون سے بیشک اللہ تعالی نے بعض بندون کو پیدا کیا سعید اور بعض بندون کو پیدا کیا شقی بسبب اون افعال کے کہ کرتے ہین وہ آب لفظ کانوا مین تامل کرنا چاہیے کہ صریح فائدہ معنی فرض اور تقدیر کا کرتا ہی وَرَوَی الکُلَینِیُّ وَغَیرُہٗ مِنَ الاِمَامِیَّۃِ عَن اَبِی بَصِیرٍ اَنَّہٗ قَالَ کُنتُ بَینَ یَدَی اَبِی عَبدِاللّٰہِ عَلَیہِ السَّلَامُ جَالِسًا فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ فَقَالَ جُعِلتُ فِدَاکَ یَا ابنَ رَسُولِ اللّٰہِ مِن اَینَ لَحِقَ الشَّقَاءُ بِاَهلِ المَعصِیَۃِ حَتّٰی حَکَمَ لَهُم بِالعَذَابِ عَلٰی عَمَلِهِم فِی عِلمِہٖ فَقَالَ اَبُو عَبدِ اللّٰہِ اَیُّهَا السَّائِلُ عِلمُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَقُومُ لَہٗ اَحَدٌ مِن خَلقِہٖ بِحَقِّہٖ فَلَمَّا حَکَمَ بِذٰلِکَ وَهَبَ لِاَهلِ مَحَبَّتِہٖ القُوَّۃَ عَلٰی طَاعَتِہٖ وَوَضَعَ عَنهُم ثِقلَ العَمَلِ بِحَقِیقَۃِ مَا هُم اَهلُہٗ وَوَهَبَ لِاَهلِ المَعصِیَۃِ القُوَّۃَ عَلٰی مَعصِیَتِهِم لِسَبقِ عِلمِہٖ فِیهِم وَمَنَعَهُم اِطَاعَۃَ القَبُولِ مِنہُ فَوَافَقُوا مَا سَبَقَ لَهُم فِی عِلمِہٖ تَعَالٰی وَلَم یَقدِرُوا اَن یَاتُوا حَالًا تُنجِیهِم مِن عَذَابِہٖ لِاَنَّ عِلمَہٗ اَولٰی بِحَقِیقَۃِ التَّصدِیقِ وَهُوَ مَعنٰی شَاءَ مَا شَاءَ وَهُوَ سِرُّہٗ روایت کی کلینی وغیرہ نے ابی بصیر سے کہ بیشک کہا اوسنے مین بیٹھا تھا سامنے ابو عبداللہ علیہ السلام کے سو پوچھا اونسے ایک پوچھنے والے نے پس کہا سائل نے مین تمپر قربان ای ابن رسول اللہ کہان سے پہنچتی ہی بدبختی اہل معصیت کو جو حکم عذاب کا ہوا انکے حق مین انکے عمل سے کہ اللہ تعالی کے علم مین ہی سو فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ای سائل علم اللہ عزوجل کا نہین قایم ہوسکتا ہی کوئی اوسکی مخلوقات سے اوسکے ادا کرنے مین اور کوئی سبب اوسکا بیان مین نہین آتا پس ہرگاہ کہ حکم کرتا ہی موجب اوس علم کا بخشتا ہی اوسکے محبت والیکو قوت اپنی طاعت پر اور اٹھا لیتا ہی اونسے بوجھ عمل کا بسبب حقیقت اوس حال کے کہ یہ اوسکے لائق ہین اور بخشتا ہی اہل گناہ کو قوت معصیت کی موافق اپنے علم سابق کے کہ وہ علم انکے حق مین ہی اور باز رکھتا ہی انسے اطاعت مقبول کو اوسکے عمل سے پس موافق پڑتے ہین اوس چیز سے جو سابق انسے تھی علم خدائے تعالی مین اور نہین قدرت رکھتے ہین کہ بجا لائین ایسی حالت کہ نجات دے انکو اوسکے عذاب سے اسواسطے کہ علم اوسکا اولی ہی ساتھ

حقیقت تصدیق کی بس یہی ہین معنی اوس بات کے کہ جو کچھ اوسنے چاہا چاہا اور یہ اوسکا بھید ہی
وَرَوَی الْکُلَیْنِیُّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ السَّعَادَۃَ وَالشَّقَاوَۃَ
قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَہٗ فَمَنْ خَلَقَہٗ سَعِیْدًا لَمْ یُبْغِضْہُ اَبَدًا وَاِنْ عَمِلَ سُوْءً اَبْغَضَ عَمَلَہٗ وَاِنْ خَلَقَہٗ شَقِیًّا لَمْ یُحِبَّہٗ
اَبَدًا وَاِنْ عَمِلَ صَالِحًا اَحَبَّ عَمَلَہٗ روایت کی کلینی نے منصور بن حازم اور اوسنے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے تحقیق شان
یہ ہی کہ فرمایا اونھون نے بیشک اللہ نے پیدا کیا سعادت اور شقاوت کو قبل پیدا کرنے اپنے مخلوق کے سو جسکو
پیدا کیا اوسنے سعید اوسکو کبھی مبغوض نہین رکھتا ہی اور اگرچہ برے کام کرے اور بغض رکھے اوسکے کام سے اور اگر
پیدا کیا ہی اوسکو شقی ہرگز دوست اوسکو نرکھے گا اور اگرچہ عمل کرے وہ صالح کہ دوست رکھے اوسکے عمل کو اور اگر
اس ایسے عمل پیدا کرنے پر کہ موافق خواہش بندے کے واقع ہوتے ہین جزا دینا ظلم ہو تو چاہیے کہ اوسکے نفس کو
پیدا کرنا اور اوسکو قوت دینا اور اوسپر شیطان کا مسلط کرنا اور باز رکھنا الطاف اور اطاعت قبول سے یہ بھی
اوسکے حق مین ظلم ہو حالانکہ روایت مذکورہ مین وَوَہَبَ لَہٗ قُوَّۃَ الْمَعْصِیَۃِ وَمَنَعَ عَنْہُ اِطَاعَۃَ الْقُبُوْلِ
وَلَمْ یُقَدِّرُوْا اِنْ یَّاتُوْا حَالًا تُخْرِجُہُمْ صریح واقع ہی اور بھی اگلی روایتون مین حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے
وارد ہی اِنَّہٗ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ سُوْءً سَدَّ مَسَامِعَ قَلْبِہٖ وَوَکَّلَ بِہٖ شَیْطَانًا یُضِلُّہٗ اور ظاہر ہی کہ اس معاملے
جو بندے سے کیا جاتا ہی بندہ مضطر اور ملتجی ہی طرف فعل معصیت کے قدرت طاعت و بندگی کی نہین رکھتا طریق دوم
یہ کہ جزا عمل پر نہین ہی جبتک کہ دخل بندے کیطرف سے اوسکام مین نہو بلکہ جزا میل دل اور خواہش نفس پر ہی کہ
ہر عمل کے ساتھ لگی ہوی ہی چاہے نیک ہو چاہے بد اسیواسطے سہو و نسیان اور اکراہ کو معاف رکھا ہی اس سبب سے
کہ اگرچہ ان حالات یعنی سہو و نسیان و اکراہ مین صدور افعال قبیح کا بندے سے ہوتا ہی مگر چونکہ میل و خواہش کے ساتھ
نہین ہی معاف ہی اور نیت خیر و شر پر جزا دیتے ہین گو عمل نہو فِی الْکَافِیْ الْکُلَیْنِیُّ عَنِ السُّکُوْنِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ
عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ وَنِیَّۃُ الْکَافِرِ شَرٌّ مِّنْ عَمَلِہٖ کلینی مین
ہی سکونی سے اور اوسنے روایت کی ابی عبد اللہ سے کہ کہا ابی عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ نیت مومن کی بہتر ہی اوسکے عمل سے اور نیت کافر کی بدتر ہی اوسکے عمل سے بس وجہ خیریت اور شریت نیت
عمل کی یہ ہی کہ مدار جزا کا اوسپر ہی وَفِیْہِ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ
الْفَقِیْرَ لَیَقُوْلُ یَا رَبِّ ارْزُقْنِیْ حَتّٰی اَفْعَلَ کَذَا وَکَذَا مِنَ الْبِرِّ وَوُجُوْہِ الْخَیْرِ فَاِذَا عَلِمَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِکَ مِنْہُ
بِصِدْقِ نِیَّتِہٖ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَا یَکْتُبُ لَہٗ لَوْ عَمِلَہٗ اور یہ بھی کلینی مین ہی ابی بصیر سے کہ روایت کی ابی عبد اللہ علیہ السلام سے

فرمایا بیشک بندۂ مومن فقیر کہتا ہی ای پروردگار میرے رزق دے مجکو تومین ایسا ایسا کرون احسان اور
اور ہر قسم نیکی سے جب جانا خدائے بزرگ و برتر نے یہ سوال اوسکا از روے صدق نیت کے ہی لکھا خدانے اوسکے
واسطے بدلا یہ جسقدر لکھتا اوسکے عمل کا اور اسیواسطے ریا اور سمعہ کو محبط عمل کا ٹھہرایا ہی جیسا کہ باب ریا مین کلینی کے
مفصل مذکور ہی اور نمین سے یہی جو روایت کی جمیدی بن خلیفہ نے قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ
کُلُّ رِیَاءٍ شِرْکٌ اِنَّہٗ مَنْ عَمِلَ لِلنَّاسِ کَانَ ثَوَابُہٗ لِلنَّاسِ وَمَنْ عَمِلَ لِلّٰہِ کَانَ ثَوَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ فرمایا امام جعفر نے ہر ریا شرک ہی
بیشک شان یہ ہی جو کوئی واسطے لوگون کے عمل کرتا ہی اوسکا بدلا لوگون سے ہی اور جو کوئی عمل کرتا ہی واسطے
اللہ کے اوسکا بدلا اللہ پر ہی اور نیز حدیث متفق علیہ مین ندامت کو توبہ فرمایا ہی پس معلوم ہوا کہ تاثیر عمل کی خواہش
قلب پر موقوف ہی جبکہ حالت ندامت مین خواہش کلی جاتی رہی اوسکا اثر بھی جاتا رہا ولو بَعْدَ مُدَّۃٍ وَزَمَانٍ طَوِیْلٍ
اگرچہ یہ توبہ بعد ایک مدت اور زمانہ طول و طویل کے ہو وَفِی الْکَافِی عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ کَفٰی بِالنَّدَمِ تَوْبَۃً
یعنی کافی مین ہی ابی جعفر علیہ السلام سے فرمایا کافی ہی پشیمانی توبہ مین وَاَیْضًا عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ
قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیُذْنِبُ فَیُدْخِلُہُ اللّٰہُ بِہِ الْجَنَّۃَ قُلْتُ یُدْخِلُہُ اللّٰہُ بِالذَّنْبِ الْجَنَّۃَ قَالَ نَعَمْ اِنَّہٗ یُذْنِبُ
فَلَا یَزَالُ مِنْہُ خَائِفًا مَاقِتًا لِنَفْسِہٖ فَیَرْحَمُہُ اللّٰہُ فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ اور یہ بھی روایت ہی ابی عبداللہ علیہ السلام سے فرمایا بیشک
کوئی مرد گناہ کرتا ہی داخل کریگا اوسکو اللہ بسبب اوس گناہ کے جنت مین مین نے کہا کیا داخل کریگا گناہ کے
سبب سے جنت مین فرمایا ہان اسوجہ سے کہ وہ گناہ تو کرتا ہی مگر ہمیشہ خدا سے ڈرتا رہتا ہی اور اپنے نفس سے بیزار رہتا ہی
پس رحم کرتا ہی اللہ اوسپر سو داخل کرتا ہی اوسکو جنت مین اور جب جزا نیت رغبت نفس پر موقوف ہی اور اس بات پر
کہ فاعل کا قلب اوس فعل کو اچھا جانے اگر حق تعالی موافق ارادے اور خواہش بندے کے افعال پیدا کرے اور اونکی
جزا دے تو کیونکر ظلم ہوگا ہان ظلم اوسوقت مین خیال کیا جاتا کہ ابتداءً افعال بندے کے پیدا ہوتے بدون خواہش
اور ارادے بندے کے جیسے اَفْعَالُ الْجَمَادَاتِ کَاِحْرَاقِ النَّارِ وَقَتْلِ السَّمِّ وَقَتْلِ السَّیْفِ یعنی جیسے فعل
جمادات کے جیسے جلانا آگ کا اور مار ڈالنا زہر کا اور مار ڈالنا تلوار کا اور جبکہ پیدا ہونا افعال بندونکا انکے ارادے
اور خواہش کا تابع ہی کچھ دخل ان اعمال مین پایا اور موافق اوسکے بدلا بھی پایا یہی ہین معنی جبر اور اختیار کے عند التحقیق
انتہے اب ہم ادھر رجوع ہوے کہ یہ خواہش اور میل نفس کا کسکا پیدا کیا ہوا ہی ظاہر تو یہی ہی کہ بندے کو قدرت اوسکے
ایجاد کی نہین جب حقتعالی خود ہی خواہش کو پیدا کرے تو پھر اوس خواہش پر مواخذہ کیون کرے اور جزا کیون دے
جواب اسکا یہ ہی کہ یہ شبہ تو باوجود اعتقاد اس بات کے کہ پیدائش افعال بندون کی بندون سے ہی جب بھی

وارد ہوتا ہی پس شیعہ کو بھی فکر اس جواب کی کرنا چاہیے کسواسطے کہ ظاہر بالاتفاق جملہ داعیے اور ارادے
بلکہ سارے سبب صدور کے کیا قدرت کیا قوت کیا حواس کیا جوارح یہانتک کہ خود وجود ذات بندے کا
کہ اصل صول ان افعال واعمال کا ہی سب پیدا کیا ہوا خدا کا ہی بندیکو اوسمین کچھ دخل نہین اور تحقیق مقام کی یہ ہی
کہ جب بواسطۂ اختیار کے کوئی فعل ہی تو وہ فعل اختیاری ہی حد اضطرار والجا سے نکلگیا اور مورد تعریف
اور ٹھکانا ثواب وعذاب کا ہوا اور اختیار کا اپنے اختیار مین ہونا ضرور نہین ہی بلکہ محال اسواسطے کہ تسلسل
لازم آتا ہی اور جبکہ ظاہر مین کسیکو ایسی قدرت معلوم نہین ہوتی کہ اپنے غیر مین اختیار پیدا کردے تو عقل کو
قیاس سے سمجھنا اسبات کا بہت دشوار پڑیگا لیکن بعد اوسکے کہ آلودگیان اوہام اور گرفتاری مالوفات کی صفا
حاصل کرتی ہی تو جزم کرتی ہی کہ اختیاریت فعل کی موقوف وجود اختیار پر ہی نہ ایجاد فعل نہ ایجاد اختیار پر مثلاً
کسیکا غلام بھاگجانا چاہتا ہی اور ایک شخص نے اوسکو بھگا کے یا اور کسی وجہ سے اوسکے خواہش دلی پر مطلع
ہوکے اوسکو اوبھاکے اوسکے مقصد کو پونہچایا یہ بھاگنا غلام کا البتہ عند العقل منسوب بغلام ہوگا اگرچہ
دوسریکے ساتھ دینے سے ہوا لیکن خواہش قلبی غلام سے ہی اب فرق اعتقاد اہل سنت اور شیعہ مین اسیقدر ہی
کہ اہل سنت اختیار بندے کو دونو طرف سے گھرا ہوا فعل الٰہی سے جانتے ہین جانب فوقانی سے بسبب پیدا کرنے
اختیار اور ارادے اور خواہش اور میل نفس کے اور جانب تحتانی سے ساتھ پیدا کرنے فعل کے اور شیعہ اوسکے
اختیار کو جانب فوقانی سے ساتھ فعل الٰہی کے اعتقاد کرتے ہین نہ جانب تحتانی سے اور کہتے ہین کہ پیدا کرنا فعل کا
اوسیکا کام ہی اسجگہہ عاقل کو غور کرنا چاہیے کہ جب جانب فوقانیکا اختیار دوسریکے قبضے مین ہوا تو جبر لازم آیا اور
وہی مشکل معلے جزا اور ثواب وعذاب مین پیدا ہوے پھر صفت ظاہری امر عقلیہ کو کہ حاکم محال ہونے ایجاد کے
مخلوق سے ہی ہاتھ سے کھودینا اور اوسی شیطانی اندھا دھند مین غوطہ کھانا کونسا لطف رکھتا ہی اور سابق بروایت محاسن
والیکے گذرتی ہی اور بروایت کلینی منقول ہوا عَن اَبِی الحَسَنِ الکَاظِمِ اِنَّہٗ قَالَ لَا یَکُونُ شَیئًا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَاَرَادَ
یعنی ابی حسن کاظم سے ہی بیشک حال یہ ہی کہ فرمایا اونھون نے نہین ہوتی ہی کوئی چیز بدون چاہے اور ارادے
اللہ کے اور تعجب ہی علمای شیعہ امامیہ سے کہ آیات صریحہ قرآن کو چھوڑکے اور اخبار صحیحۂ ایمہ پس پشت پھینک کے
ایک شاعر جاہل کے قول پر تمسک کیا ہی اور لینے اس اعتقاد مین مصداق اس آیت کریمہ کے ہوے ہین وَالشُّعَرَاءُ
یَتَّبِعُھُمُ الغَاوُونَ اور شاعر پیروی کرتے ہین اونکی غاوی وَرَوَی الشَّرِیفُ المُرتَضٰی فِی الغُرَرِ وَالدُّرَرِ عَنِ الثَّورِی
عَن اَبِی عُبَیدَۃَ قَالَ اختَصَمَ رُؤبَۃُ وَذُو الرُّمَّۃِ عِندَ بِلَالِ بنِ اَبِی بُردَۃَ فَقَالَ رُؤبَۃُ وَاللّٰہِ مَا فَحَصَ طَائِرٌ

نحو صاؤ ولا نقرمثل سبع قرموصا الا بقضاءِ من اللہ وقدرہ فقال لہ ذو الرمۃ واللہ ما قدر اللہ علی الذئب ان یاکل
حلوبۃ عیائل ضعیف قال رؤبۃ فبقدرتہ اکلھا ھذا اکذب علی الذئب فقال ذو الرمۃ الکذب
علی الذئب خیر من کذب علی رب الذئب قال المرتضی ھذا الخبر صریح فی قولہ بالعدل والاحتجاج علیہ ونصرۃ لہ انتہی
الکلام المرتضی ترجمہ روایت کی شریف مرتضی نے غرر اور درر مین توری سے اور روسے ابی عبیدہ سے کہ جھگڑا کیا روبہ اور ذوالرمہ
نے کہ دونو شاعر تھے سامنے بلال بن ابی بردہ کے سو کہا روبہ نے قسم ہی خدا کی نہ بچاڑا ہی کسی پرندے نے زمین مین کوئی خانہ اور نہ شگاف
کسی درندے نے کوئی غار مگر خدا کے حکم اور اوسکی تقدیر سے پھر کہا اوس سے ذو رمہ نے قسم ہی خدا کی اللہ کی تقدیر یہ نہین ہی
بھیڑیے پر کہ تیری بکریان جو تمہسا ئیگے بچونکو دودھ دیتی ہین کھالے کہا روبہ نے آیا پھر اپنی قدرت سے کھایا اوسکو جھوٹ ہی
بھیڑیے پر پھر کہا ذو الرمہ نے جھوٹ بھیڑیے پر بہتر ہی اوس جھوٹ سے جو پروردگار بھیڑیے پر کیا جاے کہا مرتضی نے یہ خبر
صریح ہی اور اس قابل کہ اوسکو عدل سمجھا جاے اور اوسپر حجت پکڑی جاے اس مذہب مین کہ اس مذہب کو مدد ملے تمام ہوا
کلام مرتضی کا یہان عاقل کو تامل کرنا چاہیے کہ انکے علما نے کلام ذو الرمہ کو کہ سراسر واہی اور بالکل لغو و پوچ ہی قبول کرکے
اس ہذیان سرائی مین اوسکی تحسین و آفرین فرمائی ہی یہ نہین جانتے کہ ذو الرمہ شاعر بدوی کو ان مطالب دقیقہ سے کیا نسبت
کہ شعر و شاعری کی باتون مین بھی وہ کیسا تھا تو سمجھنا تو نہین جانتا اور ایسے شخص کو ایسے مسائل اعتقادیہ مین اپنا پیشوا بنانا اہل دین کے کب لائق ہی حال آنکہ
کلام بھی اوسکا نہایت مختل اور مہمل ہی کسواسطے کہ بھیڑیے کا قوت گوشت پر ٹھہرانا اور اوسکو قوت شکار کی دینا اور ایسے قوی نخوت
کو ایسے ضعیف پر غالب کرنا اور ارادہ مارڈالنے اور زخمی کرنے گوسفند کا اسکے دل مین ڈالنا پھر قوت حرکت دوڑنے کی اوسمین
پیدا کرنا یہ کسکا کام ہی اور یہ سب باتین موافق قواعد شیعہ کے ظلم صریح ہی اور کیا ہی خوب کسی نے کہا ہی شعر قل للذی یدعی
فی العلم فلسفۃ ٭ حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء ٭ یعنی کہہ اوس شخص سے جو دعوی کرتا ہی علم مین فلسفی یعنی
محقق کہ سیکھی تو نے ایک چیز اور جاتی رہین تجھسے بہت چیزین پھر روایت کی شریف مرتضی نے اصمعی اسحاق بن سوید سے
قال انشدنی ذو الرمۃ شعرہ عینان قال اللہ کونا فکانتا ٭ فعولان بالالباب مایفعل الخمر ٭ فقلت
فعولین خبر الکون فقال لو سبحت او بحثت انما قلت عینان فعولان فوصفتھما بذلک قال المرتضی اقام ذو
ذو الرمۃ ھذا الکلام من القول بخلاف العدل انتہی کلامہ ترجمہ کہا پڑھا ذو الرمہ نے میرے سامنے یہ شعر اور
دو آنکھین ہین کہ فرمایا خدا نے او نکو ہو جا نا بس ہوگئین دونون ایسی کہ اثر کرتی ہین عقلون مین جیسے تاثیر کرتی ہی شراب
پس مین نے کہا کہ فعولین کہا اسواسطے کہ خبر کون کی ہی سو کہا ذو الرمہ نے اگر بولتا ہو تا جب بھی قابل توبیخ ہوتا مین نے بھی کہا ہی عینان
فعولان صیغہ کیا ہی مین نے دونون آنکھونکا اس لفظ سے اسبات پر مرتضی نے کہا کہ بچا ذو الرمہ اس سے اقبال ہوسے کلام خلاف

عدل سے تمام ہوا کلام اوسکا عجب ہی شریف مرتضے سے کہ اس کلام ذوالرمہ سے اس عقیدے کو سمجھا حالانکہ غرض ذوالرمہ کی یہ ہی اگر لفظ فعولین کو خبر کان کی بناتا تو سوق کلام یہ ہوتا کہ حق تعالی نے معشوق کی دو آنکھین فتان اور جادوگر اور عقل ربا عاشقونکی پیدا کین اور یہ معنی مجکو مقصود نہین ہین درصورتیکہ کان کو تامہ لایا ہون اور فعولان کو جو صفت عینان کی بنایا سوق کلام کا بالاصالۃ واسطے ثابت کرنے فتانی اور ساحری اور عقل ربائی دو چشم معشوق کی ہوئی کہ یہ بات میرے مقصود سے ہی اور رتبہ عالی رکھتی ہی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ معشوق کی دونون آنکھین اس جنس کی ہین کہ حقتعالی نے اونکو اپنی قدرت خاص اور اپنے حکم تکوین سے پیدا کیا اسواسطے کہ مادہ اونکو ایسی استعداد نتھی جنسے ایسی آنکھین پیدا ہوتین اور مصورہ قدرت کی القا ایسے نقش کا نہین رکھتی تھی اب دیکھو شریف مرتضے کو کہ کس جنگل مین پڑا ہی یہانسے شعر فہمی عالم بالا کی معلوم ہوتی ہی اور احتراز خلاف عدل تو اس صورت مین بھی بحسب ظاہر حاصل تھا اسواسطے کہ فتنہ اور ساحری کو منسوب بہ حقتعالی نہین کیا معشوق کی آنکھون کی طرف نسبت کی ہی جو کوئی ساحر اور فتان ہوا اوسکو ساحر اور فتان بنانا کسی شخص کے نزدیک خلاف عدل نہین ہی اگر خلاف عدل ہی بھی تو سحر اور فتنہ کرنا ہی اور اگر نظر دقیق سے دیکھین تو درصورت رفع کے بھی موافق معنی کے خلاف عدل کے ہی جو انکے اعتقاد مین ہی کسواسطے کہ کوئی شخص عقلا سے نہین کہتا ہی کہ شراب خالق اسکار کی ہی اور چشم معشوق کی خالق عشق و جنون کی عاشق کے دل مین اور موافق سمجھ شریف مرتضی کے چاہیے کہ خمر اور چشم معشوق بھی خالق بعض اعراض کے ہون کہ ایک قسم ہی موجودات عالم سے اور شریک خدا کے ہون باوصف اسکے کہ امامیہ بھی حیوانات مین اشتراک کرتے ہین نہ جمادات مین اور کلام شاعر کا معنی بر مبالغہ نہ ارادہ معنی حقیقی کا ہر چند یہ کلام شریف مرتضے کا یہان نقل کرنا اور اوسپر رد و قدح کرنا بظاہر فضول معلوم ہوتا ہی لیکن غرض ہماری آگاہ کرنا ہی ان بزرگون کی قوت دانشمندی اور دقیقہ فہمی پر کہ ایک بدوے کے شعر کے معنی مین کیسے دست بسر اور پا در گل ہوے ہین اور باوصف ان تقریرون کے جو ہنسی کھیل لڑکون اور بچون کے ہین تمام گروہ شیعہ امامیہ نے انکا علم الہدی لقب کیا ہی اور اپنے دین و ایمان کی بنیاد انکی مصلحت پر رکھی ہی درحقیقت یہ عقیدہ انکا لگا ہوا مجوسیون زندیق سے ہی کہ خالق شر و قبایح کا غیر یزدان کو جانتے ہین اور اوسکو شریک ہستی کا کرتے ہین ہان اتنا فرق ضرور ہی کہ مجوسی ایک سے زیادہ کو شریک نہین کرتے نہ اسپر اونکا اعتقاد ہی اور یہ ہر مور ضعیف اور ہر سگ اور خر ناپاک کو شریک قدرت جناب باری کا خلق اور ایجاد مین جانتے ہین معاذ اللہ من ذلک چنانچہ فرقہ مفوضہ جو شیعہ سے ہی اسبات کے قائل ہین کہ محمد صلعم اور علی رض خلقت دنیا مین خداے تعالے کے شریک ہین

جیسا کہ باب اول مین گذرا اور اسماعیلیہ مثل فلاسفہ کے قائل اسکے ہین کہ دنیا بواسطہ عقول عشرہ او رنفوس کے
پیدا ہوی لیکن انکی تقریر اور ہی خلاصہ اوسکا یہ کہ باریتعالی سے ایک عقل صادر ہوی کہ تام تھی اور کمالات اوسکے اوسکو
بالفعل حاصل تھے او رنفس صادر ہوا کہ تام نتھا اور کمالات اوسکے اوسکو بالفعل حاصل نتھے پس نفس کو اشتیاق تمام
وکمال وامنگیر حال ہوا کہ اپنی حرکت سے آپکو تام اور کمال کے رتبہ پر پونچاے اسواسطے عقل سے استفاضہ اس
صفت کا کرکے حرکت مین آیا اور حرکت بدون آلات کے نہین ہوسکتی تھی لہذا اجرام علویہ پیدا کیے یعنی آسمان اور
اونکو حرکت دوریہ سے تحرک کیا اوس حرکت کے توسط سے طبیعتین بسیط عنصریہ اور انکے توسط سے طبیعتین
بسیط مرکبات پیدا ہوئین کہ اصول مرکبات کے معدنیات اور نبات اور حیوان ہین اور افضل ان تینون مین حیوان
اور سب مین افضل انواع انسان سو یہ عقیدہ بھی انکا صریح خلاف کتاب اور عترت کے ہی خلاف خدا کے تعالے
یہ کقولہ تعالے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پیدا کیا اوسنے آسمانون
اور زمین کو چھ دن مین پھر چڑھگیا عرش پر اور فرمایا خَلَقَ لَکُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَاءِ
فَسَوّٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ یعنی پیدا کیا اوسنے واسطے تمھارے سب جو کچھ زمین مین ہی پھر چڑھگیا آسمان پر پھر
برابر کیا اونکو از روی سات آسمان کے اور فرمایا ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ کون ہی پیدا کرنیوالا سواے اللہ کے اور
فرمایا خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا اور عترت فلما روی الامامیۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ورواہ ابن ماجۃ ایضا من اہل السنۃ انہ قال قال اللہ تعالی انا خلقت الخلق وخلقت الخیر والشر
فطوبی لمن قدرت علی یدہ الخیر وویل لمن قدرت علی یدہ الشر یعنی ہرگاہ کہ روایت کی امامیہ نے ابن عباس
اور اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اوسکو ابن ماجہ نے بھی اہل سنت سے بیشک حال یہ ہی
کہ کہا اوسنے یہ کہ کہا اللہ تعالی نے مین نے پیدا کیا مخلوق کو اور پیدا کیا خیر اور شر کو بس خوشحال اوس شخص کا کہ مقدر کی
مین نے اوسکے ہاتھ پر خیر اور خرابی اوسکو جسکے ہاتھ پر مقدر کی بدی اور اگر اس روایت پر اس سبب سے اعتبار نکرین
کہ اہل سنت کی بھی مشارکت ہی تو کلینی نے روایت کی ہی کافی وغیرہ مین امامیہ یعنی معاویہ بن وہب نے ابی عبد اللہ
علیہ السلام سے انہ قال کان یقول مما اوحی اللہ تعالی الی موسی وانزل علیہ فی التوریۃ انی انا اللہ لا الہ الا
انا خلقت الخلق وخلقت الخیر واجریتہ علی یدی من احب فطوبی لمن اجریتہ علی یدیہ وانا اللہ لا الہ
الا انا خلقت الخلق وخلقت الشر واجریتہ علی یدی من ارید وویل لمن اجریتہ علی یدیہ الشر بیشک کہا اوسنے
کہ ابی عبد اللہ فرماتے تھے اوس چیز سے کہ وحی کی اللہ تعالی نے طرف موسی کے اور نازل کیا اونپر توریت مین بیشک

مین معبود خاص ہون نہین ہی کوئی معبود سوا میرے مین نے پیدا کیا مخلوق کو اور پیدا کیا خیر کو اور جاری کیا اوسکو جسکے ہاتھ سے چاہا بس خوشحال اوسکا کہ جسکے ہاتھ سے اوسکو یعنی خیر کو جاری کیا اور مین ہی ہون خاص نہین ہی کوئی معبود سوائے میرے مین ہی نے پیدا کیا مخلوق کو اور پیدا کیا بدی کو اور جاری کیا اوسکے ہاتھ سے جسکو ارادہ کیا اور خرابی ہی اوس شخص کو کہ جسکے ہاتھ سے بدی جاری کی و روی علی بن ابراہیم بن ہاشم ابو الحسن المفتی صاحب التفسیر عن عبد المومن بن القاسم الانصاری عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال ربنا عز و جل انا اللہ لا الہ الا انا خالق الخیر والشر و روی الکلینی ایضا عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر انہ قال ان فی بعض ما انزل اللہ تعالی فی کتبہ انی انا اللہ لا الہ الا انا خلقت الخیر والشر فطوبی لمن اجریت علی یدیہ الخیر و ویل لمن اجریت علی یدیہ الشر الی غیر ذلک عن الاخبار الصحاح المرویۃ فی کتبہم المعتبرۃ التی تعد منہا اصح الکتب ان روایتون مین حضرت ایمہ اس مضمون کو کتب سماوی اور کلام الہی سے نقل فرماتے ہین اور یہ سب فرقے امامیہ اور کیسانیہ چشم پوشی کر کے کہتے ہین کہ شر اور معاصی اور کفر اور فسق پیدا کیا ہوا ابلیس اور بنی آدم اور بنی جان کا ہی کاش اتنی ہی بات پر قناعت کرتے یہ تو تمامی خیرات اور طاعات اور خوبیون کو بھی اپنی طرف نسبت کرتے ہین اور خدائے تعالی کو ان کامون مین دخل نہین دیتے سبحانک ہذا بہتان عظیم پاک ہی تو یہ بہتان بڑا ہی اور انکے علما اور دانشمندون نے ان اخبارات کے تاویلون مین نہایت ہاتھ پاؤن مارے ہین لیکن اوس کنارے پر نہین پہنچے جو کنڈ مخالفت عترت سے نجات پا جائین اب بعض انکے محققین کا کلام نقل کرون تو لوگون کو بصیرت انکی خوش فہمی کی حاصل ہو کہتے ہین کہ مراد خیر سے وہ چیز ہی کہ مناسب طبع ہو اور شر سے وہ جو منافر طبیعت کے ہو نہ ایمان و کفر و طاعت و معصیت ہم کہتے ہین اول تو صریح باقی کلام رد کرتا ہی کہ فرمایا فطوبی لمن اجریت علی یدیہ الخیر و ویل لمن اجریت علی یدیہ الشر یہ خیر و شر لوگون کے ہاتھ سے کیونکر جاری ہوگی اور اگر جاری ہونا بھی تصور کیا جاے تو طوبی اور ویل کی اس خیر و شر مین کیا معنی ہونگے اگر کوئی عورت شکیلہ جمیلہ کسی کے گھر مین دیکھنے مین آئے اور طبیعت کو خوش اور ملایم معلوم ہو خدائے تعالے کے نزدیک صاحب خانہ کو حالت خوش کیون حاصل ہوگی اور اگر کوئی حبشی دیو صورت سرکار بادشاہی مین نظر پڑ جاے ویل و ہلاک خدا کے نزدیک اوس بادشاہ کو کیونکر نصیب ہوگی دوسرے یہ کہ گناہ دو قسم ہین ملائم طبع اور منافر طبع مثلا زنا کسی عورت صاحب جمال یا غنج و دلال کے ساتھ کہ ملائم طبع ہی اور لواطت کسی حبشی دیو صورت مکروہ شکل کے ساتھ منافر طبع ایسی ہی طاعات بھی ان دو قسم سے باہر نہونگے چنانچہ وضو اور غسل

ٹھنڈے پانی سے گرمی مین ملائم طبع ہی اور برف اور پالا جمنے کے دنون مین منافر طبع پس اس تفسیر خیر و شر سے کچھ فائدہ نہوا اور بالا سرای حاصل نہوی وہی معنی جو قبل اس تفسیر سے سمجھے جاتے تھے اب بھی سمجھے جاتے ہین اور وہی مشکل جو انکے قبل اس عنایت سے لاحق ہوی تھی اب بھی موجود ہی کسواسطے کہ مفہوم ان دو کلمونکا بیان کرنے والا طاعت اور معصیت اور کفر اور ایمان کا نہین ہی تا اسکے ارادے سے نفی اورون کے ارادے کی ہوجاے بلکہ اون سب سے عام تر اور ارادہ عام خود بلا شبہ مستلزم دخول خاص کا ہی یہ ہی خوش فہمی انکے علما اور دانشمندون کی **فائدہ** رئیس الفقہا اہل سنت ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہی کہ فرمایا

قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ہَلْ فَوَّضَ اللّٰہُ اَمْرًا اِلَی الْعِبَادِ فَقَالَ اللّٰہُ اَجَلُّ مِنْ اَنْ یُفَوِّضَ الرُّبُوْبِیَّۃَ اِلَی الْعِبَادِ فَقُلْتُ ہَلْ جَبَرَہُمْ عَلٰی ذٰلِکَ فَقَالَ اللّٰہُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ یَّجْبُرَہُمْ عَلٰی ذٰلِکَ فَقُلْتُ فَکَیْفَ ذٰلِکَ فَقَالَ بَیْنَ بَیْنَ لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِیْضَ وَلَا کُرْہَ وَلَا تَسْلِیْطَ

فرمایا ابو حنیفہ نے پوچھا مین نے ابی عبد اللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے ای فرزند رسول اللہ کے آیا حوالے کیا ہی کام خدا نے بندونکو فرمایا اللہ تعالی بزرگتر ہی اسبات سے کہ ربوبیت حوالے بندون کے کرے وہ تعالی پھر مین نے پوچھا آیا مجبور کیا ہی اونکو اوس کام مین کہا خدا عادل تر ہی اسبات سے کہ اونکو وہ مجبور کرے اوسکام پر پھر مین نے کہا کہ بھلا پھر کیا حال ہی فرمایا بین بین ہی نہ زبردستی ہی نہ حوالہ نہ اختیار رہی نہ بے مرضی نہ بہ آمادگی اسی روایت پر اہل سنت نے بنیاد اپنے مذہب کی قائم کی ہی اور نہ پیدا ہونے مین بندون سے اور ثابت کرنے کسب مین انکے واسطے مطابق ارشاد حضرت صادق کے اعتقاد رکھتے ہین آب بعینہا اسی روایت کو شیعہ اثنا عشریہ کی کتابون سے سنا چاہیے تا جھوٹ سچ انکا اہل سنت پر ظاہر ہو رَوَی مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْکُلَیْنِیُّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِیْضَ وَلٰکِنْ اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ وَرَوَی الْکُلَیْنِیُّ اَیْضًا عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَرَوَی الْکُلَیْنِیُّ اَیْضًا عَنْ اَبِی الْحَسَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الرِّضَا نَحْوَہٗ روایت کی محمد بن یعقوب کلینی نے ابی عبد اللہ سے بیشک حال یہ ہی کہ فرمایا اونھون نے نہ جبر ہی نہ حوالہ لیکن ایک امر ہی ان دونون کے بیچمین اور ایسی ہی روایت کی کلینی نے ابی عبد اللہ سے اور ایسے ہی ابی حسن محمد بن رضا سے ان روایتون صریح مین بھی کہ موافق عقیدہ اہل سنت کے ہین علما انکے درپے تاویل ہوے ہین اور کہتے ہین مراد بین امرین سے پیدا کرنا قوت و قدرت اور جما دینا فعل پر ہی نہ دخل ایجاد فعل مین اور اتنا نہین سمجھتے کہ سائل کا سوال کس بات کا تھا اور اونکے جواب کو یہ کہان کھینچے لیے جاتے ہین سوال حوالہ کرنے اور دینے قدرت اور قوت پیدائش فعل کا کرتا ہی کون عاقل ہی جو صریح

باطل کرے اگر بحث اور جھگڑا ہی تو پیدا اُسی فعل مین ہی پس جواب حضرات ایمہ کو اس توجیہ مین اپنے خود ایک کلام لغو بتاتے ہین معاذ اللہ من ذلک اور اسکے ساتھ یہ بھی ہی کہ اگر اس تفویض کی نفی کیجاے تو بھی علت بحث و غرض سے خالی نہین اور وہی بات پھر سامنے موجود کہ اَللّٰہُ اَعْدَلُ مِنْ ذٰلِکَ فرمایا ظاہر ہی کہ اگر کوئی شخص اپنے دشمن کو جو ارادہ اوسکے قتل کا رکھتا ہی طوق زنجیر کر کے کسی حجرہ مین بند کرے اور دوسرا آدمی اوسکا طوق و زنجیر دور کر کے دروازہ حجرہ کا کھولدے اور ایک چھری بھی اوسکے ہاتھ مین دیدے اور ایک غلام بھی اپنا اوسکی مدد کو تعین کر دے اور پہلے آدمی کے قتل پر اسکو تحریص کرے پس اسکلام مین اس شخص ثانی کا صریح ظلم شخص اول پر ہوگا اور ان سب باتون کو بھی جانے دو جب بھی تو اہل سنت کے ہاتھ مین روایتین صریح شیعون کی کتابون سے موجود ہین کہ مادہ تاویل کو جڑ بنیاد سے نکالے پھینکے دیتی ہین اونمین سے ایک روایت صاحب فصول کی ہی جو امامیہ سے ہی اور فصول مین نقل کی ہی اور صحیح ٹھہرایا ہی عَنْ اِبْرَاھِیْمَ ابْنِ عَیَّاشٍ اَنَّہٗ قَالَ سَاَلَ رَجُلُ الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلَامُ اَیُکَلِّفُ اللّٰہُ الْعِبَادَ مَا لَا یُطِیْقُوْنَ فَقَالَ ھُوَ اَعْدَلُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَیَقْدِرُوْنَ عَلَی الْفِعْلِ کَمَا یُرِیْدُوْنَ قَالَ ھُمْ اَعْجَزُ مِنْ ذٰلِکَ ابراہیم بن عیاش سے روایت ہی بیشک حال یہ ہی کہا اوسنے پوچھا ایک شخص نے امام رضا علیہ السلام سے کیا تکلیف دیتا ہی اللہ بندون کو جسکی وہ طاقت نہین رکھتے سو فرمایا کہ وہ بڑا عادل ہی اس سے کہا سائل نے کہ بندے قادر ہین اپنے فعل پر جیسا کہ چاہین فرمایا وہ اس سے عاجز تر ہین اس حدیث مین صریح نفی قدرت کی فرمائی اور اونھین روایتون سے روایت نثر الدرر کی ہی سَاَلَ الْفَضْلُ بْنُ سَھْلٍ عَلِیَّ بْنَ مُوْسَی الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی مَجْلِسِ الْمَامُوْنِ فَقَالَ یَا اَبَا الْحَسَنِ الْخَلْقُ مُجْبَرُوْنَ قَالَ اَللّٰہُ اَعْدَلُ اَنْ یُّجْبِرَ ثُمَّ یُعَذِّبَ قَالَ فَمُطْلَقُوْنَ قَالَ اللّٰہُ اَحْکَمُ مِنْ اَنْ یُّھْمِلَ عَبْدَہٗ وَیَکِلَہٗ اِلٰی نَفْسِہٖ پوچھا فضل بن سہل نے علی بن موسی رضا علیہ السلام سے مامون رشید کی مجلس مین سو کہا اے ابو الحسن خلق مجبور ہین فرمایا اللہ تعالی نہایت عادل ہی اس سے کہ جبر کرے پھر عذاب کرے پوچھا پھر کیا اپنے اختیار مین ہین فرمایا خدا بڑا حاکم ہی اس بات سے کہ مہمل چھوڑ دے اپنے بندے کو بطور اپنے نفس کے افسوس انکے دانشمند ایک ذرہ بھی عقل سلیم کو کام نہین لاتے اور نظر غور سے نہین دیکھتے ہین کہ بدہی قدرت دیکے پھر عذاب کرنا ظلم ہی یا نہین اور فعل پیدا کرنے اور قدرت فعل کے پیدا کرنے مین کچھ فرق ہی یا نہین اگر کوئی بہ یقین جانتا ہی کہ زید دشمن عمرو کا ہی اور مصمم ارادہ اوسکے مار ڈالنے کا رکھتا ہی اور اس کام کے لیے ایک ہتیار چاہتا ہی مگر ملتا نہین اگر تلوار یا چھری ملجاے تو بیشک مار ڈالے ان سب باتون کو جان کے ایک تلوار اوسکو دیدی کہ اوسنے عمرو کو مار ڈالا بیشک عمرو کے حق مین اسنے ظلم صریح کیا جب مخالفت انکے عقیدے کی حضرات ایمہ کے

عقیدے سے از روی کتب معتبرہ ناصبین کے ایسی ثابت ہوی کہ اس سے زیادہ اور کیا ہوگی پس وہ لقب اور خطاب کہ حضور حضرات سے بسبب اس مخالفت کے انکو عنایت ہوے ہین وہ بھی انکے کتب معتبرہ سے سننا چاہیے اور ایک دو روایت اور بھی کلام ارشاد التیام حضرات سے بنظر مزید تصریح بجالانا ضرور ہی روی محمّد بن بابویہ القمی فی کتاب التوحید باسناد صحیح عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ ارادوا ان یصفوا اللہ بعدلہ فاخرجوہ من سلطانہ وفیہم نزلت ہذہ الآیۃ یوم یسحبون فی النار علی وجوہہم ذوقوا مس سقر انا کل شیٔ خلقناہ بقدر روایت کی محمد بن بابویہ قمی نے کتاب توحید مین باسناد صحیح ابی عبد اللہ عم سے بیشک حال یہ ہی کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہین چاہتے ہین کہ وصف کرین خدا کا عدل کے ساتھ پس خارج کیا اونھون نے اوسکو یعنی اللہ تعالی کو حکومت سے اور انکے حقمین نازل ہوی یہ آیت جسدن کہ کھدیڑے جاوینگے وہ منھہ کے بل دوزخ مین کہینگے ہم اب چکھو عذاب دوزخکا ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہی اندازے سے وروی الکلینی عن ابی بصیر قال قلت لابی عبد اللہ شاء واراد وقدر وقضی قال نعم قلت واحب قال لا روایت کی کلینی نے ابن بصیر سے کہا کہا مین نے ابی عبد اللہ سے کہ خدا ے تعالی نے چاہا اور ارادہ کیا اور مقدر کیا اور جاری کیا فرمایا ہان پھر مین نے کہا کہ اچھا بھی جانا فرمایا نہین **عقیدہ بست ونہم** یہ کہ بندے کو اتصال مکانی اور قرب جسمانی خداے تعالی سے ممکن نہین اور قرب جو یہان خیال کیا جاتا ہی وہ درجہ اور منزلت اور رضامندی اور خوشنودی ہی اس سے زیادہ نہین چنانچہ یہ مذہب اہل سنت کا ہی اور اخبار صحیحہ مین جو عترت طاہرہ سے بروایات شیعہ روایت کی گئین گذرا نفی مکان اور اس اتصال کی اونھون نے کی ہی لیکن اکثر فرقے امامیہ کے قرب مکانی اور ظاہری کے قائل ہین اور معراج کو ایسا قیاس کرتے ہین جیسے کسی کی کسی سے ملاقات جسمانی ہوتی ہے روی ابن بابویہ فی کتاب المعراج عن عمران بن اعین عن ابی جعفر علیہ السلام انہ قال فی تفسیر قولہ تعالی ثم دنی فتدلی ادنی اللہ عز وجل نبیہ فلم یکن بینہ وبین نبیہ الا قفص من لؤلؤ فیہ فراش یتلالؤ من ذھب فاراہ صورۃ فقیل یا محمد اتعرف ہذہ الصورۃ قال نعم ہذہ صورۃ علی بن ابی طالب روایت کی بابویہ نے کتاب معراج مین عمران بن اعین اور اوسنے جعفر علیہ السلام سے بیشک شان یہ ہی کہا اوسنے تفسیر مین اس قول خداے تعالی کے جو فرمایا خداے تعالی نے دنا فتدلی یعنی نزدیک کیا اللہ عز وجل نے اپنے نبی کو سو نتھا درمیان خداے تعالی اور نبی کے مگر ایک پنجرہ اور اوسمین ایک فرش تھا چمکتا ہوا سونے کا پھر دکھائی نبی کو ایک صورت پھر کہا گیا اے محمد پہچانتے ہو اس صورت کو کہا ہان یہ صورت علی بن ابی طالب کی ہی

عقیدۂ بست و دوم یہ کہ حق تعالیٰ کو دیکھین گے اور مومنین اوسکے دیدار سے آخرت مین مشرف ہونگے کافر اور منافق اس نعمت سے محروم رہین گے اور یہی مذہب اہل سنت کا ہی لیکن تمام فرقے شیعہ کے سوائے مجسمہ متفق ہین انکار رویت پر اور کہتے ہین کہ اوسکو کوئی نہین دیکھسکتا یہ عقیدہ بھی انکا مخالف کتاب اور عترت کے ہی لیکن کتاب جیسے فرمایا خداے تعالیٰ نے وُجُوہٌ یَّومَئِذٍ نَاضِرَۃٌ اِلیٰ رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ بہت منہ ہونگے آج کے دن تروتازہ اپنے پروردگار کیطرف دیکھتے اور کفار کے حقمین فرمایا کَلَّا اِنَّھُم عَن رَّبِّھِم یَومَئِذٍ لَّمَحجُوبُونَ قسم ہی کہ بیشک وہ اس دن مین پروردگار اپنے سے حجاب کیے گئے ہین بس معلوم ہوا کہ مومن کیواسطے حجاب نہوگا اور فرمایا اِنَّ الَّذِینَ یَشتَرُونَ بِعَھدِ اللّٰہِ وَاَیمَانِھِم ثَمَنًا قَلِیلًا اُولٰئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُم فِی الاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنظُرُ اِلَیھِم یَومَ القِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیھِم وَلَھُم عَذَابٌ اَلِیمٌ بیشک وہ لوگ جو خریدی کرتے ہین اللہ کے قول اور قسمون کی تھوڑی قیمت سے وہ وہ لوگ ہین کہ اونکے لیے کوئی حصہ نہین ہی آخرت مین اور نہ کلام کریگا اونسے اللہ اور نہ دیکھیگا اونکی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا اونکو اور اونکے لیے ہی عذاب دُکھ دینے والا بس معلوم ہوا کہ صالحون کو نظر اور کلام بھی خداے تعالیٰ کے ساتھ ہوگا سواے اسکے اور آیتین پہلے بھی باب دوم مین گذرا کہ نفی رویت مین دستاویز انکی سواے اسکے کہ بعید جاننا اور قیاس غائب کا حاضر پر کرنا اور شبہہ کرنا عادیات کا بدیہیات سے اور کچھہ نہین ہی اور کمال بے ادبی ہی کہ آیات قرآنی کو بمجرد بعید جانے اپنی عقل ناقص کی تاویل کیجاے اور ظاہر سے پھیر دیا جاے اور اوسکے معنی مین غور وفکر نکیجائے اور یہ آیت لَا تُدرِکُہُ الاَبصَارُ یعنی درک نہین کرسکتی ہین اوسکو بینائیان نفی ادراک کی ہی جو بمعنی دریافت کے ہی نہ رویت کے اور ادراک اور چیز ہی اور رویت اور چیز پس معنی آیت کے یہ ہین کہ طریق دریافت حق سبحانہ وتعالیٰ استعمال حاسہ بصر کا نہین ہی بلکہ طریق دریافت عقل وتامل کا ہی اور بالفرض اگر ادراک نفی رویت کی ہی تو بنابر عادت کے ہی ظاہر ہی کہ دیکھنا خداے تعالیٰ کا ایک عادت والی بات نہین ہی جو کوئی چاہے دیکھلے جبتک وہ آپکو ندکھاے کوئی اوسکو نہین دیکھہ سکتا اور نفی عادت والی چیزون کی مطلق اور بدون کسی قید لگانیکے کلام الٰہی مین واقع ہی جیسے فرمایا اِنَّہٗ یَرٰکُم ھُوَ وَقَبِیلُہٗ مِن حَیثُ لَا تَرَونَھُم بیشک وہ دیکھتا ہی تمکو اور اوسکو اور اوسکے کنبے اس حیثیت سے کہ نہین دیکھتے ہو تم اونکو آپ باتفاق جن اور شیاطین کا دیکھنا خرق عادت سے ہوتا ہی اسیواسطے فرشتون کے دیکھنے کی کہ کفار درخواست کرتے تھے اسکو عظیم اور بعید جانا ہی باوصف اسکے انبیا اور صلحا اور مومنین بھی اونکو دیکھتے تھے اور عترت سو اوپر گذری روایت ابن بابویہ کی جو ابی بصیر سے کی ہی قَالَ سَاَلتُ اَبَا عَبدِ اللّٰہِ

فقلت اخبرنی عن اللہ عزوجل ہل یراہ المومنون یوم القیامۃ قال نعم الیٰ غیر ذلک من الاخبار کہا پوچھا مین
ابوعبداللہ کو سو کہا مین نے خبر دے مجکو اللہ عزوجل سے کیا دیکھینگے اوسکو مومن قیامت کے دن کہا ہان سواے
اس حدیث کے اور حدیثون تک آور طرفہ یہ کہ رویت کو کلام آلہی اور ایمہ مین حاصل ہوجانے علم یقینی پر قیاس کرتے ہین
اور حال یہ کہ کتاب اللہ مین لفظ نظر متعدی بالی واقع ہی کہ جسپر ہرگز سوای رویت حقیقی کے احتمال نہین ہوتا اور
کلام ایمہ مین لفظ رویت کا جواب سائلون مین رویت قیامت سے ہی آور حصول علم یقینی سے کوئی سوال ہی کیون کرتا
اور خصوصیت حصول علم یقینی کی روز قیامت پر کیا ہی مگر دنیا مین کیا مومنین کو علم یقینی اوسکی ذات وصفات کا حاصل
نہین ہی اہل سنت کے نزدیک خود حاصل کرنا علم یقینی اوسکی ذات وصفات کا ضروریات ایمان سے ہی اگرچہ شیعہ کو حاصل نہو
اور بحکم المرء یقیس علیٰ نفسہ یعنی آدمی اپنے اوپر ہر کسیکو قیاس کرتا ہی اور ونکے حق مین بھی یہ گمان فاسد رکھتے ہون تو کیا عجب

باب ششم در بحث نبوت وایمان بانبیا علیہم الصلوات والسلام

سابق گذرا کہ امامیہ کے نزدیک مکلف کرنا بندونکا امر ونہی کے ساتھ خداے تعالی پر واجبات سے ہی اور
ظاہر کہ تکلیف بدون پیدا کرنے انبیاکے نہین ہوتی ہی بس پیدا کرنا انبیا کابھی انکے نزدیک ذمے خداے تعالی کے
واجب ہوا اور اس عقیدے مین جیسے خلل اور فسادہین ظاہر اور ہویدا ہین کسواسطے کہ کوئی چیز خداے تعالی پر واجب نہین
اور مرتبہ الوہیت اور ربوبیت کا شایان اسکے نہین البتہ تکلیف دینا اور پیغمبرون کا پیدا کرنا یہ ضرور واقع ہوتا ہی
لیکن یہ محض بمقتضاے کرم اور فضل کے ہی اگر کرے عنایت ہی اور اگر نکرے شکایت کیا ہی اور یہی مذہب اہل سنت کا
اور اگر پیدا کرنا پیغمبرونکا واجب ہوتا اللہ تعالی بہت سی آیتین اسباب مین نازل کرکے مقام امتنان اور احسان کے
بیان مین مذکور نہ فرماتا کسواسطے کہ واجب کا ادا کرنا موجب احسان کا نہین ہوتا ہی جیساکہ فرمایا لقد منّ اللہ
علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا ہر آیۃ بتحقیق احسان کیا اللہ نے مومنین پر اسبات کا کہ پیدا کیا اوسنے اونمین
پیغمبرون کو اور حضرت ابراہیم دعا پیدا کرنے رسول کی نکرتے اپنی اولاد کے حقمین کسواسطے کہ جب ایک شی کا واقع ہونا
خود ہی واجب ہو رہا ہی پھر اوسکی دعا بیمعنے ہی جیساکہ اللہ تعالی حضرت خلیل صلوات اللہ کی حکایت مین فرماتا ہی ربنا
وابعث فیہم رسولا منہم یعنی پروردگار میرے پیدا کر اونمین کوئی رسول اونسے اب جاننا چاہیے کہ امامیہ کے نزدیک
یون ہی کہ کوئی زمانہ نبی یا نبی کے وصی سے جو قایم مقام اوسکے ہو خالی ہونا نہین چاہیے اور نبی یا وصی کے پیدا کرنے کو
خداے تعالی کے ذمے واجب جانتے ہین آور جو شیعہ کہ اسماعیلیہ سے ہین نبی اور وصی دونونکا ہونا ایکزمانے مین
واجب جانتے ہین چنانچہ باب اول مین جہان ذکر انکے مذہب کا کیا ہی گذرا آور مفضلیہ اور عجلیہ ہر زمانے مین پیدا ہونا

نبی کا واجب جانتے ہین اور نبوت کا منقطع ہونا نہین سمجھتے چنانچہ یہ بھی گذرا اور اہل سنت ان سب سے کسی چیز کو
واجب نہین جانتے یہ عقیدہ بھی شیعہ کا مخالف کتاب و عترت کے ہی لیکن کتاب پس بہت آیتین دلالت کرتی ہین
اوس زمانے فترت پر جو خالی نبوت اور آثار نبوت سے ہی اور بہت آیتین ایسی ہین جو دلالت کرتی ہین ختم نبوت پر
جیسے قرآن مجید مین ہی وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ لیکن محمد رسول اللہ کا ہی اور ختم کرنیوالا نبیون کا اور
یوحنا کی انجیل صحاح چودھوین مین قَالَ عِیْسٰی لِلْحَوَارِیِّیْنَ وَاَطْلُبُ لَکُمْ مِنْ اَبِیْ یُنْعِمُ وَیُعْطِیْکُمْ فَارْقَلِیْطَ لِیَکُوْنَ
مَعَکُمْ دَائِمًا اِلَی الْاَبَدِ فرمایا حضرت عیسے نے حواریون سے اور مین مانگونگا اپنے باپ سے تمھارے واسطے
تو بخشے اور عطا کرے تمکو فارقلیط تا رہے تمھارے ساتھ ہمیشہ ابد تک اور فارقلیط لغت عبرانی مین بمعنی روح حق
اور یقین کے ہی اور نام لقبی ہمارے پیغمبر صلعم کا اور ایک جماعت جو یہود اور نصاریٰ سے مسلمان ہوے ہین اونھون نے
اسبات پر گواہی دی ہی اور نیز ابو علی یحیی بن عیسی بن جزلۃ الطبیب صاحب کتاب تقویم اور منہاج جو طب مین ہین
کہ در اصل نصرانی تھا اور مسلمان ہوا اور ایک کتاب رد نصاریٰ مین لکھی ہی بہت آیتین توریت کی اور عبارت انجیل کی
ہمارے پیغمبر کی نعت اور نیز اونکے ظہور کی خبر مین جو اونسے پڑھی تھین لایا ہی اور اوس کتاب مین اونکا ذکر کیا ہی اور خیال
ایمہ اسمعقدے مین حد سے زیادہ ہین کہ بیان نہین ہو سکتے امامیہ سمعقدے مین بھی اسی بات پر تمسک کیے ہوے ہین کہ
لطف واجب ہی پس یہ معاملہ بھی داخل لطف ہی چنانچہ فساد اس اصل کا سابق گذرا اوسکے توڑنے کی حاجت نہین اور
اسماعیلیہ اس مسئلے مین نکات شعریہ مسروقہ کے ساتھ جو فلاسفہ سے چرائے ہین تمسک کرتے ہین اور کہتے ہین جیسے
عالم علوی مین ایک عقل ہی کامل کلی اور ایک نفس ہی ناقصہ کلیہ کہ جس سے سب ہونیوالی چیزین ہوئین جیسا کہ بیان
اوپر گذرا ایسے ہی چاہیے کہ عالم سفلی مین بھی کوئی عقل ہو کامل کلی اور نفس ہو ناقص کلی پس رسول کی نسبت شرع
مقرر کرنے مین ایسی ہی جیسے عقل کامل کی ہی پیدائش عالم مین اور نسبت وصی کی اسی مقرر کرنے مین ایسی ہی جیسے نفس ناقصہ
کلیہ کی ہی ایجاد مین اور جیسے حرکت افلاک کی موافق حرکت دینے عقل اور نفس کے ہی حرکت نفوس انسانیہ کی بھی طرف
نجات اور کامل کرنے درجون کے موافق حرکت دینے رسول اور اوسکے وصی کے ہی اسی قیاس پر ہر وقت اور ہر زمانے مین
یہ دو خلیفہ عقل و نفس عالم سفلی مین ہمیشہ موجود رہتے ہین اور عاقل خوب جانتا ہی کہ یہ بالکل خرافات اوہام اور مزخرفات
طبیعہ کے خام ہین اپنے دل سے پیدا کیے ہین ورنہ عقل و نفس کا عالم علوی مین ہونا کب ثابت ہی اور کسنے مانا ہی
پھر عالم سفلی کو اوس بات پر جو عالم علوی مین ہی شامل کرنا کب واجب اور لازم ہی اور حضرت امیر المومنین سے صفت
درود مین متواتر شیعون کی کتابون مین یہ عبارت موجود اَللّٰھُمَّ دَاحِیَ الْمَدْحُوَّاتِ وَدَاعِمَ الْمَسْمُوْکَاتِ اجعل

شَرَائِفَ صَلَوٰتِکَ وَنَوَامِیْ بَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ یا رخدایا برابر کرنے والے زمین کے
اور بے ستون ستون دینے والے بلندیون کے کرا پنی بہترین رحمتون اور افضل ترین برکتون کو محمد اپنے بندے پر
اور اپنے رسول پر کہ ختم کرنے والا اوس چیز کا ہی جو پہلے سے تھی اور بعض خطبون مین بھی جو شیعہ کے نزدیک متواتر ہین
وارد ہوا اَرْسَلَهُ عَلٰی فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَطُوْلِ هَجْعَةٍ بَیْنَ الْاُمَمِ اِلٰی اَنْ قَالَ وَاَمِیْنُ وَحْیِهٖ وَخَاتِمُ رُسُلِهٖ وَبَشِیْرُ
رَحْمَتِهٖ وَنَذِیْرُ نِقْمَتِهٖ بھیجا اونکو بعد سقط ہونیکے پیغمبرون سے اور دیر تک رہجانے غفلت کے امتون مین یہانتک کہ
کہا اونھون نے امانت اور حکم خدا سے اور خاتم اوسکے پیغمبرون کے اور بشارت دینے والے خدا کی رحمت سے اور
ڈرانے والے اوسکے عذاب سے اس خطبے سے جیسا کہ ختم نبوت ثابت ہوتا ہی وقوع فترت بھی ثابت ہوتا ہی اور
معنی فترت کے یہی کہ نہ نبی ہو نہ قائم مقام اوسکا اور اگر فترت کے معنی مین محض نہونا نبی کا منظور رکھین تو لازم
آئیگا کہ زمانہ حضرت امیر رضہ کا بھی بعد زمانہ آنحضرت صلعم کے زمانہ فترت کا ٹھہرے **عقیدۂ دوم** یہ کہ انبیا سارے
مخلوق مین بہتر ہین اور سوا نبی کے اور کوئی برابر نبی کے قرب و منزلت مین عنداللہ نہین ہوسکتا نہ کہ نبی سے
کوئی افضل ہوجاے کہ تمام فریق اہل اسلام کا یہی مذہب ہی سوا امامیہ کے کہ انکو اس مسئلے مین بہت خرخشے ہین
مگر اتنی بات پر سب متفق ہین کہ حضرت امیر رضہ سوا انبیاے اولوالعزم کے سب سے افضل ہین لیکن پیغمبر آخر زمان سے
افضل نہین ہین بعض نے انھین سے اولوالعزمون کے حق مین توقف کیا ہی ان ہی متوقفین سے ابن مطہر حلی بھی ہی
بعضے حضرت امیر رضہ کو انکے برابر جانتے ہین زیدیہ نے اس عقدے مین بہت ہی برادر امامیہ پر کیا ہی اور روایتین
متواترہ انکی اسپر نص کرتی ہین مَنْ قَالَ اِنَّ اِمَامًا مِّنَ الْاَئِمَّةِ اَفْضَلُ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ فَهُوَ هَالِكٌ یعنے کہا کہ بیشک
ایک امام امامون سے افضل انبیا سے ہی سو وہ ہلاک ہونیوالا ہی اور ائمہ ثلاثہ یعنی حضرت امیر رضہ اور سبطین سے
اپنی کتابون مین نقل کی ہی اہل سنت کو ثبوت اس مطلب کیواسطے حاجت اقوال عترت کی نہین ہی لیکن جو اس
رسالے مین التزام اسباب کا ہی کہ کتب امامیہ کے بھی روایتین لکھتے ہین اسواسطے کچھ تھوڑا سا لکھا جاتا ہے
رَوَی الْکُلَیْنِیُّ عَنْ هِشَامِ الْاَحْوَلِ عَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ اَفْضَلُ مِنَ الْاَئِمَّةِ وَاِنَّ مَنْ قَالَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ
ضَالٌّ روایت کی کلینی نے ہشام احول بن زید بن علی سے بیشک انبیا افضل ہین امامون سے اور بیشک جسنے کہا
سوا اسکے سو وہ گمراہ ہی وَرَوَی ابْنُ بَابَوَیْهِ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَا یَنُصُّ عَلٰی اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ اَحَبُّ اِلَی
اللّٰهِ مِنْ عَلِیٍّ کَمَا یَجِیْءُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی روایت کی ابن بابویہ نے صادق علیہ السلام سے جو کچھ تصریح کی گئی ہی اسبات پر کہ بیشک نبیا
محبوب ترین خدا تعالی کے سے علی رضہ سے جیسا کہ آتا ہی انشاءاللہ تعالی لیکن مخالفت اس عقیدے کی

کتاب اللہ سے اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہی کسواسطے کہ تمام قرآن دلالت کرتا ہی انکے برگزیدہ اور چیدہ
ہونے پر سارے جہان سے اور عقل بھی صریح اسبات کو بتاتی ہی کہ نبی کو واجب الاطاعت کرنا اور وحی اوسکی طرف
بھیجنا اور اوسکو مختار امر و نہی کا کرنا اور حاکم مطلق ٹھہرانا اور امام کو نائب اور تابع اوسکا بنانا بغیر فضیلت نبی کے امام پر
کب ہوسکتا ہی اور جب یہ بات ہر نبی کے حقمین موجود ہی ہر امام کے حق مین مفقود یعنی کوئی امام کسی نبی سے افضل
نہین ہوسکتا اور حال یہ کہ مذہب امامیہ کا تمام اماموں کے حق مین یہی ہی کہ تمام انبیا سے افضل ہین اور تقدیم نبیون کی
فسیقون اور شہیدون اور صالحون پر نصوص قرآنی سے جابجا ثابت ہی جو فساد اس عقیدے پر دلالت کرتے ہین
اور ہمیشہ قاعدہ امامیہ کا یہی ہی کہ فروع مین اسقدر مبالغہ اور غلو کرتے ہین کہ اصول کو کوٹ پوٹ کر دیتے ہین چنانچہ
الٰہیات مین ایسی جانب داری بندون کا لحاظ رکھا ہی کہ قائل وجوب صلح اور وجوب لطف کے ہوے ہین اور افعال
بندون اور شرور و قبائح کے پیدا ہونے کی نسبت جو بندون سے ظہور کرتی ہین بندون کیطرف کی ہی اور مرتبۂ ربوبیت
اور الٰہیت کو گڈبڈ کر دیا ہی اور توحید باریتعالی اور عام قدرت کو اوسکی اور اوسکی بے نیازی کو اوسکے عدل سے باطل کیا ہی
ایسی ہی امامت کی شرطون مین کہ بالاتفاق نیابت نبوت کی ہی اور فروع اوسکی اماموں کی مدح اور مناقب مین یہانتک
افراطکی ہی کہ منصب نبوت کو ذلیل اور حقیر کر دیا ہی اور ستایش جناب امیر رض اور اونکی اولاد پاک مین کہ یہ بھی ایک شعبہ ہی
ایمان اور شریعت کے شعبون سے اسقدر غلو کیا ہی کہ ایمان جو انبیا کے ساتھ رکھتے تھے وہ بھی ہاتھ سے کھو بیٹھے اور تحقیر
و تذلیل انبیا کی انپر لازم ہوئی حالانکہ آپ ہی کہتے ہین کہ امامت نیابت نبوت کی ہی پس خوب ظاہر ہی کہ مرتبہ نائب کا مرتبہ
اصل کو نہین پونچھتا نہ اوس سے اوپر ہوسکتا ہی اور جسپر انکو دستاویز ہی وہ چند شبہات ہین جو چند اخبار سے انکو پیدا
ہوے ہین کہ پیشوا انکے دفترون مین لکھگئے ہین اور اونکے بموجب حکم کرگئے ہین چنانچہ اول مین ان روایتون اور حال انکے
رجال کا اور کیفیت حکم او صحت اخبار کی جو انکے علما سے صادر ہوئی ہی ناظرین اس رسلے کو مفصل معلوم ہوا ہی دوسرے
اوسکے ساتھ حجت کرنا اور اوسکو حجت مین لانا موافق قاعدۂ اصولیہ کے ٹھیک نہین ہوتا کسواسطے کہ باجماع قطعی
قبل ظہور مخالف کے معارض ہین پس قول بظاہر اون روایتون کے روا نہین ہی بلکہ تاویل کرنا چاہیے اور اور
روایتون کے ساتھ بھی معارض ہین مثل روایتون کلینی کے جو زید بن علی سے کی ہی اور ابن بابویہ کی جو صادق سے ہی
اور خبر واحد اگر باہم معارض ہو تو ظنی ہی اور اصول اعتقادیات مین اوسکو سند اور دستاویز نہین سمجھنا چاہیے
بلکہ محققین شیعہ امامیہ کے نزدیک کہ ابن زہرہ اور ابن ادریس اور ابن البراج اور شریف مرتضی ہین اور اور
اکثر قدما انکے اوسکو قابل احتجاج نہین جانتے اور متاخرین نے بھی اسی مذہب کو اختیار کیا ہی اسیواسطے اخبار احاد کو

دلائل مین شمار نہین کیا ہی بلکہ رد اُسکا واجب جانا ہی خصوصًا اُن باتون مین جو اعتقادی ہین قَالَ ابْنُ الْمُطَهَّرِ
الْحِلِّيُّ فِيْ مَبَادِي الْوُصُوْلِ اِلٰى عِلْمِ الْاُصُوْلِ اِنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ اِذَا اقْتَضٰى عِلْمًا وَلَمْ يُوْجَدْ فِي الْاَدِلَّةِ الْقَاطِعَةِ
مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ وَجَبَ رَدُّهٗ کہا ابن مطہر حلی نے کتاب مبادی الوصول الی علم الاصول مین بیشک خبر واحد جب مقتضی ہو
کسی اعتقاد کو اور اُسکے لیے دلیلین نپائی جائین کہ جن سے وہ اعتقاد اختیار کیا جا تو واجب ہی رد کرنا اُسکا اور ظاہر ہی کہ
مضمون ان روایتون کا دلائل قطعیہ مین موجود نہین ہی بلکہ خلاف اُسکے موجود ہی اور قطع نظر اسکے وہ روایتین دلالت
مدعا پر بھی نہین کرتین چنانچہ بطور نمونہ اُن شبہات در روایات سے نقل کرتے ہین اور اُن روایتون کے دلالت کے وجہ مین جو
اخفا انکے مدعا مین ہی اُسکو بیان کرتے ہین **اول** یہ کہ ایمہ علم مین انبیا سے افضل تھے پس مرتبے مین بھی افضل ہونگے کسواسطے
کہ خدا تعالی فرماتا ہی قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ کہہ تو نہین برابر ہوتے ہین وہ لوگ کہ جانتے
ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے ہین وَقَدْ رَوَى الرَّاوَنْدِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ اُولِي الْعَزْمِ
مِنَ الرُّسُلِ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ بِالْعِلْمِ وَوَرَّثَنَا عِلْمَهُمْ وَفَضَّلَنَا عَلَيْهِمْ وَعَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا
يَعْلَمُوْنَ وَعَلَّمَنَا عِلْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَلَى قَوْلَهٗ تَعَالٰى بیشک روایت کی راوندی نے ابی عبداللہ
علیہ السلام سے فرمایا بیشک فضیلت دی اللہ تعالی نے اولوالعزمون کو جو رسولون سے ہین اور نبیون پر بسبب علم کے
اور میراث دی ہمکو علم اولوالعزمون کی اور فضیلت دی ہمکو انبیا پر اور سکھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ چیز
کہ نہین جانتے تھے انبیا اور تعلیم دیا ہمکو علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پڑھا فرمایا ہوا خدای تعالی کا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي
الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ جواب اِس شبہے کا یہ ہی کہ یہ خبر اُس صورت مین کہ پہلے صحت اسکی مان لیجاے تو دلالت
کرتی ہی اِس بات پر کہ ایمہ کی زیادتی علم کی سمجھی جاتی ہی اور یہ جانا جاتا ہی کہ علوم مرسلین کے بالکل اُنکو حاصل تھے کسواسطے
کہ متاخرین علم متقدم کے ناظر اور اطلاع یافتہ ہوتے ہین کوئی شخص جو زمانہ متاخرین ہوتا ہی علماے سابقین سے
بلاشبہ تمام علم اُن علما کے احاطہ کر لیتا ہی بخلاف علمای وقت یا متقدم کہ احاطہ انکا علوم معاصرین اور متاخرین پر
صورت نہین پکڑ سکتا اور اِس فضیلت جزئی سے فضیلت کلی علم مین بھی حاصل نہین ہو سکتی چہ جاے دیگر صفات
اب اِس بات کو ایک مثال دیکر بخوبی کھول دین مثلاً کوئی نحوی اِس زمانے کا مسائل کافیہ اور لباب اور وافی
اور تصانیف ابن مالک ابن ہشام اور ازہری وغیرہ علمای نحو کو کہ سابق گذرے ہین احاطہ کرے بے شبہ علم اوسکا
مسائل نحو مین علماے مذکورین سے ہر ایک کے علم پر زیادہ ہوگا کسواسطے کہ ہر ایک نے اُن مسائل پر جو مستخرجہ
اورونکے ہونگے اور اورون کی طبیعتین نکتہ زا پیدا کرینگے اُنپر تو واقف نہونگے اور مقرر ہی کہ اَلصَّنَاعَاتُ اِنَّمَا

تشکا مل بتلاحق الا فکار یعنی علوم نہین کامل ہوتے ہین مگر بسبب پہنچنے فکرون کے اور اس نحوی نے ان سب پر
اطلاع پائی ہی با وصف اسکے بھی رتبہ اس نحوی کا مثل اُن علما کے ہرگز نہین ہوسکتا پھر افضلیت کیسی اسواسطے کہ
رسوخ علم مین و تعمق نظر اور غور اور فکر اور مسائل کو اُنکے دلائل سے پہچاننا اور ٹھکانا ہر قیقے کا دریافت کرنا اور
مسئلے نادر بقوت تلاش او ر پیروی کلام عرب کی نکالنا یہی اصالت فضیلت کی ہی نہ بالکل اُنکو معلوم کرلینا اور
عبور ہوجانا کہ یہ تعمق اور فکر اُس عبور کو کب پہنچتا ہی علی ہذا القیاس اِس زمانے کی منطقی کو نہین کہنا چاہیے
کہ ارسطو اور ابو نصر فارابی اور ابو علی بن سینا سے بڑھگیا ہی اور اُنپر غالب ہی حال آنکہ جو کچھ اُنھون نے نکالا ہی اُن
سب پر مطلع ہی بلکہ اُنمین سے ہر ایک کو ایسا حاصل نتھا ایک لڑکا عروض سیفی پڑھا ہوا خلیل بن احمد پر دقائق مین
بڑھ نہین ہوسکتا اور مانا ہمنے یون ہی سہی تب بھی تو کثرت علم سے کثرت ثواب کی نہین ہوسکتی جو عند اللہ مدار فضل ہی
نہ کثرت علم نہین تو فضیلت حضرت خضر کی حضرت موسیٰ پر لازم آئے کہ بالاجماع یہ خلاف ہی یہ بھی ہمنے مانا لیکن کثرت علم
کی کہ موجب کثرت ثواب ہی وہ وہ علم ہی جسپر مدار اعتقاد اور عمل کا ہو نہ علوم زائدہ اور یہی علم مراد ہی آیۂ کریمہ مین
قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اور ہر نبی کو وہ علم جو مدار اعتقاد و عمل کا ہی اچھی وجہ سے
حاصل تھا اگر کچھ زیادتی او فضیلت اماموں یا اور علما کو ہوگی تو اور علمون مین ہوگی اس مدعا کی دلیل یہ ہی کہ اگر وہ
علم ہر نبی کو اچھی طرح حاصل نہوتے تو بیان اور پہنچانے احکام الٰہی سے کیونکر عہدہ برا ہوسکتے اور انکے پیدا کرنے سے
کیا غرض حاصل ہوتی **شبہ دوم** تمسک کرتے ہین بروایت حسن بن کبش پر جوابی ذر سے کی ہی قَالَ نَظَرَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَقَالَ ھٰذَا خَیْرُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ
کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف علی بن ابی طالب کے اور کہا کہ یہ بہترین اولین و آخرین کا ہی اہل سموات
اور زمینون سے اور بھی اسی حسن بن کبش نے ابی وائل عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہی قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ مَنْ اَبٰی فَقَدْ کَفَرَ جواب انکا یہ کہ یہ روایتین اُس
جنس سے ہین کہ امامیہ انکی روایتون پر منفرد ہین اور حالت انکے راویونکی اس قسم کی ہی کہ سابق روشن ہوچکی
اور اسکے ساتھ خود امامیہ کے نزدیک یہ دونون خبرین دائرۂ اعتبار سے گری ہوئی ہین اور ٹھیک سند نہین رکھتین
کسواسطے کہ حسن بن کبش اور انکے بعد جو راوی ہین سب مجہول و ضعیف ہین جیسے کہ انکے علما نے تصریح کی ہی
اور باوجود اسکے مدعا پر حجتی بھی نہین ہین کسواسطے کہ تخصیص سوا انبیا کے مثل ان عمومات کے کلام رسول مین
شائع اور ذائع ہی اگر ایک جگہ ذکر نہ کی تو اور جگھون پر قیاس کرکے اسکو منظور و ملحوظ کرینگے اور عام مخصوص

الحجت نہین ہوتا یا حجت ظنی ہی کہ کچھ اعتبار نہین اور اعتقادیات مین ہی سلمنا العموم فی الاشخاص لکن لا نسلم العموم فی الاوقات یعنی مان لیا ہمنے عموم اشخاص مین لیکن نہین مانتے ہین ہم عموم اوقات مین کسواسطے کہ یہ عام بہتر ہوتا حضرت امیرؓ کو حیات پیغمبر صلعم اپنے مین بیشبہ حاصل تھا کہ اسمین کچھ جھگڑا ہی نہین اس سبب سے پیغمبر صلعم حضرت امیرؓ سے افضل تھے اور اولین اور آخرین کہنے سے جملہ بشر مین داخل پس مراد غیر اوس وقت سے ہی اور مراد اولین و آخرین سے اولین اور آخرین اوسوقت کے ہین جیسے کہ کما ھو صحیح عند اھل السنة لانه افضل البشر فی زمان خلافته ولا محذور ولا نزاع یعنی یہ صحیح ہی اہل سنت کے نزدیک اسواسطے کہ جناب امیرؓ اپنے زمانۂ خلافت مین افضل البشر ہین اور اسمین کچھ خوف ہی نہ کچھ جھگڑا شبہ سوم تمسک کرتے ہین روایت سے سعد بن عبد اللہ بن ابی خلف الاشعری القمی کے کہ کتاب قصاص مین ابی جعفر علیہ السلام روایت کی ہی اور روایت محمد بن یعقوب کلینی سے جو کافی مین ابی عبد اللہ علیہ السلام سے کی ہی انھما قالا فی تفسیر قوله تعالی قل الروح من امر ربی ھو خلق اعظم من جبرئیل ومیکائیل لم یکن مع احد ممن مضی غیر محمد وھو مع الائمة یوفقھم ویسددھم بیشک کہا اون دونون نے قل الروح امر ربی اس آیت کی تفسیر مین کہ روح ایک خلق ہی بزرگتر جبرئیلؑ و میکائیلؑ سے کہ اور جو گذرے ہین اونمین سے کسی کے ساتھ یہ خلق نہین ہوے ہین سوا محمد کے اور وہ ساتھ اماموں کے ہی کہ توفیق دیتی ہی اونکو اور مضبوط رکھتی ہی اونکو جواب یہ کہ اول تو خود اسحدیث کی سند مین ہشام بن سالم واقع ہی اور حال اوسکا معلوم کہ مجسم محض اور ملعون حضرات ائمہ کا تھا اور سند حدیث مین دوسرا ابو بصیر ہی جسنے آپ اقرار اپنے جھوٹ کا کیا ہی حضرات ائمہ پر اور انکا بھید ظاہر کردینے کا اچھا ہمنے مان لی صحت اوسکی لیکن محوا اسحدیث کا منافی عصمت پیغمبر اور ائمہ کا ہی کسواسطے کہ محتاج اتالیق اور مودب کا وہ ہوتا ہی کہ خود معصوم نہو اسیواسطے فرشتے محتاج اتالیق کے نہین ہین پس اس امر مین نقصان ظاہر انبیائے سابق سے جناب پیغمبر صلعم اور ائمہؓ کو حاصل ہوتا ہی کہ وہ کمال عصمت رکھتے تھے خود بخود موفق اور مسدد تھے اور جناب پیغمبر صلعم اور ائمہؓ کو احتیاج ایسے اتالیق کی تھی کہ ہر وقت انکو خبردار کرتا رہے اور راہ راست پر لایا کرے اور خدا بچاے اس احتمال فاسد سے اور نیز ہم پوچھتے ہین کہ ہونا روح کا ہمراہ پیغمبر کے شرط ہی یا نہین دونون سے ایک شق اختیار کرنا چاہیے اگر شرط ہی تو انبیا اگلے کہ اونکے ساتھ روح نتھی غیر معصوم ہوے اور یہ بالاجماع باطل ہی اور اگر شرط نہین ہی تو پیغمبر صلعم اور ائمہ معصوم رض معصوم نہین ہونگے اور یہ بھی بالاتفاق باطل ہے کسواسطے کہ محتاج ہوے اتالیقی روح کے اور تفضیل انبیا کی پیغمبر صلعم اور ائمہ پر لازم آئی کہ وہ سب بدون

مصاحبت روح کے معصوم تھے اور یہ سبب بصاحبت روح کے معصوم ہوے اسمقام پر تماشا تو ابن بابویہ نے کیا ہی کہ اپنی کتاب اعتقاد مین چلا چلا کے گا رہا ہی اِنَّ اللهَ لَمْ یَخْلُقْ خَلْقًا اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَالْاَئِمَّةِ وَهُوَ لَاءِ اَحِبَّاءُ اللهِ وَاِنَّ اللهَ یُحِبُّهُمْ اَکْثَرَ مِنْ غَیْرِهِمْ وَاِنَّ اللهَ یُحِبُّهُمْ اَکْثَرَ مِنْ خَلْقِهٖ وَبَرِیَّتِهٖ بیشک اللہ تعالی نے پیدا نہین کیا ہی کسی مخلوق کو بزرگتر محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اماموں سے اور یہ لوگ دوست ترین دوست خدا کے ہین اور بیشک اللہ دوست رکھتا ہی انکو زیادہ انکے غیر سے اور بیشک اللہ دوست رکھتا ہی انکو زیادہ اپنے مخلوق اور پیدائش سے پھر خود انھین حضرت نے کتاب امالی مین بروایت صحیح ایک خبر طویل کے ضمن مین کہ متضمن قصہ نکاح ہونے حضرت زہرا رضہ کے حضرت امیر رضہ کے ساتھہ ہی حضرت صادق اور اونکے آبا سے روایت کی ہی اِنَّ اللهَ تَعَالٰی قَالَ لِسُکَّانِ الْجَنَّةِ مِنَ الْمَلَائِکَةِ وَاَرْوَاحِ الرُّسُلِ وَمَنْ فِیْهَا اَلَا اِنِّیْ زَوَّجْتُ اَحَبَّ النِّسَاءِ اِلَیَّ مِنْ اَحَبِّ الرِّجَالِ اِلَیَّ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ بیشک اللہ تعالی نے فرمایا جنت کے رہنے والون یعنی ملائکہ اور پیغمبرونکی ارواح سے اور جو کوئی اوسمین تھے خبردار رہو مین نے نکاح باندھا اوسکا جو سب عورتون مین میرے نزدیک دوست تر ہی اوس شخص سے جو دوست تر ہی سب مردون مین مجکو بعد پیغمبرون کے پس یہ روایت صریح آگاہ کر رہی ہی اس بات پر کہ انبیا محبوب تر ہین خدا کے نزدیک حضرت امیر رضہ سے اور دغا بازی ابن بابویہ کی اس تناقض صریح اور قبیح مین جو دونون روایتون مین ہی سوا اسکے اور کیا ہی کہ دروغگو کو حافظہ نہین ہوتا اور اس قسم کے تناقض اور تضاد کہ کبھی کچھہ کہتے ہین کبھی کچھہ انکے مذہبون اور دلیلون مین سر سے پانون تک بھرے ہین اور سبکا اوستاد اس علت مین یہ شیخ ابن بابویہ ہی اسی مسئلہ مانحن فیہ یعنی جسکا ذکر ہم کر رہے ہین ایک مثال واسطے اس تناقض کے نقل کرین تو کلام اس بیچ مین اجنبی نہ معلوم ہو مثلا تمام امامیہ دعوی کرتے ہین کہ حضرت امیر رضہ اعرف باللہ تھے سب پیغمبرون سے یعنی سب سے زیادہ خدا کے پہچاننے والے سوائے پیغمبر اپنے زمانے کے اور شیخ ابن بابویہ اس مقدمے مین روایت رکھتا ہی ابی عبد اللہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اِنَّهٗ قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ یَا عَلِیُّ مَا عَرَفَ اللهَ اِلَّا اَنَا وَاَنْتَ وَلَا عَرَفَنِیْ اِلَّا اللهُ وَلَا عَرَفَكَ اِلَّا اللهُ وَاَنَا بیشک حال یہ ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اے علی رضہ نہین پہچانا ہی خدا کو کسی نے میرے اور تیرے سوا اور نہین پہچانا ہی مجکو سوا اللہ کے کسی نے اور نہین پہچانا ہی تجکو کسی نے سوا اللہ کے اور میرے اور پھر خود ہی شیخ ابن بابویہ نے کتاب المعراج مین ایک خبر طویل کے ضمن مین ابوذر سے اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمٰوَاتِ حَیَّتْنِیْ مَلَائِکَةُ کُلِّ سَمَاءٍ وَسَلَّمُوْا عَلَیَّ وَقَالُوْا اِذَا رَجَعْتَ اِلَی الْاَرْضِ فَاَقْرِأْ عَلِیًّا مِنَّا السَّلَامَ وَاَعْلِمْهُ اَنَّ شَوْقَنَا اِلَیْهِ طَوِیْلٌ فَقُلْتُ لَهُمْ یَا

ملائکۃ ربی ھل تعرفونی حق المعرفۃ قالوا لم نعرفکم الی اٰخر الحدیث فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
جسوقت کہ معراج ہوئی مجکو طرف آسمانون کے آئے میرے پاس فرشتے سب آسمانون کے اور مجکو سلام کیا
اور کہا جب آپ لوٹ کے زمین کیطرف جائین تو ہمارا اسلام علی رضسے کہنا اور جتا دینا کہ ہمارا شوق تمھاری طرف
بہت بڑھا ہوا ہی پھر مین نے کہا کہ ای میرے پروردگار کے فرشتو آیا تم مجکو پہچانتے ہو جیسا کہ پہچاننا چاہیے
کہا کیون نہین ہم تمکو پہچانتے ہین غرض آخر حدیث تک آب اس روایت سے صریح ظاہر ہوا کہ ہر آسمان کے فرشتے
پیغمبر صلعم اور امیر المومنین کو جیسا کہ پہچاننا چاہیے ویسا پہچانتے تھے پس اسمین جو دو جگہہ حصر واقع ہوا جسپہ انکو
تمسک ہی باطل محض ہو گیا اسجگہہ بھی شیخ ابن بابویہ کو سوا عذر مقرری کے کچھہ نہین بن پڑیگا اور یہی خبر پہلی صریح
اس بات کو بتاتی ہی کہ انبیا و رسل کو اصل معرفت خدا کی جیسا کہ ظاہر ہی یا حق معرفت خدا کا جیسا کہ وہ مراد ہی حاصل
تھا اور جسکو کہ معرفت خدا کی جیسی چاہیے ویسی حاصل نہو وہ کب قابل رسالت اور نبوت کے ہوگا اور یہ بھی ہی
کہ خبر مذکور اس بات پر بھی دلالت کرتی ہی کہ حق معرفت کا ائمہ اطہار مثل حسنین علیہما السلام اور انکے بعد کسیکو حاصل نتھا
سو یہ انھین کے مذہب کے خلاف ہی جب حال ان شبہات کا جو انکو تفضیل ائمہ مین انبیا پر ہی بطور نمونہ معلوم ہوا
آب ضرور ہوا کہ لائق اس رسالہ مختصر کے وہ باتین کہ انکو نہایت درجہ مبالغہ تفضیل ائمہ اور تحقیر اور اہانت انبیا مین
ہی بیان کرین تا ایمان والے اس فرقے کے ہمنشینی اور مصاحبت کے سبب قیامت کے دن انبیا کے سامنے
شرمندہ نہون اور حضرات ائمہ اور دیگر اولیا اور صلحاے امت کہ انکی بزرگی کے معتقد ہین حد اعتدال سے نہ نکلجائین
پس جملہ ان غلو سے جو حق ائمہ اور تحقیر انبیا علیہم السلام مین انکو ہین **غلو اول** یہ ہی کہ پیدائش انبیا کی طفیل
ائمہ کے ہی مقصود بالذات پیدائش ائمہ کی تھی اور یہ بات ایسی ہی جیسے اصیل کو طفیلی نائب کا ٹھہرائین اور کہین
کہ اصیل اسواسطے مقرر کیا گیا تھا کہ نائب مقرر ہو اور یہ خلاف عقل کے ہی اور اسمقدمے مین انھون نے شیخ مفید کی
روایت کو دستاویز بنایا ہی یعنی محمد بن نعمان کہ اوستاد شریف مرتضی اور شیخ ابو جعفر طوسی کا ہی عن
محمد بن الحنفیۃ قال قال امیر المومنین سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا سید الانبیاء و
انت سید الاوصیاء لولا انا لم یخلق اللہ الجنۃ یا علی و لا الملائکۃ و لا الانبیاء روایت ہی محمد بن حنفیہ سے
کہا اونھون نے کہ فرمایا امیر المومنین ؓ نے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے مین سردار انبیا کا ہون
اور تو سردار اوصیا کا اگر ہم نہوتے تو نہ پیدا کرتا اللہ جنت کو ای علی رض اور نہ عرشیون کو اور نہ نبیون کو اور یہ خبر
بی شبہہ مفتریات قوم سے ہی اسواسطے کہ مفہوم لولا مین کہ امتناع ایک شی کا واسطے امتناع اسکے غیر کے ہی

یہان توقف اور احتیاج نفی ثانی کے واسطے اول کی ضرور ہی ورنہ ترتیب امتناع دوسرے کی امتناع اول پر
معقول نہین ہی اور یہ خوب ظاہر ہی کہ یہان موقوف ہونا وجود جمیع انبیا کا آنحضرت صلعم اور امیر رضہ کے وجود پر
صریح الانتفا ہی اور اگر کچھ توقف بھی ہوگا تو نسبت آبا و کرام اور اون پیغمبرون کے ہوگا کہ داخل سلسلۂ نسب کے
ہین اور وہ بھی بعنوان ابوت نہ بعنوان نبوت کسواسطے کہ جائز ہی کہ وہ گروہ پیدا ہون کہ نسل اونسے جاری ہو
اور پیغمبر نہون اور ملائکہ اور جنت مین خود اسقدر بھی خیال نہین کیا جاتا ای بار خدایا سوا اسکے اور کیا ہی کہ فرشتے
انکی محافظت پر مقرر ہون یا انکی مدد اور نصرت کرین اور اعمال لکھین اور جنت سے بھی یہی ہی کہ مواضع انکے مسکن کے
ہون اور انکے متعلقون کے تئین معلوم ہوا کہ اگر یہ خبر صحیح بھی ہوتی تو مراد اوس سے اوسکے معنی حقیقی نہوتے بلکہ
غرض محض بیان عنایت حضرت حق کی ہی آپنے حق اور حضرت امیر رضہ کے حق مین اور یہ کہ ہدایت خلق اور ارشاد
مخلوق بطریق ظاہر و باطن کہ ان دونون سے ظاہر کی ماخذ تمام یاران اور اصحاب آنحضرت صلعم کے ہین اور باطن کے
مصدر جناب امیر رضہ کسواسطے کہ اکثر طریقون او سلسلون کی راہ اور انتہا حضرت امیر کے ساتھ ہی زیادہ جمیع انبیا
اور اوصیا سے ہونیوالے تو یہ بات مستلزم تفضیل جناب امیر رضہ کے فقط انبیا پر نہین ہوسکتی کسواسطے کہ تفضیل
مجموع اشیا کی دوسرے اشیا کے مجموع پر مستلزم تفضیل احاد کی احاد پر بھی نہین ہی نہ کہ تفضیل احاد کی مجموع پر
غلو دوم یہ کہتے ہین کہ حق تعالی نے ملائکہ اور انبیا سے عہد لیا ولایت ائمہ اور انکی اطاعت پر یہ بات بھی
صریح خلاف عقل کے ہی کسواسطے جان بوجھکے کہ انبیا زمانۂ ائمہ مین نہونگے اونسے عہد لینا محض عبث ہی غرض
عہد لینے سے مدد اور اعانت اور اونکی تعریف کرنا اور مدح کا عالم مین پھیلانا ہی اور جب زمانہ ایک نہین تو یہ عہد
کس کام آئیگا اور جو حضرت کی نعت بیان کرنیکا عہد انبیا سے لیا گیا ہی جیسا کہ قرآن مجید مین ہی یہ اس سبب سے
ہی کہ احکام صریح نبوت آنجناب اور تعریفین شمائل کی کتب آسمانی مین صریح اور نازل تھین اور اہل کتاب کا
ہونا وقت اظہار اون نصوص کے مقطوع بہ تئیں انبیا سے عہد لیا گیا تا اون احکام و نصوص کو بخوبی امت کے
سمجھاوین اور بوجھاوین اور امتیون سے بھی عہد لیا کہ وہ سالہا سال اون نصوص کو بے تغیر و تبدل یاد رکھین
اور وقت حاجت کے ظاہر کیا کرین بخلاف امامت ائمہ کہ نہ کتب انبیا مین نازل ہوی نہ اگلے امتون مین رواج پایا
نہ اوسکے اظہار کی حاجت پڑی اسواسطے کہ امامت نص پیغمبر سے ثابت ہوتی ہی اور جبکہ امامت نیابت پیغمبر کی ہی
اور اہل کتاب کو امامت کے مقدمے مین مراجعت بھی واقع نہین ہوی کہ یہ نائب لوٹ کے آئیگا تو اونکے
کہنے کا اعتبار کیا ہوتا اگر امامت کے مقدمے مین عہد و پیمان کرانا منظور ہوتا اور ضرور سمجھا جاتا تو ضرور تھا

کہ ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض سے عہد لیتے بلکہ ایک ابرانامہ اور لادعوی انسے لکھاکے اور ثقات کی مہرون سے
مختوم کرکے جناب امیر رض کے حوالے فرماتے نہ موسیٰ اور عیسیٰ اور ہارونؑ سے کہ نہ خود انکو نہ جو پیرو انکے تھے
اونکو غصب امامت ائمہ اور مقرر کرنے اور مان لینے مین دوسریکے کچھ دخل نتھا آور باعث اس غلو بیجا اصل کی
روایت حسن بن صفار کی ہی جسپر انکو تمسک ہی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ
اَخَذَ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ روایت ہی محمد بن مسلم سے کہا اونسے مین نے سنا ابوجعفر علیہ السلام
کو فرماتے تھے وہ بیشک اللہ نے عہد لیا نبیون سے اوپر ولایت علی بن ابی طالب کے آور نیز روایت محمد بن
بابویہ پر جو کتاب التوحید مین ہی عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ خَبَرٍ طَوِيْلٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ
يَخْلُقَ الْخَلْقَ نَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ نَطَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْاَئِمَّةُ فَقَالُوْا اَنْتَ رَبُّنَا فَحَمَّلَهُمُ الْعِلْمَ وَالدِّيْنَ ثُمَّ قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ هٰؤُلَاءِ حَمَلَةُ عِلْمِيْ وَدِيْنِيْ وَاُمَنَائِيْ مِنْ خَلْقِيْ ثُمَّ
قَالَ لِبَنِيْ اٰدَمَ اَقِرُّوْا لِلّٰهِ بِالرُّبُوْبِيَّةِ وَلِهٰؤُلَاءِ النَّفَسِ بِالطَّاعَةِ فَقَالُوْا نَعَمْ رَبَّنَا اَقْرَرْنَا روایت ہی داؤد رقی سے اور اوسکو
ابی عبد اللہ علیہ السلام سے ایک خبر طویل مین کہ جب خدا نے چاہا کہ پیدا کرے مخلوق کو پریشان کیا انکو اپنے
سامنے سے آور فرمایا مین کون ہون پس اول جو بولے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور امیر المومنین رض
اور ائمہ رض سو کہا تو ہمارا پروردگار ہی پھر انپر رکھا علم اور دین پھر کہا فرشتون سے یہ گروہ میرے علم اور دین کے
اوٹھانے والے ہین اور میری امانت کے سارے میری مخلوق سے پھر کہا بنی آدم کو اقرار کرو خدا کی پروردگاری کا
اور اس گروہ کی اطاعت کا سو سب نے کہا کہ ہان ای پروردگار ہمارے ہمنے اقرار کیا اس روایت اور اگلی روایت مین
عہد لینا ملائکہ سے مذکور نہین ہی بلکہ دوسری روایت مین محض اظہار فضل و شرف ان حضرات کا ملائکہ کے سامنے
اور ظاہر ہی کہ ملائکہ سے عہد لینا بے معنی ہی اسیواسطے کسی عہد مین ملائکہ داخل نہین ہین کسواسطے عہد تو اوس سے
لیا جاتا ہی جو مکلف ہو اور اوسکے حقمین احتمال طاعت و عصیان کا ہو بخلاف ملائکہ جنکی شان مین ہی لَا يَعْصُوْنَ
اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ نافرمانی نہین کرتے ہین وہ اللہ کی جو کچھ حکم کیا انکو اوسنے اور وہی کرتے ہین وہ جو کچھ
حکم کیے گئے ہین پھر انسے عہد لینے کی کیا حاجت آور نیز روایت اخیرہ مین انبیا کے عہد کا بھی ذکر نہین ہی ہان لفظ
بنی آدم کا کہ عام ہی چاہیے اس سے سمجھا جاوے موافق مثل مشہور کے مَا مِنْ عَامٍّ اِلَّا وَقَدْ خُصَّ مِنْهُ الْبَعْضُ
کوئی عام نہین ہی مگر نکالا گیا ہی اوس سے بعض اور بھی اس روایت مین طاعت کا عہد لینا منحصر انہین جناب
پیغمبر صلعم اور امیر رض اور ائمہ رض مین ہی اور بس پس طاعت انبیا اولو العزم وغیرہم کی کہ بلا شبہ واقع ہی

دوسرے وقت مین بطور بدا کے جیسی مصلحت دیکھی ہوگی ویسی مقرر کی ہوگی اور ایک روایت اور کہ خاطر خواہ
اس گروہ کے ہی شیخ ابن بابویہ کے انبان مین پائی جاتی ہی رَوَی ابنُ بابَوَیہ فِی خبرٍ طویلٍ عن ابنِ عبّاس رضی اللّٰہ
عنہُ عنِ النّبیِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم اِنّہُ لمّا اُسرِیَ بِہٖ وکلّمہٗ ربُّہٗ قال بعدَ کلامٍ اِنّکَ رسولی اِلی خلقی وَاِنّ علیًّا
ولیّی امیرُ المؤمنینَ اخذتُ میثاقَ النّبیّین وملائکتی وجمیعِ خلقی بولایتہٖ روایت کی ابن بابویہ
ایک لمبی خبر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک حال یہ ہی کہ
جب معراج ہوئی اور اللہ تعالی نے اونسے باتین کین تو فرمایا بعد کلام کے بیشک تو میرا رسول میری مخلوق پر ہی
اور بیشک علی ولی ہی امیر المومنین مین نے عہد لیا ہی نبیّون اور اپنے فرشتون سے اور ساری مخلوق سے اوسکی
ولایت پر اور احوال صفار اور ابن بابویہ اور انکے رجال خصوصًا محمد بن سلم وغیرہ کا جیسا کچھ ہی روشن ہی
اور ان اخبار کے الفاظ کی رکاکت گواہ عادل ہی انکے کذب و افترا پر اور اسکے ساتھ خدا کے فضل سے اہل سنت کو
اسبات کی حاجت بھی نہین رہی کہ توہین اور تضعیف ان روایتون کی اور تاویل اور توجیہ ان مفتریات کی
کرین کسواسطے کہ شریف مرتضی نے کہ بزعم شیعہ ملقب بعلم الہدی ہی کتاب درر و غرر مین اپنے اس لقب کے صحیح ہونیکے خاطر
خبر میثاق کی تکذیب مین خوب مبالغہ کیا ہی اور اسبات پر جزم کیا ہی کہ یہ وضعی اور افترائی ہین وَکَفَی اللّٰہُ المؤمنینَ
القِتالَ یعنی بس ہی اللہ مومنین کو لڑائی مین **غلو سوم** یہ کہتے ہیںلے اقتباس نور کا ائمہ سے کیا ہی اور
انھین بزرگوارون کے آثار پر قدم رکھا ہی اور کچھ عقل مین نہین آتا کہ اگلا کیونکر پچھلے کے قدم پر قدم رکھیگا اور
اوس سے اقتباس نور کا کریگا اگر احوال ائمہ کا انکو وحی اور الہام سے معلوم ہوتا تھا تو اصالۃً کیون نہین انکو تعلیم
طریقت کی بیہودہ طول کرنا کیا ضرور تھا کہ فلان لوگ اس قسم کے کام کرینگے تم اونکی پیروی کرنا مختصر یہ تھا کہ فلان
فلان طاعت بجا لاؤ اور ہر عاقل جانتا ہی کہ پیروی آثار اور اقتباس انوار کی سزاوار وہ ہوتا ہی کہ پہچان راہ نجات
اور وصول بدرجات کے بیواسطہ اوسکو عنایت نہ کی ہو اور جبکہ خود انپر وحی نازل ہوتی تھی اور خداے تعالی سے
کلام کرتے تھے اور کتابین اور احکام بلا واسطہ انپر نازل ہوتی تھین تو اونکو اتباع اپنے غیر کا کرنا کیا ضرور تھا
اور نیز از روی تواریخ و اخبار صحیحہ شرعیہ کے ثابت ہی کہ کسی نبی نے نماز روزہ اور زکوۃ اور حج اور اور عبادات
اور معاملات مطابق شریعتون نجم الدین ابو القاسم یا جامع عباسی عاملی کے کہ اس گروہ کے زعم مین آئین اور طریقہ
ائمہ کا ہی نہین ذکر کیا نہ اونکی امت مین اس طریق کا رواج تھا پھر پیروی آثار ائمہ کی انبیا سے کیا معنی اس
غلو مین بھی وہی انبان شیخ ابن بابویہ کی متمسک ہی رَوَی الشّیخُ وغیرُہٗ مِنَ الامامیۃِ الصّادقَ ...

إلى محمد الحسن العسكري ما صورته أعوذ بالله من قوم حذفوا محكمات الكتاب ونسوا رب الأرباب والنبي وساقي الكوثر يوم الحساب ولظى الطامة الكبرى ونعيم دار المتقين فنحن السنام الأعظم وفينا النبوة والولاية والكرم نحن منار الهدى والعروة الوثقى والأنبياء كانوا يقتبسون من أنوارنا ويقتفون آثارنا وسيظهر حجة الله على الخلق والسيف المسلول لإظهار الحق روايت کی شیخ وغیرہ نے امامیہ سے بھی بیشک حال یہ ہو کہ پایا اوسنے ساتھ خط ابی محمد بن حسن عسکری کے جو کچھ صورت اوسکی تھی یہ نہ مانگتا ہون مین خدا سے اوس قوم سے جنھون نے ساقط کیا آیات محکمات قرآن کو اور بھلا یا رب الارباب اور نبی اور ساقی کوثر قیامت کو اور آتش دوزخ کو کہ ایک بڑی آفت ہی اور نعمت خانہ متقیون کو سو ہم ہین بلندی بزرگتر اور ہم مین نبوت اور ولایت اور بزرگی ہی اور ہم ہین نشان ہدایت کے اور دستاویز مضبوط اور انبیا نور لیتے تھے ہمسے اور چلتے تھے ہمارے قدم پر اور قریب ظاہر ہو گی حجت خدا کی خلق پر اور ننگی تلوار واسطے اظہار حق کے یہ عبارت ظاہر اختراع صاحب رقعہ مزورہ کا ہی کہ اپنے دل سے بنائی ہی اور حضرت امام حسن عسکری کے نام لکھی کہ اونکی لکھی ہوئی ہی اور اس فرقے نے ہر جگہ سنا کہ خط فلان امام کا ہی بے تامل اوسپر اعتماد کر لیا اور امور دینیہ کو اوس سے نکالا اتنا نہین سوچتے کہ جعل اور تلباس خطون مین رائج ہی خصوصاً اون بزرگون کے خطون مین کہ نہ خود وہ موجود ہین کہ اپنے خط کو پہچانین اور جھوٹا بتائین نہ لوگون کو بسبب کمیابی کے مہارت اور پہچان اونکے خطون کی حاصل ہی اور تعجب شیخ ابن بابویہ سے کہ کتاب الاعتقادات مین گاڑھی گاڑھی قسمین لکھی ہین اور سخت قسم کھا کے کہا کہ اہل سنت ہمپر بہتان کرتے ہین ہرگز قایل تحریف کتاب اللہ اور اسقاط اوسکی سورتون اور آیتون کے نہین ہین پھر اس خبر موضوع کو کہ اصل اوسکا یہی مضمون ہی اپنی کتاب مین روایت کیا یان بھی وہی دغا مفتری اوسکی یاد کرنا چاہیے کہ دروغگو کو حافظہ نہین ہوتا **غلو چہارم** یہ کہتے ہین انبیا پس رو حضرت امیر کے ہونگے اور یہ آگے آگے انبیا کے چلین گے قیامت کے دن اور اسبات کی دستاویز روایت محمد بن یعقوب کلینی کی ہی کافی مین ابی صامت الحلوانی کی ابی جعفر سے قال قال أمير المؤمنين لا يتقدمني إلا أحمد صلى الله عليه وسلم کہا فرمایا امیر المومنین رض نے نہین پیشرو ہوگا میرا کوئی سوا احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نیز روایت فضل بن شاذان کی کتاب القائم مین صالح بن حمزہ اور حسن بن عبداللہ کی ابی عبداللہ سے قال قال أمير المؤمنين على منبر الكوفة وما يتقدمني إلا أحمد صلوات الله وسلامه عليه وإن جميع الملائكة والرسل والروح خلفنا کہا فرمایا امیر المومنین نے درانحالیکہ کوفے کے منبر پر تھے نہین پیشرو ہوگا میرا کوئی سوا احمد کے رحمتین کامل نازل ہون

اللہ کی اوپر اور سلام اوسکا اوپر اور بیشک سب فرشتے اور رسول اور روح میرے پیچھے ہونگے اور سوا
ان دو اثر کے اور بھی بہت روایتیں اس مضمون میں بنائی ہیں لیکن سب اختراع اور افترا ہی اگر کسیکو انبیاء سے
زیادہ درجہ ہوتا بیشک قرآن مجید میں اوسکی تعظیم اور توقیر اور ایمان کی حسب منصب اوسکی دعوت
فرمائی جاتی جیسا کہ انبیا کے حق میں اسیطرح عمل میں آیا والا ترک لطف کا لازم آتا ہی کہ مکلفین کو ایسے
شخص کے حال سے جو ایسا درجہ رکھتا ہو خبر نہوا اور مطلق انکو خبر ندین اور یہ لوگ بیخبر عین ایمان اوسکے
مرتبے پر نہ لائین اور اوسکی تعظیم و توقیر میں قصور کرین اور ان اخبار احاد کو سوای چند کذابون کے کوئی نہین
جانتا ایسے مطالب عمدہ مین کہ گویا اجہات عقاید ہین کیونکر کافی ہوسکتے ہین اور الزام حجت کا مکلفین پہ
ایسے گیہون پوست خانے پر کب ہوسکتا ہی **غلو پنجم** یہ کہ درجہ حضرت امیر اور ائمہ کا بالاتر درجہ
انبیا سے ہی قیامت کے دن سوای خاتم النبیین کے شیخ ابن بابویہ اسمقدمے مین بھی روایتیں لکھتے ہین
فِی المَعَانِی الاَخبَارِ عَن خَالِدِ بنِ یَزِیدَ عَن اَمِیرِ المُومِنِینَ قَالَ اَنَا یَومَ القِیَامَةِ عَلَی الدَّرَجَةِ الرَّفِیعَةِ دُونَ دَرَجِ النَّبِیِّ
وَاَمَّا الاَنبِیَاءُ وَالرُّسُلُ فَدُونَنَا عَلَی المَرَاقِی معانی الاخبار مین ہی خالد بن یزید سے کہ امیر المومنین
رضی اللہ نے فرمایا مین قیامت کے دن بلند درجہ پر ہونگا نیچے درجہ نبی آنحضرت کے لیکن انبیا اور رسول
پس ہمسے نیچے زینون پر ہونگے وَفِی الاَمَالِی مِن اَبِی عَبدِ اللہِ عَن جَدِّہٖ اَمِیرِ المُومِنِینَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی
اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَنتَ اَخِی فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَةِ وَاَنتَ اَقرَبُ الخَلَائِقِ اِلَیَّ یَومَ القِیَامَةِ فِی المَوقِفِ بَینَ یَدَیِ الجَبَّارِ
اور امالی مین ہی ابی عبداللہ سے اور اونکے دادا امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے
ای علی تو میرا بھائی ہی دنیا اور آخرت مین اور تو قریب تر اور مخلوق سے ہی قیامت تک جگہہ کھڑے ہونین
سامنے خدا ے تعالی کے وَرَوَی سَعدٌ فِی الاَربَعِینَ عَن اَبِی صَالِحٍ عَن سَلمَانَ الفَارِسِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ اَنَّ جِبرَئِیلَ قَالَ لَہٗ اِذَا کَانَ یَومَ القِیَامَةِ نُصِبَ لَکَ مِنبَرٌ عَن یَمِینِ العَرشِ وَلِلنَّبِیِّینَ عَن یَسَارِ العَرشِ وَبَینَ
یَدَیہِ وَیُنصَبُ لِعَلِیٍّ کُرسِیٌّ اِلٰی جَانِبِکَ اِکرَامًا اِلٰی غَیرِ ذٰلِکَ مِنَ الاَخبَارِ المَصنُوعَةِ المَوضُوعَةِ فِی کُتُبِھِم روایت کی سعد نے
اربعین مین ابی صالح سے اور اوسنے سلمان فارسی سے اور اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک جبرئیل نے
کہا اونسے جب کہ ہوگا دن قیامت کا قائم کیا جائیگا ایک منبر تمھارے واسطے داہنی طرف عرش کے اور اور
نبیون کیواسطے بائین طرف عرش کے اور سامنے اوسکے رکھی جائیگی علی کیواسطے ایک کرسی تمھاری طرف کو
از راہ تعظیم و بزرگی علی رضی اللہ عنہ کے فقط اور سوا انکے اور اخبار بنائے ہوے اور لگائے ہوے انکی انکی کتابون مین ہین

حضرت مولانا فرماتے ہین اول تو یہ خبرین صحیح نہین اور مانا کہ صحیح ہی ہین تو اصل مدعا یہ ہین کہ نبوت تفضیلت امامونکا انبیا پر ہی انسے کیا فائدہ فائدہ توان اخبار کا یہ ہی کہ بعض موقعون اور جگھون پر بطفیل پیروی و اطاعت حضرت خاتم الانبیاکے بعض آل اطہار کو تمامی مخلوق پر تقدم ہوگا اور سبسے بڑھ کے ہونگے پس اس تقدم سے کہ طفیل پیروی کے ہوگا تفضیل لازم نہین آتی ہی کسواسطے کہ فرقہ مصطفویہ باتفاق ثابت ہی کہ سب امتون سے پہلے بہشت مین داخل ہوگا اور یہ بھی ہی کہ ہر نبی اپنی امت کے ساتھ ہوگا تو پل صراط کی راہ تنگ سے اونکو نکالے پس اس امت کو سب انبیاسے پہلے ببرکت پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جنت مین داخل ہونا نصیب ہوگا اور باتفاق اور بالاجماع تمام لوگ اس امت کے انبیاسے افضل نہین ہین پس اس بات کو موجب تفضیل کا جاننا نہ موافق عقل کے ہی نہ شرع کے نہ عرف کے یہ تو ایسا ہی کہ مثلاً قلعہ بادشاہی کے دروازے مین گھسنے کے وقت ایک امیر کے خادم خدمتگار اپنے امیر کی پیروی کے سببسے دوسرے امیر پر مقدم ہون تو انکی تقدیم سے تفضیل ان خادمون کی دوسرے امیر پر نہین لازم آتی عقیدہ سوم یہ ہی کہ انبیا گناہ سے معصوم ہین اور یہی مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی لیکن اسکے ساتھ ایک تفصیل ہی کہ کلام اللہ اور حدیثون سے سمجھی جاتی ہی کہ گناہ کبیرہ اور صغیرہ عمداً اور قصداً سے تو معصوم ہین لیکن سہواً صغیرہ انسے صادر ہوتے ہین کہ اسکو زلت کہتے ہین جسکی ہندی ہی پانون ڈگیانا اور یہ صغیرہ اس صورت پر انسے صادر ہوتا ہی کہ مثلاً قصد کسی طاعت یا مباح شی کا کیا اور اوسکے قریب یا پاس ہی کوئی گناہ بھی لگا ہوا ہی اور اوس گناہ مین اتفاقاً پڑ گئے اور یہ ایسا ہی جیسے کوئی راہ گیر راہ چلا جاتا ہی اور راوس راہ کے ساتھ کیچڑ لگی ہوا اور راوس سے ٹھوکر کھائے یا پانون پھسلگیا اسی سببسے اسکو زلت کہتے ہین اور نیز اہل سنت کہتے ہین کہ وہ صغیرہ بھی کہ جس سے ناچیزی اور خست طبع کی پائی جاتی ہی مثلاً ایک حبہ چرالینا یا کسیکے حق سے ایک دانہ کم کرنا پیغمبرون سے یہ صغیرہ بھی بطور سہو کے صادر نہین ہوتا اگر ایسا ہو تو لوگ اونسے نفرت کرین اور پیروی سے متنفر ہون اور جو غرض کہ انبیا کے پیدا کرنے سے ہی اوسمین نقص لازم آئے اور ٹوٹ جائے اور سچ ہی کہ انکو جو مرتبہ نبوت کا دیا گیا ہی اور پیدا کیا ہی اوسکا فائدہ مقتضی اسی بات کا ہی کہ یہ بزرگوار صاحب عصمت اور معصوم ہون کئی وجہون سے اول یہ کہ اگر انبیا سے گناہ عمداً صادر ہون اور امت کو حکم ہی انکی پیروی کا جیساکہ فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ یعنی اگر تم چاہتے ہو کہ ہم اللہ کے محبوب ہون تو میری پیروی کرو تم اور حال یہ کہ خود لوگون کو گناہ اور معاصی سے باز رکھتے ہین

اور رو کرتے ہین جب گناہ عمداً کرین تو انکی دعوت دین مین قولی اور فعلی تناقض لازم آئے اور برخلاف قول کے فعل انکا ہو **دوم** یہ کہ اگر انبیا گناہ کرین تو چاہیے یہ کہ انکو اشد عذاب کیا جائے اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ولقولہ تعالیٰ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ پھر معذب ہونا انکا اور خاص اشد عذاب سے برعکس اور خلاف منصب نبوت کے ہی کسواسطے کہ نبی تو شفیع امت کا اور گواہ انکے نیکی بدی کا ہی اور جب خود وہ اپنے کام مین درماندہ ہو گیا تو شفاعت کسکی کرے اور گواہی کسکی دے **سوم** یہ کہ اگر انبیا گناہ کرتے تو ایسے ہوتے جیسے سلاطین جابرکہ اورون کو تو زجر اور تنبیہ کرتے ہین فاسد اور فاحش باتون اور کامون پر اور آپ وہی باتین اور وہی کام کرتے ہین اور یہ بات ضرور و لابد ہی کہ انبیا ایسے پادشاہون سے جو ظالم و جابر ہین ممتاز و جدا ہون اسواسطے کہ یہ بھی پادشاہ معنوی ہین **چہارم** یہ کہ اگر گناہ کرین تو سزاوار ایذا اور اہانت اور عذاب کے ہون اور حال یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا بیشک وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین اللہ اور اسکے رسول کو لعنت ہی اللہ کی اُنپر دنیا و آخرت مین اور مہیا رہی اُنکے واسطے عذاب ذلت کا **پنجم** یہ کہ اگر گناہ انکے امت پر ظاہر ہون تو البتہ کمینا ہین اور اطاعت انکی امت کی نظر سے گر جائے بلکہ اس صورت مین انکی نبوت کی تصدیق نکرین جھوٹا ٹھہرائین اور کہین کہ اگر یہ اپنی خبر دینے مین جو خدا کے وعدہ وعید یعنی بہشت دوزخ عذاب ثواب کے ہمکو سناتے اور دیتے ہین سچے ہوتے تو اب کیون ایسے فعل اختیار کرتے ایک فرقہ یعفوریہ امامیہ سے ہی وہ انبیا سے صدور گناہون کا تجویز کرتے ہین صراحۃً اور جو کہ یہ صراحۃً کہتے ہین باقی امامیہ پردے مین بھی راگ گاتے ہین کہ امور شنیعہ اور بُرے گناہون کے اپنی کتابون مین انسے روایتین کی ہین چنانچہ جلدی وہ روایتین تمہارے کان مین پونہچینگی انشاء اللہ تعالیٰ **عقیدہ چہارم** یہ کہ انبیا جھوٹ بولنے اور بہتان کرنے سے مطلق معصوم ہین خواہ عمداً خواہ سہواً خواہ نبوت سے پہلے خواہ نبوت کے بعد اامامیہ کہتے ہین کہ جھوٹ انبیا پر جائز بلکہ واجب ہی از راہ تقیہ کے اور حضرت ابراہیم کے قول پر جو فرمایا تھا اِنِّيْ سَقِيْمٌ یعنی مین بیمار ہون اور کفار کی عید مین یہ عذر کرکے شریک نہین ہوئے تھے اسی پر عمل کرتے ہین اور حال یہ کہ اگر جھوٹ جائز ہو تو انبیا پر از روی تقیہ کے تو مضبوطی و اعتماد انکے اقوال پر ہرگز نرہی اور انکا بنی کرنا ناقص ہو جائے اور تقیہ انبیا پر جائز نہین ہی اگر جائز ہو تو خدا کے تعالیٰ کے احکام پونہچانے کی کون صورت ہی کسواسطے کہ ابتدا مین کہ کوئی مددگار و معین انکا نہین ہوتا حاجت تقیہ کی بہت

ہوتی ہی اور جب اسوقت مین یہ حکم الٰہی کے خلاف ظاہر کرین اور لوگون کی ایذا سے ڈرین پھر حکم الٰہی کیونکر معلوم
ہو اور جلدی تحقیق اس مسئلے کی اپنے موقع پر آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ اور جو کچھ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ لَمْ
یَکْذِبْ اِبْرَاهِیْمُ اِلَّا ثَلٰثَ کِذْبَاتٍ یعنی نہین جھوٹ بولا ابراہیم نے مگر تین جھوٹ باتین وہ یہان حقیقی
جھوٹ سے مراد نہین ہی بلکہ تعریضات کہ نسبت سمجھ سرسری سامع کے مشابہ بکذب ہوتی ہین اور بطریق مشاکلت
کے کذب نام رکھا ہی کہ دوسرے باب مین تحقیق اسکی گذری **عقیدہ پنجم** یہ کہ انبیا کو پہچاننا واجبات ایمان کا
قبل نبی ہونے سے اور بعد اس سے ضروری ہی کسواسطے کہ جب اسکو نہین جانینگے تو انکے عقاید مین جہل ہوگی
اور یہ باعث کفر اور زندیق پن کا ہی خدا کی پناہ کہ انبیا کو اس قسم کی جہل ہو بیشک احکام شرعی مین تو انکو بدون
ورود وحی خدا کے علم حاصل نہین ہوتا ہی نہ سوا اسکے چنانچہ اسی علم کے معاملے مین فرمایا ہی قولہ تعالیٰ وَعَلَّمَکَ
مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ یعنی سکھایا اُسنے تجکو وہ علم جسکو تو نہین جانتا تھا تمام مسلمان اور یہود و نصاری اس عقیدے
پر اکھٹے اور متفق ہین اور جابجا انبیا کے حق مین نصوص قرآنی صریح اس مدعا پر دلیل ہین جیسا کہ فرمایا وَکُلًّا
اٰتَیْنَا حُکْمًا وَّعِلْمًا اور ہر ایک کو دیا ہمنے علم اور حکمت اور اٰتَیْنٰهُ الْحُکْمَ صَبِیًّا یعنی دیا ہمنے اسکو حکم
جسوقت مین کہ بچہ تھا اور اٰتَیْنٰهُ الْحِکْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ یعنی دی ہمنے اسکو حکمت اور فصل خطاب
اور سوا انکے اور نصوص قرآنی فصل خطاب کے معنے حق سے باطل جدا کرنے والا اور بعض ٹھکانون مین قبل نبی
اور رسول ہونے اور وحی اور نازل ہونے خدا کی کتاب کا بعد اس مضمون سے واقع ہوا ہی اور بھی لقمان کے
حق مین بے اسکے کہ وحی اور نبوت رکھتے ہون لفظ حکمت کا فرمایا ہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ علم قبل وحی اور نبوت
سے بھی حاصل ہوتا ہی اما امامیہ کہتے ہین کہ انبیا کو اصول عقائد کا پہچاننا وقت نبی ہونے بلکہ وقت مناجات
اور کلام کے کہ یہ وقت انکے بلند مراتب قرب کا جناب خداوندی سے ہی حاصل نہین ہوتا ہی اللہ تعالیٰ ایسے
اعتقاد باطل سے اپنی پناہ مین رکھے اور اس بات کو بتاتا ہی وہ قول جسکی روایت کی محمد بن بابویہ قمی نے
عیون مین اخبار امام موسیٰ رضا علیہ السلام سے اور کتاب توحید مین علی بن موسی رضا سے جنہون نے اپنے
آبا سے امیر المومنین علی تک روایت کی ہی اور محمد بن یعقوب کلینی نے ابی جعفر سے کافی مین اور روایت یہ ہی
اَنَّ مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ سَاَلَ اللهَ تَعَالٰی فَقَالَ یَارَبِّ اَبَعِیْدٌ اَنْتَ
مِنِّیْ فَاُنَادِیْكَ اَمْ قَرِیْبٌ فَاُنَاجِیْكَ **ترجمہ** تحقیق موسی بن عمران نے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتین اور سلام
اُنپر نازل ہون اللہ تعالیٰ سے پوچھا سو کہا اے میرے پروردگار آیا تو مجھسے دور ہی کہ مین تجکو پکارون یا نزدیک ہی

کہ مین اپنا راز کہسے لہون فقط پس یہ خبر صریح اس بات کو بتاتی ہی کہ حضرت موسیٰؑ کو اسوقت تک کہ حالت مناجات
اور ہمکلامی تھی خدا تعالیٰ کا قرب و بعد مکان سے پاک ہونا معلوم تھا اور حقیقت اس خبر کی یہ ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک اعرابی جاہل نے آکر سوال کیا تھا کہ یَا مُحَمَّدُ اَبَعِیْدٌ رَبُّنَا فَنُنَادِیْہِ
اَمْ قَرِیْبٌ فَنُنَاجِیْہِ یعنی ای محمد کیا دور ہی رب ہمارا سو پکارتا ہون تو اسکو یا نزدیک ہی کہ مناجات کرتا ہون تو
اُس سے جناب رسالت مآب نے اُس اعرابی ناسمجھ کے جواب مین تامل کیا اور سوچ کر اگر دوری اور نزدیکی
مکانی دونون کی نہین کرتا ہون تو یہ بدوی جاہل کہ گرفتار و مقید اپنے وہم و حواس کا ہی باریتعالیٰ کے
ہونے پر گمان کریگا اسواسطے کہ وہم یہی حکم کرتا ہی بدینوجہ کہ کُلُّ مَوْجُوْدٍ اِذَا قِیْسَ اِلٰی مَوْجُوْدٍ اٰخَرَ فَاِمَّا
بَعِیْدٌ مِنْہُ اَوْ قَرِیْبٌ ترجمہ ہر موجود کو جب قیاس کیا جائیگا دوسرے موجود کی طرف تو وہ یا اُس سے
بعید ہوگا یا قریب اور خالی ہونا موجود کا مکان اور جہت اور قرب و بعد سے ایسا نہین سمجھتا ہی اور یقین
کرتا ہی اس درمیان مین حق تعالیٰ خود متکفل جواب کا ہوا اور آیہ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ
نازل ہوئی یعنی جب پوچھین تجھسے بندے میرے مجھسے سو بیشک مین قریب ہون اور اس آیت مین اشارہ
ایک باریکی کا ہوا کہ جب بعد مکانے دور ہوا تو ظاہر ہی قرب حاصل ہوا گو قرب مکانی نہو کسواسطے کہ جو کچھ
قرب مکانی سے حاصل ہوتا ہی بسبب جاتے رہنے بعد مکانی کے وہی یہان بھی حاصل ہی اس دلیل سے کہ فرمایا
اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ پس یہ ارشاد ہدایت نظام مسطر جمیع صفات کمال اور ناقص کا ہی چنانچہ
انکے الفاظ ذکات کا اطلاق اُسکے جناب پاک مین کرنا بسبب ہونے انوثت کے اور اسی سے ہی خندان اور
بشاش ہونا بسبب انتفای رنج و گریہ کے ایسی ہی حیا بسبب ہونے وقاحت و بیشرمی کے ایسے ہی صبر و شکیبا
بسبب ہونے جزع اور بیصبری کے اور اسی قیاس پر اگرچہ حقیقی معانی ان الفاظ کی بھی جیسے کہ ذکورت اور
بشاشی اور حیا اور صبر ہی اُسکی ذات مین ثابت نہین ہین اور یہ طریق ہدایت خداوندیکا ہی کہ جو لوگ گرفتار
اوہام کے ہین اُنکے بھی موافق اُنکے معلومات و موہومات کی تسلی کر دیتا ہی اور معقولات کی طرف ترقی کی
تکلیف نہین دیتا ہی وہ کہان معقولات مین سرگردان ہوتا ہی یہانتک کہ ایک کنیز سے اسی بات پہ قناعت
کی کہ اُسنے مکان عالی اُسکے لیے تجویز کیا چنانچہ اس سے پوچھا اَیْنَ اللّٰہُ یعنی اللہ کہان ہی فَقَالَتْ فِی السَّمَآءِ
یعنی اُسنے کہا آسمان مین اسی قصہ اعرابی کو حضرت ائمہ نے بیان فرمایا ہی مگر اس فرقے کے جو رجال ہین انکی
قوت حافظہ کی یہ خوبی کہ بجاے اعرابی کے نام ایک پیغمبر کا جو اولوالعزم پیغمبرون سے تھے لیدیا اور گمراہی کے

سند مین گر پڑے اور اہل سنت کے جو رجال تھے انکو یہ قصہ جیسا کا تیسا یاد تھا ویسا ہی روایت کیا اور
ایسے ہی فرق ہین انکی روایتون مین اور اہل سنت کی روایتون مین اور اسی قسم کے غلط قبیح سے سراغ
لگا لینا چاہیے کہ دعا سمی قریش اور اور برائیون صحابہ مین اور اسی قسم کے نام والقاب تبدیل وتغیر اور
شمایل وصفات مین تحریف کرکے کہانتک نوبت پونہچائی ہی اور یہ سب باتین اس فرقے کی بسبب
سہل انگاری اور جی نہ لگانے اور بیخوفی کے ہین اور روایات دین مین کہ ہر کس وناکس سے علم دین کو اخذ
کیا ہی کبھی کسوٹی امتحان پر نہ لگایا تو کھرا کھوٹا چھٹ جاتا خالص غیر خالص جدا ہو جاتا اور اسی قسم
کی ایک روایت حضرت یونس کے حق مین رکھتے ہین رَوَی الْکُلَیْنِیُ عَنْ اَبِی عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَام
اِنَّ یُوْنُسَ کَانَ یَقُوْلُ فِی سُجُوْدِہٖ اَتَرَاکَ مُعَذِّبِیْ وَقَدْ عَفَّرْتُ لَکَ فِی التُّرَابِ وَجْھِیْ
اَتَرَاکَ مُعَذِّبِیْ وَقَدْ اَظْمَأْتُ لَکَ فِی اَجْرِیْ اَتَرَاکَ مُعَذِّبِیْ وَقَدْ اَسْھَرْتُ لَکَ لَیْلِیْ
اَتَرَاکَ مُعَذِّبِیْ وَقَدْ اَجْتَنَبْتُ لَکَ الْمَعَاصِیْ قَالَ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنِ ارْفَعْ رَاْسَکَ
فَاِنِّیْ غَیْرُ مُعَذِّبِکَ فَقَالَ اِنْ قُلْتَ لَا اُعَذِّبُکَ ثُمَّ عَذَّبْتَنِیْ کَانَ مَاذَا اَلَسْتُ عَبْدَکَ
وَاَنْتَ رَبِّیْ فَاَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِرْفَعْ رَاْسَکَ فَاِنِّیْ غَیْرُ مُعَذِّبِکَ وَاِنِّیْ اِذَا وَعَدْتُ
وَعْدًا اَوْفَیْتُ بِہٖ ترجمہ روایت کی کلینی نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہ بیشک یونس کہتے تھے
سجدے مین کہ آیا تو دیکھتا ہی مجکو کہ عذاب کریگا اور حال یہ ہی کہ مین نے اپنے منہ کو تیرے واسطے زمین مین
خاک آلودہ کیا ہی یعنی تیرے سامنے منہ اپنا خاک عجز پر ملا ہی آیا دیکھتا ہی تو کہ عذاب کریگا مجکو اور حال آنکہ
مین تیرے واسطے دوپہریون مین پیاسا رہا ہون آیا دیکھتا ہی تو کہ عذاب کریگا مجکو ایسے حال مین کہ تیرے
واسطے مین راتون کو جاگتا رہا ہون آیا دیکھتا ہی تو کہ عذاب کریگا مجکو دران حالیکہ مین تیرے واسطے
گناہون سے بچتا رہا ہون کہا پھر وحی بھیجی خدا نے یونس کی طرف کہ اپنے سر کو اُٹھا مین تجکو عذاب نہین
کرونگا تب کہا یونس نے تو کہتا ہی عذاب نہین کرونگا تجکو اور پھر تو نے مجکو عذاب کیا تو مین کیا کرونگا
کس واسطے کہ مین آخر تیرا بندہ ہون اور تو میرا پروردگار ہی تیرا کیا بس ہی پھر وحی بھیجی خدا غالب بزرگ نے
کہ سر اپنا اُٹھا مین تجکو عذاب نہین کرونگا اور مین جب وعدہ کرتا ہون پورا کرتا ہون اور اس خبر صحیح سے
دو باتین معلوم ہوئین ایک تو یہ کہ حضرت یونس کو معلوم نتھا کہ وعدہ خلاف کرنا بہت بری بات ہی اور
منجملہ نفاق کی نشانیون سے اور حضرت باریتعالی برائیون سے پاک ہی دوسرے یہ بات کہ وجوب عدل

اُنکو معلوم تھا یعنی غیر عاصی کی سزا باطل ہو اسواسطے کہ عاصی سزاوار سزا کے ہوتے ہین نہ غیر عاصی نہین تو حضرت
یونس سزا سے کیون ڈرتے اور اگر حضرت یونس اس مسئلۂ اعتقادی مین بھی جاہل ہوتے مثل پہلے مسئلے کے تو
جناب باریتعالی سے جواب آتا تھا کہ مجکو سزا سطیع کی جائز نہین ہو محض وعدے پر حوالہ نہ فرماتے الحاصل یہ خبر
بلاشبہہ اس فرقے کے جو رجال مفتری ہین اُنکی مفتریات سے ہو کہ خود انکے زعم مین اسکا مضمون دلیلون
قطعی سے باطل اور نامسموع ہو اور انکی روایتون کا یہی حال ہو لِبُطْلَانِهَا مِنْهَا عَلَيْهَا شَوَاهِدُ یعنی اُن
روایتون کے باطل ہونے پر خود اُنھین سے گواہ موجود **عقیدہ ششم** انبیا معصوم ہین وہ گناہ اُنسے
صادر ہی نہین ہوتا کہ موت اُنکی اُس ہلاک پر ہو امامیہ کو اِس عقیدے مین خلاف ہو اور بعض انبیا کے
حق مین اسکو روایت کرتے ہین رَوَى الْكُلَيْنِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي يَعْفُوْرَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِاللهِ يَقُوْلُ
وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ اِلَى السَّمَاءِ رَبِّ لَا تَكِلْنِيْ اِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا وَلَا اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ فَمَا
كَانَ بِاَسْرَعَ مِنْ اَنْ تَحَدَّرَ الدَّمْعُ مِنْ جَانِبِ لِحْيَتِهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ يَا ابْنَ اَبِي يَعْفُوْرَ
اَنَّ يُوْنُسَ ابْنِ مَتّٰى وَكَلَهُ اللهُ اِلَى نَفْسِهِ اَقَلَّ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ فَاَحْدَثَ ذٰلِكَ قُلْتُ فَبَلَغَ بِهٖ
كُفْرًا اَصْلَحَكَ اللهُ فَقَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْمَوْتَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ كَانَ هَلَاكًا **ترجمہ** روایت کی کلینی نے
ابن ابی یعفور سے کہ کہا اُسنے مین نے سنا ابا عبداللہ سے کہ کہتے تھے وہ آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھائے ہوئے
اے پروردگار میرے مجکو میرے نفس کی طرف کبھی ایک پلک مارنے کو بھی مت چھوڑ اور نہ پلک مارنے سے کم
بس اِس بات کے کہتے ہی فوراً آنسو اطراف سے داڑھی کی طرف بہنے لگے پھر متوجہ ہوئے مجسے اور کہا اے
ابن ابی یعفور بیشک یونس بن متی کو چھوڑ دیا خدا یتعالی نے اُسکے نفس کی طرف پل بھر کے وقفے سے بھی کمتر کو
پس پیدا ہوا وہ ابتلا یہ سنکر مین نے کہا کہ خدا آپکو نیکی دے کیا اِس سبب سے کفر کو پونہچے کہا نہین لیکن مرنا اُس
حالت پر ہلاک تھا اب جاننا چاہیے کہ حضرت یونس کے مقدمے مین جو کچھ نص قرآن سے ظاہر ہوتا ہو فقط اتنا ہی ہو
کہ حضرت یونس بے حکم پروردگار کے اپنی قوم کو چھوڑ کے چلے گئے تھے اسی بات سے اپنر عتاب ہوا دوسرے یہ تھا
کہ اپنی قوم کے حق مین بددعا کرنے مین جلدی کی اور انکی ایذا کی سختیان اُٹھا نسکے اور ظاہر ہو کہ یہ دونون امر گناہ
نہین ہین پھر کبیرہ کیونکر ہو سکتے ہین اسواسطے کہ حضرت یونس کے نزدیک قوی قرینے قائم ہوگئے تھے کہ یہ ایمان
نہ لائینگے اسواسطے بددعا کی اور انکے نہ معذب ہونے کا حال بھی اپنر کھلگیا تھا اس سے بھی ڈرے کہ اب یہ مجکو
سخت ایذا پونہچائینگے اور صریح جھوٹا ٹھہرائینگے کہ تیرے وعدے کے موافق وقوع مین نہ آیا ناچار بھاگ کر

چلے گئے اور منتظر حکم پروردگار کے نرہے جو کہ منصب انبیا کا نہایت عالی ہی بس اسیقدر انکو عتاب شدید ہوا اور
تادیب ورہنمائی فرمائی چنانچہ اگر اب بھی کوئی شخص اپنے غلام یا نوکر کو عامل کرکے کسی گانون مین بھیجے اور کہدے
کہ اگر زمیندار اور مزارع گانون کے تجسے سرکشی کرین اور تیری اطاعت نمانین تو مجکو لکھیو کہ ایک فوج حضور سے
اُس گانون کے غارت کو بھیجونگا اور وہ نوکر یا غلام اُس گانون کو گیا اور بمقدور بھر رعایا کی تسلی اور مالک کی طرف
رغبت دلانے اور اُسکی سزا سے ڈرانے مین کوشش کی لیکن وہ لوگ ہرگز مطیع نہوے اور احکام مالک کے نمانے
بلکہ عامل کے درپے ایذا ہوے اور اُسکو مسخرہ بنایا اور عامل نے انتظار حکم اپنے خاوند کا نکیا اور عرضی بدرخواست
مدد اُس فوج کے جسکا وعدہ تھا بھیجی اور خاوندنے بھی حسب عدہ فوج عظیم رخصت کی زمیندار جب قصد فوج
سے مطلع ہوئے اُنھون نے خفیہ ایک وکیل اپنا مالک کے دربار مین بھیجکر توبہ استغفار اور بہت سی ندامت ظاہر کی
اور قول قرار کیا کہ آیندہ اُسکے حکم سے تجاوز نکرینگے اور اس غلام و نوکر کو ان باتون پر کچھ ابھی اطلاع نہین ہی کہ
ناگاہ فوج اُسکی آئی ہوئی تاخت وبہہ سے لوٹ گئی اور گانون کو صحیح سالم چھوڑ گئی اس غلام یا نوکر نے جب یہ حالت
دیکھی اور حقیقت حال سے اِسکو کچھ اطلاع نتھی بے اُسکے کہ حکم خاوند کا پونہچے اپنی جان کے خوف سے جلدی اُس
گانون کے گرد نواح سے بھاگ کر چلا گیا تو اِس صورت مین اُس غلام یا نوکر کو عاصی یا نافرمانبردار یا متخالف اپنے
خاوند کا نہین کہہ سکتے ہین البتہ اتنا ضرور رہا کہ اگر یہ غلام یا نوکر صبر کرتا اور انھین لوگون مین رہتا تو اُسکے
وسیلے سے جو توبہ استغفار کرتے اُسمین صورت کام کی اِس سے بہتر ہوتی اور از روے تواریخ اور روایتون
تفسیر یہ کے کوئی امر سولے اِن دو چیز کے معلوم نہین ہوتا کہ حضرت یونس سے وقوع میں آیا ہو اور قرآن مجید مین کہ
فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ وارد ہوا ہی یہ مشتق قدر سے ہی جسکے معنے تضییق اور تنگ کرنیکے ہین جیسے اِس
آیت مین قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ نہ قدرت سے یعنی اللہ تعالیٰ جسکا چاہتا ہی
رزق فراخ کرتا ہی جسکا چاہتا ہی تنگ کرتا ہی اسی طرح نہ نَقْدِرَ ماخوذ ہی قدرت سے تا فساد عقیدہ حضرت
یونس کا ثابت ہو اور دلیل صریح اسپر یہ ہی کہ بعد اس عبارت کے فرمایا فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ یعنی پکارا
اُسنے ظلمات مین اور اس دعا و ندا کو قدرت کے معنی پر تفریع کرنا ہرگز درست نہین ہوتا ہی یعنی گمان کیا اُسنے
کہ ہم اُسکو تنگ نہین کرینگے عتاب مین پس توبہ کی اور اپنے کیے ہوئے سے استغفار لایا بامید قبول اور اس آیت کے
آخر مین حوا قرار اپنے ظلم کے ساتھ کیا جیسا کہ کہا ہی اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یعنی بیشک مین ظالمون سے
ہون واسطے شکستگی نفس اور عجز و زاری کے ہی بارگاہ خداوندی مین کہ تھوڑی خطا کو بہت جاننا شیوہ

مطیع بندونکا ہی یا اسواسطے کہ ترک اولی کا بھی انبیا کے حق مین حکم معصیت اور ظلم کا رکھتا ہو نہ عوام الناس کے حق مین **عقیدہ ہفتم** یہ کہ حضرت آدم ابو البشر صفی اللہ تھے حسد اور بغض سے اور خدا تعالی کے نافرمانی پر اصرار کرنے سے پاک یہ مذہب اہل سنت کا ہی جیسا کہ فرمایا خدا تعالی نے ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَى فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ اما امامیہ انکے حق مین کہ سب کے ابو الآبا ہین نہایت بُری نافرمانیان عمل مین لاتے ہین اور بکمال بے ادبی کرتے ہین اور اُنکو حسد اور بغض اور تمام خصلتون ناپسندیدہ سے موصوف کرتے ہین اور خدائے تعالی کی نافرمانی پر مصر جانتے ہین جو کچھ ابلیس کو نسبت حضرت آدم کے پیش آیا کہ حسد کر کے امر سجدہ کو قبول نکیا اور خدا کے عہد کو انکے حق مین ترک کیا اور ملعون ابدی ہوا یہ سب حضرت آدم کے حق مین نسبت ائمہ اطہار کے ثابت کرتے ہین کہ انھون نے حسد انکا کیا اور انکے عہد ولایت کا اقرار نہ کیا اور خدا کا عہد جو انکے حق مین یعنی ائمہ کے تھا ترک کیا چنانچہ حق تعالی نے انپر غضب کیا اور ہمیشہ غضب الہی مین رہے خدا ان باتون سے پناہ دے روی محمد بن بابویہ فی عیون اخبار الرضا عن علی بن موسى الرضا عليه السلام انه قال ان آدم لما اكرمه الله تعالى باسجاد الملائكة له وادخاله الجنة قال في نفسه انا اكرم الخلق فناداه الله عز وجل ارفع راسك يا آدم فانظر الى ساق عرشي فرفع آدم راسه فوجد فيه مكتوبا روایت کی محمد بن بابویہ نے عیون اخبار الرضا مین علی بن موسی رضا علیہ السلام سے بیشک شان یہ ہی کہ کہا اُسنے کہ بیشک جب بزرگی دی اللہ تعالی نے آدم کو فرشتونکے سجدون اور جنت مین بھیجنے سے تو آدم نے اپنے دل مین کہا کہ مین بہترین مخلوق کا ہون پس ندا کی اُنکو خدائے عز وجل نے کہ ای آدم اپنا سر اُٹھا اور میرے ساق عرش کی طرف نظر کر پس آدم نے سر اُٹھایا اور اُسمین لکھا ہوا پایا لا اله الا الله محمد رسول الله علي ولي الله امير المومنين وزوجته فاطمة سيدة نساء العالمين والحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة فقال آدم يا رب من هؤلاء فقال عز وجل هؤلاء من ذريتك وهم خير منك ومن جميع خلقي ولولاهم ما خلقتك وما خلقت الجنة والنار ولا السماء ولا الارض فاياك ان تنظر اليهم بعين الحسد فاخرجك عن جواري فنظر اليهم بعين الحسد فسلط عليه الشيطان حتى اكل عن الشجرة التي نهى الله تعالى عنها ترجمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ امیر المومنین

اور بی بی فاطمہ سردار سارے جہان کی عورتون کی اور حسنؑ اور حسینؑ سردار جوانون اہل جنت کے
سو کہا آدمؑ نے اے میرے پروردگار یہ کون گروہ ہین فرمایا اللہ عزوجل نے یہ ہین تو تیری اولاد سے مگر تجھسے
بہتر ہین اور تمام مخلوق سے اگر یہ نہوتے نہ مین تجکو پیدا کرتا اور نہ جنت اور دوزخ اور آسمان وزمین کو
پس خبردار انکی طرف حسد کی نظر سے نہ دیکھنا نہین تجکو اپنے پڑوس سے نکال دونگا لیکن آدم نے نظر حسد
سے انکو دیکھا سو اللہ تعالی نے آدم پر شیطان کو مسلط کیا یہانتک کہ اُنھون نے کھالیا وہ درخت جسکو اللہ تعالی
نے منع کیا تھا وایضا روی ابن بابویہ فی معانی الاخبار عن المفضل ابن عمر عن ابی عبد اللہ
قَالَ لَمَّا اَسْكَنَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اٰدَمَ وَزَوْجَتَهُ الْجَنَّةَ قَالَ لَهُمَا كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَنَظَرَ اِلٰى مَنْزِلَةِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِمْ فَوَجَدَهَا اَشْرَفَ الْمَنَازِلِ مِنْ مَنَازِلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَا رَبَّنَا
لِمَنْ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةُ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِرْفَعُوْا رُؤُسَكُمْ اِلٰى سَاقِ عَرْشِيْ فَرَفَعَا رُؤُسَهُمَا
فَوَجَدَا اَسْمَاءَ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْاَئِمَّةِ مَكْتُوْبَةً عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ
بِنُوْرٍ مِنْ نُوْرِ الْجَبَّارِ جَلَّ جَلَالُهُ فَقَالَ يَا رَبَّنَا مَا اَكْرَمَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ عَلَيْكَ وَمَا اَحَبَّهُمْ
اِلَيْكَ وَمَا اَشْرَفَهُمْ لَدَيْكَ فَقَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ لَوْلَا هُمْ مَا خَلَقْتُكُمَا هٰؤُلَاءِ خَزَنَةُ عِلْمِيْ وَ
اُمَنَائِيْ عَلٰى سِرِّيْ اِيَّاكُمَا اَنْ تَنْظُرَا اِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الْحَسَدِ وَتَمَنَّيَا مَنْزِلَتَهُمْ عِنْدِيْ وَمَحَلَّهُمْ
مِنْ كَرَامَتِيْ فَتَدْخُلَا مِنْ ذٰلِكَ فِيْ نَهْيِيْ وَعِصْيَانِيْ فَتَكُوْنَا مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِمَا
الشَّيْطَانُ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُوْرٍ وَحَمَلَهُمَا عَلٰى تَمَنِّيْ مَنْزِلَتِهِمْ فَنَظَرَا اِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الْحَسَدِ فَخُذِلَا
لِذٰلِكَ **ترجمہ** اور بھی روایت کی ابن بابویہ نے معانی الاخبار مین مفضل بن عمر اور اُسنے ابی عبداللہؑ سے
کہا جب رکھا اللہ عزوجل نے آدم اور اُنکی زوجہ کو جنت مین کہا دونون سے کہ کھاؤ جنت مین جو کچھ چاہو
بفراغت مگر اس درخت کے پاس نہ جائیو اگر جاؤگے تو ظالمون سے ہوگے پھر نظر کی دونون محمدؐ اور علیؑ اور
فاطمہ اور حسنؑ اور حسینؑ اور امامون کے مقامون کی طرف وہ امام جو بعد انکے ہونگے سو دونون نے اون
مقامات کو بہترین مقامات سے پایا جو اہل جنت کے واسطے تھے پس کہا دونون نے اے پروردگار ہمارے یہ
مقام کسکے واسطے ہین تب فرمایا خدائے عزوجل نے اپنا ذرا سر اُٹھاؤ دونون میرے ساق عرش کی طرف سو
اُٹھایا اُنھون نے سر اپنا پس دونون نے نام محمدؐ اور علیؑ اور سوا اُنکے جو روایت مین مذکور ہین پایۂ عرش پر

لکھا ہوا نور پاک پروردگار جل جلالہ سے پایا پس کہا اے رب ہمارے کس لیے بڑا ہے مرتبہ نزدیک
محبوب ہین یہ گروہ تجھکو اور کس طرح شرافت ہوا انکی تیرے سامنے فرمایا خدا تعالی نے کہ یہ وہ ہین کہ اگر یہ نہوتے
تو مین تمکو پیدا نکرتا یہ گروہ خزانچی میرے علم کے ہین اور امانت دار میرے بھیدکے پس مجھسے بچتے رہیو تم دونون
اسبات مین کہ دیکھو انکو حسد کی آنکھ سے اور تمنا کرو انکے مرتبے کی میرے پاس سے کہ تمکو ملے اور انکے مرتبے کی میرے
گرامی رکھنے سے انکو اسوقت مین داخل ہوگے اس سبب سے میرے منع اور نافرمانی مین اور ہوگے ظالمون سے
پس وسوسہ ڈالا شیطان نے انکی طرف اور کھینچا فریب کی جانب اور آمادہ کیا انکو اس گروہ کے مقام کی تمنا پر اور
دیکھا انکی طرف بچشم حسد پس مخذول ہوئے اس سبب سے آب عاقل کو ان دونون خبر کے مضمون مین تامل کرنا چاہیے
کہ حضرت آدم کے حق مین کیسی اہانت اور تحقیر ہے کسواسطے کہ حسد مطلق مذمومات اور قبایح سے ہے باتفاق تمامی
اہل ملل ونحل کے خصوصاً حسد کرنا بزرگون اور نیک بندون خدا کا اور جملہ کبیرہ گناہون مین ایک بڑا گناہ کبیرہ ہے
سوا ان سب کو حضرت آدم کی طرف نسبت کرتے ہین خاص کر بعد بڑی تقید اور تاکید حضرت جناب باری کے پس
انکے مذہبون مین حضرت آدم اور ابلیس مین کچھ فرق نہین ہے جو کچھ ابلیس نے آدم کے ساتھ کیا آدم اپنی اولاد
امجاد کے ساتھ عمل مین لائے بلکہ آدم کا کام ابلیس کے کام سے بھی بدتر ہوا کسواسطے کہ ابلیس کو آدم سے کچھ
علاقہ نتھا اور آدم کو ان بزرگوارون سے علاقہ پدری اور پسری کا تھا پس قطع رحم قریبہ لازم آیا اور اولاد پر
حسد کرنا ایسے پیغمبر سے کہ سب پیغمبرون سے اول اور قبلہ فرشتون کے اور رہنے والے جنت کے تھے ان سے منسوب
ہوا حالانکہ جنکی فطرت خدا نے سلامت کی ہے ایسا امر انسے بھی محالات عادیہ سے ہے چہ جائے کہ ایسے پیغمبر معاذ اللہ
من ذلک یہ معاملہ تو حضرت آدم کا امامیہ مذہب مین حق العباد مین ہے لیکن حق اللہ مین جو انکا معاملہ ہے ان کے
نزدیک اسکو دوسری روایت سے بیان کرتے ہین رَوٰی مُحَمَّدُ بْنُ الصَّفَّارِ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ اللّٰہُ
تَعَالٰی لِاٰدَمَ وَذُرِّیَّتِہٖ اَخْرَجَہَا مِنْ صُلْبِہٖ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ وَھٰذَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَعَلِیٌّ
اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَوْصِیَائُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ وُلَاۃُ اَمْرِیْ وَاَنَّ الْمَھْدِیَّ اَنْتَقِمُ بِہٖ مِنْ اَعْدَائِیْ
وَاُعْبَدُ بِہٖ طَوْعًا وَّکَرْھًا قَالُوْا اَقْرَرْنَا وَشَھِدْنَا وَاٰدَمُ لَمْ یُقِرَّ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ عَزْمٌ عَلَی الْاِقْرَارِ بِہٖ
ترجمہ روایت کی محمد بن صفار نے ابی جعفر سے کہ کہا اللہ تعالی نے آدم اور انکی اولاد سے جو نکالے تھے انکے
پشت سے آیا مین تمہارا پروردگار نہین ہون اور یہ محمد رسول خدا کا اور علی امیر المومنین اور وصی اسکے بعد
اسکے حاکم میرے حکم کے اور بیشک مہدی لائیگا میرے دشمنون سے اور مین عبادت کیا جاؤن گا بسبب اسکے

[illegible] سے سب نے کہا ہمنے اقرار کیا اور گواہ ہوئے اور آدم نے اقرار نکیا اور نہ اُنکا قصد تھا اُسکے اقرار پر اس
خبر مین صریح کفر حضرت آدم علیہ السلام کا اشد انواع کفر پر جو کفر جحود ہی لازم آیا اور کافر ٹھہرانا ایسے پیغمبر کو
کہ جسے حق تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہو اور روح خاص اپنی اُسمین پھونکی ہو اور اُسکے حق مین فرمایا ہو
اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ یعنی اللہ نے برگزیدہ کیا آدمؑ کو اور ملائکون سے اُسے سجدہ کرایا ہو کسقدر دین و ایمان سے
دور ہی البتہ شریف مرتضیٰ کو کچھ حمیت اسلام کی جوش مین آئی اپنی کتاب مین جسکا نام غرر درر ہی انکار خبر میثاق
سے کیا اور وضع اور اختراع کا حکم اسپر کیا کہ بنالی ہی اور رو لسے نکالی ہی اسی سببسے ابن صفار اور شیوخ نے
اُسکو دائرۂ ایمان سے نکالا ہی شکر خدا کا اور تعجب ہی اس فرقے سے کہ قرآن مجید کے نظم مین تامل نہین کرتے اور
نہین سوچتے کہ قرآن مین محض کھالینے ایک درخت کو محل عتاب آدمؑ ٹھہرایا ہی کہ وہ بھی باتفاق اور اجماع گناہ
کبیرہ نہین ہی اگر یہ امور جو انکی روایات مین ہین واقع ہوئے ہوتے تو انھین امور کو محل عتاب ٹھہراتے اور انھین سے
خبردار کرتے تا ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ حبیبون کے بھی آنکھین کھلجاتین اور عبرت ہوتی اور اس قسم کے قبایح سے بچتے جیسے
کہ انکے اعتقاد مین ہین ورنہ تو ایسا ہی کہ کسی شخص نے کسی شخص کے بیٹے کو مار ڈالا ہو اور اُسکے عمدہ فرمان سے
انکار کیا ہو اور اُسکے گھر کے درخت سے چند دانے میوے کے بے اجازت اُسکی توڑکے کھالیے ہون وہ شخص
غصے کے وقت مین اور سب گناہون کو تو ایک کنارہ رکھے اور چھوڑ دے محض میوے کے دانے کھالینے پر شورش
کرے اور اور باتون کا اصلا ذکر نکرے تبس یہ بات باوجود عقل کامل کے ہرگز متصور نہین ہی اور ایک روایت
ترک عہد کی اور حضرت آدمؑ پر امامیہ سے ہی کہ انکی کتابون مین لکھی دیکھی گئی رَوَی الصَّفَّارُ الْمَذْکُوْرُ فِیْ
قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَلَقَدْ عَہِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ قَالَ عَہِدَ اللّٰہُ اِلٰی اٰدَمَ فِیْ مُحَمَّدٍ وَّالْاَئِمَّۃِ مِنْ بَعْدِہٖ فَتَرَکَ
وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ عَزْمٌ اَنَّہُمْ ھٰکَذَا ترجمہ روایت کی ہی صفار مذکور نے قول خداوند تعالیٰ مین یعنی وَلَقَدْ
عَہِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مین کہ عہد کیا تھا خدا تعالیٰ نے طرف آدم کے محمدؐ اور امامون کی شان مین جو بعد محمدؐ کے ہین
پس ترک کیا آدمؑ نے اور نتھا اُسکا قصد اسبات پر کہ یہ لوگ ایسے ہی ہین اور اصل حقیقت یہ ہی کہ یہ صفار ایک شخص
تھا علوج مجوس سے کہ اُسکے دادا کا نام فرخ تھا اور وہ آپ کو غلامون موسیٰ بن عیسیٰ اشعری سے کہتا تھا بعد
اسلام بھی خباثت مجوس پنکی اسکی اصل و نسل مین باقی رہی حد یہ کہ شیعہ پن کو چھپاتے تھے اور دلیل صریح
اسبات پر یہ ہی کہ ابن صفار وہ روایتین امامون سے لاتا ہی کہ وہ روایتین درحقیقت خود امامون کے حق مین
قدح کرتی ہین جیسے کہ یہ خبر ہی مذکور ہوئین کسواسطے کہ یہود اور نصاریٰ اور مسلمان دونون گروہون کے طوائف

اور شریف لوگ حضرت ابو البشر کی بزرگی اور کرامت اور برگزیدگی انکی ساری مخلوق پر جو خدا [illegible] اعتقاد
و اجماع رکھتے ہین اور جب ایسی روایتین اماموں سے جہان مین پھیلینگی تمام لوگ انکی امامت کے حق ہونے کیا معنی
بلکہ [illegible] بی دیانت سے بد اعتقاد ہو جائینگے اور نفرت کرینگے اور بڑی بلا اسلام مین پڑ جائے گی اور مدعا او
آرزو مجوس کے دلون کی خوب پوری ہو گی لیکن خدا کا شکر ہی کہ اہل سنت انکے خباثت پر مطلع ہو گئے ہین اور روایتین
انکی ایک ایک گرا دین ہین اور حسنین کے چیتھڑون کی طرح الگ کر دین ہین مگر شیعون کی شیطان نے راہ ماری ہی
کہ پیروان شیوخ گمراہی کا کرکے انکے دین و ایمان کو مبنی روایات ان بددینون کا بنایا ہی اور انھون نے اپنے
ایمان کو ان ابلیس آئینون کی راہ متابعت مین کھویا ہی وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ یعنی جسکو اللہ تعالیٰ
بہکاتا ہی اُسکا کوئی ہدایت کرنیوالا نہین ہی **عقیدہ ہشتم** یہ کہ کسی نبی نے رسالت سے استعفا نہین کیا
اور کوئی ادائے حکم الٰہی مین عذر نہین لایا یہی مذہب اہل سنت کا ہی اما میہ کہتے ہین کہ بعض الوالعزم پیغمبرون سے
ایسے ہین جنھون نے رسالت سے معافی چاہی ہی اور سبب ور ٹالنے کی باتین پیش کی ہین اور عذر کیے ہین کہ
انھین سے ایک حضرت موسیٰ ہین کہ جب اُنکو خدائے تعالیٰ نے بذات خود بیواسطہ کسی اور کے ندا فرمائی اور ارشاد
کیا کہ اِئْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ کہ آ قوم ظالم قوم فرعون پر انھون نے جواب مین کہا کہ مجکو اِس کام سے معاف
رکھ اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون مجکو جھوٹا بنائین اور مین انکی قیل و قال سے ناراض ہون اور میری زبان
بھی ہکلاتی ہی اچھی طرح تقریر مطلب کی نہین کر سکتی اور مین اُنکا تقصیروار بھی ہون کہ ایک کو اُن مین سے
مار ڈالا ہی ایسا نہو اُسکے عوض مین مجکو مار ڈالین تس ہارون کو کہ میرا بھائی ہی رسالت دے اور مجکو معاف کر
اور اِس مضمون کو قرآن کی آیتون سے نکالتے ہین اور کلام الٰہی سے سمجھتے ہین حالانکہ رسالت سے معافی
چاہنے کے ضمن مین رد وحی کا ہی جس سے نافرمانی حکم خدایتعالیٰ کی لازم آتی ہی اور بے اطاعتی اور انبیا اِس
امر سے معصوم ہین اور ہی یہ کہ آیات قرآنی مین کوئی جگہ دستاویز تمسک کی نہین ہی بلکہ وہی آیتین عند التامل
الٹا انھین کو الزام دیتی ہین کسواسطے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ سے کہ مجکو اِس رسالت سے معاف رکھ اور میرے
بدلے ہارون کو رسالت دے اصلاً قرآن کی آیتون مین منقول نہین ہی یہ سب خوش فہمی اِس فرقۂ نافہم کی ہی البتہ
تکذیب قوم فرعون اور یہ کہ مین ادای رسالت کرنے نپاؤن پہلے ہی سے مجکو مار ڈالین اور دلتنگی اور کوتاہ زبانی
اپنی بسبب ہکلانے کے یہ ضرور بیان فرمائی ہی سو بھی اِس بیان سے مقصود معافی چاہنا اور حجت اُٹھانا
نتھا بلکہ مدد چاہنا اطاعت حکم پر اور تمہید عذر طلب معین مین ہی اور یہ خود عین دلیل قبول رسالت کی ہی

جیسے پادشاہ کسی شخص کو کسی مہم پر تعین کرے اور وہ شخص اپنے رفیقون کی قلت اور کثرت و شوکت دشمنون کی بیان کرے یا ضعف حال اپنا بسبب مال و منال کے ذکر کرے بس غرض اُسکی یہ ہوتی ہی کہ حضور پادشاہ سے اُسکے ساتھ مساعدہ ہو اور سردار عمدہ مع فوج شائستہ اُسکے مددگار اُسکے ساتھ معین کیے جائین پس یہ کلام صریح قبول پر دلالت کرتا ہی نہ رد اور رفع پر اور تفسیر مین اس آیت کی وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ هَارُوْنَ اَخِیْ اُشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ مبہم وارد ہوا یعنی کر تو میرے واسطے کوئی وزیر میرے کنبے سے ہارون میرا بھائی ہی اُسی سے مضبوط کر میری پشت کو اور اُسی کو شریک کردے میرے کام مین بس غرض انکی شریک کرنا اپنے بھائی کا تھا امر رسالت مین نہ اپنے اوپر سے ٹال کے ہارون پر ڈالنا اور ایسے ہی ہین اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ڈرتا ہون مجکو جھوٹا بنائین اور اَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ یعنی ڈرتا ہون کہ مجکو مار ڈالین اور یہ سب محض اسواسطے تھا کہ بلا کا دفع ہونا چاہتے تھے اور جانب خدا سے حفظ کا اپنے واسطے کھینچنا چاہتے تھے نہ دفع اس منصب عالی کا اپنی ذات سے خدا اپنا وے ایسی بُری سمجھ اور بدگمانی سے خصوص انبیا کے حق مین اور وہ انبیا کہ رسولون مین اولو العزم ہین عقیدہ نہم یہ کہ مبعوث الی الخلق کافۃ من عند اللہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب تھے صلی اللہ علیہ وسلم نہ جبرئیل پر وزیر مین نہ علیؓ بن ابی طالب بن عبد المطلب اور حضرت جبرئیل امین خدا کے ہین وحی پر اپنی طرف سے اُن کے پاس وحی نہین لائے اور ادائے رسالت مین خیانت نہین کی اور سہو و خطا سے بھی معصوم ہین اس امور عظام مین بس اس رسالت مین بھی غلطی نہین کی اور اشتباہ انکو واقع نہوا غرابیہ کہ سابق حال انکا باب اول مین گذرا مخالف اس عقیدے کے ہین اور جبرئیل کو لعنت کرتے ہین ایسے موقع پر نصوص قرآنی اور اخبار ائمہ اہلِ بیت کے لانا واسطے ثبوت دعوی کے خالی سماجت و زشتی سے نہین ہی اور اسیکے ساتھ یہ کہ جھگڑنے والے کو بھی ساکت نہین کرتے ہین کسواسطے کہ جب تہمت جبرئیل پر ہی قرآن اور شریعتین تو سب حیز اعتبار سے گر گئین اور اہلِ بیت کو کیا وہ مخالف منصب اپنے داویکے کہ انکو اُسنے شرف حاصل ہوا ہی کیون کہینگے ناچار اس موقع پر توریت و انجیل سے نقل لانا چاہیے کہ غرابیہ بھی اتنے معتقد بیش بندے جبرئیل کے نہین ہین کہ اُن کتابون مین بھی لعنت محمد کے درج کر دیتے کہ آخر مجکو اُنسے سروکار ہونے والا ہی اور اگر یہ احتمال بھی پیدا کرین تو وحی حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کی اکثر بیواسطہ جبرئیل کے بھی تھی خصوصًا توریت کہ ایک دفعہ نیز بلا واسطہ کسی کے طور مین عنایت ہوئی تھی زبرجد کی تختیون پر لکھی ہوئی کہ وہان دخل جبرئیل کا نہین ہوسکتا تھا فِی التَّوْرٰىةِ

فی السّفرِ الرّابعِ منہ قالَ اللہُ تعالیٰ اِنَّ ھاجرَ تَلِدُ وَیکُونُ مِن وُلدِھا مَن یدُہٗ فوقَ الجمیعِ
وَیدُ الجمیعِ مَبسُوطۃٌ اِلیہِ بِالخُشُوعِ ترجمہ توریت کا جو چوتھا سفر ہی اسمین ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
ابراہیم سے کہ بیشک ہاجر سے اولاد ہوگی اور اسکی اولاد سے ایک شخص ہوگا کہ ہاتھ اسکا سب کے ہاتھ سے
بالا ہی اور اسکی طرف سبکا ہاتھ عجز کا بڑھا ہوا ہی اور کتاب توریت کہ یہ عبارت جسمین کی ہی یہود کے
پاس ہی اہل اسلام کو اسپر قابو نہین ہی نہ جبریل کو اسمین تصرف کلانّ الیھُودَ کانُوا اَعدآءَ دُونَ جبرئیلَ
یعنی یہود جبرئیل کو دشمن رکھتے ہین اور ظاہر ہی کہ اولاد ہاجر سے ایسا کوئی شخص جسکا ہاتھ سب سے بالا
ہوا ہو اور اسکے ہمعصر عجز و زاری کے ساتھ اسکے حضور مین رجوع ہوئے ہون کسی وقت میں و قات سے
سوائے محمد بن عبد اللہ کے نہین ہوا ہی اور علی بن ابی طالب یہ تو خلفای ثلثہ کے زمانے مین مغلوب اور خائف اور
مغضوب اور مظلوم رہا اور جب نوبت انکے خلافت کی پونہچی وہ خشوع کہ معاویہ انکے ساتھ عمل مین لائے اور
اور باغی و خوارج کچھ چھپا نہین ہی فی السّفرِ الخامسِ مِنہُ یا مُوسیٰ اِنّی مُقیمٌ لِبَنی اِسمٰعیلَ
نبِیًّا مِن بَنیھِم اَجزِھِم وَاجرِی قَولِی فی فِیہِ وَیقُولُ لَھُم مَا اٰمُرُہٗ بِہٖ ترجمہ اور اسکے پانچوین
سفر مین ہی کہ ای موسی مین بنی اسماعیل مین ایک پیغمبر پیدا کرونگا اپنے گھر سے کہ روان کریگا ان کو اور
روان کرونگا مین کلام اپنا اسکے منہ مین تا کہے انسے جو کچھ حکم کرون مین اسکو اور اس قسم کا نبی ضرور
بنی اسماعیل سے پیدا ہوا اور علی بن ابی طالب نے کبھی امر الہی نہ پونہچایا نہ کلام خدا کا ان کے ذہن مین
آیا بلکہ خود پیغمبر وقت کے تابع رہے اور آپ کو شاگرد انکا جانا بس وہ نبی نہین ہی مگر محمد بن عبد اللہ
وَفِی الاِنجیلِ وَفِی الصّحاحِ الرّابِعِ عَشَرَ مِن اِنجیلِ یُوحَنّا اَنَا فَارَقلیطُ رُوحُ القُدُسِ الّذی
یُرسِلُہٗ اِلیَّ بِاِسمِی ھُوَ یُعلّمُکُم وَیمنَحُکُم جَمیعَ الاَشیاءِ وَھُوَ یُذکّرُکُم مَا قُلتُہٗ لَکُم ترجمہ
اور انجیل مین ہی صحاح چودھوین مین یوحنا کے انجیل سے ایا فارقلیط روح القدس وہ روح القدس
کہ بھیجتا ہی وہ اسکو پاس میرے میرے نام پر وہ تعلیم کریگا تمکو اور بخشیگا تمکو سب چیزین اور وہ یاد دلائیگا
تمکو جو کچھ مین نے کہا تمسے وَفِی اِنجیلِ یُوحَنّا اَیضًا فِی الصّحاحِ السّادِسِ مِنہُ لکِنّی اَقُولُ لَکُم
الاٰنَ حَقًّا وَیقینًا اِنَّ انطِلاقی عَنکُم خَیرٌ لَکُم فَاِن لَم اَنطَلِق اِلیٰ اَبِی لَم یَاتِکُم فَارَقلیطُ
وَاِن انطَلَقتُ اَرسَلتُ بِہٖ اِلَیکُم فَاِذَا جَاءَ ھُوَ یُفَنِّدُ اَھلَ العَالَمِ وَیُدِینُھُم وَیُوَبِّخُھُم
وَیُوَقِّفُھُم عَلَی الخَطِیئَۃِ وَالبِرِّ وَمِنہُ اَیضًا اَنَّ لِی کَلَامًا کَثِیرًا اُرِیدُ اَن اَقُولَہٗ لَکُم وَلٰکِن

لَا تَقْدِرُوْنَ عَلٰی قَبُوْلِہٖ وَلَا احْتِفَاظٍ بِہٖ وَلٰکِنْ جَاءَ رُوْحُ الْحَقِّ یُرْشِدُکُمْ وَیُعَلِّمُکُمْ وَیُرِیْدُکُمْ بِجَمِیْعِ الْخَیْرِ لِاَنَّہٗ لَیْسَ یَتَکَلَّمُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ ترجمہ اور بھی انجیل یوحنا مین ہی اسکی چھٹے صحاح مین لیکن مین اب تمسے کہتا ہون حق و یقین سے کہ جانا میرا تم مین سے بہتر ہی تمھارے واسطے پس اگر مین نہ جاؤن اپنے باپ کی طرف تو تمھاری طرف فارقلیط نہ آئیگا اور اگر مین جاؤن تو اسکو بھیجون تمھارے پاس پھر جس وقت کہ وہ آئیگا مسخر کریگا اہل عالم کو اور مطیع کریگا انکو اور توبیخ کریگا اُن کو اور واقف کریگا انکو گناہ اور ثواب کے کام سے اور اسمین بھی بیشک بہت باتین ہین ضرور ہی کہ وہ تمسے کہون لیکن تمکو قدرت انکے قبول و ریاد رکھنے کی نہین لیکن جب روح حق آئیگا وہ ارشاد کریگا تمکو اور سکھائیگا اور پہنچائیگا تمکو ہر خیر کو کسواسطے کہ اسکی بات اپنے نفس کی طرف سے نہو گی اور زبور مین نام محمد بن عبد اللہ بھی واقع ہی کہ احتمال و شتباہ کو اصل سے دور کرتا ہی وَفِی الزَّبُوْرِ وَنُسْخَتُہٗ مَحْفُوْظَۃٌ عِنْدَ الْیَھُوْدِ یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ نُبَارِکُ عَلَیْکَ فَتَقَلَّدِ السَّیْفَ فَاِنَّ بَھَاءَکَ وَحَمْدَکَ الْغَالِبُ وَبُوْرِکَتْ کَلِمَۃُ الْحَقِّ فَاِنَّ نَامُوْسَکَ وَشَرَایِعَکَ مَقْرُوْنَۃٌ بِھَیْبَۃِ یَمِیْنِکَ سِھَامُکَ مَسْنُوْنَۃٌ وَالْاُمَمُ یَخِرُّوْنَ تَحْتَکَ کِتَابُ حَقٍّ جَاءَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْیَمَنِ وَالتَّقْدِیْسِ مِنْ جَبَلِ فَارَانَ وَامْتَلَأَتِ الْاَرْضُ مِنْ تَحْمِیْدِ اَحْمَدَ وَتَقْدِیْسِہٖ وَمَلَکَ الْاَرْضَ وَرِقَابَ الْاُمَمِ ترجمہ اور زبور مین ہی جو نسخہ محفوظ ہی یہود کے پاس اَی احمد جاری ہوئی رحمت تیرے لبون پر اس سبب سے کہ برکت نازل کرتے ہین ہم تجھ پر تب حمائل کر شمشیر کو کہ روشنی تیری اور تعریف تیری غالب ہی اور برکت پایا گیا ہی سخن حق سے سو بیشک احکام تیرے اور شریعت تیری مقرون ہی تیرے ہاتھ کی ہیبت سے تیر تیرے تیز ہین اور امتین تیرے تحت حکم مین ہونگی نوشتہ حق ہی جسکو اللہ تعالی لایا یمن اور تقدیس جبل فاران سے اور بھر گئی زمین ستایش اور تقدیس احمد سے اور مالک ہوا زمین کا اور امتونکی گردنونکا وَمَوْضِعٍ اٰخَرَ مِنَ الزَّبُوْرِ اَیْضًا لَقَدِ انْکَسَفَتِ السَّمَاءُ مِنْ بَھَاءِ اَحْمَدَ وَامْتَلَأَتِ الْاَرْضُ مِنْ حَمْدِہٖ ترجمہ تحقیق کسوف پایا آسمان نے نور احمد سے اور زمین اُسکی تعریف سے بھر گئی انتہی اور اہل کتاب ہمیشہ مولد اور مبعث اور نسب اور تعریفون اور شمایل نبی آخر الزمان سے اور اسبات سے کہ اُسکو کفار قریش اپنے وطن سے نکالدینگے اور محل ہجرت سے ایسی صورت پر خبر دیتے رہے کہ بسبب تحقیقات اور تقیدات کے احتمال شرکت اسامی کا کہ مبہم ہونے سے کسی اور کو گمان کرے سب رفع اور صاف ہو گئے اور جملہ کلی منحصر

فرد واحد مین ہو گئے تھے اسیواسطے وقت ظہور اس عالی جناب کے اِن صفتونکو اُنپر منطبق بلکہ اُنہین منحصر پاکر تھوڑے سی اطاعت مین داخل ہوئے اور بعض نے وعدہ نصرت و امداد کا وقت پر مصمم کیا لیکن قضا و قدر نے پیشدستی کی کہ وہ جماعت ہنوز وقت نصرت نہ آنے پایا تھا کہ دار القرار کو چلے گئے اور پیدا ہونے کے وقت جو علامتین ظہور مین آئین اور باتین کرنا پتھرون اور درختون کا اور خبر دینا کاہنون کا اور ہاتفون کی آواز آور چلانا بتون اور شیاطین کا ایسے ہی وقت نبی ہونے کے جو کچھ وقوع مین آیا سبنے جملہ احتمالات کو مسدود کیا پھر ظہور معجزون اور قبولیت دعاؤن اور امداد کا اور وہ نصرت جو پے درپے جناب آلہی سے اُنکو اور اُنکی اتباع کو پہونچتی رہی اور برکات اور انوار کہ اُنسے عالم مین پہیلے اور باقی رہے سب دلیل انکی تخصیص کی ہوئی اور اِن سب کو جانے دو احتمال غلط اور اشتباہ کا جبرئیل کے حق مین اُسوقت وہم و خیال کیا جاتا کہ مدار ارسال وحی اور تعین موحی الیہ یعنی جسکی طرف وحی کی گئی محض صورت بتا دینے پر ہوتا اور اُسکے ساتھ مین ذکر نام و نشان اور تعریفین اور شمائل کا نہوتا اور خداوند تعالی کچھ تدارک اس غلط اور آگاہی اِس اشتباہ کا نکر سکتا پس یہ سب شق بدیہیۃ البطلان ہین ظاہر ان دلیلون سے اُنکا عقیدہ باطل ہی اور اسکے ساتھ یہ بھی ہی کہ مشابہت صورت کی درمیان آنحضرت اور جناب امیر کے بتواتر اخبار مخبرین شیعہ اور غیر شیعہ سے کہ حلیہ دونون بزرگون کا روایت کیا ہی باطل اور بے اصل ہی اگر غرابیہ اور ذبابیہ بطریق خرافات کے اسکا دعا کرین گوئے کی کائین کائین نکھی کی بھن بھن سے جو کسیکو پسند نہین بلکہ مارکے اُڑا دیتے ہین زیادہ نہین ہوگا **عقیدۂ دہم** یہ کہ حضرت خاتم النبیین ہین کا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہین ہی تمام فریق اسلامیہ اسی کے قائل ہین لیکن چند فرقے شیعہ سے جیسے خطابیہ معمریہ منصوریہ اسحاقیہ مفضلیہ سبعیہ کہ برملا مخالف اس عقیدے کے ہین چنانچہ باب اول جسمین ذکر انکے مذاہب کا ہی گذرا اور امامیہ ہرچند بظاہر ختم نبوت کا اقرار کرتے ہین لیکن در پردہ نبوت ائمہ کے قائل ہین یا کہ ائمہ کو بہتر اور بزرگتر انبیا سے گنتے ہین جیساکہ اسی باب مین مفصل گذرا اور امر تحلیل و تحریم یعنی حلال و حرام ٹھہرانیکا کہ خلاصہ نبوت بلکہ بالاتر نبوت سے ہی اسکی سپردگی بھی واسطے ائمہ کے ثابت کرتے ہین اور معنی مین منکر ختم نبوت کے ہین دلالت کرتا ہی اسپر وہ قول کہ روایت کی اُسکی حسین بن محمد بن جمہور القمی نے نوادر مین عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ سِنَانٍ عَنۡ جَعۡفَرٍ قَالَ کُنۡتُ عِنۡدَهٗ وَاَجۡرَیۡتُ اِخۡتِلَافَ الشِّیۡعَةِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمۡ یَزَلۡ مُنۡفَرِدًا بِالۡوَحۡدَانِیَّةِ ثُمَّ خَلَقَ مُحَمَّدًا وَعَلِیًّا وَفَاطِمَةَ وَالۡحَسَنَ وَالۡحُسَیۡنَ فَمَکَثُوۡا اَلۡفَ دَهۡرٍ فَخَلَقَ الۡاَشۡیَاءَ

وَاَشْهَدَ هُمْ خَلْقَهَا وَاَجْرٰی طَاعَتَهُمْ عَلَیْهَا وَفَوَّضَ اُمُوْرَ هُمْ اِلَیْهِمْ یُحِلُّوْنَ
مَا یَشَاءُ وَیُحَرِّمُوْنَ مَا یَشَاءُ ترجمہ کہا کہ مین جعفر کے پاس تھا پھر مین نے شیعہ سے باتین شروع
کین اور ان کے اختلاف سے تب کہا اے محمد بن سنان بیشک خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی تنہا بوحدانیت پھر
پیدا کیا محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کو پھر توقف کیا ہزار دہر پھر پیدا کین اور چیزین اور دکھلائی انکو
پیدایش اُن چیزون کی اور جاری کی طاعت اِس گروہ کی اور مخلوق کے کام انکے سپرد کیے جو چاہین
انپر حلال کرین جو چاہین حرام کرین وَمَا رَوَاہُ الْکُلَیْنِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ الْمِیْثَمِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ سَمِعْتُ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَدَّبَ رَسُوْلَہٗ حَتّٰی قَوَّمَہٗ عَلٰی مَا اَرَادَ ثُمَّ فَوَّضَ اِلَیْہِ دِیْنَہٗ
فَقَالَ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَهُوْا فَمَا فَوَّضَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی رَسُوْلِہٖ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ فَوَّضَہٗ اِلَیْنَا ترجمہ اور وہ جو کہ روایت کی اُسکی کلینی نے محمد بن
حسن المیثمی سے اور اُسنے ابی عبداللہ سے کہا سنا مین نے کہتے تھے بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو
ادب سکھایا یہانتک کہ سنبھالا انکو جس طور پر کہ چاہا پھر اُنکو اپنا دین سپرد کیا اور فرمایا جو کچھ تمکو رسول دے
اُسکو لو اور جس سے باز رکھے اُس سے باز رہو بس جو کچھ حوالے کیا خدائے تعالیٰ نے اپنے رسول صلعم کو سب
ہمارے حوالے کیا اور یہ دونون روایتین بنائی ہوئی اور جھوٹی ہین اسواسطے کہ حسین بن محمد ضعیفون سے
روایت کرتا ہی اور مراسیل کو زیادہ اپنی کتابون مین لاتا ہی قَالَ النَّجَاشِیُّ ذَکَرَہٗ اَصْحَابُنَا بِذٰلِکَ
یعنی نجاشی نے کہا ہی کہ ہمارے اصحاب نے حسین بن محمد کو اِسی صفت پر موصوف کیا ہی اور محمد بن حسن میثمی
مجسم ہے ہی کہ ایمان نہین رکھتا اُسکا کیون اعتبار کیا جائے اگر یہان اُسکا اعتبار کرین تو اسکی تجسیم یعنی
خدا تعالیٰ کو صاحب جسم ٹھہرانے پر اعتبار کرین کہ یہ روایت بھی ائمہ ہی سے کرتا ہی اور تجسیم کو بھی مان لین
اور حال یہ کہ اول تو پیغمبر ہی کو دین تفویض کرنے مین کلام ہی سور ہے گئے اور لوگ مذہب صحیح یہ ہی کہ
تشریع پیغمبر کی سپرد نہین ہوتی یعنی مخلوق مین خود راہین نکالنا کسواسطے کہ منصب پیغمبری منصب رسالت
اور ایلچی گری ہی نہ نیابت اور نہ شرکت کارخانہ خدائی مین خدا تعالیٰ جو کچھ حرام و حلال فرماتا ہی پیغمبر
اُسکو پہونچاتا ہی اپنی طرف سے کچھ اختیار نہین اور اگر امر دین پیغمبر کے سپرد ہوتا تو انکو عتاب کیون ہو
حالانکہ بہت موقعون پر مثلاً فدیہ بدر کے قیدیون سے لینے اور تحریم ماریہ قبطیہ اور اذن دینے منافقین
تخلف غزوہ تبوک پر اور سوائے انکے عتاب شدید واقع ہوا اور جو بعض جگہون مین آنحضرتؐ نے کسی

حکم کے اثناے بیان مین بتقریب سوال کسی سائل یا وقوع واقعہ کی فی الفور بے انتظار وحی استثنا یا تخصیص فرمائی ہی
جیسے اِلَّا الْاِذْخِرَ مثال استثنا کی ہی اور جیسے تَجْزِیْ عَنْکَ وَلَا تَجْزِیْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ مثال تخصیص کی ہی
یعنی کفایت کرتا ہی تجھسے اور بعد تیرے کسی سے کفایت نہین کرتا ہی یعنی بز کم ایک برس کی قربانی مین اور یہ حدیث
لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ یعنی اگر مین نعم کہتا واجب ہوجاتی وہ اور قائلین تفویض کے انکے ساتھ دستاویز ڈھونڈھتے ہین
تو یہ حقیقت مین باب تفویض سے ہین نہین بلکہ قبیل اجتہاد سے ہین کہ درج فی العموم یا قیاس خفی کے طور پر استنباط
اُس حکم کا فرماتے تھے اور تشفی سائل کی کرتے تھے اور اجتہاد نبی کا امت کے حق مین لازم کرنے والا عمل کا ہی پس
اس قسم کی تفویض کا کہ قواعد کلیہ شرعیہ سے استنباط حکم کا کرکے فتوی دے کچھ ڈر نہین ہی کہ تمام مجتہد اس مین
شریک ہین اور اگر ہم مان لین کہ پیغمبر کو تفویض امور دین کا واقع ہوا تھا جیسا کہ مذہب مرجوح ہی تو ائمہ کو اس
منصب مین شریک کرنا خلاف اجماع کے ہی اور اگر یہ نہوتا تو چاہیے تھا کہ جو روایتین ائمہ سے ہین اور جو پیغمبر سے
سب عمل مین برابر ہوتین چاہیے جسپر عمل کرین کسواسطے کہ ہر ایک انمین سے صاحب شرع ہی اور اس صورت
مین جو روایتین متعارضہ ہین انمین موافق کرنے کی حاجت نہوتی اور ارتکاب تکلفات کا انمین نکرتے یا یہ ہوتا کہ
جو روایتین ائمہ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین انمین سے کسی پر عمل جائز نہوتا کسواسطے کہ ہر ایک نے اپنے
مصلحت کسی قوم یا کسی شخص یا کسی زمانے کی رعایتین کرکے تشریع کی ہی اور وہ مصالح امت سے مستور ہین تو
دوسری جگہہ بھی موافق اُن مصلحتون کے احکام مختلفہ جاری کرین پس بیکاری احکام شرع کے لازم آئے
وَاللَّوَازِمُ کُلُّهَا بَاطِلَةٌ عِنْدَ الْاِمَامِیَّةِ اَیْضًا فَکَذَا الْمَلْزُوْمُ یعنی کل لوازم امامیہ کے نزدیک بھی
باطل ہین پس اسیطرح ملزوم اور یہ بھی ہی کہ اگر تفویض امر دین کے پیغمبر اور امام کو ہوتی تو ضرور انکو اجتہاد
کرنا چاہیے جوانب حکم مین تو جو کچھ اولی اور ارجح ہو اُسکو قرار دین اور حال یہ کہ شیعہ امامیہ کے نزدیک نبی اور
امام کو اجتہاد جائز نہین ہی اور یہ بھی ہی کہ کل ائمہ روایت حلال و حرام کی اپنے آبا سے کرتے ہین اور جب ائمہ
کو منصب تفویض کا ہی تو روایت کی کوئی وجہ نہین الحاصل یہ ایک اصل فاسد ہی کہ مستلزم بہت فسادون کی
ہی اور اسکے ساتھ متضمن انکار ختم نبوت کی در حقیقت اور سب امامیہ اسکے قائل نہین عقیدہ یازدہم
یہ کہ معراج حق ہی اور مخصوص ہی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور کوئی شخص اُنکے ہمعصر سے ملکوت
زمین و آسمان کے دیکھنے مین شریک اُنکا نتھا پس یہی ہی مذہب اہل سنت کا کہ ثابت ہی بنصوص کتاب و
عترت سے قوله تعالی سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

پاک ہی وہ کوئی کہ لیگیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے طرف مسجد اقصیٰ کے اور قول ہی خدا بزرگ کا وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی تک اور قول عترت کے قصہ معراج کے بیان مین کتب امامیہ مین حد تواتر کو پونہچے ہین انکا نقل کرنا موجب طوالت کا ہی اس عقیدے مین بھی اکثر فرقے شیعہ کے مخالفت رکھتے ہین اسماعیلیہ اور معمریہ اور ذمیہ اصل معراج کا انکار کرتے ہین اور شبہات فلسفیہ اور استبعادات یعنی بعید جاننا عادیہ سرعت حرکت اور پھٹنے آسمانون پر تمسک کرتے ہین کہ کیونکر ایسی جلدی آنے جانے مین ہوئی اور کیونکر آسمان پھٹ گئے اور حال یہ کہ نص قرآنی اسکے خلاف ناطق ہی لیکن حرکت کی سرعت تو بلقیس کے تخت کے حق مین کہ ایک لمحہ مین یمن سے شام مین پونہچا سورۂ نمل مین منصوص ہی اور صریح ظاہر لیکن آسمانونکا پھٹ جانا اسپر تو آیات بیشمار صریح دلالت کرتی ہین قولہ تعالیٰ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ دونون کے معنی جسوقت کہ آسمان پھٹ جائیگا اور خرق تو جب لازم آئے کہ آسمان کے دروازے نہون اور ثبوت دروازونکا کہ راہین چڑھنے اُترنے ملائکہ اور ارواح کی ہین آسمان مین تینون مذہبون کی مجمع علیہ ہین یعنی تینون مذہب کے متفق علیہ پھر اصول اسلامیہ کا کیا کہنا اور منصوریہ خصوصیت معراج کا آنحضرتؐ پر انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ابو منصور عجلی نے اپنے جسم سمیت بیداری مین آسمان پر صعود کیا اور خدا سے باتین کین اور دیکھا اور خدا ے تعالیٰ نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا کہ یہ پہلے باب مین گذرا اور یہ ابو منصور عجلی وہی گاے کا بچھڑہ ہی جسکو حضرت جعفر علیہ السلام نے مردود کرکے نکلوا دیا تھا اور جھوٹا ٹھہرایا تھا اُسوقت سے اسنے دعوی امامت کا کیا اور بہتان باندھے اور امامیہ اس مسئلے مین مختلف ہین بعض کہتے ہین کہ حضرت امیرؑ معراج مین شریک تھے جناب پیغمبرؐ کے ساتھ بعض کہتے ہین جو کچھ حضرت نے عرش پر دیکھا حضرت امیرؑ نے زمین پر دیکھا سبحان اللہ جہان جبرئیل جیسے مقرب کو گنجایش رفاقت کی نہو کسی بشر کی کیا طاقت کہ وہ شریک منصب اُس جناب کا ہو سکے اور اگر زمین مین دیکھنا جو کچھ کہ عرش پر دیکھا ممکن ہوتا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مفت مشقت اس سفر طویل کی کیون دیتے معاذ اللہ شاید انکی بصر بصیرت کور تو ندھی آتی تھی یا عارضہ شب کوری کا تھا کہ یہ دور سے نہین دیکھ سکتے تھے اور اس فرقے کا تمسک روایت ابن بابویہ پر ہی فِی کِتَابِ الْمِعْرَاجِ فِیْ خَبَرٍ طَوِیْلٍ اِنَّ عَلِیًّا کَانَ فِیْ لَیْلَۃِ الْمِعْرَاجِ فِی الْاَرْضِ وَلٰکِنَّہٗ رَاٰی مِنْ مَلَکُوْتِ السَّمَآءِ مَا رَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ کتاب معراج مین ہی بیچ خبر طویل کے بیشک شب معراج علیؑ زمین مین تھے لیکن حال یہ ہی کہ دیکھا اُنھون نے ملکوت آسمان سے جو کچھ کہ دیکھا

اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سابق گذرا کہ یہ روایت معارض ہی دوسری روایت صحیح اُنکے نزدیک ہی
اِنَّ عَلِیًّا کَانَ عَلٰی نَاقَۃٍ مِنْ نُوْقِ الْجَنَّۃِ وَبِیَدِہٖ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَحَوْلَہٗ شِیْعَتُہٗ اِلٰی اٰخِرِ
مَا سَبَقَ نَقْلُہٗ وَقَدْ سَبَقَ اَنَّھُمَا تَعَارَضَا فَتَسَاقَطَا ترجمہ بیشک علیؓ تھے ایک ناقے پر جنت کے ناقون سے اور
اُن کے ہاتھ مین لواے حمد تھا اور اُنکے گرد اُنکے شیعہ تھے آخر اُس روایت تک کہ سابق اُسکی نقل ہوئی
اور حال یہ کہ سابق گذرا کہ دونون معارض ہین پس دونون ساقط ہوئین اور اگر یہ روایت صحیح ہو
تمام شیعہ کو شرکت معراج مین پیغمبرؐ کے ساتھ حاصل ہوتی ہی پس اولی اور انسب یہی ہی کہ اسی روایت کو
ترجیح دین اور راموبہ کہ ایک فرقہ ہی امامیہ سے اعتقاد شرکت حضرت امیرؓ کا اصل نبوت مین رکھتے ہین
اور کہتے ہین کہ نسبت حضرت امیرؓ کی آنحضرتؐ سے ایسی تھی جیسے نسبت ہارونؑ کی موسیٰؑ سے حال آنکہ
حضرت امیرؓ سے لفظ خاتم النبیین کا نسبت آنحضرتؐ کے متواتر ہی تمامی امامیہ کے نزدیک آپ اس صورت
مین کہ حضرت امیرؓ تیس برس تک بعد وفات آنحضرتؐ کے حیات رہے ختم نبوت کی کیا صورت ہوسکے
اور معزول ہونا نبی کا نبوت سے محال ہی پھر خاتم النبیین کسطرح ہوئے **عقیدہ دوازدہم** یہ کہ تمامی
نصوص اور قرآن ظاہری معنی پر محمول ہین اور نیز احادیث پیغمبر سبعیہ کہ اسماعیلیہ سے ہین اور خطابیہ
اور منصوریہ اور معمریہ اور باطنیہ اور قرامطیہ اور زرامیہ یہ فرقے شیعون کے اس طرف گئے ہین
کہ جو کچھ کتاب و سنت یعنی قرآن اور حدیث مین وضو اور تیمم اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ و حج
اور بہشت و دوزخ اور قیامت و حشر سے وارد ہوا یہ ظاہر پر محمول نہین ہی بلکہ اور اور چیزون سے
اشارہ ہی کہ اُنکو سواے امام معصوم کے کوئی نہین جانتا پس اُنکے نزدیک اعظم ثقلین کہ کتاب اللہ ہی
قابل سند کے نرہی چنانچہ سبعیہ نے کہا کہ وضو دوستی اور محبت امام کی ہی اور تیمم اخذ ماذون غیبت
امام مین اور صلوٰۃ عبارت ناطق بحق سے کہ وہ رسول ہی بدین دلیل کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ
الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ بیشک نماز باز رکھتی ہی بدی اور برائیون سے اور زکوٰۃ پاک کرنا نفس کا
معرفتون حق سے اور کعبہ نبی ہی اور باب علی اور صفا و مروہ حسنین اور میقات مردم اور تلبیہ یعنی لبیک پکارنا
قبولیت دعوت عام کی اور جو سات طواف کعبے کے ہین عبارت ہی دوستی و محبت ائمہ سبعہ سے کہ درمیان
مین نطقاے بالشرایع کے ہوتے ہین اور شریعت سابق کو لاحق کے آنے تک قائم رکھتے ہین اور احتلام
عبارت ہی ائمہ کے بھید ظاہر کرنے سے نااہلون سے اگر بغیر قصد واقع ہوا اور غسل عبارت ہی از سرنو عہد امام سے

کرنا اور جنت راحت بدن کی ہی تکلیفات شرعیہ سے اور دوزخ مشقتون کی تکلیفین اُٹھانا اور ظواہر پر
عمل کرنا اور قرامطیہ و باطنیہ بھی اِس قسم کے خرافات اور ہذیانات بہت رکھتے ہین اور ظواہر کے عمل کے دشمن
ہین اسیواسطے انھون نے حاجیون کو حرم مین قتل کیا اور انکا مال لوٹا اور حجر اسود کھود کے لے گئے اور
اور خاک ریزدان خاک کوفہ پر ڈالدیا اور یہ سب مباح ہونے حرام اور حرام چیزون کے قائل ہین برقعیہ اکثر
انکار کرتے ہین اور لعن کرتے ہین اور باطنیہ کہتے ہین کہ صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ یہ سب خلفاے ثلثہ رض کے
پیدا کیے ہوئے ہین اور بنائے ہوئے اور روزے ماہ رمضان کے بدعت عمرؓ کی ہی اور خطابیہ
اور منصوریہ اور معمریہ اور جنابیہ کہتے ہین کہ فرائض مذکورہ شریعت مین اُن مردون کے نام ہین جنکی
دوستی کا ہمکو حکم دیا ہی اور محرمات نام اُن مردون کا ہی جنسے دشمنی کا حکم ہوا ہی منصوریہ زرامیہ جنت کو امام
سے تاویل کرتے ہین اور دوزخ کو اُسکے دشمنون سے جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ معمریہ کہتے ہین جنت نعیم دنیا اور
دوزخ آلام دنیا اور دنیا کو فنا نہین ہوگی اور زمانہ مطیع باللہ مین ان فرقون کو باوصف ایسے شعور کے
غلبہ اور خوب تسلط حاصل ہوا اور ایک عالم کو اُنھون نے گمراہ کیا تو عاقلون کو عبرت ہوا آخر علف تیغ انتقام
ترکون چنگیزیہ کے ہوئے اور انکے ساتھ گیلے سوکھے بہت جل گئے قولہ تعالیٰ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً عقیدہ سیزدہم یہ کہ حق تعالیٰ نے بعد خاتم النبیین کے فرشتے کو کسی پر بہم
رسالت نہین بھیجا اور وحی نازل نہین ہوئی اگرچہ بغیر معاینہ اور مشاہدہ کے ہو بلکہ مجرد سماع وصوت کے
امامیہ کہتے ہین کہ حضرت امیرؓ کو یہ منصب تھا اور اُنکے پاس وحی آتی تھی اور فرق درمیان وحی رسولؐ اور
وحی امیرؓ کے یہ تھا کہ رسولؐ فرشتے کو دیکھتے تھے امیرؓ آواز اُسکی سنتے تھے صورت نہین دیکھتے تھے رَوَی
الْكُلَيْنِيُّ فِي الْكَافِيْ عَنِ السَّجَّادِ اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَانَ مُحَدَّثًا وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ
الْمَلَكَ فَيُكَلِّمُهٗ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى الصُّوْرَةَ ترجمہ روایت کی کلینی نے کافی مین سجادؓ سے
بیشک علی ابن ابی طالبؓ تھے محدث اور محدث وہ شخص ہی کہ خداے تعالیٰ اُسکے پاس فرشتہ بھیجتا ہی پس
کلام کرتا ہی وہ اُس سے اور وہ سنتا ہی آواز مگر صورت نہین دیکھتا اور یہ سب اس قوم کی جھوٹ اور
بہتان بندی سے ہی اور اسکے ساتھ دوسری روایتون کے مناقض جو ائمہ سے انکی کتابون مین موجود ہین
انہین سے یہ کہ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا اَيُّهَا النَّاسُ لَمْ يَبْقَ بَعْدِيْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ یعنی اے لوگو
میرے بعد نبوت باقی نہین ہی مگر مبشرات ازانجملہ یہ کہ باریتعالیٰ نے ایک کتاب نازل کی جسپر سونے کی

مہرین لگی تھین پیغمبرؐ پر اور آپ نے جناب امیرؑ کو پہنچائے اور امیرؑ نے حضرت امام حسنؑ اور ایسے ہی مہدی تک اور ہر سابق لاحق کو وصیت کرتا رہا ہی کہ ایک ایک مہر کو اسکی چھڑائے اور اُسکے مضمون پر عمل کرے بس علم ائمہ کا وہی کتاب ہی آب خیال کرو جب ایسا حال ہی تو حاجت فرشتہ بھیجنے اور آواز سنوانے کی کیون پڑیگی اور عبث کارخانۂ الٰہی مین محال ہی اور ایک گروہ امامیہ سے ادعا مصحف فاطمہ کا کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بعد رحلت جناب پیغمبرؐ کے حضرت زہرؓا کو وحی آتی تھی کہ اُسکو حضرت امیرؓ نے جمع کرکے مصحف فاطمہ نام رکھا تھا اور اکثر وقایع آیت اور فتنون اِس امت کے اُسمین مذکور ہین اور ائمہ اُسی مصحف کی رو سے غیب کی خبرو نپر مطلع ہوتے تھے اور ہوتے ہین اور مختاریہ جو شیعہ سے ہین ادعا وحی کا طرف مختار ثقفی کے جسکا حال باب اول مین گذرا کرتے ہین اور سبعیہ اسماعیلیہ سے اور مفضلیہ اور مغیریہ اور عجلیہ صریحا مدعی نبوت اور نزول ہونے وحی کے اپنے پیشواؤنپر ہین جیسا کہ باب اول مین گذرا **عقیدہ چہاردہم** یہ کہ تکلیفین شرعیہ بعد وفات پیغمبرؐ کے مرتفع نہوئین اور ہونگی معمریہ اور منصوریہ اور حمیریہ فرقون اسماعیلیہ سے جمیع تکلیفات شرعی کا اسقاط تجویز کرتے ہین بحکم امام وقت کے چنانچہ ابو الخطاب نے کہ اُسکا نام معمر ہی تمامی تکلیفات کو اپنے تابعین سے اسقاط کیا اور تمامی محرمات کو حلال کردیا اور ترک فرائض کا حکم کیا اور منصوریہ کہتے ہین کہ جو کوئی امام وقت سے ملاقی ہوا اُس سے ساری تکلیفین ساقط ہو جاتی ہین خود بخود جو چاہے کرتا رہے کسواسطے کہ جنت عبارت امام سے ہی اور جب جنت کو پہونچ جاتا ہی کوئی تکلیف باقی نہین رہتی اور حمیریہ کہتے ہین کہ حکم شریعت کا موقوف بحجۃ وقت ہی یعنی امام وقت اسقاط تکلیف اور کمی بیشی کرنا سب اُسکے ہاتھ مین ہی حسن بن ہادی بن برار بن مستنصر کہ ہجرت سے پانچوین قرن یعنی صدی مین گذرا ہی اُسکو حجت وقت جانتے تھے اُسنے اسقاط تکلیف شرعیہ کہ مصلحت وقت جانکر سب محرمات اور حرام چیزون کو حلال کردیا اور فرائض کو ترک کرادیا **عقیدہ پانزدہم** یہ کہ امام کو نہین پہونچتا ہی کہ کوئی احکام شرعیہ کو رد و تبدیل کرے اثنا عشریہ بلکہ تمام امامیہ اور حمیریہ کی یہ راہ ہی کہ امام جمیع احکام کو منسوخ کرسکتا ہی اور یہ عقیدہ انکا خلاف ظاہر عقل کے ہی کسواسطے کہ امام پیغمبرؐ کا نائب ہی احکام شریعت کے رواج دینے اور سکھانے مین اُسکو اگر تغیر تبدیل احکام مین دخل ہو تو مناقض اور مخالف پیغمبرؐ کے ہو وہ نائب اُسکا کیونکر ہوگا اور ظاہر ہی کہ امام بلکہ نبی شارع نہین ہی بحقیقہ شارع حقتعالیٰ ہی قولہ تعالیٰ شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوحًا الخ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا جابجا اُن لوگون کے حق مین کہ اپنی عقل

جایز کو حرام ٹھہرایا اور کھانے کی چیزون کو اور ربیہ کو حلال ٹھہرایا اور مثال سکے عام طور پر کراور لوگ بھی اسمین شامل ہین عتاب قرآن مجید مین وارد ہین بالتخصیص تبس جب نبی کو آپ ہی آپ کسی حکم کا نسخ نہین پہونچتا ہی تو امام کو یہ منصب کیونکر حاصل ہو سکتا ہی کہ گویا خدائی مین شرکت ہی نہ نیابت نبوت مین ور تمسک اثنا عشریہ کا بھی اس مقدمے مین اُن چند روایت پر ہی کہ اختراع اور بہتان ائمہ پر کیا ہے منہا ما روی محمد بن بابویہ القمی عن ابی عبد اللہ قال ان اللہ تعالیٰ آخا بین الارواح فی الازل قبل ان تخلق الاجسام بالفی عام فلو قد قام قائم اھل البیت ورث الاخ من الذین آخا بینھما فی الازل ولم یورث الاخ من الولادۃ اسی سے ہی وہ روایت کہ روایت کی محمد بابویہ قمی نے ابی عبد اللہ سے بیشک اللہ تعالیٰ نے بروز ازل عقد برادری کا ارواحون کے درمیان مین باندھا دو ہزار برس پہلے اجسام پیدا کرنے سے کہ اگر کوئی حاکم پیدا ہوا اہل بیت سے وارث کرے بھائی کو اُن شخصون سے کہ عقد برادری ہوا ہی دونون کا روز ازل مین اور وارث نہ کرے بھائی کو کہ ولادت سے ہو صریح دلیل اس روایت کی کذب پر یہ ہی کہ تکالیف شرعیہ جب عام لوگونپر ہین تو چاہیے یہ کہ علامات ظاہری اور امور جبلی سے لپٹے ہوئے ہون جیسے تولد اور نکاح اور قرابت کہ علم بشری اُسکے دریافت مین پہونچ سکے اور برادری ازلی کہ یہ معیت معین کسکے ساتھ ہوا ور مکان اُسکا کہان ہوا اور تعداد ان اخوان کی کہ کتنے ہین اور مراتب اُنکی برادری مین کہ موافق اُسکے بعض پہ بعض کی ترجیح کیجائے اور ضعیف کو قوی سے محجوب کر سکین کتنی ہی وجہین ہون مگر کسی وجہ سے عقل نہین پا سکتی ور نص امام کی ہر فرد مین ڈھونڈھنا دشوار پس معاملہ میراث کا بیکار رہو جاے مال لوگون کے بیت المال مین ضبط ہون

باب ہفتم در امامت

جاننا چاہیے کہ اول مسائل خلافیہ اس باب کے یہ ہین کہ اہل سنت کہتے ہین کہ مکلفین کے ذمے واجب ہی کہ کسی شخص کو اپنے بیچ مین سے رئیس کرین اور اُسکی پیروی اُن باتون مین جو موافق شرع کے ہین لازم جانین اور اُسکے امور مشروعہ مین مدد و معاون رہین کسواسطے کہ انسان کی جبلی بات ہی کہ ہر فرقے کے لوگ اپنے واسطے ایک رئیس مقرر کرتے ہین لیکن شارع نے اوصاف رئیس کے اور شرطین اور لوازم اُسکے بیان کیے اسواسطے کہ جب نصب رئیس کا مطابق اُن شرائط اور لوازم کے واقع ہوگا تو بے انتظامی و فساد ریاست سے محفوظ رہین گے اور یہی آئین شریعت کا ہی کہ امور جبلیہ انسان مین تعین اور تخصیص کو

اپنے ذمے نہین لیتے اور اسکے متصدی نہین ہوتے بلکہ پوری پوری وجہ سے اوصاف شرایط اور لوازم ان امور کے جیسے صلاح عالم اور حفظ انتظام ہو سکے بیان کردیتے ہین اور تعین و تخصیص کو صاحب احتیاج کی عقل کے حوالے کردیتے ہین خواہ وہ ایک آدمی ہو خواہ ایک جماعت ہو مثلاً نکاح کے امر مین اوصاف منکوحہ کے کہ ایسے ایسے ہونا چاہیے اور شرائط نکاح کے کہ شہادت اور کفارت اور مہر اور ولایت ہی اور لوازم اس عقد کے کہ نان و نفقہ اور رہنے کی جگہ اور اور امور ہین بیان فرمائی ہین اور اس سے کچھ تعرض نہین کیا کہ منکوحات کا تعین فرمایا ہو کہ فلان عورت فلان مرد سے اور فلان مرد فلان عورت سے نکاح کرے علی ہذا القیاس تمامی معاملات بلکہ معاملات دین مین فرمایا ہی فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی پوچھ لو جاننے والون سے اگر تم نہین جانتے ہو اور نہ تعین مجتہدین اور علما کا کیا ہی ہان اگر کسیکو حضور پیغمبر مین قابلیت ریاست کبری کی یا منصب فتوی اور اجتہاد کا حاصل ہوا اور پیغمبر کو بطریق وحی یا از روے فراست اور تتبع کے قرینے حصول اس بات کے معلوم ہوئے اور اس مرتبے مین استحقاق اسکا بیان فرمایا نور علی نور ہوا جیسا کہ خلفاے اربعہ اور اور بعض صحابہ کے حق مین واقع ہوا اور امامیہ کہتے ہین کہ عام کے واسطے رئیس مقرر کرنا ذمے خدا کے واجب ہی حال آنکہ الہیات مین گذرا کہ واجب ہونا کسی چیز کا ذمے خدا کے محض بے معنی ہی بلکہ کسی چیز کو اسپر واجب کرنا خلاف شان الوہیت اور ربوبیت کے ہی اور مکلفین کے کام یعنی قایم کرنا حدود اور جہاد اعدا کا اور درستی لشکرون کی اور بانٹنا غنیمتون کا اور خمس کا اور جاری کرنا احکام کا اور سوا اسکے سب متعلق رئیس عام سے ہی بس چاہیے کہ نصب کرنا اسکا مکلفین پر واجب ہو کسواسطے کہ مقدمہ اسپر واجب ہوتا ہی جسکے ذمے واجب ہو نہ دوسرے پر مثلاً وضو اور ستر عورت اور استقبال قبلے کا اور پاکیزہ ہونا کپڑونکا اور جگہ کا سب ذمے نمازی کے ہی نہ ذمے خدا کے پس نصب کرنا امام کا کہ بہت سے واجبات کا مقدمہ ہی اور وہ واجبات سب مکلفین کے ذمے ہین ذمے مکلفین کے واجب ہوگا نہ ذمے خدا کے بلکہ تبامل غور کرنے سے معلوم کرسکتے ہین کہ نصب امام کا جانب خدا سے بہت سے مفاسد پر متضمن ہی کسواسطے کہ رائین مخلوق کی مختلف اور خواہشین انکے نفوس کی جدا جدا ہین پس تعین ایک شخص بلکہ چند شخصونکا تمام عالم کے واسطے ہر زمانے بقای دنیا مین سبب و موجب فتنے اٹھانے اور کثرت ہرج مرج اور بیکاری امر امامت اور غلبہ متغلبین اور خمول و تقیہ ان اشخاص کا بلکہ معرض ہلاکت مین انکا ڈالنا اور ہمیشہ خائف اور مختفی ہونے ان لوگون کا ہی چنانچہ جن لوگون کے

حق مین یہ لوگ اعتقاد امامت کا رکھتے ہین اُنکے حق مین اسی قسم کا معاملہ واقع ہوا آبس نصب امام کو لطف
کہنا اور خدا کے ذمے واجب جاننا ایسی بات ہی کہ عقل سرسری اُسکو یقین نہین کرتی اور بعد تامل کے تجویز
نہین کرتی اور اگر نصب امام کا لطف ہو تو اُسکے ساتھ یہ شرط بھی ہی کہ امام کے واسطے تائید اور اظہار و غلبہ
اور ذلت مخالفین اور معاندین کی بھی ہمراہ ہو نہین تو جو مفاسد کہ مذکور ہوئے سب دست بگریبان ہین اور
جب تائید اور اظہار ہرگز نہین ہی لطف ہونا صریح مخالف عقل کے ہی اور جو بعض علما امامیہ نے اس بات کے جواب امامیہ
جواب مین کہا ہی کہ وجود امام کا ایک لطف ہی اور نصرت اُسکی اور تصرف دنیا اُسکو یہ دوسرا لطف ہی اور نہ تصرف
ہونا ائمہ کا بسبب فساد لوگون کے ہی کہ ائمہ کو اس مرتبے مین ڈراتے دھمکاتے تھے کہ اُنھون نے جان کے
خوف سے امامت سے کنارہ کیا تا آنکہ رفتہ رفتہ امام وقت نے غیبت کبریٰ اختیار کی ایسی کہ اُسکا نام ہی ہی
کہین نشان ظاہر نہین اور جب مدد اُسکے بندون نے بسبب اپنی بد اختیاری کے ترک کی ہو تو خدا کے ذمے کونسی
قباحت لازم آتی ہی اور چھپنا اور ڈرنا یہ سنت و طریقہ انبیا و اوصیا کا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی غار
مین کفار کے خوف سے چھپے تھے اس جواب مین سراسر غفلت اور چشم پوشی ہی اُن باتون سے جو اعتراض مین جواب
اخذ کیے گئے ہین کسواسطے کہ معترض تو کہتا ہی کہ وجود امام کا بشرط نصرت اور تصرف کے لطف ہی اور بدون نصرت
و تصرف کے بڑے بڑے فساد کبیرہ متضمن تو اب جواب دینے والے کے ذمے یہ ہی کہ اُن مفاسد کو دفع کرے
نہین تو ہرزہ سرائی کرنا ہی اور اس جواب مین دفع مفاسد سے مطلق غرض نہین رکھی اور یہ جو جواب
دینے والے نے کہا کہ بندون نے اُسکی نصرت ترک کی ہی یہ بھی غیر مسلم ہی کسواسطے کہ کسی شخص نے اہل سنت اور شیعہ
کے مورخون سے خصوصًا زیدیہ اور واقفیہ اور ناوسیہ اور افطحیہ نے نہین لکھا اور ذکر نہین کیا کہ کسینے بادشاہون
اور سلاطین سے امام وقت کو ڈرایا ہو اور نیز وہ ڈرانا کہ جس سے امام وقت چھپ جائے مار ڈالنے سے ڈرانا ہی
سو ائمہ کے حق مین یہ بھی موجب چھپ رہنے بلکہ سبب خوف کا نہین اسواسطے کہ ائمہ اپنے اختیار سے مرتے ہین
اور جب موت انکے اختیار مین ہی تو پھر مار ڈالنے کے خوف کی کوئی وجہ نہین چنانچہ یہ قاعدہ کلینی نے کافی مین
بہت روایتون سے ثابت کیا ہی اور اسکے واسطے ایک باب علٰحدہ گانٹھا ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ ائمہ بغیر حکم
الٰہی کے کچھ نہین کرتے ہین بس ضرور ہی کہ اُنکا چھپنا بھی امر الٰہی سے ہوگا اور جب اختفا امر الٰہی سے ہوا
اور وہ بھی ہزار برس کو پہونچا اور دین ایمان اُس حد درہم برہم ہوا کہ ہرگز اصلاح پذیر نرہا پھر لطف کی
کیا گنجایش آب یہ بھی ہم کہینگے کہ اگر اُنکو اختفا یعنی چھپ جانا امر الٰہی کے ساتھ واجب ہوا تو جو انبیا

اوصیا کہ مخفی اور پوشیدہ نہ ہوئے وہ تارک واجب کے ہوئے جیسے حضرت زکریا اور یحییٰ اور امام حسین علیہم السلام کہ معاذ اللہ من ذلک اور اگر واجب نہو بلکہ مندوب یا مباح ہو تو لازم آتا ہی کہ جو گروہ پوشیدہ ہو گئے اور چھپ رہے اُنھون نے مندوب و مباح کے واسطے ترک واجب کا کیا کہ وہ تبلیغ احکام اور اقامت دین ہی تو یہ پہلے سے بھی بدتر ہی اور اگر یہ کہین کہ حکم آلہی مختلف آئے تارکون کے حق مین بطریق ندب یا اباحت کے اور چھپنے والون کے حق مین وجوب اور فرضیت کے تو لازم آئے کہ حق تعالیٰ نے ترک اصلح کیا دو فرقون سے ایک کے حق مین سو یہ بھی باطل ہی شیعہ کے نزدیک اور یہ بھی ہم کہین گے کہ چھپ جانا اگر خوف قتل سے ہی تو قتل موجب خوف کا ائمہ کے حق مین نہین ہوتا ہی اسواسطے کہ اوپر گذرا اَنَّ الْاَئِمَّۃَ یَمُوْتُوْنَ بِاخْتِیَارِھِمْ یعنی امام اپنے اختیار سے مرتے ہین اور اگر بسبب ایذا بدن کے ہی تو لازم آتا ہی کہ ائمہ نے عبادت مجاہدہ اور صبر و مشقت سے جسکا اجر بہت بڑا اور عظیم ہی گریز کی اسواسطے کہ اذیت و مشقت خدا کی راہ مین اُٹھانا بڑا اجر رکھتا ہی اور مجاہدین کے بڑے بڑے درجے مسلم الثبوت ہین نہ کہ ائمہ کہ جملہ بندگان خدا سے بزرگتر ہین عبادت بھی انکی سب آدمیون سے ہر مقدمے مین اعلیٰ اور کامل تر خصوص صاحب الزمان کے چھپ جانے کی تو اصلا کوئی وجہ نہین کسواسطے کہ وہ بیقین جانتا ہی کہ مین جب تک حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نہین اُترتے زندہ ہون مجکو کوئی شخص نہین مار سکتا اور مین مالک شرق و غرب زمین کا ہونگا پھر کس سبب سے طعن و تشنیع اور ڈرانے اور جھٹلانے مخالفون سے ڈرتا ہی اور کیون نہین برملا دعوت کرتا ہی تو انکی ایذا کی مشقت اُٹھائے اور کیون اگلے امامون کی مخالفت کرتا ہی خصوصا امام حسین صابر کی کہ اُنکو ظالمون فاجرون نے حد سے زیادہ ڈرایا بلکہ نوبت قتل و خون کی پہونچائی وہ نہ ڈرے اَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھٰی عَنِ الْمُنْکَرِ بجالائے یعنی حکم کیا معروف کے ساتھ اور منع کیا بدی سے حالانکہ اُنکو نہ اپنا طول عمر معلوم تھا نہ اپنا تسلط معلوم تھا محض ادا کرنا واجب کا اور خوشنودی خدا کی ڈھونڈھنا تھا کہ بدن اور مال اور ناموس سب اپنا راہ خدا مین نثار کر دیا اور جو کچھ شریف مرتضیٰ نے کتاب تنزیہ الانبیا والائمہ مین ان باتون سے کہ بہت قریب بعقل ہین آگاہ ہو کر کہا ہی کہ صاحب زمان اور اُسکے آباے کرام مین فرق ہی کہ اِس صاحب زمان کی طرف اشارہ اسبات کا ہی کہ وہ مہدی قائم ہی اور صاحب سیف و سنان اور قہر کرنے والا اعدا پر اور بدلا لینے والا مخالفین سے اور اُن کے ملک و دولت کو کھو دینے والا پس اُسکو یہ خوف ایسا ہی کہ یہ خوف اوررون کو نتھا یہ قول اُسکا ایسا ہی جیسے دیوانون کا بکنا اور خرافات واہیون کی اسواسطے کہ اُسکو

اپنے مارے جانیکا خوف نہین چنانچہ کئی بار یہ بات گذری اور اُسکو خوب معلوم ہو کہ مجکو کوئی نہین مار سکیگا اور مین ملاقات عیسیٰ بن مریم کی کرونگا اور مین اُنکی نماز کی امامت کرونگا اور دجال سے لڑونگا اور لوگون کو خدا کی عبادت مین طوعاً او رکرہاً جھکاؤنگا او ر واجبی بدلا اپنے دشمنون اور اپنے اسلاف سے لونگا بعد اِس سے خود بخود حتف الانف سے مرونگا یعنی اپنی موت پس اتنی موجبات امن و اطمینان کو خیال مین نہین لاتا ہو اور باعث خوف کے کہ موہوم ہین پیش نظر کیے ہوئے ہو حالانکہ وہ بواعث بھی خلاف واقع ہین کسواسطے کہ صاحب الزمان کو کہ امام ہو البتہ علم مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْنُ کا حاصل ہوگا یعنی جو کچھ ہوگیا اور جو کچھ ہوگا اور اقل یہ کہ اس غیبت مین کسی کی زبان سے جو شیعہ سے اُسکے پاس پہونچا ہو سنا ہوگا کہ جو اُسکے مخالف ہین اُسکے مہدی ہین کو ہزار برس سے قبل بلکہ زیادہ اس سے ہرگز نہین مانین گے کسواسطے کہ مخالفون کے نزدیک یہ مانی ہوئی باتون سے ہو کہ ظہور آیات قیامت کا بارہ سے ہجری گذر جانے کے بعد ہوگا بعد اسکے علامتین قیامت کی شروع ہونگی اور مخالفین کہتے ہین کہ مہدی شروع صدی مین ظہور کریگا نہ اوسط مین او ر قریب خروج عیسیٰ بن مریم کے نہ فاصلے کے ساتھ اور اُسکے سر پر ابر کا سایہ ہوگا نہ سرداب سرمن رأے کا اور اُسکے خروج کی جگہ حرم شریف مکہ ہو نہ سرمن رائے اور چالیس برس کی عمر مین دعویٰ امامت کا کریگا نہ حالت لڑکپن اور بڑھاپے مین پس اگر آیات و علامات مین خلاف کرکے نکل آئے اور کسی وقت مین اوقات سے لوگون کو مثل علما اور مشایخ کی دعوت دین اور احکام شریعت کی کرے اور خرق عادات و معجزات دکھائے یقین ہو کہ کوئی متعرض اُس کے حال کا نہوگا لا اقل شیعہ کہ دل و جان سے خواہان ہین کہ یہ دن نصیب ہو خدا سے مرادین مانگتے ہین اور یہ بھی خبر پونہچی ہوگی کہ باقریہ دعویٰ کرتے ہین کہ مہدی موعود باقر ہو اور ناوسیہ دعویٰ کرتے ہین کہ مہدی موعود جعفر صادق ہو اور ممطوریہ کہتے ہین کہ موسیٰ بن جعفر ہو اور یہ دعوے تمام امت مین مشہور اور پھیلے ہوے ہین مگر کوئی شخص ان بزرگوارون سے کسیکی مہدویت کے پیچھے نہین پڑا نہ ڈرایا اُسکو کیون ڈرلتے اور سید محمد جونپوری نے ہندوستان مین چلا چلاکے دعویٰ مہدویت کا کیا اور جماعت کثیر نے افغانون دکن اور راجپوتانہ نے اپنا مہدویہ لقب کیا اور اتباع سید محمد کا کیا کسی نے اُنکو قتل و سیاست نکی خصوصاً جب سنہ ہزار ہجری ختم ہوئے اور عراقین و خراسان مین تسلط صفویہ کا پیدا ہوا اور دکن مین بہمنیہ اور عادل شاہیہ کا کہ نہایت درجے کا غلو

شیعہ پن مین رکھتے تھے بہم پونہچا اور ہند اور سند اور بنگالے مین اُسوقت مین کہ سلطنت جہانگیر بادشاہ
کی تھی مگر حقیقت مین نور جہان بیگم اور اُسکے اقربا سلطنت کرتے تھے اور سب عراق و خراسان کے
لوگون سے تھے وزرا اور امرا اور صوبہ دار اسی مذہب مین غلو تمام رکھتے تھے اُسوقت کو کیون کھو دیا
اور خروج نفرمایا اور اپنے دوستون کو صرف ماوراء النہر کے خانون اور قیاصرہ روم کے وہم سے
فواید اور لطف سے محروم رکھا اُسکو کیا ضرور تھا کہ پہلے ہی کو دکر بخارا اور سمرقند یا اسلامبول مین
ظہور اپنا کرے جہان اُن لوگون کا خوف ہوا ایسے ملک وسیع وفسیح کیا تھوڑے تھے اور یہ جو شریف
مرتضی نے ذکر کیا کہ ابتدا مین اپنے دوستون پر ظاہر تھا دشمنون سے چھپا تھا اور جب اُسکی تلاش کا
حکم شدید ہوا دوست اور دشمن سب سے چھپ گیا اسواسطے کہ نادان دوست اُسکو ظاہر نکر دین دشمنو کو
نہ ورغلائین یہ ایسی بات ہے کہ جو لوگ فن تواریخ سے واقف نہین ہین اُنکو دہوکا دے لے اور
جو اس فن سے واقف ہین وہ تو اُسکو مسخرہ بناتے ہین ٹھٹھے اُڑاتے ہین کسی مورخ نے اپنی
تاریخ مین نہین لکھا کہ ایک نے بھی تلاش مین محمد بن حسن عسکری کی جاسوسی کی ہو اور گھرون
مین گھسے ہون یا اُس زمانے مین مخلوق کی زبان پر اُنکی تلاش کا حرف بھی بغداد یا سر من رأے
مین آیا ہو یا خلیفہ اور امرا اور ملوک جو اُس زمانے کے تھے یہ دغدغہ اُنکے خاطر مین گذرا ہو سوائے
علماء اثنا عشریہ کے کہ جب اُن بزرگ کے چھپ جانے کی توجیہ ڈھونڈھتے ہین تو ایسے احتمال موہوم
ذکر کرتے ہین کوئی اس امر سے واقف نہین ہے بلکہ اب تک از روے تواریخ نے یہ بھی ثابت نہین ہوا
کہ امام حسن عسکری کے گھر مین ایسا ایسا لڑکا پیدا ہوا لوگ اُسکو مہدی موعود جانکر اُسکے قتل اور
ایذا کے درپے ہوئے حاشا وکلا اور اسی کے ساتھ کہ اُنکی غیبت سے غیبت کبریٰ بعد ستر اور چند سال
کے واقع ہوئی کہ اس مدت مین خلفا اور ملوک و امرا اُسوقت کے سب جاتے رہے اور منقطع ہوگئے
اور سلطنتین لوٹ پوٹ ہوگئین اور کونسا عاقل یقین کریگا کہ چار یا پانچ برس کے بچے نے دعویٰ
امامت کا کیا ہو اور موافق دعوے کے معجزے ظاہر کیے ہون اور ملوک و امرا اُسوقت کے اُسکو
جھٹلا اور ڈرا کے درپے ایذا ہوے ہون جابجا جاسوس تعین کیے ہون اور ایک دوسرے کو اس کام
کی وصیت کی ہو یہانتک کہ برسین اور قرن گذر جائین مگر پھر بھی اُن ملوک اور خلفا کے جانشینون نے
اُسکی تلاش سے ہاتھ نہ اُٹھایا ہو بلکہ شدت طلب اور تجسس کے عمل مین لائے ہون ایسی صورت مین عذر

چھپ جانے اور غیبت کبریٰ کی مسموع ہوتی ہین اور پھر بھی اُس زمانے مین کہ کوئی طالب ایذا اُس امام
عالی مقام کا نتھا جیسے کہ زمانۂ دولت صفویہ کا بلکہ چھوٹے سے بڑے تک سب جان ودل سے مشتاق دیدار
اُس عالی مقدار کے ہون اور جان ومال بنا اُس محبوب دلہا کے مقدم ہمایون پر نثار کرین اور سب ایک بان
ہوکے نالہ اور شیون اور فریاد و فغان کرین کہ اے امام زمان ہماری فریاد کو پہونچ اور ہمکو اپنے دیدار سے
مشرف کر اور وہ جماعت کثرت اور عدد مین زیادہ ریگ بیابان اور برگ درختون سے ہون پھر چند اوباش
تورانیہ اور رومیہ کے وہم سے ایسی نامردی جتانا ہرگز انکو ظاہر نکرنا بلکہ روز بروز گذشتہ سے زیادہ تر چھپنے
اور مخفی ہونے مین کوشش کرنا خلاف منصب امامت کے جسکی سراسر بنیاد شجاعت اور دلیری پر ہی ہوگی
باوجود اسکے کہ اصلا خوف جان نہین رکھتا اور طول عمری اپنی اسکو قطعًا معلوم ہی اور بھی امام کو علم
مَا کَانَ اور مَا یَکُوْنُ کا اثناعشریہ کے نزدیک ضروری ہی بس اسقدر اشتیاق شیعون کے فرقون کا بلاد
عراقین اور خراسان اور ہند اور سند خصوصًا بلاد پورب اور بنگالہ اور دکن اور لکھنو اور فیض آباد مین
مفصل معلوم ہوگا اور مقدار کثرت افواج اور پلٹنون اور ساختگی انکے ساتھ فرنگیون اور توپخانے
اور آلات حرب وضرب کہ معتقد اور مخلص اُسکے رکھتے ہین یہ بھی اظہر من الشمس ہی اور باوصف ان سب مراتب کے
آپ کو چھپانا اس وہم سے کہ ایسا نہو مرزا مظہر مرحوم کی طرح کوئی دغا سے قصد میرے مار ڈالنے کا کرے سو
مجکو ہرگز نمار سکیگا کہ مقدر نہین ہی کس بات پر قیاس کیا جائے اور ہر امت اور ہر دین مین صالح اور انبیا
اور اوصیا گذرے ہین اور مخالف اور معاند لوگ انکی ایذا کے پیچھے پڑے رہے بلکہ انکی ناموس کا ہتک اور
نقصان بدن اور ضایع کرنا جانکا کیا اُنھون نے بلاکشی اور رضاے الٰہی اختیار کرکے صبر کو اپنی ہمت
کے سامنے رکھا اور چھپنا مخفی ہونا بھاگنا اختیار نکیا قولہ تعالیٰ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ
كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ
ترجمہ بہت پیغمبر تھے کہ جہاد کیا انکے ساتھ بہت سے خداطلبون نے پس جو کچھ انپر راہ خدا مین پڑا اُس سے
سُست نہوئے نہ ضعیف ہوئے نہ التجا کی اور اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنے والون کو اور اس حال مین کہ انکی
موت اُنکے اختیار مین نہ تھی نہ اپنی طول عمر اور غلبہ اور تسلط کا آخر کار مین انکو یقین تھا اور عجب امور سے
ایک یہ ہی کہ کل شیعہ حزن حضرت صدیق اکبرؓ کو کہ وہ اس خیال سے تھا کہ مبادا کفار کے ہاتھ سے نفس نفیس
جناب پیغمبرؐ کو کچھ ایذا وضرر پونہچے اور ابھی بشارت وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنی اللہ بچائے رہیگا

جابہ مجاہد ... [illegible]

مجکو لوگون سے اصلا اسکے کان مین نہ پہونچی تھی اُنکے محل طعن مین اخذ کرکے دلیل اُنکے جبن کی ٹھہرائی
ہی اور اس خوف شدید کو کہ اپنے مراتب مین علیحدہ یہ جبن سے بھی پلے طرف ہوگیا بزعم خود امام زمان
مین ثابت کرتے ہین مگر اس سے خبر نہین کہ ہم کیا کہتے ہین حزن اور چیز ہی اور خوف اور چیز اور جبن
اور چیز اور سوا ان دونون کے قَالَ ابْنُ الْمُطَهَّرِ الْحِلِّي الْجَبَانُ لَا يَسْتَحِقُّ بِالْإِمَامَةِ ترجمہ کہا ابن
مطہر حلی نے نزدل نہین استحقاق رکھتا ہی امامت کا فی الواقع ایسی ہی ہی کسواسطے کہ مقاصد امامت کے
اُس سے حاصل نہین ہوتے لیکن حزین بلکہ خائف کو بھی استحقاق امامت سے دور پھینکنا اپنی ہی پانوپر
کلھاڑی مارنا ہی رَوَى الْأَخْبَارِيُّونَ كُلُّهُمْ مِنَ الْإِمَامِيَّةِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ أَبُو حَمْزَةَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ كُنْتُ مُتَّكِئًا عَلَى الْحَائِطِ وَأَنَا حَزِينٌ
مُتَفَكِّرٌ إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ فَنَظَرَ فِي وَجْهِي قَالَ مَا سَبَبُ
حُزْنِكَ قُلْتُ أَتَخَوَّفُ مِنْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ هَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا
خَافَ اللهَ فَلَمْ يُنْجِهِ قُلْتُ لَا قَالَ يَا عَلِيُّ هَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا سَأَلَ اللهَ فَلَمْ يُعْطِهِ قُلْتُ لَا
ثُمَّ نَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ قُدَّامِي أَحَدًا فَعَجِبْتُ مِنْ ذٰلِكَ إِذَا قَالَ الْقَائِلُ أَسْمَعُ صَوْتَهُ
وَلَا أَرَى شَخْصَهُ يَقُولُ يَا عَلِيُّ هٰذَا الْخِضْرُ ترجمہ روایت کی ہی کل اخباریون نے امامیہ کی
ابی حمزہ ثمالی سے اور اُسنے علی بن حسین علیہما السلام سے کہا ابو حمزہ نے کہ کہا مجھے علی بن حسین نے
کہ مین تکیہ لگائے تھا ایک دیوار پر اور محزون اور متفکر تھا ناگاہ میرے پاس ایک شخص خوش پوشاک و خوشبو
آیا اور میرے مونہہ کو دیکھا اور مجھے پوچھا تیرے حزن کا کیا سبب ہی مینے کہا کہ فتنہ ابن الزبیر سے ڈرتا ہون
کہا علی نے کہ وہ ہنسا پھر کہا اے علی تونے ایسا شخص بھی دیکھا کہ اللہ سے ڈرا ہو اور نجات نپائی ہو مینے
کہا نہین پھر کہا ای علی تونے ایسا کوئی آدمی دیکھا کہ اُسنے مانگا ہو اللہ سے اور اُسنے ندیا ہو مین نے
کہا نہین پھر نگاہ کی مین نے اور اپنے سامنے کسیکو ندیکھا بس مجکو تعجب ہوا بس ناگاہ کہتا ہی ایک گوینده کہ مین
اُسکی آواز سنتا ہون اور صورت نہین دیکھتا ہون ای علی یہ خضر ہی اس خبر مین چند فائدے حاصل ہوئے
اول یہ کہ حزن و خوف امارت کے دشمنون کا جبن نہین ہی ورنہ حضرت سجاد مستحق امامت کے نہوتے اس
دلیل سے کہ اسکا ذکر کیا ہی حلی نے هُوَ بَاطِلٌ بِالْإِجْمَاعِ دوسرے یہ کہ ائمہ بھی بعض اوقات مین محتاج
نصیحت اور آگاہی اور رہنمائی خضر علیہ السلام کے ہوئے ہین اور خضر کو منصب نصیحت اور تعلیم اور تنبیہ

ائمہ کا حاصل ہی پس افضلیت ائمہ کی خضر پر ثابت نہوئی اور خضر بالاجماع مفضول ہین کسواسطے کہ مثل سائر
انبیا کے ہین پس افضلیت ائمہ کی انبیا پر بھی ثابت نہوئی اور جو کچھ غار اور چھپنے سید ابرار سے بسبب
خوف کفار کے اسمین مذکور کیا ایک کلام بیموقع ہی کسواسطے کہ چھپنا اور مختفی ہونا پیغمبر کا نہ بنا بر اخفا
و کتمان نبوت دعوت کے تھا بلکہ ایک بات کا چھپانا تھا یعنی کفار اُنکے مقصد پر مطلع نہون اور ہجرت سے
مانعت نکرین راستہ نگھیرین اور یہ بھی تین رات رہا جب کفار تلاش و تفتیش سے سیر ہوگئے اور کچھ نشان
نپایا جانب طیبہ منورہ کے ہجرت فرمائی اور اس چھپنے اور اختفا کو مقیس علیہ اُس چھپاؤ اور اختفا
کا کرنا کس چیز پر تابع کر سکتے ہین دعوت اسلام اور پہونچانا احکام اور ظاہر کرنا نبوت کا اس اخفا مین
جو واسطے سفر کے تھا کوئی ایک بھی برہم نہوا تا قیاس صحیح ہو اسوقت کتا بین سیر اور تواریخ دونون
طرف کی موجود ہین کونسی ایذائین بدنی اور جسمی کفار نگونسار کے ہاتھ سے آنحضرت کو نہ پہونچین مگر
اظہار کلمہ حق سے کبھی خاموش نہوئے اور اِسکے قطع نظر کے ساتھ بھی ایک فرق ظاہر ہی کہ کسی عاقل پر چھپا
نہین ہی اُس اختفا مین کہ مقدمہ ظہور و خروج کا ہو اور اُس اختفا و پوشیدگی مین جو لازمۂ گمنامی اور
خمول و ترک دعوے کا ہو آنحضرت کے اختفا نے جو تین رات تک رہا وہ کام کیا کہ جڑ بنیاد دشمنون کی
اُکھیڑ ڈالی اور دوستون کے فائدے کو دونا دون کر دیا پس ایسا چھپنا تو خود قسم تدبیرون اور حیلون
سے ہی کہ عزم و خروج والے ابتدائے کام مین عمل مین لاتے ہین اور اُسکو اپنی مراد پوری ہونے کی
تمامی اسباب سے جانتے ہین نہ ایسا چھپنا کہ موافق گمان شیعون کے صاحب زمان نے اختیار کیا
جس سے صریح نامردی اور اپنے دعوے سے بھاگنا اور تہمت امامت کی دفع کرنا ٹپکتا ہی اور ایسے طول
طویل چھپے رہنے مین کونسے فرقے کو اپنا مطیع کر لیا اور کونسا ملک اپنا کیا اور لیلیا اور اگر صاحب زمان
تین رات کی جگہ تین سو برس اور غار ثور کے بدلے تہخانہ سر من رائے کا اور مدینہ منورہ کے عوض مین
دار المؤمنین یعنی شہر قم اور دار ایمان کاشان اور بجائے انصار پیغمبر کے شیعہ فارس اور عراق کے
کہ ہزارون مرتبہ کثرت اور سامان مین انصار سے زیادہ ہین درخواست کرتے کہ مین اس صورت
مین اپنے بال و پر جمع کرکے واسطے اصلاح حال امت کے خروج کرونگا اہلِ سنت اور اور سب مسلمان
اِن شرطون کو اٹھا لیتے کہ رتبہ امام کا بعد رتبے پیغمبر کے ہی قیامت تو یہ ہی کہ ہزار برس گذرے مہلت دراز
پائی اور اکثر ملک اسلام مین مذہب شیعہ کا ہو گیا اور شہر وسیع با فضا انکے دوستون کے قبضے مین ہین

اسرار غار میں چھپنا
از روے ہجرت سے کفار
… ہنو

کہ ہر ایک اُنسے رشک جابرصیا اور جابلقا اور حیرت تبوک اور ارم ہی اور اُنکے انصار واعوان نے ایسی قوت پائی کہ کسی مذہب کو یہ قوت حاصل نہین ہی پھر بھی رغبت خروج بلکہ خیال بھی ظہور کا اُسکو نہین ہی روز بروز چھپنے ہی کی ترقی فرماتا ہی ایسے امام دشوار پسند سے کہ پہلی ہی تکلیفین مالایطاق اُٹھاتا ہی جانے کیا کیا امت کو اُٹھانا پڑیگا امام نہوا قیامت ہوا اسیواسطے شیخ الشیعہ متاخرین کا یعنی مقداد صاحب کنز العرفان والارامی شریف مرتضیٰ اور متقدمین کی چھوڑکے دوسری راہ چلا ہی اور کہا اِنَّمَا کَانَ الْاِخْتِفَاءُ لِحِکْمَتِہٖ اِسْتَأْثَرَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَہٗ ترجمہ سوا اسکے نہین ہی کہ اختفا ایک حکمت کے واسطے ہی جسکو خدا ے تعالیٰ نے مخصوص کیا ہی علم غیب مین اپنے نزدیک اور ظاہر ہی کہ یہ دعویٰ مجرد ہی کوئی قید نہین ہر چیز مین کہ مناقض لطف کے ہوا یسے ہی کہہ سکتے ہین کہ لَعَلَّ فِیْ ذٰلِكَ حِکْمَۃً اِسْتَأْثَرَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ فَلَا یَثْبُتُ اللُّطْفُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَشْیَاءِ مِثْلَ بَعْثِ الرُّسُلِ وَنَصْبِ الْاِمَامِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ ترجمہ شاید اس چیز مین حکمت ہی کہ مخصوص رکھا ہی اُسکو خدا ے تعالیٰ نے علم غیب مین پس ثابت نہین ہوتا ہی لطف کسی چیز مین چیزون سے مثل بھیجنے پیغمبر اور قائم کرنے امام کے اور سوا اسکے اور بسبب اس احتمال کے بالکل سررشتہ کلام شیعہ کا ابتر ہو جائیگا کسواسطے کہ بنا انکی دلیلون کی اسی بات پر ہی کہ فلان امر لطف ہی وَاللُّطْفُ وَاجِبٌ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اس مبحث کو خوب سوچنا چاہیے اور اس لچہ مردار مین انکے ہاتھ پانون مارنا دیکھنا چاہیے اور انکے کمال عقل وکیاست کا سراغ لگانا چاہیے وَاللّٰہُ یُحِقُّ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ یعنی اللہ ثابت کرتا ہی حق کو اور وہی سیدھی راہ بتا دیتا ہی **عقیدہ دوم** یہ کہ امام کو چاہیے کہ ظاہر ہو نہ پوشیدہ یہی مذہب اہل سنت کا ہی کہ ظہور امامت کی شرط ہی اور شیعہ منکر اس شرط کے ہین اور اس انکار مین مخالف عقل ونقل کے ہوئے ہین لیکن مخالف عقل کے اس سبب سے کہ غرض نصب امام سے قائم ہونا حدود اور تعزیرات کا ہی اور آراستگی لشکرون اسلام کی اور حمایت اُسکی اور محافظت اُسکے انتظام کی اور بلند کرنا شعائر شرع اور اسلام کا اور نافذ کرنا اوامر اور احکام کا اور سیاست لوگون کی بُرائیون اور گناہون پر اور تعین کرنا عاملون اور قوام کا اور یہ سب باتین بدون ظہور امام کے میسر نہین ہوتین کسواسطے کہ ظاہر ہوگا جب ہی تو غلبہ اور قہر اُسکا مفسدون پر ہوگا اور دلون مین لوگون کے رعب بیٹھے گا اور اُسکا اقبال ہوگا اگر یہ چیزین میسر نہوئین تو امام کا نصب وعدم نصب برابر ہوا اور عبث محض کارخانہ خدا مین محال اور شرط ہونا ظہور امام کا عقل مین اس حد تک ظاہر ہی کہ مجوسی بیدین بھی اسکو جانتے تھے پھر کیا ٹھکانا اور مذہب والونکا چنانچہ فردوسی شاہنامے مین اُنسے نقل کی ہی ابیات

نشیند بہر پہلوے تاج و تخت   بیاید یکے شاہ فرخندہ بخت   کہ باشد بر و فرۂ ایزدے
بتابد ز گفتار او بخردے   آخر تک جو کچھ اُسنے کہا ہی لیکن مخالف نقل ہی کے سو کتاب اللہ سے
یہ ہی قولہ تعالیٰ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ الیٰ
قولہٖ لَیُبَدِّلَنَّہُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِہِمْ اَمْنًا و قولہ تعالیٰ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰہُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ
وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ترجمہ وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم مین سے ایمان
لائے ہین اور نیک کام کیے ہین البتہ حاکم کریگا انکو ملک مین جیسا کہ حاکم کیا تھا اُنسے اگلون کو اور جما دیگا
انکو دین اُنکا جو پسند کر دیا انکو اور دیگا انکو اُنکے ڈر کے بدلے امن دوسری آیت کے معنی وہ لوگ کہ اگر اُن کو
مقدور دین ہم زمین مین قائم کرین نماز اور دین زکوۃ اور حکم کرین بھلے کام کا اور منع کرین بُرے سے تبس معلوم ہوا
کہ غرض حاکم کرنے سے جمانا دین پسندیدہ اور اہل خیر کے امر و صلاح اور قائم کرنا نماز اور جمعہ اور جماعت اور عیدین
اور تحصیل کرنا صدقہ اور زکوۃ اور بانٹنا اُسکا فقیرون پر اور حکم اچھی باتون اور منع بُری باتو نکا ہی کہ کتاب الجہاد
اور کتاب الاحتساب اور کتاب الحدود والقصاص اور جنایات شرح اور بسط مین ان دو کلمون کے ہین لیعہد لتنال
ان امور کے و قولہ تعالیٰ اِبْعَثْ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنی پیدا کر ہمارے واسطے پادشاہ کہ لڑین ہم
اللہ کی راہ مین اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فی سبیل اللہ مقصود نصب پادشاہ سے ہی و قولہ تعالیٰ وَجَعَلْنٰہُمْ
اَئِمَّۃً یَّہْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا اور ٹھہرایا ہمنے انکو امام کہ ہدایت کرتے ہین ہمارے حکم کی ہر گاہ
کہ وہ صبر کرتے ہین معلوم ہوا کہ ہدایت کرنا لوگونکا اور مشقتین اُنکی مخالفت کی گوارا کرنا اور اُنکا سہارنا لوازم
امامت سے ہی اور قاعدہ عقلیہ ہی کہ اَلشَّیْءُ اِذَا خَلَا عَنْ مَقْصُوْدِہٖ لَغیٰ جو چیز اپنے مقصود سے خالی ہوتی ہی
لغو ہوتی ہی اور یہ بھی عقل کے نزدیک مقرر ہی اَلشَّیْءُ اِذَا ثَبَتَ ثَبَتَ بِلَوَازِمِہٖ ہر چیز جب ثابت ہوتی ہی
ثابت ہوتی ہی سات اپنے لوازم کے و مِنْ اَقْوَالِ الْعِتْرَۃِ مَا صَحَّ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بَلْ تَوَاتَرَ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ
لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ اَمِیْرٍ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ یَعْمَلُ فِیْ اِمْرَتِہِ الْمُؤْمِنُ وَیَسْتَمْتِعُ فِیْہِ الْکَافِرُ وَیُبَلِّغُ
فِیْہَا الْاَجَلَ وَیَاْمَنُ فِیْہَا السُّبُلُ وَیُؤْخَذُ بِہٖ لِلضَّعِیْفِ مِنَ الْقَوِیِّ حَتّٰی یَسْتَرِیْحَ بَرٌّ وَیُسْتَرَاحُ
مِنْ فَاجِرٍ کَذٰلِکَ فِیْ نَہْجِ الْبَلَاغَۃِ ترجمہ اور اقوال عترت سے جو کچھ کہ صحیح ہی امیر المؤمنین سے بلکہ تواتر
اُنسے بیشک فرمایا ضرور ہی لوگون کو کسی امیر سے نیک ہو یا بد کہ چاہیے اُسکی حکومت مین مومن عمل کرے اور
فائدہ پائے کافر اور پختہ اور کامل ہو اُس حکومت مین اجل تک اور اُس حکومت مین راہین امن ہوان

جہاد فی سبیل اللہ
کام امامت ہے

اور ضعیفون کا حق قوی لوگون سے لیا جائے تو راحت پائے نیکبختی اور راحت پائی جائے بدبختی سے
ایسے ہی نہج البلاغت مین ہی اور اس کلام کو تقیہ پر قیاس نہین کرنا چاہیے کسواسطے کہ نہج البلاغت مین
مذکور ہی کہ قَالَہٗ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْخَوَارِجِ لَا اِمْرَۃَ ترجمہ کہا اُسنے اس کلام کو جسوقت کہ سنا قول
خوارج کا کہ کچھ حکومت نہین ہی اور خوارج کے مقابلے مین کیا محل تقیہ کا تھا **عقیدۂ سوم** امام کو
معصوم ہونا خطا سے علم و اجتہاد مین ضرور نہین ہی نہ امتناع صدور گناہ کا اُس سے شرط امامت ہی البتہ وقت
نصب کے چاہیے کہ نہ مرتکب کبائر کا ہو نہ مصر صغائر کا کہ خلاف عدالت ہی لبس یہی ہو مذہب اہل سنت کا
اور شیعہ خصوصاً امامیہ اور اسماعیلیہ کہتے ہین کہ عصمت خطا سے علم مین اور گناہ سے عمل مین یعنی امتناع
صدور کہ خاصہ انبیا کا ہی شرط امامت ہی اور یہ عقیدہ انکا خلاف کتاب اور عترت کے ہی لیکن خلاف کتاب
جیسے قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَعَثَ لَکُمْ طَالُوْتَ مَلِکًا بیشک اللہ نے حال یہ ہی کہ مبعوث کیا تمھارے
واسطے طالوت کو بادشاہ پس طالوت امام تھا جسکی طاعت فرض تھی موافق نص الٰہی کے اور حال آنکہ
بالاجماع معصوم نتھا بلکہ آخر جو معاملے کہ حضرت داوٗدؑ سے کی وہ اُسکی عدالت ہی مین برائی پیدا کرتے تھے پھر
کیا جگہ عصمت کی و قولہ تعالیٰ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً یعنی مین کرنے والا ہون زمین مین خلیفہ پس
حضرت آدمؑ قبل نبوت سے امام اور خلیفہ زمین کے تھے اور بالاجماع مصدر گناہ ہوئے
قولہ تعالیٰ وَعَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی یعنی گناہگار ہوا آدم اپنے پروردگار کا سو بہک گیا اور یہ قصہ
زمان امامت اور خلافت مین تھا نہ زمانہ نبوت مین بدلیل قولہ تعالیٰ ثُمَّ اجْتَبٰہُ رَبُّہٗ فَتَابَ عَلَیْہِ
وَھَدٰی پھر برگزیدہ کیا اُسکو اُسکے پروردگار نے سو توبہ کی اُسپر اور ہدایت پائی لیکن قول عترۃ کا
سو حال یہ ہی کہ ابھی گذرا جو کچھ نہج البلاغۃ مین ہی قول امیر کا لَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ اَمِیْرٍ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ
تا آخر ہی اور کافی کلینی مین بروایت صحیح مروی ہی کہ حضرت امیرؑ اپنے یارون سے فرماتے تھے کہ لَا تَکُفُّوْا
عَنْ مَقَالَۃٍ بِحَقٍّ اَوْ مَشْوَرَۃٍ بِعَدْلٍ فَاِنِّیْ لَسْتُ اٰمَنُ اَنْ اُخْطِئَ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَسَیَجِیْءُ نَقْلُہٗ
اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ بَابِ الْمَطَاعِنِ یعنی مت بند ہو تم حق بات سے یا مشورہ بعدل سے پس تحقیق مین نہین
ہون امن پانے والا اس سے کہ خطا کرون مین آخر تک اور جلدی آئیگی نقل اسکی انشاء اللہ تعالیٰ باب
مطاعن مین اور شیعہ کو نہین پہونچتا ہی کہ حضرت امیرؑ کے فرمائے ہوئے کو مشورۂ دنیاوی پر قیاس کرین
اور قبیل اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاکُمْ سے جانین یعنی تم خوب جانتے ہو اپنے امور دنیا کو کسواسطے کہ حضرت

طالوت امام بود و معصوم نبود

حضرت آدم قبل نبوت خلیفہ بود

امیر نے دو لفظ فرمائے ہین عَنْ مَقَالَةٍ بِحَقٍّ اور مَشْوِرَةٍ بِعَدْلٍ اگر لفظ اخیر کو اس معنی پر قیاس کرینگے دوسرے کو کہان پھینکینگے اور صاحب الفصول وغیرہ نے بھی امامیہ سے روایت کی ہی عَنْ اَبِی مخنف اَنَّهٗ قَالَ کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ یُبْدِی الْکَرَاهَةَ لِمَا کَانَ مِنْ اَخِیْهِ الْحَسَنِ مِنْ صُلْحِ مُعَاوِیَةَ وَیَقُوْلُ لَوْجُزَّ اَنْفِیْ کَانَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا فَعَلَهٗ اَخِیْ ترجمہ ابی مخنف نے روایت کی ہی کہ حسین بن علی کراہت ظاہر کرتے تھے اسبات سے کہ واقع ہوئی اُنکے بھائی حسن سے صلح ساتھ معاویہ کے اور کہتے تھے کہ اگر میری ناک کٹجاتی تو مین اُسکو اس صلح سے دوست تر رکھتا اور جب دو معصومون سے ایک دوسرے کی خطا پکڑے خطا دونون سے ایک کی ثابت ہوئی اسواسطے کہ اجتماع نقیضین محال ہی اور صحیفہ کاملہ مین بھی کہ حضرت سجادؑ سے بطریقہ صحیحہ امامیہ کے نزدیک مروی ہی ثابت ہی قَدْ مَلَكَ الشَّیْطَانُ عِنَانِیْ فِیْ سُوْءِ الظَّنِّ وَضُعْفِ الْیَقِیْنِ وَاِنِّیْ اَشْکُوْا سُوْءَ مُجَاوَرَتِهٖ لِیْ وَطَاعَةِ نَفْسِیْ لَهٗ ترجمہ پکڑی ہی میری باگ شیطان نے طرف بدگمانی اور ضعف یقین کے اور مین فریاد کرتا ہون اُسکی بد باتون سے اور اپنے نفس کی طاعت سے جو اُسکی کرتا ہی اور ظاہر ہی کہ یہ کلام دونون تقدیر پر سچ ہو خواہ جھوٹ خلاف عصمت کے ہی جو دوستا و یز امامیہ اور اسماعیلیہ کی اس عقیدے مین محض شبہات عقلیہ پر ہی ناچار اُن شبہون کو بھی مذکور کرتے ہین اور جو موقع غلطی مین پڑنیکا ہے اُس سے خبردار کر دین شبہہ اول یہ کہ اگر امام معصوم نہو تسلسل لازم آئے کسواسطے کہ امت پر جواز خطا کا ہی علم و عمل مین کہ انسے خطا ہوتی ہی اور یہی جواز خطا کا محتاج نصب امام کا ہی تا اصلاح کرے اگر امام پر بھی خطا جائز ہو تو محتاج ہو دوسرے امام کا ایسے ہی وہ اور کا بس تسلسل ہوا کہ غیر نہایت کو کھینچیگا وَهَلُمَّ جَرًّا اِلٰی غَیْرِ النِّهَایَةِ یعنی آؤ کھینچین طرف غیر نہایت کے ہم کہتے ہین کہ ہم اسکو مانتے ہی نہین کہ جواز خطا کا محتاج ہی بلکہ وہ غرضین جو مذکور ہوئین یعنی جاری کرنا احکام دار المقابلہ اور مفسدون کی جگہون مین اور حفاظت بیضۂ اسلام کی اور ان غرضون کے حاصل کرنے کو عصمت ضرور نہین ہی اجتہاد اور عدالت کافی ہی اور جب اُسپر اور اُسکے مقلد پر خطا در اجتہاد کا مواخذہ ہی نہین ہی عمداً کا ہر کسی سے تو جواز خطا اور عدم جواز اُسکا برابر ہوا مانا ہمنے لٰکِنَّ لَا نُسَلِّمُ التَّسَلْسُلَ بَلْ یَنْتَهِیْ اِلَی النَّبِیِّ الْمَعْصُوْمِ بِالْاِتِّفَاقِ سِلْسِلَةُ اَخْذِهٖ وَاِقْتِدَائِهٖ سَلَّمْنَا یعنی تسلسل کو ہم نہین مانتے کہ تسلسل لازم آتا ہی بلکہ وہ تمام ہوتا ہی ساتھ نبی معصوم کے بالاتفاق

سلسلہ اُسکے اختیار اور پیروی کا مانا ہمنے لیکن یہ شبہہ منقوض ہی مجتہد جامع شروط کے ساتھ جو
امامیہ کے نزدیک غیبت امام مین نائب امام کا ہی اور حال آنکہ معصوم نہین ہی باتفاق پس خطا اُسپر
جائز ہوگی فَمَا ھُوَ جَوَابُھُمْ فِیْہِ فَھُوَ جَوَابُنَا فِی الْاِمَامِ بس اسمین جو کچھ جواب انکا ہوگا وہی ہمارا
جواب ہی امام مین شبہہ دوم کہتے ہین امام حافظ شریعت کا ہی اگر اُسپر خطا جائز ہو حفظ شریعت کسطرح کرسکے
ہم کہتے ہین کہ ہم اسکو نہین مانتے کہ وہ حافظ شریعت ہی بلکہ مروج احکام شریعت کا ہی اور جاری کرنے والا
حکمون اور نہیونکا اور شریعت کی حفاظت ذات علما سے ہی قولہ تعالی وَالرَّبَّانِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا
مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَکَانُوْا عَلَیْہِ شُھَدَآءَ ترجمہ بزرگ اور عالم اس سبب سے کہ نگہبان ہوئے تھے
کتاب خدا کے اور تھے اُسپر گواہ وقولہ تعالی کُوْنُوْا رَبَّانِیِّیْنَ بِمَا کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْکِتَابَ وَبِمَا کُنْتُمْ
تَدْرُسُوْنَ ترجمہ ہو تم راست اُس قاعدے پر کہ تعلیم کرتے تھے کتاب کو اور پڑھتے پڑھاتے تھے
اور بھی زمان فترت امام مین جیسے اتمام شریعت کا امامیہ کے نزدیک بھی وجود علما سے ہی ایسے ہی اُسکی
غیبت مین بلکہ اُسکے حضور مین بھی ہوگا قَالَ ابْنُ الْمُطَھَّرِ الْحِلِّیُّ فِیْ کَشْکُوْلِ الْکَرَامَۃِ اِنْ حَصَلَ بَیْنَ
الْاِمَامِ الْمُتَّصِلِ بِالنَّبِیِّ الْمُتَّصِلِ بِاللّٰہِ فَتْرَۃٌ مِّنَ الزَّمَانِ اِلٰی وَصِیٍّ اٰخَرَ حَفِظَ اللّٰہُ تَعَالٰی
تِلْکَ الْوَصِیَّۃَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ اگر درمیان امام کے جو متصل بہ نبی ہی وہ نبی کہ متصل ہی
بخدا فاصلہ حاصل ہو کسی زمانے یا وقت کا وصی سے تو محفوظ رکھیگا خدا اُس وصیت کو مومن لوگون سے
مانا ہمنے لیکن امام حافظ شریعت کا ہی کتاب وسنت اور اجماع امت سے نہ بالذات بنفس خود اور ان امور
ثلثہ مین خطا جائز نہین ہی اور اُن تینون کے سوا جو کچھ ہی مجتہدات سے ہی کہ داخل نسل شریعت مین نہین
حفظ اُسکا کیا ضرور لیکن یہ شبہہ لوٹا ہوا ہی مجتہد نائب مین کہ وہ بھی زمان غیبت مین حافظ ہی بس
چاہیے کہ معصوم ہو اور یہ باطل ہی بالاجماع اور ان تینون شبہونکا معارضہ بھی کیا ہی اس طور پر کہ اگر
وجود امام معصوم کا ضروری ہو اسواسطے کہ خطا سے امن مین رہین تو چاہیے کہ ہر اقلیم بلکہ ہر شہر مین
ہونا ایسے شخص کا ضروری ہی اسواسطے کہ وجود ایک شخص کا مستلزم امن نہین ہو سکتا ہی اسلیے کہ
مکلفین مشارق و مغارب مین پھیلے ہوئے ہین اور ہر ایک اپنی اپنی حاجتون مین گرفتار یہ نہین ہوسکتا ہی
کہ سب ائمہ کے پاس حاضر ہوسکین کہ محالات عادیہ سے ہی اور اگر امام ہر شہر مین کوئی نائب تعین کرے
پس جبکہ عصمت مفقود ہی خطا اُسپر جائز ہوگی اور بسبب اسکے کہ امام سے وہ دور ہی اُس خطا پر مطلع

حافظ دین شریعت علما

نہین ہوسکتا خصوص حوادث اور وقایع یومیہ کہ تا تمام ترک خطا کا ہوتا چلا جائے علی الخصوص بحالت غیبت
کبری مین اور بر تقدیر مطلع بھی ہوا تو تنبیہ اُس خطا پر نہین ہوسکتی سوا اسکے کہ کوئی قاصد بھیجا جائے
اور قاصد کو بھی عصمت لازم نہین ہی یہ بھی خطا سے مامون نہین اسکے سوا خط بھی جعل و فریب کے
جاری رہتے ہین انہین بھی احتمال خطا کا موجود ہے معہذا نائب جب تک عمل قواعد رائے اور قیاس کے
بجا نہ لاویگا مراد امام کے عبارت خط اور بیان قاصد سے سمجھنا ممکن نہین اور یہ سب موقع گمان خطا کے ہین
بس امن خطا سے بغیر نصب معصوم کے کسی راہ سے حاصل نہین ہوسکتے **عقیدۂ چہارم** امام کو
لازم نہین ہی کہ خدا کی طرف سے اُسکے واسطے نص ہو یعنی خدا مقرر کرے کسواسطے کہ مکلفین پر واجب ہی
کہ اپنی ضرورت و حاجت کے وقت موافق مصلحت اُس وقت کے کسیکو خود رئیس کر لین بس تعین اسکا
انھین کے صوابدید کے سپرد ہی تا اُسکی اطاعت مین قصور نکرین جیسا مشہور ہی خود ساختہ را
نباید انداخت لاجرم اپنے کیے کا لحاظ رکھین گے اور اگر خدا کی طرف سے منصوص اور مقرر ہو تو جیسے
تمامی شرعیہ مین سستی اور بناوٹ ظہور مین آتی ہی ویسے ہی اسکے نصب مین بھی واقع ہوگی بس
نصب امام سے جو غرضین منظور ہوتی ہین سب ضایع اور خراب ہو جائینگی کسواسطے کہ نص الٰہی مکلفین
کے حق مین کافی نہین ہی کہ اُسپر عمل کرین اور مطیع ہون ورنہ قرآن کیا تھوڑا تھا اور حدیث پیغمبر کی
کیا کم تھی امام کا نصب تو اسیواسطے ہی کہ احکام شریعت مین سستی نہونے دے اور لوگون کو شریعت کی
راہ سے باہر نہ نکلنے دے خواہ بخوشی خواہ بناخوشی بس اگر امام بنص الٰہی ہوتا تو جیسے اور احکام شرعیہ
بنص تھے ویسے ہی ایک یہ بھی انھین داخل ہوتا تو مثل احکام شرعیہ کے خود بھی محل سستی اور بناوٹ کا
ہو جاتا لاجرم اصلح اور بہتر سے بہتر مکلفین کے حق مین یہی ہی کہ تعین جسکا مکلفین کی عقل پر چھوڑین
اور امامیہ کہتے ہین کہ نصب امام کا خدا پر واجب ہی بس چاہیے خدا کی طرف سے منصوص ہو حال آنکہ یہ
عقیدہ نہ موافق عقل کے ہی نہ موافق نقل کے دونون کے مخالف ہی مخالف عقل تو بیان ہو چکا مخالف
نقل کے یہ کہ حق تعالیٰ جا بجا بعض فرقون بنی آدم کے حق مین جیسے بنی اسرائیل وغیرہ فرماتا ہے
وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً وَنُرِيدُ أَنْ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ترجمہ اور کیا ہمنے انکو
امام اور ارادہ کرتے ہین ہم یہ کہ کرین انکو امام اور کرین انکو وارثون سے اور بھی فرماتا ہی وَجَعَلَكُمْ
مُلُوكًا وَآتَاكُمْ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ترجمہ اور کیا اسنے تمکو بادشاہ اور دی اُسنے

تمکو وہ چیز جو نہین دی اُسنے کسیکو سارے جہان سے انکے سوا اور بھی فرماتا ہی وَھُوَ الَّذِی جَعَلَکُمْ خَلَائِفَ
فِی الْاَرْضِ یعنی وہ ایسا ہی جسنے تمکو خلیفہ کیا زمین مین اب دیکھو کہ امام اور پادشاہ اور خلیفہ توان قرنون سے
پہلے لیکن کسی کے حق مین نص نہ تھی بلکہ وہی لوگ جملہ معاملون بست وکشاد کے واسطے اپنی ہی عقل وتدبیر سے
کسی شخص کو ریاست پر مقرر کر لیتے تھے تو وہ بشوکت وغلبہ مسلط ہوجاتا تھا اور سب اُسکی اطاعت وتابعداری
کرتے تھے تبس معلوم ہوا کہ آیت شریف مین جو فرمایا ہی کیا ہمنے امام اور کیا ہمنے خلیفہ تو اس امام کرنے اور خلیفہ
کرنے کے یہ معنی ہین کہ اللہ تعالیٰ اُس زمانے کے لوگون سے اُن لوگون کے دل مین جنکا ساختہ پرداختہ معتبر ہی
ڈال دیتا ہی کہ فلانے کو رئیس کرین یا تائید آسمانی اور اقبال غیبی کے ساتھ مخلوق پر اُسکو خود مسلط کردے
تبس اگر وہ لیاقت اس کام کے رکھتا ہو امام عادل ہی نہین تو امام جابر ہی **عقیدہ پنجم** امام کو لازم
نہین ہی کہ اپنے ہمعصرون سے خدا کے نزدیک بھی افضل ہو کسواسطے کہ طالوت کو حق تعالیٰ نے اپنے نص کے ساتھ
خلیفہ کیا حالانکہ حضرت شمویل اور حضرت داؤدؑ موجود تھے اور بلاشبہہ طالوت سے افضل ہان یہ ضرور ہی کہ
اگر بست وکشاد والے اپنی بیعت سے کسی رئیس کو نصب کرین تو انکو چاہیے کہ افضل کو نصب کرین واسطے
ریاست اور شرایط سرداری کے نہ اور کامون مین بیشک ہی کہ بہت ولی کامل اور عالم متبحر اور سید اصیل الطرفین
ایسے ہوتے ہین کہ اُن سے ایک گھر کی سرداری بھی سرانجام نہین ہوسکتی بس ان کامون کے لیے دوسرے قسم کی
فضیلت چاہیے اب جاننا چاہیے کہ یہ تینون شرطین یعنی معصوم اور منصوص اور فضیلت کے امامیہ نے امام
مین جو بڑھائی ہین اپنے زعم مین یہ سمجھ لیا ہی کہ جب ہم خلفاے ثلثہؓ کی امامت سے انکار کرینگے تو اپنے
دعوے کو سرانجام کر لینگے اور اہل سنت کے جواب کی محتاج ہونگے کسواسطے کہ خلفاے ثلثہؓ اہل سنت کے
نزدیک نہ معصوم ہین نہ منصوص علیہ اور افضلیت مین بھی گنجایش بحث کی بہت ہی تبس مناسب یہ ہوگا
کہ مُجَارَاۃٌ مَعَ الْخَصْمِ یعنی دشمن کے ساتھ رفاقت کرنا ہم بھی ان شرطونکو تنہا ذکر نکرین جب ابوبکر صدیقؓ
کی امامت کا ذکر کرین اُسکے ضمن مین اسکو بھی ذکر کرین اور ان شرطون کی جڑ کھود کے پھینکدین لیکن چونکہ
امامیہ نے اپنی کتابون مین اصل سب مسائل کا ان شرائط کو ٹھہرایا ہی ناچار انکی متابعت سے اس موقع پر بھی
جداجدا موافق مقتضا مقام کے نفی ان شرائط کی کی گئی مگر پورے کلام کا جو شرح بسط کے ساتھ ہوگا وہان
منتظر ہونا چاہیے **عقیدہ ششم** یہ ہی کہ امام بعد رسول خداؐ کے بلافاصلہ ابوبکر صدیقؓ ہین یہی مذہب
اکثر اہل اسلام کا ہی فقط شیعہ اس عقیدے کے منکر نہین تنہا اور جتنے فرقے شیعہ کے ہین سب اس بات مین

شریک ہین کہ امام بعد رسولؐ کے بلا فاصلہ جناب امیرؑ ہین اور ابوبکرؓ غاصب ہین حیلہ اور تغلب سے امیرؑ کو
منصب امامت سے ٹالدیا آپ اُسپر قائم ہوگئے یہ عقیدہ ایسا ہی کہ اسپر تمامی فرقے شیعہ کے متفق اور جمع
ہین ہان اگر انکے آپس مین کچھ اختلاف ہی تو جناب امیرؑ کے بعد مین ہی اور سنت جماعت کہتے ہین کہ حضرت
امیرؑ اُسوقت مین امام تھے جسوقت مین لوگون نے اُن سے بیعت کی نہ اِس سے قبل البتہ استحقاق
امامت کا حضور جناب پیغمبرؐ سے رکھتے تھے چنانچہ خلفاے ثلثہؓ بھی اِس استحقاق مین اُنکے شریک تھے اور
بعد حضرت امیرؑ کے حضرت امام حسنؓ امام تھے بعد حضرت امام حسینؓ کے اور امام استحقاق اپنی امامت کا ظاہر
کرتے تھے لیکن جو انسے بیعت اہل بست وکشاد کی واقع نہوئی اور اکثر نے بسبب غلبۂ شغل باطن اور تعلیم علم
کی درخواست امامت کی نکی بظاہر امام نہوئے اور جاننا چاہیے کہ اہل سنت امامت کو پیشواے دین کے امام بمعنی
معنی مین بھی بولتے ہین اسی سبب سے امام اعظمؒ امام شافعیؒ کو کہ پیشوا فقہ کے تھے اور امام غزالی اور امام رازی
کو کہ عقائد اور کلام مین اور نافع اور عاصم کو کہ قرأت مین امام تھے امام کہتے ہین اور ایمۂ اطہار ان سب فنون
مین پیشوا ہوئے ہین خصوصًا ہدایت باطن اور ارشاد طریقت کہ انسے مخصوص تھا اسی سبب سے اہل سنت انکو
بتقیید امام جانتے ہین نہ وہ امامت جس سے مراد خلافت ہی کسواسطے کہ خلافت مین انکے نزدیک ملک مین
تصرف ہونا اور صف استحقاق اور غلبہ اور شوکت اور جاری ہونا حکم کا ضروری ہی اسیواسطے خلافت کو انھین پانچ
اشخاص مذکورین مین منحصر کیا ہی یعنی خلفاے اربعہؓ اور حضرت امام حسنؓ اور کبھی امامت کو پادشاہت اور
ریاست کے معنی مین بھی لیتے ہین اسواسطے کہ پادشاہ ہرچند خوش سیرت نہو لیکن بعض امور دین مین جیسے جہاد
اور لوٹ کا بانٹنا اور جمعہ اور عیدون کا قائم کرنا یہ بھی پیشوائی کی بات ہی پس ان تینون اطلاق کو جدا جدا
اپنے ذہن مین محفوظ رکھنا چاہیے ہرچند ان سب معانی کا ایک ہی چیز کی طرف رجوع ہی کہ مَنْ یُقْتَدٰی
بِهٖ فِیْ اَمْرٍ مِنْ اُمُوْرِ الدِّیْنِ حَتّٰی اَمِیْرِ الْحَجِّ اور پیشوائی نماز کے کہ وہ بھی یہی بات ہی کہ امام ہی اور جو
پیشوائی دین کی جملہ باتون مین ہوتی ہی خواہ ظاہر خواہ باطن پس یہی خلافت خفیہ ہی کہ منحصر اُنھین پانچ
شخصون مین ہی اور یہ اطلاق انکے موافق استعمال قرآن مجید کے ہین اور اُسی سے اخذ کیے ہوئے کہ امام
پیشوایان دین کو گو بظاہر تصرف نہین رکھتے تھے ایمہ فرمایا ہی وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا یعنی
کیا ہمنے انکو امام کہ راہ بتاتے ہین ہمارے حکم کی اور ہرکسی کو یہ دعا تلقین فرمائی وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا
یعنی کر تو ہمکو واسطے متقیون کے امام اور خلافت مین ہر جگہ قید فی الارض کی ذکر فرمائی لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ خلیفہ

فی الارض اور یجعلکم خلفاء الارض اور هو الذی جعلکم خلائف الارض الی غیر ذلک
من الآیات اور حضرت امام حسنؑ کو وجہ صلح کی معاویہ کے ساتھ اور ترک خلافت کی باوجود اسکے کہ
استحقاق خلافت کا منحصر انھین کی ذات عالی صفات مین تھا اور جانب خلاف کے بے استحقاقی ظاہر
یہ ہی کہ حضرت امام نے جانا تھا کہ زمانہ خلافت کا گذر چکا اور کٹکھنے پادشاہی اور دورہ ظلم و بیداد کا
آپونچا اگر مین اس ریاست کا کام اپنے ذمے رکھونگا تو تقدیر الٰہی مین تو ہی نہین منتظم ہوگی اور فتنے اور
فساد اور غصب اور عناد درمیان مین پیدا ہونگے اور جو مصلحتین کہ امامت مین ملحوظ و منظور ہوتی ہین بالکل
فوت ہو جاینگی ناچار اسوقت کی ریاست سے کنارہ کیا اور معاویہ کو حکم سپرد کردیا کہ اسوقت کی ریاست
کے لائق تھے اور یہ صلح اور سپردگی بسبب قلت و ذلت کے واقع نہین ہوئی کسواسطے کہ امام کے ساتھ بھی
فوج کثیر تھی اور جان بازی پر مستعد ایک دل ایک رو آپ کی مدد مین ساعی لیکن جو مدت خلافت کی کل
تیس برس تھے اور وہ منقضی ہو گئے تھے لہذا ترک کردی اور صاحب فصول نے جو امامیہ سے ہی جو کچھ نقل
کیا ہی کہ رئیس امام کے لشکر کے معاویہ سے ملگئے تھے امام کو یقینا انکا حال معلوم ہوگیا تھا کہ انھون نے
ارادہ فاسد مصمم کیا ہی کہ امام کو پکڑکے اس باغی کے حوالے کردین محض افترا ہی کسواسطے کہ خود اپنی کتابون مین
حضرت امام سے خطبہ روایت کیا ہی کہ حضرت امام نے فرمایا اِنَّمَا فَعَلْتُ مَا فَعَلْتُ اِشْفَاقًا عَلَیْکُمْ
ترجمہ بجز اسکے نہین ہی کہ مین نے جو کچھ کیا کیا ازروے شفقت کے جو تمپر ہی اور دوسرے خطبے مین کہ
شریف مرتضی اور صاحب فصول دونون نے روایت کیا ہی لکھا ہی کہ حضرت امام نے فرمایا لَمَّا اَبْرَمَ الصُّلْحَ
بَیْنَهٗ وَبَیْنَ مُعَاوِیَةَ قَالَ اِنَّ مُعَاوِیَةَ قَدْ نَازَعَنِیْ حَقًّا لِیْ دُوْنَهٗ فَنَظَرْتُ الصَّلَاحَ لِلْاُمَّةِ
وَقَطْعِ الْفِتْنَةِ وَقَدْ کُنْتُمْ بَایَعْتُمُوْنِیْ عَلٰی اَنْ تُسَالِمُوْا مَنْ سَالَمَنِیْ وَتُحَارِبُوْا مَنْ حَارَبَنِیْ
وَرَاَیْتُ اَنَّ حَقْنَ دِمَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ سَفْکِهَا وَلَمْ اُرِدْ بِذٰلِکَ اِلَّا صَلَاحَکُمْ ترجمہ
جب حضرت امام نے اپنے اور معاویہؓ کے درمیان مین صلح ٹھان لی کہا بیشک معاویہؓ نے مجھسے جھگڑا کیا
میرے حق مین کہ خاص میرے واسطے تھا نہ اسکے واسطے پس مین نے نظر کی صلاح امت اور قطع ہوجانے
فتنے کی طرف اور تمنے مجھسے بیعت کی تھی اس بات پر کہ صلح کرو تم جس سے مین صلح کرون اور لڑو جس سے
مین لڑون اور مین نے محفوظ رہنا خون مسلمانون کا خون گرنے سے بہتر دیکھا اور اس صلح کا ارادہ
خاص تمھاری بہتری کے واسطے کیا ان دونون خطبون سے صریح ظاہر ہی کہ ملک کو معاویہ کے تصرف مین

دیدینا اور ریاست اُسکے سپرد کردینا بیچارگی اور درماندگی کے سبب سے تھا بلکہ برعایت اُس مصلحت کے
جو حضرت امام ہمام کے خاص شایان تھی یہ صلح فرمائی اور دوسرے خطبے مین صریح اسلام فریق ثانی کا
معلوم ہوتا ہی کسواسطے کہ صلح کرنا کفار اور مرتدون سے بخوف فتنے کے جائز نہین ہی بلکہ اُنسے لڑائی چھوڑ دینا
کہ انکا غلبہ ہوجائے عین فتنہ ہی قولہ تعالیٰ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّيْنُ
لِلّٰهِ یعنی لڑو تم اُنسے یہان تک کہ نرہے فتنہ اور اللہ کا خاص دین ہوجائے اور صاحب فصول وغیرہ نے
امامیہ سے روایت کی ہی عَنْ اَبِیْ مِخْنَفٍ اِنَّہٗ قَالَ کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ یُبْدِیْ الْکَرَاھَۃَ لِمَا
کَانَ مِنْ اَخِیْہِ الْحَسَنِ مِنْ صُلْحِ مُعَاوِیَۃَ وَیَقُوْلُ لَوْجُزَّ اَنْفِیْ کَانَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا فَعَلَہٗ اَخِیْ
ترجمہ ابی مخنف سے روایت ہی کہ بیشک حال یہ ہی کہ حسین بن علی نے اور ظاہر کرتے تھے کراہت کو
اس بات مین کہ ہوئی اُنکے بھائی حسن کی صلح معاویہ سے اور کہتے تھے کہ اگر کاٹی جاتی ہماری ناک تو اچھا
ہوتا ہمکو اس بات سے کہ ہمارے بھائی حسن نے کی تبس یہ کلام امام شہید کا بھی صریح دلیل اس بات کی ہے
کہ ناچاری و درماندگی سے نہین چھوڑی اور نہ سپرد کی کسواسطے کہ اگر یہ امر اُنکی اضطراری و مجبوری
سے ہوتا تو حضرت امام شہید عتاب کیون ظاہر کرتے اور شکایت کیون کرتے امر اضطراری تو قابل شکایت
اور عتاب ہی کے نہین ہوتا اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ یعنی ضروری چیزین مباح کرتی ہین محظور
چیزون کو اور اس کلام سعادت فرجام امام ثانی مین جو کتب شیعہ سے مروی ہی یہ دلیل بھی ہی کہ امام وقت کے
فعل کو مکروہ جاننا اور اُس سے ناخوشی ظاہر کرنا اس سبب سے کہ وہ فعل خلاف اپنی مصلحت معقولہ کے
ہی کچھ قباحت نہین رکھتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رعایت مصلحتون وقت اور حال مین بزرگان دین کو
بھی اختلاف رایون کا واقع ہوا ہی اور منجر بنا خوشی نہین ہوا اور کسی نے کسیکو اس اختلاف پر بُرا نہین
ٹھہرایا تبس ان دونون عمدہ فائدون کو بنفاست یاد رکھنا چاہیے ایسا نہو ہاتھ سے جاتے رہین کہ بہت
جگھو نپر کام آئینگے اور اس مقام مین جاننا چاہیے کہ بعض جاہل لوگ امامیہ سے نہایت بغض اور تعصب
کے مارے کہتے ہین کہ اہل سنت کے نزدیک بعد عثمان شہید کے امام معاویہ بن ابی سفیان ہی یہ بات انکی
بیشرمی اور بیحیائی سے پیدا ہوئی ایسی ہی جیسے دروغ گویم بر روے تو ورنہ ہر جاہل جسنے فارسی ہی
پڑھی ہی بلکہ طفل مکتب کہ فارسی کا عقائد نامہ اہل سنت کا جسکو مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی نے
نظم کیا ہی پڑھا یا دیکھا ہی بیقین جانتا ہی کہ کل اہل سنت متفق ہین اس بات پر کہ معاویہ بن ابی سفیان

صلح کفار و مرتد سے ناجائز

۲ عمدہ بات

شروع امامت حضرت امیرؓ سے اُسوقت تک کہ حضرت امام حسنؓ نے اُسکی سپردگی باغیون سے تھا کہ امام وقت کا مطیع تھا اور جب حضرت امام نے اُسکے سپرد کردی تو بادشاہون سے ہوا حدیہ کہ جو بادشاہ آس پاس کے تھے جدا جدا ہر ایک کے لیے امام منصوب کرتا تھا اور وہ لوگ اُسکے اوامر و نواہی کی پیروی کرتے تھے اور ابن ملک سلطان عام تھا تمامی ممالک اسلام پر کہ حضرت امام نے مصلحتاً اور ضرورتاً یہ سلطنت عام اُسکی گوارا فرمائی تھی جیساکہ چاہیے ویسا انکا اتباع نہین کرتا تھا بلکہ جیسے زور آور صوبہ دار اپنے سلاطین سے معاملہ کرتے ہین یا جیسے مختار لوگ شاہ عالم کے کہ ہماری وقت مین نام کا پادشاہ ہے اسلیے کہ اُسکی طرف رجوع کرین امور سلطنت مین تصرف کرتے ہین اور سوا ے روزینہ مقرری پونہچانے اور عرضیان لکھنے اور القاب وخطاب حاصل کرنے کے بادشاہ سے کچھ مطلب نہین رکھتے تھے پس ایسے ہی حال مین وہ بادشاہ تھا کہ بظاہر موافق تجویز اور رضا امام کے ملک کو لیلیا تھا اسیواسطے اہل سنت اُسکو کہتے ہین کہ اسلام مین اول بادشاہ وہ ہوا ہی اب ہم اس بات پر آئے کہ جب اُسکو باغی اور متغلب جانتے ہین تو لعنت کیون نہین کرتے اسکا جواب اہل سنت کے نزدیک یہ ہی کہ جو مرتکب گناہ کبیرہ کا ہی اُسپر لعنت جائز نہین ہی اور باغی بھی مرتکب کبیرہ کا ہی پھر اُسپر کیونکر لعنت جائز ہو اس مقدمے مین بھی انکی دستاویز کتاب اللہ اور عترت ہی لیکن کتاب جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یعنی بخشش مانگ اپنے گناہ اور مومن مردون اور مومن عورتون کی صریح نص قرآنی دلالت کرتی ہی کہ جو شخص ایماندار ہی اُسکے حق مین مطلوب شارع کا استغفار ہی وَالْاَمْرُ بِالشَّيْءِ نَهْيٌ عَنْ ضِدِّهٖ یعنی حکم کرنا کسی چیز پر باز رکھنا ہی اُسکی ضد سے موافق قاعدۂ اصولیہ کے ہی اور امامیہ کی بھی پس امر استغفار کا نہی لعن کی ہی اور ہر مرتکب کبیرہ باجماع سنی و شیعہ دونون کے ایماندار ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا الی اخر الایۃ پس اس آیت کے موافق بھی لعن اُسکی منہی عنہ ہی یعنی اُس سے باز رکھے گئے البتہ لعن بالوصف اہل کبائر کے حق مین آئی ہی جیسے اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ یعنی خبردار ہو ظالمون پر اللہ کی پھٹکار ہی اور فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ یعنی پس ٹھہرائین ہم لعنت اللہ کی جھوٹون پر لیکن یہ لعن درحقیقت لعن اُس صفت کی ہی یعنی ظلم یا کذب کی نہ صاحب صفت کی اور اگر بالفرض صاحب صفت ہی کی یعنی ظالم اور کاذب کی تو یہ صورت ہی کہ ایمان جو اُسمین موجود ہی مانع لعن کا ہی اور ظلم و کذب یہ صفت جو اُسمین موجود ہوئی یہ لعن کو جائز کرتی ہی اور شیعہ امامیہ کے

اصول مین یہ بات ٹھہری ہوئی ہو کہ اِذَا اجْتَمَعَ الْمُبِیْحُ وَالْمُحَرِّمُ غَلَبَ الْمُحَرِّمُ یعنی جسوقت جمع ہو مباح چیز
اور حرام چیز تو حرام کو غلبہ ہوتا ہی اور کبھی وجود مقتضی با وصف ثبوت مانع کے اقتضا حکم کا نہین کرتا ہی پھر
لعن فقط وجود صفت پر مترتب نہین ہوتی تا وقتیکہ ایمان جو مانع ہو رہا ہی یہ جاتا نرہے جیسے کافر کے حق مین
ہی کہ یقیناً وہ کفر مین مرا ہی اگرچہ اُسمین کیسی ہی صفت نیک کرداری کی ہو اُسکی مغفرت چاہنا جائز نہین ہے
قولہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ جَآؤُا مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ یعنی وہ لوگ کہ آئے بعد اُن سے
کہتے ہین اے پروردگار ہمارے مغفرت کر تو ہمارے واسطے اور ہمارے بھائیون کے واسطے
جو ہمسے پہلے گذر چکے ایمان کے ساتھ اور مت کر تو ہمارے دلون مین عداوت اُن لوگون کی کہ ایمان لائے ہین ای
پروردگار ہمارے تو بڑا مہربان اور رحم والا ہی اِس آیت مین بھی کوئی قید عمل صالح کی نہین لگائی ہی بلکہ طلب
مغفرت اور ترک عداوت و بغض کو محض ایمان ہی پر مترتب کیا ہی بس بغض و عداوت ترک کرنا اور لعن سے
بچنا کہ اسکے واسطے طلب مغفرت لازم ہی ہر شخص با ایمان کے ساتھ ضرور ہوا اگر اس قسم کی آیتین قرآن مین ڈھونڈھینگے
بہت ہی بہت پائینگے اب عترت کا حال سنیے کہ امامیہ کی کتابون مین بتواتر یہ بات پہونچی ہی کہ حضرت امیرؓ نے اہل شام
کی لعن سے لوگونکو منع فرمایا اور حضرت امیرؓ کے منع کرنے سے ممتنع ہونا اور باز رہنا اہل سنت کا کام نہین ہی
البتہ شیعون نے اِس موقع پر کہا ہی کہ حضرت امیرؓ نے اس سببسے منع نہین کیا کہ وہ قابل لعنت کے نتھے بلکہ تہذیب
اخلاق اور حسن کلام اپنے یارون کو تعلیم فرماتے تھے چنانچہ یہ لفظ کہ روایت منع مین وارد ہی اسی بات پر
دلالت کرتا ہی فَاِنِّیْ اَکْرَهُ لَکُمْ اَنْ تَکُوْنُوْا سَبَّابِیْنَ یعنی بیشک مین برا جانتا ہون اس بات کو کہ تم دشنام
دہندون سے ہو اہل سنت کہتے ہین کہ جس بات کو حضرت امیرؓ نے ہمارے واسطے مکروہ جانا ہی اُسکو ہم کسطرح محبوب
کرین بلکہ اُسکو عبادت و قربت جانین ہمکو اپنے امام کا حکم بجالانا چاہیے اور جو اُنھون نے ہمارے واسطے مکروہ ٹھہرایا ہی
اُسکو مکروہ سمجھنا چاہیے وجہ کراہت کو امام جانے ہمکو وجہ سے کیا غرض اور بھی اہل سنت کے واسطے قول ہی کہ
نہج البلاغت مین ایک روایت موجود ہی جس سے شیعون نے چشم پوشی کی ہی کہ صریح اسبات پر دلالت کرتی ہی
کہ لعن سے جو منع کیا ہی حضرت امیرؓ نے یہ اس سببسے تھا کہ شرکت اسلام اور برادری ایمان کی باقی تھی وَهُوَ
اَنَّهٗ لَمَّا سَمِعَ لَعْنَ اَهْلِ الشَّامِ مِنْ اَصْحَابِهٖ خَطَبَ وَقَالَ اَصْبَحْنَا نُقَاتِلُ اِخْوَانَنَا فِی الْاِسْلَامِ
عَلٰی مَا دَخَلَ فِیْهِ مِنَ الزَّیْغِ وَالْاِعْوِجَاجِ وَالشُّبْهَةِ وَالتَّاْوِیْلِ ترجمہ اور وہ روایت یہ ہی کہ بیشک

جب امیر المؤمنین نے سنا کہ ہمارے اصحاب اہل شام کو لعن کرتے ہین خطبہ پڑھا اور کہا کہ صبح کی ہمنے تا کہ قتل
کرین ہم اپنے بھائیون کو اسلام مین اسبات پر کہ جو کچھ داخل ہوئی ہی اسلام مین بیرا ہی اور کجی اور شبہہ اور تاویل
اور یہ روایت صحیح کتابون مین امامیہ کی بھی موجود ہی اور جو پہلی روایت بھی کتب شیعہ مین صحیح ہی اور اس بات پر
دلالت کرتی ہی کہ اُنمین اسواسطے منع کیا ہی کہ لعن کی عادت نہ پڑجائے اور زبان درازی نکرین اور انکی گفتگو
کی اصلاح ہوجائے اس بات پر ہمنے قیاس کیا کہ پہلی روایت اُن لوگون کے حق مین ہی کہ لعن بالوصف کرتے
تھے کہ وہ شرعًا جائز ہی لیکن جو لوگ کہ پونہچانے والے شریعت کے ہین جیسے انبیا انکو صفات قبیح کے قبح
جاننے سے ضرور پڑتی ہی کہ اُس لعن کو اپنے کلام مین استعمال کرین مگر اور لوگونکا یہ منصب نہین ہی کسواسطے
کہ انکی زبان کو لگام نہین اگر اس لعن بالوصف کی عادت پڑیگی ضرور ہی کہ جو لائق لعن کے نہوگا اُسکو بھی
کہہ اُٹھینگے اور گو نکہا لیکن ترک اولیٰ ہی اس سے کہ بطور وظیفہ رات دن کے لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ
لَعَنَ اللّٰهُ الشَّارِبَ الْخَمْرَ یعنی لعنت ہو اللہ کی چور پر اور لعنت ہو اللہ کی شراب پینے والے پر تلاوت
کرتے رہین دوسری روایت اُن لوگون کے حق مین ہی کہ مقرر اور خاص کرکے شام کے لوگون کو لعنت کرتے تھے
اور ایمان اُنکا جو مانع لعن کا تھا اُسکے مانع ہونے سے غافل ہوتے تھے پس حضرت امام کی دونون روایتون پر
ہمنے عمل کیا اور عترت کو کتاب اللہ سے ہمنے موافق کیا اور ہمارا یہی طریقہ ہی کتاب اللہ اور کلام عترت کے
سمجھنے کا اور اسپر خدا کا شکر کرتے ہین اور اس مقام مین شیعون کے بعض دانشمندون نے کہا ہی کہ ہمارے
نزدیک بھی لعنت اُس کافر پر جائز اور اُس سے مخصوص ہی کہ قطعًا موت اُسکے کفر پر معلوم ہوئی ہو اور ہمارا
قاعدہ مقتضی اسکا نہین کہ باغیون پر جو مرتکب کبیرہ کے ہوئے مگر دائرۂ ایمان سے خارج نہوئے ہون اور ہم انکو
لعن کرین لیکن یہ حکم تو اُن لوگون مین ہی جو حضرت امیرؑ سے لڑے نہین ہین اور جو لڑے ہین ہمارے
نزدیک کافر ہین موافق دلیل حدیث کے جسپر شیعہ اور اہل سنت دونون متفق ہین کہ جناب پیغمبرؐ نے حضرت
امیرؑ سے خطاب کرکے فرمایا حَرْبُكَ حَرْبِي یعنی تجھسے لڑنا مجھسے لڑنا ہی اور اسیواسطے خواجہ نصیر طوسی نے
حضرت امیرؑ کے مخالفین اور محاربین مین فرق کیا ہی اور کہا ہی مُخَالِفُوْهُ فَسَقَةٌ وَمُحَارِبُوْهُ كَفَرَةٌ
یعنی مخالف جناب امیرؑ کے فاسق ہین اور لڑنے والے کافر ہین اگر قائل بنا اپنے کلام کی مشہور کلام جمہور امامیہ
پر کرتا کہ منکر امامت امام کو مثل منکر نبوت نبی کے کافر کہتے ہین کوئی وجہ فرق مخالف و محارب کی نتھی
دونون کو کافر کہتا لیکن خواجہ نصیر قول مشہور جمہور سے بدینوجہ علیحدہ ہوا کہ صحیح روایتین حضرات ائمہ سے

کافی اور صحاح شیعہ مین اسبات پر ثابت ہوئین کہ منکر ہماری امامت کا کافر ہی جب تک کہ یہ انکار بنجر بنصب و عداوت ہو اور ہمارا
قتل و خون حلال نہ ٹھہرائے اور منکر کو حکم نجات کا فرمایا ہی ائمہ نے چنانچہ کلام فاضل کاشی مین جو باب ثانی مین ہی مفصل وہ
روایتین گذرین اور بھی دونون فریق کی کتابون مین مروی ہی کہ آنجناب نے اہل عبا کو فرمایا انا سلم لمن سالمتم
وحرب لمن حاربتم ترجمہ مین صلح ہون اُس سے جس سے تم صلح کرو اور جنگ ہون اُس سے جس سے تم جنگ کرو اور
حرب رسول کی بلاشبہہ کفر ہی پس حرب حضرت امیرؑ اور ائمہ کی بھی کفر ہوئی اور اہل سنت کہتے ہین کہ اس حدیث سے
حقیقت کلام کی مراد نہین ہی بلکہ تہدید اور تغلیظ ہی انکی لڑائی کے معاملے مین تاکوئی قصد لڑائی کا نکرے کس واسطے کہ یہ
لڑائی اشد گناہان کبیرہ سے ہی اس دلیل سے کہ حضرت امیرؑ نے اخوت اسلامی اہل شام اور اُنکے بقاے ایمان کا حکم فرمایا کہ
روایت صحیح اسکی امامیہ کے پاس موجود اور اگر معنی اس حدیث کے ایسے ہی ہوتے جیسے شیعہ سمجھے ہین اور خواجہ نصیر نے ٹھہرائی
تو حضرت امیرؑ کا فہم غلط پر تھا جو ایسا فرمایا معاذ اللہ من ذلک پس ہمکو تو پیروی حضرت امیرؑ کی کرنا چاہیے نہ خواجہ نصیر اور
اُس جیسیون کے اسواسطے کہ خواجہ نصیر معصوم نہین ہی اور امیرؑ معصوم ہین خواجہ نصیر اور حضرت امیرؑ سے جو کچھ فرق ہی
وہ دونون کے تابعون مین اثر کریگا اور یہ بھی کہتے ہین کہ اس حدیث مین کہ بالاتفاق خبر احاد ہی حرب حضرت امیرؑ
کو حرب رسول کہا ہی فقط اور قرآن مجید مین قطعاً متواتر ہی کہ سود خوریکو حرب خدا اور رسول دونون کہا ہی
قولہ تعالی فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ وان تبتم فلکم رؤس اموالکم
لا تظلمون ولا تظلمون ترجمہ پس اگر نہین کروگے تم تو خبردار ہو جاؤ خدا اور رسول کی لڑائی سے اور اگر
توبہ کروگے تو تمھارے واسطے تمھارا مال ہی نہ تم نے ظلم کیا نہ تم ظلم کیے جاؤگے اس روایت مین کیون نہین سمجھ خواجہ
نصیر کی اُس سود خور پر کہ سود سے توبہ نکرے حکم کفر کا کرتی ہی اور کیون نہین سود خوریکو بے توبہ کے موجبات کفر سے
گنتا ہی اور گناہان کبیرہ سے مخصوص نہین کرتا ایسے ہی ور فرمایا ہی قطاع الطریقون کے حق مین انما جزاء الذین
یحاربون اللہ ورسولہ الخ دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ محارب ہین وہ خدا و رسول کے پس معلوم ہوا کہ
گناہ کبیرہ شدید اور عظیم پر لڑائی خدا اور رسول کی لازم آتی ہی اور ایمان نہین جاتا اور چونکہ یہ بحث اس مقام پر
تقریبی ہی یعنی بسبب قول نصیر طوسی کے اسواسطے بنظر طوالت اسکو چھوڑ کے اصل مطلب کی طرف ہم رجوع
کرتے ہین اصل منشا اشتباہ اس فرقے کا یہ ہی کہ معاویہ اور سوا اُنکے مروانی اور عباسی آپ کو خلیفہ کہتے تھے اور لوگون
سے بھی کہلاتے تھے اسیواسطے کہ بظاہر مشابہت خلافت پیغمبر سے رکھتے تھے مثلاً جہاد کی رسم اور شہرون کا فتح کرنا اور
تیاری لشکر اور غنیمتون کا بانٹنا اور صدقات اور حفاظت دار الاسلام کی شر کفار سے کرنا اور علما

اہل سنت بھی اِس لقب سے اسی مشابہت ظاہری کے سبب سے اور اِس سبب سے کہ اسماو القاب ہر فرقے
کے موافق انکی اصطلاح کے ہوتے ہین اور دن کو کیا ضرور کہ اُسمین بحث کرین اطلاق کرتے تھے جیسا
کہ اب بھی کہ جو کوئی کربلاے معلی کو گیا اور ملا نصیر ورلخون کا قرب سے کتاب شرایع کی نکال کے آتا ہی اس فرقے
کے نزدیک مجتہد کہلاتا ہی علی ہذا القیاس اُس زمانے مین لفظ خلیفہ نے ابتذال پیدا کیا تھا اس گروہ نے
سمجھا کہ جو لفظ خلیفہ مرادف امام کا ہی یہ گروہ یعنی اہل سنت اِن لوگون کو بھی خلیفہ اور امام حق جانتے ہین یہ غلط
فہمیان انکی ہین ورنہ محققین اہل سنت کے اطلاق لفظ خلیفہ سے بھی حاشا اللہ بکارتے تھے چنانچہ حدیث
صحیح مین اَلْخِلَافَۃُ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَۃً ترمذی نے سعید ابن جمہان سے کہ راوی اس حدیث کا ہی نقل کی ہی
ترجمہ یعنی خلافت بعد میرے تیس برس ہی جب اُس سے یعنی سعید سے پوچھا کہ مروانی بھی آپکو خلیفہ کہتے ہین
تو اُسنے کہا کَذِبَ بَنُوْا الزَّرْقَاءِ اِنَّمَا هُمْ مُلُوْكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوْكِ ترجمہ جھوٹ کہتے ہین بنو زرقا
یعنی بنی امیہ نہین ہین وہ مگر پادشاہ بدترین پادشاہون سے اور ابوبکر بزار نے کہ عمدہ ترین محدثون اہل سنت
سے ہی بسند حسن ابو عبیدہ ابن الجراح سے روایت کی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَوَّلَ دِیْنِکُمْ بَدْءُ نُبُوَّۃٍ وَرَحْمَۃٌ ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَۃٌ وَرَحْمَۃٌ ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا وَجَبْرِیَّۃً
اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ترجمہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول تمھارے دین کی نبوۃ اور رحمۃ ہی
پھر ہو گی خلافۃ اور رحمۃ پھر ہو گی پادشاہت جبر کی آخر حدیث تک حاصل کلام اہل سنت کے نزدیک
مقرری چیزون سے ہی کہ امامت نے خود تیس برس کی مدت پائی اور وقت صلح حضرت امام حسنؓ کے کہ
پندرھوین جمادی الاولی سنہ ۴۱ ھ کی تھی منقطع ہو گئی اور ترتیب بھی خلافت کی انکے نزدیک جیسے کہ واقع
ہوئی ہی حق اور بہتر ہی وہ تقدیم کہ جسکا حق تاخیر تھا اس تقدیم کا اُسمین دخل نہین ہوا یعنی لوٹ پوٹ
کچھ نہین ہوئی پس بعد رحلت جناب پیغمبرؐ کے ابو بکر صدیقؓ امام حق تھے چنانچہ کتاب کی دلیلین اور قول
عترت کے اس عقیدے پر انکے پاس موجود ہین جیسے کہ کتاب ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا مین ہزارہا
دلیلین قرآن اور حدیث اور اجماع امت اور اقوال عترت سے ایسے طور وطرز پر درج ہین جنکو دانشمند لوگ
کے کان اپنی آرائش سمجھین اور جو اس سرا رہین تحریر مین اُن کی خاطر سرمایہ جمعیت کا جانین مصنف اس
کتاب کے پورانی دہلی کے رہنے والے تھے کہ آیات الہی سے ایک آیت اور معجزات نبوی سے ایک معجزہ تھے
مین بھی بارہا انکی زیارت سے مشرف ہوا اور تقریر رنگین کے گلون سے امن کنار بھر اللہ تعالی انکو

جزائے خیر دے لیکن اِس رسالہ مختصر کے جو لائق ہر چند آیتین قرآنی اور چند خبرین خاندانی ہین کہ لکھی جاتی ہین
تا مخالفت اِس فرقے کے اِس مسئلے مین کہ جسکو اصل الاصول قرار دیا ہی اور مدار شیعہ پنے کا اُسپر رکھا ہی
ظاہر ہو جائے وَبِاللهِ الاِسْتِعَانَۃُ وَالتَّوفِيقُ وَمِنْہُ نَرْجِی الْوُصُولَ اِلیٰ سَوَاءِ الطَّرِيقِ یعنی اللہ ہی سے
مدد چاہتا ہون اور توفیق اور اُسی سے امید رکھتا ہون سیدھی راہ ملنے کی لیکن قرآن جیسے کہ فرمایا
خدا تعالیٰ نے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُونَنِیْ لَا يُشْرِكُونَ بِیْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ
حاصل اِس آیت کا یہ ہی کہ وقت نزول سورۂ نور کے جو لوگ ایمان لائے تھے اور نیک کام کیے تھے اُنسے
وعدہ فرمایا کہ تم مین سے ایک گروہ کو ہم خلیفہ کرینگے اور زمین پر مسلط فرمائین گے جیسے کہ تمسے پہلے گذرے ہوؤن
کو خلیفہ کیا تھا مثل داؤد علیہ السلام کے کہ جنکے حق مین یَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيفَةً فِی الْاَرْضِ
وارد ہی یعنی اے داؤد ہمنے تجکو خلیفہ کیا زمین مین اور اور انبیای بنی اسرائیل اور یہ بھی وعدہ فرمایا کہ تمہارا
دین پسندیدہ اور موافق خدا کے ہی اِسکو زمین مین جگہ دینگے یعنی جاری کرینگے اور پھیلائینگے اور مستقر
اور قوت دار کرین گے اور جو خوف کہ تمہارے دل مین ہی اُسکو امن سے بدل دینگے یہہ بھی وعدہ فرمایا
پس یہ سب امور وعدۂ الٰہی مین داخل ہوئے اور قابل واقع ہونے کے ہو گئے نہین تو وعدۂ الٰہی مین خلاف
لازم آئے اور کل یہ امور سوائے زمانۂ خلفائے ثلثہ رضی کے اور کہین واقع نہین ہوئے کسواسطے کہ امام مہدی
وقت نزول اِس سورۃ کے بالاجماع موجود نہ تھے اور حضرت امیر اگرچہ اُسوقت مین موجود تھے
لیکن شیعہ کے زعم مین اُنکے دین کا وہ رواج کہ مرضی الٰہی اور اُسکا پسندیدہ ہی حاصل نہوا چنانچہ
تنزیہ الانبیا والائمہ مین شریف مرتضیٰ نے اسکی تصحیح کی ہی اِس طور پر کہ حضرت امیر اور اُنکے شیعہ
ہمیشہ اپنے دین کو چھپاتے رہے اور مخالفون کے دین کے پردے مین ہمیشہ گذران کی اور امن کامل
اور بیخوفی بھی اُنکے زمانے مین حاصل نتھی کسواسطے کہ اکثر شہرون مین اور دور دور کے راہون
مثل شام اور مصر اور مغرب مین منکر اُنکی امامت کے تھے اور جب اصل امامت کو نہین مانتے تھے تو قبول
احکام کی کیا جگہ اور ہمیشہ شام کی فوجونکا خوف و ہراس اُنکے عاملون اور لشکر والونکو لگا ہی رہا سوائے
حضرت امیر کے کہ یہ اُس گروہ سے ایک فرد ہین اور یہہ گروہ کو کہتے ہین پس جمع کو ایک شخص پر بیان

کرنا خود خلاف اصول شیعہ کے ہی کم سے کم تین آدمی تو ہون تب جمع ٹھیک پڑے پس حضرت امیر مستثنی
ین ہے اور آئمہ کہ بعد حضرت امیرؑ کے پیدا ہوئے اُنکا کیا ذکر کہ اُسوقت ہی مین حاضر نتھے اور انکا تسلط زمین
مین اور انکے دین کا رواج بزعم شیعہ واقع ہی ہنوا نہ امن رکھتے تھے بلکہ ہمیشہ ڈرتے چھپتے رہے پس
لازم آیا کہ خلفاے ثلثہؓ کو خدا کی طرف سے وعدہ خلیفہ کرنیکا تھا یہی موعود باستخلاف تھے اور جو
دین کہ انکے زمانیمین رواج پایا مرضی اور پسندیدہ خداے تعالی کا ہی اور یہی ہی معنی خلافت حقہ
کے جو مرادف امامت کے ہی ملا عبد اللہ مشہدی نے بڑی تلاش سے اظہار الحق مین کہا ہی کہ احتمال
رکھتا ہی کہ خلیفہ معنی لغوی مین ہو اور استخلاف لانا ایک شخص کا بعد دوسرے کے چنانچہ بنی اسرائیل
کے حق مین وارد ہوا عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ یعنی قریب ہے
یہ کہ پروردگار تمھارا ہلاک کرے تمھارے دشمن کو اور خلیفہ کرے تمکو ملک مین اور خاص معنی واسطے
خلیفہ کے یہ ایک اصطلاح نئی پیدا کی ہوئی ہی بعد وفات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شہرت
اِس اصطلاح کی اُن لوگون کے اقوال مین جنھون نے کتابین حدیث اور سیر اور تواریخ کی جمع کی ہین
بعد گذرنے زمانہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد ثابت ہونے امامت مسلمانون کے موافق وجہ
جواب محصوص معروف لکھی ہوئی کے حاصل ہوگئی انتہی کلامہ جواب اس بات کا یہ ہی کہ ہمنے کب کہا کہ
استخلاف معنی لغوی کے ساتھ کلام مین مستعمل نہین ہی قاعدۂ اصولیہ شیعہ کا ہی کہ قرآن کی لفظونکو
حتی الامکان معانی اصطلاحیہ شرعیہ پر لگاتے ہین نہ معانی لغویہ پر نہین تو یعنی معانی لغویہ پر
لگائے جائین تو تمام شریعت برہم ہو جائے اور کوئی حکم احکام دین سے ثابت نہو مثلاً جس جگہ قرآن مین
لفظ ایمان وارد ہوا ہی اُسکو تصدیق لغوی پر قیاس کرین اور صلوۃ کو دعا پر اور حج کو قصد پر
اور علی ہذا القیاس اب ہم اسطرف رجوع ہوئے کہ یہ معنی خلیفہ کے بھی اصطلاحی شرعی ہین یا مستحدث
مولفون کے پس شیعہ کو بھی اِس مسئلے مین حکم کیا یعنی پنج اگر چاہتے ہین کہ تمسک انکا اِس حدیث پر کہ
اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی بانضمام اُخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ یعنی تو مجھسے ایسا ہی جیسے
ہارون موسی سے معہ انضمام اس آیت کے خلیفہ ہو تو میرا میری قوم مین در صورت صحت خلافت حضرت
امیرؑ کے صورت پکڑتا ہی اور تمسک انکا اس حدیث کے ساتھ یَا عَلِيُّ اَنْتَ خَلِيْفَتِيْ مِنْ بَعْدِيْ
اے علی تو خلیفہ ہی بعد میرے اس مدعا پر قرار پاتا ہی ضرور سچ کہدینگے کہ حقیقت الامر کیا ہی اور بھی

ثابت کرنا معنی اصطلاحی امامت کا لفظ امام سے کہ قطعاً قرآن مجید میں اِس معنی کے ساتھ مستعمل نہین ہوا
بہت دشوار پڑ جائیگا بلکہ معاذ اللہ نواصب دو تین آیتین قرآن کی پڑھکے جیسے فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ
الْکُفْرِ اور وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ اِن آیتون سے گواہی ڈھونڈھیں اور لفظ امام سے
معنی فاسد ارادہ کرین تو انکا جواب کیا ہوگا ترجمہ پس لڑو کفر کے سردارون سے اور ٹھہرایا ہمنے
انکو امام کہ بلاتے ہین وہ طرف دوزخ کے اور جو کوئی کہ پیروی قرآن مجید کی کرتا ہی بیقین جانتا ہی کہ
امام ہرگز رئیس عام کے معنی مین مستعمل نہین ہوا بلکہ بمعنی نبی اور مرشد اور ہادی کے ہی بخلاف لفظ
خلیفہ کہ اسی کے ساتھ لفظ فی الارض کا جو دلالت تصرف عام پر رکھتا ہی ہر جگہ لگا ہوا ہی اور ہمارا
استدلال لفظ استخلاف سے صحت خلافت خلفاے ثلثہ پر محض لفظ استخلاف سے نہین ہی بلکہ
استخلاف مع نسبت بجانب خدا تعالی سے ہی اور جب استخلاف لغوی بسند خدا تعالی کی طرف ہوئی
تو عین استخلاف شرعی ہوگئی اس مسئلے مین بھی علماے شیعہ سے فتوی چاہا جاتا ہی کہ بجاے فرعونیکے
بنی اسرائیل کا قائم کرنا اور انکو مدد دونیا زمین مصر و شام مین بجاے عمالقہ اور آل فرعون کے
حق اور صواب تھا یا باطل اور ناصواب ان دونون شقون سے جونسی چاہین اختیار کرین اور اگر
ہم ملا عبد اللہ کی خاطر سے اِن سب باتون کو چھوڑکر بھی مان لین کہ استخلاف لغوی معنی مین ہی
تب کیا فائدہ مدعا ملا کا جب بھی تو نہین حاصل ہوتا ہی بلکہ انکار رخنہ اور زیادہ پھیلا جاتا ہی کسواسطے
کہ استخلاف لغوی ہر امت کو شامل ہی جو کوئی ایمان اور نیک عمل اور دین مین داخل ہی اور خلفاے
ثلثہ بھی ملا کے نزدیک ایماندار اور نیکوکار ہین پس وہ بھی اسمین داخل ہونگے اور بھی شیعہ
کے مدققون نے اِس آیت مین بڑی کوشش کی ہی اور انتہا انکی کوشش کی چند توجیہین ہین چنانچہ
اول یہ ہی کہ آیت کریمہ کے صدر مین جو مِنْکُمْ ہی تبعیض کا نہین ہی بیان کا ہی اور استخلاف
کے معنی لغوی زمین مین وطن اختیار کرنا ہی ہم کہتے ہین کہ لفظ مِنْ کو بیان پر قیاس کرنا اُس
صورت مین کہ وہ ضمیر پر داخل ہو جیسے کہ مِنْکُمْ ہی خلاف استعمال عرب کے ہی اچھا اسکو بھی مانا
لیکن قید وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی جو توطن کے معنی مین ہی لغو ہوئی جاتی ہی کسواسطے کہ توطن
زمین کا جیسا صالح کو حاصل ہی فاسق کو بھی حاصل ہی بلکہ زیادہ تر اور خوب تر اور اسکے سوا قید
ایمان کی بھی عبث ہی کسواسطے کہ کفار کو بھی توطن زمین مین حاصل ہی اور قرآن مین کلام لغو ہو

[illegible]

یہ محال ہی دوسری توجیہ یہ کہ فقط مراد حضرت امیرؓ سے ہی اور صیغہ جمع کا واسطے تعظیم امیرؓ کے ہی اور اُنکی
اولاد کے یعنی اور اماموں کے ہم یہ کہتے ہین کہ امیرؓ اور اُنکی اولاد کے اماموں سے کسی ایک کو بھی خوف سے
ایمنی نہوئی اور نہ کسیکے دین کو استقرار حاصل ہوا اس صورت مین وعدۂ الٰہی مین خلاف لازم آتا ہی
اور حال یہ کہ اس آیت مین بالکل خلیفہ ہونا اور اُس دین کا رواج دینا جو دین کہ پسندیدۂ الٰہی ہی
اور رہونا خوف کا اور وہ عبادات جو خالی شرک وریا سے ہین اونکا گروہ مومنین اور صالحین سے وقوع
مین آنا موعود ہی اور ظاہر ہی کہ ہر زمانے مین زمانون بقاے امت سے امور مذکور واقع نہین
ہوئے ہین اور آیت ان وعدون سے موعود ہی پس ضرور تعیین زمانہ اور اشخاص کا چاہیے کہ جمع
ان امور کے ہون اور یہ احتمالات کہ مراد امیرؓ و ائمہؑ سے ہی اس موقع پر باطل اور لغو ہین لیکن
اہل سنت نے اس آیت کے مصداق کی تعیین مین کہ سچے وعدۂ الٰہی پر متضمن ہی جناب مستطاب متکلم شاہ
دارین یعنی حضرت ابو الحسنینؓ کی طرف رجوع کی اور کتاب نہج البلاغۃ مین کہ بیشک وشبہ تمام شیعون کے
نزدیک سب کتابون مین اصح اور متواتر ہی اور خاص کلام جناب امیرؓ کا ہی ڈھونڈھا اور تلاش
کیا آخر کرامت اُن مظہر العجائب و غرائب کی ظاہر ہوئی اور سارا جھگڑا قطع کر دیا اور ارشاد ہوا
کہ وہ جماعت خلفاے ثلثہؓ ہین اور اُنکے مددگار اور انصار اور آپ کو بھی اُس گروہ مین داخل کیا ہی
اب اُس کلام صدق نظام کو گوش دل سے سننا چاہیے اور اپنے احتمالات باطل کو جو اپنی عقل
ناقص مین گذرے ہین الگ پھینکنا چاہیے چنانچہ نہج البلاغۃ مین مذکور ہی کہ جب عمر بن خطابؓ
نے اپنے جانیکا مشورہ اہل فارس کی لڑائی مین جو جمع ہوئے تھے جناب امیرؓ سے کیا تا نیک صلاح
دین جناب امیرؓ نے اُسکے جواب مین یہ عبارت فرمائی اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ لَمْ یَکُنْ نَصْرُہٗ وَلَا خِذْلَانُہٗ
بِکَثْرَۃٍ وَّلَا بِقِلَّۃٍ وَھُوَ دِیْنُ اللّٰہِ الَّذِیْ اَظْھَرَہٗ وَجُنْدُہُ الَّذِیْ اَعَزَّہٗ وَاَیَّدَہٗ
حَتّٰی بَلَغَ مَا بَلَغَ وَطَلَعَ حَیْثُ طَلَعَ وَنَحْنُ عَلٰی مَوْعُوْدٍ مِّنَ اللّٰہِ حَیْثُ قَالَ عَزَّ اِسْمُہٗ
ترجمہ بیشک یہ وہ دین ہی کہ نصرت اور بے نصرتی اُسکی کثرت اور قلت پر نہین ہی اور یہ وہ دین خدا
کا ہی کہ خدا نے اُسکی مدد کی ہی اور وہ فوج ہی اُسکی کہ اُسکو خدا نے عزت دی ہی اور مدد کی ہی
یہان تک کہ پہونچا جہانتک پہونچا اور ظاہر ہوا جیسا کچھ ظاہر ہوا اور ہم خدا کے وعدے پر
ہین چنانچہ اُس بزرگ نام والے نے فرمایا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ

مشورہ عمر فاروق

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ
دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا وَاللّٰهُ مُنْجِزٌ وَعْدَهُ وَنَاصِرٌ
جُنْدَهُ وَمَكَانُ الْقَيِّمِ مِنَ الْإِسْلَامِ مَكَانُ النِّظَامِ مِنَ الْخَرَزِ فَإِنِ انْقَطَعَ النِّظَامُ تَفَرَّقَ
وَرُبَّ مُتَفَرِّقٍ لَمْ يَجْتَمِعْ وَالْعَرَبُ الْيَوْمَ وَإِنْ كَانُوا قَلِيلًا فَهُمْ كَثِيرُونَ بِالْإِسْلَامِ عَزِيزُونَ
بِالْاجْتِمَاعِ فَكُنْ قُطْبًا وَاسْتَدِرِ الرَّحَىٰ بِالْعَرَبِ وَأَصْلِهِمْ دُونَكَ نَارَ الْحَرْبِ فَإِنَّكَ إِنْ
شَخَصْتَ مِنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ تَنَقَّضَتْ عَلَيْكَ الْعَرَبُ مِنْ أَطْرَافِهَا وَأَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُونَ
مَا تَدَعُ وَرَاءَكَ مِنَ الْعَوْرَاتِ أَهَمَّ إِلَيْكَ مِمَّا بَيْنَ يَدَيْكَ وَكَأَنَّ قَدْ إِنَّ الْأَعَاجِمَ
إِنْ يَنْظُرُوا إِلَيْكَ غَدًا يَقُولُوا هٰذَا أَصْلُ الْعَرَبِ فَإِذَا قَطَعْتُمُوهُ اسْتَرَحْتُمْ فَيَكُونُ ذٰلِكَ
أَشَدَّ لِكَلَبِهِمْ عَلَيْكَ وَطَمَعِهِمْ فِيكَ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ مَسِيرِ الْقَوْمِ إِلَىٰ قِتَالِ الْمُسْلِمِينَ
فَإِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ هُوَ أَكْرَهُ لِمَسِيرِهِمْ مِنْكَ وَهُوَ أَقْدَرُ عَلَىٰ تَغْيِيرِ مَا يَكْرَهُ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ
مِنْ عَدَدِهِمْ فَإِنَّا لَمْ نَكُنْ نُقَاتِلُ فِيمَا مَضَىٰ بِالْكَثْرَةِ وَإِنَّمَا كُنَّا نُقَاتِلُ بِالنَّصْرِ وَالْمَعُونَةِ
انْتَهَىٰ بِلَفْظِهِ الْمُقَدَّسِ **ترجمہ** وعدہ کرتا ہی اللہ اُن لوگون سے جو تم مین سے ایمان لائے ہین اورنکوکار
ہین یہ کہ ضرور ضرور خلیفہ کرے وہ اُنکو زمین مین جیسے کہ خلیفہ کیا تھا اُسنے اُن لوگون کو جو تمسے پہلے ہوگئے
اور ضرور ضرور جگہہ دے اُنکے دین کو جو پسند کیا اونکے واسطے اور بدلے خوف کو امن سے یہانتک ترجمہ
آیت شریف کا ہی اب آگے ترجمہ جناب امیر کے قول کا ہی جو آیت سے ضمیمہ ہی اور وہ اللہ اپنے وعدے کا
پورا کرنے والا ہی اور مددگار ہی اپنے لشکر کا اور جگہہ رئیس اسلام کی ایسی ہی جیسے ڈورے مین جگہہ نگینون
کی پس اگر ڈورا ٹوٹ جائے سب بکھر جائین اور اکثر ایسا ہوا ہی کہ بکھرے ہوئے پھر جمع نہین ہوتے اور قوم
عرب اگرچہ اسوقت مین تھوڑے ہین لیکن بنظر قوت اسلام کے بہت ہین اور غالب ہین بزور اجتماع کے
پس تم مثل کیلے چکی کے اپنے ٹھکانے پر رہو اور عرب سے اس چکی کو چلنے دو اور انھین کو لڑائی کی آگ
مین ڈالو نہ آپ کو پس اگر تم اُٹھو گے اِس زمین سے تو عرب تمپر ٹوٹ پڑین گے اطراف وجوانب سے اسوقت
مین تمکو اُس سے جو معاملہ تمھارے سامنے ہوگا یہ ضرورتر ہو جائیگا جو اپنے پیچھے یہان عورات وغیرہ سے
چھوڑ جاؤگے اور گویا یہ بات بھی ہوئی رکھی ہی کہ کل کو اگر عجمیون نے تمکو دیکھا ضرور کہین گے یہی جڑ عرب
کی ہی پس اسی کو اکھیڑ ڈالو تا چین سے ہو جاؤ اِس صورت مین یہ جنبش تمھاری انکے دلیری کی باعث ہوگی

اور طمع کی تمہارے اور تمہاری ذات مین اور جو یہ کہتے ہو کہ قوم عجم مسلمانون سے لڑنے کو روانہ ہوئی ہی تمسے زیادہ خدا تعالی کو انکی روانگی ناپسند ہوگی اور جو چیز اسکو ناپسند ہو اسکے بدل دینے پر وہ نہایت قادر ہی اور جو انکے شمار کا ذکر کرتے ہو تو ہمنے زمانہ گزشتہ مین کثرت کے زور سے لڑائیان نہین لڑی ہین سوا اللہ کے نصرت و مدد کے انتہی یہ بلفظہ عبارت مقدس جناب امیرؑ کی ہی اور اس عبارت سراسر ہدایت سے سب مشکلین حل ہوگئین پوری پوری تسکین ہوگئی اور صدق وعدۂ الٰہی کا ظاہر ہوگیا اور اللہ کا شکر ہی و قوله تعالی

قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا

ترجمہ کہہ اعراب سے جو پیچھے رہے ہوئے ہین اب بلائے جاتے ہو تم اس قوم کی طرف جو قوی جنگ والے ہین لڑوگے تم ان سے یا مسلمان ہونگے پس اگر تم اطاعت کروگے انکی خدائے تعالی اجر نیک تمکو دیگا اور اگر پھر جاؤگے جیسے اس سے پہلے پھر گئے تو خدا تعالی تمپر دکھ والا عذاب کریگا اس آیت مین بعض قبائل اعراب کے مخاطب ہین جیسے اسلم اور جہینہ اور مزینہ اور غفار اور اشجع کہ سفر حدیبیہ مین جنھون نے رفاقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نکی اور شیعہ سنی دونون طرف کے مورخونکا اتفاق ہی کہ بعد نزول اس آیت کے کوئی لڑائی آنحضرت کے زمانے مین پھر ایسی نہین ہوئی کہ اسمین اعراب کو دعوت کی ہو مگر غزوۂ تبوک اور وہ غزوہ ضرور اس آیت سے مراد نہین ہوسکتا اسلئے کہ فرمایا ہی کہ تم اپنے حریفون سے لڑوگے یا اسلام لائینگے اس سے معلوم ہوا کہ وہ کوئی اور لڑائی ہی یہ نہین ہی اسلیے کہ تبوک کی لڑائی مین دونون باتون سے ایک بھی وقوع مین نہین آئی نہ لڑائی نہ مخالفونکا مسلمان ہونا تبس ضرور ہی کہ اسکا داعی کوئی خلیفہ ہو خلفائے ثلثہ رضؓ سے کہ انکے وقت مین دعوت قتال مرتدون کی نسبت اعراب کے واقع ہوئی خلیفۂ اولؓ کے زمانے مین اور واسطے لڑائی اہل فارس اور روم کے ان کے زمانے مین بھی اور خلیفۂ ثانیؓ کے زمانے مین بھی پس ہر طرح خلافت خلیفۂ اولؓ کی صحیح ہوئی کسواسطے کہ انکی اطاعت اور قبول دعوت پر وعدہ اجر نیک کا ہی اور پھر جانے پر وعید عذاب الیم کی مرتب کی ہی اور جو کوئی واجب الاطاعت ہو امام ہی اور اس آیت مین شیخ ابن مطہر حلی نے بہت ہاتھ پانون مارکے ایک جواب نکالا ہی کہ داعی آنحضرتؐ ہین اور ہوسکتا ہی کہ آنحضرتؐ نے اور غزوات مین کہ انہین لڑائی بھی واقع ہوئی ہو دعوت کی ہو لیکن یہ بات کہین منقول نہین ہی

اخبار سیر تواریخ مین احتمال واسطے بیان | اور اِس جواب کی رکاکت پوشیدہ نہین ہی اسواسطے کہ اخبار اور سیر اور تواریخ کے مقدمے مین احتمالات پر
تمسک کرنا عقلمندون کی شان نہین ہی اور جو احتمالی مقدمونپر تمسک ہو تو ہم یہ کہسکتے ہین کہ بعد
غدیر خم کے آنحضرت نے امامت حضرت علی رضہ کو موقوف کرکے بفضل امامت صدیق رضہ پر کیے ہو اور لوگونکو
اس کام پر تاکید اور کوشش فرمائی ہو لیکن منقول نہوا علی ہذا القیاس اور بعض شیعہ کہتے ہین کہ حضرت امیر رضہ
علی کی لڑائی انتظام امامت | واسطے انتظام امامت کے تھی | و اعی ہین واسطے لڑائی عہد شکنون اور بدکارون اور مرتدون کے اس جواب مین بھی جو کچھ ہی پوشیدہ
نہین ہی کسواسطے کہ لڑائی حضرت امیر رضہ کی واسطے اسلام کے نتھے بلکہ محض واسطے انتظام امامت کے
تھی اور عرف قدیم وجدید سے کسی مین ہرگز منقول نہوا کہ اطاعت امام کو اسلام اور مخالفت اوسکی کو کفر کہتے
ہون اور اسکے ساتھ یہ کہ خود شیعہ نے روایات صحیحہ کے ساتھ نقل کی ہی کہ جناب پیغمبر نے امیر کے حق مین
فرمایا اِنَّكَ يَا عَلِيُّ تُقَاتِلُ عَلَى تَاوِيلِ الْقُرْاٰنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلَى تَنْزِيلِهٖ ترجمہ بیشک تم یا علی رضہ
تاویل قرآن نزول قرآن | لڑوگے تاویل قرآن پر جیسے ہم لڑے ہین اوسکے نازل ہونے پر اور ظاہر ہی کہ لڑائی تاویل قرآن پر
بعد نازل ہولینے قرآن کے اوسکے مخالفین سے ہوگی اور نازل ہونے قرآن کو بدون اسلام کے
مان لینا مقبول نہین بلکہ ماننا عین اسلام ہی تبس لڑائی تاویل قرآن کی مقاتلۂ اسلام پر جمع
صفات آیۃ یرتد منکم | نہین ہوسکتی اور یہ بات خوب ظاہر ہی قولہ تعالی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ
عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ
عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ترجمہ اے ایمان والو جو کوئی پھر جائیگا
تم مین کا اپنے دین سے تو قریب لائیگا اللہ وہ قوم کہ دوست رکھتا ہی وہ اُنکو اور دوست
رکھتے ہین وہ اُسکو دبنے والے مومنون سے اور دبانے والے کافرون کے کہ لڑتے ہین
وہ اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرتے ہین ملامت سے کسی ملامت کرنے والے کے یہ فضل اللہ تعالی
کا ہی دیتا ہی جسکو وہ چاہتا ہی اور اللہ فراخ کرنے والا اور جاننے والا ہی فائدہ اس آیت مین
مدح اُن لوگون کی ہی جنھون نے قتل مرتدونکا کیا ایسے کمال وصاف کے ساتھ کہ اس صفت
و اوصاف سے بڑھکے اصطلاح قرآن مین دوسری چیز نہین ہی اول قرب و منزلت اور معاملہ اونکا خدا کے
ساتھ کہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ فرمایا ہی جس سے محبوب اور محب خدا کے ہوئے دوسرے معاملہ اونکا ساتھ مومنون کے

تیسرے معاملہ انکا ساتھ کافرون کے چوتھے معاملہ انکا منافقون اور ضعیف الایمانون کے ساتھ اور
ظاہر ہی کہ امام کو معاملہ یا خالق کے ساتھ ہی یا خلق کے اور خلق یا مومن ہی یا کافر یا منافق
یا ضعیف الایمان اور جب امام چارون معاملون مین پسندیدۂ خدا ہوا اور ٹھیک نکلا تو وہی امام
بحق ہی اسیواسطے اِن اوصاف کو نہایت پسند فرما کے ارشاد کیا ہی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ
يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور لڑائی مرتدون کی بالاتفاق خلیفۂ اولؓ اور اُن کے تابعین سے واقع
ہوئی اسلیے کہ اخیر زمانہ آنحضرتؐ مین تین گروہ مرتد ہوئے اول بنو مدلج قوم اسود عنسی ذو الخمار جسنے
یمن مین دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا دوسرے بنو حنیفہ مسیلمہ کذاب کے ساتھی کہ
زمان خلافت خلیفۂ اولؓ مین وحشی قاتل امیر حمزہؓ کے ہاتھ سے مارا گیا تیسرے بنو اسد قوم طلیحہ بن خویلد
متنبی کہ حضرت پیغمبرؐ نے خالد کو اُنپر بھیجا تھا اور وہ خالد کے سبب سے شام کو بھاگ گیا تھا اور آخر مین
ایمان لایا اور خلیفۂ اولؓ کے زمانے مین سات گروہ مرتد ہوئے اول بنو فزارہ قوم عیینہ بن حصن دوم
غطفان قوم قرہ بن سلمی سوم بنو سلیم قوم ابن عبد یالیل چہارم بنو یربوع قوم مالک بن نویرہ پنجم بعضے
بنو تمیم قوم سجاح بنت المنذر متنبئہ زوجۂ مسیلمہ کذاب ششم بنو کندہ قوم اشعث بن قیس کندی ہفتم
بنو بکر بحرین مین اور ایک فرقہ خلیفۂ ثانیؓ کے زمانے مین بھی مرتد ہو کے نصاری مین ملگیا اور ان سب
فرقون سے ہر ایک کو خلیفۂ اول نے جڑ بنیاد سے کھود کر پھینک دیا اور پھر اسلام مین لائے جیسے کہ
مورخ اِس امر پر متفق ہین اور حضرت امیرؓ کو مرتدون کے قتل کا کبھی اتفاق نہین پڑا بلکہ خود فرمایا ہی
اُبْتُلِيْتُ بِقِتَالِ اَهْلِ الْقِبْلَةِ یعنی مبتلا کیا گیا مین اہل قبلہ کی لڑائی مین جیسے کہ یہ روایت امامیہ نے اپنی
کتابون مین کی ہی بس سمجھ لے اور اگر امامیہ یہ کہین کہ اُنھون نے انکار امامت کا کیا تھا اِس سبب سے وہ بھی
مرتد ہین تو ہم یہ کہینگے کہ عرف جدید و قدیم مین اصل دین کے منکر کو مرتد کہتے ہین اور اگر عقائد اسلام سے
کسی چیز کا اپنے باطن کی تاویل سے منکر ہو اُسکو مرتد کہنا عرف مین جاری نہین ہی اور قیاس قرآن کے
معنون کا بالاتفاق لغت کے عرفی معنے پر ہی نہ اصطلاحی معنی پر کہ ایک قوم کے سوا دوسری قوم کے ہم
پھر اپنی نئی اصطلاح اور اُسکے ساتھ قید لفظ مِنْ دِيْنِهٖ کی جس سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ انکار مرتدون کا
تمام دین اور اُسکے ایک مسئلے سے ہو جو اصل دین ہی اور زکوۃ کے منع کرنے والون کو جو خلیفۂ اولؓ کے عہد
مین مرتد کہا ہی اِس سبب سے ہی کہ وہ لوگ منکر واجب ہونے زکوۃ کے تھے اور جو کوئی منکر ضروریات دین کا

گویا وہ منکر اصل دین کا ہی اور امامت موافق اقرار علماے شیعہ کے ضروریات دین سے نہین ہی جسکے انکار
سے کافر یا مرتد ہو جائے چنانچہ دوسرے باب مین کلام فاضل کاشی سے از روے روایات کافی وغیرہ کے
گذرا اور ملا عبد اللہ جسکی اظہار الحق ہی سوال و جواب لایا ہی کہ اس بحث سے بہت چسپان ہین چنانچہ کہا ہی
کہ اگر کوئی کہے حضرت مرتضیٰؑ کی خلافت مین کہ اگر نص صریح نہین ہوئی تو امامیہ کاذب ہین اور اگر نص ثابت
ہوئی تو چاہیے کہ وہ جماعت جنھون نے مسئلہ خلافت مین مخالفت کی مرتد ہوئے ہون اور جواب اس بحث کا
اس عبارت مین لکھا ہی کہ جس نص کا انکار کہ موجب کفر ہی وہ یہ ہی کہ جس امر مین وہ نص واقع ہی اُس امر
منصوص کو باطل اعتقاد کرین اور خدا بچائے کہ حضرت پیغمبرؐ کو اس تنصیص مین کوئی جھٹلائے اور اگر نص کو
تو حق جانا مگر دنیا کی غرضون اور جاہ و مرتبے کی محبت سے ترک کیا عمل مین نہ لایا تو فسق و عصیان کی قسم
سے ہوگا مثلاً زکوۃ دینا کہ باتفاق امت کے واجب ہی اور قرآن و حدیث مین منصوص پس اگر کوئی منکر اُسکا ہو اور اُسکے
ادا کو واجب نجانے وہ مرتد ہوگا اور اگر معتقد اُسکا ہو اور اُسکے ادا کو واجب جانے مگر بخل و محبت زر سے نہ دے اور اپنے ذمے رکھے
عاصی ہوگا اور جو لوگ کہ خلیفہ اولؓ کی خلافت پر متفق ہوئے وہ نہین کہتے تھے کہ حضرت پیغمبر نے نص کی ہی لیکن یہ جھوٹ کہا بلکہ
بعض اوقات مین بعض لوگ جو منکر تھے تحقیق نص کی کرتے تھے اور بعض کلام حضرت پیغمبرؐ مین تاویل
دور از کار کرتے تھے بس یہانتک ترجمہ کلام ملا عبد اللہ کا بلفظہ ختم ہوا اور یہ بھی ہی کہ حضرت امیرؓ نے اپنے
خطبے مین جو امامیہ کے نزدیک بطریق صحیح روایت کیا ہوا ہی کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ آتا ہی فرمایا ہی اَصْبَحْنَا
نُقَاتِلُ اِخْوَانَنَا فِی الْاِسْلَامِ عَلٰی مَا دَخَلَ فِیْهِ مِنَ الزَّیْغِ وَالْاِعْوِجَاجِ وَالشُّبْهَةِ وَالتَّاوِیْلِ
ترجمہ ہم وہ ہوئے کہ اپنے بھائی مسلمانون سے لڑتے ہین اس بات پر کہ اسلام مین بیراہی اور کجی اور شبہ
اور تاویل داخل ہوگئی ہی اور حضرت امیرؓ نے اُن لوگون کی دشنام دہی کو بھی جو آپ سے لڑتے تھے
سخت منع فرمایا ہی جیسا کہ رضی نہج البلاغۃ مین لایا ہی اور دشنام مرتدون کی ممنوع عنہ نہین ہی اور
اگر ہم اِن سب باتون کو جانے دین اور مان لین کہ حضرت امیرؓ بھی اپنے وقت مین مرتدون سے لڑے
ہین لیکن مرتدون زمانہ پیغمبرؐ اور خلیفہ اولؓ سے کہ یہ بھی انکے مقاتل تھے اور دافع اور وہ مقاتلے
اور واقع بھی اس مدح مین شریک کہ اس سے بھی مدعا ثابت ہوتا ہی اور قاعدہ اصولیہ مقرر ہی کہ حرف
مَنْ جو شرط و جزا کے مقام مین واقع ہوتا ہی تو عام ہوتا ہی جیسا کہ اس مثال مین یعنی مَنْ دَخَلَ
حِصْنَنَا لَمَدَا فَلَهٗ کذا التصریح کی ہی اور کہا ہی بس اس آیت مین جو کوئی مرتد ہوگا اُسکے واسطے ایک قوم

موصوف بدین صفات پیدا ہو گی اور جو خلیفۂ اولؓ کے زمانے مین ارتداد بکثرت اور شدت واقع ہوا اگر کوئی قوم موصوف بدین صفات اُنکے مقابلے مین موجود نہون بلکہ خود یہی مرتد مثل اُن مرتدون کے ہون وعدۂ الٰہی مین خلاف لازم آئے اب تعین اُس قوم سے جو اُس زمانے مین تھی گفتگو ہو کہ وہ کون لوگ ہوئے ہین حضرت امیرؑ تو بشیعہ اُنکی اور اُنکی مدافعت مین قائم نہین ہو سکتے تبس ضرور ہی کہ کوئی اور ہی ہو گا نہ یار و رفیق او لشکر والے حضرت امیرؑ کے موصوف بدین صفات مذکورہ ہوئے ہین چنانچہ سابق باب اسلاف شیعہ مین گذرا کہ جناب امیرؑ انکی شکایت کرتے رہے جیسا کہ نہج البلاغۃ سے منقول ہی اور اگر اُس مضمون کی تاکید مین و رعبارتین حضرت امیرؑ کی ہم نہج البلاغۃ سے لائین تو مناسب ہی تا یہ رسالہ اُنکے کلام کی برکت سے بخوبی زیب زینت پائے اور سننے والون کو بھی اُس عبارت ہدایت اشارت سے فائدہ بر فائدہ حاصل ہو هُوَالْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهٗ يَتَضَوَّعُ ترجمہ وہ مشک ہی جسقدر اُسکی تکرار کریگا خوشبو ہی دیگا نہج البلاغۃ مین مذکور ہی کہ جناب امیرؑ نے اپنے یارون کی شکایت مین کہ دعوت اُنکی نہین مانتے تھے اور وعظ و نصیحت کو گوش قبول سے نہین سنتے تھے یہ عبارت سراسر ہدایت ارشاد فرمائی ہی اَمَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَيَظْهَرَنَّ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ عَلَيْكُمْ لَا اَنَّهُمْ اَوْلٰى بِالْحَقِّ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لِاِسْرَاعِهِمْ اِلٰى بَاطِلِ صَاحِبِهِمْ وَاِبْطَائِكُمْ عَنْ حَقِّيْ وَلَقَدْ اَصْبَحَتِ الْاُمَمُ تَخَافُ ظُلْمَ رُعَاتِهَا وَاَصْبَحْتُ اَخَافُ ظُلْمَ رَعِيَّتِيْ اِسْتَنْفَرْتُكُمْ لِلْجِهَادِ فَلَمْ تَنْفِرُوْا وَاَسْمَعْتُكُمْ فَلَمْ تَسْمَعُوْا وَدَعَوْتُكُمْ سِرًّا وَجَهْرًا فَلَمْ تَسْتَجِيْبُوْا وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَلَمْ تَقْبَلُوْا اَشُهُوْدٌ كَغُيَّابٍ وَعَبِيْدٌ كَاَرْبَابٍ اَتْلُوْ عَلَيْكُمُ الْحِكَمَ فَتَنْفِرُوْنَ وَاَحُثُّكُمْ عَلٰى جِهَادِ اَهْلِ الْبَغْيِ فَمَا اٰتِيْ عَلٰى اٰخِرِ قَوْلِيْ حَتّٰى اَرَاكُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ اَيَادِيْ سَبَا تَرْجِعُوْنَ اِلٰى مَجَالِسِكُمْ وَتَتَخَادَعُوْنَ عَنْ مَوَاعِظِكُمْ اُقَوِّمُكُمْ غُدْوَةً وَتَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ عَشِيَّةً كَظَهْرِ الْحَيَّةِ عَجَزَ الْمُقَوِّمُ وَاَعْضَلَ اَيُّهَا الشَّاهِدَةُ اَبْدَانُهُمُ الْغَائِبَةُ عَنْهُمْ عُقُوْلُهُمُ الْمُخْتَلِفَةُ اَهْوَاءُهُمُ الْمُبْتَلٰى بِهِمْ اُمَرَاؤُهُمْ صَاحِبُكُمْ يُطِيْعُ اللّٰهَ وَاَنْتُمْ تَعْصُوْنَهٗ وَصَاحِبُ اَهْلِ الشَّامِ يَعْصِي اللّٰهَ وَهُمْ يُطِيْعُوْنَهٗ لَوَدِدْتُ وَاللّٰهِ اِنَّ مُعَاوِيَةَ صَارَفَنِيْ بِكُمْ صَرْفَ الدِّيْنَارِ بِالدِّرْهَمِ وَاَخَذَ مِنِّيْ عَشَرَةً مِنْكُمْ وَاَعْطَانِيْ رَجُلًا مِنْهُمْ ترجمہ قسم ہی اُسکی جسکے قبضے مین میری ذات ہی ضرور غالب ہونگے یہ گروہ تمپر نہ اس سبب سے کہ وہ تمسے بڑھ کے حق پر ہین لیکن اس سبب سے کہ وہ اپنے رئیس کے امر باطل مین تیز و چست ہین اور تم میرے امر حق مین سست ہو اور حال یہ کہ صبح کرتے ہین وہ گروہ اُس حال مین کہ ڈرتے

ہوتے ہین اپنے سردارون سے اور مین صبح کرتا ہون اس حال مین کہ ڈرتا ہون رعیت سے مین نے تمکو جہاد کے واسطے روانہ کرنا چاہا سو تم نہین گئے اور نصیحت سنائی مین نے تمکو وہ تمنے نہ سنی اور بلایا مین نے تمکو ظاہر اور پوشیدہ وہ بھی تمنے نہ مانا اور خیر خواہی کی مین نے تمھاری سو بھی تمنے قبول نکی ہو تم حاضر مگر مثل غائب کے ہو اور غلام ہو مثل مالک کے مین تمھارے سامنے حکمت کی باتین بیان کرتا ہون اور تم بھاگتے ہو اور آمادہ کرتا ہون باغیون کے جہاد پر سو میری بات پوری نہین ہونے پاتی کہ تمکو متفرق دیکھتا ہون اپنے سامنے سے اہل سبا ہو کہ حلقہ کرتے ہو مجلسون مین اور فریب بازی کرتے ہو اپنی نصیحتون سے مین صبح کو تمھین سیدھا کرتا ہون اور تم شام کو میرے پاس ایسے لوٹتے ہو جیسے کہ لوٹتا ہوا سانپ کہ سیدھا کرنیوالا بھی عاجز و بیکار ہو گیا کہانتک سیدھا کرے اور تم وہ لوگ ہو کہ بدن تو تمھارے حاضر ہین اور عقلین تمھاری غائب ہین اور پریشان ہین خواہشین تمھاری بلا مین گرفتار ہین تمھارا امیر اور امیر تمھارا خدا کی اطاعت کرتا ہی اور تم اسکی نافرمانی کرتے ہو اور سردار اہل شام کا خدا کی نافرمانی کرتا ہی اور وہ اسکی فرمانبرداری کرتے ہین خدا کی قسم مجکو یہ آرزو ہی کہ معاویہ معاملہ صرافی میرے ساتھ تمھارے اوپر کرے مثل بیچنے دینار کے عوض دراہم اور مجسے تم مین سے دس آدمی لے اور مجکو ایک آدمی دے اُنمین سے انتہی اور بھی جب دونو عامل امیرؑ کے عبداللہ بن عباس اور سعید بن عمران لوٹ آئے اور تسلط بسر ابن ارطاۃ کا کہ امرا معاویہ سے تھا اُس ملک پر بیان کیا اور یہ حادثہ اس سبب سے وقوع مین آیا کہ جناب امیرؑ کی طرف سے کمک نہ پہنچی اور آپ نے پہلے سے یمن کے عاملون کو اس مدد کی بہت تاکید فرمادی تھی لشکر والون نے ہرگز نہ سنی یہانتک کہ کام ہاتھ سے نکل گیا اور عامل بھاگ آئے اُسوقت مین یہ فرمایا ہی اِنَّ بُسْرًا قَدْ طَلَعَ الْيَمَنَ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَظُنُّ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمَ سَیُدَالُوْنَ مِنْكُمْ بِاجْتِمَاعِهِمْ عَلٰی بَاطِلِهِمْ وَتَفَرُّقِكُمْ عَنْ حَقِّكُمْ وَبِمَعْصِیَتِكُمْ اِمَامَكُمْ فِی الْحَقِّ وَطَاعَتِهِمْ اِمَامَهُمْ فِی الْبَاطِلِ وَبِاَدَائِهِمُ الْاَمَانَةَ اِلٰی صَاحِبِهِمْ وَخِیَانَتِكُمْ وَبِصَلَاحِهِمْ فِیْ بِلَادِهِمْ وَفَسَادِكُمْ فَلَوِ ائْتَمَنْتُ اَحَدَكُمْ عَلٰی قَعْبٍ لَخَشِیْتُ اَنْ یَّذْهَبَ بِعِلَاقَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ مَلِلْتُهُمْ وَمَلُّوْنِیْ وَسَئِمْتُهُمْ وَسَئِمُوْنِیْ فَاَبْدِلْنِیْ بِهِمْ خَیْرًا مِّنْهُمْ وَاَبْدِلْهُمْ بِیْ شَرًّا مِّنِّیْ اَللّٰهُمَّ مِثْ قُلُوْبَهُمْ كَمَا یُمَاثُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ لَوَدِدْتُ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ اَلْفَ فَارِسٍ مِنْ فِرَاسِ بْنِ غَنْمٍ لَوْ دَعَوْتَ اَتَاكَ مِنْهُمْ فَوَارِسُ مِثْلُ الرَّمِیَّةِ الْحَمِیْمِ ترجمہ خبر پائی مین نے کہ بیشک بسر نمودار ہوا یمن پر

اور مین بخدا گمان کرتا تھا کہ وہ قوم تم پر فتحیاب ہو گی اس سبب سے کہ وہ اپنے باطل پر خوب جمع ہیں اور تم اپنے
حق سے پراگندہ ہو بسبب نافرمانی اپنے امام بحق کے اور وہ اطاعت اپنے امام باطل کی کہ وہ پوری نکیو اہی
اپنی سرداری کی ادا کرتے ہیں اور دغابازی تمھاری اور بسبب اُنکی نیک چلنی کے شہرون مین اور تمھارے
فساد کے پس اگر امانت چھوڑون تم مین سے کسیکے پاس بارچہ توڑ ڈرتا ہون کہ دستار لیجائے بار خدایا
بیشک تنگ ہوا مین اُن سے اور تنگ ہوئے وہ مجھسے اور سیر ہوا مین ولیسے اور وہ مجھسے پس بدل دے
مجکو ان سے بہتر اور بدل دے اُنکو مجھسے بدتر بارخدایا گھلا انکے دلون کو ایسا جیسے نمک پانی مین گھل جاتا ہے
بخدا آرزو رکھتا ہون کہ تمھارے بدلے کاش میرے پاس ہزار سوار ہوتے فراس بن غنم سے اگر بلاتا ہون
مین پہونچتے ایسے سوار مثل حباب آب گرم کے اور بھی دوسرے خطبہ مین کہ تھوڑا اُس سے باب سوم مین
گذرا فرماتے ہین اَیْمُ اللّٰہِ لَا ظُنُّ بِکُمْ لَوْ حَمِسَ الْوَغیٰ وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ قَدِ انْفَرَجْتُمْ عَنِ ابْنِ
اَبِی طَالِبٍ اِنْفِرَاجَ الرَّاْسِ ترجمہ قسم کھاتا ہون خدا کی کہ مین تمپر گمان کرتا ہون کہ اگر گرم ہو جنگ
اور موت شتابی کرے بیشک الگ ہو جاؤگے تم ابن ابی طالب سے مثل الگ ہو جانے سر کے بالون کے اور بھی
دوسرے خطبے مین فرمایا اَحْمَدُ اللّٰہَ عَلٰی مَا قَضٰی وَقَدَّرَ مِنْ فِعْلٍ وَعَلَی ابْتِلَائِی بِکُمْ اَیَّتُہَا الْفِرْقَۃُ
الَّتِیْ اِذَا اَمَرْتُ لَکُمْ لَمْ تُطِعْ وَاِذَا دَعَوْتُ لَمْ تُجِبْ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ کَلَامٍ وَاِنِّی لَصَحِبْتُکُمْ
قَالَ وَبِکُمْ غَیْرُ کَثِیْرٍ ترجمہ حمد کرتا ہون مین خدا کی جو کچھ اُسنے حکم اور تقدیر فرمائی چاہے جو معاملہ ہو
اور اسبات پر کہ مجکو تمھارے ساتھ مبتلا کیا کہ تم وہ گروہ ہو کہ جب تمکو حکم کرتا ہون تو تم نہین مانتے اور
جو بلاتا ہون قبول نہین کرتے پھر فرمایا بعد کلام کے کہ مین تمھاری صحبت سے بیزار ہون اور تمسے کثرت
نہین رکھتا اور جب حضرت امیر کو خبر پونہچی کہ معاویہ کے لشکر نے شہر انبار کو لوٹ لیا بنفس نفیس پیادہ
دولتخانے سے چلدیے اور نخیلہ تک کہ شہر کوفے کے باہر ہی پونہچے تبعض یار پیچھے سے دوڑے اور عرض کیا
یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ نَحْنُ نَکْفِیْکَھُمْ یعنی ہم کفایت کرینگے تمھاری طرف سے انکو پس فرمایا وَاللّٰہِ
مَا تَکْفُوْنِیْ اَنْفُسَکُمْ فَکَیْفَ تَکْفُوْنِیْ غَیْرَکُمْ اِنْ کَانَتِ الرِّعَایَا لَتَشْکُوْ حَیْفَ رُعَاتِھِمْ فَاِنَّنِیْ
اَشْکُوْ حَیْفَ رَعِیَّتِیْ کَاَنَّنِی الْمَقُوْدُ وَھُمُ الْقَائِدَۃُ اَوِ الْمَوْزُوْعُ وَھُمُ الْوَازِعَۃُ فَتَقَدَّمَ
اِلَیْہِ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَحَدُھُمَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنِّیْ لَا اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ
اَخِیْ فَمُرْنَا بِاَمْرِکَ نَنْفُذْ لَہٗ فَقَالَ وَاَیْنَ تَقَعَانِ مِمَّا اُرِیْدُ ترجمہ کہا قسم ہے خدا کی کہ تم

مجھسے اپنے نفس کی خبرداری مین کافی نہین ہوتی پھر کیونکر کافی ہوگی دوسرے کام مین اگر ہوتی رعایا
کہ شکایت کرتی ہی اپنے سردارون سے مین وہ ہون کہ شکایت کرتا ہون اپنی رعیت کے ظلم سے گویا
کہ مین تابع ہون اور یہ میرے رہبر یا مین ہون تعین شدہ اور یہ ہین تعین کرنے والے پھر بڑھے اُنکی طرف
دو آدمی اُنکے اصحاب سے اور کہا ایک نے ای امیر المومنینؑ مین اپنے اوپر اور اپنے بھائی پر اختیار رکھتا ہون سوا اُسکے
اور کسی پر نہین رکھتا ہون بس حکم کرو ہمکو اپنے حکم سے کہ ہم اُسکی اطاعت کرین سو فرمایا کہ مین جو ارادہ رکھتا ہون
اُسمین تم دونون کو کہان رکھون اور اس قسم کے کلام ارشاد نظام جناب امیرؑ کے بہت ہین اور سب نہج البلاغۃ مین
کہ شیعہ کے نزدیک اصح اور کتب متواترات سے ہی موجود کسی شخص کو اُن باتون سے موقع انکار کا نہین ہی اور اس
کلام صادق سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ وہ صفتین جو مرتدون کے مقاتلین کی حق تعالی نے بیان فرمائی ہین اُن صفتونکی
ضدین حضرت امیرؑ کے لشکر والون مین تھین خائن اور سارق تھے وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَائِنِیْنَ یعنی اللہ تعالی
خائنون کو دوست نہین رکھتا ہی اور مفسد تھے وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ اور پیروی اور اطاعت اولوالامر
کی کہ نتیجہ محبت الٰہی اور سبب محبوبیت خدا کا ہی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ نہین کرتے
تھے یعنی اگر تم چاہتے ہو کہ تمکو اللہ دوست رکھے تو میری پیروی کرو دوست رکھیگا تمکو اللہ بس کلمہ یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ
ہرگز انکے حق مین ٹھیک نہین آتا اور حضرت امیرؑ پر اپنی بزرگی و حکومت جتاتے تھے اور رنج و ایذا پہنچاتے تھے پس
اَعِزَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کیا بلکہ علی یَعْسُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ ہوئے یعنی غلبہ کرنے والے ایمان والون پر بلکہ سردار
مومنون پر مطلب یہ کہ قرآن مین اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ آیا ہی یہ اعزۃ علی المومنین
بلکہ یعسوب المومنین تھے جو جناب امیرؑ ہین اور باغیون خارجیون سے ڈرتے تھے بس اَذِلَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ
ہوئے اور جہاد سے بھاگتے تھے اور مضمون یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سے منزلون دور پڑے تھے اور بجاے
لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ کے لَا یَسْمَعُوْنَ نَصِیْحَۃَ نَاصِحٍ انکے حق مین درست تھا کہ نصیحت حضرت امیرؑ کی
نہین سنتے تھے پس جو اوصاف کہ حق تعالی نے اس آیت مین یاد فرمائے ہین حضرت امیرؑ کے لشکر والون پر انکا نازل کرنا
ممکن نہین کسواسطے کہ اجتماع ضدین کا محال ہی اور بھی سیاق اور سباق آیت سے صریح مستفاد ہوتا ہی کہ ان لوگونکی
کوشش سے فتنہ مرتدونکا دفع ہو جائیگا اور اصلاح دین کی ثابت ہوگی اسواسطے کہ سوق آیت کا واسطے تسلی
مومنون اور دور کرنے خوف مرتدون کے ہی اور لڑائیان حضرت امیرؑ کی بالاتفاق منجر باصلاح نہوئین اور غلبہ
انکا ثابت نہوا اور روز بروز تسلط باغیونکا ہوتا رہا اور دین مین فساد ہی بڑھتا رہا یہ تینون آیتین اللہ کی

کتاب کی حقیقت خلافت اور امامت خلفائے ثلثہؓ اور تقییدوں اور تخصیصوں کی اس طور پر راہ بتاتی ہین کہ ہرگز کوئی احتمال انکے غیر کا موافق قواعد دانشمندون کے باقی نہین رہتا ہی اور اگر خارج قاعدۂ عقلی سے بعضے علمائے شیعہ کے جو انجان بنکے کوئی احتمال بیان کرین وہ محتاج جواب کا نہین ہی کسواسطے کہ ہماری گفتگو عقلمندون سے ہی نہ وہمیون اور جان کے انجان بننے والون سے اور جسکسیکو یہ منظور ہو کہ ان استدلالون کی تفصیل دیکھون اور اس بحث کی تکمیل کرون اور انکے جوابون اور استدلالات کہ بہت سی آیتون کے ساتھ اس مطلب مین واقع ہین دیکھون تو کتاب ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا کو دیکھے کہ اس مقدمے مین کلام حد کو پونہچا دیا ہی اور کتاب اللہ کے معانی کے پردہ نشینون کو خلعت ظہور کا پہنا دیا ہی کہ اسکے مصنف کی خوبی واسطے اللہ کے ہی اور جو اس مقام مین بیان مخالفت شیعہ کا ثقلین کے ساتھ مقصود ہی ہر مسئلے مین خواہ فروعی ہو یا اصولی اور اس مخالفت مین ایک آیت اور سو آیت برابر ہین بنظر خوف طوالت اتنے ہی پر اکتفا کیا اور قول عترت کے جو کچھ اہل سنت سے مروی ہین حد حصر واحصا سے خارج ہین اُسے کتاب ازالۃ الخفا مین دیکھنا چاہیے اور جو اس رسالے مین ہمنے التزام کیا ہی کہ ہمارا تمسک سوا روایات شیعہ کے اور کسی امر مین نہو لہذا جو کچھ اقوال عترت سے اس مقدمے مین معتبر کتابون اور انکے مرویات صحیحہ مین موجود ہی لکھا جاتا ہی انھین سے ہی جو کچھ رضی نہج البلاغۃ مین لایا ہی امیر المؤمنینؓ سے اس خط مین جو معاویہ کو لکھا ہی وَھُوَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ بَیْعَتِیْ لَزِمَتْکَ وَاَنْتَ بِالشَّامِ فَاِنَّہٗ بَایَعَنِی الْقَوْمُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا اَبَا بَکْرٍؓ وَّعُمَرَؓ وَعُثْمَانَؓ عَلٰی مَا بَایَعُوْھُمْ عَلَیْہِ فَلَمْ یَکُنْ لِلشَّاھِدِ اَنْ یَّخْتَارَ وَلَا لِلْغَائِبِ اَنْ یَّرُدَّ وَاِنَّمَا الشُّوْرٰی لِلْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی رَجُلٍ وَّسَمَّوْہُ اِمَامًا کَانَ لِلّٰہِ رِضًی فَاِنْ خَرَجَ مِنْھُمْ خَارِجٌ بِطَعْنٍ اَوْ بِدْعَۃٍ رَدُّوْہُ اِلٰی مَا خَرَجَ مِنْہُ فَاِنْ اَبٰی قَاتَلُوْہُ عَلَی اتِّبَاعِہٖ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَلَّاہُ مَا تَوَلّٰی وَصَلَاہُ جَھَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا ترجمہ پس تحقیق بیعت میری ای معاویہ تجھپر لازم ہوئی ہی اور تو شام مین ہی کسواسطے کہ مجھسے ان لوگون نے بیعت کی جنھون نے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سے بیعت کی تھی اسی چیز پر کہ انھون نے اُسپر بیعت کی پس کسی حاضر کو یہ اختیار نرہا کہ اپنے پسند کو اسمین داخل کرے اور نہ کسی غائب کو کہ اسکو رد کرے اور نہ مانے اور بیشک مشورہ ہی واسطے مہاجرین و انصار کے کہ اگر جمع ہون یہ لوگ کسی مرد کے پاس اور اسکا امام نام رکھین خدا کی نزدیک پسندیدہ ہوگا پس اگر خروج کرے کوئی خروج کنندہ بسبب کسی طعن یا بدعت کے لوٹاؤ اسکو اسکی طرف جو کچھ اُس سے ظاہر ہوا ہی پس اگر قبول نکرے تو لڑو

اُس سے اس بات پر کہ بیعت کی اُسنے سوا راہ مسلمانون کے پہونچاوے اُسکو اللہ تعالی اُس جگہہ کہ جس سے وہ پہرا
اور داخل کرے اُسکو آگ مین اور وہ بری بازگشت ہی جاننا چاہیے کہ انتہا کوشش امامیہ کی استدلال سے
نصوص کے معاملے مین یہ ہی کہ کہتے ہین هُوَ مِنْ بَابِ مُجَارَاةِ الْخَصْمِ یعنی دلیل الزامی ہی مرکب اُن مقدمات
سے جو مسلمہ خصم کے ہین گو نزدیک مستدل کے مسلم نہون نہون آیس یہ تاویل ہی بلکہ تحریف بلکہ تکذیب ہی عاقل کو
اسمین غور و فکر کرنا چاہیے اول تو کلام معصوم کو ایسی بات پر جو مطابق نفس الامر کے نہو قیاس کرنا اور پہر
اطراف و جوانب کلام سے آنکھین بند کر لینا کہ قدر الزام سے زیادہ ہی کسواسطے کہ الزام تو اتنے ہی مین
حاصل ہوتا کہ ذکر بیعت کا فرماتے باقی عبارت جو فَاِذَا اجْتَمَعُوْا عَلٰی رَجُلٍ وَسَمَّوْهُ اِمَامًا کہ آخر تک ہی
اُسکو الزام مین کچھ دخل نہین ہی پہر امام معصوم اور کذب بیحاصل زبان پر لائے وہ بھی خدا پر کہ کَانَ لِلّٰهِ
رَضِيَ وَيُصْلِيْهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا بکمال نشاط تحسین اور تاکید اور تکریر خدا کی پناہ بدگمانی
سے اور جو ان سب سے ہم درگذر کرین جب بھی تو دلیل الزامی کو چاہیے ہی کہ مقدمات اُسکے خصم کے نزدیک
مسلم ہون معاویہ کب معتقد اِن مقدمات کے تھے کہ اُن کے واسطے جناب امیرؑ یہ مقدمات ترتیب دین اور
تسلیم کرین نامہ معاویہؓ کے امامیہ اور زیدیہ کی کتابون مین جو بتقریب جوابات حضرت امیرؑ کے ہین
منقول و مذکور ہین مذہب معاویہؓ کا یہ ہی کہ ہر مسلمان قریشی خواہ مہاجرین اولین سے ہو خواہ سوا انکے
جب اتنی بات پر قادر ہو کہ احکام الٰہی پہونچا سکے اور جہاد کفار اور سیاست رعایا اور آراستگی لشکر اور
حمایت گھیرے اسلام کا اور حفاظت درآمد کفار اور دفع مفاسد کا بجا لا سکے اور ایک گروہ مسلمانون کا
اُس سے بیعت کرے خواہ اہلِ عراق ہون خواہ اہلِ شام خواہ اہل مدینہ وہ امام ہی جو کوئی ہو اور اسی
سبب سے وہ دعوی اپنی امامت کا کرتے تھے بعد قصۂ تحکیم کے اور نہین تو کس شخص نے مہاجرین و انصار سے
اُنکی بیعت کی تھی اُنکو منجملہ اور لوگون کے جانتے تھے اور حضرت امیرؓ کا جو اتباع معاویہ نے نہین کیا اور
انکی امامت کے منکر ہوئے اسواسطے تھا کہ جناب امیرؑ کو تہمت لگاتے تھے کہ انھون نے قتل عثمانؓ مین　　معاویہ کیون منکر تہا
کوشش کی اور حمایت اُنکے قاتلون کی کی کہ اُنکے نزدیک سَاعِيْ فِی الْاَرْضِ بِالْفَسَادِ تھے غیر مصلح تسلیم
حضرت امیرؑ کو دافع مفسدون اور حافظ حدود اسلام اور پہونچانے والا حکم قصاص کا کہ عمدہ تر امورات
ہماری شریعت سے ہی نہین سمجھتے تھے اور خوب ظاہر ہی کہ بیعت مہاجرین و انصار کی جو جناب امیرؓ سے تھی
معاویہؓ پر چھپی نہین تھی اگر جو بھر بھی قدر اُسکی معاویہؓ کے نزدیک ہوتی حضرت امیرؑ کی برائیان اپنی

مجلسون مین اور مکاتیب مین کیونکر تحریر و زبان پر آتین بلکہ صریح اس بیعت مین مہاجرین اور انصار کو نسبت خطا کی کی تھی چنانچہ اُنکے مذہب سے یہ بات مشہور و معروف ہو کہ بارہا تمام انصار سے شکایت اسباب کی اپنے زمان امارت مین کی اور طنز و تعریض ظاہر کی پس ذکر بیعت مہاجرین اور انصار کا بھی مقابلے مین اُسکے ایک دلیل تحقیقی ہو مرکب مقدمات حقہ ثابتہ فی نفس الامر سے خواہ وہ خصم کے نزدیک مسلم ہون خواہ نہون وَمِنْهَا مَا اَوْرَدَهُ الرَّضِيُّ فِي نَهْجِ الْبَلَاغَةِ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَ اَنَّهُ قَالَ لِلّٰهِ بِلَادُ فُلَانٍ لَقَدْ قَوَّمَ الْاَوَدَ وَدَاوَى الْعَمَدَ وَاَقَامَ السُّنَّةَ وَخَلَّفَ الْبِدْعَةَ وَذَهَبَ نَقِيَّ الثَّوْبِ قَلِيْلَ الْعَيْبِ اَصَابَ خَيْرَهَا وَسَبَقَ شَرَّهَا اَدّٰى اِلَى اللّٰهِ طَاعَتَهُ وَاتَّقَاهُ بِحَقِّهِ رَحَلَ وَتَرَكَهُمْ فِيْ طُرُقٍ مُتَشَعِّبَةٍ لَا يَهْتَدِيْ فِيْهَا الضَّالُّ وَلَا يَسْتَيْقِنُ الْمُهْتَدِيْ

ترجمہ اور انھین اقوال عترت سے وہ ہو کہ لایا اُسکو رضی نہج البلاغت مین امیر المومنین سے کہ بیشک حال یہ ہو کہ فرمایا جناب امیر نے واسطے اللہ کے ہی خلافت فلانکی کہ ہر آئینہ سیدھا کیا کجی کو اور صلاح کیا ستون کو اور قائم کیا سنت کو اور پیچھے ڈالا بدعت کو گیا پاکدامن کم عیب پائی خوبی خلافت کی اور بعد فساد خلافت سے پیشتر چلا گیا خدا کی طاعت ادا کی اور پرہیزگاری کی موافق حق پرہیزگاری کے کوچ کیا اور چھوڑا لوگونکو شاخ در شاخ ہونیوالی راہ مین نہ ہدایت پاتا ہی گمراہ اور نہ یقین پاتا ہی راہ یاب اس عبارت مین جناب امیر کی شریف رضی نے اپنا تصرف کرکے برعایت حفظ اپنے مذہب کے لفظ ابوبکر کا اُڑا دیا ہی اور اسکی جگہہ لفظ فلان لائے ہین تو اہل سنت دستاویز نکر سکین لیکن کرامت حضرت امیر کی وہ ہی کہ اوصاف مذکورہ تعیین مبہم کا کرتے ہین چنانچہ بیان کیا جائیگا اور اسیواسطے شارحین نہج البلاغت نے جو امامیہ ہین تعیین لفظ فلان مین اختلاف کیا ہی بعض کہتے ہین فلان سے مراد ابوبکر رض ہین اور بعض کے نزدیک عمر رض مگر اکثر شراح نے اول کو ترجیح دی ہی وَهُوَ الْاَظْهَرُ پس اس عبارت سراسر بشارت مین ابوبکر رض کو دس وصف عالی کے ساتھ موصوف کیا ہی اور اُسپر قسم یاد کی ہی اقامت سنت اور بچنا بدعت سے اور نہونا فتنے کا اُنکے زمانے مین اُنکی حسن تدبیر سے اور پاکدامن جانا اس جہان سے اور قلت اُنکے عیبون کی اور سرانجام پانا اُسکا جو مقصود امامت اور خلافت سے ہی یعنی قائم کرنا عدل کا اور رواج دینا دین خدا کا اور ادا کرنا طاعت الٰہی اور آخر عمر تک حق پرہیزگاری بجالانا اور کچھ شک نہین ہی کہ نہایت امر خلافت اور امامت کی یہی ہی کہ موافق سچی گواہی حضرت امیر کے ابوبکر رض سے وقوع مین آئی شیعہ اس عبارت مین ہاتھ پانون چھوڑ دیتے ہین اور گھبرا کے رکیک رکیک توجیہون مین ہاتھ ڈالتے ہین کہ قابل ذکر کے نہین ہین

مگر اسواسطے کہ سُننے والے خوش ہون یا انکے دانشمندون کے اندازۂ غور سے خبر ہون چنانچہ عمدہ اُن توجیہات
مین انکے نزدیک یہ ہو کہ جناب امیرؑ کبھی کبھی وصف و مدح شیخین کی بیان فرمایا کرتے تھے تا لوگون کے دلونکو
اپنی طرف کھینچین اور اپنی رعایا کو تسلی دین اسواسطے کہ بہت لوگ حسن سیرت شیخین یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ اور انتظام
امور دین کے جو اُنکے وقت مین تھے معتقد تھے اور یہ عبارت بھی اُسی مقدمے سے ہو لیکن عاقل منصف پر
پوشیدہ نہین ہو کہ دس جھوٹ جو موکد بقسم ہین اُنکی نسبت ایسے جناب معصوم سے کرنا اور وہ بھی بغرض
سہل دنیا یعنی چند آدمیون کی دلداری اس نظر سے کہ انتظام ریاست ظاہر کا حاصل ہو کہ تحقق اور
ثبوت اس غرض کا بھی یقینی نتھا بلکہ اُس سے ناامیدی حاصل ہو چکی تھی اور غرض دین کی بالکل
فوت ہوتی تھی کہ ایسے ظالمون سرکشون کی کہ صریح نافرمان پیغمبرؐ کے تھے بلکہ مرتدی اختیار کی تھی کہ تحریف
کتاب اللہ اور تبدیل دین خدا کی کرتے تھے تعریف کرین حالانکہ حدیث صحیح ہو اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ (حدیث: مدح فاسق سے غضب پروردگار)
غَضِبَ الرَّبُّ یعنی ہرگاہ کہ فاسق کی مدح کی جاتی ہو تو پروردگار کا غضب ہوتا ہو باوجود سننے اس
حدیث کے مرتکب اس امر کے ہوتے دین و دیانت اور عقل و کیاست سے کسقدر بعید ہو اور کونسی ضرورت
تھی کہ اسقدر تاکیدین اور مبالغے اور قسمین سخت زبان پر لائی جائین اگر فقط مدح اُن لوگون کی بنظر حسن انتظام
امور خلافت کے مصلحتاً تھے تو سہل سے سہل طور پر ممکن تھے یہ دس جھوٹ بولنا کب لازم تھا اتنا ہی فرماتے کہ
لِلّٰهِ بِلَادُ فُلَانٍ قَدْ جَاهَدَ بِالْكَفَرَةِ وَالْمُرْتَدِّيْنَ وَشَاعَ بِسَعْيِهِ الْاِسْلَامُ فِي الْبُلْدَانِ وَوَضَعَ
الْجِزْيَةَ وَبَنَى الْمَسَاجِدَ وَلَمْ تَقَعْ فِي خِلَافَتِهٖ فِتْنَةٌ ترجمہ واسطے اللہ کے ہو خوبی فلانے کے شہرونکی
کہ جہاد کیا کافرون اور مرتدون سے اور اُسکی کوشش سے اسلام نے شہرون مین رواج پکڑا اور جزیہ مقرر
کیا اور مسجدین بنائین اور کوئی فساد اُسکی خلافت مین واقع نہوا اور ایسے ہی اور مضامین اور جو مضامین
کہ حضرت امیرؑ کی عبارت مین درج ہین اُنسے اُنمین زمین آسمان کا فرق ہو معصوم سے نہین ہو سکتا کہ باطل کی اسحد تعریف کرے
کہ جمع کثیر کو کہ اکثر مؤمنین کے اہل است ہین اپنی باتون سے گمراہی مین ڈالے اور جو بات کہ لائق قدح یعنی بری بتانیکے ہو کہ وہ
مدح کافرون اور فاجرون کی ہو اُسپر حکم اُنکے قرب و خوبی باطنی کا عمل مین لائے بلکہ اُنکے ذمے تو یہ بات لازم تھی کہ برائیان اور
عیب اور زبونیان اپنی جماعت کے سامنے برملا جدا جدا ظاہر فرماتے تا لوگ اُنکی پیروی اور حسن ظن سے جو اُنکی نسبت رکھتے تھے اُن برائیون
سے باز رہین اور گڑھے مین گمراہی اور ضلالت کے نہ پڑین مطابق اس حدیث صحیح کے اُذْكُرُوا الْفَاسِقَ بِمَا فِيْهِ يَحْذَرْهُ النَّاسُ (حدیث: ذکر فاسق کرے تا کہ لوگ خبردار ہو جاوے)
ذکر کرو فاسق کا جو باتین اُسمین ہین تو لوگ اُس سے خبردار ہو جائین اور اگر ایسی دنیا کی غرضین ان

بزرگواروں کی نظروں مین قدر و منزلت رکھین تو مکاروں اور فریبیوں مثلاً طلب مین کہ ریاست کی طمع سے مرتکب ایسے کام بد اور خوشامد اور تعریف مفسدوں کی ہوتے ہین اور پاکیزہ لوگون مین جنکو خدا نے پاک کیا ہی کیا فرق ہو حاشا و کلا کہ ایسی غرض فاسد جناب امیرؑ کے دامن پاک کو آلودہ کر سکے اور بعض نے امامیہ سے کہا ہی کہ مراد جناب امیرؑ کی اس مرد سے وہ دوسرے شخص ہین منجملہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ آنحضرتؐ کے زمانے مین فوت ہوگئے اور قبل وقوع فتنہ کے اس جہان سے کوچ کر گئے اور راوندی نے اسی بات کو پسند و اختیار کیا ہی یہان بھی عقل سے کام لینا اور اوصاف مذکورہ کو قیاس کرنا چاہیے کہ اُس شخص پر منطبق ہو سکتے ہین یا نہین آنحضرتؐ کے زمانے مین تو وحی نازل ہوتی تھی اور پیغمبرؐ موجود تھے علاج علتون کا راستی کجی کی اقامت سنت کی اور کوئی دوسرا کیون کرتا اور اگر کرتا نام و نشان اُسکا کیون نہ معلوم ہوتا اور کونسی عقل تجویز کرتی ہی کہ آنحضرتؐ کے زمانے مین کوئی شخص مرے اور امت کے لوگون کو پراگندہ راہون مین جنمین گمراہون کو حیرت ہو اور اہل ہدایت و یقین ڈھونڈھتے پھرین اس حال مین چھوڑ دے حال آنکہ نفس نفیس پیغمبرؐ کا ابھی اُنمین موجود ہی اور وحی نازل ہوتی ہی اور فیض الٰہی دمبدم تکمیل دین اور تمام کرنے نعمت کے جوش مین ہی بعضے امامیہ نے ایسا کہا ہی کہ غرض حضرت امیرؑ کی اس سے توبیخ اور تعریض کی حضرت عثمانؓ سے تھی کہ شیخینؓ کی عادت پر نہ چلے اور انکے زمانے مین فتنہ فساد بہت وقوع مین آیا اور یہ توجیہ اگلی دونون توجیہون سے بڑھکے پوچ ہی اول یہ توبیخ عثمانؓ کی اوتنے ہی مین حاصل ہوتی تھی جسمین یہ دس جھوٹ بولنا لازم نہین آتے دوسرے یہ کہ اگر سیرت شیخینؓ کی محمود اور قابل تعریف تھی تو امامت اُنکی ثابت ہوئی اور اگر محمود نتھی تو عثمانؓ کو اُسکے ترک پر توبیخ و سرزنش کیون فرماتے تیسرے یہ کہ مخالفت عثمانؓ کی عادت شیخینؓ سے ہرگز اس عبارت مین مذکور نہین ہی نہ صراحۃً نہ اشارۃً اور یہ عبارت کوفے کے خطبون مین ارشاد ہوئی اُسوقت مین عثمانؓ کہان تھے اور فتنہ و فساد کہان بلکہ ظاہر حسرت ناک کلام ہی کہ اپنے زمانے مین امور خلافت کا سرانجام نپاکر اور غبطہ ہی خلیفہ اول کے حال پر یعنی آرزو کرنا کہ ہمارا حال بھی اُنکا سا ہوتا کیسی تدبیر اُنکی تقدیر سے موافق پڑی تھی اور کام دست بستہ بغیل و غش اُن سے ظہور مین آئے اور اگر توبیخ عثمانؓ کی منظور ہوتی کیون نہین بصراحت فرماتے کہ عثمانؓ نے ایسا ایسا کیا کہ یہ نہین کرنا چاہیے تھا کسواسطے توبیخ عثمانؓ سے سوا مخالفت اہل شام کے کہ آپ کو ناصر عثمانؓ کا کہتے تھے کوئی

حضرت تھی اور یہ حضرت ہر روز بر روز خود ہی پڑھتی جاتی تھی اور جب مخالفین نسبت قتل عثمان
کی یقیناً آنجناب کی طرف کرتے تھے تو انکو تو بیع سے کیا خوف تھا مثل مشہور ہو انا الغریق
فما خوفی من البلل ترجمہ مین ڈوبا ہوا ہون پھر بھیگنے سے کیون ڈرون اور بعض ان سے وہ ہین
جنکی روایت کی امامیہ نے امام ابی محمد حسن عسکری سے اپنی تفسیر مین انّہٗ قال عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لما بعث اللہ موسیٰ ابن عمران واصطفاہ نجیاً وفلق لہ البحر ونجی بنی
اسرائیل واعطاہ التوراۃ والالواح رای مکانہ من ربہ عز وجل فقال یا رب
لقد اکرمتنی بکرامۃ لم تکرم بہا احداً قبلی فہل فی انبیاءک عندک من ہو اکرم منی
فقال اللہ تعالیٰ یا موسیٰ اما علمت ان محمداً افضل عندی من جمیع خلقی فقال یا رب
انکان محمد افضل عندک من جمیع خلقک فہل فی آل الانبیاء اکرم من الی قال
عز وجل یا موسیٰ اما علمت ان فضل آل محمد علی آل جمیع النبیین کفضل محمد علی
جمیع المرسلین فقال یا رب انکان فضل آل محمد عندک کذلک فہل من صحابۃ
الانبیاء اکرم عندک من صحابی قال یا موسیٰ اما علمت ان فضل صحابۃ محمد علی
جمیع المرسلین کفضل آل محمد علی آل جمیع النبیین فقال موسیٰ انکان فضل محمد
وآل محمد واصحاب محمد کما وصفت فہل فی امم الانبیاء افضل عندک من
امتی ظللت علیہم الغمام وانزلت علیہم المن والسلوی وفلقت لہم البحر فقال اللہ
یا موسیٰ ان فضل امۃ محمد علی امم جمیع الانبیاء کفضلہ علی خلقی ترجمہ
بیشک کہا امامیون نے کہ روایت ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب مبعوث کیا خدا ے تعالیٰ نے
موسیٰ بن عمران کو اور چھانٹا انکو اپنی ہمرازی مین اور پھاڑا انکے واسطے دریا اور نجات دی
بنی اسرائیل کو اور بخشی انکو توریت اور الواح دیکھا حضرت موسیٰ نے اپنا مرتبہ اپنے پروردگار عز وجل
کے سامنے تو کہا اے پروردگار میرے ایسی بزرگی دی تو نے مجھکو کہ مجھسے پہلے تو نے اس بزرگی کے
ساتھ کسیکو نہین نوازا ہی پھر آیا پیغمبرون مین تیرے نزدیک کوئی ایسا ہی کہ وہ مجھسے بزرگ تر ہی فرمایا
خدا ے تعالیٰ نے اے موسیٰ کیا تو نے نہین جانا کہ محمد صلعم بہت بڑھکے ہی تمامی میری مخلوق سے پھر کہا
موسیٰ نے اے رب میرے اگر محمد افضل ہین تیرے نزدیک ساری مخلوق سے تو پھر کسی پیغمبر کی ولاد

بزرگتر ہی میری اولاد سے فرمایا عزوجل نے ای موسیٰ کیا تو نے نہین جانا کہ بزرگی آل محمدؐ کی سب پیغمبرون کی آل پر ہی جیسے محمدؐ کی بزرگی ہی سب پیغمبرون پر پھر کہا ای رب میرے اگر بزرگی آل محمدؐ کی تیرے نزدیک ایسی ہی تو پیغمبرون کے یارون مین تیرے نزدیک کوئی ایسا ہی کہ میرے یارون سے بزرگتر ہو فرمایا خدا یتعالیٰ نے ای موسیٰ کیا تو نے نہین جانا کہ محمدؐ کے یارونکا فضل سب پیغمبرون کے یارون پر ہی جیسے فضل اولاد محمدؐ کا جمیع پیغمبرون کی اولاد پر پھر کہا موسیٰ نے کہ بزرگی محمدؐ کی اور اولاد محمدؐ کی اور محمدؐ کے اصحاب کی ہی جیسی تو نے فرمائی آیا پیغمبرون کی امت مین کوئی امت میری امت سے بزرگتر تیرے نزدیک ہو جنپر تو نے بادل کا سائبان کیا اور من وسلویٰ اُتارا اور اُنکے واسطے دریا کو پھاڑا اسو فرمایا خداے تعالیٰ نے ای موسیٰ ہر آئینہ فضیلت امت محمدؐ کی سب پیغمبرون کی امت پر ایسی ہی جیسے میری بزرگی میری تمام خلق پر اور اس روایت امام ہمام سے دو وجہ وجیہ پر حقیقت صدیق کے خلافت کی ظاہر ہوئی اول اسوجہ سے کہ ہم صحبت ہونا اُنکا پیغمبرؐ کے ساتھ قطعی ثابت ہی نص قرآن سے باتفاق شیعہ وسنی قوله تعالیٰ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ یعنی جسوقت کہ کہتا تھا وہ اپنے ساتھی سے مت غمگین ہو تو اور اس صاحب سے بالاتفاق اَبُوبکرؓ مراد ہین اور نیز صحبت ہمیشہ انکی اور رازداری اور خصوصیت اُنکی مشہور ہی کہ ہر مصاحب رازدار خصوصیت والے کو بطریق ضرب المثل اُنکی صفت سے ذکر کرتے ہین کہ فلان یار غار فلان کا ہی تس جب افضلیت اُنکی جمیع اصحاب پیغمبرؐ پر معنی مصاحبت مین ثابت ہوئی تو ضرور وہ لائق امامت اور خلافت کے ہونگے کسواسطے کہ اونہین بھی بہت لوگ لائق اس کام کے گذرے ہین جیسے کالب بن یوقنا اصحاب موسیٰ سے خلیفہ حضرت موسیٰ کے ہوئے بعد حضرت یوشعؑ کے اور آصف بن برخیا یعنی اصحاب حضرت سلیمان سے بھی لائق اس کام کے تھے اور اگر ان سب سے درگذر کرین ہم تو بھی یہ کیا کم ہی کہ ظلم اور چھیننا حقوق عام مسلمانون خصوصًا عترۃ رسول کا یہ اُس سے کیونکر صادر ہوگا اور اگر ہوگا تو افضلیت کیا بلکہ فضیلت بھی کم ہو جائیگی دوسری وجہ یہ کہ جب صحابہ رسولؐ من حیث المجموع سب پیغمبرون کے اصحاب سے افضل ہوئے تو ضرور ہی کہ جور وظلم اور غصب اہل بیت رسولؐ کے حقوق کا اور حقارت اور اہانت خاندان عالیشان رسولؐ کی ہرگز نکرینگے کسواسطے کہ پیغمبرون کے اصحاب سے کسی شخص نے یہ فعل بد نہین کیا ہی اگر یہ گروہ اور پیغمبرون کے اصحاب سے مساوی ہوتے لازم تھا کہ مرتکب ان کامون بد کے نہوتے پھر کیا ٹھکانا کہ افضل ہون اور مرتکب ان کامون کے بھی ہون اور اس جگہ امام فخر الدین رازی کی ایک تقریر ہی نہایت دلچسپ اور ذہن نشین چنانچہ کہا ہی کہ رافضیونکا فرقہ میرے نزدیک مور سلیمانؑ سے بھی کمترین ہین عقل اور اعتقاد نیک مین

کہ انکو اپنے پیغمبر سے تھا کسواسطے کہ مورچہ سلیمان نے اپنے تابعین سے کہا یَا اَیُّھَا النَّمْلُ اُدْخُلُوا مَسَاکِنَکُمْ لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمَانُ وَجُنُوْدُہٗ وَھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ترجمہ یعنی اے چینٹیوں کے فرقے اپنے سوراخون مین گھس جاؤ مبادا لوگ لشکر سلیمان کے پایمال کرین درانحالیکہ وہ نہین جانتے ہین بس اتنا ہی سمجھ لو کہ فرقہ سپاہ اور لشکر یونکا ظلم و تعدی مین نہایت بصیرت اور بیدریغ ہوتے ہین برکت صحبت پیغمبر کے ایسے مہذب ہوگئے ہین اور صحبت سرسری نبی نے انمین اس قسم کی تاثیر کی ہی کہ دیدہ و دانستہ مور ضعیف پر ظلم نہین کرینگے بلکہ اپنے پانون تلے پامال بھی نکرینگے اور گروہ رافضیونکے ہرگز نہین سمجھے ہین کہ صحبت پیغمبر خاتم المرسلین نے کہ افضل پیغمبرون سے ہین اپنے صحابہ کبار مین کہ ہمیشہ ملازم آنحضرت کے تھے اور یار غار اور رفیق و غمگسار کہلائے جاتے تھے کچھ تاثیر کی ہو اور خیانت اور شرارت اور شیطنت انسے کھوئی ہو بلکہ اور ونکی نسبت یہ سب امور شنیعہ انمین زیادہ تر غالب و مستولی ہوئے کہ خود لڑکی اور داماد اور پیغمبر کے نواسون کو کہ یتیم و بیکس رہگئے تھے ناراض کیا اور اُنپر ظلم کیا اور انکا گھر جلادیا اور بیچارہ او ربیقدر کیا اور باغ و زمین اور وجہ مدد معاش انکی قُرق کرلی اور ہمیشہ انکی ایذا کے درپے ہوئے خدا ان باتون سے بچائے وَمِنْھَا مَا نَقَلَہٗ عَلِیُّ بْنُ عِیْسٰی الْاَرْدَبِیْلِیُّ الْاِمَامُ الْاِثْنَا عَشَرِیُّ فِیْ کِتَابِہٖ کَشْفِ الْغُمَّۃِ عَنْ مَعْرِفَۃِ الْاَئِمَّۃِ اَنَّہٗ سُئِلَ الْاِمَامُ اَبُوْ جَعْفَرٍ علیہ السلام عَنْ حِلْیَۃِ السَّیْفِ اور بعض روایات سے وہ روایت ہی کہ نقل کیا اسکو علی بن عیسیٰ اردبیلی نے کہ امام اثناعشریہ کا ہی اپنی کتاب کشف الغمہ عن معرفتہ الائمہ مین کہ پوچھا امام جعفر علیہ السلام کو زیور تلوار سے ھَلْ یَجُوْزُ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ حَلّٰی اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ سَیْفَہٗ بِالْفِضَّۃِ ترجمہ آیا جائز ہی پس فرمایا ہان جائز ہی کہ ابوبکر صدیقؓ نے اپنی تلوار کو چاندی سے آراستہ کیا تھا فَقَالَ الرَّاوِیْ اَتَقُوْلُ ھٰکَذَا فَوَثَبَ الْاِمَامُ ترجمہ پھر کہا راوی نے کیا ایسی ہی ہو جو تم کہتے ہو پس اُچھل پڑے امام عَنْ مَکَانِہٖ فَقَالَ نَعَمْ صِدِّیْقٌ نَعَمْ صِدِّیْقٌ نَعَمْ صِدِّیْقٌ فَمَنْ لَمْ یَقُلْ لَہُ الصِّدِّیْقُ فَلَا صَدَّقَ اللّٰہُ قَوْلَہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ترجمہ اپنی جگہ سے اور بتکرار کہا ہان صدیق ہان صدیق ہان صدیق اور جو کوئی انکو صدیق نہ کہیگا اللہ تعالی دنیا و آخرت مین اسکی بات کی تصدیق نہین کریگا قاعدے مقررہ منصوصہ قرآن اور دین کے ہین کہ بعد نبیون کے مرتبہ صدیقین کا ہی اور اقسام امت سے اول یہ لوگ ہین چنانچہ اس آیت اور اور آیتون کلام اللہ سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ

فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ترجمہ تبس وہ لوگ اُن لوگون کے ساتھ ہین جنپر اللہ نے احسان کیا یعنی نبی اور صدیق اور شہید اور صالح دوسری جگہہ مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ وَاُمُّہٗ صِدِّیْقَۃٌ نہین ہی مسیح بن مریم مگر رسول ور ماں اُسکی صدیقہ ہی و قولہ تعالی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّھَدَآءُ عِنْدَ رَبِّھِمْ لَھُمْ اَجْرُھُمْ ترجمہ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اللہ اور اُسکے رسول پر وہ لوگ صدیق ہین اور شہید ہین اپنے پروردگار کے نزدیک اور اُنکے واسطے اُنکا بدلا ہی اور قطع نظر افضلیت سے اتنا تو خود بہت آیتون اور بیشمار حدیثون سے بالقطع ثابت ہی کہ لقب صدیق کا لفظ مدح ہی بالاتر شہید و صالح سے قولہ تعالی یُوْسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ امامیہ کی کتابون مین مروی اور ثابت ہی کہ جناب امیرؓ اپنے حق مین یہ لقب اطلاق فرماتے تھے اَنَا الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ یعنی مین صدیق اکبر ہون بلکہ اپنے واسطے منحصر کیا تھا نسبت اُن لوگون کے جو بعد اُنکے پیدا ہوئے پس اور اامون کے حق مین اطلاق اس لقب کا بطریق مجاز ہوگا حیث قال لَا یَقُوْلُھَا بَعْدِیْ اِلَّا کَذَّابٌ یعنی مجاز اس حیثیت سے کہ فرمادیا نہین کہیگا میرے بعد اِسکو مگر کذاب اسیواسطے امامون نے اس لقب کو اپنے حق مین اطلاق نہین فرمایا ہی اور لفظ بعدی سے صریح مستفاد ہوا کہ قبل جناب امیرؓ سے بھی ایک صدیق اِس امت مین گذرے ہین کہ معروف اِس لقب سے تھے اور صدیقیت اُنکے حق مین تھی اور اگر انحصار کو اکبر کے لفظ پر نظر کرکے سمجھین تب بھی صدیقیت کبری ابوبکرؓ کے واسطے ثابت ہوتی ہی مفہوم لفظ بعدی سے الحاصل جب کسی شخص کے حق مین امام معصوم لفظ صالح کا کہے احتمال جور اور فسق اور ظلم و غصب کا بالکل اُس سے جاتا رہیگا اور نہین تو معصوم جھوٹا ٹھہرے پس جس شخص کے حق مین کہ اُسکو معصوم اِس تاکید کے ساتھ صدیق کہے بلکہ اعتقاد اُسکی صدیقیت کا گروہ مخلوق پر واجب کرے اور اُسکی صدیقیت کے منکر پر دعا بد کرے کیا گمان کرنا چاہیے اور انکار اُسکی صدیقیت سے کہ جس سے اعتقاد بطلان امامت اور غصب حق مستحقون سے ہی دعاے بد امام معصوم مین دخل ہوسکتا ہی نعوذ باللہ من ذلک اور جو جھگڑا اس روایت کا امامیہ سے درمیان مین آیا سوا انکار اس روایت کے کچھ جواب نہین رکھتے کسواسطے کہ اگر تقیہ پر ٹالتے تو گنجایش نتھی اسلیے کہ وضع سوال سائل سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ شیعہ تھا لیکن اتنا تو کسی عاقل پر چھپا نہین ہی کہ کتاب کشف الغمہ کوئی کتاب

کیا ب نہین ہی بہت موجود ہین پس یہ انکار ہرگز فائدہ نہین بخشتا اور اگر کسی نے کمال تعصب و عناد سے ایک کتاب سے نکال ڈالی ہو اور گرادی ہو دوسری کتاب ضرور اُسکو جھوٹا بنائے گی آن جو کچھ قصور اس روایت مین ہی تو یہ ہی کہ اہل سنت بھی اسکو اپنی کتابون مین لائے ہین اگر پیرہنگا امامیہ کے بسبب ناچیزی عزیکون کے اُسکا انکار کرین تو کچھ بعید نہین ہی لیکن انکار کلمہ اور نماز کا بھی لازم ہوگا بلاحظۂ شرکت اہل سنت کے ان امور مین رَوَی الدَّارُقُطْنِی عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِی حَفْصَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَبِی جَعْفَرٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَلّٰی اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ فِیْ نَفْسِیْ غَیْرُ ذٰلِكَ فَلَا نَالَنِیْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ سَالِمٌ اَرَاهُ قَالَ ذٰلِكَ مِنْ اَجَلِیْ ترجمہ روایت کی دارقطنی نے سالم بن حفصہ سے کہا گیا مین پاس ابی جعفر کے سو کہا بار خدایا دوست ہون مین ابوبکرؓ اور عمرؓ کا اگر میرے دل مین اسکے سوا اور کچھ ہو تو مجکو شفاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پونہچے دن قیامت کے کہا سالم نے گمان کرتا ہون مین کہ یہ کلمہ میرے واسطے کہا اور یہ سالم بن ابی حفصہ ایک شیعہ تھا چنانچہ سب محدثون نے اُسکو شیعہ پن سے نسبت کیا ہی اور اس روایت سے بھی شیعہ پن اُسکا ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت امام نے اُسکے سنانے کو کہا تا اپنے عقیدۂ فاسد اور گمان باطل سے توبہ کرے اور یہ روایت اسواسطے لائی گئی کہ احتمال تقیہ کا کلام حضرت امام مین گنجایش نہ رکھے کسواسطے کہ آنجناب نے بطریق شرط و جزا کے تقیہ پر اس مقدمے مین کفر اپنا خدا سے چاہا ہی کسواسطے شفاعت پیغمبر سے محروم کافر ہین بالاتفاق اور دعا امام معصوم کی البتہ مقبول ہی اگر معاذ اللہ شرط واقع ہو وقوع جزا مین کچھ تردد نہین ہی اب روایتین اہل سنت کی مانحن فیہ مین یعنی جسکی ہم بحث کررہے ہین سننا چاہیے رَوَی الدَّارُقُطْنِی عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَنْ حِلْیَةِ السَّیْفِ فَقَالَ لَا بَاسَ فَقَدْ حَلّٰی اَبُوْبَکْرِنِ الصِّدِّیْقُ سَیْفَهٗ قَالَ قُلْتُ تَقُوْلُ الصِّدِّیْقُ قَالَ نَعَمْ صِدِّیْقٌ نَعَمْ صِدِّیْقٌ نَعَمْ صِدِّیْقٌ مَنْ لَّمْ یَقُلْ لَهُ الصِّدِّیْقُ فَلَا صَدَّقَ فِی الدُّنْیَا وَلَا الْاٰخِرَةِ ترجمہ روایت کی دارقطنی نے عروہ بن عبداللہ سے کہا پوچھا مین نے ابوجعفر سے یعنی امام جعفر سے زیور تلوار کے معاملے مین کہا کچھ ڈر نہین ہی کسواسطے کہ ابوبکر صدیقؓ نے اپنی تلوار مین زیور لگایا ہی اور سالم نے کہا کہ تم بھی صدیق کہتے ہو کہا ہان صدیق ہان صدیق ہان صدیق اور جو کوئی اُنکو صدیق نہ کہے خدا اُسکی

سالم بن ابی حفصہ

بات دنیا و آخرت مین سچی کرے وَرَوَی ابْنُ جَوْزِی فِی صَفْوَةِ الصَّفْوَةِ وَزَادَ فَوَثَبَ وَثْبَةً وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ
وَقَالَ نَعَمْ صِدِّیْقٌ ترجمہ اور روایت کی ابن جوزی نے صفوۃ الصفوۃ مین اور زیادہ کیا کہ کود پڑے
امام جعفر کود پڑنا تعجب کا اور قبلے کو مونہہ کر کے کہا ہان صدیق تین بار اور اس روایت مین بھی کہ مطابق
روایت کشف الغمہ کے ہی بد دعا واقع ہی نہ تقیہ کے احتمال کی گنجایش اور بھی شیعہ کے نزدیک یہ بات
ٹھہری ہوئی ہی کہ حضرت ابو جعفرؑ اور حضرت صادقؑ کتاب مختوم بخواتیم الذہب مین تقیہ سے ممنوع تھے
انکی روایتون کو تقیہ کے تابع کرنا نہین چاہیے چنانچہ اپنے موقع پر انکے یہ مقررات انکے معتبرات سے منقول
ہونگے وَرَوَی الدَّارُ قُطْنِیْ اَیْضاً عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدِ الصَّادِقِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَجُلاً
جَاءَ اِلٰی اَبِیْہِ ترجمہ روایت کی دارقطنی نے پھر ابی عبداللہ جعفر بیٹے محمد صادق سے اُنھون نے اپنے
باپ سے کہ ایک آدمی ہمارے باپ کے پاس آیا کہ وہ زین العابدین علی بن حسین ہین فَقَالَ اَخْبِرْنِیْ عَنْ
اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقَالَ عَنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ وَتُسَمِّیْہِ الصِّدِّیْقَ قَالَ ثَکِلَتْکَ
اُمُّکَ قَدْ سَمَّاہُ الصِّدِّیْقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُھَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَمَنْ لَّمْ
یُسَمِّہٖ صِدِّیْقاً فَلَا صَدَّقَ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِذْھَبْ فَاَحِبَّ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
ترجمہ سو کہا اُس آدمی نے کہ بتا و مجکو حال ابو بکرؓ اور عمرؓ کا کہا صدیق سے پوچھتا ہی کہا تم بھی انکو صدیق کہتے ہو
کہا قسم ہی خدا کی بیولد ہو جائے تجسے تیری مان بیشک انکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق نام رکھا ہی
اور مہاجرین اور انصار نے اور جو کوئی انکو صدیق نہ کہے خدا اُسکی بات کو دنیا و آخرت مین سچا نہ کرے جا اور
ابو بکر و عمر کی محبت اختیار کر رضی اللہ عنہما جب آیات صریحہ اور اقوال ظاہرہ عترۃ طاہرہ سے جنپر کوئی شکل
بنانے اور مقدمات ترتیب دینے کی حاجت نہین ہی ہمنے فراغت پائی تو اب بعض دلیلین جو قرآن اور عترۃ سے
نکالی ہوئی ہین کہ زرا تامل کرنے مین اس مطلب کو پونہچاتے ہین وہ ذکر کرین اول یہ کہ حقتعالی نے جماعت
صحابہ کو کہ وقت منعقد ہونے خلافت ابو بکرؓ کے حاضر تھے اور سب امور خلافت مین اُنکے مددگار اور معین و ناصر
ہوئے چند القاب سے ملقب فرمایا ہی ایک جگہ تو فرمایا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ اور ایک جگہ فرمایا رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اور ایک جگہ وعدہ جنت اور اجر عظیم سے مشرف کیا اور ایک جگہ بشارت عالی درجون
اور رحمت اور رضوان کی انکو بخشی اور جمع ہونا ایسے شخصونکا امر باطل پر کہ صریح مخالف نص رسول اور شکست
انکے عہد مین ہو محال ہی نہین تو کتاب اللہ کی بشارتون مین جھوٹ لازم آئے دوسرے یہ کہ حق تعالی نے اپنی

کتاب مین صحابہؓ کا اس مضمون کے ساتھ وصف کیا ہی کہ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ یعنی محبت دی اُسنے تمہاری طرف ایمان کو اور زینت دی اُسنے ایمان کو تمہارے دلون مین اور ناگوار ٹھہرایا کفر اور بدکاریون اور نافرمانیون کو آپ خیال کرو کہ حق تعالی نے جس گروہ کے حق مین یہ کرامتین فرمائی ہون وہ کیونکر سب کے سب اکٹھے کفر اور فسق اور عصیان کو اختیار کرینگے اور برابر بلکہ زندگی بھر اُسپر اڑے رہین گے تیسرے یہ کہ حق تعالی آیہ تقسیم فی یعنی غنیمت مین بعد ذکر فقراے مہاجرین کے فرماتا ہی اُولٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ یعنی وہ لوگ سچے ہین اور سب مہاجرین ابوبکرؓ کو خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے تھے بس اگر وہ سچے خلیفہ نہین تو وہ لوگ بھی سچے نہین ورنہ یہ خلاف نص کے ہی چوتھے یہ کہ جنھون نے ابوبکر صدیقؓ سے بیعت کی وہ جماعت تھی کہ دینی مقدمات مین ہرگز لحاظ اپنے باپون اور بیٹون اور بھائیون اور اقربا کا نکیا اور انکو دین کے واسطے قتل کیا اور سر کاٹے اور جہاد کی مشقتون پر صبر کیے اور محنتین اٹھائین اور کسی دشمن مخالف سے نہ ڈرے اور آپ کو بارہا دین کے واسطے ہلاکت مین دیدیا چنانچہ امیر المومنینؓ نے بھی اپنے خطبون مین انکی گواہی دی جیسا کہ باب مطاعن صحابہؓ مین ہم اسکو نقل کرینگے اور جب یہ جماعت کہ جنکا حال ایسا ہی کسی امر پر متفق ہون ضرور ہی کہ وہ امر خلاف شرع نہوگا پانچوین یہ کہ ابوبکرؓ کی خلافت پر سب صحابہ کا اتفاق واقع ہوا اور جو کچھ متفق علیہ ہی یعنی جس بات پر سب متفق ہون وہ حق ہی اور خلاف اسکے باطل اس دلیل سے کہ نہج البلاغۃ مین جو باتفاق شیعہ کے صحیح و متواتر ہی امیر المومنین سے روایت کی ہی فی کلام لہ اِلْزَمُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَاِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ لِلشَّيْطَانِ كَمَا اَنَّ الشَّاذَّ مِنَ الْغَنَمِ لِلذِّئْبِ ترجمہ در کلام خود کہ لازم پکڑو بڑی جماعت کو اسواسطے کہ خدا کا ہاتھ ہی جماعت کے سر پر اور بچو جدائی سے پس حصہ شیطان کا آدمیون سے ایک کنارے پڑا ہی جیسا کہ دور پڑا ہی بکریون سے حصہ بھیڑیے کا اور بھی نہج البلاغۃ کی شرحون مین جو امامیہ کی تصنیف سے ہین لکھا ہی انمین سے صحیح روایت امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے اِنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ عَلٰى اَنَّ لِلنَّاسِ جَمَاعَةً يَدُ اللّٰهِ عَلَيْهَا وَغَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ خَالَفَهَا فَنَفْسَكَ نَفْسَكَ قَبْلَ حُلُوْلِ الْغَضَبِ وَقَدْ اَوْرَدَهُ الرَّضِيُّ بَعْضَ هٰذَا الْكِتَابِ وَاَسْقَطَ مِنْهُ صَدْرَهٗ لِكَوْنِهٖ مُخَالِفًا لِمَذْهَبِهِ الْمَبْنِيِّ عَلَى الْفُرْقَةِ فَرَوَى اٰخِرَهٗ وَهُوَ قَوْلُهٗ وَاتَّقِ اللّٰهَ فِيْمَا لَدَيْكَ وَانْظُرْ فِيْ حَقِّهٖ عَلَيْكَ ترجمہ یہ کہ لکھا معاویہ کو خبردار ہو کہ

لوگون کو ایک اجتماع ہی جسکے سر پر خدا کا ہاتھ ہی اور جو مخالف اسکے ہو اسپر غضب خدا کا ہی تبس اپنی نظر کر قبل غضب نازل ہونے سے اور رضی اس خط مین بعض الفاظ کو لایا ہی اور بعض کو گرا دیا ہی اسواسطے کہ انکی بنا اسکے مطلب سے جدا ہی اور اُسکے مذہب سے خلاف تبس آخر مکتوب سے روایت کی ہی جو قول امیر کا ہو ڈر خدا سے جو کچھ تیرے نزدیک ہو رہا ہی اور نظر کر خدا کے حق مین جو تجھ ہی وَ اَیْضاً فِیْ شُرُوْحِ نَهْجِ الْبَلَاغَۃِ لِلْاِمَامِیَّۃِ وَالْمُعْتَزِلَۃِ مِمَّا کَتَبَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ مَا کُنْتُ اِلَّا رَجُلًا مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ اَوْرَدْتُ کَمَا اَوْرَدُوْا وَاَصْدَرْتُ کَمَا اَصْدَرُوْا وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیَجْمَعَهُمْ عَلَی الضَّلَالِ ترجمہ اور بھی نہج البلاغۃ کی شرحون مین ہی کہ تصنیف امامیہ و معتزلہ کی ہی اون سب سے جو امیر المومنین نے معاویہ کو لکھے ہین مین ایک شخص مہاجرین سے تھا داخل ہوا جیسے وہ داخل ہوئے اور لوٹا مین جیسے وہ لوٹے اور خدا نے انکو گمراہی کے واسطے جمع نہین کیا ہی اس کتاب کو رضی نے ابتر کیا تھوڑا سا نہج البلاغت مین لایا ہی اور وہ یہ ہی اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ وَرَدَ عَلَیَّ کِتَابُ امْرَءٍ لَیْسَ لَهٗ بَصَرٌ یَهْدِیْهِ وَلَا قَائِدٌ یُرْشِدُهٗ ترجمہ لیکن بعد اسکے پونہچا میرے پاس مکتوب اس مرد کا کہ اُسکی آنکھین نہین جو راہ بتائین اُسکو اور نہ کوئی قاعدہ یعنی کوشش کر خوبی کام کی اسکو سکھائے لیکن اس عبارت کو صدر دوسری کتاب کا کیا ہی اور اس رضی کا یہی قاعدہ ہی کہ خطون اور خطبون جناب امیر کو موافق مرامات اپنے مذہب کی ابتر کرتا ہی اور بسبب تقدیم و تاخیر کے تحرف کرتا ہی چھٹے یہ کہ جناب امیر المومنین سے جب حال صحابہ گذشتہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھا موافق لوازم ولایت کے وصف فرمایا اور کہا کَانُوْا اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ هَمَلَتْ اَعْیُنُهُمْ حَتّٰی تَبُلَّ جِبَاهُهُمْ مَادُوْا کَمَا یَمِیْدُ الشَّجَرُ یَوْمَ الرِّیْحِ الْعَاصِفِ خَوْفًا مِّنَ الْعِقَابِ رَجَاءً لِّلثَّوَابِ کَذَا ذَکَرَهُ الرَّضِیُّ فِیْ نَهْجِ الْبَلَاغَۃِ یعنی وہ اصحاب ایسے تھے کہ جسوقت ذکر اللہ کیا جاتا تھا ایسی جاری ہوتی تھین انکی آنکھین کہ انکی پیشانیون کو تر کرتی تھین اور ہلتے تھے جیسے درخت آندھی کے دن ہلتے ہین خوف عذاب و امید ثواب سے جیسا کہ ذکر کیا رضی نے نہج البلاغۃ مین اور دوسری بار بھی اُن کے حق مین فرمایا کَانَ اَحَبُّ اللِّقَاءِ اِلَیْهِمْ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاِنَّهُمْ یَتَقَلَّبُوْنَ عَلٰی مِثْلِ الْجَمْرِ فِیْ ذِکْرِ مَعَادِهِمْ ترجمہ اور وہ ایسے تھے کہ سب ملاقاتون سے انکو دوست تر ملاقات خدا کی تھی اور وہ مثل آگ کے بیچین ہوتے تھے اپنے معاد کے ذکر سے اور جمع ہونا ایسے شخصون کا بلکہ اصرار ایسے ایک شخص کا امر باطل پر جو خلاف نص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو محالات سے ہی سا تو ین خلافت صدیق اکبر کی بیعت جماعت کے

ساتھ ثابت ہوئی کہ امام سجاد صحیفۂ کاملہ اور دعاؤن طویلہ مین جو وقت مناجات باریتعالی کے کہ وقت راز و نیاز بندگان خاص کا ہی انکی تعریف کرتے ہین یہان تک کہ جو تابع اُس جماعت کے تھے اُن کے حق مین بھی بڑی لمبی دعا کی ہی ان لفظون کے ساتھ اَللّٰھُمَّ وَاَوْصِلْ اِلَی التَّابِعِیْنَ لَھُمْ بِاِحْسَانٍ اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ خَیْرَ جَزَائِکَ اَلَّذِیْنَ قَصَدُوْا سَمْتَھُمْ وَتَحَرَّوْا وِجْھَتَھُمْ وَمَضَوْا فِیْ قَفْوِ اٰثَارِھِمْ وَالْاِئْتِمَامِ بِھِدَایَۃِ مَنَارِھِمْ یَدِیْنُوْنَ بِدِیْنِھِمْ عَلٰی شَاکِلَتِھِمْ وَلَمْ یَتَّھِمْھُمْ رَیْبٌ فِیْ قَصْدِھِمْ وَلَمْ یَخْتَلِجْ شَکٌّ اِلٰی اٰخِرِ مَا قَالَ **ترجمہ** بار خدایا میرے اور پہنچا اُنکے تابعین کی طرف ساتھ نیکی کے جو لوگ کہ کہتے تھے بار خدایا بخشدے ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جنھون نے ایمان مین ہمپر سبقت کی ہی اور پہنچا اپنا اچھا بدلا اُن لوگون کو کہ اُنکے جانب کو پیش رو کیا اور انکی طرف کو قصد کیا اور روان ہوئے انکی پیروی مین اور پیروی کی انکی ہدایت کی نشانیون کی اور انکے دین کو دین اختیار کیا انکے وتیرے پر اور روک نہین سکتا ہی کوئی شبہہ اُنکو اُنکے قصد مین اور نہ خلش کر سکتا ہی کوئی شک آخر اُس بات تک جو امام نے فرمائی اور جسکے امام معصوم ایسی تعریف کرے مناجات کے وقت کہ وہ خاص وقت خداے تعالی کے ساتھ ہوتا ہی جو پوشیدہ باتونکا جاننے والا ہی اور ایسے وقت مین احتمال تقیہ کو بھی گنجایش دینا صریح کفر ہی اڑ جانا باطل پر اور چھپانا حق کا اور ظلم و غصب خاندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اُس سے محال و ممتنع ہی آٹھوین یہ کہ کلینی باب السبق الی الایمان مین بروایت عمر بن زبیری کے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اِنَّ لِلْاِیْمَانِ دَرَجَاتٍ وَمَنَازِلَ یَتَفَاضَلُ الْمُؤْمِنُوْنَ فِیْھَا عِنْدَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ صِفْہُ لِیْ رَحِمَکَ اللّٰہُ حَتّٰی اَفْھَمَہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ سَبَقَ بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَمَا یُسْتَبَقُ بَیْنَ الْخَیْلِ یَوْمَ الرِّھَانِ ثُمَّ فَضَّلَھُمْ عَلٰی دَرَجَاتِھِمْ فِی السَّبَقِ فَجَعَلَ کُلَّ امْرِءٍ مِنْھُمْ عَلٰی دَرَجَۃِ سَبْقِہٖ لَا یَنْقُصُہٗ فِیْھَا مِنْ حَقِّہٖ وَلَا یَتَقَدَّمُ مَسْبُوْقٌ سَابِقًا وَلَا مَفْضُوْلٌ فَاضِلًا تَفَاضَلَ فَبِذٰلِکَ اَوَائِلُ الْاُمَّۃِ وَاَوَاخِرُھَا وَلَوْ لَمْ یَکُنْ لِلسَّابِقِ اِلَی الْاِیْمَانِ فَضْلٌ عَلَی الْمَسْبُوْقِ اِذًا لَلَحِقَ اٰخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَوَّلَھَا نَعَمْ وَلَتَقَدَّمُوْھُمْ اِذَا لَمْ یَکُنْ لِمَنْ سَبَقَ اِلَی الْاِیْمَانِ فَضْلٌ عَلٰی مَنْ اَبْطَاَ عَنْہُ وَلٰکِنْ بِدَرَجَاتِ الْاِیْمَانِ قَدَّمَ اللّٰہُ السَّابِقِیْنَ وَبِالْاِبْطَاءِ عَنِ الْاِیْمَانِ اَخَّرَ اللّٰہُ الْمُقَصِّرِیْنَ لِاَنَّا نَجِدُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْاٰخِرِیْنَ مَنْ ھُوَ اَکْثَرُ

عملا من الاولین واکثرهم صلوة وصوما وحجا وزکوة وجهادا وانفاقا ولو لم یکن سوابق یفضل بها المؤمنون بعضهم بعضا عند الله لکان الاخرون بکثرة العمل مقدمین علی الاولین ولکن ابی الله عز وجل ان یدرک اخر درجات الایمان اولها ویقدم فیها من اخر الله او یؤخر فیها من قدم الله قلت اخبرنی عما ندب الله عز وجل المؤمنین الیه من الاستباق الی الایمان ترجمہ پوچھا مین نے ابی عبداللہ سے کہ ایمان کے درجے اور مرتبے ہین کہ مومن اُنہین خدا کے نزدیک فرق رکھتے ہین کہا ہان مین نے کہا انکو بیان کرو میرے واسطے اللہ تمپر رحمت بھیجے تو مین انکو سمجھلون کہا اللہ تعالی نے سبقت ڈالی ہی درمیان مسلمانون کے جیسے گھوڑون مین سبقت ڈالتے ہین شرط کے دن پھر اُنکو فضیلت دی ہی موافق اُن کے درجون کے پیش دستی مین پھر مقرر کیا ہر مرد کو انہین سے اپنی پیش دستی کے درجے پر کہ کم نہین دیتا ہی اُسکو اُس درجے سے اُسکے حق سے اور کوئی مسبوق کسی سابق سے اور کوئی مفضول کسی فاضل سے بڑھ نہین جاتا ہی اس سبب سے جو لوگ اوائل امت سے ہین وہ فضل پائے ہوئے ہین اپنے اواخر سے اور اگر پہلے ایمان والے کا فضل پچھلے ایمان والے پر نہوتا تو اُسوقت مین آخر اس امت کے البتہ اُن لوگون کے درجون کو پہونچتے اور البتہ جب مقدم ہوجاؤ تم اُنسے ایمان مین کہ جو سابق ہین ایمان مین تو انکو اُن لوگو نپر فضل نہو جنھون نے ایمان مین دیر کی ہی لیکن درجات ایمان مین خدا تعالی نے انکو مقدم کیا ہی جو پہلے ایمان کو پہنچے ہین اور بسبب دیر کرنے کے ایمان مین پیچھے ڈالا ہی اللہ نے کوتاہی کرنے والونکو نہین پائیگا تو ایمان والون سے جو پچھلے ہین کسیکو کہ جسکے عمل اولین سے بہت زیادہ ہون اور نماز اور روزہ اور حج اور زکوۃ اور جہاد اور انفاق اُنسے بڑھے ہوئے ہون اور اگر نہوتین پیش قدمیان کہ فضیلت پائین اُن کے سبب سے بعض اُن مین کے بعض پر اللہ کے نزدیک تو ضرور ہوتے پچھلے اُنکے بسبب کثرت عمل کے مقدم پہلو نپر لیکن خدائے تعالی نے روا نہین کیا اس بات کو کہ پچھلے درجے والے ایمان کے اول ایمان والونکے درجے پائین اور پیش ہون درجے اُسکے جسکو اللہ نے موخر کیا یا پس ہو جائین درجے اُسکے جسکو اللہ نے پیش کیا مین نے کہا مجکو بتاؤ تو وہ بات کہ کسیکو ترغیب کی مومنون سے خدا نے طرف اپنے کہ پیش قدمی کرے طرف ایمان کے فقال قول الله عز وجل وسابقوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها السموات والارض اعدت للذین امنوا بالله ورسله وقال السابقون السابقون اولئک المقربون وقال السابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی الله

عنهم ورضوا عنه فبدأ بالمهاجرين على قدر درجة سبقهم ثم ثنى بالانصار ثم ثلث
التابعين لهم باحسان فوضع كل قوم على قدر درجاتهم ومنازلهم عنده ثم ذكر ما
فضل الله به اولياءه بعضهم على بعض فقال عز وجل تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض
منهم من كلم الله ورفع بعضهم درجات الى آخر الآية وقال ولقد فضلنا بعض النبيين
على بعض وقال انظر كيف فضلنا بعضهم على بعض وقال وللآخرة اكبر درجات واكبر
تفضيلا الى آخر الحديث وقال في آخره فهذا ذكر درجات الايمان ومنازله عند الله عز وجل

ترجمہ پھر کہا قول اللہ تعالیٰ کا ہی اور سبقت ڈھونڈھو اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف اور جنت کی جسکی
چوڑائی آسمان و زمین بھر ہی اور آراستہ کی گئی ہی اُن لوگون کے واسطے جو اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لائے
ہین اور کہا وہ لوگ کہ سبقت کرنے والے ہین سابق ہین اور وہی مقربون سے ہین اور کہا وہ لوگ کہ سابقون
اولون ہین مہاجر اور انصار سے اور اُن لوگون سے جنھون نے اُنکی پیروی کی ہی نیکی کے ساتھ راضی ہوا اللہ
اُن سے اور راضی ہوئے اُس سے پس شروع کیا مہاجرین سے موافق انداز سے درجے اُنکی سبقت کے
دوسرا یا انصار کے ساتھ پھر تیسرا یا اُنکے تابعین کو احسان کے ساتھ پس رکھا ہر قوم کو اُنکے موافق اُنکے درجون
اور مرتبونکے جو اُسکے نزدیک تھے پھر ذکر کی وہ بات کہ فضیلت دی اُس سے اللہ نے اپنے بعض ولیا کو بعض پر
سو فرمایا عز و جل نے وہ رسول کہ فضیلت دی ہمنے اُنمین بعض کو بعض پر بعض وہ ہین کہ اُنسے اللہ تعالیٰ نے
کلام کیا اور بعض کے اُنمین سے درجے بلند کیے آخر آیت تک اور فرمایا تحقیق فضیلت دی ہمنے بعض نبیونکو بعض پر
اور فرمایا دیکھ فضیلت دی ہمنے بعض کو اُنمین سے بعض پر اور آخرت اور بہت بڑے درجے اور بڑی بڑی فضیلتین
آخر حدیث تک اور آخر حدیث مین یہ کہا کہ یہ بیان درجون اور مرتبونکا ہی اللہ عز و جل کے نزدیک پس اس
حدیث سے صریح معلوم ہوا کہ مہاجرین اور انصار ایمان کے درجون سے اعلیٰ درجے مین تھے اور بعد اُنکے ہرگز کوئی
اُن درجون کو نہ پہونچا چنانچہ آیتین قرآن کی بھی اسپر نص کر رہی ہین قولہ تعالیٰ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا
یعنی وہی لوگ ایمان والے ہین در حقیقت وقولہ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ یعنی بہت بڑے درجے ہین نزدیک اللہ
کے وقولہ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ یعنی نہین برابر ہی تم مین سے اُس شخص کے جسنے
انفاق کیا قبل فتح سے اور لڑا اور جو شخص کہ اعلیٰ درجے کو ایمان کے پہونچا ہوا ہو اُس سے اڑ جانا ان امور شنیعہ پر
اور اتفاق کرنا اور جمع ہونا قسم محالات سے ہی تزئین پر کہ نہج البلاغہ کے شارحون نے حضرت امیر کے اُس نامے مین

جو معاویہؓ کے نامے کے جواب مین معاویہؓ کو لکھا ہی نقل کیا ہی اور اُس نامے مین بعد ذکر ابو بکر و عمرؓ کے یہ عبارت مندرج ہی لعمری اِنَّ مَکَانَھُمَا مِنَ الْاِسْلَامِ لَعَظِیْمٌ وَاِنَّ الْمُصَابَ بِھِمَا لَجُرْحٌ فِی الْاِسْلَامِ شَدِیْدٌ رَحِمَھُمَا اللّٰہُ وَجَزَاھُمَا بِاَحْسَنِ مَا عَمِلَا ترجمہ قسم ہی مجکو اپنے جانکی بیشک مرتبہ اُنکا بڑا ہی اور مصیبت اُنکے جانے کی ایک زخم شدید ہی بیشک اسلام مین رحم کرے اُن دونون پر اللہ اور بدلا دے اُنکو بہتر جو کچھ اُن دونون نے عمل کیے ہین پس اگر یہ غاصب اور ظالم تھے تو اِس قسم کی تعریف وہ دعا بان معصوم سے کیونکر نکل سکتی تھی اور عجب یہ ہی کہ نہج البلاغۃ والے نے بھی اِس نامے کو پورا لکھا ہی لیکن وہان واو تحریف کی دی ہی کہ مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کیا ہی اور جو کچھ خلاف اپنے مذہب کے پایا گرا دیا ہی اور جتنے شارح اِس کتاب باستطاعت کے ہین سبنے اسبات کا اقرار کیا ہی کہ رضی کو اِس نامے کی نقل کرنے مین عجب قصل الجبل بے انتظامی کا واقع ہوا کہ عبارت نے اُس نامے کی بسبب خبط اُس حد اغلاق واشکال پیدا کیے کہ شارح اُسکے ترکیب و توجیہ سے عاجز ہوئے ہین آخر کار ناچار ہو کے اصل اُس نامے کی نقل کرکے متوجہ شرح کے ہوئے ہین

تمہید کلام و تقریر مرام شیعہ حضرت امیرؓ کی امامت بلافصل کے ثبوت مین بہت دلیلین لائے ہین اور جب اُنکی کتابون مین جستجو کی گئی اور اُنکے دلائل کی تحقیق و تلاش کی تو ظاہر ہوا کہ اکثر اُنسے غیر محل نزاع مین قائم ہین نزاع کچھ ہی دلیل کچھ ہی اور بہت اُنسے ایسے ہین کہ اہل سنت سے اخذ کی ہین اور چرا لین ہین چنانچہ تفصیل اِس اجمال کی یہ ہی کہ کل دلائل اُنکے تین قسم ہین **اول** آیتین اور حدیثین جو فضائل حضرت امیرؓ اور اہل بیت پر دلالت کرتی ہین کہ یہ سب نکالی ہوئی اہل سنت کی ہین کہ خوارج و نواصب کے مقابلے مین جو جناب امیرؓ اور اہل بیت کو لعن طعن کرکے دسعیر بدبختی کا اپنے واسطے جمع کرتے تھے تحریر اور تقریر کی ہین اُن صاحبون نے اپنی حماقت سے اُن دلیلون کو اہل سنت کے مقابلے مین واسطے ثابت کرنے امامت بیفصل حضرت امیرؓ کی وارد کیا ہی اور جب اُنکے متاخرین نے کلام اور اصول اہل سنت اور معتزلہ سے سیکھ کے روش دانشمندی کی اختیار کی اور اُن دلیلون کے ضایع ہونے پر خبردار ہوئے تو اُن کے مقدمات مین کچھ تھوڑا تغیر یا کوئی کلمہ موضوعہ ایسا داخل کرکے جو غرض مین مفید ہو اور حال یہ کہ وہ اب بھی مفید نہین ہی عمل مین لاکر اپنے زعم مین اُن صناعات کو کام مین لائے ہین اور اکثر دلیلین اِس قوم کی اِسی جنس سے ہین کتاب الالفین واسطے درستی اور آراستگی انھین دلائل کے تصنیف ہوئی اور ظاہر ہی کہ اہل سنت کو متصدی جواب اُن دلائل کا ہونا نہایت ہی نالائق ہی بار خدایا مگر نقل کرنا اُن دلائل کا واسطے ظاہر کرنے دانشمندی اور خوش تقریری

ان بزرگوارون کے کیا جائے اور انکے موضوعہ اور مقدمہ مدخلہ پر آگاہی کی جائے **دوسرے** وہ دلیلین کہ
جو خاص حضرت امیر کی امامت کے واسطے اور اُنکے استحقاق امامت پر دلالت کرتی ہین اور اس بات پر کہ آنجناب
کوئی وقت ہو اوقات سے خلیفۂ برحق اور امام مطلق ہین کہ ان دلیلون کو بھی اہل سنت نے مقابلے مین خوارج
اور نواصب کے قائم کیا ہی جو منکر امامت حضرت امیر کے تھے اور اس منصب عالی کے استحقاق پر اُن کی شان مین
بدگوئیان کرتے تھے اور جو کچھ اُن دلائل سے فائدہ بخش ہوا اسیقدر ہی کہ حضرت امیر مستحق خلافت راشدہ کے ہین
اور امامت اُنکی پسندیدہ اور حسب مرضی شارع کے بے تعین وقت وزمان اور بدون تخصیص اس بات کے کہ
زمانہ اوسکا زمانۂ نبوت سے لگا ہوا ہو یا زمان نبوت سے جدا ہو پس متصدی جواب ان دلائل کے البتہ اہل سنت
نہونگے اسواسطے کہ اہل سنت کا یہ عین مذہب ہی اور خلاصہ مطلب کا مگر بعض جگہون مین واسطے آگاہ کردینے کے
کہ جو دو ایک انکے مخترعہ ہین اور اُن دلائل مین بڑھالئے ہین اور اپنے زعم مین خوب تقریب انکی اُن دلائل سے
لی ہی **تیسری** وہ دلیلین جو دلالت کرتی ہین امامت بلافصل آنجناب پر مع ہونے استحقاق امامت کے
کسی غیر کو سوا اُنکے اور در حقیقت وہ دلیلین جو مذہب شیعہ سے مختص ہین اور جنکے استخراج مین یہ متفرد ہین یعنی
جن تنہا انھین نے نکالے ہین اہل سنت سے کچھ علاقہ نہین وہ یہی قسم اخیر ہی اور یہ قسم بہت اقل وقلیل ہی اور مقدمات
انکے نہایت مخدوش کہ ثقلین یعنی کتاب وعترت اُن دلایل کے مقدمات کے جھوٹا بنانے پر دو گواہ صادق اور دو شاہد
عدل ہین پس اس رسالے مین ہم تینون قسم سے بیان و ذکر کرین اور قسم اخیر کو پورا پورا بیان کرین اور جو منشا
اور موقع غلط کے ہین اُنپر خبردار کرین تو حقیقت انکی دلیلون کی معلوم ہو اور ضرور ہی کہ مقدمات اور مبادی ان
دلیلون کے ایسے ہونا چاہیین جنکو اہل سنت بھی مسلم الثبوت سمجھین کسواسطے ان دلیلون کے قائم کرنے سے تو
غرض یہی ہی کہ انکو الزام دین اور اگر مسلم الثبوت نہون تو ایسا ہی کہ کوئی کتا اپنے گلی مین عوعو کرکے شیر غران بنا ہوا
ہی اہل سنت انکی روایتون اور اصول کو کہ اگلے بابون مین مفصل حال انکا گذرا ایک جو کو بھی نہین خریدتے ہین
پس وہ دلیلین یا قسم آیات قرآنی سے ہونگی یا حدیثون متفق علیہ سے کہ جنپر سب متفق ہون یا دلائل عقلیہ سے
کہ وہ ایسے مقدمات سے نکالے گئے ہون کہ جو مقدمات دونون طرف سے مانے ہوئے ہون یا قسم مطاعن خلفا
ثلثہ سے ہونگے کہ انکی امامت کے استحقاق مٹانے مین لاتے ہین لیکن جو باب مطاعن علحدہ لکھا جائیگا اسواسطے
اقسام ثلثہ کو ہم اس باب مین لاتے ہین اَمَّا الْآیَاتُ فَمِنْھَا قَوْلُہٗ تَعَالیٰ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ
یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ ترجمہ لیکن آیتین اُنکی سے ایک یہ آیت ہی فرمایا

ترجمہ خدا تعالیٰ نے بیشک مددگار تمھارا اللہ ہی اور اُسکا رسول اور وہ لوگ جو قائم کرتے ہین نماز اور دیتے زکوٰۃ
ہین اُس حال مین کہ فروتنی کرنے والے ہین شیعہ کہتے ہین کہ اہل تفسیر متفق ہین کہ یہ آیت حضرت امیرؓ کی شان
مین نازل ہوئی ہی اُسوقت مین کہ اپنی انگوٹھی رکوع کے حال مین سائل کو دی تھی اور کلمہ اِنَّمَا مفید حصر کا ہی
اور ولی بمعنی متصرف در امور آور ظاہر ہی کہ یہان عام تصرف سب مسلمانون مین مراد ہی جو مساوی امامت کا ہی
اِس قرینے سے کہ اُسکی ولایت خدا اور رسولؐ کی ولایت سے ضم یعنی ملی ہوئی ہی پس امامت آنجناب کی ثابت
ہوئی اور بسبب فائدہ حصر کے غیر کی امامت کے نفی حاصل ہوئی وَھُوَالْمُدَّعٰی یعنی یہی ہمارا دعویٰ ہی اسکا جواب جواب
چند وجوہ سے دیا ہی اول تو اسمین نقض ہی یعنی یہ بات اس طور پر بگڑی جاتی ہی کہ اگر یہ دلیل اس بات پر دلالت
کرے کہ اُن امامون کے جو اُن سے پہلے ہوئے ہین امامت کی نفی کرتی ہی جیسے شیعون نے تقریر کی ہی تو یہ بھی ہی
کہ بعد اُنکے جو امام ہوئے ہین اُنکی امامت کی بھی نفی کریگی اُسی تقریر کے ساتھ بعینہٖ پس چاہیے کہ حسنینؓ اور اُنکے
بعد جو امام ہوئے ہین وہ بھی امام نہون ہان اگر شیعہ کا یہ مذہب ہو تو اس دلیل کو دستاویز کرین حاصل یہ کہ
بنیاد اِس استدلال کی اسوجہ کے ساتھ کہ اہل سنت کے مقابلے مین مفید ہو کلمہ حصر پر ہی اور حصر جیسا اہل سنت کو
مضر ہی شیعہ کو بھی مضر ہی کسواسطے کہ امامت اگلے پچھلے سب امامونکی باطل ہوئی جاتی ہی ہر چند مذہب اہل سنت کا بھی
باطل ہوا لیکن مذہب شیعہ کے باطل ہونے مین بھی کچھ قصور نرہا بلکہ اگر اہل سنت کو نقصان تین امامونکا ہوا
شیعہ اثنا عشریہ کو گیارہ امامونکا ہوا اور تین سے گیارہ تک کا جو فرق ہی پوشیدہ نہین ہی سوائے حضرت
امیرؓ کے باتفاق امام ہین کوئی امام نرہا شعر شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی ؛ گو مشت خاک
ماہم برباد رفتہ باشد ؛ اور اگر جواب اس نقض کا اس طریق پر دین کہ حصر سے مراد حصر ولایت آنجناب کا ہی
بعض اوقات مین یعنی اپنی امامت کے وقت مین نہ وقت امامت حسنینؓ کی اور جو بعد اُنکے ہوئے تو ہم کہینگے
مَرْحَبًا بِالْوِفَاقِ یعنی خوش آئے باتفاق ہمارا مذہب بھی یہی ہی کہ ولایت عام آنجنابؓ کی بعض اوقات
مین محصور تھی کہ وہ وقت اُنکی امامت کا ہی نہ قبل اُس سے کہ زمانہ خلافت خلفاے ثلثہؓ کا تھا اور اگر کہین کہ
حضرت امیرؓ خلفاے ثلثہ کے زمانے مین صاحب ولایت عامہ کے نتھے تو ایک نقص اُنکی جناب مستطاب مین
لازم آتا ہی بخلاف وقت امامت حسنینؓ کے کہ اُسوقت مین بقید حیات نتھے دوسرے کی امامت اُنکے حق مین
موجب نقص نہین ہوسکتی لِاَنَّ الْمَوْتَ رَافِعٌ لِجَمِيْعِ الْاَحْكَامِ الدُّنْيَوِيَّةِ یعنی موت تمام احکام دنیوی کو
رفع کردیتی ہی ہم یہ کہینگے کہ یہ استدلال دوسرا ہوا اب آیت سے استدلال نرہا کسواسطے کہ اصل بنا اس استدلال کی

دو مقدمہ موہنپر ہین اول یہ کہ جو صاحب ولایت عامہ کا ہی اسکو دوسرے کی ولایت مین ہونا چاہیے کسی قسم
مین ہو اوقات سے نقص ہی دوسرے یہ کہ صاحب ولایت عامہ کو کسی وقت مین نقص لاحق نہو اور یہ دونون
مقدمے آیت سے کہان ثابت ہوتے اور سمجھے جاتے ہین اس صنعت کو عرف مناظرہ مین فرار کہتے ہین یعنی
ایک دلیل چھوڑکے دوسری دلیل کی طرف جانا جسکا جھگڑا فیصل نہوا ہو چاہیے اقرار سے فیصل ہو چاہیے
ثابت ہوکے فیصل ہوا اور اگر اس فرار کو بھی ہم گوارا کرلین تو ہم بھی ان مقدمات کے استدلال مین
دوسری طرف جائینگے اور کہینگے کہ دونون مقدمے باطل ہین اور یہ استدلال بگڑا جاتا ہی حضرت حسنینؑ
کے حق مین کہ زمانہ حضرت امیرؑ مین مستقل بالولایت یعنی خود صاحب ولایت نتھے اور کی ولایت مین تھے
اور حضرت امیرؑ کی ولایت سے بھی بگڑا ہوا ہی کہ زمان پیغمبر مین انکا یہی حال تھا بس صاحب ولایت
عامہ کو بعض اوقات دوسرے کی ولایت مین ہونا نقص نہین ہی اور اگر بالفرض نقص ہی تو صاحب
ولایت عامہ کو یہ نقص لاحق ہوتا ہی فَبَطَلَ الْاِسْتِدْلَالُ الَّذِیْ فَرَرْتُمْ اِلَیْہِ بِجَمِیْعِ الْمُقَدِّمَاتِ
ترجمہ پس باطل ہوئی وہ دلیل جسکی طرف تم بھاگے تھے مع اپنے سب مقدمات کے دوسرا جواب حضرت
شیخ ابراہیم کردی علیہ الرحمۃ اور اور اہل سنت نے لکھا ہی کہ ولایت اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کی اسوقت مین کہ یہ خطاب
ہوا ہی البتہ مراد نہین ہی بالاتفاق کسواسطے جسوقت مین یہ خطاب ہوا ہی اسوقت حضرت امامت بنیابت
پیغمبر موجود تھے اور امامت نیابت نبی کی ہی بعد وفات نبی کے اب جب زمانہ خطاب کا مراد نہوا تو ضرور ہی کہ ہی بنیر سرور
زمانہ بعد کا ہوگا وفات پیغمبر سے اور اسکی کچھ حد نہین ہی بعد چار برس کے ہو جو ایام امامت ابوبکرؓ کے ہین یا بعد
چوبیس برس کے جو زمانہ امامت خلفاے ثلثہ کا تھا بس یہ دلیل بھی غیر محل نزاع مین قائم ہوئی اور مدعا شیعہ کا
کہ امامت بلافصل ہی حاصل نہوا اور اگر اس دلیل کے مقدمات کا خیال کرکے تفصیل کرین تو اول اجماع
مفسرون کا ممنوع ہی بلکہ علماے تفسیر کو اس آیت کے سبب نزول مین اختلاف ہی ابو بکر نقاش کہ صاحب
تفسیر مشہور ہی حضرت امام ابو جعفرؓ یعنی امام محمد باقر علیہما السلام سے روایت کرتا ہی کہ نَزَلَتْ فِی الْمُھَاجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ یعنی نازل ہوئی مہاجرین و انصار کے حق مین ایک کہنے والے نے کہا کہ ہمنے سنا ہی کہ نَزَلَتْ
فِیْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یعنی علی ابن ابی طالب کے حق مین نازل ہوئی امام نے فرمایا کہ ھُوَ مِنْھُمْ یعنی وہ بھی
انھین مین سے ہین یعنی وہ بھی انصار و مہاجرین مین داخل ہین اور یہ روایت بہت موافق ہی لفظ اَلَّذِیْنَ
اور جمع کے صیغون سے جو یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ ہین اور ایک جماعت مفسرین نے

عکرمہ سے روایت کی ہے کہ نَزَلَتْ فِی شَانِ اَبِی بَکْرٍ یعنی ابوبکر کی شان مین نازل ہوئی اور اسکی تائید آیت ماسبق سے ہوتی ہے کہ مرتدون کے قتال مین واقع ہے اور یہ قول کہ نَزَلَتْ فِی عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ روایت قصہ سائل اور خیرات انگشتری کی ہے رکوع مین کہ فقط ثعلبی متفرد ہے یعنی تن تنہا اور کل محدث اہل سنت کے اس ثعلبی اور اسکی روایتون کو جو بھر نہین گنتے اور اسکو حاطب لیل خطاب یا ہے یعنی رات مین لکڑیان توڑنیوالا کہ گیلی سوکھی مین فرق نہین کرتا اور اکثر روایتین اسکی تفسیر مین کلبی سے ہین ابی صالح کا قول ہے وَھِیَ اَوْھَنُ مَا یَرْوِیْ مِنَ التَّفْسِیْرِ عِنْدَھُمْ یعنی وہ جو کچھ تفسیر سے روایت کرتا ہے انکے نزدیک نہایت رکیک ہے اور قاضی شمس الدین بن خلکان نے کلبی کے حال مین کہا ہے کَانَ الْکَلْبِیُّ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَبَا الَّذِیْ یَقُوْلُ اِنَّ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ لَمْ یَمُتْ وَاَنَّہٗ یَرْجِعُ اِلَی الدُّنْیَا ترجمہ یہ کہ کلبی عبداللہ بن سبا کے یارون سے ہے جو کہتا تھا کہ علی ابن ابی طالب مرے نہین ہین اور وہ لوٹکے پھر دنیا مین آئینگے اور بعض روایتین ثعلبی کی تمام ہوتی ہین محمد بن مروان السدی الصغیر کے ساتھ کہ اسکو سلسلہ کذب اور وضع کا جانتے ہین اور رافضی غالی تھا اور صاحب لباب التفسیر کا لایا ہے کہ آیت مذکور عبادہ بن صامت کے حق مین نازل ہوئی جسوقت کہ اُسنے اپنے خلفا سے جو یہودی تھے تبرا کیا عبداللہ بن ابی کی خلافت یہ کہ اُسنے تبرا نکیا اور انکی حمایت و خیرخواہی سے دست بردار نہوا اور یہ قول سیاق آیت سے بہت مناسبت رکھتا ہے کسواسطے کہ بعد اسکے آیت یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَاءَ وارد ہے یعنی اے ایمان والو مت پکڑو تم ان لوگون کو کہ پکڑا انھون نے دین تمھارا تمسخر اور بیہودگی مین اُن لوگون سے کہ دیے گئے ہین کتاب تمسے پہلے اور کافرون کو دوست اور ایک جماعت مفسرین کہتی ہین کہ جب عبداللہ بن سلام کہ علماے یہود سے تھے بشرف اسلام مشرف ہوئے تمام قبیلہ نے اُن کے اُن کو چھوڑ دیا اور اُنسے قطع سلوک کیا انھون نے اس حادثے کی شکایت حضرت رسالت پناہ کے حضور مین کی اور کہا یارسول اللہ اِنَّ قَوْمَنَا ھَجَرُوْنَا ترجمہ بدرستیکہ میری قوم نے مجکو چھوڑ دیا تبس یہ آیت نازل ہوئی اور بلحاظ فن حدیث کے یہ قول سب قولون مین زیادہ صحیح ہے دوسرے یہ کہ لفظ ولی بہت معنی مین مشترک ہے یعنی محب اور ناصر اور صدیق اور متصرف در امر اور لفظ مشترک سے ایک ہی معنی مراد نہین ہو سکتے مگر جب کہ کوئی قرینہ خارج مین ہو اور قرینہ یہان موافق سیاق کے ناصر کے معنے کا موید ہے کسواسطے کہ کلام تقویت قلوب مومنون کی تسلی مین اور مرتدون کا خوف انکے دل سے دور کرنے مین ہے اور قرینہ سیاق کا یعنی مابعد کا معین معنی محب و صدیق

کا ہی اور وہ قول اللہ تعالی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَاءَ کسواسطے کہ یہود و نصاری اور اور کافرون کو کوئی امام نہین بناتا تھا نہ وہ آپس مین ایک دوسرے کو امام کرتے تھے اور کلمہ انما کہ مفید بحصر ہی انھین معنی کو چاہتا ہی کسواسطے کہ حصر وہین ہوتا ہی جہان کچھ جھگڑا اور تردد اور اعتقاد کسی شرکت کا ہوتا ہی اور بالاتفاق جب یہ آیت نازل ہوئی ہی تو کچھ تردد اور جھگڑا امامت اور ولایت اور تصرف مین تھا نصرت اور محبت مین تھا تیسرے یہ کہ اَلْعِبْرَۃُ لِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا لِخُصُوْصِ السَّبَبِ قاعدۂ اصولیہ متفق علیہ ہی درمیان شیعہ اور سنی کے پس آیت حصر ولایت عام کے مفاد مین چند اشخاص ہونگے کہ حضرت امیر بھی انھین مین داخل ہین کسواسطے کہ صیغہ جمع کے اور کلمہ اَلَّذِیْنَ الفاظ عموم یا مساوی الفاظ عموم سے ہین باتفاق امامیہ کَمَا ذَکَرَہُ الْمُرْتَضٰی فِی الذَّرِیْعَۃِ وَابْنِ الْمُطَہَّرِ فِی النِّہَایَۃِ پس جمع کو واحد پر قیاس کرنا دشوار ہی اور قیاس عام کا خاص پر خلاف اصل کے ہی کہ بلا ضرورت اسکو اختیار نہین کر سکتے ہین اگر شیعہ کہین کہ یہان ضرورت ثابت ہی کسواسطے کہ سائل کو صدقہ دینا حالت رکوع مین سوا ایک شخص کے اور سے ثابت نہوا ہم کہین گے اس آیت مین یہ قصہ ہی کہان مذکور ہی جو عام پر قیاس کرنے کو منع کرے بلکہ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ ایک جملہ ہی معطوف اگلے سب جملونپر اور صلہ موصول کا ہی اَیْ اَلَّذِیْنَ ھُمْ رَاکِعُوْنَ یا حال ہی یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ سے اور بہر تقدیر معنی رکوع کے خشوع کے ہین نہ رکوع اصطلاحی اگر شیعہ کہین کہ رکوع کو خشوع کے معنی پر قیاس کرنا یہ بھی تو اسکے غیر معنی شرعی پر ہی اور خلاف اصل کے ہم کہینگے رکوع خشوع کے معنی مین بھی قرآن مین مستعمل ہی قولہ تعالی وَارْکَعِیْ مَعَ الرَّاکِعِیْنَ یعنی رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والون کے حضرت مریم کو حکم ہوا حالانکہ اگلے لوگونکی نماز مین رکوع اصطلاحی نتھا و قولہ تعالی فَخَرَّ رَاکِعًا یعنی گر ادر انحالیکہ رکوع کرنیوالا تھا اور خوب ظاہر ہی کہ رکوع اصطلاحی مین خرا و رسقوط نہین ہوتا ہی اور جب خشوع معنی مجازی مشہور اس لفظ کے ہین تو قیاس کرنا اس لفظ کا اُس معنی پر بلا ضرورت بھی جائز ہی کَمَا ھُوَ الْمُقَرَّرُ فِیْ مَحَلِّہٖ اور یہ بھی ہم کہتے ہین کہ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ کو تصدق خاتم پر قیاس کرنا کہ سایل کو دیدی مثل اُسی قیاس رکوع کے ہی جو غیر معنی شرعی مین پس جو جواب تمھارا اسمین ہوگا وہی جواب ہمارا رکوع مین ہوگا بلکہ ذکر رکوع کا بعد اقامت صلوۃ کے ہمارا موید ہی کہ تکرار لازم نہ آئے اور ذکر زکوۃ کا بعد اقامت صلوۃ کے تمھارے مخالف کہ عرف قرآن مین ہر جگہہ زکوۃ کو صلوۃ سے لگا ہوا لاتے ہین کہ مراد اُس سے وہ زکوۃ ہی جو فرض ہی نہ تصدق مطلقا یعنی بیقید

رکوع کے معنی مراد خشوع

اور اگر رکوع کو اُسکے معنی حقیقی پر قیاس کرین پھر بھی حال یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ سے ہی اور عام تمام مومنین کے واسطے
کیا احتراز ہی نماز یہود سے کہ خالی رکوع سے تھی اس صورت مین نفی دوستی یہود سے کہ بعد اس آیت کے وارد ہی
نہایت چسپان ہی اور اگر یہی حال یُؤْتُونَ الزَّکٰوۃَ سے ہو صفت مدح نہین رہتی ہی بلکہ یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ
کے مفہوم مین قصور لاتا ہی کسواسطے کہ خوبی نماز کی یہ ہی کہ جو عمل نماز سے تعلق نہین رکھتا اُس سے خالی ہو خواہ
تھوڑا ہو خواہ بہت حد یہ ہی کہ عمل کثیر نماز کو خراب کر دیتا ہی اور مفسد نماز کا ہی قلیل غیر مفسد لیکن معنی اقامت
صلوۃ مین ضرور قصور لاتا ہی اور کلام الٰہی کو جو یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ ہی اور اقامت صلوۃ کو جتاتا ہی نقض اور
خلاف پر قیاس کرنا روا نہین ہی اور اسکے ساتھ یہ بھی ہی کہ اِس قید کو بالاتفاق کچھ دخل نہین ہی نہ کسی امر کی
موافقت سے نہ برعکس اُسکے نہ یہ قید جامع ہی نہ مانع کہ امامت بدون اسکے صحیح نہین ہی تبس حکم امامت کو اس
قید کے متعلق کرنے سے لغویت کلام باریتعالی مین لازم آتی ہی گویا ایسا ہی کہ کوئی کہے کہ تمھاری پادشاہی کے
قابل وہ شخص ہی جسکے کپڑے سُرخ ہون اور اگر ان سب باتون کو ہم جانے دین اور یہ آیت اسبات کی دلیل ہو
کہ امامت منحصر امیرؓ کی ذات مین ہی تو اور آیتین اسپر ایسا جھگڑا لائینگی کہ شیعہ کو بھی دستاویز انکی معارضات
پر اور ثابت کرنا امامت ائمہ اطہار کا ضرور پڑیگا وَالدَّلِیْلُ اِنَّمَا یُتَمَسَّکُ بِہٖ اِذَا سَلِمَ عَنِ الْمُعَارِضِ یعنی
اور دلیل نہین دستاویز اُسپر کیجاتی ہی مگر جسوقت کہ سلامت ہو جائے معارض سے اور آیتین گذشتہ خلافت
خلفائے ثلثہؓ پر سابق لکھی گئین اور اب عجائبات سے یہ ہی کہ ملا عبداللہ اظہار الحق والے نے واسطے صحیح کرنے اِس
اِستدلال کے اپنے زعم مین حد درجہ کوشش کی ہی حالانکہ باتین اسکی اُسی جیسے لوگون سے نسبت رکھتی ہین
اور بہت ہی بیمغز ہین مگر باوجود اسکے ہم واسطے نمونہ دانشمندی ممتازون اِس فرقے کے یہان نقل کرین
اور جہان جہان اُنکو غلطی پڑی ہی بیان کرین انھین سے یہ ہی کہ ملا عبداللہ نے کہا کہ حکم محبت اور دوست رکھنے
خدا اور خدا کے رسول کا یقین ہی کہ بطریق وجوب کے ہی یعنی واجب ہی تبس حکم محبت اور ولایت مومنین کا جو
موصوف بصفات مذکورہ سے ہین یہ بھی چاہیے کہ بطریق وجوب کے ہو کسواسطے جو حکم کہ ایک کلام اور ایک قضیہ
ہی کہ موضوع اُسکا ایک ہو اور محمول اُسکا ایک ہو یا متعدد ایک دوسرے پر معطوف تو بعض اُس سے واجب اور بعض
اُس سے ندب نہین ہو سکتے ہین اور ایک لفظ کو استعمال واحد مین دو معنی پر لینا جائز نہین ہی تبس موافق مقتضی اور
مفاد آیت کے واجب ہوتی ہی ولایت اور مودت مومنون کی کہ جنمین وہ صفتین جو مذکور ہوئین موجود ہون
اور بعد مودت خدا اور رسول خدا کے انھین کی مودت ہی جو تیسرے درجے پر ہی کہ واجب ہی علی الاطلاق اسواسطے

کہ کوئی قید اور سبب اسکے ساتھ نہین ہی بس مراد اُس مومنین سے گویا مسلمین اور کل امت لیجائے بدین اعتبار کہ انکی شان سے ہی اور موصوف ہونا صفات مذکورہ کے ساتھ ٹھیک نہین پڑتا کسواسطے کہ ہر ایک بہ کل ہی کا پہچاننا دشوار ہی پھر انکی مودت کا کیا ٹھکانا اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بعض سببون سے ایک مومن کو دوسرے مومن سے باہم گر عداوت مباح بلکہ واجب ہو جاتی ہی پس مراد مرتضیٰ سے ہی فقط انتہیٰ کلامہ اِس کلام مین بھی عاقل کو غور درکار ہی تا اندازہ اِس فرقے کے علما کا ظاہر ہوا ور موالاۃ یعنی دوستی باہمی سب مومنین ہین از روے جہت ایمان کے عام ہی بدون کسی قید اور کسی جانب کے کسواسطے کہ حقیقت مین موالاۃ ایمانی ہی بس اگر کوئی عداوت اور بغض ساتھہ کسی سبب کے اسباب سے مباح ہو یا واجب ہو تو موالاۃ ایمانی مین کیا ضرر ہوگا ہم خود شیعہ کو اس مسئلے مین حکم کرتے ہین کہ بسبب شیعہ پن کے آپسمین دوستی رکھین اور دوستی عام بسبب شیعہ پن کے جسمین نکوئی قید ہی نکوئی جہت اور اسکے ساتھ بابت معاملات دنیا کے آپسمین عداوت بھی ہو جاتی ہی اور موالاۃ شیعہ پن کی اپنے حال پر رہتی ہی اور اگر اس آیت سے اس معنی کو محذور اور محال جانکر نہ سمجھین تو تمام قرآن سے چشم پوشی نہین کر سکتے قولہ تعالیٰ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ترجمہ ایمان والے اور ایمان والیان بعض اُن سے دوست ہین بعض کے حکم کرتے ہین ساتھ نیکی کے اور منع کرتے بدی سے اور قائم رکھتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوۃ اور اطاعت کرتے ہین اللہ اور اُسکے رسول کی وہ لوگ ہین کہ اُنپر قریب رحم کریگا اللہ اور اگر موالاۃ ایمانی با جمیع مومنین عام اس بات سے کہ مطیع ہو یا گنہگار تیسرے مودت خدا اور رسول کے ہو تو اس امر مین کونسی ایسی مشکل بات جسکو عقل محال جانے لازم آتی ہی ہان یہ بات سمجھنے کی ہی کہ تینون محبتین ایک درجہ اور ایک مرتبے مین نہون اصل مین اور جب محبت خدا کی اصل ہی اور محبت رسول کی بالتبع اور محبت عام مومنین کی تبع کی تبع پھر باہم مساواۃ نرہے اور اتحاد قضیہ یعنی جملہ کا موضوع و محمول مین یہان ثابت نہین ہی ملا مذکور کو تکلم خاص اصطلاح منطقیون مین اہل سنت کے انجانون کے ڈرانے کو منظور ہوا تا اُسکو منطقی گمان کرکے اُسکے کلام مین برائی نکالنے سے بچین اسیواسطے خود بھی آگاہ ہو کر کہا ہی یا متعدد و معطوف بر یکدیگر لیکن اتنا نہ سمجھا کہ در صورت تعدد اور عطف کے یہ مقدمہ ممنوع ہی کسواسطے کہ عطف سے شرکت حکم مین ہوتی ہی نہ جہت حکم مین مثال اُسکی عقلیات سے یہ ہی جیسے کہ ہم کہین اَلْمَوْجُوْدُ فِي الْخَارِجِ الْوَاجِبُ وَالْجَوْهَرُ وَالْعَرَضُ یعنی وہ چیز کہ خارج مین موجود ہی

سب مومنین سے مودت تمام مومنین کی ایمان کے سبب ہے

واجب ہی اور جوہر ہی اور عرض ہی حالانکہ نسبت وجود کی واجب کے ساتھ جانب وجوب کی رکھتی ہی کہ وجود اُسکا ضرور ہی جسکو دوام لازم ہی اور نسبت وجود کی جوہر اور عرض کے ساتھ جانب امکان کے رکھتی ہی اور شرعیات سے یہ ہی جیسے فرمایا خدای تعالی نے قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ترجمہ کہہ تو یہ ہی راہ میری کہ بلاتا ہون مین خدا کی طرف اپنی دیکھی راہ پر اور جو کوئی پیروی کرے میری حال آنکہ دعوت پیغمبر پر تو واجب ہی اور اورون پر مندوب اسیواسطے اصول والون نے کہا ہی کہ قرآن فی النظم موجب قرآن فی الحکم کا نہین ہی اور اِس قسم کی استدلال کو راہون مردودہ سے لکھا ہی اور اگر اِسکو بھی جانے دین تب بھی خوب ظاہر ہی کہ ایک ہونا ذات وجوب محبت کا محذور نہین ہی اور جو کچھ محذورات اتحاد مرتبہ اور درجے کے ہین اصالت اور تبعیت مین ہین ورود لازم نہین ہین اور بھی محبت جمیع مؤمنین کو من حیث الایمان موقوف رکھا ہی پہچاننے پر ہر فرد کے مومنین سے بالخصوص حالانکہ کوئی کثرت نہین ہی کہ ملاحظہ اُسکا عنوان وحدت سے نہو سکے وَلَوْ كَانَتِ الْكَثْرَةُ غَيْرَ مُتَنَاهِيَةٍ فَضْلًا عَنِ الْمُتَنَاهِيَةِ یعنی اگرچہ کثرت غیر متناہی ہو پھر کیا جگہ ہی کثرت متناہی کی مثلاً اگر ہم کہین كُلُّ عَدَدٍ هُوَ نِصْفُ مَجْمُوْعِ حَاشِيَتَيْهِ یعنی ہر عدد نصف مجموع اپنے دونون کنارونکا ہی پس اس حکم مین توجہ جمیع مراتب اعداد کی طرف اجمالاً واقع ہوئی اور مراتب عددون کے بلاشبہہ غیر متناہی ہین اور كُلُّ اِنْسَانٍ حَسَّاسٌ مین حکم جمیع افراد حیوان پر واقع ہوا اور حال یہ کہ انواع حیوان سب ہمکو معلوم نہین ہین کیا جگہ اصناف اور افراد کی اور قسم قسم پس ملاکو بھی ملاحظہ اجمالیہ سے کہ لڑکے اور بازاری لوگ کرتے ہین خبر نہین ہی اور فرق عنوان ومعنون مین نہین کرتا ہی اور اگر اِن تقدیرات کو علم معقول سے جانکر گوش قبول سے سنتا ہی تو ہم مسلمات دینیہ سے پوچھینگے اور کہینگے کہ ترک موالاۃ بلکہ عداوت کفر كُلِّهِمْ اَجْمَعِيْنَ مِنْ حَيْثُ الْكُفْرِ واجب ہی یا نہین یعنی کل کافرون کی حیثیت کفر سے اگر پہلی شق کو اختیار کیا اور کہا کہ کفر ہی تو وہی محذور لازم آیا کہ معرفت کل کی حاصل نہین ہی پھر عداوت کل کا کیا ٹھکانا اور اگر دوسری شق اختیار کی تو عداوت یزید اور مروان کو کیونکر ثابت کرینگے جو جناب امیرؑ اور حسنینؑ سے تھی اور قرآنکی آیتونکا کیا جواب دینگے حال آنکہ بسبب شناخت ایمان کے فرقہ مؤمنین مین تو امتیاز حاصل ہوتا ہی اور انواع کفر کی ہمکو اصلاً معلوم نہین ہین تو امتیاز انواع کافرونکا کر سکین پھر اُنکے اشخاص کے امتیاز کی کیا جگہ اور بھی منقوض ہی واجب ہونے موالاۃ علویہ مین یعنی دوستی اولاد حضرت علی مین کہ انکے اعتقاد مین داخل ہی

اور معرفت ان اشخاص ور شمار معاویہ کا کہ مشارق اور مغارب کی زمین مین پہلے ہوتے ہین دشواری مین عام مومنین سے کم نہین ہی اور جو کچھ کہا ہی انمین سے ایک یہ ہی کہ بعض حدیثون اہل سنت سے ظاہر ہوتا ہی کہ بعض صحابہ نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس خلیفہ مقرر کرنیکا کیا چنانچہ مشکوۃ مین ہی حذیفہ سے قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ لَوِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوهُ وَمَا اَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَؤُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ کہا حذیفہ نے کہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا اچھا ہو اگر خلیفہ مقرر کرو تم کہا اگر خلیفہ مقرر کرون مین تمپر اور تم اُسکی نافرمانی کرو تو عذاب کیے جاؤ لیکن حذیفہ جو بات تمسے کہے اُسکو سچ جانیو اور جو کچھ پڑھائے تمکو عبداللہ اُسکو پڑھیو اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہی اور ایسے ہی اسبات کا ہی استفسار کیا کہ کون شخص لایق امامت کے ہوگا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ اَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا اَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی علی سے کہا کہا گیا یا رسول اللہ تمھارے بعد کسکو امیر کرین فرمایا اگر امیر کروگے ابوبکرؓ کو پاؤگے اُسکو با امانت بے رغبت طرف دنیا کے راغب طرف آخرت کے اور اگر امیر کروگے عمرؓ کو اُسکو باقوت اور امانت وار پاؤگے کہ معاملہ خدا مین کسی الزام دینے والے کے الزام سے نہ ڈریگا اور اگر امیر کروگے علیؓ کو اور حال یہ کہ مین تمکو ایسا نہین دیکھتا جو امیر کرو تو پاؤگے راہ نما راہ یافتہ کہ تمکو راہ راست دین پر ڈال دیگا اس حدیث کو احمد نے روایت کیا یہ التماس ور استفسار اس بات کو چاہتے ہین کہ وقت نزول آیت کے حضور مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تردد واقع ہوا ہو بس مدلول انما کا باطل ہوا انتہی کلامہ یہان بھی غور درکار ہی خاص سوال و استفسار وقوع تردد کو نہین چاہتا ہان اگر بعد سننے جواب پیغمبرؐ کے آپسمین مشورہ اس کام کا کیا اور باہم گر اولوالامر کے تعین مین اختلاف اور تنازع کرتے تھے مدلول انما کا ثابت ہوتا اور رفقط سوال و استفسار مقام استعمال انما کا نہین ہی چنانچہ علم معانی کے اور اہل موکدات مین اسناد اس بحث مین مذکور ہی کہ یہ مقام استعمال اِنَّ کا ہی نہ انما کا بس ملا کے نزدیک بھی اِنَّ اور انما کا فرق نہین کھلا اور نیز اگر وقوع تردد کا بھی ہوتا تو ہم کہان سے جان لیتے کہ قبل نزول اس آیت سے تھا یا بعد اس سے اگر قبل

نزول آیت سے تھا تو لگا ہوا یا جدا اگر لگا ہوا تھا تو یہ لگاؤ اتفاقی تھا یا سبب نزول کا بھی ہوا ہو ان سب
باتون کو سند کے ساتھ بیان کرنا چاہیے اور احتمالات کو اول تو مقام استدلال مین گنجایش نہین ہی دوسرے سبب
اسباب نزول کے تعین کیے جاتے مین تو اسمین احتمالات مسموع نہین ہوتے ہین اسلیے کہ یہ امر عقلی نہین ہی بغیر
صحیح خبر کے ثابت نہین کرسکتے بلکہ شیعون کے مفسرون سے کسی شخص نے اس سبب کو واسطے نزول اس آیت
کے ذکر نہین کیا نہ اہل سنت کے مفسرون نے پس معلوم کہ لگاؤ نہ تھا یا بعد نزول آیت کے ہو ہر طرح مقید
نہین ہوتی ہی اور طرفہ یہ کہ جو حدیث وارد کی ہو اسمین صریح منافات ہی کلمہ انما سے کسواسطے جواب آنحضرت کا
استفسار اس شخص مین کہ سزاوار خلافت ہو احاصل جواب یہ ہی کہ استحقاق خلافت کا ہر ایک کو ان اربعۂ کرام
سے حاصل ہی لیکن نام لینے کی ترتیب مین حقیقت مین اشارہ تقدیم ابوبکر وعمر کا کیا ہی جنکو شیعہ غصب کہتے ہین
پس سوال مذکور اور جواب حضرت رسالت پناہ کا منافات رکھتا ہی اسبات سے کہ انما آیت مین واسطے حصر
خلافت کے ہو آپ کی مرضی مین اور اگر ایسا ہو اور آیت مقدم ہو تو مخالفت رسول کی قرآن سے ہوئی اور اگر
آیت موخر ہی تو تکذیب قرآن کی رسول کی شان مین لازم آئی اور اسبات کی یہان گنجایش نہین کہ کوئی
ایک دوسرے کے نسخ کا دعوی کرے لِاَنَّ الحدیثَ وَکَذَا الآیۃَ مِنْ بَابِ الاَخبارِ لَا یَحتَمِلُ النَّسخَ
ترجمہ اسواسطے کہ بیشک حدیث اور ایسی ہی آیت قسم خبر سے ہین اور خبر محتمل نسخ کی نہین ہی اور اسکے
ساتھ یہ کہ جب مقدم ہونا ایک کا دوسرے پر معلوم نہین تو دونون کا عمل ساقط ہوا اور اگر کہین کہ حدیث خبر
واحد ہی مسئلہ امامت مین اسپر تمسک جائز نہین ہی ہم کہینگے تردد و نزاع کے ثبوت مین بھی تمسک جائز ہوگا
اور اسکے ساتھ یہ بھی ہی کہ آیت پر تمسک جب ہوسکے کہ تردد و نزاع ثابت ہو پس تمسک شیعہ کا آیت سے بھی
باطل ہوا کسواسطے کہ مسئلہ امامت مین تمسک اس آیت پر بھی جسکی دلالت خبر واحد پر موقوف ہو جائز نہین ہی
اور یہ بھی ہی کہ پہلی حدیث مین استخلاف کو امت کے حق مین ترک اصلح فرمایا ہی پھر اگر آیت اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہُ
دلالت استخلاف پر کرے استخلاف کہ ترک اصلح ہی جناب الٰہی سے صادر ہوگا اور یہ محال ہی پس حدیث اول
منافی انکے تمسک کی ہی اس آیت سے اس باب مین یہ حال تو انکی عمدہ باتونکا ہی جو اس گروہ کی ہین کاجل
عالم انکی بھی خبر پوری نہین نکالتے ہین اور اور باتین جو مثل گوز شتر کے بیصرفہ انسے سرزد ہوتی ہین اگر ہم نقل
کرین تو بیہودہ طول لازم آئیگا وَمِنْهَا قَوْلُهٗ تَعَالیٰ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ
وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا یعنی نہین ارادہ کرتا ہی اللہ مگر یہ کہ دور کرے تمسے نجاست اے اہل بیت اور پاک کرے تمکو

پاک کرنا کہتے ہین کہ مفسرین متفق ہین کہ یہ آیت حضرت علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کے حق مین نازل ہوئی اور انکی عصمت کو جتاتی ہی بتاکید تمام وَغَیْرُ الْمَعْصُوْمِ لَا یَکُوْنُ بِاِمَامٍ یعنی غیر معصوم امام نہین ہوتا ہی اسمین بھی سب مقدمے انکے مخدوش ہین اول تو اتفاق مفسرین کا یہان ممنوع ہی ابن ابی حاتم ابن عباس سے روایت کرتا ہی کہ اِنَّھَا نَزَلَتْ فِیْ نِسَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی تحقیق قصہ یہ ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی جناب پیغمبرؐ کی عورات کے حق مین اور ابن جریر عکرمہ سے روایت کرتا ہی کہ اِنَّہٗ کَانَ یُنَادِیْ فِی السُّوْقِ اِنَّ قَوْلَہٗ تَعَالٰی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ الخ نَزَلَتْ فِیْ نِسَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی بیشک شان یہ ہی کہ ندا کرتا تھا وہ بازار مین کہ بیشک یہ آیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ آخر تک نازل ہوئی عورات نبی کے حق مین اور ملاحظہ سیاق و سباق آیت سے بھی ظاہر یہی ہی کسواسطے کہ ابتدا سے یَا نِسَاءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ تا قولہ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ لغایۃ تا وَالْحِکْمَۃِ ازواج مطہرات سے خطاب ہی یعنی اے عورات نبی کی تم ایسی نہین ہو جیسے عام عورتون سے کوئی عورت ہو اور اطاعت کرو تم اللہ کی پس خطاب بھی انکی طرف ہی اور امر ونہی بھی انھین سے واقع ہوتا ہی پس ایک کلام کے درمیان مین کہ ابھی وہ منقطع نہین ہوا دوسرے کا حال ذکر کرنا اور دوسرے کی ابتدا ڈالنا مخالف روش بلغا کے ہی اور کلام اللہ اس سے پاک ہی اور جاننا چاہیے کہ اضافت بیوت ازواج کی بھی اس قول اور وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مین یعنی یاد کرو جو کچھ پڑھا گیا تمھارے گھرون مین دلالت اسبات پر کرتی ہی کہ مراد اہل بیت سے اس آیت مین یہی ہین کسواسطے کہ بیت یعنی گھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوائے اُن گھرون کے کہ جنمین ازواج مطہرات ہون اور ہو نہین سکتا ملا عبد اللہ نے کہا کہ بُیُوْتِکُنَّ مین جو لفظ بیوت کا جمع ہی اور اہل بیت مین لفظ بیت کا مفرد آیا ہی اس بات کو بتاتا ہی کہ انکے بیوت الگ ہین اور بیت نبوی الگ ہی اور اگر یہ اہل بیت ہوتین تو وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بَیْتِکُنَّ واقع ہوتا یعنی یاد کرو اس چیز کو جو پڑھی گئی تمھارے گھر مین انتہی کلامہ ذرا انصاف سے دیکھنا چاہیے کہ کیسی بیمغز بات ہی اسواسطے کہ مفرد لانا بیت کا اہل بیت مین کہ اسم جنس ہی جسکا اطلاق قلیل و کثیر پر جائز باعتبار نسبت اور اضافت بیت آنحضرت کی ہی کہ سب گھر ازواج کے باعتبار اس اضافت کے ایک ہی گھر ہی اور بیوتکن مین جو بیت جمع کرکے آیا ہی وہ باعتبار اضافت بیوت کے ازواج کے ساتھ ہی کہ یہ متعدد ہین اور ملا مذکور نے یہ جو کہا ہی کہ لَا یَبْعُدُ اَنْ یَّقَعَ بَیْنَ الْمَعْطُوْفِ وَالْمَعْطُوْفِ عَلَیْہِ فَاصِلٌ جیسا کہ آیۂ کریمہ مین واقع ہوا قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ

جواب ستر

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ تَمَامِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ
قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ مَعْطُوْفٌ عَلٰی اَطِیْعُوْا انتہی کلامہ یہ اُسکے اگلے کلام سے بھی
زیادہ پوچ ہی کسواسطے کہ معطوف و معطوف علیہ مین فصل واقع ہونا امر اجنبی کے ساتھ بحیثیت کہ تعلق صنعت
نحویون سے رکھتا ہی بلاشبہ جائز ہی لیکن ہمکو کچھ نقصان نہین رکھتا کسواسطے کہ ہم جس گفتگو مین ہین سُنّیون
اجنبیت اور غیریت باعتبار موارد آیات سابق اور لاحق کے لازم آتی ہی اور منافی بلاغت یہی ہی نہ وہ
اور یہ جو بعض مفسرون سے نقل کیا ہی کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ معطوف اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پر ہی صریح فساد ہی
کسواسطے کہ بعد اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ پھر اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ واقع ہی پس عَطْفُ الشَّیْئِ عَلٰی نَفْسِہٖ لازم آئیگا
اور اِس سے بھی بڑھ کے ایک پوچ بات کہی ہی کہ جو لڑکے کافیہ پڑھتے ہین وہ سمجھے مارین یعنی کہتا ہی کہ آیتون مین
مغائرت انشائی اور خبری کی ہی کسواسطے کہ آیہ تطہیر کہ جملہ ندائیہ اور خبریہ ہی اور ماقبل و مابعد اُس کے
کہ امر و نہی ہین یہ انشائیہ اور عطف انشائیہ کا خبریہ پر نہین ہوتا ممنوع ہی اول تو آیت تطہیر مین حرف
عطف کہان ہی بلکہ تعلیل واسطے اطاعت حکم کے جو قولہ تعالیٰ اَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مین ہی اور انشائیہ
کو خبریہ سے معلل کر لینا تمام قرآن و حدیثون و کلام بلغا مین رائج و مشہور ہی جیسے اِضْرِبْ زَیْدًا اِنَّہٗ
فَاسِقٌ وَاَطِعْنِیْ یَا غُلَامُ اِنَّمَا اُرِیْدُ اَنْ اُکْرِمَکَ اور اگر عطف وَاذْکُرْنَ سے مراد لین پس معطوف علیہ
اُسکا اَطِعْنَ اور قَرْنَ اور اوامر سابقہ ہونگے نہ اِنَّمَا اب یہان سے انکے علما کی عربیت دانی کو سمجھ لینا
چاہیے کہ باوصف ایسے نماہر اور بین قصور کے جو صرف نحو مین رکھتے ہین کہتے ہین کہ تفسیر کلام اللہ
مین بھی ہاتھ ڈالین مگر یہی ہی کہ کوئی چوہا خواب مین ونٹ ہوگیا تھا اور جو گفتگو مین صیغہ مذکر کا
آیا ہی بلحاظ لفظ اہل کے ہی اسواسطے کہ قاعدہ عرب کا ہی کہ جب کسی چیز کو کہ بحقیقۃ مؤنث ہو لفظ مذکر
کے ساتھ لحاظ کرین اور چاہین کہ اُس لفظ کے ساتھ اُس سے تعبیر کرین تو صیغے تذکیر کے اُس مونث کے
حق مین استعمال کرتے ہین مثل قولہ تعالیٰ خطاباً لسارۃ علیہا السلام اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ
رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ترجمہ جیسے اللہ تعالیٰ نے خطاب
مین حضرت سارا علیہا السلام کے فرمایا آیا تعجب کرتی ہی تو اللہ کے حکم سے رحمۃ اللہ کی اور برکتین
اُسکی تم پر اے اہل بیت بیشک وہ سراہا ہوا اور بزرگ ہی اور جو کچھ ترمذی اور دیگر صحاح مین
لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار آدمیون کو بھی ایک کمل مین گھیر لیا اور دعا فرمائی کہ

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا ترجمہ اے بار خدایا یہ میرے اہل بیت
ہین سو دور کر انسے نجاست کو اور پاک کردے انکو پاک کرنا اسوقت حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ یا حضرت
مجکو بھی شریک کرو فرمایا اَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ وَاَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ صریح دلیل اس بات کی ہی کہ ازواج کے
حق مین آیت نازل ہوئی آپنے ان چار آدمیون کو بھی اپنی دعا سے اس وعدے مین داخل کیا پس
اگر انکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہوتی تو دعا کی حاجت ہی کیا تھی اور حضرت کیون اس بات کے حصول
کی جو حاصل تھی دعا کرتے اسیواسطے ام سلمہؓ کو اس دعا مین شریک نہین کیا کہ انکے حق مین تحصیل حاصل
جانا اور محقق اہل سنت کے کہتے ہین کہ ہرچند یہ آیت ازواج مطہرات کے خطاب مین ہی لیکن اس سبب سے کہ
اَلْعِبْرَةُ لِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا لِخُصُوْصِ السَّبَبِ سب اہل بیت اس بشارت مین داخل ہین اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو یہ دعا چار آدمیون سے موصوف فرمائی بنظر سبب خاص کی تھی اور یہ بھی کہ قرینے ازواج کے
خصوصیت کے سابق اور لاحق عبارت سے معلوم کرکے ڈرے کہ ایسا نہو کہ خاص ازواج کے واسطے ہو اسیواسطے
بیہقی نے روایت کی ہی کہ اس قسم کا معاملہ جو عباسؓ و حسنینؓ اور حضرت علیؓ و بتولؓ کو لیکر دعا کی ہی حضرت
عباسؓ اور انکے لڑکون کے ساتھ بھی ثابت ہی اور مدعا آپکا یہی تھا کہ اپنے سب قربا کو لفظ اہل بیت مین کہ
آیت کریمہ مین ہی اور خدا تعالی نے اسکے ساتھ خطاب فرمایا ہی داخل کرین یہ ایسا ہی جیسے کوئی بادشاہ کریم
کسی مصاحب کو حکم دے کہ اپنے اہل خانہ کو حاضر کر تاہم انکو خلعت دین اور نوازش فرمائین یہ مصاحب عالی ہمت
سب متوسلون کو حاضر کرکے کہے کہ یہ سب میرے اہل خانہ ہین تو خلعت اور نوازش شاہی سے ہر ایک بہرہ یاب
ہون اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ اَبِي السَّيِّدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا اَبَا الْفَضْلِ لَا تَرِمْ مَنْزِلَكَ اَنْتَ وَبَنُوْكَ غَدًا حَتّٰى اٰتِيَكُمْ فَاِنَّ لِيْ بِكُمْ
حَاجَةً فَانْتَظَرُوْهُ حَتّٰى جَاءَ بَعْدَ مَا اَضْحٰى فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا وَعَلَيْكَ
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ قَالَ كَيْفَ اَصْبَحْتُمْ قَالُوْا اَصْبَحْنَا بِخَيْرٍ نَحْمَدُ اللّٰهَ فَقَالَ لَهُمْ
تَقَارَبُوْا فَزَحَفَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى اِذَا اَمْكَنُوْهُ اِشْتَمَلَ عَلَيْهِمْ بِمُلَاءَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ
هٰذَا عَمِّيْ وَصِنْوُ اَبِيْ وَهٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ اُسْتُرْهُمْ مِنَ النَّارِ كَسَتْرِيْ اِيَّاهُمْ بِمُلَاءَتِيْ هٰذِهٖ
قَالَ فَاَمَّنَتْ اُسْكُفَّةُ الْبَابِ وَحَوَائِطُ الْبَيْتِ وَقَالَتْ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ ترجمہ نکالی بیہقی نے
یہ حدیث باپ سید ساعدی سے اور کہا اسنے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب

کہ اے ابا الفضل کل تم اور تمھارے لڑکے گھر سے باہر نہ جائین جب تک مین تمھارے پاس نہ آجاؤن اسواسطے کہ مجکو تمھارے معاملے مین ایک مطلب ہی پس وہ منتظر حضرت کے رہے یہانتک کہ آنحضرت بعد وقت چاشت کے تشریف لائے اور فرمایا السلام علیکم پھر گھر والون نے کہا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا کس حال مین تمنے صبح کی گویا خیریت شب کی پوچھی جواب دیا کہ اللہ کا شکر ہی خیر کے ساتھ ہمنے صبح کی پھر فرمایا آنحضرت نے کہ سب نزدیک نزدیک ہو جاؤ سو بیٹھے بیٹھے حرکت کی بعض نے بعض کی طرف یہانتک کہ جب حضرت کے اختیار مین آگئے پس کر لیا انکو اپنی چادر مین اور فرمایا اے پروردگار میرے یہ میرا چچا ہی اور میرے باپ کی جگہ ہی اور یہ سب میری اہل بیت چھپالے انکو دوزخ سے جیسا کہ مین نے انکو چادر سے چھپایا ہی پھر راوی کہتا ہی کہ آمین کی دروازے کے سائبان اور گھر کی دیوار نے تین بار کہا آمین آمین آمین اور ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو مختصر روایت کیا ہی اور اور محدثون نے بھی اعلام النبوۃ مین اس قصے کو بطور متعدد روایت کیا ہی اور جو کچھ ملا عبد اللہ نے کہا کہ مراد بیت سے بیت نبوت ہی یعنی گھر نبوت کا اور اہل بیت نبوت شک نہین ہی کہ ازواج ہین بلکہ خادم اور چھوکریان جو اُس گھر کے رہنے والے ہین انکو بھی شامل لیکن معنی لغوی باوصف اس وسعت معنی کے مراد نہین ہین اور اسی پر اتفاق پس مراد اہل بیت سے خمسۂ آل عبا ہین جنکی حدیث کسا نے تخصیص کی انتہی کلامہ یہ قول اُسکا یعنی ملا عبد اللہ کا اُسی قسم سے ہی جس قسم کی باتین اُسکی گذرین کسواسطے کہ اگر معنی لغوی اس وسعت کے ساتھ مراد ہون تو ایک ایسا امر لازم آتا ہی کہ وہ عصمت عام ہی جو شیعہ کے نزدیک اس آیت سے ثابت ہوتی ہی اور اہل سنت جو اِس آیت سے عصمت سمجھنے مین شیعہ کے مخالف ہین اور غیر متفق یعنی انکو اعتقاد عصمت کا جیسا حق مین خمسۂ آل عبا کے ہی ویسا ہی ازواج مطہرات مین بھی ہی پھر اہل سنت ایسے عموم کے نفی مین کیونکر اتفاق انسے کرینگے کہ رحمت واسعۂ الٰہی کو تنگ کرتا ہی اور یہ بھی ہی کہ ارادہ معنی کا اگر اس وسعت کے ساتھ مراد ہو تو اس قسم سے ہوگا کہ قرینے والے آیات سابقہ اور لاحقہ سے مراد کو تعین کرتا ہی اور عقل بھی اس لفظ کو عرفاً انلوگونکے ساتھ مخصوص کرتی ہی جو خاص گھر کے رہنے والے ہین نہ کہ انتقال و تحول و تبدل کے ساتھ اُنمین عادت جاری ہو جیسے ازواج و اولاد نہ خدمتگار اور کنیز اور غلام کہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو چلے جائین یا آزاد یا ہبہ کر دیے جائین یا بیچ ڈالے جائین یا اجارے مین دیے جائین کہ ان سب مین تحول و تبدل ہی بخلاف ازواج و اولاد اور جو حوالہ حدیث کسا کا نسبت اِن چند شخص اہل بیت کے تخصیص کے ساتھ کیا ہی

یہ تخصیص ان چند شخص اہل بیت کے ساتھ جب ہوتی کہ دوسرا فائدہ ظاہر ہوتا اور بیان تخصیص سے یہ فائدہ ہے
کہ جب خطاب فقط ازواج کی طرف تھا تو گمان ہوتا تھا کہ یہ اشخاص اہل بیت نہین ہین لہذا اس گمان کا دفع اس
تخصیص سے کیا ہی اور بڑا التعجب ہوتا ہی اسبات سے کہ تمامی اہل اسلام کیا شیعہ کیا سنی ازواج آنحضرت صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مین باتفاق مطہرات کہتے ہین یعنی ازواج مطہرات چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری
اور ملا عبد اللہ مشہدی اور اور انکے علما کے کلام مین ہزارون جگہ دیکھا گیا اور ظاہر ہی کہ یہ لقب آیت تطہیر سے
نکالا ہی اور جو لوگ کہ انمین منصف ہین بیشک و بے دغدغہ انکی زبان پر جاری اور جب کوئی یہ کہے کہ آیت
تطہیر مشعر بہ تطہیر ازواج ہی تو خدا کی پناہ رگین گردن کی پھلا کے بحث اور لڑائی کو لپٹ پڑتے ہین اور مستعد
ہو جاتے ہین دوسرے یہ کہ دلالت اس آیت کی عصمت پر مبنی بچند بحث ہی ایک یہ کہ کلمہ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ
الرِّجْسَ ترکیب نحوی مین کس محل پر ہی آیا مفعول لہ یُرِیْدُ کے واسطے یا مفعول بہ دوسرے یہ کہ اہل بیت
کے معنی مین کیا چیز ہی اور رجس سے کیا ارادہ کیا ہی ان تینون مقام مین بڑی گفتگو ہی بڑی بڑی تفسیرین دیکھنا
چاہیین اور بعد ا لتنا اور ا لتی اگر لِیُذْهِبَ مفعول بہ ہی اور اہل بیت بھی صرف یہی چار آدمی اور رجس سے
مراد مطلق گناہ پھر بھی تو یہ دلالت عصمت پر مسلم نہین کہ مان لیجائے بلکہ عصمت نہونے کو بتاتی ہی کسواسطے
جو چیز کہ پاک ہی اسکو یہ نہین کہہ سکتے کہ مین چاہتا ہون کہ پاک کرون حد درجہ یہ کہ محفوظ ہونا ان چند اشخاص
کا رجس و گناہ سے ثابت ہوتا ہی سو بھی بعد تعلق اس ارادہ الٰہی کے لیکن یہ بھی موافق اصول اہل سنت کے
نہ موافق شیعہ کے اسواسطے کہ انکے نزدیک یہ ہی کہ اللہ تعالی جو ارادہ کرے اس ارادہ کا ظاہر بھی ہو جانا لازم
نہین ہی یہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی بہت چیزونکا ارادہ کرتا ہی اور شیطان اور بنی آدم ہونے نہین دیتے
چنانچہ الہیات مین اسکا بیان ہو چکا اور بالجملہ اگر خدا تعالی کو یہ منظور ہوتا کہ فائدہ معنی عصمت کا
حاصل ہو تو یون فرماتا اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ترجمہ بیشک اللہ نے
کھو دیا تمسے رجس اور پاک کیا تمکو پاک کرنا اور یہ خوب ظاہر ہی جسکو غبی بھی سمجھے ہین یہ کہ زکی نہ سمجھین اور
بالفرض اگر یہ کلمہ مفید عصمت بھی ہوتا تو چاہیے تھا کہ تمامی صحابہ بخصوص جو جنگ بدر مین حاضر تھے بالکل
معصوم ہوتے کسواسطے کہ انکے حق مین جدا جدا فرمایا ہی قولہ تعالی وَلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ترجمہ لیکن ارادہ کرتا ہی اللہ کہ پاک کرے تمکو اور تمام کرے نعمت اپنی تمپر شاید
شکر گزار ہو تم وقولہ تعالی وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ ترجمہ اور کھو دے تمسے رجس شیطان کے

تعظیم مطہرات تطہیر سے نکالا

گناہ رجس

صحابہ بدر

اور ظاہر ہی کہ سواے تطہیر کے پورا کرنا نعمت کا حق صحابہ مین یہ ایک عنایت زاید ہی اس آیت مین سبب اس دو لفظ کے جو اول واقع ہوئے عصمت پیدا اسلیے کہ جب تک گناہون اور بدی شیطان سے بچا نہین ہیگا پورا ہونا نعمت خداے تعالی کا ہرگز اسپر متصور نہین اور جو تخصیصین کہ لفظ تطہیر اور اذہاب رجس یعنی پاک کرنے اور کھونے برائی مین بطور احتمال کے چلی تھین سب باد ہوائی ہوگئین سوم یہ کہ غیر المعصوم لا یکون اماما یعنی سوا معصوم کے امام نہین ہوتا یہ ایک مقدمہ بیہودہ اور ممنوع ہی قرآن اور قول اہل بیت کے اسکو جھوٹ ٹھہراتے ہین مصنف رح کہتے ہین یہ تو ہمنے مانا لیکن دلیل صحت امامت حضرت امیرؓ کی ثابت ہوئی مگر یہ بات کہ وہ امام بلا فصل تھے یعنی اگرچہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے بعد خلیفہ ہوے مگر امام پہلے ہی سے تھے یہ ایسا ہی کہ انکے ہوتے کوئی حسنینؓ سے امام ہو سو یہ کسطرح ہوسکیگا نہ اسکا کوئی قائل اور ایسی بات پر جسکا کوئی قائل نہو تمسک کرنا اور سند پکڑنا عاجزونکا کام ہی اذ المعترض لا مذہب لہ یعنی معترض کا کوئی مذہب نہین و منہا قولہ تعالی قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی ترجمہ اور اسی قسم سے ہی قول اللہ تعالی کا کہ نہین چاہتا ہون مین تمسے حکم الٰہی پہونچانیکی کچھ مزدوری مگر دوستی قرابت والونکی انتہی فلما نزلت قالوا یا رسول اللہ من قرابتک الذی وجبت علینا مودتہم قال علیؓ و فاطمۃ و ابناہما یعنی جب نازل ہوئی یہ آیت لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ قرابت والے آپ کے کون ہین جنکی محبت ہمپر واجب ہوئی ہی فرمایا علیؓ اور فاطمہ اور انکے دونون بیٹے یعنی حسنینؓ اب جاننا چاہیے کہ یہ آیت تو دلیل اہل سنت کی ہی نواصب کے مقابلے مین جن سے واجب ہونا محبت اہل بیت کا ثابت کرتے ہین چنانچہ قرطبی اور اور علماے اہل سنت کو شام و مغرب مین نواصب سے مناظرہ رہتا تھا انھون نے اس آیت کو اس مقام پر تمسک کیا تھا نہ شیعہ نے ہان شیعہ نے یہ کیا کہ اہل سنت کی کتابون سے چرا کر ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ کی نفی امامت پر تمسک کیا اور دو تین کلمے اور بڑھادیے اور کہتے ہین کہ واجب المحبت اہل بیت ہین اور جسکی محبت واجب ہی اسکی اطاعت بھی واجب ہی اور واجب الاطاعت امام کہ یہی معنی امام کے ہین اور سوا علیؓ کے کوئی واجب المحبت نہین بس واجب الاطاعت بھی نہوگا انکی اس آیت سے دلیل چاہنے کا جواب یہ ہی کہ اس آیت سے جو مراد ہی اسمین مفسرونکو اختلاف فاحش ہی طبرانی اور امام احمد نے ابن عباس سے ایسی ہی روایت کی ہی لیکن جمہور محدثین نے اس روایت کو ضعیف ٹھہرایا ہی اس لیے کہ یہ سورۃ یعنی سورہ شوری مکی ہی اور وہان امام حسنؓ اور امام حسینؓ نہ تھے

نہ حضرت فاطمہ کو علاقہ زوجیت کا حضرت علیؓ سے بہم پونہچا تھا اور اس روایت کے سلسلے مین بعضے شیعہ
غالی پڑے ہین اُنسے اسکا سلسلہ ہی کسی محدث نے محدثون سے ظاہر حال کسی شیعہ کا دیکھ کر صدق سے
اُسکو موصوف کر دیا کہ سچا ہی اور باطن سے خبر نتھا اب مصنف رح فرماتے ہین کہ زیادہ گمان یہ ہوتا ہی کہ اُس شیعہ
نے جھوٹ نہین کہا بلکہ حدیث کے معنی کے ساتھ روایت کی یعنی حدیث مین مَنْ قَرَابَتُكَ کے جواب مین
اَهْلِ بَيْتِي ہوگا اُسنے اہل بیت کو انھین چار شخص مین حصر کرکے لکھ دیا عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا چنانچہ بخاری
ابن عباس سے اس روایت کو من وعن لایا کہ اَلْقُرْبٰى مَنْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَابَةٌ
ترجمہ قرابت دار وہ شخص ہی کہ اُسمین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین قرابت ہو اور قتادہ اور سدی کبیر
اور سعید بن جبیر نے قطعی لکھا ہی کہ معنی آیت کے یہ ہین کہ مین نے جو تمکو احکام خدا کے پونہچائے کچھ مزدوری
نہین چاہتا مگر یہ چاہتا ہون کہ مجھسے دوستی رکھو اس سبب سے کہ مین تمھارا قرابت دار ہون
بخاری مین ابن عباس سے یہ روایت موجود ہی اور مفصل مذکور ہی کہ کوئی بطن بطون قریش سے
نتھا جس سے قرابت داری آنحضرت کی نہوتی اور اُس قرابت کو یاد دلانا اور اُسکے حقوق کا ادا چاہنا
ادنی درجہ یہ ہی کہ ایذا سے باز رہنا ہی کہ مقتضاے قرابت یہی ہی پس استثنا منقطع ہی اور امام فخر رازی
اور تمام مفسرون متاخرین نے یہی معنی پسند کیے ہین کسواسطے کہ پہلی معنی شایان شان نبوت کے نہین ہین
یہ عادت طالبان دنیا کی ہی کہ کوئی کام کرین اور نتیجہ اُسکا اپنی اولاد اور اقربا کے لیے چاہین بس اگر
انبیا کی مدنظر بھی ایسی غرضین ہون تو انمین اور دنیا دارون مین فرق ہی کیا ہوا اور انکے قول وفعل سب
لباسے ٹھہرین یعنی بناوٹ اور موجب تہمت کا ہو اور جو انکے پیدا کرنے سے غرض ہی وہ بگڑ جائے سوا
اسکے معنی اول مین بہت آیتون سے منافات ہی قوله تعالی مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلَى اللهِ ترجمہ جو چیز کہ چاہون تمسے مین قسم مزدوری سے وہ تمھارے ہی واسطے ہی میری مزدوری
تو خدا پر ہی و قوله تعالی اَمْ تَسْاَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ ترجمہ
کیا چاہتا ہی تو انسے مزدوری پس تو وہ تاوان سے بڑے بوجھل ہو رہے ہین اور سوا انکے اور سورہ شعرا مین
تمام انبیا کی زبان سے مزدوری کے انکار کا بیان ہی پس آنحضرت کہ خاتم الانبیا ہین اگر مزدوری چاہین
تو سب انبیا سے مرتبہ انکا گھٹ جائیگا اور یہ خلاف اجماع ہی یعنی سب متفق ہین کہ سب انبیا مین عالی رتبہ
ہین پھر کیونکر ہو سکتا ہی دوسرا جواب یہ کہ ہم اسباب کو نہین مانتے کہ جو کوئی واجب المحبت ہی واجب الاطاعت

بھی ہی اور یہ بھی نہیں مانتے کہ جو کوئی واجب الاطاعت ہی صاحب امامت ہی جسکے معنی ہین ریاست عامہ
اب اول صورت کی کیفیت یہ کہ اگر محبت کے واجب ہونے سے اطاعت واجب ولازم آتی ہی تو یہ بھی لازم
آتا ہی کہ تمام علوی یعنی اولاد حضرت علی کے واجب الاطاعت ہون کسواسطے کہ شیخ ابن بابویہ نے اپنی کتاب
اعتقادات مین لکھا ہی اَنَّ الاِمَامِيَّةَ اَجْمَعُوا عَلٰى وُجُوبِ مُحَبَّةِ العَلَوِيَّةِ ترجمہ بیشک امامیہ متفق
ہین اولاد حضرت علی کی محبت کے واجب ہونے پر اور اسی دلیل سے حضرت فاطمہؓ کی امامت لازم آتی ہی کہ اسکا کوئی قائل
نہیں اور بالکل خلاف اجماع اور یہ بھی لازم آتا ہی کہ ان چارون یعنی علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنینؓ مین سے ہر ایک
امام ہو زمانہ پیغمبر مین اور حسنینؓ امام ہون زمانہ حضرت امیرؓ مین اور یہ بات بالاتفاق باطل ہی اور دوسری
صورت اس سبب سے کہ واجب الاطاعت صاحب امامت ہی یعنی صاحب خلافت کبریٰ تو لازم آئے کہ ہر نبی
صاحب خلافت کبریٰ ہو اور یہ بھی باطل ہی کسواسطے کہ شمویل علیہ السلام نبی واجب الاطاعت تھے اور
طالوت صاحب ریاست کبریٰ موافق نص قرآن کے اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ترجمہ
بیشک اللہ نے پیدا کیا طالوت کو تمھارے واسطے بادشاہ دوسرا جواب ہم نہیں مانتے ہین کہ محبت کا واجب
ہونا انھین چار اشخاص مذکور پر منحصر ہی بلکہ اورون مین بھی پایا جاتا ہی رَوَى الْحَافِظُ اَبُو طَاهِرِ السِّلَفِيُّ
فِي مَشْيَخَتِهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ اَبِي بَكْرٍ وَشُكْرُهُ وَاجِبٌ
عَلٰى كُلِّ اُمَّتِي یعنی محبت ابوبکرؓ کی اور شکر اسکا واجب ہی میری ساری امت پر وَرَوَى ابْنُ عَسَاكِرَ
عَنْهُ نَحْوَهُ اور روایت کی ابن عساکر نے انس سے مثل ابو طاہر کے وَمِنْ طَرِيقٍ آخَرَ عَنْ سَهْلِ
ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ نَحْوَهُ اور دوسری راہ سے سہیل بن سعد الساعدی سے یعنی مثل اسکے
وَاَخْرَجَ الْحَافِظُ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَضِرٍ الْمُلَّا فِي سِيرَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ عَلَيْكُمْ حُبَّ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ كَمَا
فَرَضَ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةَ وَالزَّكٰوةَ وَالصَّوْمَ وَالْحَجَّ یعنی نکالی حافظ نے عمر بن محمد بن خضر الملا سے
اپنی کتاب سیرت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیشک اللہ نے محبت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ
اور علیؓ کی تمپر فرض کی ہی جیسے فرض کی ہی تمپر نماز اور زکوۃ اور فرض کیا ہی روزہ اور حج وَرَوَى
ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ حُبُّ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
اِيمَانٌ وَبُغْضُهُمَا نِفَاقٌ اور روایت کی ابن عدی نے انس سے انھون نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے کہ محبت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی خاص ایمان ہی اور عداوت اُن دونون کی عین نفاق و ردّ دلی
اِبنُ عَسَاکِر عَن جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ اَبِي بَکۡرٍ وَعُمَرَ مِنَ الۡاِیۡمَانِ
وَبُغۡضُھُمَا کُفۡرٌ اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محبت
ابوبکر و عمر کی قسم ایمان سے ہی اور عداوت اُن دونون کی کفر ہی وَرَوَی التِّرۡمِذِيُّ اَنَّہٗ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ
اِلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَلَمۡ یُصَلِّ عَلَیۡہِ وَقَالَ اِنَّہٗ یَبۡغَضُ عُثۡمَانَ فَاَبۡغَضَہُ اللّٰہُ
اور روایت کی ترمذی نے بیشک شان یہ ہی کہ لائے ایک جنازہ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
آپ نے اسکی نماز نہین پڑھی اور فرمایا بیشک یہ بغض رکھتا تھا عثمانؓ سے سو بغض مین ڈالا ہی اُسکو
اللہ نے ہرچند یہ روایتین اہل سنت کی کتابون مین ہین لیکن جب شیعہ کو اس مقام مین الزام اہل سنت کا
منظور ہی بدون ملاحظہ انکی سب روایتون کے یہ مقصود حاصل نہین ہوتا ہی اور ایک روایت سے یہ
الزام نہین کھاتے ہین اور اگر شیعہ اہل سنت کو تنگ کرین تو قرآن اور قول اہل بیت سے ثابت کرسکتے
ہین کہ محبت خلفائے ثلٰثہؓ کے کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ ہین واجب ہی قولہ تعالیٰ یُحِبُّھُمۡ وَیُحِبُّوۡنَہٗ
یعنی دوست رکھتا ہی اللہ انکو اور دوست رکھتے ہین وہ اللہ کو باتفاق یہ لفظ اُنکے حق مین ہی جنھون نے
مرتدون کو قتل کیا اور یہ یعنی خلفائے ثلٰثہؓ سرگروہ اُن قتل کرنے والون کے تھے اور جسکو خدا دوست رکھے
اُسکی محبت واجب ہی اور علی ہذا القیاس آیت مباہلہ یعنی آپسمین بددعا کرنا کسی امر کے جھوٹ سچ مین اور
شیعہ بھی اس آیت پر تمسک کرتے ہین انکا طریق یہ ہی کہ جب آیہ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَکُمۡ
وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمۡ وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَکُمۡ الیٰ اٰخرھا نازل ہوئی یعنی سو کہہ تو آؤ بلاتے ہین ہم اپنی
اولاد کو اور تمھاری اولاد کو اور اپنی عورتون کو اور تمھاری عورتون کو اور اپنی ذات کو اور تمھاری ذات کو
آخر آیت تک آپ گھر سے نکلے اور علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو ساتھ لیا پس معلوم ہوا کہ مراد ابنائنا سے
حسنؓ اور حسینؓ ہین اور مراد انفسنا سے حضرت امیرؓ اور جب حضرت امیرؓ نفس رسول کے ہوئے اور ظاہر ہی
کہ معنی حقیقی نفس کے تو یہان ہونا محال ہین لہذا مراد برابر اور مساوی سے ہوگی اور جو کوئی مساوی پیغمبر
وقت کا ہی ضرور ہی کہ وہ غیر سے تصرف مین افضل اور اولیٰ ہوگا لِاَنَّ الۡمُسَاوِيَ لِلۡاَفۡضَلِ الۡاَوۡلٰی
بِالتَّصَرُّفِ اَفۡضَلُ وَاَوۡلٰی بِالتَّصَرُّفِ فَیَکُوۡنُ اِمَامًا اِذۡ لَا مَعۡنٰی لِلۡاِمَامِ اِلَّا الۡاَفۡضَلُ الۡاَوۡلٰی بِالتَّصَرُّفِ
ترجمہ کسواسطے کہ جو کوئی افضل اور اولیٰ بتصرف ہوتا ہی اُسکا مساوی بھی افضل اور اولیٰ بتصرف ہی

پس وہی امام ہوے اسلیے کہ معنی امام کے بھی یہی ہین یعنی افضل و اطلی بہ تصرف اب مصنف رح فرماتے ہین کہ حسن انتظام و خوبی کے ساتھ یہ تقریر اس آیت مین ہمنے لکھی اکثر علماے شیعہ کو میسر نہوئی اور ہمارے اس سالے کا حق اُنکے ذمے بھی ثابت ہی کہ اکثر اُنکی پریشان دلیلون کو ہمنے ترتیب و تقریر خوش طور سے آراستہ کر دیا اور صورت بنا دی اگر کسیکو اس بات مین ہماری تامل ہو انکی کتابون کو دیکھیے کہ کیسا کیسا کلام کو پریشان کیا ہی اور مطلب کو نہ پونہچایا انتہی اور یہ آیت در اصل اہل سنت کی دلیلون سے ہی جو نواصب کے مقابلے مین لائے ہین اور اس سے تمسک ڈھونڈھا ہی اور وجہ تمسک کی اسنے خوب ظاہر ہی کہ حضرت امیرؓ اور ان بزرگوارون یعنی فاطمہؓ اور حسنینؓ کا ساتھ لیجانا اور انکو مخصوص کرنا چاہتا ہی کہ کوئی وجہ مرجح جو سبب برٹھکے ہو مذکور کیجاے اور وہ اس بات سے خالی نہین یا انکا ساتھ لیجانا اور مخصوص کرنا اس سبب سے تھا کہ ان بزرگوارون کو آنحضرتؐ عزیز بہت جانتے تھے اور جب انکو مقام مباہلہ مین کہ بحسب ظاہر اسمین اندیشہ ہلاک کا بھی تھا حاضر کرینگے تو مخالفون کو پوری کوشش اور بھروسے اور نہایت مضبوطی کا اپنی نبوت کے صدق اور ٹھیک ٹھیک پیدایش عیسیٰؑ پر کہ اُسکی خبر دیتے تھے آنحضرتؐ سے یقین ہو کسواسطے کہ جب تک بالقطع یقینی بات نہین ہوتی اور اپنے دعوے کو خوب سچا نہین جانتا کوئی عاقل آپ کو اور اپنے عزیزون کو موقع ہلاک مین نہین ڈالتا اور اپنی جڑ نہین کھودتا اور اُسپر قسم نہین کھاتا اہل سنت نے یہی وجہ اختیار کی ہی اکثر اور شیعہ نے بھی چنانچہ ملا عبداللہ نے بھی اظہار الحق مین اسی وجہ کو پسند کیا ہی اور ترجیح دی ہی پس اس آیت مین عزیز ہونا ان اشخاص کا آنحضرت کے نزدیک ثابت ہوا اور جو پیغمبر محبت اور بغض نفسانی سے پاک ہین یعنی حب و بغض انکا حسب تقضاے نفس مثل اہل دنیا کے نہین ہوتا بلکہ بوجہ اللہ یہ عزت ان اشخاص کی اُنکے سامنے ضرور موافق اُنکے دین و پرہیزگاری اور نکوکاری کے ہوگی پس یہ بات ان اشخاص کے واسطے ثابت ہوئی اور جو نواصب انکے خلاف ہین اُنکے مقابلے مین مفید پڑی یا انکا لیجانا اسواسطے تھا کہ یہ حضرات بھی دعا بد مین جو کفار نجران کے حق مین کہ نام شہر کا ہی منظور تھی شریک ہون اور اپنی آمین سے آنحضرتؐ کی مدد کرین تا دعا آپکی انکے امین سے جلدی مستجاب ہو چنانچہ یہ بات اکثر شیعہ نے کہی ہی اور ملا عبداللہ نے بھی ذکر کی اس صورت مین بھی عالی رتبہ ہونا انکا دین مین اور مقبول ہونا انکی دعا کا بارگاہ الٰہی مین ثابت ہوا کہ نواصب کے مقابلے مین یہ سب باتین مفید ہین اور نواصب نے اسکو رد کیا ہی کہ انکا ساتھ لیجانا نہ وجہ اول کے سبب سے تھا نہ دوسری وجہ سے بلکہ ارادہ دشمن کے الزام

ہونے کا تھا کہ انکے نزدیک یہ امر مسلم الثبوت ہی اور مخالفون کے نزدیک کہ کفار تھے یہ بات مانی ہوئی تھی
کہ قسم کے وقت جب تک اولاد و داماد کو حاضر نکرین اور انکے مرنے اور ہلاک ہونے پر قسم نکھائین وہ قسم معتبر
نہین ہوتی آپنے بھی اس طریق پر انکے عمل کیا اور ظاہر ہی کہ قرابت والے اور اولاد جس قسم کے ہون لوگون کے
اعتقاد مین غیر قرابت والون اور اولاد سے عزیز زیادہ ہوتے ہین گو اس شخص کے نزدیک انکی عزت نہو
اور دلیل اسوجہ پر یہ ہی کہ ایسا مباہلہ کرنا اور اولاد پر قسم کھانا آپ کے نزدیک بھی مسلم نتھا اگر ہوتا تو
شریعت مین بھی ایسی قسم آئی ہوتی حال آنکہ شریعت مین ممنوع ہی کہ اولاد کو حاضر کرین اور اُنپر قسم
کھائین پس معلوم ہوا کہ یہ باتین دشمنون کو چپ کرنیکے واسطے تھین اور ایسی ہی دوسری وجہ بھی درست
نہین ہوتی کسواسطے نجران کے ایلچیون کا ہلاک ہونا کوئی ایسی بڑی بات نہ تھی آنحضرت پر تو اس سے
بڑھکر اور نہایت سخت سخت حادثے پڑے اور مشقتین اٹھائین کبھی دعا مین ان اشخاص سے مدد نچاہی علاوہ
اسکے سب کا اتفاق ہی کہ کفار کے مقابلے اور جھگڑے مین دعا پیغمبر کی ضرور مقبول ہوتی ہی اگر نہو تو پیغمبر
جھوٹے ٹھہرین اور تکذیب لازم آئے کیونکہ پیدا ہونے سے جو غرض ہی وہ بگڑ جائے اور اس دعا کے
قبول نہونے مین ایسا کیا تردد ہو سکتا تھا جو اورون کی امین سے مدد چاہتے لہذا یہ سب بیہودہ اور
خراب ہی لیکن خدا کے فضل سے اہل سنت نے انکے کلام کا بالکل قلع قمع واجبی کیا ہی مگر اس رسالے مین اُس
بحث کا موقع نہین ہی طول ہو جانے کے ڈر سے ہمنے کچھ غرض نہ کی القصہ یہ آیت اصل مین دلیل مدعا ہی
شیعہ بڑے زور شور کے ساتھ اہل سنت کے مقابلے مین لائے ہین **شعر** کس نیاموخت علم تیر از من ✤
کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد ✤ اور یہ جو شیعون کو اسپر تمسک ہی بہت وجہون سے اسمین خلل ہی اول یہ کہ ہم نہین دلیل سوم
مانتے کہ مراد اَنْفُسَنَا سے حضرت امیر ہین بلکہ یہ نفس نفیس آنحضرت ہین اور جو کچھ انکے علمانے اس بات کے
باطل کرنے کو یہ احتمال کیا ہی کہ اَلشَّخْصُ لَا یَدْعُوْ نَفْسَہٗ یعنی کوئی آدمی اپنے نفس کو بلا نہین سکتا یہ ایسی
بات ہی جیسے کلام ایک حجام کا کہ ایک گانون سے آیا تھا ایک عالم نے اُس سے پوچھا کہ تمھارے گانون مین ہل
چلاتے ہین اور ہل بھی چلتے ہین کہا اے آخون سمجھ کے بات کہہ ہل نہین چلاتے ہین نہ ہل چلتے ہین بیلونکو چلاتے ہین اور بیل گھومتے ہین اور
یہ بات عرف قدیم اور جدید مین پھیلی ہوئی ہی اور جاری ہی دَعَتْہُ نَفْسُہٗ اِلٰی کَذَا اور دَعَوْتُ نَفْسِیْ اِلٰی کَذَا بلایا اسکو اسکے نفس نے
اس بات کی طرف اور بلایا مین نے اپنے نفس کو اس بات کی طرف اور فَطَوَّعَتْ لَہٗ نَفْسُہٗ قَتْلَ اَخِیْہِ یعنی رغبت دلائی اسکے نفس نے اپنے
بھائی کے مار ڈالنے کی وَاٰمَرْتُ نَفْسِیْ وَشَاوَرْتُ نَفْسِیْ یعنی مصلحت کی مین نے اپنے دل سے اور مشورت کی اپنے نفس سے اور سوا

اسکے استعمالات اہل بلاغت سے جو اُنکے کلام صحیح طور پر واقع ہی تبس حاصل معنی نَدْعُ اَنْفُسَنَا کے نحضر اَنْفُسَنَا ہوئے اور یہ بات بھی ہو کہ اگر جانب حضرت سے حضرت امیرؑ کو معنی اَنْفُسَنَا کا ہم قرار دین تو اَنْفُسَکُمْ مین جانب کفار سے کسکو قرار دینگے حال آنکہ صیغہ نَدْعُ مین وہ بھی شریک ہین اِذْ کَا مَعْنٰی لِاَدْعُوَا النَّبِیّ اِیَّاھُمْ وَاَبْنَاءَھُمْ یعنی اسواسطے کہ اُنکو اور اُنکے لڑکون کو بلانے مین کچھ معنی نہین ہین بعد قولہ تعالی جو تعالوا ہی بمعنی آؤ پس معلوم ہوا کہ حضرت امیر بھی اَبْنَاءَنَا مین داخل ہین جیسے حسنینؑ بھی حقیقۃً ابنا نہین ہین حکما ابنا مین داخل ہوئے وَلِاَنَّ الْعُرْفَ یَعُدُّ الْخَتَنَ اِبْنًا مِنْ غَیْرِ رَیْبَۃٍ فِیْ ذٰلِکَ اسواسطے کہ عرف مین داماد کو بھی بیٹا شمار کرتے ہین کہ اسمین شک نہین ہو اسکے سوا نفس معنی قریب ورہم نسبت اور ہم دین اور ہم ملت مین بھی آیا ہو قولہ تعالی یُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَھُمْ مِنْ دِیَارِھِمْ معنی یہ کہ نکالتے ہین وہ لوگ اپنونکو اپنے شہرون سے پس اَنْفُسَھُمْ کے معنے اَھْلَ دِیْنِھِمْ ہین وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ اور مت نام رکھو اپنے نفسون کو فلوکا اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِاَنْفُسِھِمْ خَیْرًا ان دونون آیتون مین بھی نفس کا لفظ بمعنی مذکورہ بالا کے ہی پس حضرت امیرؑ کو جو میل نسبت وقرابت اور مصاہرت یعنی دامادی اور اتحاد دین وملت اور کثرت صحبت اور الفت کا آنحضرت سے از حد تھا حتی کہ فرمایا عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ یعنی علی مجھسے ہو اور مین علی سے ہون اِس صورت مین اگر اپنے نفس سے اُسنے تعبیر کی تو کیا بعید ہو فَلَا یَلْزَمُ الْمُسَاوَاۃُ کَمَا لَا یَلْزَمُ فِی الْاٰیَاتِ سو نہین لازم آتے مساواۃ جیسے کہ آیات مین نہین لازم آتی ہو دوسرے یہ کہ اگر برابری جمیع صفات مین مراد ہو تو یہ بات لازم آتی ہو کہ جیسے آپ نبی اور رسول اور خاتم الانبیا ورسل اور تمامی مخلوق کے پیغمبر تھے اور چار نکاح سے زیادہ کے ساتھ مخصوص اور بروز قیامت من مانتے درجے کے ساتھ مختص اور صاحب شفاعت کبری اور مقام محمود اور محل نزول وحی ہین اور اور انکے سوا وہ احکام جو خاصہ پیغمبرؐ ہین سب مین حضرت امیرؑ بھی شریک ہون اور یہ بات بالاجماع باطل ہو اور اگر شرکت کل مین نہین بعض مین مراد ہو تو کچھ فائدہ نہین کرتی کسواسطے کہ جو بعض وصاف مین افضل واولی بالتصرف کے برابر ہوتا ہو وہ افضل اور اولی بالتصرف نہین ہوتا ہے اور یہ بات خوب ظاہر ہو اور اگر یہ آیت دلیل امامت کی ہو تو لازم آتی ہو امامت امیرؑ کی زمان حیات پیغمبرؐ مین کہ یہ بھی بالاتفاق باطل ہو اور اگر قید لگائین ایک وقت سے کسی دوسرے وقت کی اسکے ساتھ کہ لفظاً کوئی دلیل اُسپر نہین تب بھی مفید مدعا نہین ہو اسواسطے کہ اہل سنت بھی ایک وقت وفات امامت حضرت امیرؑ کی ثابت کرتے ہین وَمِنْھَا قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ

یعنی نہین ہی تو مگر ڈرانے والا اور ہر قوم کا راہ بتانے والا وَرَدَ فِی الْخَبَرِ الْمُتَّفَقِ عَلَیْہِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَالَ اَنَا الْمُنْذِرُ وَاَنَا الْہَادِیْ آیا ہی حدیث متفق علیہ مین ابن عباس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیشک فرمایا کہ مین ڈرانے والا اور راہ بتانے والا ہون اور یہ روایت ثعلبی سے ہی تفسیر مین اور جو اسنے روایتین کی ہین اُنکا چندان اعتبار نہین ہی اور یہ آیت بھی بدستور اُنھین آیات سے ہی جنکو اہل سنت مذہب خارجیون اور ناصبیون کی رد مین لائے ہین اور اس روایت تفسیری پر تمسک کیا ہی کہ جناب امیرؑ کی امامت اور سوا اُن کے اور کی امامت کی نفی پر ہرگز اور قطعًا دلالت نہین رکھتی اسواسطے کہ یہ لازم نہین ہی کہ جو شخص ہادی ہو امام بھی ہو نہ یہ اُسکے غیر کو ہدایت سے باز رکھے اور اگر تنہا ہدایت امامت پر دلالت کرے تو وہ امامت وہ ہوگی جو موافق اصطلاح اہل سنت کے ہی یعنی پیشوائی دین کے اور یہ کچھ جھگڑے کی بات نہین ہی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجَعَلْنَا ھُمْ اَئِمَّۃً یَّھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا یعنی ٹھہرایا ہمنے اُنکو امام کہ ہدایت کرتے ہین وہ ہمارے حکم کی ہرگاہ کہ صبر کیا اُنھون نے وَقَالَ وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ اور چاہیے کہ ہو تم مین کوئی گروہ ایسا کہ بُلائین وہ نیکی کی طرف اور حکم کرین ساتھ معروف کے اور باز رکھین بُرائیون سے وَمِنْھَا قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ یعنی ٹھہرو بیشک وہ پوچھے جائینگے کہتے ہین ابو سعید خدری سے مرفوعًا مروی ہوا اِنَّہٗ قَالَ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ عَنْ وِلَایَۃِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اور پر معنی تحریر ہوئے صرف یہ زیادہ ہوگا ولایت علی ابن ابی طالب سے حقیقت مین یہ سب تمسک روایات پر ہین نہ آیات پر اور حالت اِن روایتون کی معلوم ہی کہ اہل سُنت کے نزدیک انکا کچھ اعتبار نہین خصوص یہ روایت فردوس دیلمی کی سند مین واقع ہی اور وہ کتاب خاص اسیواسطے ہی کہ اُسمین ضعیف حدیثین واہی جمع ہین اور خصوصًا اس روایت کی سند مین بہت سے ضعیف و مجہول لوگ ہین قابل حجت پکڑنے کے نہین ہی خصوصًا ایسے مطالب مین جو اصول مذہب ہین اور اسکے ساتھ نظم قرآنی بھی اسکو جھوٹا ٹھہراتی ہی اسواسطے کہ یہ خطاب مشرکون کے حق مین ہی بدلیل وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنی جسکی بندگی کرتے ہین سوا اللہ کے اور ضرور ہی کہ پہلا سوال مشرکون سے عبادت غیر اللہ سے ہوگا نہ ولایت علی بن ابی طالبؓ سے اور یہ بھی کہ ترتیب قرآن کی اس بات کو بتاتی ہی کہ سوال مضمون جملہ استفہامیہ سے ہی جو مَا لَکُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ہی یعنی کیا ہوا تمکو جو مدد نہین کرتے اور یہ واسطے جھڑکی کے ہی اور بیان کے فقط نہ دوسری چیز اسیواسطے سب قاریونکا اتفاق ہی کہ مَسْئُوْلُوْنَ پر وقف کرنا نہین چاہیے اور اگر روایت صحیح سمجھی جائے اور ترتیب قرآنی کو بھی جانے دین تو مراد ولایت سے محبت ہی بس ریاست کبریٰ نہین ٹھہرگی

مُسند فردوس دیلمی مین اسناد ویسے ہی ہم ہے

جو محل نزاع ہی اور اگر ریاست کبریٰ بھی ٹھہرے تب بھی مفید مدعا نہین کسواسطے کہ آیت سے یہ فائدہ ہی کہ اعتقاد محبت
جناب امیرؓ کا واجب ٹھہرے خواہ کسی وقت مین ہو اوقات سے سو یہ عین مذہب اہل سنت کا ہی اور اس روایت کو
واحدی بھی اپنی تفسیر مین لایا ہی اس طور پر کہ عَنْ وِلَایَتِ عَلِيٍّ وَاَهْلِ الْبَیْتِ اور ظاہر ہی کہ سب اہل بیت امام
نتھے چنانچہ شیعہ بھی معتقد سب اہل بیت کی امامت کے نہین ہین پس اگر ولایت کو محبت پر قیاس کرین تو ہو سکتا ہی
اسواسطے کہ ایک لفظ مشترک ہی اور موافق خارجی قرینون کے اسکے دونون معنے سے ایک معنی مقرر ہونگے اور بالجملہ
سوال محبت امیرؓ اور اُن کی امامت سے اجماعی ہی یعنی متفق علیہ کہ اہل سنت بھی اسکے قائل ہین اسکے ساتھ بحث
اسمین نہین چلتی بلکہ بحث اسمین ہی کہ حضرت امیرؓ بلا فصل امام تھے اُنکے سوا صحابہ سے کوئی مستحق امامت نتھے
لیکن اس آیت مین اس مدعا کا مطلق مس نہین وَمِنْهَا قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَالسَّابِقُوْنَ
السَّابِقُوْنَ اُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ اور جو لوگ سابق ہین وہی سابق ہین اور وہی مقرب ہین رُوِیَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا قَالَ السَّابِقُوْنَ ثَلٰثَةٌ فَالسَّابِقُ اِلٰی مُوْسٰی یُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ
وَالسَّابِقُ اِلٰی عِیْسٰی صَاحِبُ یَاسِیْنَ وَالسَّابِقُ اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ
اور روایت کی گئی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بیشک اُنھون نے کہا کہ سابقون تین شخص ہین
موسیٰ کی طرف یوشع بن نون ہی اور عیسیٰ کی طرف یاسین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف علی ابن ابی طالب
اور سابق مراد پہلے ایمان لانے والا اور یہ تمسک بھی حدیث پر ہی نہ آیت پر کہ جو بروایت طبرانی و ابن مردویہ
ابن عباسؓ اور بروایت دیلمی کے عایشہؓ سے ثابت ہوئی لیکن مدار اسناد کا ابن حسن اشقر پر ہی کہ وہ بالاتفاق
ضعیف قَالَ الْعُقَیْلِیُّ هُوَ شِیْعِیٌّ مَتْرُوْكُ الْحَدِیْثِ وَلَا یُعْرَفُ هٰذَا الْخَبَرُ وَهُوَ حَدِیْثٌ مُنْكَرٌ
یعنی عقیلی نے کہا وہ شیعہ ہی متروک الحدیث اور یہ خبر معروف نہین ہی بلکہ منکر ہی اور نشان وضع کی بھی اس حدیث
مین پائی جاتی ہین کسواسطے کہ صاحب یاسین وہ شخص نہین ہی کہ اول عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا ہی بلکہ انکے
رسولون پر جو ایمان لائے ہین اُنمین اول ہی کہ اسی امر پر نص کتاب رہنما ہی اور جو حدیث کہ اخبار اور قصون مین
مدلول قرآن کو بگاڑے وہ موضوع ہی اور بنائی ہوئی جیسے کہ یہ بات محدثون مین مقرر ہی اور یہ بھی ہی کہ تین آدمیون مین
حصر سابق کا بھی خلاف عقل کے ہی اسلیے کہ ہر نبی کو ایک سابق ہوگا اور بعد اَلَّتَا اور اَلَّتِیْ کے کیا ضرور ہی کہ ہر سابق
صاحب ریاست کبریٰ کا ہو یا ہر مقرب امام ہو اور بالفرض صحیح روایت ہی سہی تو صریح مناقض آیت کی ہی
اسواسطے کہ سابقین کے حق مین فرمایا ہی ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ جماعت کثیر ہین پہلون سے

اور قلیل ہین پچھلون سے اور جب تلہ جماعت کثیر کے معنی ہین ہی تو دو آدمیون کو جماعت کثیر نہین کہہ سکتے ہین اور ہر واحد کو قلیل نہین کہہ سکتے تبس معلوم ہوا کہ آیت سے سبق حقیقی مراد نہین ہی بلکہ سبق عرفی یا اضافی کہ شامل جماعت کثیرہ کو ہی حسب دلیل دوسری آیت کے وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اور سابق اول مہاجرین اور انصار سے یعنی بعض اُنکے بعض سے اور باتفاق شیعہ سُنّی کے سب سے اول جو ایمان لائین درحقیقت حضرت خدیجہؓ ہین بس اگر صرف یہی بات ہی کہ پہلے جو ایمان لائے مستوجب امامت ہی تو لازم آتا ہی کہ خدیجہ بھی قابل امامت کے ہون اور یہ بالاتفاق باطل ہی اور اگر کہا جائے کہ خدیجہؓ مین عورت پن مانع ہی ہم کہینگے حضرت امیرؓ مین بھی مانع ثابت ہی اور وہ نہونا وقت امامت کا جب وقت امامت کا پونہچا اور مانع نہ رہا امام ہوئے اور مانع کیا تھا ہونا خلفاے ثلثہؓ کا کہ ریاست کے حق مین اصلح تھے بہ نسبت حضرت امیرؓ کے نزدیک تمام اہل سُنت کے اور بعد خلفاے ثلثہؓ کے بھی باقی رہے تھے اور قبل امام ہونے سے انکو اُنسے مودت تھی نہ عداوت اور تفضیلیہ کے نزدیک فَاِنَّهُمْ قَالُوْا لَوْ كَانَ اِمَامًا عِنْدَ وَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنَلْ اَحَدٌ مِنَ الْخُلَفَاءِ الْاِمَامَةَ وَمَاتُوْا فِيْ عَهْدِهٖ وَقَدْ سَبَقَ فِيْ عِلْمِ اللهِ اَنَّ الْخُلَفَاءَ اَرْبَعَةٌ فَلَزِمَ التَّرْتِيْبُ عَلَى الْمَوْتِ بیشک تفضیلیہ کہتے ہین اگر کوئی امام ہوتا وقت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفون مین سے کسیکو امامت نملتی سب اُسی کی بیعت مین مرتے اور حال یہ ہی کہ سابق سے اللہ کے علم مین تھا کہ چار خلیفہ ہونگے اسواسطے اُنکی موت مین ترتیب لازم ہوئی حاصل کلام تمسک شیعون کے آیات قرآن کے ساتھ اسی قسم کے ہین اور الفین والے نے بھی اسی طریق پر بہت آیتین اپنی مدعا کی دلیل بنائی ہین اور ہرگاہ جو اولی واقوی ہین اُنکا حال معلوم ہوگیا تو باقی کو اُنھین پر قیاس کرنا چاہیے کلیہ باقی کی تقریر کا یہ ہی کہ اکثر استدلال انکی آیتون پر تمام نہین ہوتے نہ احتمالات بند ہوتے ہین نہین تو دلکی نکالی ہوئی باتین کہ جنمین خدشے ہین اور ممنوع اور روایتین متروک ومردود کا اس استدلال مین ملانا محض بیلطفی ہی لیکن کیا کرین پردہ تعصب کا دیدۂ دل پر پڑا ہی اچھے بُرے کی تمیز نہین ہوتی اور اپنا ہی گڈھا بنایا اُسکے مقابل مین جو اور کوئی کہے اچھا معلوم ہوتا ہی اب مصرح فرماتے ہین کہ وہ حدیثین جنپر اس مدعا مین تمسک کیا ہی کل بارہ روایت ہین **اول** حدیث غدیر خم کہ بڑی دھوم دھام سے انکی کتابون مین مذکور ہی اُس حدیث کے نزول کو قطعی اس مدعا مین جانتے ہین ماحصل اُسکا یہ کہ بریدہ بن الحصیب الاسلمی روایت کرتا ہی کہ وقت مراجعت حجۃ الوداع کے جب

حضرت غدیر خم پر کہ ایک موضع ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے پہنچے جو مسلمان کہ رکاب والا مین حاضر تھے سبکو
بلا کر فرمایا کہ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ
فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ اے گروہ مسلمانون کے کیا نہین ہون مین
دوست تر تمکو اپنی ذاتون سے سبنے کہا بیشک ہو فرمایا جسکا مین مولا ہون اُسکا علی مولا ہی آے بار خدایا
دوست رکھ جو کوئی اُسکو دوست رکھے اور دشمن رکھ جو اُسکو دشمن رکھے کہتے ہین مولیٰ کے معنے اولی بتصرف
اور اولی بتصرف ہونا مین امامت ہی اول تو اس استدلال مین یہ غلطی ہی کہ کل اہل عربیہ کا اتفاق ہی کہ مولیٰ
معنی مین اولی کے نہین آیا ہی بلکہ کہا ہی کہ مفعل بمعنی افعل کسی جگہ کسی مادہ مین نہین آیا ہی پھر کیا ٹھکانا
خاص اس مادہ کا مگر ابو زید لغوی نے کہ ہمکو تجویز کیا اُسکو تمسک ہی قول ابو عبیدہ پر اس آیت کی تفسیر مین
ھِیَ مَوْلٰکُمْ یعنی اَوْلٰی بِکُمْ لیکن جمہور اہل عرب نے اس تجویز و تمسک مین اُسکو خطا سے منسوب کیا ہی
اور کہا ہی کہ اگر یہ قول صحیح ہو تو لازم آئیگا کہ بجاے اَوْلٰی مِنْکَ کے مَوْلٰی مِنْکَ کہین اور یہ باطل و مردود ہی
بالاتفاق بعض نے کہا ہی کہ تفسیر ابو عبیدہ کی بیان حاصل معنی کے ہی یعنی اَلنَّارُ مَقَرُّکُمْ وَمَصِیْرُکُمْ
وَالْمَوْضَعُ اللَّائِقُ بِکُمْ نہ یہ مولیٰ بمعنی اولی کے ہی دوسرے یہ کہ اگر مولیٰ بمعنی اولی کے بھی ہو تو اُسکے ساتھ
صلہ اُسکا بالتصرف ہی ٹھہرانا کون سے لغت سے منقول ہوگا یہ بھی تو ہو سکتا ہی اَوْلٰی بِالْمَحَبَّۃِ وَاَوْلٰی
بِالتَّعْظِیْمِ مراد ہو اور کیا ضرور کہ جب لفظ اولی کا سنین تو اُس سے اولی بتصرف مراد لین قولہ تعالیٰ اِنَّ
اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاھِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ وَھٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ترجمہ بیشک براہیم سے قریب تر
وہ لوگ ہین جنھون نے پیروی کی اُسکی اور اس نبی کی اور ایمان لائے اور ظاہر ہی کہ پیرو حضرت ابراہیم کے
آنحضرت سے اولی بتصرف نہین ہوئے ہین تیسرے یہ کہ قرینہ مابعد کا صریح یہ بتاتا ہی کہ لفظ مولیٰ یا اولی سے
غرض جو کچھ ہو مراد ولایت ہی بمعنی محبت کے اور قرینہ یہ ہی جو فرمایا اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ
عَادَاہُ پس اگر مولیٰ بمعنی متصرف فی الامر ہوتا یا مراد اولی سے اولی بتصرف ہوتی تو امید یہ تھی کہ یون
فرماتے بار خدایا دوست رکھ اُسکو جو اُسکے تصرف مین ہو اور دشمن رکھ اُسکو جو اُسکے تصرف مین نہو دوستی
اور دشمنی کا ذکر کرنا صریح دلیل اس بات پر ہی کہ مقصود اُنکی دوستی کا قبول کرنا اور دشمنی سے بچنا ہی نہ تصرف
یا نہو اور ظاہر ہی کہ آنحضرت نے ہمیشہ ادنی واجبات اور سنتون بلکہ آداب اُٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے کے
اس طور پر ارشاد فرمائے ہین کہ اُس معنی کو جو اُس سے مقصود ہی ہر کوئی حاضر و غائب بعد جاننے لغت عرب کے

صاف حاصل کرے ورحقیقة کہ کمال بلاغت بھی یہی ہی اور مقتضا منصب ارشاد کا بھی یہی پھر اگر
اس قسم کے کلام کو کہ ہرگز اُس سے موافق قاعدۂ لغت عرب کے معنی نہ نکل سکین قصداً کافی سمجھے اور کہے
تو نبی کے حق مین قصور گویائی و بلاغت کا ثابت کرنا ہی بلکہ احکام الٰہی کے پہونچانے اور ہدایت مین
سستی کرنا اور سرسری جاننا ہی جس سے خدا بچائے تب معلوم ہوا کہ آنجناب کو افادہ اسی بات کا
منظور تھا کہ بے تکلف اس کلام سے سمجھی جاتی ہی یعنی محبت علیؓ کی فرض ہی مثل محبت پیغمبر کے اور دشمنی
انکی حرام ہی مثل دشمنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ یہی مذہب اہل سنت اور جماعت کا ہی کہ مطابق فہم
اہل بیت کے ابو نعیم نے حسن مثنی بن حسن السبط رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی کہ ایک دن اُنسے پوچھا کہ
حدیث مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ آیا نص ہی خلافت علیؓ پر کہا اگر پیغمبر صلعم اس سے ارادہ خلافت کا کرتے اور مراد انکی خلافت
ہوتی تو ضرور تھا کہ خوب واضح کہتے تا سب مسلمان سمجھ لین کسواسطے کہ آنحضرت سب لوگون سے زیادہ فصیح
اور سب سے زیادہ صحیح گو تھے بیشک فرماتے يَا أَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا وَالِيُ أَمْرِي وَالْقَائِمُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي
فَاسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا یعنی اے لوگو یہ قائم ہو گا بعد میرے تمپر سو سنو تم اور اطاعت کرو بعد اس سے کہا کہ
قسم ہی خدا کی اگر خدا اور خدا کا رسول علیؓ کو اس کام کے واسطے اختیار کرتے ممکن نہ تھا کہ علی برداری
اس حکم کی نکرتے اور اس کام مین قدم نرکھتے اور حکم خدا کی نافرمانی اور حضرت سید الورٰی کی بے اطاعتی کرکے
کیا اُن لوگون مین سب سے بڑھکے ہوتے جو خطا والون سے ہین ایک شخص نے کہا کیا نہین کہا ہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ حسن نے کہا خوب جان لے قسم ہی خدا کی اگر ارادہ
خلافت کا کرتے تو واضح کہتے اور تصریح کر دیتے جیسے نماز و زکوٰۃ کی کی ہی اور فرماتے أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلِيًّا
وَالِيُ أَمْرِكُمْ مِنْ بَعْدِيْ وَالْقَائِمُ فِي النَّاسِ بِأَمْرِيْ یعنی اے لوگو بیشک علیؓ والی ہی تمہارے کام کا
بعد میرے اور قائم ہو گا ... میرے کام کا سوا اسکے اس حدیث مین زمان واحد مین دو ولایتونکا جمع
... واسطے ... فقط بعد کے نہین ہی بلکہ روانی کلام کے واسطے برابر ہی دونون ولایتونکی
... ذات مین تمامی وجوہ سے جیسا ظاہر ہی اور حال آنکہ شرکت امیرؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
... مین حیات آنجناب مقتنع ہو نہی پس یہ اول دلیل ہی سکی کہ محبت اُنکی واجب ہی کہ یہی اس سے
... کہ اجتماع ... مین کوئی خوف نہین ہی بلکہ یہ بھی لازم نہین کہ ایک ہو تو دوسری بھی ہو
... کے جمع ہونے مین بہت محذور ہین وَإِنْ قَيَّدَهُ يَدُلُّ عَلٰى إِمَامَتِهٖ فِي الْمَآلِ دُوْنَ الْحَالِ

دیکھو حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ صفحہ ۱۳۰ دیکھو

فمرحبا بالوفاق لان اہل السنۃ قائلون بذلک فی حین امامتہ یعنی اگر مقید کرے وہ اسکو
اس بات سے کہ دلالت کرتی ہو امامت فی المآل پر نہ حال پر تو خوشا حال موافقت کا کہ اہل سنت بھی اسکے
قائل ہین انکی امامت کے وقت مین اب مصرح وجہ تخصیص حضرت مرتضیؓ کی بتاتے ہین کہ آنحضرت کو وحی سے
معلوم ہوا کہ زمان حضرت مرتضیؓ مین بغی اور فساد بہت ہوگا اور بعض لوگ انکے امامت کا انکار کرینگے اور
طرفہ یہ ہی کہ بعض علمانے انکے اسبات کے ثابت کرنے کو کہ مراد مولی سے اولی بتصرف ہی تمسک کیا ہو اس لفظ سے
کہ جو صدر حدیث مین واقع ہی اور وہ یہ ہی جو فرمایا الست اولی بالمؤمنین من انفسہم یعنی النبی
اولی بالمؤمنین من انفسہم معنی یہ کہ نبی اولی ہی واسطے مومنون کے انکے نفس سے پھر وہی بات ہی
کہ جہان کہین لفظ اولی کا سنتے ہین اولی بتصرف مراد لیتے ہین کیا ضرور ہی کہ اس لفظ کو بھی اولی بتصرف قیاس
کرین بلکہ یہان بھی یہی مراد ہی کہ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم فی المحبۃ بلکہ یہان اولی
مشتق ولایت سے ہی جو محبت کے معنی مین ہی یعنی الست احب الی المؤمنین من انفسہم یعنی کیا
نہین ہون مین دوست تر ایمان والونکو انکے نفس سے تا مناسبت اجزائے کلام اور جملون منتسقۃ النظام سے
حاصل ہو اصل مین معنی اس خطبے کے یہ ہین کہ اے گروہ مسلمانون کے مقرر ہو کہ تم مجکو جاننے زیادہ دوست
رکھتے ہو پس جو کوئی مجکو دوست رکھتا ہی علیؓ کو دوست رکھے اور جو کوئی علیؓ کو دوست رکھے بار خدایا دوست
رکھ اسکو اور دشمن رکھ اسکو جو علی کو دشمن رکھے عاقل کو چاہیے کہ اس کلام مربوط مین غور کرے اور اسکے
حسن انتظام کو سمجھے اور یہ لفظ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آیات قرآنی سے ماخوذ ہی اسی سبب سے اپنے قول کو اسپر
تفریع کیا ہی کسواسطے کہ آیات قرآنی مسلمہ یعنی مانی ہوئی مسلمانون کی ہین اور قرآن شریف مین یہ لفظ
بہت جگہہ واقع ہوا کہ وہان معنی اولی بالتصرف کے ہرگز مناسبت نہین رکھتے وھو قولہ تعالی النبی
اولی بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض
فی کتاب اللہ پس سوق اس کلام کا واسطے انکار نسبت متبنی ساتھ متبنی کے ہی جسکا بیان یہ ہی کہ زید
بن حارثہ کو زید بن محمد نہین کہنا چاہیے کسواسطے کہ نسبت پیغمبر کی سب مسلمانون کے ساتھ نسبت باپ
شفیق کے ہی بلکہ اس سے بہت زیادہ اور عورتین پیغمبر کی سب مسلمانون کی مائین ہین اور قرابت والے
نسبت مین غیر سے زیادہ احق و اولی ہین اگرچہ شفقت اور تعظیم اورون کی زیادہ ہو پس نسبت قرابت
پر موقوف ہی کہ متبنی اور متبنی مین مقصود ہو نہ شفقت اور تعظیم کہ یہی کتاب اللہ مین ہی یعنی حکم خدا مین

اور معنی اولی بتصرف کے اس مقصود مین کچھ دخل نہین رکھتے بس یہان بھی وہی معنی مراد ہین جو حدیث
مین ہین اور بالفرض اگر صدر حدیث کو اولی بتصرف کے معنی مین ٹھہرائین تب بھی تو قیاس مولی کا اولی
بتصرف پر مناسبت نہین رکھتا اسلیے کہ اُس صورت مین یہ عبارت مخاطبین کی تنبیہ مین ہی تا کمال توجہ سے
سنین اور کلام آیندہ کو بوجھین اور اطاعت اس امر کی جو ارشاد کیا جاتا ہو واجب جانین جیسے باپ وعظ و
نصیحت کے موقع پر اپنے بیٹے سے کہے کیا مین تیرا باپ نہین ہون اور جب بیٹا اقرار کرے اُسوقت ہین جو کچھ
منظور ہی اُس سے فرمائے تو موافق حکم پدری و پسری کے قبول کرے اور عمل مین لائے بس اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ
اِس جگہ ایسا ہی جیسے اَلَسْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ یا اَلَسْتُ نَبِیَّکُمْ اس طور پر واقع ہی مناسبت ایک لفظ کی
کلام آیندہ سے اس عبارت کے لیے ڈھونڈھنا اور چاہنا نہایت بیوقوفی ہی سارے کلام کو اس عبارت سے
جو ربط کہ ہی وہی کافی ہی اور اس سے طرفہ تر یہ ہی کہ انکے بعض مدققین خود معنی محبت و دوستی پر یہ دلیل لائے ہین
کہ دوستی حضرت امیرؑ کی تو ایک امر ہی جسکا فائدہ اس آیت وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ
مین ثابت ہو چکا یعنی ایمان والے اور ایمان والیان بعض اُن مین سے دوست ہین بعض کے پھر یہ حدیث بھی
اگر فائدہ اُسی معنی کا بخشتی ہی تو لغو ہی کہ مکرر بات ہی مگر یہ نہ سمجھے کہ فائدہ دوستی کسی شخص کا جو عام سے
شمول مین مذکور ہو وہ اور چیز ہی اور قبول کرنا اُسی شخص کی دوستی کا خصوصیت کے ساتھ امر دیگر ہی مثلاً
اگر کوئی شخص تمامی انبیا اور خدا تعالی کے رسولون پر ایمان لائے اور خاص محمد رسول اللہ کا نام نہ لے اسلام
اُسکا معتبر نہین ہی یہان دوستی حضرت امیرؑ کی ذات کی بشخصہ منظور ہی اور آیت مین دوستی بوصف ایمان
کہ یہ دوستی عام ہی فائدہ بخش ہوئی تہی اور جو مضمون آیت و حدیث کے ایک ہونے پر اکراہ ہی پھر بھی تو
کچھ قباحت نہین پیغمبر کا یہی کام ہی کہ قرآن کے مضمونون اور ذکر کی تاکید کرتے رہین خصوصاً ایسے وقت مین
کہ جو مکلف بشرع ہین اُن مین سستی و کاہلی ہو قولہ تعالی وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی نصیحت
کر بیشک نصیحت نفع دیتی ہی ایمان والون کو اور کوئی مضمون قرآن مین نہین آیا جسکی چند آیتون مین خود
تاکید نفرمائی ہو پھر زبان پیغمبر سے اُسکی تاکید و تقریر کرائی تا حجت تمام ہو جائے اور پوری نعمت دیجائے
اصل یہ ہی جسنے قرآن و حدیث کو دیکھا ہوگا وہ تو ایسا پوچ کلام ہرگز نکہیگا اور نہین تو تاکیدین اور تقریرین
پیغمبر کے روزہ نماز و تلاوت قرآن مین جو فرمائے ہین سب لغو ہو جائینگی اور خود شیعہ کے نزدیک نص امامت
حضرت امیرؑ کا بار بار کہنا اور تاکید کرنا لغو و بیہودہ ہو جائیگا معاذ اللہ من ذلک اور تاریخ و سیر کی کتب سے

معلق حوالے

واضح کہ یہ خطبہ آنحضرت نے اس سبب سے فرمایا کہ فائدہ محبت و دوستی حضرت امیر کا فائدہ بخشے صریح بتایا ہو کہ یہی منظور تھا اسواسطے کہ ملک یمن کی مہم مین جو ایک جماعت صحابہ کی حضرت امیر کے ساتھ متعین ہوئی تھی انہین سے بعد مراجعت بعض نامردون نے مثل بریدہ اسلمی و خالد بن الولید اور اُنکے سوا شکایتین بیجا حضرت امیر کی حضور مین آنحضرت کے عرض کی تھین اور جب آنحضرت نے دیکھا کہ اس قسم کی باتین لوگونکی زبانپر آئین اگر ایک دو آدمیون کو اس شکایت سے منع کیا جائیگا یہ لوگ اس بات پر کہ حضرت امیر کو میرے ساتھ علاقہ یگانگی کا ہی پاس یگانگی پر قیاس کرینگے اور باز نہین رہین گے اسواسطے عام خطبہ فرمایا اور اس نصیحت کو اُس کلمے سے کہ نص قرآنی ہی شروع کیا کہ وہ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُوْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ یعنی مین جو کہتا ہون از راہ شفقت و مہربانی کے کہتا ہون کسیکی پاسداری پر قیاس نکرو اور کسیکا علاقہ نظر مین نہ لاؤ محمد بن اسحاق اور اور اہل سیر نے مفصل اس قصے کو لکھا ہی **حدیث دوم** بخاری اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہی کہ تبوک کی لڑائی مین آنحضرت نے حضرت امیر کو عورتون اور لڑکیونپر خلیفہ کرکے متوجہ لڑائی کے ہوئے اور سبکو انپر چھوڑ گئے حضرت امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ اَتُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ کیا مجکو عورتون اور لڑکیونپر خلیفہ کرتے ہو آپ نے فرمایا اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ مِنْ بَعْدِیْ **ترجمہ** کیا تو راضی نہین ہوتا ہی اسپر کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے مگر میرے بعد کوئی نبی نہین ہی یہ کہتے ہین کہ منزلت اسم جنس ہی مضاف طرف علم یعنی ہارون کے سب جملہ منازل کے لیے عام ہی تا استثنا صحیح ہو جب مرتبہ نبوت کو استثنا فرمایا تمامی منازل جو حضرت ہارون مین ثابت تھے حضرت امیر مین ثابت ہوے کہ انھین منازل سے صحت امامت ہی اور مفروض ہونا طاعت کا بھی اگر ہارون بعد موسیٰ کے زندہ ہوتے اسلیے کہ موسیٰ نے حین حیات مین یہ مرتبہ رکھتے تھے پھر بعد وفات کے کیون نہوتا اور اگر دور کر دیا جاتا تو عزل انکا لازم آتا جو جائز نہین ہی کہ اسمین اہانت نبی کی ہی پس یہ مرتبہ بھی حضرت امیر کو ثابت ہوا جو انکی امامت ہی اصل مین یہ حدیث بھی دلیل اہل سنت کی ہی کہ جس سے فضیلت حضرت امیر کی ثابت کی ہی تا امامت انکی اپنے وقت پر صحیح ہو اسواسطے کہ اس حدیث سے استحقاق انکی امامت کا مستفاد ہوتا ہی اب ہم یہ بیان کرتے ہین کہ شیعہ جو کہتے ہین کہ حضرت امیر امام ہین بلا فصل یعنی بعد حضرت کے خاص یہی امام ہین انکے سوا کوئی غیر امام نہین سو اس حدیث سے یہ سمجھا نہین جاتا ہر چند ناصبیون نے بھی کہ خدا اُن کو

در امامت

نابینا

شرمائے اہل سنت کے تمسک پر رد کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ خلافت عورتون اور لڑکونکی وہ خلافت نہتی کہ جسپر
جھگڑا ہی کہ اِس خلافت کے دینے سے استحقاق اُس خلافت کا ثابت ہو سب اہل سیر متفق ہین کہ محمد بن
مسلمہ کو صوبہ دار مدینے کا اور سباع بن عرفطہ کو کوتوال مدینے کا اور ابن ام مکتوم کو پیش نماز اپنی مسجد کا
کیا تھا اگر خلافت مرتضیٰ کی مطلق اور بے قید وقت کے ہوتی تو اِن امورات کے کیا معنی بس معلوم ہوا
کہ یہ خلافت محض گھر کے امورات اور خبرداری اہل و عیال کی تھی اور جو یہ امور محرمیت اور اطلاع امور
مستورات پر موقوف تھے لابد ایسے کامون کے واسطے بیٹا اور داماد اور مثل انکے متعین ہوتے ہین جو کوئی
انہین ہو بس یہ خلافت دلیل خلافت کبریٰ کی نہین ہو سکتی ہی اور خدا کے فضل سے اہل سنت نے انکی
اس قدح کی اپنی کتابون مین جواب دندان شکن دیے ہین کہ اپنے مقام پر مذکور ہین اور شیعون نے جس
طریق پر تمسک اس حدیث سے کیا ہی جیسا کہ مذکور ہوا کیسی پراگندہ اور پریشان باتین ذکر کی ہین انکی
کتابون مین دیکھی جائین اور پھر بھی مطلب کو نہین پہونچتی اسجگہ تو ہمنے بنا سنبھال کے لکھی ہین اور
ابھی اس تمسک مین بوجوہ بہت خلل باقی ہین اول یہ کہ اسم جنس جو مضاف علم کی طرف ہی تمام
اصول والون کے نزدیک عام الفاظ سے نہین ہی بلکہ عہد کے واسطے ہی یعنی ایک امر مقرری اور خاص جیسے
غُلَامُ زَیْدٍ مین غلام خاص مراد ہی نہ ہر غلام اور مثل اسکے اور اگر قرینہ عہد کا موجود نہو حد درجہ یہ کہ
اطلاق ثابت ہوگا اور کیا کہہ سکتا ہی کوئی ایسی ترکیب مین جیسے رَکِبْتُ فَرَسَ زَیْدٍ سوار ہوا ہین
خاص زید کے گھوڑے پر اور لَبِسْتُ ثَوْبَ زَیْدٍ اور پہنے مین نے خاص کپڑے زید کے وَرَاَیْتُ اِبْنَ زَیْدٍ
اور دیکھا مین نے زید کے بیٹے کو کہ ظاہر عموم باطل ہی اور یہان تو قرینہ عہد کا موجود جو قول حضرت امیر کا ہی
اَتُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ یعنی جیسے کہ حضرت ہارون خلیفہ حضرت موسیٰ کے تھے اُسوقت مین کہ طور
کو گئے تھے حضرت امیر خلیفہ پیغمبر کے تھے اُسوقت مین کہ تبوک کی لڑائی کو گئے تھے اور جو یہ خلیفہ ہونا انہی
دونون کو تھا کہ جتنے دن وہ نہون بعد گذر جانے اُن دونون کے باقی نرہا جیسے کہ حضرت ہارون کے حق مین
باقی نرہا ایسی خلافت کے جاتی رہنے کو عزل نہین کہہ سکتے کہ کسی کے حق مین اہانت ہو اور صحت استثنا اُسوقت
دلیل عموم کی ہوتی ہی کہ استثنا متصل ہو اور یہان استثنا منقطع ہی بالضرورت لفظاً بھی اور معناً بھی
لفظاً اس سبب سے کہ اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ جملہ خبریہ ہی اسکو منازل ہارون سے مستثنیٰ نہین کر سکتے اور جو تاویل
جملے کی مفرد سے کرینگے تو بدخول اِنَّ حکم اِلَّا کا عدم نبوت پیدا ہوگا اور ظاہر ہی کہ عدم نبوت منازل

ہارون سے نہین ہی تا استثنا صحیح ہو لیکن معناً اس سبب سے کہ منازل ہارون سے ایک یہ ہی کہ حضرت موسیٰ سے عمر مین بڑے تھے دوسرے یہ کہ افصح تھے موسیٰ آلکن تھے اور یہ کہ شریک نبوت اور حقیقی بھائی اور یہ سب منازل بالاتفاق حضرت امیرؓ مین ثابت نہین ہین پھر اگر استثنا متصل ٹھہرائین اور منزلت کو عام بے قیاس کرین تو کلام معصوم مین جھوٹ لازم آئے دوسرے یہ کہ ہم نہین مانتے اس بات کو کہ وہ منازل جو ہارون کو موسیٰ کے ساتھ تھے اُنھین مین سے خلافت ہارون کی تھی بعد موت موسیٰ کے اسواسطے کہ ہارون اگر بعد موسیٰ کے زندہ رہتے تو رسول مستقل تھے احکام الٰہی پونہچانے مین کہ یہ مرتبہ اُنسے کبھی نہین جاتا اور خلافت مین منافات ہی اسلیے کہ خلافت تو نیابت ہی کی ہی پھر اصل کو نیابت سے کیا مناسبت لہذا اس راہ سے بھی ہرگز استدلال خلافت امیرؓ ٹھیک نہین پڑتا تیسرے یہ جو کہا ہی کہ یہ مرتبہ ہارون سے اگر جاتا رہے تو اُنکا عزل لازم آئے اور عزل نبی کا جائز نہین ہم کہتے ہین کام مقرری کے ہو چکنے کو جو کسیکے تعلق کیا گیا ہی عزل کہنا خلاف عرف کے بھی ہی اور لغت کی بھی کسواسطے کہ پادشاہ جب اپنی دار السلطنت سے نکلتے ہین تو نوکرون اور گماشتونکو اپنا خلیفہ چھوڑتے ہین اور اُنکے لوٹنے کے بعد یہ خلافت خود بخود منقطع ہو جاتی ہی اور اُنکو کوئی معزول نہین جانتا نہ اُنکی اسمین کچھ اہانت سمجھتا ہی اور بالفرض عزل ہی سہی لیکن جب موت موسیٰ کے بعد نبوت مستقل ہارون کو ملتی جسکا خلافت سے ہزار درجے رتبہ بڑھا ہوا ہی تو پھر اہانت اور نقصان کی کیا وجہ بلکہ یہ ایسا ہی کہ کسی وزیر کے نائب کو بعد مرنے وزیر کے وزیر مستقل کرین اور یہ بھی ہی کہ جب حضرت امیرؓ کو ہارونؑ سے تشبیہ دی اور جانتے ہین کہ حضرت ہارونؑ حیات حضرت موسیٰ مین بعد انکے چلے جانے طُور کے خلیفہ تھے اور بعد وفات حضرت موسیٰ کے یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا خلیفہ ہوے اب لازم آیا کہ حضرت امیرؓ بھی آنحضرت کی حیات مین خلیفہ اُنکے ہون بعد غیبت کے نہ بعد وفات کے بلکہ بعد وفات کے اور لوگ ہون تا تشبیہ پوری ور کامل ہو نہ ناقص اسواسطے کہ کلام رسول مین جو تشبیہ واقع ہو اُسکو تشبیہ ناقص پر لگانا کمال بے دیانتی ہی والعیاذ باللہ اور اگر اسکو بھی ہم جانے دین تو حدیث مین خلفاے ثلثہؓ کے امامت پر نفی کہان ہی جس سے مدعا ثابت ہو غایت درجہ یہی کہ حضرت امیرؓ مستحق امامت کے ثابت ہوتے ہین اگرچہ کسی وقت مین ہون وقات سے اور یہ عین مذہب اہل سنت کا ہی **حدیث سوم** بریدہ سے مرفوعاً روایت ہی اِنَّهٗ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِیْ یعنی بیشک حال یہ ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے

ہارون حقیقی بھائی اور عمر میں بڑے

خلافت نیابت

تحقیق علیؓ مجسے ہی اور مین علیؓ سے اور وہ ولی ہی ہر مومن کا بعد میرے یہ حدیث باطل ہی کسواسطے کہ اسکے اسناد مین اجلح واقع ہوا کہ وہ اپنی روایتون مین متہم ہی اور جمہور نے اُسکو ضعیف ٹھہرایا ہی بس اُسکی حدیث کو حجت پکڑنا نہین چاہیے سوا اسکے ولی الفاظ مشترکہ سے ہی کیا ضرور کہ اولی بتصرف مراد ہو اور کسی وقت سے مقید نہین اسلیے کہ اہل سنت کا مذہب یہی ہی کہ حضرت امیرؓ کی اطاعت فرض ہی جب کبھی اُسکا وقت ہو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **حدیث چہارم** روایت ہی انس بن مالک سے اِنَّهُ كَانَ عِندَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَائِرٌ قَدْ طُبِخَ لَهُ اَوْ اُهْدِيَ اِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ النَّاسِ اِلَيْكَ يَاكُلُ مَعِيْ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ وَاخْتَلَفَ الرِّوَايَاتُ فِي الطَّيْرِ مَشْوِيٌّ فَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهُ السَّهَامُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهُ حُبَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهُ حَجَلٌ **ترجمہ** بیشک حضرتؐ کے سامنے ایک پرندہ تھا کہ اُسکو اُنکے واسطے پکایا تھا یا تحفہ مین آیا تھا پھر فرمایا بار خدایا بھیج میرے پاس ایسے شخص کو کہ جسکو تو سب آدمیون سے زیادہ دوست رکھتا ہی کہ میرے ساتھ اس پرند کو کھائے بس آئے اُنکے پاس علیؓ لیکن اُس بھونے ہوئے پرند مین اختلاف ہی روایتونکا ایک روایت مین ہی کہ وہ سہام تھا اور ایک مین ہی کہ حبرز تھا اور ایک روایت مین حجل اور اس حدیث کو اکثر محدثون نے موضوع کہا ہی وَمِمَّنْ صَرَّحَ بِوَضْعِهِ الْحَافِظُ شَمْسُ الدِّيْنِ الْجَزَرِيُّ وَقَالَ اِمَامُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ شَمْسُ الدِّيْنِ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الدِّمَشْقِيُّ الذَّهَبِيُّ فِيْ تَلْخِيْصِهِ لَقَدْ كُنْتُ زَمَنًا طَوِيْلًا اَظُنُّ اَنَّ حَدِيْثَ الطَّيْرِ لَمْ يَحْسُنِ الْحَاكِمُ اَنْ يُوْدِعَهُ فِيْ مُسْتَدْرَكِهِ فَلَمَّا عَلَّقْتُ هٰذَا الْكِتَابَ رَاَيْتُ الْقَوْلَ مِنَ الْمَوْضُوْعَاتِ الَّتِيْ فِيْهِ **ترجمہ** انمین سے کہ جنھون نے اس حدیث کے موضوع ہونے کی تصریح کی ہی حافظ شمس الدین جزری ہی اور امام اہل حدیث جنکا نام مذکور ہوا اپنی تلخیص مین کہ مین بہت دنون گمان کرتا رہا کہ حاکم نے جو حدیث طیر کو اپنے مستدرک مین رکھا اچھا نہین کیا مگر جب مین نے اس کتاب کا حاشیہ لکھا صحیح پایا اس قول کو جملہ موضوعات سے جو مستدرک مین ہی اور اسکے ساتھ بھی مفید مدعا نہین کسواسطے کہ قرینہ اسپر دلالت کرتا ہی کہ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَى اللهِ فِي الْاَكْلِ مَعَ النَّبِيِّ یعنی زیادہ تر دوست اللہ کا کھانے مین ساتھ نبی کے مراد ہو اور حضرت امیرؓ بے شبہہ اس صفت مین احب الناس تھے خدا کے نزدیک اسلیے کہ لڑکے کا یا اُسکا جو مثل لڑکے کے ہو ساتھ کھانا سبب دونی لذت طعام کا ہوتا ہی اور اگر احب سے مطلق مراد ہو یعنی بیقید فرزند حقیقی یا حکمی کے تب بھی کچھ مطلب نہین نکلتا اسواسطے کہ

اصل

موضوع

اَحَبِّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ کیا لازم ہی کہ صاحب عام ریاست کا ہو بڑے بڑے اولیا اور انبیا احب الخلق الی اللہ
ہوئے ہین اور صاحب ریاست عامہ کے نہین ہوئے جیسے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ بلکہ حضرت شمویل کہ انکے زمانے
مین موافق حکم خدائے تعالیٰ کے ریاست عامہ طالوت کے متعلق تھی اور احتمال ہی کہ ابوبکر اسوقت مین مدینہ منورہ
مین موجود نہون اور دعا خاص اُن کے حق مین تھی جو موجود تھے وہ کہ موجود نہ تھے بدلیل اس قول کے
اَللّٰھُمَّ اِئْتِنِیْ اسواسطے کہ جو موجود نہین اُسکو لمحہ بھر مین مسافت دور سے بلاکے ایسی مجلس اکل وشرب مین
شامل کرنا خرق عادت سے کہ وہ معجزہ وکرامت ہی متصور ہی اور انبیا خدائے تعالیٰ سے خواستگار خرق عادت
کے جب ہی ہوتے ہین جو کفار خواہان ہون اگر یہ نہو تو لڑائی اور سامان اسباب ظاہر کا کیون کرین خرق عادت
ہی سے کام اپنا کیا کرین اور غالب ہوجائین اور یہ بھی احتمال ہی کہ مراد اس سے اسطور پر ہو مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیْکَ
کہ ایسا استعمال بہت مروج ومشہور ہی جیسا کہ محاورہ عرب کا ہی فُلَانٌ اَعْقَلُ النَّاسِ وَاَفْضَلُھُمْ یعنی فلان
آدمی سب لوگون مین زیادہ تر عقیل اور سب سے افضل ہی اور اس صورت مین کہ دلالت مدعا پر بھی کرے تب بھی
مقابلے مین اس اخبار صحاح کے جس سے صریح خلافت ابوبکر وعمر کی حاصل ہوتی ہی نہین ہوسکتا جیسے فرمایا اِقْتَدُوْا
بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وغیر ذلک یعنے میرے بعد دین مین پیروی ابوبکر وعمر کی کرو اور انکے سوا
حدیث پنجم روایت ہی جابر سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا
یعنی مین شہر علم کا ہون اور علی اُسکا دروازہ ہی حال آنکہ یہ حدیث بھی مطعون ہی یحییٰ بن معین کا قول ہے
لَا اَصْلَ لَہٗ اسکی کچھ اصل نہین وَقَالَ الْبُخَارِیُّ اَنَّہٗ مُنْکَرٌ اور بخاری نے کہا کہ منکر ہی وَلَیْسَ لَہٗ وَجْہٌ
صَحِیْحٌ اسکی کوئی وجہ صحیح نہین وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ اَنَّہٗ مُنْکَرٌ غَرِیْبٌ ترمذی نے کہا منکر غریب ہی وَذَکَرَہٗ
اِبْنُ الْجَوْزِیِّ فِی الْمَوْضُوْعَاتِ ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین ذکر کیا ہی قَالَ الشَّیْخُ تَقِیُّ الدِّیْنِ
اِبْنُ دَقِیْقِ الْعِیْدِ ھٰذَا الْحَدِیْثُ لَمْ یُثْبِتُوْہُ شیخ تقی الدین نے کہا اس حدیث کا کچھ ثبوت نہین وَقَالَ
الشَّیْخُ محی الدین النووی والحافظ شمس الدین الذھبی والشیخ شمس الدین الجزری اَنَّہٗ مَوْضُوْعٌ
اور محی الدین نووی اور شمس الدین ذہبی اور شمس الدین الجزری نے کہا کہ بیشک یہ موضوع ہی بس ایسی حدیثون
موضوعہ پر جنکو اہل سنت نے دائرۂ تمسک وحجت پکڑنے سے خارج کیا ہو انکے الزام دینے کو تمسک کرنے سے
صریح عقلمندی علمائے شیعہ کی ظاہر ہی اور یہ ایسا ہی کہ کوئی شخص کسی کے نوکر سے جان پہچان پیدا کرے کہ اُسنے
اُسکو نوکری سے چھڑا دیا ہو اور اُسکی خیانت دیکھ کے گھر سے بھی نکالدیا ہو اور منادی کرادی ہو کہ مجکو فلان

نوکرسے کچھ سروکار نہین ہی مین اُسکا ذمہ دار نہین ہون نہ اُسکے معاملات سے کچھ غرض اِس شخص احمق نے
ان سب باتون کو جان بوجھکے اُس سے معاملہ قرض کا کیا اور زرِ معاملہ اُس شخص سے مانگنا شروع کیا خیال تو
کرو عقلمندون کے نزدیک یہ شخص کس درجہ بیوقوف ٹھہریگا اور بیوقوفی اِسکی ثابت ہوگی اور غور کیا جاتا ہی تو
اسکے ساتھ بھی کچھ مطلب نہین نکلتا اسلیے کہ اگر کوئی شخص باب مدینہ علم کا ہوا تو کیا لازم ہی کہ صاحب ریاست
عام کا بھی ہو بلا فصل بعد پیغمبر کے حد درجہ یہ کہ شرائط امامت سے ایک شرط اُسمین پوری پوری ثابت ہوئی
اور ایک شرط پائی جانے سے وجود مشروط کا نہین لازم آتا اور وہ شرط بھی ایسی کہ اُس شرط سے زیادہ حسب
روایت اہلِ سنت کے اورون مین ثابت جیسے مَا صَبَّ اللّٰهُ شَیْئًا فِیْ صَدْرِیْ اِلَّا وَقَدْ صَبَبْتُہٗ فِیْ
صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ ترجمہ یعنی اللہ نے میرے سینے مین ایسی کوئی شے نہین ڈالی ہی جسکو مین نے ابوبکرؓ کے سینے مین
نڈالا ہو اور جیسے لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا اگر اہلِ سنت کی روایتون کا
اعتبار ہی تو سب جگہ کرنا چاہیے نہین تو انکے الزام کا قصد نکرنا چاہیے کہ ایک روایت سے الزام نہین کھاتے ہین
حدیث ششم یہ وہ حدیث ہی جسکو امامیہ مرفوعًا ذکر کرتے ہین اِنَّہٗ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰے
اٰدَمَ فِیْ عِلْمِہٖ وَاِلٰی نُوْحٍ فِیْ تَقْوَاہُ وَاِلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِیْ حِلْمِہٖ وَاِلٰی مُوْسٰی فِیْ بَطْشِہٖ وَاِلٰی عِیْسٰے فِیْ
عِبَادَتِہٖ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ترجمہ جو کوئی ارادہ کرے کہ مین آدم کا علم دیکھون اور نوحؑ کا
تقویٰ اور ابراہیم کا حلم اور موسٰی کا غصہ اور عیسٰی کی عبادت تو چاہیے کہ علی ابن ابی طالب کو دیکھے اور تمسک
اسبات پر ہی کہ اِس حدیث سے حضرت امیرؓ کی مساواۃ انبیا کے ساتھ اِن صفات مین معلوم ہولے اور انبیا
اپنے غیر سے افضل ہین وَالْمُسَاوِیْ لِلْاَفْضَلِ اَفْضَلُ فَکَانَ عَلِیًّا اَفْضَلُ مِنْ غَیْرِہٖ وَالْاَفْضَلُ مُتَعَیِّنٌ
لِلْاِمَامَۃِ دُوْنَ غَیْرِہٖ یعنی جو کوئی برابر والا افضل کا ہی وہ افضل ہی بس علی افضل ہین اپنے غیر سے اور
جو کوئی افضل ہی وہی امامت کے لیے مقرر ہی نہ اُسکا غیر فساد ابتدائی اس تمسک کا اور اسکے مقدمات کا
سر سے پانو تک ہوشمند پر ظاہر ہی اول تو یہ حدیث اہلِ سنت کی حدیثون سے نہین ابن مطہر حلی اپنی کتابون مین
لایا ہی اور اسکی روایت کو کبھی بیہقی اور کبھی بغوی سے نسبت کی ہی حالانکہ ان دونون کی تصنیفات مین کہین اسکا
نشان نہین ایسے افترا و بہتان سے اہلِ سنت کو الزام دینا کب میسر آئیگا اہلِ سنت کا قاعدہ ہی کہ جس حدیث کو کوئی
امام فن حدیث کا کسی کتاب مین روایت کرے بلا التزام صحت کسی کتاب کے جیسے بخاری و مسلم ہین اور باقی
صحاح والے اور اُس حدیث کی صحت خاص اُس کتاب والے یا اُسکے سوا اور ثقہ محدثون سے صریحًا منقول ہو

انکو قابل حجت پکڑنے کے نہین جانتے اسلیے کہ اہل سنت کے محدثون سے ایک گروہ پچھلے طبقے مین پیدا ہوئے جیسے دیلمی اور خطیب اور ابن عساکر انھون نے جب دیکھا کہ صحیح اور اچھی حدیثون کو تو متقدمین منضبط کر گئے ہین انمین ٹھکانا کسی کی سعی کا نرہا لہذا تمامی حدیثون ضعیفہ موضوعہ مقلوبۃ الاسانید اور متون الطریق بیاضی کی طرف جھکے کہ ان سب کو جمع کرکے نظر ثانی کرین تا موضوعات حسان لغیرہا سے جدا و ممتاز ہوجائین لیکن کم فرصتی و کوتاہی عمر سے یہ مہم اُنسے بھی سرانجام نہوئے مگر متاخرین کہ انسے بہت پیچھے پیدا ہوئے انھون نے امتیاز کر دیا ابن جوزی نے موضوعات کو الگ کر دیا اور متحاوی حسان لغیرہا کو مقاصد حسنہ مین علیحدہ لکھ دیا اور سیوطی تفسیر درمنثور مین مشغول ہوا چنانچہ خود ان جمع کرنے والون نے اپنی کتابون کے مقدمات مین جو کتاب کے اول لکھا جاتا ہی کھول کے اس غرض کو کہدیا ہی پھر جب ہم حال اُن کتابون کا جانتے ہین کہ صریحا انکے مصنفون سے معلوم ہوا تو پھر اُن حدیثون کو حجت پکڑنا کیونکر روا و جائز ہوگا اسیواسطے جامع الاصول والے نے نقل کی ہی کہ خطیب نے شریف مرتضی برادر رضا سے حدیثین شیعہ کی اسی غرض سے روایت کین کہ انکو جمع اور اکھٹا کرکے دیکھے اور بحث کرے کہ کچھ اصلیت رکھتے ہین یا نہین الحاصل یہ حدیث خود اس قسم سے نہین کہ کسی کتاب مین اہل سنت کے موجود نہو اگرچہ بطریق ضعیف کے ہی دوسرے یہ کہ یہ کلام محض تشبیہ ہی کہ امیر کی بعض صفات کو بعض صفات انبیا سے تشبیہ کی ہی جو مذکور ہوئے اور تشبیہ جیسی کہ حروف مشہورہ تشبیہ سے ہوتی ہی جیسے کاف اور کاَنّ اور مثل ور نحو ویسی ہی اس طور پر بھی ہوتی ہی جیسا کہ علم بیان مین ٹھہرا ہوا ہی کہ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَنْظُرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی وَجْہِ فُلَانٍ یعنی جو کوئی چاہے کہ چاند کو شب بدر مین دیکھے تو چاہیے کہ فلان شخص کی صورت دیکھے یہ بھی داخل تشبیہ ہی اسیواسطے اس شعر مشہور کو شعر لَا تَعْجَبُوْا مِنْ بَلٰی غِلَالَتِہٖ ❊ قَدْ زَرَّ اَزْرَارَہٗ عَلَی الْقَمَرِ ❊ ترجمہ تعجب مت کرو کہ جامہ کتان معشوق کا پھٹ گیا بیشک بند کیا ہی گریبان کو ماہ پر اور یہ دو بیتین متنبی کی ابیات

نَشَرَتْ ثَلٰثَ ذَوَائِبَ مِنْ خَلْفِهَا ❊ فِیْ لَیْلَةٍ فَاَرَتْ لَیَالِیَ اَرْبَعَا
وَاسْتَقْبَلَتْ قَمَرَ السَّمَاءِ بِوَجْهِهَا ❊ فَاَرَتْنِیَ الْقَمَرَیْنِ فِیْ وَقْتٍ مَعَا

ترجمہ بکھیر دیے معشوقہ نے تین گیسو اپنے پشت کے پیچھے وقت شب کے بس دکھائین لوگون کو چار راتین اکھٹی اور متوجہ ہوئے چاند آسمان کی طرف اپنی صورت سے بس دکھائے مجکو دو ماہ ایک وقت مین ایک جگہ داخل تشبیہ کے ہین اور اگر ان سب کو جانے دین تو استعارہ ہوگا جسکی بنا تشبیہ پر ہی لیکن تشبیہ

اور استعارہ سے مشبہ کو مشبہ بہ کے برابر جاننا کمال ہیوقوفی ہی اشعار مین وجہ و مشہور ہی کہ بادشاہونکی لگنائی کی
خاک کو مشک اور کنکریونکو موتیون اور یاقوت سے تشبیہ کرتے ہین اور کوئی دونونکو برابر نہین جانتا **ابیات**

اَرىٰ بَارِقًا بِالْاَبْرَقِ الْفَرْدِ يُوْمِضُ + فَيَكْشِفُ جِلْبَابَ الدُّجىٰ ثُمَّ يَغْمِضُ
كَاَنَّ سُلَيْمٰى مِنْ اَعَالِيْهِ اَشْرَقَتْ + فَمَدَّ لَنَا كَفًّا خَضِيْبًا وَ تَقْبِضُ

ترجمہ مین دیکھتا ہون کہ ایک طرف بجلی تودہ ریت پر چمکتی ہی سوکھول دیتی ہی چادر اندھیری کو اور چھپاتی ہی گویا سلمی اُن تودونپر متوجہ ہوئے سو وہی کھول لیتی ہی اپنی ہتیلی مہندی لگی کو اور بند کر لیتی ہی بجلی نہین ہی بس اس مضمون شعر سے لازم نہین آتا کہ پنجہ حنائی سلمی کا چمک ور درخشندگی مین برابر برق کے ہو اہل سنت کی صحیح حدیثون مین تشبیہ ابوبکر کی ابراہیم و عیسیٰ اور تشبیہ عمر کی نوح اور موسیٰ اور تشبیہ ابوذر کی عیسیٰ سے مروی ہی لیکن جو اس فرقے نے عقل خدا داد سے حصہ پایا ہی ہرگز یہ قیاس نہین کیا کہ یہ شخص انبیا کے برابر ہین مشبہ کو اپنے رتبے مین رکھا ہی اور مشبہ بہ کو اپنے رتبے مین رکھا ہی بلکہ اشارہ تشبیہ کا ایسے کلمات مین سقط ہونے اُس وصف کا ہی اُس شخص مین کہ جو اوصاف مختص اُس پیغمبر سے ہین گویا وہ مرتبہ نبوۃ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ قِصَّةِ مُشَاوَرَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِیْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ فِیْ اُسَارٰى بَدْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰؤُلَاءِ اِنَّ مَثَلَهُمْ كَمَثَلِ اِخْوَةٍ لَهُمْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے قصہ مشاورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین جو بدر کے قیدیون کے معاملے مین ابوبکر و عمر سے کی تھی کہا عبد اللہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتے ہو ان لوگون کے حق مین ہر آئینہ مثال انکی مثال انکے بھائیونکی ہی جو انسے پہلے ہوئے ہین یعنی بعض انبیا مظہر صفات قہری و جلالی کے ہوئے ہین اور بعض مظہر صفات جمالی اور لطفی کی ایسی ہی ابوبکر مظہر صفات جمال ہی اور عمر مظہر صفات جلال قَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا نوح نے کہا اے پروردگار میرے زمین پر کافرون سے کوئی گھر مت چھوڑ وَ قَالَ مُوْسٰى رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اور موسیٰ نے کہا اے پروردگار میرے ناپید کردے انکے مال اور سختی ڈال انکے دلونپر وَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور ابراہیم نے کہا جو میری پیروی کریگا وہ میرا ہی اور جو مجھسے برگشتہ ہوگا اُسکا تو بخشنے والا رحم کرنیوالا ہی وَ قَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ

وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور عیسی نے کہا اگر انکو عذاب کریگا تو تیرے ہی بندے ہین اور اگر بخش دیگا تو تو غالب اور حکمت والا ہی رَوَى الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ عَنْ اَبِي مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ترجمہ روایت کی حاکم نے اور صحیح کیا اسکو ابی موسی سے بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے اے ابو موسی ضرور تجکو خوش آوازی دی گئی ہی داود علیہ السلام کی خوش آوازیون سے رَوَى الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى تَوَاضُعِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِيْ ذَرٍّ یعنی جسکو خواہش ہو کہ مین عیسی بن مریم کی تواضع کو دیکھون تو وہ ابی ذر کو دیکھے جیسا کہ کتاب استیعاب مین ہی وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِلَفْظٍ اٰخَرَ قَالَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقُ لَهْجَةً مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ شَبِيْهِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَعْنِيْ فِي الزُّهْدِ اور روایت کی اس حدیث کی ترمذی نے دوسری عبارت سے کہ سایہ نڈالا آسمان سبز رنگ ور غبار نہ اٹھایا زمین نے کہ راست گفتار زیادہ ابی ذر سے ہوا ہو کہ مشابہ عیسی بن مریم کے ہی پرہیزگاری مین تیسرے یہ کہ مساوات افضل کی ایک صفت مین موجب افضلیت کے نہین ہوتی اسواسطے کہ امور افضل مین اور صفتین بھی تو ہین جنسے وہ افضل ہوا ہی پس خود افضلیت بھی موجب ریاست کبری کے نہین ہی جیسا کہ گذرا بار بار چوتھے یہ کہ تفضیل حضرت امیرؓ کی خلفاے ثلثہؓ پر اس حدیث سے جب ثابت ہو کہ وہ مساوی نہون ساتھ انبیا مذکورین کے ان صفات مین جو مذکور ہوئین یا مثل ان صفات مذکور کے وَدُوْنَ هٰذَا النَّفْيِ خَرْطُ الْقَتَادِ ترجمہ اور بغیر اس نفی کے تو درخت خار دار پر ہاتھ ملنا ہی بلکہ اگر اہل سنت کی کتابون مین جستجو کیجائے تو اتنی بہت حدیثین جو انبیا کے ساتھ تشبیہ کی حق شیخینؓ مین مروی و ثابت ہین ملینگی کہ اُنکے زمانے کے لوگون سے کسی ایک کے حق مین بھی ثابت نہین ہین اسیواسطے صوفیہ کے محققون نے لکھا ہی کہ شیخین کمالات نبوت کے اٹھانے والے ہوئے ہین اور حضرت امیرؓ کمال ولایت کے اٹھانے والے اسی سبب سے جو کام انبیا کا ہی مثلاً جہاد با کفار اور جاری کرنا احکام شریعت کا اور اصلاح امور مذہب کی شیخینؓ سے خوب سرانجام ہوئی اور کام اولیا کا جو تعلیم طریقت اور رہنمائی احوال و مقامات سالکین کی ہی اور آگاہ کرنا شرو بدی نفس سے اور رغبت دلانا زہد کی یہ سب حضرت امیر سے زیادہ مروی ہین اور عقل کی بات ہی کہ ملکون اور قوت نفسانی پر ہر شخص کے اُسکے فعلون سے جو مخصوص اُس قوت سے ہین ہر کوئی راہ پاسکتا ہی مثلاً

اگر کوئی شخص ہر معرکے مین ثابت قدم رہے اور مقابلے مین برابر والون سے صنعت سیف وسنان مین
جو ہنگام لڑائی کرتے ہین پیش لیجاسئے صریح دلیل اُسکی شجاعت نفسانی پہ ہو بلکہ محبت وعداوت اور
خوف وامید اور اور امورات باطنی انھین فعلون اور معاملون کی راہ سے معلوم کرسکتے ہین آبس اسی
قیاس پر امتیاز کمالات باطنیہ شخص کا کہ آیا کمال انبیا کی قسم سے ہی یا جنس کمال اولیا سے جیساکہ
وہ خارج مین ہوتا ہی ان دونون کارخانون سے اُس خارجیہ سے عمدہ حاصل ہوتا ہی ایک حدیث مین
کہ شیعہ بھی اپنی کتابون مین لائے ہین صریح اشارہ اِس تفرقہ اور امتیاز کا ہی اور وہ یہ ہی قال علیہ السّلام
اِنَّكَ یَا عَلِيُّ تُقَاتِلُ النَّاسَ عَلٰی تَاوِیْلِ الْقُرْاٰنِ كَمَا قَاتَلْتُهُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِهٖ ترجمہ فرمایا آنحضرت
نے اے علیؓ بیشک تو لڑیگا لوگون سے تاویل قرآن پہ جیسے وہ لڑے ہین اُسکی تنزیل پر اسلیے کہ لڑائیان
شیخین رضؓ کی سب تنزیل قرآن پر تھین بس گویا زمانہ شیخین رضؓ کا بقیہ زمانہ نبوت کا تھا اور زمانہ حضرت امیرؓ
کا ابتدا دورہ ولایت کا ہوا اسی سبب سے مشائخون طریقت اور اہل معرفت وحقیقت نے آنجناب کو
فاتح باب ولایت محمدیہ اور خاتم ولایت مطلقہ انبیا لکھا ہی یعنی انھین نے دروازہ ولایت محمدیکا کھولا اور
انھین پر ولایت مطلق انبیا کی ختم ہوئی اور یہی سبب ہی کہ سلسلے جملہ فرق اولیا کے انکے ساتھ تمام ہوتے
ہین جیسے کسی بڑے دریا سمندر جیسے سے نہرین پھوٹتی ہین جیسے سلسلے شاگردی فقیہون شریعت اور
مجتہدون ملت کے شیخین سے اور انکے توابع سے مثل عبد اللہ بن مسعود ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت و
عبد اللہ بن عمر اور ایک قطرہ انکے علوم کے خزانچی سے لیتا ہی اور معنی امامت کے جو اولاد حضرت امیرؓ مین
باقی رہے ایک دوسریکو وصی اُسکا کرنا رہا یہی قطبیت ارشاد وفیض ولایت کی تھی اسیواسطے ائمہ اطہار پر لازم ہوتا
اس امر کا واسطے گروہ مخلوق کے کسی نے روایت نہین کیا بلکہ اپنے چیدہ یارون اور برگزیدہ مصاحبونکو اس فیض سے
مشرف کرتے تھے اور ہر ایک کو بقدر اُسکے مادہ اور استعداد کے نوازتے تھے اس فرقہ ناسمجھ نے اُن سب
اشارون کو انکی ریاست عامہ اور تصرف امور ملک ومال پہ ڈھالا ہی اور ورطۂ گمراہی مین گرے ہین
آور یہ بھی اسی قسم سے ہی جو تمام امت حضرت امیرؓ اور اُنکی اولاد طاہرہ کو پیرون اور مرشدون کے طرح
ملنتے ہین اور دنیا کے کامون کو اُنسے متعلق جانتے ہین اور فاتحہ درود اور نذر وصدقات انکے واسطے
مروج ومعمول ہوگئے جیساکہ تمام اولیاء اللہ کے ساتھ یہی معاملہ ہی ایسے مقدمات مین شیخین کا کوئی نام
بھی نہین لیتا اور فاتحہ درود اور نذر وعرس اور مجلس مین کوئی انکو شریک نہین کرتا دنیا کے کامونکو انسے

متعلق نہین جاننا چاہیے معتقد انکے کمال وفضیلت کا ہو بس یہ ایسا ہی جیسے کمال انبیا کا معتقد مثلاً حضرت
ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کسواسطے کہ انکے یعنی شیخین رضہ کے کمال مثل کمال انبیا کے بعضی کثرت
اور تفصیل اور مغائرت پر ہین اور کمالات اولیا کے وحدت وجمع اور عینیت سے پیدا ہوتے ہین پس اولیا کو
آئینہ ملاحظہ الٰہی بلکہ اُسکی صفات کا کر سکتے ہین اور انبیا کو اور جو اُنکے کمالات کے وارث ہین انکو مرات
ملاحظہ خدا ے تعالیٰ نہین کر سکتے ہین حدیث ہفتم روایت ہی ابو ذرغفاری سے کہ مَنْ نَاصَبَ عَلِیًّا
الْخِلَافَةَ فَهُوَ کَافِرٌ ترجمہ جو کوئی علی کی خلافت مین جھگڑا کرے وہ کافر ہی اِس حدیث کا بھی اہل سنت
کی کتابون مین کچھ نام ونشان نہین ہی ابن مطہر حلی نے نسبت اِس روایت کے اخطب خوارزم سے کی ہی
اور یہ ابن مطہر نقل کرنے مین بڑا چور ہی اور اخطب فرقۂ غلات زیدیہ سے ہی اسکے ساتھ بھی اُسکی کتاب یعنی
کہ مناقب امیر المومنین ہی دیکھنے مین نہین آئی بالغرض اُسکی کتاب مین بھی ہو تاہم معتبر نہین ہی کہ صحاح کی
حدیثون کے مخالف ہی جو کتب امامیہ مین موجود ہین مِنْهَا قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي نَهْجِ الْبَلَاغَةِ
أَصْبَحْنَا نُقَاتِلُ إِخْوَانَنَا فِي الْإِسْلَامِ عَلَى مَا دَخَلَ فِيهِ مِنَ الزَّيْغِ وَالْاعْوِجَاجِ ترجمہ انہین
مین سے قول امیر علیہ السلام کا ہی نہج البلاغۃ مین ہم ایسے ہوئے کہ قتل کرتے ہین اپنے بھائیون کو اسلام
مین بسبب اُس چیز کے کہ داخل ہوئی اسلام مین بیراہی اور کجی اور اگر اِس حدیث کا اعتبار کرین پھر بھی
تو مضمون اِس حدیث کا جب ثابت ہوگا کہ حضرت امیرؓ طالب خلافت کے ہون اور اُنکے ہاتھ سے کوئی اور
نکالنا چاہے کہ یہ بات کسی وقت مین واقع نہین ہوئی زمانۂ خلفاے ثلثہ رضہ مین حضرت امیرؓ طالب خلافت
کب ہوئے جیسا کہ امامیہ کی کتابون مین موجود کہ جناب پیغمبرؐ نے انکو وصیت سکوت کی کی تھی إِذَا ظَلَمَ كَيْجِدِ
أَعْوَانًا یعنی یہ وصیت اسواسطے تھی کہ انکے مددگار نہین معلوم ہوتے تھے اِسی وصیت پر خلفاے ثلثہ رضہ کے
کے وقت مین ساکت رہے جب طالب خلافت کے ہوئے طلحہؓ اور زبیرؓ اور ام المومنینؓ ہرگز قصد انکے
ہاتھ سے نکالنے کا نہین کیا بلکہ حضرت عثمانؓ کے قاتلون اور حکم قصاص نافذ کرنے کے خواہان تھے رفتہ رفتہ
یہ بات جدال وقتال کو پہنچی جو بقصد وارادہ طرفین کے نہ تھی چنانچہ کتب سیر اور خطبے امیر المومنین کے
اسپر گواہ ہین مسلمنا لیکن مراد لفظ کافر سے کفران نعمت ہی اسلیے کہ خلافت حضرت امیرؓ کی اپنے وقت مین
بالاتفاق ایک نعمت تھی کہ اُس سے بڑھکے کوئی نعمت نہو گی اور دلیل اِس تخصیص پر کہ نعمت تھی لفظ خلافت
کا ہی کسواسطے کہ خلافت بالاتفاق اس بات پر مشروط ہی کہ ملک مین دخل وتصرف ہو اور یہ بات زمانۂ خلفاے

ثلثہ مین حضرت امیرؑ کو ثابت نہین تھی اسیواسطے حدیث مین لفظ امامت واقع نہین ہوسکتا لیکن اللہ تعالیٰ نے
قرآن مجید مین منکر خلافت خلفاے ثلثہؓ کو بھی آیت استخلاف مین کافر فرمایا ہو اور اسی پر آیت شریف
کو ختم کیا قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اَیْ وَمَنْ اَنْكَرَ خِلَافَۃَ الْخُلَفَاءِ
بَعْدَ ذٰلِكَ اَیْ بَعْدَ سَمَاعِ هٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَالْعِلْمِ بِاِسْتِخْلَافِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِیَّاهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْكَامِلُوْنَ فِی الْفِسْقِ ترجمہ اور جنھوں نے کفر کیا بعد اسکے پس وہ فاسقون سے ہین یعنی انکار کیا خلافت خلفا
سے بعد اسکے کہ وہ سننا آیت کا ہو اور علم اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ اس گروہ کو خلیفہ کریگا پس وہ لوگ اپنے فسق مین
کامل ہین اور اہل سنت کے محدث متفق ہین کہ روایتین اخطب زیدی کی سب مجہول وضعیف ہین اور بہت اُسکی
روایتون سے منکر وموضوع ہر گز اہل سنت اُسکی روایت کی ہوئی حدیثون کو حجت نہین پکڑتے اور یہی وجہ ہو اگر
علماے اہل سنت سے نام اخطب خوارزم کا پوچھوگے کوئی نہین پہچانیگا پس الزام دینا اہل سنت کو ایسے زیدی کی
روایت سے مثل اُس قصے کے ہو کہ ایک سنی بوڑھا راہ مین چلا جاتا تھا ایک سانپ اُسکی راہ مین پیدا ہوا اور
عاشورے کے دن تھے بوڑھے نے کہ نہایت بُرا تا تھا سانپ کے مارنے پر قدرت نپائی دیکھا کہ ایک شیعہ جوان جاتا ہو
چلایا کہ اے شیعی عثمانؓ کے صدقے سے اس سانپ کو مار شیعی نے غل مچایا کہ اے مسلمانو اس سُنی بوڑھے سے میری فریاد رکہ
کس شخص کو کسکے صدقے مین اور کونسے دنون مین کس جانور کے مار ڈالنے کو حکم دیتا ہو **حدیث ہشتم** روایت
کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُنْتُ اَنَا وَعَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ قَبْلَ
اَنْ یَّخْلُقَ اٰدَمَ بِاَرْبَعَۃَ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ قَسَمَ ذٰلِكَ النُّوْرَ جُزْئَیْنِ فَجُزْءٌ اَنَا وَ
جُزْءٌ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ترجمہ مین تھا اور علی ابن ابی طالب ایک نور خدا کے سامنے قبل پیدا ہونے آدم
سے چودہ ہزار برس پھر جب پیدا کیا آدم کو اُس نور کو دو حصہ پر بانٹا جسکا ایک حصہ مین ہون اور ایک حصہ
علی ابن ابی طالب ہو اور یہ حدیث موضوع ہو سارے اہل سنت اسپر متفق ہین وَفِیْ اِسْنَادِہٖ مُحَمَّدُ بْنُ الْمَرْوَزِیِّ
قَالَ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ هُوَ كَذَّابٌ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِیُّ مَتْرُوْكٌ وَلَمْ یَخْتَلِفْ اَحَدٌ مِّنْ كِذْبِہٖ ترجمہ
اِس حدیث کی اسناد محمد بن خلف مرزی سے ہو جسکو یحیی بن معین نے کذاب کہا ہو اور دارقطنی نے کہا کہ یہ شخص
متروک ہو اور کسی نے اسکے جھوٹ مین اختلاف نہین کیا ہو وَیُرْوٰی مِنْ طَرِیْقٍ اٰخَرَ وَفِیْہِ جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ
وَكَانَ رَافِضِیًّا غَالِیًا كَذَّابًا وَضَّاعًا وَكَانَ اَكْثَرُ مَا یَصْنَعُ فِیْ قَدْحِ الصَّحَابَۃِ وَسَبِّهِمْ ترجمہ اور
روایت کی گئی ہو یہی حدیث دوسری سند سے کہ اُس سند مین جعفر بن احمد ہو کہ وہ تھا رافضی غالی جھوٹا حدیثین

گذشتہ والا اور اکثر طعن و دشنام صحابہ مین گردمتا تھا اور اگر اسکو صحت پہنچ جائے تو اُس روایت کے معارض
ہی جو فی الجملہ اس سے بہتر ہی جسکی اسناد مین متہم لوگ جھوٹ اور وضع کے واقع نہین ہوئے ہین وَھُوَ مَا
رَوَی الشَّافِعِیُّ بِاِسْنَادِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ
وَعَلِیٌّ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اٰدَمَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا خُلِقَ اَسْکَنَنَا ظَھْرَہٗ وَلَمْ نَزَلْ نَنْتَقِلُ
فِی الْاَصْلَابِ الطَّاھِرَۃِ حَتّٰی نَقَلَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی صُلْبِ عَبْدِ اللّٰہِ وَنَقَلَ اَبَابَکْرٍ اِلٰی صُلْبِ اَبِیْ قُحَافَۃَ
وَنَقَلَ عُمَرَ اِلٰی صُلْبِ الْخَطَّابِ وَنَقَلَ عُثْمَانَ اِلٰی صُلْبِ عَفَّانَ وَنَقَلَ عَلِیًّا اِلٰی صُلْبِ اَبِیْ طَالِبٍ
اور وہ حدیث وہ ہی کہ روایت کی شافعی نے باسناد اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مین تھا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور
عثمانؓ اور علیؓ روبرو خدائے تعالی کے اُسوقت مین کہ جس سے آدم ہزار برس بعد پیدا ہوئے پھر جب پیدا کیا اُنکو
رکھا ہمکو اُنکی پشت مین اور ہمیشہ ہم نقل کرتے رہے پاکیزہ پشتون مین یہانتک کہ نقل کیا مجکو خدائے تعالی نے
عبداللہ کی پشت مین اور ابوبکرؓ کو ابو قحافہ کی پشت مین اور عمرؓ کو خطاب کی پشت مین اور عثمانؓ کو عفان کی پشت مین اور
علیؓ کو ابی طالب کی پشت مین اور اس حدیث کی موید اور حدیث بھی ہی کہ مشہور ہی اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ
فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ **ترجمہ** اور ارواح ایک لشکر آراستہ ہی جو اُنسے آشنا
ہوا الفت پکڑی دنیا مین اور جو اُنسے آشنا نہوا مختلف ہوا دنیا مین اور اختلف بفتح لام فصیح ہی ضم لام سے
جیساکہ حریری نے درۃ الغواص مین ذکر کیا ہی دلالت مدعا پر نہین رکھتی اسواسطے کہ اگر حضرت امیر نور نبوی
مین شریک بھی ہون تب بھی واجب ہونا انکی امامت کا بلافصل لازم نہین آتا اب باہم ان دونون امر
جو بات لازم ہی ایسی صورت سے بیان کرنا چاہیے کہ نہ تو غبار منع کا اُسپر جمے نہ خرط القتاد ہو یعنی ہاتھ
ملنا درخت پر خار پر الغرض حضرت امیرؓ کو جو آنحضرت سے جیسی کچھ نسبت قریب ہی اُسمین تو کچھ بحث ہی
نہین لیکن کلام اسمین ہی کہ یہ قرب موجب امامت بلافصل کا ہی یا نہین اور اگر تنہا یہی قرب نسبت موجب
اسبات کا ہو کہ پہلے یہ امام ہوتے تو حضرت عباسؓ اولی ہوتے خلافت و امامت کے واسطے لِکَوْنِہٖ عَمَّہٗ
وَصِنْوَ اَبِیْہِ یعنی اسواسطے کہ وہ آپ کے چچا تھے اور آپ کی جڑ وَالْعَمُّ اَقْرَبُ مِنِ ابْنِ الْعَمِّ عُرْفًا وَشَرْعًا
اسلیے کہ چچا زیادہ قریب ہی چچازاد بھائی سے عرف اور شرع دونون کی راہ سے اگر یہ کہا جاوے عباسؓ کو لیاقت
امامت کی اسوجہ سے حاصل نہوئی کہ اُس نور سے یہ محروم تھے وہ نور عبد المطلب سے منقسم ہوکے عبداللہ اور
ابی طالب کو پہونچا تھا اور لڑکون کے حصے مین نہین آیا ہم کہتے ہین کہ اگر پہلے ہونا امامت کا قوت و کثرت نور کا

موقوف ہی تو حسنینؑ زیادہ تر اولی اور مستحق ہونگے امامت مین حضرت امیرؑ سے بسبب دونون جانب قوت
وکثرت کے قوت یہ کہ جب نور آنحضرتؐ کا منقسم ہوا اور آپ کا حصہ آپ کو ملا اُسی حصے سے حسنینؑ کی شاخ
پھوٹی بخلاف حضرت امیرؑ کے کہ اصل نور مین شریک تھے نہ پیغمبرؐ کے حصے مین اور اُنپر یہ بات روشن تھی کہ
جو نور پیغمبرؐ کے حصے مین آیا وہ اورون کے نور سے قوی تر ہی غیر کے نور مین ایسی قوت کہان اور کثرت اس سبب سے
کہ حسنینؑ مین نور مصطفیؐ اور نور مرتضیؑ دونون جمع تھے وَالِاثْنَانِ اَکْثَرُ مِنَ الْوَاحِدِ قَطْعًا یعنی ایک سے دو مین قطعی کثرت ہی
حدیث نہم روایت عمر خطاب رضی اللہ عنہ سے اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ صحیح
لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ
ترجمہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن کہ کل ایسے شخص کو نشان لشکر کا دونگا جسکو اللہ
اور اللہ کا رسول دوست رکھتے ہین اور وہ دوست رکھتا ہی اللہ اور اللہ کے رسول کو فتح دیگا اللہ اُسکے
ہاتھ سے یہ حدیث بہت صحیح اور قوی الروایۃ ہی اہل سنت اِسکو اپنے سر آنکھو نپر رکھتے ہین اور اپنی کتابون مین
خارجیون اور ناصبیون کے دفع مین اس سے کام لیتے ہین لیکن شیعونکا مدعا اس سے نہین حاصل ہوتا کسواسطے
کہ خدا کی محبت اور محبوبیت اور امامت بلافصل دونون لازم ملزوم نہین ہین اور یہ بھی ہی کہ حب خدا اور
محبوبیت کسی کے لیے کلام مین ثابت کرنا اورون کے لیے اُن دونون صفت کی نفی نہین کرتا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى فِيْ حَقِّ اَبُوْبَكْرٍ وَرُفَقَائِهٖ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ دوست ہی وہ اُنکا اور دوست ہین وہ اُس کے
وَقَالَ فِيْ حَقِّ اَهْلِ بَدْرٍ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ فعال ۲۲
اور اہل بدر کے حق مین فرمایا بیشک وہ لوگ اللہ کے دوست ہین جو اللہ کی راہ مین لڑتے ہین صف باندھ
کے کہ گویا وہ بنیاد ہی مضبوط وَلَا شَكَّ اَنَّ مَنْ يُّحِبُّهُ اللّٰهُ يُحِبُّهٗ رَسُوْلُهٗ وَمَنْ يُّحِبُّ اللّٰهَ
يُحِبُّ رَسُوْلَهٗ اور کچھ شک نہین ہی جس شخص کو اللہ دوست رکھتا ہی اُسکو اللہ کا رسول دوست رکھتا ہی
اور جو دوست رکھتا ہی اللہ کو اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہی وَفِيْ شَانِ مَسْجِدِ اَهْلِ قُبَا فِيْهِ رِجَالٌ
يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ اُسمین وہ لوگ ہین کہ دوست رکھتے ہین وہ طہارت کو
اور اللہ دوست رکھتا ہی طہارت والون کو وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ يَا مُعَاذُ اِنِّيْ
اُحِبُّكَ وَلَمَّا سُئِلَ مَنْ اَحَبُّ النِّسَاءِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے مین تجکو دوست رکھتا ہون اور جب پوچھا گیا عورتون مین تیرا زیادہ تر

محبوب کون ہو کہا عایشہ پھر کہا گیا مردون مین کون ہو کہا باپ عایشہ کا یعنی ابو بکر اب اگر شیعہ کہین کہ جب محب و محبوب ہونا خدا و رسول کا اورون مین بھی پایا گیا تو خصوصیت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نرہی اور یہان خصوصیت اُنکی ضرور ہونا چاہیے ہم کہین گے خصوصیت باعتبار جمیع صفات کے ہو یعنی بملاحظہ یفتح اللہ علی یدیہ یعنی جب فتح قلعہ کی علم الٰہی مین انکے ہاتھ پر ٹھہری ہوئی تھی تو مجموع صفات بحیثیت مجموع مخصوص حضرت امیرؓ سے ہوئے گو فرداً فرداً اورون مین بھی پائی جائے اور ذکر اس صفت مین کہ جسمین اور بھی مشترک ہین اس موقع پر ایک نکتہ ہو نہایت گہرا کہ یہ وہ ہو اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ ترجمہ بیشک خدا مدد دیتا ہو دینکو مرد فاجر سے کہ یہ حدیث صحیح ہو پس اگر تنہا فتح حضرت امیرؓ کے ہاتھ پر بیان فرماتے تو فضیلت و بزرگی حضرت امیرؓ کی نہ نکلتی اسواسطے اس صفت کو بھی مقدم فرمایا دوسرا جواب تخصیص سے یہ ہو کہ کلام عرب بلکہ ہر گروہ کا معمول ہو کہ پہلی کسی چیز کے ساتھ تمہید کرتے ہین پیچھے اُسکے مقصود ہوتا ہو چنانچہ لفظ رجلا اسی حدیث مین اور جیسے کہین زید مرد عاقل ہو حالانکہ اسمین ثبوت رجولیت کا اُسکے واسطے مقصود نہین ہو ثبوت عاقلیت کا فقط مقصود ہو پس یہان بھی مقصود بالتخصیص مضمون یفتح اللہ علی یدیہ ہو اور رجلاً یحب اللہ و رسولہ و یحبہ اللہ و رسولہ محض تمہید ہو **حدیث دوم** رحم اللہ علیاً اللّٰھم ادر الحق معہ حیث دار ترجمہ رحمت کرے خدا علیؓ پر بار خدایا پھرا حق کو علیؓ کے ساتھ جہان کہین وہ پھرے اس حدیث کو بھی اہل سنت سر آنکھون پر رکھتے ہین لیکن شیعہ کی مدعا پر جو امامت بلافصل ہو مساوی نہین ہوتی چنانچہ عمار بن یاسر کے حق مین بھی آئی ہے اَلْحَقُّ مَعَ عَمَّارٍ حَیْثُ دَارَ ترجمہ حق عمار کے ساتھ ہو جہان وہ پھرتا ہو اور عمرؓ کے حق مین بھی صحیح مشہور ہو اَلْحَقُّ بَعْدِیْ مَعَ عُمَرَ حَیْثُ کَانَ ترجمہ میرے بعد حق عمرؓ کے ساتھ ہو جہان وہ ہو بلکہ حدیث عمر مین اخبار ہو لازم ہونے حق کے عمر کے ساتھ اور حضرت امیر کی حدیث مین دعا ہو دورہ حق کا اُنکے ساتھ اور اخبار و دعا مین ظاہر بہت بڑا فرق ہو خصوصاً مطابق اُسکے جو شیعہ نے ٹھہرایا ہو کہ مقبول ہونا ہر دعا نبی کا لازم نہین جانتے روی ابن بابویہ القمی اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا رَبَّہُ اَنْ یَجْمَعَ اَصْحَابَہُ عَلٰی مَحَبَّۃِ عَلِیٍّ اِلٰی اٰخِرِ مَا سَبَقَ ترجمہ دعا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے یہ کہ اکٹھا کرین اپنے یارون کو علیؓ کی محبت پر آخر حدیث تک جو کچھ گذر چکی اور عمرؓ کے حق مین لفظ بعدی بھی بڑھایا ہو جس سے صحت امامت عمرؓ کی اور اُسکی جسکو عمرؓ امام جانے بو سونگھی جاتی ہو یہ مذہب اہل سنت کا نہین ہو کہ

نبی کے سوا کسی غیر کو معصوم جانین ورنہ موافق مذاق شیعہ کے یہ حدیث اول دلیل ہی عصمت عمرؓ پر اور جب
شیعہ اس مقام مین اہل سنت کے الزام دینے کو انکی روایتون پر تمسک کرتے ہین تو انکو اس سے چارہ نہین کہ
کل روایتون کو بھی مانین بعض ظریف اہل سنت نے مقابلے مین شیعہ کے اس حدیث اَلحَقُّ مَعَہٗ حَیثُ
دَارَ تمسک کیا ہی صحت خلافت ابوبکرؓ و عمرؓ پر لِاَنَّ عَلِیًّا کَانَ مَعَھُم حَیثُ بَایَعَھُم وَتَابَعَھُم وَصَلّٰی
مَعَھُم فِی الجُمَعِ وَالجَمَاعَۃِ وَنَصَحَھُم فِی اُمُوْرٍ یَتَعَلَّقُ بِرِیَاسَتِھِم یعنی اسواسطے کہ علیؓ انکے ساتھ تھے
اس حیثیت سے کہ بیعت کی انسے اور پیروی انکی کی اور انکے ساتھ جمعون اور جماعت کی نماز پڑھی اور خیر خواہی
کی اُن کامون مین جو انکی ریاست سے متعلق تھے پس قیاس مساوات درست ہوتا ہی کہ اَلحَقُّ مَعَ عَلِیٍّ وَ
عَلِیٌّ مَعَ اَبِی بَکرٍ وَعُمَرَ اور مقدمہ اجنبیہ کہ مدار صحت نتیجہ کا اس قیاس مین ہوتا ہی صادق ہی لِاَنَّ مُقَارِنَ
المُقَارِنِ مُقَارِنٌ یعنی قرین اپنے قرین کے ساتھ خود قرین ہی اور حقیقت مین یہ استدلال ظریفونکا نہایت
متین و مضبوط ہی گو ظریف لوگون نے مقام ظرافت مین ذکر کیا ہی اس سبب سے کہ موافق روایت شیعہ کے
نہج البلاغۃ مین جو انکے نزدیک بڑی صحیح کتاب و متواتر ہی ثابت ہی کہ جب عمر ابن الخطاب نے واسطے
مٹانے فساد نہاوند کے چاہا کہ خود حرکت کرین صحابہ کو اس کام کے مشورے مین اختلاف ہوا بعض جانا
تجویز کرتے تھے بعض منع کرتے تھے حضرت عمرؓ نے حضرت امیرؓ سے مشورہ کیا امیرؓ نے فرمایا اِنَّ ھٰذَا الاَمرَ
لَم یَکُن نَصرُہٗ وَلَا خُذلَانُہٗ بِکَثرَۃٍ وَلَا بِقِلَّۃٍ وَھُوَ دِینُ اللہِ الَّذِی اَظھَرَہٗ وَجُندُہُ الَّذِی
اَعَزَّہٗ حَتّٰی بَلَغَ مَابَلَغَ وَطَلَعَ حَیثُ مَاطَلَعَ وَنَحنُ عَلٰی مَوعُودٍ مِنَ اللہِ وَاللہُ مُنجِزٌ وَعدَہٗ
وَنَاصِرٌ جُندَہٗ ترجمہ بیشک یہ دین ایسا ہی کہ اسکی نصرۃ اور غیر نصرۃ کثرت و قلت پر نہین ہی اور دین
خدا کا ہی جسکو اُسنے غالب کیا ہی اور اُسی کی فوج ہی جسکو اُسنے عزت دی ہی یہانتک کہ پہنچے جس حد کو پہنچے
اور جو کچھہ وہان ظاہر ہوا اور ہم خدا تعالی کے وعدے پر ہین کہ اور اللہ پہونچانیوالا ہی اپنے وعدے پر اور
اپنے لشکر کا مددگار ہی قَالَ اللہُ تَعَالٰی وَعَدَ اللہُ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِلٰی قَولِہٖ اٰمِنًا وَ
مَکَانُ القَیِّمِ مِنَ الاِسلَامِ مَکَانُ النِّظَامِ مِنَ الخَرَزِ یَجمَعُہٗ وَیَنتَظِمُہٗ فَاِنِ انقَطَعَ النِّظَامُ
تَفَرَّقَ وَذَھَبَ ثُمَّ لَم یَجتَمِع اَبَدًا وَالعَرَبُ وَاِن کَانُوا قَلِیلًا وَھُم کَثِیرُونَ بِالاِسلَامِ
عَزِیزُونَ بِالاِجتِمَاعِ فَکُن قُطبًا وَاستَدِرِ الرَّحَا بِالعَرَبِ وَاَصلِھِم دُونَکَ نَارَ الحَربِ
وَاِنَّکَ اِن شَخَصتَ مِن ھٰذِہِ الاَرضِ اِنتَقَضَت عَلَیکَ العَرَبُ مِن اَطرَافِھَا حَتّٰی

یَکُوْنُ مَا تَدَعُ وَرَاءَکَ مِنَ الْعَوْرَاتِ مِمَّا بَیْنَ یَدَیْکَ وَاِنَّ الْاَعَاجِمَ اِنْ یَنْظُرُوْا اِلَیْکَ غَدًا
یَقُوْلُوْنَ هٰذَا اَصْلُ الْعَرَبِ فَاِذَا قَطَعْتُمُوْهُ اِسْتَرَحْتُمْ فَیَکُوْنُ ذٰلِكَ اَشَدَّ لِکَلْبِهِمْ عَلَیْكَ وَطَمَعِهِمْ
فِیْكَ کَذَا ذَکَرَهُ الرَّضِیُّ فِیْ نَهْجِ الْبَلَاغَةِ باقی **ترجمہ** اُسی روایت کا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا
ہی سچا تم مین سے اُن لوگون کے ساتھ کہ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور اس آیت کو اٰمنا تک پڑھا پھر کہا
کہ رئیس اسلام کی جگہ ایسی ہی جیسے کسی لڑی کا ڈورا کہ جملہ نگینون کو اکھٹا کرتا ہی اور ملائے رکھتا ہی پس اگر
رشتہ ٹوٹ جائے سب متفرق ہوجائین اور جاتے رہین پھر کبھی جمع نہون اور قوم عرب اگرچہ تھوڑے ہین
لیکن بنظر اسلام بہت ہین اور غالب ہین اجتماع مین پس تو قطب بن یعنی کیلی چکی کی اور پھرا اس چکی کو قوم
عرب سے اور ڈال انکو نہ آپ کو لڑائی کی آگ مین اگر تو اُٹھیگا اس زمین سے تو ٹوٹ پڑیگا تجھ پر ملک عرب
اطراف و جوانب سے تو وہ کام کہ جسکو پیچھے چھوڑا ہی ضرور تر ہوجائیگا اُس سے جسکو سامنے اپنے جانتے ہو
اور بیشک عجمی کل تجکو دیکھ کے کہینگے یہی عرب کی جڑ ہی کہ اگر اسکو کاٹ ڈالوگے چین سے ہوجاؤگے بس یہ حرکت بہت ہی
انکی دلیری کی باعث ہوگی اور تجمین انکے لالچ کی ایسی ہی جسکو ذکر کیا رضی نے نہج البلاغت مین اب معلوم ہوا کہ
حضرت امیرؓ تہ دلسے مددگار و معین اور ناصح امین عمرؓ ابن الخطاب کے تھے خدا کی پناہ اگر کچھ نفاق دل مین ہوتا
تو اُس نفاق کے لیے اس سے بہتر کونسا وقت تھا کہ عمرؓ ابن الخطاب کو عجم کے جانیکا مشورہ دیتے جب وہ
اور انکے لشکر والے لڑائی مین پڑتے یا شکست اُنپر پڑتی حجاز مین کہ دار السلطنت اسلام تھا وہ متصرف و دخیل
ہوجاتے لوگ ناچار ہوکر انکی پیروی کرتے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرتؓ آپ کو ابوبکرؓ اور عمرؓ کے گروہ
مین داخل جانتے تھے اسی سبب سے فرمایا وَنَحْنُ عَلٰی مَوْعُوْدٍ مِّنَ اللهِ اور نہج البلاغت مین یہ بھی مذکور ہی کہ
حضرت امیرؓ نے عمر ابن الخطاب سے کہا حِیْنَ اسْتَشَارَهُ فِیْ غَزْوَةِ الرُّوْمِ مَتٰی تَسِیْرُ اِلٰی هٰذَا الْعَدُوِّ
بِنَفْسِكَ فَتَکْسِرُ وَتُنْکَبُ لَا تَکُنْ لِلْمُسْلِمِیْنَ کَانِفَةٌ دُوْنَ اَقْصٰی بِلَادِهِمْ وَلَیْسَ بَعْدَكَ مَرْجِعٌ
یَرْجِعُوْنَ اِلَیْهِ فَاَرْسِلْ اِلَیْهِمْ رَجُلًا مُجَرَّبًا وَاحْضُرْ مَعَهُ الْبَلَاغَةَ وَالنَّصِیْحَةَ فَاِنْ اَظْهَرَهُ اللهُ
فَذٰلِكَ مَا تُحِبُّ وَاِنْ تَکُنِ الْاُخْرٰی کُنْتَ رِدْءَ النَّاسِ وَمَثَابًا لِلْمُسْلِمِیْنَ **ترجمہ** جب مشورہ چاہا
اُس سے روم کی لڑائی مین کہا جب اس دشمن کے پاس گیا بذات خود اور شکست کھاکے لوٹا تو مسلمانونکو پناہ
کہین نہین رہی انکے شہرون کی انتہا مین بھی اسلیے کہ بعد تیرے انکا کوئی ٹھکانا نرہا جسکی طرف رجوع کرین پس
ضرور ہی کہ انکے پاس کوئی مرد تجربہ کار بھیج واسطے تاکید و نصیحت کے بس اگر خدا نے اُسکو غالب کردیا شکر کی

حکم ہی اور اگر دوسری صورت پڑے تو مسلمانون کی پشتی سمجھے ہوگی اور رجوع ہونیکا ٹھکانا تو رہیگا اور
عجب یہ کہ شیعہ اس قسم کی روایتون کو ہر چند کہ انکی اصح کتابون سے برابر انکو پونہچی ہین اور انکی دیکھی سنی
مگر سب کو ایسا جانتے ہین کہ نہ دیکھین نسنین اور جو روایتین موضوعہ اور دل کی بنائی ہوئی چند کذابونکی ہین
انکے سبب سے گمان مخالفت فیما بین کا کرتے ہین کہ شیعہ سنی کی مخالفت سے یہ بات ہی پھر ان روایتون کو جب دیکھتے
ہین تو ہاتھ پانون چھوڑ دیتے ہین کبھی کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے جو انکی متابعت و پیروی شیخین رض کی کی تھی
یہ سبب تھا کہ انکے مددگار و معاون بہت کم تھے اور خود انکے ثقہ لوگونکی روایات صریح غلبہ اور قوت حضرت
امیرؑ کو بتاتی ہین اور کثرت مددگارون اور انصار پر دلالت کرتی ہین جیسے کہ یہ روایت ہی سَاَوٰی اَبَانُ
۱۰۱م ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنَ قَیْسِ الْہِلَالِی وَغَیْرُہٗ عَنْ غَیْرِہٖ اِنَّ عُمَرَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَاللّٰہِ لَاِنْ لَمْ تُبَایِعْ
اَبَا بَکْرٍ لَنَقْتُلَنَّکَ قَالَ لَہٗ عَلِیٌّ لَوْلَا عَہْدٌ عَہِدَہٗ اِلَیَّ خَلِیْلِیْ لَسْتُ اَخُوْنُہٗ نَعْلَمْتَ اَیْنَ اَضْعَفُ
نَاصِرًا وَاَقَلُّ عَدَدًا ترجمہ روایت کی ابان بن عیاش نے سلیمان بن قیس ہلالی وغیرہ نے اُسنے اپنے غیر سے
کہ بیشک عمرؓ نے علیؓ سے کہا کہ اگر بیعت ابوبکر کی نکریگا تو قسم ہی خدا کی تجکو قتل کرونگا علیؓ نے عمرؓ سے کہا کہ اگر وہ وصیت
نہوتی جو میرے خلیل نے مجکو کی ہی یعنی پیغمبر علیہ السلام نے کہ مین اُسمین خیانت نہین کرتا جانتا تو کہ کون ہم مین سے
زیادہ کمزور ہی مددگارون مین اور کون کم ہی شمار مین پس یہ روایت ظاہر بتاتی ہی کہ سکوت حضرت امیرؓ کا اُس سبب سے
تھا کہ جناب پیغمبرؐ سے سنا تھا وَھُوَ اِنَّ الْخِلَافَۃَ حَقٌّ اِبِیْ بَکْرٍ بِلَا فَصْلٍ ثُمَّ حَقُّ عُمَرَ اور وہ یہ ہی کہ بیشک خلافت
حق ابوبکرؓ کا ہی بلا فصل پھر حق عمرؓ کا ہی یہان بھی دلیل عقلی موافق اصول شیعہ کے قائم ہی کہ عہد مذکور یہی تھا اسواسطے
کہ امامت اگر حق مرتضیٰؓ کا ہوتا اور حضرت شیخین رض کے ساتھ جھگڑا کرنے کو منع کرتے باوجود یارون اور مددگارونکے
جیسا کہ صریح اس رعایت سے ظاہر ہی لازم آتا ہی کہ پیغمبرؐ نے وصیت کی ہو بیکاری امر الہی سے اور محروم رکھا امت کو
لطف سے اور حضرت امیرؓ کو اہل باطل کی پیروی کی وصیت فرمائی خدا کی پناہ ان باتون سے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ یعنی اے نبی اُٹھا اور آمادہ کر ایمان والونکو لڑائی پر غور کرو کہ جسوقت
مین ایک مسلمان اور دس کافر مقابل ہوئے جناب پیغمبرؐ ان تاکیدون کے ساتھ لوگون کو تکلیف جہاد کی دیتے تھے
اب اُسوقت مین کہ دین تمام ہوا اور کمال نعمت ثابت شیر خدا جیسے شخص کو حکم نامردی اور خوف اور نہ پونہچانے
احکام الٰہی اور تجویز فتنہ و فساد اور تحریف کلام اللہ اور تبدیل دین کا کرتے حاشا و کلا شان نبوت و رسالت
کی ہرگز مناسب اس امر کے نہین اَیَاْمُرُکُمْ بِالْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ کیا حکم کرتے ہو تم ساتھ کفر کے بعد

اسلیے کہ مسلمان ہو کبھی کہتے ہین کہ نہ جھگڑا کرنا امیرؑ کا اور موافقت ظاہر کرنا اور نصیحت کرنا خلفاے
ثلثہ کو محض پیروی افعال آلہی کی تھی کہ وہ تامل و آہستگی ہے نہ عجلت وشتابی اس توجیہ کو ابن طاؤس سبط
ابو جعفر طوسی نے نکالا ہے اور اورون نے بہت ہی پسند کی ہے اور عجب توجیہ ہے جسکا کچھ سر پانون نہین اسلیے
کہ پیروی افعال آلہی کی واجب نہین ہے بلکہ جائز بھی نہین ہان تابعداری انکی چاہیے کسواسطے کہ اللہ تعالی
بعض اوقات کافرون کی مدد کرتا ہے اور مسلمان وصالح کو مارتا ہے مگر نصرت کافر کی اور قتل مسلمان کا کسیکو
جائز نہین شرط بندگی کی یہی ہے کہ حکم اپنے مالک کا مانے اُسکے موافق کام کرے نہ یہ کہ اُسکی پیروی فعال ہین
کرے ظاہر کہ اس دنیا کے علاقہ بندگی و خداوندی ہین جو مجاز در مجاز ہے یہ بات معیوب و مطعون ہے علاقہ
بندگی و خداوندی حقیقی کا کیا ٹھکانا اور یہ جو کہا ہے کہ تامل کرنا اور عجلت نکرنا بہت اچھی بات ہے سو امور خیر مین
اچھے نہین اسواسطے کہ جب رسولون اور بندون کو خداوند انکا کسی کام کو جلدی کرنیکا حکم فرمائے اور یہ تامل
کرین صریح داغ نافرمانی کا اپنے اوپر لگاوینگے وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ یعنی تم سے کون ہے کہ دیر کریگا اور
فرمایا اللہ تعالی نے متعجل بندونکی مدح مین اُولٰئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ
یعنی سابقون وہ ہین جو نیک باتون مین جلدی کرتے رہین لہذا یہ مثل ہی مشہور ہے ع در کار خیر حاجت
ہیچ استخارہ نیست ؛ پھر امام کو جو منصب ہدایت و ارشاد خلق کا رکھتا ہے کسطرح تامل جائز ہوگا کہ اس
تامل مین اُس سے بہت واجبات فوت ہونگے باآنیکہ تامل کی بھی کچھ حد ہے پچیس برس تامل مین کوئی نہین
تیر کرتا ہے جیسے حضرت امیرؑ نے کی اگر کہین تامل حضرت امیرؑ کا حکم آلہی سے تھا اس صورت مین فوت واجبات
کا نہین لازم آتا ہم کہینگے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امامت حضرت امیرؑ کی اُسوقت مین ثابت نتھی نہین تو
امام مقرر کرنا اور حکم تامل کا فرمانا اور جو لوازم امامت کے ہین اُن کے ادا کرنے کو ترک کرانا اسکے کیا معنی
کہ سب ایک دوسرے کو بگاڑتے ہین اور یہ ایسا ہے کہ کسی شخص کو بادشاہ قاضی کرے اور کہدے کہ پچیس برس
تک ہرگز ظاہر مت کرنا کہ مین قاضی ہون نہ کسی مقدمے کو اپنے سامنے آنے دینا اور دو آدمی ہمارے ہین
اُنکے درمیان مین ہرگز کلام نکرنا یہ امر ظاہر اس بات کو بتاتا ہے کہ بالفعل وعدہ قضا کا ہے ابھی قاضی
نہین کیا ہے پچیس برس بعد کریگا اگر ظاہر پر قیاس کرین جب بھی صریح تناقض اور فوت اُس غرض کا جو
قاضی مقرر کرنے سے ہوتی ہے لازم آئیگا اور یہ کمال بیوقوفی ہے جسکی بُرائی پوشیدہ نہین تعالی اللہ عن
ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا برتر ہے اللہ اس سے بڑی برتری کے ساتھ اور سنیے جب حضرت امیرؑ کو خداے تعالی

کی طرف سے حکم تامل کا ہوا کہ اُنھون نے ہرگز امامت اپنی ظاہر نکی تو جو مکلف بالشرع ہین اُنکی متابعت مین معذور ہونگے اور اگر واسطے حفاظت دنیا و دین ورا پنے کام چلانے کو کوئی اور شخص اس منصب پر مقرر کرلین تو قابل عتاب وعذاب کے نہونگے اسواسطے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا نہین تکلیف دیتا ہی اللہ کسی شخص کو مگر اُسکی گنجایش کے موافق **حدیث یازدہم** روایت ہی ابو سعید خدری سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ اِنَّکَ تُقَاتِلُ عَلٰی تَاوِیْلِ الْقُرْاٰنِ کَمَا قَاتَلْتُ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ **ترجمہ** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ سے بیشک تو لڑیگا تاویل قرآن پر جیسے مین لڑتا ہون اُسکے نازل ہونے پر یہ خبر بھی انکی مدعا کو چھو نہین گئی اس سبب سے کہ مفاد حدیث کا یہ ہی کہ تو کسی وقت مین اوقات سے تاویل قرآن پر لڑیگا سو یہی مذہب سنیونکا ہی کہ حضرت امیر اپنی لڑائیون مین حق پر تھے اور مخالف اُنکے غیر حق پر اور خطا کار پھر اس حدیث مین کونسی وجہ اس بات کو بتاتی ہی کہ حضرت امیرؓ امام بلا فصل ہین اسواسطے کہ تاویل قرآن پر لڑنے کو امامت بلا فصل ظاہر کسی وجہ سے لازم نہین ہی پس ایسی حدیث کو اہل سنت کے مقابلے مین لانا بڑی نادانی ہی بلکہ اگر اس حدیث کو اہل سنت کے مذہب پر دلیل پکڑین کہ اُنکے مذہب کی ہی تو ہو سکتا ہی بدینوجہ کہ اِس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت امیرؓ اُسوقت مین امام ہونگے جسوقت مین تاویل قرآن پر لڑائی ہوگی اور اُنکی لڑائی کا وقت نہ معلوم کب ہو پس یہ حدیث درحقیقت دلیل اہل سنت کی ہی اِس بات پر کہ حق امیر کی جانب تھا اور جو انکے مقابلے مین تھے خطا پر تھے کہ معنی قرآن کے نہ سمجھے اور اجتہاد مین غلطی کی یہ صاحبان شیعہ اپنی وقاحت سے ایسی حدیثین اس مقام مین لاتے ہین کہ خود خفیف ہوتے ہین اسلیے کہ برخلاف اِن کے عقیدے کے یہ قول ظاہر دلالت کرتا ہی لِاَنَّ اِنْکَارَ تَاوِیْلِ الْقُرْاٰنِ لَیْسَ بِکُفْرٍ بِالْاِجْمَاعِ **ترجمہ** اسواسطے کہ انکار تاویل قرآن کا کفر نہین ہی بالاتفاق اگر معنی قرآن کے جو ظاہر ہین اُنکا کوئی اپنی غلط فہمی سے انکار کرے پھر بھی اُسکے کفر مین کلام ہی پھر اسکا کیا ٹھکانا جو معنی خفی مین کہ وہ تاویل ہی انکار کرے اور کفر ہو اور عقیدہ انکا یہ ہی مُحَارِبُوْہُ کَفَرَۃٌ یعنی لڑنے والے اُس سے کافر ہین چنانچہ تجرید العقائد طوسی مین موجود ہی **حدیث دوازدہم** رِوَایَۃٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ فَاِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ کِتَابُ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ **ترجمہ** روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مین تمھارے بیچ مین

سنت جماعت

نہ سمجھے اجتہاد

تفہیم نفعی تاویل

بھاری دو چیزین چھوڑتا ہون اگر انکو مضبوط پکڑو گے ہرگز نہ بہکوگے کہ میرے بعد وہ دونو ایک دوسرے سے
بزرگ تر ہین یعنی خدا کی کتاب اور میری اولاد اس حدیث کو بھی اگلی حدیثون کی طرح انکی مدعا کی ہوا نہین
لگی اسواسطے کہ لازم نہین ہی کہ تمسک ریاست کبری والے کے ساتھ ہو غیر اسکو بھی جنے ماتا لیکن یہ حدیث بھی
توصحیح ہی عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ مِنْ بَعْدِیْ تَمَسَّکُوْا بِھَا وَعَضُّوْا
عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ ترجمہ لازم پکڑو میرے طریقے کو اور جو میرے خلیفہ ہون راشد اور راہ یافتہ بعد میرے
اُنکے طریقے کو اور خوب مضبوط پکڑو اسکو اپنے دانتون کی جڑ سے اچھا ایسی ہی سہی لیکن عترت لغت عرب
مین اقربا کے معنی مین ہی پھر اگر عترت دلالت امامت پر کرے تو لازم آئے کہ سب قربا آنحضرت کے امام ہون
واجب الاطاعت خصوصًا جیسے عبد اللہ بن عباس اور محمد بن الحنفیہ اور زید بن علی اور حسن مثنی اور اسحاق بن
جعفر صادق اور مثل انکے مردم اہل بیت سے اور بھی حدیث صحیح مین آیا ہی خُذُوْا شَطْرَ دِیْنِکُمْ عَنْ ھٰذِہِ
الْحُمَیْرَاءِ یعنی لو اپنے نصف دین کو اس حمیرا سے کہ وہ عایشہ ہین اور فرمایا وَاھْتَدُوْا بِھَدْیِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّکُوْا
بِعَھْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ ترجمہ راہ روش سیکھو روش عمار کی اور مضبوط پکڑو وصیت ابن مسعود کی وَاَعْلَمُکُمْ
بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَمْثَالُ ذٰلِکَ کَثِیْرَۃٌ اور بتائیگا تمکو حلال و حرام معاذ بن جبل اور ایسے ہی
بہت ہین جنکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہی خصوصًا قولہ اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ علی الخصوص
قول آنحضرت کا کہ پیروی کرو اُن دو شخصون کی جو بعد میرے ہونگے یعنی ابو بکر و عمر کہ یہ بات درجہ شہرت اور تواتر
معنوی کو پہنچے پس لازم آتا ہی کہ یہ شخص سب امام ہون اور اگر یہ حدیث دلالت صرف امامت پر عترت کی کرے
حدیث صحیح جو شیعہ کے نزدیک حضرت امیر سے متواتر ہی کیونکر درست ہوگی کہ وہ یہ ہی اِنَّمَا الشُّوْرٰی لِلْمُھَاجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ یعنی سوا مہاجرین اور انصار کے مشورہ نہین ہی اور اسی قسم کی یہ حدیث ہی اَھْلُ بَیْتِیْ فِیْکُمْ
سَفِیْنَۃُ نُوْحٍ مَنْ رَکِبَھَا نَجٰی وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْھَا غَرِقَ یعنی اہل بیت میرے نوح کی کشتی ہین جو اس کشتی پر
سوار ہوا نجات پائی اور جسنے خلاف کیا ڈوب گیا ظاہر کہ یہ حدیث سوا اسکے اور کچھہ نہین بتاتی کہ فلاح اور ہدایت
کو انکی دوستی سے ربط ہی اور اسی مین پیچیدہ اور خلاف انکے دوستی اور اتباع کا موجب ہلاک اور خدا کے
فضل سے یہ بات خاص اہل سنت کو نصیب ہی تمام فرقہ اسلامیہ سے اور یہ اور مخصوص ہی کہ انکے مذہب کے ساتھ
وَلَا یُوْجَدُ فِیْ غَیْرِھِمْ سوا انکے اور کسی مین نہین پائی جاتی اسواسطے کہ یہ فریق رسی محبت جمیع اہل بیت کی
خوب مضبوط پکڑے ہوئے ہین موافق قیاس کتاب اللہ کے کہ اَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتَابِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ

یعنی ایمان لاتے ہو تم بعض کتاب پر اور انکار کرتے ہو بعض سے اور انبیا کے ساتھ انکے ایمان کا یہ رنگ ہی
کہ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ یعنی نہین فرق کرتے ہین ہم کسی مین اُسکے رسولون سے ایسے نہین کہ
کسی کے ساتھ محبت وایمان اختیار کرین اور کسیکے ساتھ بغض وکفران بخلاف شیعہ کہ کوئی فرقہ انکا ایسا نہین
جو سب اہل بیت کو دوست رکھتے ہون بعض ایک گروہ کو محبوب رکھتے ہین اور باقی کو مبغوض بعض دوسرے
گروہ کو اور یہی حال ہی اتباع کا اور اہل سنت وجماعت ایک گروہ کو خاص نہین کرتے ہر ایک سے سوا نہین
اپنے دین کی لاتے ہین اور اُنسے تمسک ڈھونڈھتے ہین چنانچہ انکی کتابین تفسیر وحدیث وفقہ کی اسپر گواہ ہین
اگر اہل سنت کی کتابون کا اعتبار نکرین تو جو شیعون سے روایتین کی گئی ہین عقائد سے لیکر فرع فقہیہ تک
وہ جو موافق اہل سنت کے ہین اس رسالے مین منقول ہین انکا کیا جواب اس مقام مین بعض کو خوشطبعون
شیعہ سے ایک تقریر ہی کہ وہ بہت دلفریب ہی لاابد اس تقریر کا ذکر اور اُس فریب کو حل کیا جاتا ہی اور وہ
تقریر یہ ہی کہتے ہین کہ اہل بیت کو جو سفینے سے تشبیہ کی ہی یہ اسبات کو چاہتی ہی کہ نجات وفلاح کے واسطے
سب اہل بیت اور اُنکے کل تابعین کی محبت ضرور نہین ہی اسوجہ سے کہ اگر کوئی کشتی کے ایک کونے مین
بیٹھ رہے بلاشبہہ وہ ڈوبنے سے بچا رہیگا اور یہ امر کشتی مین کہ کبھی کسی کونے مین بیٹھے کبھی کسی کونے مین
معمولی نہین ہی نہ ایسا دوران عادی وجاری بس شیعہ تمسک جو بعض اہل بیت اور اُنکے بعض تابعین سے
کرتے ہین بلاشبہہ ناجی ہین اور اہل سنت جو انپر طعن بابت انکار بعض اہل بیت کے کرتے ہین اس سے دفع ہوئے
الحمد للہ کہ اہل سنت کو انکے اس جواب مین دو طرح کا سخن ہی اول نقض اس جواب مین یہ ہی کہ اس صورت
مین امامیہ کو چاہیے کہ زیدیہ کیسانیہ افطحیہ ناوسیہ کو گمراہ نجانین ناجی وفلاح والے سمجھین اسلیے کہ ہر ایک نے
ان فریق سے اس کشتی مین ایک گوشہ وسیع لیلیا ہی کہ اس گوشے مین اپنی جگہ بنائی ہی اور ڈوبنے سے بچاؤ کے
واسطے ایک گوشہ کافی ہی بلکہ اس صورت مین بارہ امام مقرر کرنا اسی مین خدشہ پڑگیا اس لیے کہ ہر گوشہ
کشتی کا موج دریا سے بچنے کو کافی ہی اور امام کے معنی بھی اُسکی پیروی سے نجات حاصل ہو بس تمام مذہب
اثناعشریہ بلکہ امامیہ کا برہم ہوا اگر زیدیہ یہ بات کہین تو انکے مقابلے مین بھی یہی کہا جائے بس شیعہ کے کسی
فرقے کو جملہ فریق سے تعین کسی مذہب کا اپنے واسطے درست نہین بلکہ سب مذہبون کو حق جانین اور نیک
سمجھین اور حال یہ کہ انکے مذہبون مین باہم گر نقیض وضد ہی اور دونون جانب نقیض کو حق جاننا خیر اجتہادی
باتون مین اجتماع نقیضین کا قائل ہونا ہی کہ صریح محال جانتے ہین دوسرے بطور حل کے یہ کہ کشتی کے ایک

گوشے مین جگہہ ملجانا موجب نجات کا جب ہوتا ہی کہ اُسکے دوسرے گوشے مین چھید نکرے اور جب ایک گوشے
مین بیٹھا اور دوسرے گوشے مین چھید کرنا شروع کیا بے شبہہ ڈوب جائیگا اور انکے فرقون سے کوئی فرقہ
ایسا نہین ہی کہ ایک گوشے مین تو بیٹھا ہو دوسرے گوشے مین چھید نکر رہا ہو ہر چند اہل سنت اس کشتی کے
جدا جدا گوشون مین سیر و دور کرتے ہین لیکن کشتی انکی سالم ہی انھون نے کسی گوشے مین اسکے چھید نہین کیا ہی کہ
اُدھر سے موج دریا کی گھس آئی اور انکو ڈبو دے الحمد للہ اور اہل سنت نے جو یہ روش اختیار کی ہی اسمین
انکو کوئی الزام نہین دے سکتا تو اصحاب کو ان دونون حدیثون سے انکار ہی اسی سبب سے اسکی صحت مین انھون نے
دلیل عقلی سے قدح کیا ہی اور کہا کہ مفاد ان دونون حدیثون کا تکلیف ممتنعات عقلیہ کے ساتھ ہی جو ظاہر محال
اسواسطے کہ اگر تمسک سب اہل بیت سے کیا جائے اور عقائد اور فروع مین انکے بے شبہہ اختلاف اور تناقض
ظاہر ہوا ہی تو اب چاہیے کہ امت مکلف ہو بجمع بین النقیضین اور یہ ظاہر محال ہی یعنی دو نقیضون مین اکٹھے ہو
پھر کسکو مانے اور کسکو نمانے اور تمسک بعض کے ساتھ کیا جائے تو ضرور ہی کہ یا بتعین ہوگا یا بغیر تعین اگر بتعین
ہوگا تو ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی اسواسطے کہ سب اہل بیت فوقیت مین برابر و یکسان ہین اور روایات تعین
حق مین اپنی طرف خود انکو بھی اختلاف واقع ہی تو پھر وہی اجتماع النقیضین آش در کاسہ ہی یا ترجیح بلا مرجح و اگر
شق ثانی یعنی غیر تعین مراد ہو تو لازم آئیگا مختلف عقیدون اور متفاوت شریعتون کا ایک دین واحد
مین اپنی طرف سے خلاف شارع کے حالانکہ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ترجمہ ہمنے
تم مین سے ہر ایک کے واسطے مقرر کی ایک روشنی اور ایک راہ صریح مخالف اس تجویز کے ہی اور واسطے
ضرورت دینی کے محال ہونا اسکا ثابت شیعہ کے فرقون سے تو کوئی فرقہ ان اشقیا کے اس خدشے کے
جواب سے بری نہین ہو سکتا مگر جب ہو کہ روش اہل سنت کی اختیار کرے لیکن دلیلین عقلیہ شیعہ کی
دلیل عقلی حد شمار سے زیادہ ہین چنانچہ الفی و ہزار اور کتابون مین انکے پورا استیفا ان دلائل کا ہی لیکن یہان
ایک قاعدہ ایسا اہل سنت کے ہاتھ مین دیدیا جائے جس سے ہر ایک دلیل کو انکے حل کر سکین پہلے تو یہ
جاننا چاہیے کہ دلیل عقلی اس مدعا پر تین حال سے خالی نہین ہی یا تمام مقدمات اُسکے عقلی ہین جیسے
دلیل پنجم انکی جو اس رسالے مین مذکور ہی یا بعض مقدمات اُسکے عقلی بعض نقلی جیسے انکی دلیل اول ہی یا تمام
مقدمات اُسکے عقلی مثل دلیل دوم کے اور یہ اصطلاح سوا اصطلاح مشہور کلام کے ہی کہ دلیل عقلی کو اُس
چیز پر جو صرف عقلی باتون سے مرکب ہو استعمال کرتے ہین اور دلیل نقلی کو اُسپر جسکا ایک مقدمہ موقوف

نقل پر ہو حاصل کلام تینون دلائین عقلیہ ضرور ماخوذ ہین شرایط امامت سے یا اُسکے موانع یا اُسکے تعین کی راہون سے شرط امامت جیسے عصمت موانع جیسے سابق ہین کا فر ہونا اور طریق تعین جیسے نص و معجزہ پس اصل مین یہ سب دلایل ٹھکانے بحث امامت کے ہین اور جو ٹھکانے بحث امامت کے ہین وہ فرع بحث بنوت کے ہین کسواسطے کہ امامت بنوت کی نیابت ہی اور جو موقعے بحث بنوت کے ہین وہ فرع الہیات کے اس سبب کہ بنوت رسالت خدا کی ہی سو جب اصول شیعہ کے اور مقرری باتین انکی تینون ٹھون مین برہم کی گئین مخالفت کتاب اور عترت اور عقل کے ساتھ گویا دلایل نکے تین درجے مین منع سے زیر گئین اور شبہات کے نسب کا تین پشت تک قدح کیا گیا اس بات کو ہم ایک مثال مین روشن کردین مثلاً یہ مقدمہ انکا جسکو انھون نے دلیل ٹھہرایا ہی اور اپنی دلیلون مین اخذ کیا ہی اَلْاِمَامُ یَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ مَنْصُوْصًا عَلَیْہِ یعنی امام واجب ہی کہ منصوص علیہ ہو مطلب یہ کہ امامت بنص ثابت ہوئی ہو اسکی اصل یہ ہی کہ نَصْبُ الْاِمَامِ وَاجِبٌ عَلَی اللّٰہِ قائم کرنا امام کا اللہ تعالی پر واجب ہی اور اصل اس اصل کی یہ کہ بَعْثُ النَّبِیِّ وَاجِبٌ عَلَی اللّٰہِ یعنی پیدا کرنا نبی کا واجب ہی اللہ پر اور اصل اس اصل کی یہ اَلتَّکْلِیْفُ وَاجِبٌ عَلَی اللّٰہِ مکلف کرنا واجب ہی اللہ پر اور اصل اس اصل اصل کی یہ کہ اَللُّطْفُ وَاجِبٌ عَلَی اللّٰہِ لطف واجب ہی اللہ پر اور جب ان چارون ٹھکانون مین جنکی بحث انکے مذہب مین ہی دو گواہون عادل کی گواہی کہ وہ کتاب و عترت ہین باطل کیا گیا پھر اس مقدمے کے بطلان مین عقل کو کیا اشتباہ رہا پس اس قاعدے سے انکی ساری دلیلون کی حالت عاقل کو معلوم و روشن ہوگئی اور کچھ باقی نرہی مگر صورت اشکال کہ مانند کاٹ کی تلوار یچوبکا کھلونا ہوتی ہی نہ کچھ کار آمد اور مثل شیر قالین کے پامال ہر پیر زال کی ہی اسیواسطے انکی دلائل عقلیہ کے ذکر کرنے سے اس رسالے مین بفضلہ استغنا کلی حاصل ہی مگر چند دلیلین جو اُنھون نے اپنے زعم مین بہت ہی عمدہ اور قوی اور بڑی مضبوط درستی اپنے عروج کی ٹھہرائی ہین انکا ہم ذکر کرتے ہین تو تھوڑے سے بہت کا حال معلوم ہو جیسے مٹھی بھر نمونے سے سارے ڈھیر کا حال کھلجاتا ہی اور حال باقی انکی دلیلونکا کہ خود انکے گمان مین وہ اُنکے مرتبے کی قوت کو نہین پونہچی ہین ظاہر ہو جائے اور وہ سب چھ دلیلین ہین

دلیل اول

یہ کہ امام کو معصوم ہونا واجب ہی اور سوائے حضرت امیر صحابہ مین کوئی معصوم نتھا پس وہی امام ہین نہ کوئی غیر انکا اور یہی مدعا ہی اس دلیل مین صغری اور کبری دونو ممنوع ہین صغری اس سبب کہ

بنوت کی نیابت امامت
بنوت رسالت خدا کی ہے

حضرت امیرؑ نے نص فرمائی ہی اس بات پر اِنَّمَا الشُّوریٰ لِلْمُهَاجِرِینَ وَالْاَنْصَارِ الخ ترجمہ مشورہ نہین ہی
مگر واسطے مہاجرین اور انصار کے آخر تک اس قول سے ظاہر ہی کہ مہاجرین اور انصار نے جو انکو خلیفہ کیا اُس
گروہ مین کوئی معصوم نتھا اور یہ بھی ہی کہ جب آپ نے سنا کہ خوارج کہتے ہین لا امرۃ خلافت کچھ نہین ہی تو فرمایا
لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ اَمِیْرٍ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ الخ کذا فی نہج البلاغۃ ناگزیر ہی لوگون کو امیر سے چاہے نکوکار ہو چاہے
فاجر یونہی سہی ہمنے مانا لیکن معلوم ہونا اس بات کا کہ یہ شخص معصوم ہی نبی کے سوا اور مین معلوم نہین ہو سکتا ہی
اسکا علم دشوار اسواسطے کہ اسباب علم کے کل تین چیزین ہین حواس سلیمہ اور عقل اور خبر صادق ظاہر ہی کہ عصمت تعریف عصمت
ایک ملکہ اور قوت نفسانی ہی کہ وہ گناہ اور برائیون کو صادر نہین ہونے دیتی اور حس مین نہین آتی یعقل کسیکی
اس ملکہ کو دریافت کرسکتی ہی مگر افعال و آثار شخص سے بطور استدلال کے لیکن راہ استدلال کی یہان بند ہے
اس وجہ سے کہ اول تو اس بات کی آگاہی ممکن نہین ہی کہ شخص مخصوص مذکور کے جملہ افعال و آثار پر وقوف حاصل ہو
خصوصًا اُسکے دلکی نیتون اور چھپی باتون پر قسم عقائد فاسدہ اور حسد و بغض اور عجب و ریا انکے سوا اور بری عادتین
اور بالفرض حاصل بھی ہو تو حس اسی زمان حاضرہ کا کہ اسمین جو کچھ افعال و آثار اُسکے ہین معلوم ہونگے ماضی مستقبل
یعنی گذشتہ آیندہ کا کون ضامن ہو سکتا ہی اور حالت انسان کی بسبب مکر شیطان اور بہکانے نفس اور بد
مصاحبون کے دمبدم تغیر مین ہی یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّیُمْسِیْ کَافِرًا وَّیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَّیُصْبِحُ کَافِرًا یعنی
صبح ہوتی ہی آدمی کو حالت ایمان مین اور شام ہوتی حالت کفر مین اور شام ہوتی ہی حالت ایمان مین اور صبح
ہوتی ہی حالت کفر مین قصہ برصیصا اور بلعم باعور کا اس مقدمے مین عبرت کو کافی ہی اور دعا ماثور یعنی جو حدیث حدیث
مین آئی ہی یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ وَطَاعَتِكَ اے دلون کے پھیرنے والے ثابت
رکھ میرے دل کو اپنے دین اور طاعت مین اس مرض کی بھی دوا شافی اگر ان باتون کو بھی ہم مان لین جو معلوم ہوتین
لیکن حقیقت عصمت کی جو صدور گناہ سے باز رکھتی ہی کیونکر دریافت ہو سکے بلا سر اکوشش کا یہ ہی کہ جو امور
صادر ہون انکو معلوم کرین سو مرتبہ محفوظیت کا ہی صرف اتنا ہی حصول عصمت مین کافی نہین ہی اور خبر صادق
دو قسم ہی یا متواتر یا خبر خدا و رسول سو متواتر تو ظاہر کہ یہان کچھ دخل نہین اسواسطے کہ متواتر بشرطیکہ
جس کے سامنے منتہی ہو فائدہ علم ضروری کا بخشتی ہی اور مَا نَحْنُ فِیْهِ یعنی جسکی ہم بحث کر رہے ہین غیر محسوسات
ہیں متواتر بھی غیر مفید اگر یہ نہو تو خبر فلاسفہ کی جو عالم کو قدیم بتلاتے ہین فائدہ بخش علم ضروری ہوا اور یہ
بالاجماع باطل اور خبر خدا و رسول کی اس مقدمے مین موجب علم کی نہین ہوتی موافق اصول شیعہ کے

اول یہ کہ بدا اخبار مین جائز ہو یعنی جائز ہو کہ ایک وقت مین کسیکی عصمت سے خبر دین دوسرے وقت مین
اُسی کے فسق سے خبر دین اور دونون خبرون سے ایک اُسکو پہنچی ہو اور دوسری نہ پہنچی ہو اور بدا فی الارادہ
بھی باجماع شیعہ جائز ہی یعنی اللہ کے ارادے مین بھی جائز ہی کہ کسی وقت مین ارادہ متعلق ہوتا ہو کسیکی عصمت پر
اور دوسرے وقت مین اُسی کے فسق پر بس اطمینان اُٹھ گیا اور مضبوطی وثوق اعتماد کی اُسپر نہ ہی کہ یہ شخص آخر
عمر تک اپنی عصمت پر باقی وقائم رہے دوسرے یہ کہ خدا ورسول کی خبر مکلفین کو یا کسی معصوم کے واسطے سے ہو
یعنی وہ معصوم اس درمیان مین ہی یا بواسطۂ تواتر کے شق اول کا رد تو صریح لازم آتا ہی کہ اُس معصوم کی عصمت
بھی ہم اسی خبر سے ثابت کرتے ہین اور جب اسی سے ثابت کرین تو توقف الشیٔ علی نفسہٖ ہی یعنی ٹھہراؤ کسی
چیز کا اُسی کی ذات پر گویا وہی دعویٰ وہی دلیل اور دوسری شق مین حرف ہی کسواسطے کہ شیعہ کے نزدیک
تواتر فائدہ علم قطعی کا نہین بخشتا جیسے تواتر مسح موزہ کا اور دونو پانو کا دھونا وضو مین اور الی المرافق
یعنی کہنیون تک اور اُمّۃٌ ھِیَ اَربٰی مِن اُمّۃٍ فی التقاط القرآن وصیغۃ التحیاتُ فی قعدۃ
الصلوۃ وامثالُ ذٰلک یعنی ایک فرقہ بڑھکے ہی ایک فرقے سے یہ دونون یعنی الی المرافق اور یہ آیت قرآن
سے چنے ہین اور صیغۂ التحیات کا نماز کے قعدے مین اور مثل انکے بس ضرور ہوا کہ کسی تواتر خاص کو مقرر کرنا چاہیے
سو وہ بھی غیر مفید وفائدہ بخش نہین اس سبب سے کہ علم قطعی تواتر سے خاص کثرت ناقلین سے ہوتا ہی اور
جب ایک دو باتون مین جھوٹ نکلا جملہ اقسام کا اعتماد جاتا رہا اب کبریٰ کا حال سنیے سو اس سبب سے کہ
حضرت امیر نے اپنے یارون سے فرمایا وَلَا تَکُفُّوا عَن مَقَالَۃٍ بِحَقٍّ اَو مَشُورَۃٍ بِعَدلٍ فَاِنِّی لَستُ
بِفَوقِ اَن اُخطِیَٔ وَلَا اٰمَنُ مِن ذٰلِکَ فِی فِعلِی کذا فی نہج البلاغۃ یعنی بازمت رہو حق بات کہنے
سے یا مشورہ انصاف کے ساتھ دینے سے اسلیے کہ مین ایسا بڑھکے نہین ہون جو خطا نکرون اور خطا سے
امن مین ہون اپنے کام مین جیسا کہ نہج البلاغت مین ہی ظاہر ہی کہ معصوم ایسا نہین کہتا خصوص آخر کلام
اس عبارت کا یہ ہی اِلَّا اَن یَکفِیَ اللّٰہُ فِی نَفسِی مَا ھُوَ اَملَکُ بِہٖ مِنِّی ترجمہ مگر یہ کہ ڈالدے خدا
میرے دل مین وہ چیز کہ وہ اسکا مالک تر ہی مجھسے کہ یہ کلام صریح دلیل معصوم نہونے پر ہی اسواسطے کہ معصوم
کو خدا تعالیٰ خود مالک اپنے نفس کا کر دیتا ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کَانَ اَملَکَکُم لِاَرَبِہٖ ترجمہ
یعنی تھا وہ سردار تمسے زیادہ مالک اپنی حاجت پر اور حضرت امیر سے بھی دعا مین روایت کی گئی ہی
اَللّٰھُمَّ اغفِر لِی مَا تَقَرَّبتُ بِہٖ اِلَیکَ ثُمَّ خَالَفَہٗ قَلبِی ترجمہ بار خدایا بخش میرے اُس عمل کو

رای

علم قطعی

خدا معصوم کو مالک اپنے نفس کا کرتا ہی

جسمین سے یہ سنے غیری طرف قربت ڈھونڈھی پھر مخالف اسکے ہوا دل میرا یہ دعا بھی رضی نہج البلاغة مین لایا ہی **دلیل دوم** امام ایسا چاہیے کہ کبھی اُس سے کفر نہوا ہو لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ نہین پہونچتی ہی میری وحی ظالمونکو وَالْكَافِرُ ظَالِمٌ اور لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَالْكَافِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وَلِقَوْلِهِ تَعَالَى اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ یعنی کافر ظالم ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا کافر ظالم ہین اور فرمایا شرک بہت بڑا ظلم ہی حال آنکہ سوا حضرت امیرؓ کے سب بت پرست تھے تبسوا امیر کے امام نہوگا بس امیر امامت کے واسطے متعین ہین جواب یہ کہ سنی شیعہ کی کتابون مین سے کہین کسینے یہ شرط امامت مین نہین لکھی نہ ثبوت پہونچے ہان انکار خلافت خلفائے ثلثہ رضہ کے وقت مین انکے علمانے یہ شرط گڑھی ہے کسی آیت اور حدیث مین اسکا ذکر نہین اور ظاہر ہی کہ جملہ امور شرعیہ اور دینیہ مین کوئی امر ایسا نہین جسمین اگلے کفر کا اعتبار کیا ہو کہ سابق مین وہ کافر ہو بلکہ بعد ایمان لانے اور مسلمان ہونے کے سو برس کا کافر اور جسکی ستر پشت اسلام مین گذری ہون دونون برابر ہین پھر اس امر مین اس شرط کا کیونکر اعتبار رہوگا اور لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ پر جو تمسک کرتے ہین اس موقع پر مضحکہ اور مغلطہ سے زیادہ نہین ہی جسکا کچھ وقار نہین اسواسطے کہ آیت تو یہ فائدہ بخشتی ہی کہ ریاست شرعیہ ظالم کو نہین پہونچتی اِس سببسے کہ ضرور امامت کبری مین عدالت شرط ہی جمیع مناصب شرعیہ اور قضا اور احتساب و امارت مین اور سوا انکے تا فائدہ اُس منصب کا ثابت اور متحقق ہو اور ظالم کے نصب سے کسی ریاست مین ہو موجب خرابی و فساد ریاست کا ہی اور جب کفر و ظلم اور امامت دونون مین تنافی ہی یعنی ایک ہوگا تو دوسرا نہوگا تو دو متنافی ایک وقت مین جمع کیونکر ہون گے نہ ایک ذات مین دو وقت مین بس تمام اہل سنت کا یہی مذہب ہی کہ امام امامت کے وقت مین مسلمان و عدل ہو نہ یہ کہ قبل امامت کے اُسنے کفر و ظلم نکیا ہو بلکہ جسنے سابق کفر کیا ہی یا ظلم اسکو بھی بعد ایمان اور توبہ کے کافر اور ظالم کہنا ہرگز لغت اور عرف اور شرع مین جائز نہین ہی وَقَدْ تَقَرَّرَ فِي الْاُصُوْلِ اَنَّ الْمُشْتَقَّ فِيْمَا قَامَ بِهِ الْمَبْدَءُ فِي الْحَالِ حَقِيْقَةٌ وَفِيْ غَيْرِهٖ مَجَازٌ ترجمہ بیشک اصول مین یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ استعمال لفظ مشتق کا اُس چیز پر کہ قائم ہو اُسکے ساتھ مبدا حال مین حقیقۃ ہی اور غیر مین مجاز ہی لیکن مجاز بھی ہر جگہ نہین کہ مطرد ہو بلکہ وہ موقعے جو مشہور اور جانے پہچانے ہین وہان بولنا چاہیے کَمَا تَقَرَّرَ فِيْ مَحَلِّهٖ اَنَّ الْمَجَازَ لَا يَطَّرِدُ وَلَا جَازَ نَخْلَةٌ لِطَوِيْلٍ غَيْرِ الْاِنْسَانِ

وصبی للشیخ وهو سفسطة قبیح وکذا النائم للمستیقظ والفقیر للغنی والجائع
للشبعان والحی للمیت والمیت للحی ترجمہ جیسا کہ ٹھہرا ہی اپنے موقع پر کہ مجاز کلیةً جاری نہین ہی
ورنہ جائز ہوتا ہر لنبے کو نخل کہنا سوا انسان کے اور بوڑھے کو لڑکا کہنا اور بہت ہی بڑا مغالطہ ہی ایسے ہی سوتے کو
جاگتا اور محتاج کو آسودہ اور بھوکے کو پیٹ بھرا اور زندے کو مردہ اور مردے کو زندہ کہنا وقد روی القاضی
ابو الحسن الزاهدی من الحنفیة فی معالی العرش الی معالی الفرش فی حدیث طویل ان ابا بکر
رضی الله عنه قال للنبی صلی الله علیه وسلم بمحضر من المهاجرین والانصار وعیشك
یا رسول الله انی لم اسجد لصنم قط فنزل جبریل علیه السلام وقال صدق ابو بکر
ترجمہ روایت کی قاضی ابوالحسن نے حنفیہ سے معالی العرش الی معالی الفرش مین بیچ حدیث طویل کے
بیشک ابوبکرؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سامنے مہاجرین اور انصار کے قسم کھاتا ہون مین تمھارے عمر کی اے
رسول خدا کے کہ مین نے کبھی بت کو سجدہ نہین کیا ہی اسمین آئے جبرئیل علیہ السلام اور کہا سچ کہتا ہی ابوبکرؓ
اہل سیر اور تواریخ نے بھی ابوبکرؓ کے حال مین لکھا ہی لم یسجد لصنم قط یعنی مین نے ہرگز کسی بت کو سجدہ
نہین کیا بس صحت امامت ابوبکرؓ صدیق کی بلحاظ اس شرط کے بھی اجماعی ہی والحمد للہ **دلیل سوم** امام ایسا
چاہیے کہ منصوص علیہ ہو اور سوا ائمہ کے کسی مین نص نہین پائی جاتی پھر سوا انکے امام کسطرح ہوگا یہان بھی صغری اور
کبری دونون ممنوع ہین قولنا اما عن امیر المؤمنین رضی الله عنه انه قال انما الشوری للمهاجرین
والانصار فان اختاروا رجلا وسموه اماما کان لله رضی واما الکبری فلانه لو وجد النص
فی علی فاما فی القران او الحدیث وقد مر الامران جمیعا ولانه لو وجد النص لکان متواترا
اذ لا عبرة بالاحاد فی الاصول ولا اقل من ان یعرفه اهل بیته وهم قد انکروه
ولانه لو وجد النص فی الامام لوجد فی کل الائمة وقد اختلف اولاد کل امام بعد
موته فی دعوی الامامة ولو وجد النص لما وقع الاختلاف بینهم ولانه لو وجد النص فاما
ان یبلغه النبی الی عدد التواتر او لا وعلی الاول اما ان یکتموه عند الحاجة الی اظهاره
او یظهروه لا سبیل الی الثانی بالاجماع والاول یرفع الامان عن التواتر ویستلزم کذب
المتواتر وان لم یبلغه النبی صلی الله علیه وسلم الی عدد التواتر لم تلزم الحجة فیه علی
المکلفین ینتفی فائدة النص بل یلزم ترک التبلیغ فی حق النبی صلی الله علیه وسلم

ترجمہ صغریٰ یون کہ اُسکی روایت امیر المومنین ؓ ہی سے گذرچکی کہ فرمایا امر خلافت مین سوا مہاجرین اور انصار کے اور کو حق مشورہ کا نہین ہی پس اگر کسی شخص کو پسند کرکے اُسکا امام نام رکھین وہی خدا کے نزدیک پسندیدہ ہوگا اور کبریٰ یون ممنوع ہی کہ اگر کوئی نص علی ؓ کے حق مین ہوتی تو قرآن مین ہوتی یا حدیث مین ہوتی اور حال یہ کہ یہ دونو امر بھی گذر گئے بالکلیہ یعنی بیان ہوچکے اور اگر موجود ہوتے تو متواتر ہوتے اسواسطے کہ احاد کا اعتبار نہین عقائد مین کہ یہ ایک بڑا مقدمہ ہی آخر اس سے کم تو نہو کہ اُس نص کو اُنکے اہل بیت پہچانتے ہون اور حال یہ کہ اُنھون نے اُس سے انکار کیا اور اسواسطے کہ اگر نص ایک امام مین پائی جاتی تو سب مین پائی جاتی اور حال یہ کہ ہر امام کی اولاد نے بعد امام کے دعویٰ امامت مین اختلاف کیا ہی پھر نص موجود ہوتی تو انمین اختلاف ہی کیون ہوتا اور اگر نص موجود ہوتی تو یا یہ تھا کہ پیغمبر صلعم اُسکو متواتر لوگون کو پونہچاتے یا نہ پونہچاتے اول صورت مین یا یہ تھا کہ لوگ اُسکو چھپائے رکھتے بوقت ضرورت ظاہر کرنے کے یا ظاہر کرتے اُسکو پس دوسری صورت کی طرف بالاجماع کوئی راہ نہین ہی اور صورت اول رفع کرتی ہی امان تواتر کو کہ تواتر اُسکا مامون نتھا پس اخبار متواترہ مین جھوٹ لازم آتا ہی اور اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متواتر نہ پونہچاتے تو اسقدر مین مکلفین پر حجت نہین لازم آتی پس نص کا فائدہ متحقق نہوتا بلکہ لازم آتا ترک پونہچانیکا حق مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے **دلیل چہارم** حضرت امیر ؓ ہمیشہ شاکی اور نالاں ہی خلفائے ثلثہ ؓ کے رہے اور آپ کو مقہور و مظلوم کہا کرتے تھے وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا بِغَصْبِ الْاِمَامَةِ عَنْهُ فَيَكُوْنُ حَقُّهُ لَا غَيْرُهٗ اِذْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ صَادِقٌ بِالْاِجْمَاعِ اور یہ بات سوا غصب امامت کے نتھی جو اُنسے چھینی گئی پس امامت اُنکا حق ہی نہ غیر کا کسواسطے کہ حضرت امیر بالاجماع صادق اور سچے ہین جواب اس دلیل کا یہ کہ یہ روایت صحیح نہین ہی اس مقدمے مین کوئی روایت اہل سنت کو نہین پونہچی بلکہ موافقت اور مناصحت اور ثنا و دعا کی روایتین ہین ایک دوسرے کے حق مین اور معاونت و امداد کی اور روایتین امامیہ کی مختلف پائی گئین اکثر موافق روایات اہل سنت کے کہ حضرت امیر ؓ اپنی حیات مین انکے ساتھ موافق تھے اور مناصح یعنی ایک دوسرے کو نصیحت کرنے والے اور نیک مشورہ بتاتے تھے جیسا کہ حضرت عمر ؓ کے قصے مین نہج البلاغۃ سے نقل کیا گیا اور بعد فوت کے بھی انکی تعریف کی اور اعمال انکے پسند کیے اور نجات و خیریت کی گواہی دی چنانچہ لِلّٰہِ بَلَادُ اَبِیْ بَکْرٍ آخر خطبے تک یہ بھی نہج البلاغۃ سے منقول ہی یعنی واسطے اللہ ہی کی ہی خوبی ملک ابوبکر ؓ کی اور اکثر روایتین شیعہ کی اسکے مخالف بھی پائی گئین پس اہل سنت نے متفق علیہ کو اخذ کیا اور مختلف فیہ کو کہ محض شیعہ باوصف اسکے

کہ حال انکے راویونکا معلوم ہی اور پھر روایت کرتے ہین الگ کر دیا کَانَ الْعَاقِلُ یَأْخُذُ بِالْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ وَ
یَتْرُكُ الْمُخْتَلَفَ فِیْهِ سو شیعون کی روایتین تو اس مقدمے مین نہج البلاغۃ اور کشف الغمہ اور صحیفہ کاملہ
کی تفصیل تمام سابق گذرین اور اہل سنت کی روایتین بھی اس مقدمے مین حصر و قیاس کی حد سے زیادہ
ہین کتاب الموافقہ ابن السمان کی خاص اسیواسطے تصنیف کی گئی ہی ہم ایک روایت اس کتاب سے ابو بکر
رضی اللہ عنہ کے حق مین اس بحث امامت مین جو ما نحن فیہ ہی بطور نمونے کے لاتے ہین اگر کوئی ماہر عربیت کا
اس عبارت حضرت امیر کو اس عبارت کے ساتھ جو نہج البلاغۃ مین ہی تولے اور تفاوت بتائے تو ہمارا ذمہ
اور حق یہ ہی کہ کلام حضرت امیر مین کسیکا تصنع نہین چل سکتا لیکن مہارت عربیت اور سلیقہ شناسی متکلم کی شرط
ہی نہ یہ کہ عربی کے لغت وحشی مقام باغی ہمین سُنکے بے تامل لبھیا جائے اور رائیہ تفرقہ اور تمیز کا نہ رکھتا ہو
رَوَی الْحَافِظُ اَبُوْ سَعْدِ ابْنِ السَّمَّانِ وَغَیْرُهٗ مِنَ الْمُحَدِّثِیْنَ اَیْضًا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَقِیْلِ ابْنِ
اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ لَمَّا قُبِضَ اَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّیْقُ وَ سُجِّیَ عَلَیْهِ ارْتَجَّتِ الْمَدِیْنَةُ بِالْبُكَاءِ
كَیَوْمٍ قُبِضَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلِیٌّ بَاكِیًا مُسْتَرْجِعًا وَهُوَ یَقُوْلُ الْیَوْمَ
انْقَطَعَتْ خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ فَوَقَفَ عَلٰی بَابِ الْبَیْتِ الَّذِیْ فِیْهِ اَبُوْ بَكْرٍ مُسَجًّی فَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ
یَا اَبَا بَكْرٍ كُنْتَ اٰلِفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَنِیْسَهٗ وَرَاحَتَهٗ وَثِقَتَهٗ وَمَوْضِعَ سِرِّهٖ وَمُشَاوَرَتِهٖ
كُنْتَ اَوَّلَ قَوْمِهٖ اِسْلَامًا وَاَخْلَصَهُمْ اِیْمَانًا وَاَشَدَّهُمْ تَقِیَّةً وَاَخْوَفَهُمْ لِلّٰهِ وَاَعْظَمَهُمْ
غَنَاءً فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَحْوَطَهُمْ لِرَسُوْلِهٖ وَاَشْفَقَهُمْ عَلَیْهِ وَاَحْدَبَهُمْ عَلَی الْاِسْلَامِ
وَاَیْمَنَهُمْ عَلٰی اَصْحَابِهٖ وَاَحْبَّهُمْ صُحْبَتَهٗ وَاَكْثَرَهُمْ مَنَاقِبَ وَاَفْضَلَهُمْ سَوَابِقَ وَاَرْفَعَهُمْ
دَرَجَةً وَاَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَدْیًا وَسَمْتًا وَرَحْمَةً وَفَضْلًا وَخُلُقًا
وَاَشْرَفَهُمْ عِنْدَهٗ مَنْزِلَةً وَاَكْرَمَهُمْ عَلَیْهِ وَاَوْثَقَهُمْ عِنْدَهٗ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنِ الْاِسْلَامِ
وَعَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَنِ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا كُنْتَ عِنْدَهٗ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ صَدَّقْتَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ كَذَّبَهُ النَّاسُ فَسَمَّاكَ اللّٰهُ فِیْ تَنْزِیْلِهٖ صِدِّیْقًا فَقَالَ
عَزَّ مَنْ قَائِلٍ وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ فَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَاَسَیْتَهٗ حِیْنَ بَخِلُوْا وَقُمْتَ مَعَهٗ عِنْدَ
الْمَكَارِهِ حِیْنَ عَنْهُ قَعَدُوْا وَصَحِبْتَهٗ فِی الشِّدَّةِ اَحْسَنَ الصُّحْبَةِ ثَانِیَ الْاِثْنَیْنِ وَصَاحِبَهٗ

فی الغار والمنزل علیه السکینة ورفیقه فی الهجرة وخلیفته فی دین الله عز وجل وفی أمته
أحسنت الخلافة حین ارتد الناس وقمت بالأمر ما لم یقم به خلیفة نبی نهضت حین
وهن أصحابك وبرزت حین استکانوا وقویت حین ضعفوا ولزمت منهاج رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی أصحابه إذ کنت خلیفة حقا ولم تنازع ولم تفدع برغم المنافقین
وکبت الکافرین وکره الحاسدین وصغر الفاسقین وغیظ الباغین قمت بالأمر حین فشلوا
ونطقت حین تعتعوا ومضیت نفوذا إذ وقفوا فاتبعوك فهدوا وکنت أخفضهم صوتا
وأعلاهم فوقا وأقلهم کلاما وأصوبهم منطقا وأطولهم صمتا وأبلغهم قولا وأکبرهم
رأیا وأشجعهم وأعرفهم بالأمور وأشرفهم عملا کنت والله للدین یعسوبا أولا حین
تسفر الناس عنه وآخرا حین فشلوا کنت للمؤمنین أبا رحیما إذ صاروا علیك عیالا
فحملت أثقال ما ضعفوا عنه ورعیت ما أهملوا وحفظت ما أضاعوا وعلوت إذ هلعوا
وصبرت إذ جزعوا وأدرکت أوطار ما طلبوا ورجعوا أرشدهم برأیك فظفروا و
نالوا بك ما لم یحتسبوا وجلیت عنهم فأبصروا وکنت علی الکافرین عذابا صبا و
للمؤمنین رحمة وأنسا وحصنا فطرت والله بعنانها وفزت بحبائها وذهبت بفضائلها
وأدرکت سوابقها لم تفلل حجتك ولم تضعف بصیرتك ولم تجبن نفسك ولم یزغ قلبك
کالجبل لا تحرکه العواصف ولا تزیله القواصف کنت کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
أمن الناس علیه فی صحبتك وذات یدك وکما قال ضعیفا فی بدنك قویا فی أمر الله
متواضعا فی نفسك عظیما عند الله جلیلا فی أعین المؤمنین کبیرا فی أنفسهم لم یکن
لأحد فیك مغمز ولا لقائل فیك مهمز ولا لأحد فیك مطمع الضعیف الذلیل عندك
قوی عزیز حتی تأخذ بحقه والقوی العزیز عندك ضعیف ذلیل حتی تأخذ منه الحق
القریب والبعید عندك سواء أقرب الناس إلیك أطوعهم لله وأتقاهم لا مثالك
الحق والصدق والرفق وقولك حکم جزم وأمرك حلم وحزم ورأیك علم وعزم
فأقلعت والله بهم السبیل وسهلت العسیر وأطفأت النیران واعتدل بك الدین
وقوی الإیمان وثبت الإسلام والمسلمون فظهر أمر الله ولو کره الکافرون فسبقت

وَاللّٰہِ سَبَقْتَ بَعِیْدًا وَاَتْعَبْتَ مَنْ بَعْدَکَ اِتْعَابًا شَدِیْدًا وَفُزْتَ بِالْخَیْرِ فَوْزًا عَظِیْمًا فَجَلَّتْ عَنِ الْبُکَاءِ وَعَظُمَتْ رَزِیَّتُکَ وَھَدَّتْ مُصِیْبَتُکَ الْاَنَامَ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ترجمہ روایت ہی حافظ ابوسعد بن سمان وغیرہ محدثون سے اور بھی محمد بن عقیل بن ابی طالب سے کہ بیشک جب ابوبکر صدیق رضی نے وفات پائی اور انکو چادر سے چھپا دیا لوگونکی گریہ وزاری سے مدینہ منورہ ہلنے لگا جیسے آنحضرت کی وفات کے دن ہبر آئے علی رض روتے انا للہ کہتے اور فرماتے تھے آج خلافت نبوت کی منقطع ہوگئی اور کھڑے ہوئے اُس گھر کے دروازے پر جسمین ابوبکر تھے چادر مین چھپے ہوئے پھر کہا رحمت خدا کی تجپر ہولے ابوبکر تو ہی تھا ٹھکانا الفت رسول اللہ کا اور اُنکے انس کا اور اُنکے آرام کا اور اعتماد کا اور ٹھکانا انکے بھیدون اور مشورونکا تو ہی تھا اول قوم انکی اسلام مین اور خالص تر قوم سے اسلام مین اور زیادہ تر انسے تقوی مین سب سے زیادہ خدا سے ڈرنیوالا اور دین خدا عز وجل کی مددگاری مین کامل تر بڑا نگہبان بڑا شفیق اللہ کے رسول کا سب سے پہلے اسلام لانیوالا قوی تر اور شفیق تر انکا صحبت مین فضیلتون مین سب سے زیادہ سابقین سے فاضل تر سب مین زیادہ بلند درجون والا دہنمائی اور چلن اور مہربانی اور بزرگی اور خلق نیک مین سب سے زیادہ پیغمبر سے مشابہ پیغمبر کے نزدیک سب مین بلند رتبہ اور عزت والا اور معتمد بدلا دے تجکو اے ابوبکر اللہ تعالی اسلام اور رسول اور مسلمانون کی طرف سے نیک تو ہی تھا انکے نزدیک مثل گوش اور چشم کے تو ہی نے تصدیق انکی کی اُسوقت مین کہ اورون نے تکذیب کی تھی اس سبب سے اللہ تعالی نے اپنے کلام مین صدیق کہا چنانچہ فرمایا اُسنے جو سب قائلون مین غالب ہی یعنی خدا تعالی جو شخص صدق کے ساتھ آیا اور تصدیق کی اُسنے اُسکی بس وہی لوگ متقیون سے ہین سو بصدق محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور بتصدیق ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تو نے اُسکی اُسوقت مین عانتین کین جب سب نے بخل کیا اور مکروہات کے وقت مین تو ہی اُنکے ساتھ مستعد رہا جب کہ سب بیٹھ رہے تھے دقت کے باعث اور اچھا ساتھی تو انکا سختی مین دو آدمیونکا دوسرا ہی اور رفیق اور یار غار انکا کہ اُتری اُنپر سکینت اور رفیق اُنکا ہجرت مین اور خلیفہ دین خدا عز وجل کا اور کیسی اچھی خلافت کی اُنکی اُمت مین جسوقت کہ لوگ مردود و برگشتہ ہوگئے تھے اور اس کام مین تو ایسا قائم و مستعد ہوا کہ کوئی خلیفہ کسی پیغمبر کا نہوا تو مستعد رہا جب تیرے یار سست ہوئے اور تو سامنے ہوا جسوقت مین وہ عاجز ہوئے یعنی ہمراہی اور قوی کیا تو نے انکو جب وہ کمزور ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ پر اُن کے یارون مین مستقیم رہا ہو اسطے کہ تو خلیفہ برحق تھا کسی نے تجسے جھگڑا نکیا نہ تیرا نہونا چاہا ہان مخالفون کی مراد اور ذلت کافرون اور ناخوشی حاسدون

اور بیقدری فاسقون اور کجروی باغیون کے خلاف تھا تو اس کام پر آمادہ ہوا اُسوقت مین کہ سب
پریشان ہوگئے تھے جسوقت مین کہ سبکی زبانین بند تھین تو نے گویائی پائی تھی جس جگہ لوگ رُکے تو بیدھڑک
چلا گیا سو سب تیرے پیرو ہوئے اور ہدایت پائی تو سب مین زیادہ آہستہ بولنے والا تھا اور سبقت مین سب سے
بہتر سب مین زیادہ کم سخن سب سے زیادہ صحیح گو خاموشی مین سب سے بڑھکے باتین سب سے زیادہ موثر تدبیر مین سب سے
بڑا سب سے زیادہ شجاع سب مین بڑھکے کارشناس سب سے عالی عمل قسم ہو خدا کی تو ہی پیشوا دین کا تھا اول
مین جب لوگون نے دین سے نفرت کی تھی اور آخر مین جب نامردی کی تھی تو مومنونکا پدر مہربان تھا جب
تیرے ذمے عیال پڑے تو نے اُنکے بوجھ اُٹھائے حالانکہ اُسکے بوجھ اُٹھانے مین وہ کمزور تھے حاصل یہ کہ جنسے
بوجھ عیال کا نہین اٹھ سکتا تھا اُنکا تو نے اُٹھایا نگہبانی کی جسکو اُنھون نے مہمل چھوڑا اور خبرداری کی جسکو
اُنھون نے ضایع کیا جب وہ بیقرار ہوئے تو اُنکے بالا ہوا یعنی بیقراری مین یہ سب بیان فرمداری عیال کا
معلوم ہوتا ہی تو مستقیم رہا جب لوگ مضطر ہوئے جو ان سب نے ڈھونڈھا تجھ اکیلے نے پایا تیری ہی تدبیر سے
دوسری راہ پر رجوع کیا پھر کامیاب ہوئے ایسے جسکا اُنکو گمان نتھا تو نے اُنپر ہر چیز واضح کردی سو
بینا ہوئین اُنکی آنکھین تو ہی نے کافرون پر عذاب برسا دیا اور مومنونپر راحت اور انسیت و کشایش
پھرا اور اڑا تو خدا کی طرف ان مراتب کی بلندی پر اور کامیاب ہوا قرب سے اُسکے اور لیے تو نے اُس کے
فضائل اور سوابق تیری حجت کبھی ناقص نہوئی نہ تیری سوجھ بوجھ مین ضعف آیا نہ تیرے نفس نے کبھی
نامردی ظاہر کی نہ تیرا دل کبھی کجی پر مائل ہوا دل کیا گویا ایک پہاڑ تھا جسکو نہ آندھی ہلا سکی نہ اُس کے
جھوکے سخت جگہ سے ٹال سکین اور تھا تو جیساکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون مین
زیادہ احسان کرنے والا آنحضرت پر اپنی رفاقت مین تو تھا اور مایہ اُنکے ہاتھ کا چنانچہ فرمایا ضعیف
اپنے بدن مین قوی خدا کے کام مین بڑی فروتنی کرنے والا اپنے نفس مین عظیم خدا کے نزدیک جلیل مومنون
کی آنکھون مین بڑی قدر والا اُنکے دلون مین کسی کو تیرے حق مین طعن کا ٹھکانا نتھا نہ کسی گوینده کو
تیرے امر مین مجال گفتگو نہ کسی کو موقع طمع کا جو تجھپر قابو پائے جو ضعیف و ذلیل تھے تیرے نزدیک قوی
وعزیز تھے تو اُنکا حق اُنسے چاہے اور قوی عزیز تیرے نزدیک ضعیف و ذلیل تا اُنسے اُنکا حق لے قریب
وبعید تیرے سامنے یکسان تھے جو سب مین زیادہ مطیع خدا کا تھا وہ سب سے زیادہ تیرا قریب تھا اور
پرہیزگار تھا تیری شان مین بسبب طاعت حق اور سچ اور نرمیکی بات تیری حکم قطعی تھی اور حکم تیرا علم و دانائی اور

تیری علم و حلم تک بس نہین پونہچا یا تو نے انکو مگر قسم ہی خدا کی سیدھی راہ پر اور سہل کر دیا دشوار کو جھاڑ بلا
آتش فتنہ کو اعتدال پایا تجھسے دین نے اور مضبوط ہوا ایمان اور جم گیا اسلام اور مسلمانی اور ظاہر ہوئے
احکام خدا کے اگرچہ کافر کروہ جانتے تھے پس پیشی کی تو نے قسم ہی بڑی لمبی پیشی اور رنج مین ڈالا اپنے
پیرونکو اور پونہچا بخوبی مراد عظیم کو جسقدر ہم روئین اُس سے تو برتر ہی اور بڑی مصیبت ہی تیرے
جانے کی ہلا دیا تیری مصیبت نے جہان کو ہم واسطے اللہ کے ہین اور اُسی کی طرف رجوع ہونے والے
فقط یہ ایک خطبہ ہی حضرت امیر کا ابوبکر کی تعریف و توصیف مین تمامی خطبون اور کلمات طیبات آنجناب
سے جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کی شان مین واقع ہین اور اہل سنت کی کتابون مین بطریق صحیح اور معتد الیہ موجود
بلکہ متواتر اور مشہور اگر سب کو ہم لکھین تو ایک بڑی کتاب جامع درست کرین اور ایک دفتر مستقل
بنائین جیسے نہج البلاغۃ ہی رضی کی **سوال** اگر کوئی کہے کہ شیعون کی کتابون مین جو روایتین حضرت امیرؑ
کی شکایت و فریاد کی مروی ہین اگر کہا جائے کہ وہ سب موضوع اور نکالی ہوئی انکے رئیسون کی ہین
یہ بات تو دور از عقل ہی کہ اتنی بڑی گروہ کثیر نے بالاتفاق حضرت امیرؑ پر افترا کیا ہو اور بہتان
لگایا ہو بس ضرور ہی کہ یہ منشا انکی کسی غلطی کا ہو تو وہ غلطی کیا ہی **جواب** پہلے بھی ہمنے ذکر کیا کہ
انکے راویون نے روایات تجسیم اور بدا اور غیر ذلک مین ائمہ پر جھوٹ لگایا اور بیصرفہ گوئی کی ہی
معہذا ائمہ نے انکو جھوٹا ٹھہرایا ہی حال آنکہ اعتقاد الٰہیہ کا رتبہ اعتقاد صحابہ سے بہت
دور ہے حد درجہ یہ کہ اُن روایتون کو جھوٹا ٹھہرانے والا بطریق اور شیعون کے بھی انکو پونہچا
اور جو روایتین انکی کہ طعن صحابہ کے ٹھکانون مین ہین کوئی مکذب اُنکا شیعہ کی طرف سے انکو ملا یا نہ ملا
جس سے انکی سمجھ مین صریح تکذیب اُسکی ہوئی جیسا کہ صحیفۂ کاملہ اور نہج البلاغۃ سے نقل کیا گیا اور
جب یہ فرقہ کا فرقہ بعض صحابہ پر متفق ہین اور اُنکے حق مین نہایت بد اعتقاد تو جن روایتون سے
تکذیب اُنکی ہوتی ہی اُنکو کیون روایت کرینگے اور کیونکر ظاہر کرینگے اپنے لوگون کے جھوٹ کو پالنا اُسکو
منظور ہوگیا اس سبب سے یہ جھوٹ اِس فرقے کا اجماعی ہوگیا اور اور جھوٹ جو تجسیم و بدا مین ہین بعض تو اُن کی
روایت کرتے ہین بعض اُسکو جھوٹ ٹھہراتے ہین اور جھوٹ ٹھہرانے کے ساتھ بھی اُسکی اصل منشا مین غلط
ہین اور وہ یہ ہی کہ جناب امیرؑ نے اپنے خطبون مین جو رضی نے نہج البلاغۃ مین جمع کیے ہین اور وہ
خطبے جنسے تکذیب شیعون کے گمان کی ہو کہ یہی مراد حضرت امیرؑ کی تھی نکال ڈالے اور دور کردیے ہین

جیسا کہ یہ خطبہ جو ابوبکر کی تعریف مین گذرا شکایت قریش کی فرمائی ہی اور اُنکے حق مین بددعا کی ہی یہ فرقہ اُنکی
بدگمانی سے سمجھتے ہین کہ اِس سے خلفاے ثلثہ اور اُنکے مددگار مراد ہین حاشا وکلا یعنی یہ بات ہرگز نہین ہی اور
آنجناب سے نہایت بعید بلکہ اُنسے مراد امیر کی نوجوان قریش کے ہین جو صحابہ کے گروہ مین نتھے حال آنکہ خلافت
خلیفہ اول کی اور خلیفہ ثانی کی بھی انکے شعور و تمیز کے وقت مین ہوئی حضرت امیر کی خلافت مین کچھ عقل و رشد
پیدا کرکے بڑے بڑے کامون مین گھس پڑے اور حضرت امیر اور اُنکے یار دوستون یعنی طلحہ و زبیر اور حضرت
عایشہ کے درمیان مین شکر رنجیان اور ناراضیان پیدا کردین اور باعث فساد عظیم کے ہوئے پھر بھی حضرت
امیر کی نصرت و معاونت اور اطاعت امر و نہی مین سستی کرتے اور بیٹھ بیٹھ رہتے تھے یہانتک کہ معاویہ باغی
اور اُسکا لشکر شہر و نیز مسلط ہوگیا سوائے نواح کوفہ اور عراق اور خراسان کے حضرت امیر کے قبض و تصرف مین
کچھ نرہا صحیح روایتون سے ثابت ہی کہ جب امیر نے کشتگان جمل کی سیر فرمائی عبدالرحمن بن عتاب بن اسید کو
حضرت عایشہ کی جانب سے کشتہ پایا بہت افسوس کیا اور روئے اور کہا کہ هٰذَا يَعْسُوبُ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ
جَدَعْتُ أَنْفِي وَشَفَيْتُ نَفْسِي ترجمہ یہ پیشوا قریش کا ہی پھر کہا مینے اپنی ناک کاٹ ڈالی اور اپنے دلکو آرام
دیلیا اصل دکھ شیعون کے عضلات مین یہی تو ہی کہ حضرت امیر کے کلام کو اپنے اعتقاد اور رغبت کی باتو نپر اور اُنپر
جو انکے چند رئیس گمراہی کے جمع کرگئے ہین تابع کرین بلکہ آیات و حدیث کو بھی ایسے ہی سمجھتے ہین اور اس گمراہی
کے دکھ کا کچھ علاج نہین ہی ورنہ ممکن ہی کہ صحابہ کرام جنکے وصف مین حق تعالیٰ فرماتا ہی اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى
یعنی لازم پکڑی ہین اُنھون نے باتین پرہیزگاری کی اور نیز انکی شان مین فرمایا اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ
بَيْنَهُمْ بڑی سختی کرنے والے کافرون پر مہربان آپسمین اور بھی فرمایا حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ
وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ یعنی ایمان تمکو محبوب ہی اور اُسنے تمھارے دلون مین رونق پائی
ہی اور مکروہ ہوا تمکو کفر اور فسق اور عصیان پس ایسے لوگ مصدر مخالفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے
خاندان کی ایذا کے ہوسکتے ہین جسکا یہ عقیدہ ہی اُسنے صریح قرآن و حدیث متواترہ کو جھوٹا ٹھہرایا ہی والعیاذ باللہ
دلیل پنجم یہ کہ حضرت امیر نے دعوی امامت کا کیا اور موافق دعوے کے معجزے ظاہر کیے جیسا کہ دروازہ
خیبر کا اُکھیڑا اور بڑا پتھر اُٹھا لیا اور جنون سے لڑے اور سورج کو لوٹا یا پس اپنے دعوے مین سچے تھے لہذا
امام یہی ہین یہ روش کلام کی استدلال اہل سنت سے اخذ کی ہی جو اُنھون نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
اثبات نبوت مین کیا ہی لیکن مشابہت خاص طرز سخن مین ہی نہ یہ کہ مقدمات بھی صحیح ہون کسواسطے اول تو

اسی مین کلام ہی کہ اثبات امامت کے لیے معجزہ کیسا معجزہ تو اثبات نبوت کے لیے ہی نہ اثبات امامت کے واسطے
اور اور مناصب شرعیہ کے لیے جیسے قضا اور افتا اور اجتہاد اور سلطنت اطراف اور سرداری لشکر اور وزارت
یعنی سلطنت کا بوجھ اُٹھانا اور مثل اسکے بدینوجہ کہ جب مبعوث ہونا نبی کا بیواسطہ خدا کی طرف سے ہی پس ثبوت
اُسکا بدون تصدیق خدا کے کہ کوئی معجزہ پیدا کرے نہین ہو سکتا ہی بخلاف ان مناصب کے کہ نبی کے کہدینے
اور سپرد کرنے سے امت کو ثابت ہوتے ہین اور یہ جو مدافقت نبی پر معجزہ دلیل ہوتا ہی یہ عادت خاص خدا تعالی
کی طرف سے جاری ہی کہ انبیا علیہم السّلام کے حق مین جاری ہی نہ کسی غیر کے حق مین پس دلالت یعنی معجزہ بھی
انبیا کے حق مین منحصر ہی شاہد اس کلام کا یہ کہ اگر کوئی شخص کسی شخص پر کچھ دعوی کرے اور معجزے سے ثابت کرے
ہرگز شرع مین معتبر نہوگا کسواسطے کہ شرع مین طریق ثبوت کا گواہ و دلائل ہین نہ معجزہ ظاہر کرنا ایسے ہی جملہ
دعوون اور معاملون مین اور جب امامت بھی اختیار حل و عقد تک جسکو ہندی مین کہتے ہین فلانکی باندھے
بندھتے ہین اور اُسی کے کھولے کھلتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کرنے سے متعلق ہی جایئے جسکو مقرر
کردین تو معجزہ اسمین دلیل نہین ہو سکتا دوسرے یہ کہ دعوی کرنا امامت کا خلفاے ثلثہؓ کے وقت مین محض
جھوٹ اور نرا افترا ہی اسکی تکذیب امامیہ کی روایتین بھی کرتی ہین اور تقیہ جو واجب ٹھہرایا ہی اُسکو باطل
کرتا ہے اور اُس وصیت کے بھی خلاف ہی جو آنحضرتؐ نے حضرت امیرؓ کو سکوت کی فرمائی تھی کہ یہ سب امور بھی
امامیہ مین ایسے ثابت ہین جیسے وحی آسمان سے اُتری ہوتیسے کرامات اور خوارق عادت کا ظہور آنحضرت سے
مسلم الثبوت ہی سبنے مانا ہی لیکن خلفاے ثلثہؓ اور اور صحابہؓ اور امت سے لوگون سے بھی متواتر و مشہور ہی
خیبر کا دروازہ تو زمان حیات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین اُکھیڑا تھا اُسوقت مین امامت کا دعوی ممکن نتھا
نہ اسکی گنجایش تھی اور جنون کی لڑائی اہل سنت کی کتابون مین اسکا کچھ پتا نہین ہی محض شیعونکی روایت ہی
کہ جب آنحضرت بنی مصطلق کی لڑائی کو نکلے جبریل علیہ السلام نے راہ مین خبر پہنچائی کہ فلان کنوئے مین جن
جمع ہوئے ہین اور چاہتے ہین کہ تمھارے لشکر سے بُرائی کرین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیرؓ کو
بھیجا کہ اُنھون نے اُنکو قتل کیا اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو معجزہ پیغمبر کا ہوگا اور اُنکی کرامت اور جب امامت
اُسوقت مین نتھی تو امامت کے گواہ کیونکر ہوجایگی اسلیے کہ معجزہ تو دعوے کے ساتھ ہی ہونا چاہیے باالاتفاق
یہ شرط ہی علی بن عیسی اردبیلی کشف الغمہ مین لایا ہی کہ یہ لڑائی بحکم پیغمبر کے تھی پس بے شبہہ معجزہ پیغمبر کا ہوا
اور پتھر عظیم کا اُٹھانا بھی اہل سنت کی کتابون مین نہین ہی امامیہ زیدیہ کی کتابون مین دیکھا گیا اخطب خوارزم

کہ زیدی ہی اپنی کتاب مین لایا ہی کہ حضرت امیرؓ صفین کی طرف متوجہ ہوئے پانی ملتا نتھا اور ساتھ والے پیاسے تھے بس امیرؓ نے ایک جگہ بتائی کہ یہان کھودو نزدیک ایک راہ کے کہ اُس جنگل مین تھی اُس کھودنے مین ایک بڑا پتھر ظاہر ہوا لوگ اُسکے اُٹھانے سے عاجز ہوئے امیرؓ کو خبر کی بس آپ آ تر پڑے اور اُسکو اٹھایا اور بہت دور پھینک دیا اُسکے نیچے ایک چشمہ پانی کا نکلا شیرین و سرو سارے لشکر نے سیر ہوکے وہ پانی پیا ایک راہب دیر یہ بات دیکھکر مسلمان ہوا اور کہا کہ ہمنے اپنی اگلی کتابون مین دیکھا ہی کہ ایک شخص ایسا ایسا اِس دیر کے پاس اُتریگا اور اِس پتھر کو اُٹھائیگا وہ دین حق پر ہوگا فقط بالجملہ مثل اور کرامتون آنحضرت کی یہ بھی کرامت ثابت ہو تو دعوی امامت کا یہان مذکور نہین ہی نہ مقابلے مین اہل شام کے یہ قصہ وقوع مین آیا اگر اہلِ شام کی تحدی کے موقع مین اِس قسم کے معجزے ظاہر ہوتے تو اہل سنت کی آنکھین ٹھنڈی ہوتین نہ شیعہ کی کہ انکی مدعا سے مساوی نہوتے اِس سببسے کہ اِسوقت مین بالاتفاق امامت حضرت امیرؓ کی تھی دوسرے جانب والے باغی اور ناحق پر اور وہ جو ردشمس ہی یعنی سورج کا لوٹادینا اسکی اکثر اہل سنت کے محدثون نے تصحیح کی ہی جیسے طحاوی وغیرہ اور یہ معجزات پیغمبرؐ سے ہی بلاشبہ کہ حضرت امیرؓ کو وقت نماز عصر کا آپ کی دعا سے ملا تو نماز عصر کی حضرت امیرؓ نے ادا کی نہ کرامت حضرت امیرؓ سے اُسوقت مین دعوی امامت کا کہان تھا اور مقابل کون تھا اور منکر کون **دلیل ششم** یہ کہتے ہین حضرت امیرؓ مین کسی شخص نے موافق ہو یا مخالف ایسی بات جو موجب طعن و قدح کے ہو روایت نہین کی بخلاف خلفاے ثلثہؓ کہ موافق لوگون نے بھی اور مخالف نے بھی بہت بُرائیان انکی روایت کی ہین کہ استحقاق امامت کی مانع ہین بس حضرت امیرؓ کہ برائیون سے محفوظ ہین امامت کیواسطے متعین ہین ج عنیزہ یہ دلیل تو عجب ہی ایک خبط ہی کسواسطے جو لوگ انکی امامت یعنی خلفاے ثلثہؓ کے قائل ہین کہ وہ اہلِ سنت و معتزلہ ہین انمین سے کسی نے انکی برائیان روایت نہین کی ہین ہان شیعہ نے جو خلفاے ثلثہ سے بغض و عناد رکھتے ہین بعض چیزون کو موقع طعن کا ٹھہرایا ہی کہ حقیقت مین وہ چیزین محل طعن نہین ہین چنانچہ باب مطاعن مین آئیگا انشاء اللہ تعالی اور اگر وہ چیزین اِنہین قسم محل طعن سے ہونگی تو انبیا اور ائمہ مین بھی محل طعن ہونگی بلکہ اگر شیعون کے کتابون کو کوئی خوب مطالعہ کرے تو انبیا و ائمہ کے طعن سے بھری پائے چنانچہ جو کافی تھا اگلے بابون مین گذرا اور یہ جو کہا ہی کہ حضرت امیرؓ کے مقدمے مین مخالف و موافق سے کسی نے بُرائی کی روایت نہین کی یہ دوسرا خبط ہی اسواسطے کہ اگر مخالف سے مراد اہلِ سنت ہین تو صریح جھوٹ اسلیے کہ اہلِ سنت معتقد صحت امامت آنحضرت کے ہین پھر انکی بُرائیان

کسطرح روایت کرینگے اور اگر مراد خارجیون اور ناصبیون سے ہی تو انھون نے خود بڑے بڑے دفتر اور بڑے بڑے طومار اپنی صورتون کی طرح اسمین سیاہ کیے ہین کہ اُس خرافات کا اس رسالے مین لانا ہرچند بے ادبی ہی لیکن ضرورت ہی اس سبب سے نقل کفر کفر نباشد کر بطریق نمونہ کچھ انکی کتابون سے نقل کیا جاتا ہی جاننا چاہیے کہ محل طعن حضرت امیر کی کتاب عبد الحمید مغربی ناصبی سے دو قسم پائے جاتے ہین ایک قسم وہ ہے کہ تنہا نواصب ہی اسکو بیان کرتے ہین اور شیعہ کہ انکے محب ہین اُنسے انکار کرتے ہین پس ایسی روایتین جو محض افترا و بہتان ہون قابل اعتبار نہین ہوتین اور اُنسے دوسرے پر الزام عائد نہین ہوتا جیسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی شرکت اور شرکت قذف حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کا قذف کے معنی گالیان دینا اور زنا او بدی کی تہمت لگانا اور نزول اس آیت کا وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ مِنْھُمْ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ترجمہ جو شخص ذمہ دار ہوا ہی بوجھ اُٹھانے کا جملہ منافقون سے اُسکے واسطے ہی عذاب بڑا دوسری قسم وہ ہی کہ اہل سنت اور شیعہ دونون کی کتابون مین بطریق صحیح ثابت ہی البتہ یہ قسم جواب طلب ہی جسکے شیعہ اور سنی دونون جوابدہ ہوئے ہین شریف مرتضی نے تنزیہ الانبیا والائمہ مین علماے شیعہ سے اور ابن حزم نے کتاب تفصیل مین علماے اہل سنت سے بہت اُن مطاعن کو دفع کیا ہی انھین مین سے یہ بھی ہی کہ بعد مارے جانے حضرت عثمان کے اُنکے مال و ہتیار پر یہ یعنی حضرت امیر متصرف ہوئے حال آنکہ مال مسلمان کا کسیطرح حلال نہین ہوتا ہرچند اُنکے وارثون نے مانگا لیکن انکو نہین دیا چنانچہ ولید بن عقبہ نے اس مقدمے مین چند شعر کہے ہین

ابیات

أَلَا مَا لِلَیْلٰی لَا تَغُوْرُ کَوَاکِبُہٗ
إِذْ غَارَ نَجْمٌ لَاحَ نَجْمٌ یُرَاقِبُہٗ
بَنِیْ ھَاشِمٍ رُدُّوْا سِلَاحَ ابْنِ اُخْتِکُمْ

وَلَا یَنْھَبُوْہُ لَا یَحِلُّ مَنَاھِبُہٗ
بَنِیْ ھَاشِمٍ لَا تَعْجَلُوْنَا فَاِنَّہٗ
سَوَاءٌ عَلَیْنَا قَاتِلُوْہُ وَسَالِبُہٗ

وَاِنَّا وَاِیَّاکُمْ وَمَا کَانَ مِنْکُمْ
کَصَدْعِ الصَّفَا لَا یُرْاَبُ الصَّدْعَ شَاعِبُہٗ
بَنِیْ ھَاشِمٍ کَیْفَ التَّعَاقُدُ بَیْنَنَا

وَعِنْدَ عَلِیٍّ سَیْفُہٗ وَحَرَائِبُہٗ
لَعَمْرُكَ لَا اَنْسٰی ابْنَ اَرْوٰی وَقَتْلَہٗ
وَھَلْ یَنْسَیَنَّ الْمَاءَ مَا عَاشَ شَارِبُہٗ

ھُمْ قَتَلُوْہُ کَیْ یَکُوْنُوْا مَکَانَہٗ
کَمَا فَعَلَتْ یَوْمًا بِکِسْرٰی مَرَازِبُہٗ

ترجمہ خبردار ہو نہ معلوم کہ میری رات کا کیا حال ہی کہ ستارے اُسکے ڈوب نہین جاتے اسواسطے کہ ڈوبتا ہی ایک ستارہ نمود ہوتا ہی دوسرا ستارہ مقابل اُسکے اے بنی ہاشم پھیر دو ہتیار اپنے بھانجے کے اور لوٹو مت اُسکو کہ اُسکی لوٹ حلال نہین ہی اے بنی ہاشم ہمارے ساتھ جلدی مت کرو بیشک ہمارے سامنے جنھون نے اُسکو قتل کیا اور جنھون نے لوٹا دونون برابر ہین ہم مین اور تم مین جو کچھ تمسے ہوا ہی مثل زخم و شگاف کے ہی کہ اُسکو ملا نہین سکتا اُسکا کوئی

بھرنے والا اور اے بنی ہاشم کیسے ہم مین تم مین صلح ہو سکتی ہو ہمارے بیچ مین اور علی کے پاس تلوار ہو اور نیزے اُسکے قسم تیری جان کی کہ مین نہین بھولا ہون عثمانؓ کو اور اُسکے قتل کو کیا بھول جاتا ہو بانیکو جب تک زندہ ہو اُسکا بیٹے والا اُنہین نے اُسکو مارا ہو اور اُسکی جگہہ بیٹھے ہین جیسا کسریٰ کے ساتھ ایک دن اُسکے امیرون نے کیا تھا اور اُنھین مطاعن سے یہ ہو کہ امہات الاولاد کے حق مین یعنی وہ چھوکریان جنسے اولاد ہوئی ہو مختلف مذہب اختیار کیے اور کسی بات پر نہ ٹھہرے اول مین اُنکی صحت بیع کے قائل تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین جو سب مین بیع بیہودہ ٹھہری بالاجماع تو اُس اجماع مین داخل ہوئے پھر اپنی خلافت مین صحت بیع کا فتویٰ دیا اسیواسطے قاضی شریح نے اُنسے بحث کی اور کہا رَایُكَ فِی الجَمَاعَةِ اَحَبُّ اِلَیْنَا مِنْ رَایِكَ وَحدَكَ ترجمہ رائے تیری جو صحابہ کے اجماع مین تھی وہ ہمارے سامنے اچھی ہو اس رائے سے جو تجھ اکیلے کی ہو اور حال آنکہ خود بھی کہا ہو اَلا اِنَّ یَدَ اللہِ عَلَی الجَمَاعَةِ وَغَضَبُ اللہِ عَلیٰ مَنْ خَالَفَھَا خبردار ہو بیشک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہو اور اللہ اُسپر غضب نازل کرے جو جماعت کا مخالف ہوئے اور قرآن مین بھی موجود ہو وَمَنْ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ المُؤمِنِیْنَ الخ یعنی جو کوئی پیروی کرے مسلمانون کی راہ کے سوا آخر آیت تک تب صریح مخالفت اجماع کی کی اور اُنھین مین سے یہ ہو کہ دادا کی توریث کے مسئلے مین مختلف قضیے فرمائے اُنھین بھی کسی ایک پر نہ ٹھہرے حال آنکہ خود فرمایا ہو مَنْ اَرَادَ اَنْ یَتَقَحَّمَ جَرَاثِیْمَ جَھَنَّمَ فَلْیَقُلْ فِی الجَدِّ ترجمہ جو چاہے کہ گھس جاؤن مین دوزخ مین اُسکو چاہیے کہ مسئلہ جد مین کلام کرے اور اُنھین سے ہو جو بخاری لایا ہو اِنَّ عَلِیًّا اُتِیَ بِزَنَادِقَةٍ فَحَرَّقَھُمْ بِالنَّارِ ترجمہ بیشک علیؓ کے سامنے لائے چند مرتد سو اُنھون نے اُنکو آگ مین جلا دیا اور ابن عباس نے اِس مقدمے پر بڑا انکار کیا ہو اور حضرت امیرؓ بھی اسپر نادم ہوئے اور قصہ احراق بنار یعنی جلادینے اغلامی کا شیعہ کی کتابون مین موجود شریف مرتضیٰ نے تنزیہ الائمہ مین روایت کی اِنَّ عَلِیًّا اَحْرَقَ رَجُلًا اَتیٰ غُلَامًا فِی دُبُرِہٖ بیشک علیؓ نے جلا دیا ایک شخص کو جسنے غلام کیا اور حدیث صحیح ہو متفق علیہ لَا تُعَذِّبُوْا بِالنَّارِ مت عذاب کرو آگ سے اور اُنھین مین سے ہو کہ ایک شخص پوڑھے کے اسّی درے مارے اور جب وہ شخص مرگیا اُسکا خون بہا اُسکو دیا اور کہا اِنَّمَا وَدَیْتُہٗ لِاَنَّ ھٰذَا شَیْءٌ فَعَلْنَاہُ بِرَاْیِنَا سوا اسکے نہین ہو کہ مین نے دیت اُسکی دی کہ یہ ایک بات مین نے اپنے عقل سے کی ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین عمرؓ کو یہ مشورہ دیا کہ شراب کی حد مین اسّی درے مقرر کرنا چاہئین اس دلیل سے کہ اِنَّہٗ اِذَا سَکِرَ ھَذیٰ وَاِذَا ھَذیٰ اِفْتَرٰی ترجمہ جو شخص مست ہوتا ہو بیہودہ بکتا ہو

طعن

اور جو بیہودہ بکتا ہی بہتان کرتا ہی بس اپنے اجتہاد مین مشکوک تھے اور انھین مین سے یہ بھی ہی کہ ولید بن عقبہ کے چالیس کوڑے مارے اور بس کیا لہذا امر الٰہی مین خوشامد کوستی کی بسبب رو داری عثمانؓ کے کہ ولید بن عقبہ اُنکا رشتہ دار تھا اور اُن سب مین سے یہ ہی کہ ایک شخص نے کہ اقرار موافق حد یا قصاص کے کیا تھا قصاص اُس سے معاف کر دیا کہ یہ خلاف شرع کے ہی اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ یعنی عوض نفس کی نفس ہی اور انجملہ سے یہ کہ موالاۃ حاطب کو رجم فرمایا حال آنکہ وہ کنیز تھی اور کنیز پر رجم نہین ہی اور منجملہ اُن کے یہ کہ زید بن ثابت کو الزام دیا کہ وہ مکاتب ہی اور مکاتب وہ غلام کہ اپنے مالک کی رضامندی سے اپنی قیمت دینے پر راضی ہو مزدوری کر کے اور زید کو یہ کہا ہو عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ ترجمہ وہ غلام ہی جب تک اُس پر ایک درم ہی اور مذہب امیرؓ کا یہ تھا کہ هُوَ يَعْتِقُ مَا اَدّٰى حُرٌّ وَيَقْدِرُ مَا لَمْ يُرَدَّ عَبْدٌ کما ہو منقول فی الصحاح اور اُن سب سے یہ کہ پہلے تو دو پنچون کی پنچایت ٹھہرائی پھر فرماتے تھے لَقَدْ عَثَرْتُ عَثْرَةً لَا تَنْجَبِرُ لَسَوْفَ اَكِيْسُ بَعْدَهَا وَاَسْتَمِرُّ الْاَمْرَ لِشَتِّيْتِ الْمُنْتَشِرِ ترجمہ مین ایسا ڈگمگا ہون جسکا تدارک نہین ہو سکتا اب بعد اسکے ایسی ہوشیاری کرونگا جو مضبوط ہوگی اور کام پراگندہ و پریشان کو جمع کرونگا حال آنکہ خلاف پنچایت کے جائز نہین ہی اور شیعہ نے روایت کی ہی اِنَّ عَلِيًّا قَطَعَ يَدَ السَّارِقِ مِنْ اُصُوْلِ الْاَصَابِعِ یہ بھی انھین مین سے ہی یعنی چور کا ہاتھ کاٹا اُن اُنگلیون کی جڑ سے معلوم ہوا کہ چور کی حد نہین قائم کر جانتے تھے اور جو حدود شرع قائم نکر جانے لائق امامت کے نہین اور منجملہ اُنکے یہ کہ بعض لڑکونکی گواہی قبول کی حال آنکہ ظاہر کہا ہی کہ لڑکونکی گواہی معتبر نہین ہی اور خدا تعالیٰ نے فرمایا وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ الخ گواہ چاہو تم دو گواہ اپنے مردون سے اور یہ ہی کہ دیت چشم مین نصف دیت کا لینا قصاص گیرندہ اعور یعنی کانے کو مقرر کیا اور یہ صریح خلاف شرع کہ اَلْعَيْنَ بِالْعَيْنِ یعنی آنکھ کے بدلے آنکھ ہی اور یہ کہ چور کی حد لڑکا نابالغ پر جاری کی کہ یہ شیعہ کی کتابون مین موجود اور خود ہی روایت فرمائی رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ الخ اُٹھا لیگئی ہی قلم تین آدمیون سے ایک لڑکا کہ جب تک بالغ نہو اور انھین مین سے کہ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ بَابُوَيْهِ الْقُمِّيُّ فِي الْفِقْهِ اِنَّهٗ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ اِقْرَارًا يُقْطَعُ بِهِ الْيَدُ فَلَمْ يَقْطَعْ يَدَهٗ یعنی آیا ایک شخص پاس امیر المؤمنین کے اور ایسا اقرار کیا چوری کا جس سے اُسکا ہاتھ کاٹا جاتا سو اُنھون نے اُسکا ہاتھ نہین کاٹا حال آنکہ رعایت شرع مین گناہ کبیرہ ہی اور یہ ہی کہ نجاشی خارجی شاعر کو پکڑ کے لائے کہ رمضان مین

اسنے شراب پی ہو اسکی سزا مین بیس درے بڑھا کے مارے اور حد الٰہی مین زیادتی کی جو جائز نہین ہو اور
شریف مرتضیٰ نے تنزیہ الانبیا والایمہ مین نقل کی ہو اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ اُتِیَ بِمَالٍ مِنْ مَھُوْرِ
البغایا فقال ارفعوہ حتی یجیٔ عطاء غنی و باھلہ ترجمہ لایا گیا ایک مال قسم اجرت زانی عورتون سے
کہا اٹھالو اسکو جبتک دے تنخواہ قوم غنی کی اور انکے اہل کی حال آنکہ اس قسم کا مال سخت حرام ہی
اور یہ ہی کہ درہمون مین سود کا حکم صریح خلاف حکم رسول کے کیا چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
لا تبیعوا الدراھم بالدراھم ترجمہ مت بیچو درم کو عوض درم کے اور یہ کہ ایسے باتین کی ہین جو مشتمل دعوی
الوہیت ہین کما ثبت عنہ ذلک فی خطبۃ البیان التی رواھا اصبغ ابن بنانہ من رجال الشیعۃ
انا اخذت العھد علی الارواح فی الازل جیسے کہ ثابت ہوا اُن سے یعنی حضرت امیر سے خطبۃ البیان
مین وہ خطبہ جسکے روایت کی اصبغ بن بنانہ نے کہ شیعہ لوگو نسے تھا مین نے عہد لیا روحون سے ازل مین
انا المنادی لھم الست بربکم مین نے انکو پکارا تھا الست بربکم یعنی کیا نہین ہون مین تمھارا پیدا کرنیوالا
ایسے ہی یہ قول انکا انا منشیٔ الارواح مین پیدا کرنے والا ارواح کا ہون وقولہ فی خطبۃ الافتخار
کما رواہ رجب ابن محمد رجب البرسی الحلی فی کتابہ مشارق الانوار الیقین فی الکشف عن
امیر المؤمنین انا صاحب الصور انا مخرج من فی القبور وقولہ انا حی لا یموت انا جاوزت
بموسی البحر واغرقت فرعون وجنودہ وانا ارسیت الجبال الشامخات و فجرت العیون الجاریات
انا ذلک النور الذی اقتبس موسی منہ الھدی ترجمہ اور قول انکا خطبۃ الافتخار مین جیسی
روایت کی اسکی رجب بن محمد رجب برسی حلی نے اپنی کتاب مشارق الانوار الیقین مین حالہ کشف
مین امیر المؤمنین سے مین ہی صاحب صور ہون مین ہی مردون کا قبرون سے نکالنے والا ہون
مین ہی نے موسیٰ کے واسطے دریا کو پھاڑ دیا مین ہی نے فرعون کو اور اُسکے لشکر کو ڈبویا مین ہی نے
بڑے بڑے پہاڑ قائم کیے مین ہی نے چشمے جاری بہائے مین ہی وہ نور ہون کہ جس سے موسیٰ نے
نور ہدایت کا چنا اور از انجملہ یہ کہ اپنے رشتہ دار یمن اور عراق وغیرہ مین منصوب کیے اور طلحہ
اور زبیر کی سرداری پر کوفہ اور بصرہ مین راضی نہوئے حال آنکہ یہ متولی ہونے مین امارت کے زیادہ
حقدار تھے اور یہ کہ اپنی امامت مین قاتلان عثمانؓ سے قصاص نکیا اسواسطے کہ کوئی موجبات قتل
کے عثمانؓ پر ثابت نہ تھے جو انکو قتل کیا اور منجملہ اُن کے یہ کہ ابو موسیٰ اشعری کی اہانت کی مال

انکا لوٹ لیا اور گھر جلا دیا اور ابو مسعود انصاری کی بھی اہانت کی اور یہ کہ قصہ افک مین تسلیم کرنیوالون مین
سے تھے افک کے معنی دروغ و بہتان موافق دلیل بخاری کے وَکَانَ عَلِیٌّ مُسَلِّمًا فِی شَانِهَا ترجمہ تھے علی
اس حال کے تسلیم کرنیوالے حضرت عایشہ رض کے مقدمے مین خداے تعالی فرماتا ہی وَلَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ
ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ الخ اور یہ کہ قتل عثمان رض سے ایک دفعہ انکار کیا جب اُن کے قاتل ناراض ہوئے تب کہا
قَتَلَهُ اللّٰهُ وَاَنَا مَعَهٗ یعنی خدا نے اسکو مارا اور مین اُسکے ساتھ ہون الغرض میری ایسی زبان کہان ہی جو مطاعن
ناصبیون کا بیان کرے اسواسطے کہ خلاف صدق و اخلاص کے ہین پس یہ قماش تو اُن کے مطاعن کا
آنجناب کے علم و دیانت مین ہی لیکن جو شبہات کہ اُن بدبختون کو امامت باطل کرنے مین ہین بہت ہی
طول ہین کہ اِس رسالے مختصر مین اگر مع جوابون کے لائے جائین تو بڑا طول کھینچے اسکے ساتھ یہ کہ
جسواسطے یہ رسالہ بنا کیا ہی اُس سے بھی خارج اسلیے کہ اسمین بحث تو روافض سے ہی نہ خوارج سے مگر
خدا کے فضل سے اہل سنت و جماعت نے بتفصیل و اشباع اِس خرافات کی جڑ نکالی ہی کہ اُنکی کتابون
مبسوطہ مین موجود اور مجمل جواب اِن مطاعن مذکور کا موافق اصول اہل سنت کے بخوب ظاہر ہی کسواسطے
کہ ہتیار و مال حضرت عثمان کے اُس قسم سے ہونگے جو قابل بیت المال کے ہون اسی سبب سے آپنے
تصرف کیا اور یہ لوازم خلافت سے ہی کہ جو کوئی خلیفہ ہو وہ اُسپر متصرف ہو جیسے کہ تخت و چتر اور فیل
و اسپ اور توپخانہ کہ ہمارے زمانے مین پادشاہ اوسپر متصرف ہوتا ہی اور ایسا مال بعد فوت خلیفہ
اول کے خلیفہ ثانی کو پہونچتا ہی نہ وارثون کو نہ خاص ملکیت عثمان رض پر تصرف کیا ہو لیکن حضرت عثمان رض
کے وارث بے سمجھے اِس امر کی درخواست مال کی کرتے تھے اور یہ بھی ہی کہ اہل سنت حضرت امیر کو مجتہد
اعتقاد کرتے ہین اجتہاد مین ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف رجوع کرنا جائز اور واقع ہی جیسے
شیخین رض اور عثمان رض کو بھی بارہا وقوع مین آیا اور وہ اجماع کہ عمر رض کے وقت مین منع بیع امہات اولاد پر
منعقد ہوا تھا حضرت امیر رض کے نزدیک اجماع قطعی نہو شاید اجماع ظنی ہو اسواسطے آپنے اُسکی
مخالفت کی اسلیے کہ اجماع ظنی کی مخالفت ہو سکتی ہی مثل اجماع سکوتی کے اور اکثر اصولیون کی
نزدیک شرط ہی باقی رہنا اہل اجماع کا اپنے قول پر اُسکی حجیت مین اور جب حضرت امیر کی اُس
اجماع والون سے تھے اور اُنکا اجتہاد معتبر ہوا تو وہ اجماع اُنکے حق مین حجت نہ ہوا اور جد ابوبکر رض
اور زید بن ثابت کے حکم مین اختلاف باہمی بہت ہین عمر بن خطاب کے زمانے مین اِس مقدمے مین بہت

مناظرے ہوئے اور بڑی بحثین طول کو پہنچین در صورت اختلاف مجتہدین کے کہ سب مختلف ہون اور ایک مجتہد وترجیح کی ساتھ جانبین حکم کے کسی اوقات مختلفہ مین نظر آئی تو کیا مضائقہ ہی اور یہ جو فرمایا ہی آرادان یتقحم النخ جس سے مراد یہ ہی کہ مسئلہ جد کا ایسا ہی جسمین اختلاف بہت ہین اور ترجیح کی وجوہ ہر طرف سے قائم اور کوئی نص اس مقدمے مین نازل نہین ہی باوجود ان سب کے جو کوئی حکم قطعی کرے بیباک و بے احتیاط ہی کہ یہی ہی شان احتیاط والون کی جو علماے راسخ سے ہین کہ جن اجتہاد کی باتون مین اختلاف ہوتا ہی دونون طرف سے کسی طرف امر قطعی نہین کرتے ہین اور مرتدون اور لوطی کا جلا دینا بھی اجتہاد سے تھا جب خبر صحیح سنی اوسپر نادم ہوے اور جمیع اخبار کا گھیر لینا اور سب سے واقف ہونا اجتہاد مین شرط نہین ہی بدین دلیل کہ ابوبکر کو میراث دادا کی معلوم نتھی جب مغیرہ بن شعبہ اور محمد بن مسلمہ نے اسکی خبر دی مان لی حالآنکہ ابوبکر ناصبیون و خارجیون دونون کے اجماع سے مجتہد ہین اور حدیث محدود فی الخمر بھی احتیاط کی راہ سے تھے نہ اجتہاد کی شک سے اور احتیاط پر عمل کرنا کمال تقوی و پرہیزگاری ہی کہ شایان شان حضرت امیرؑ اور انکی امثال کی ہی ولید بن عقبہ کے چالیس درّے و نیز اسواسطے اکتفا کی کہ اسکی حد کی گواہی مین شبہہ پیدا ہوا تھا اسواسطے کہ ایک گواہ نے گواہی شراب پینے کی دی تھی اور ایک گواہ شراب کے قے کرنے پر ہر چند خود حضرت عثمانؓ نے اس شبہہ کو حد مین معتبر نرکھا فرمایا ماتقیاھا الا وقد شربھا ترجمہ قے شراب کے نہین کی ہی مگر جبھی کہ شراب پی ہی لیکن حضرت امیرؑ نے بنظر احتیاط دونون حدون سے اقل پر اکتفا کیا اور خدا کی پناہ کہ حضرت امیر او رحد جاری کرنے مین پاسداری قرابت عثمانؓ کی کرین حالآنکہ حضرت عثمان کو نہایت تاکید پوری حد پر کی ہی چنانچہ کتب سیر و تواریخ مین جو متفق علیہا ہین یعنی بنزد ناصبی و سنی متفق ہین موجود اور قصاص کا معاف کرنا نہ حضرت امیر کی جانب سے تھا بلکہ مقتول کے والیون کی طرف سے تھا حسب مشورہ حضرت امیرؑ کے چنانچہ یہ قصہ معتبر کتابون مین اسطرح مروی ہی کہ ایک شخص نے کسی شخص کو بسبب عداوت کے جو باہم تھی کسی ویرانے مین مار ڈالا اور قاتل بھاگ گیا جب والی مقتول کے اسکی تلاش کو گئے اس ویرانے کے قریب ایک ویرانہ تھا دیکھا کہ ایک شخص چھری خون آلودہ ہاتھ مین لیے پیشاب کر رہا ہی اسکو پکڑ لائے اور اسکے کپڑے بھی خون مین بھرے تھے جب حضرت امیرؑ کے حضور مین آیا سوا اقرار کے اسکو کچھ بن نہین پڑا کہا کہ ہان مین نے مارا ہی جو کچھ حکم شرع کا ہو اسکا تابع ہون اسواسطے کہ یہ خون آلودگی میری خود میری گواہ ہی مجکو وہان سے جہان وہ مارا گیا اس حالت سے پکڑا ہی کسطرح انکار کرون اسی حال مین جسنے اسکو مارا تھا اس ماجرا پر مطلع ہوکے خود دوڑتا آیا اور حضرت امیرؑ کے

حضور مین اقرار کیا کہ یا امیر المؤمنین اُس شخص کا قاتل مین ہون یہ مفت مین بیگناہ پکڑا گیا ہی مجکو قصاص فرمائیے اسکو چھوڑ دیجیے حضرت امیرؑ نے پہلے شخص سے حال پوچھا کہ تیرا قصہ کیا ہی اور تجکو کیا پڑا تھا جو تونے اقرار کیا اُسنے کہا کہ ای امیر المؤمنینؑ مین نے اپنے گھر مین ایک بکری ذبح کی تھی اس حال کی مجکو ہرگز خبر نتھی اور کپڑے میرے خون مین رنگے ہوئے تھے اور چھری خون آلودہ ہاتھ مین اُس بکری کو صاف کرتا تھا کہ دفعۃً مجکو پیشاب کی ضرورت ہوئی مین اُس ویرانے مین جب پیشاب کرنے گیا تو دیکھا کہ ایک شخص مارا ہوا پڑا ہی مین ڈرا اور اُس ویرانے سے نکل کے دوسرے ویرانے مین جو اُس سے قریب ہی پیشاب کرکے چاہتا تھا کہ اپنے گھر جاؤن اور بکری بناؤن دفعۃً وارث مقتول کے آپونہچے اور مجکو پکڑ لیا مین نے دیکھا کہ علامتین قتل کی مجمین موجود ہین سوائے اقرار کے چارہ نہین ہی اقرار کر دیا حضرت اسد اللہ شیر خدا کا شکر بجالائے اور اُس قاتل مقر کی تعریف کی کہ ہر چند تونے ایک آدمی کو مار ڈالا لیکن ایک کی جان بھی بچائی اگر تو نہ آجاتا اور اقرار نکرتا تو یہ بیگناہ مفت مارا جاتا تو اس لائق ہی کہ قصاص تجسے معاف کیا جائے مقتول کے والیون نے جو کلام حضرت امیرؑ کا سنا اُسکے خون سے درگذرے اور قصاص معاف کیا پھر اِس قصے مین کونسی طعن کی جگہ ہی اور موالاۃ حاطب کو جو رجم کیا جائز ہی کہ اُسکے آزاد ہونے کے بعد ہو یا تو حضرت امیرؑ کو اُسکے کنیز ہونے کی اطلاع نہوئی ہو اور جو زید بن ثابت نے آپسے مناظرہ کرکے ایک مسئلے مین آپ کو الزام دیا کچھ آپ کی حقارت نہین ہوتی کہ پیروی حق کی کرنا شان اولیا سے ہی خلیفہ ثانی عمر بن خطاب سے منقول ہی کہ ایک عورت کے کہنے سے قائل ہو گیا اور فرمایا کُلُّ النَّاسِ اَفْقَهُ مِنْ عُمَرَ حَتَّى الْمُخَدَّرَاتُ فِي الْحِجَالِ ہر شخص عمر سے زیادہ جاننے والا ہی یہانتک کہ پردہ نشین عورتین جو حجلون مین ہین اور خلاف پنچایت کا جب لازم آتا کہ دونون پنچ فکر و تامل سے کوئی بات ٹھہراتے اور فیصلہ کرتے جب ایک پنچ نے جو معاویہ کی طرف سے تھا دوسرے پنچ کو اوزان پیچ سے دھوکا دیدیا اور وہ فکر و تامل نکرنے پایا تو پنچایت کب ثابت ہوئی او خلاف اسکا کب لازم آیا اور چور کا ہاتھ انگلیون کی جڑ سے کاٹنا جلاد کی خطا سے تھا نہ موافق حکم حضرت امیرؑ کے تو انکی جہل ثابت ہو اور گواہی بعض لڑکون کی بعض پر اُن باتون پر جو انمین جاری ہوتی ہین ابتک امام کے نزدیک مانی ہوئی ہی وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ یہ آیت خاص ہی لڑکون کے کامون کے سوا اورون کے کامون مین اسواسطے کہ بالغون کے سامنے لڑکون کے کھیل متعذر ہین جیسے گواہی بعض کفار کی بعض پر مانی ہوئی ہی بھی موقع طعن کا نہین ہی اسواسطے کہ یہ مذہب بعض مجتہدون کا ہی اور نصف دیت کانیکی آنکھ کی لینا بسبب باریکی فقہیہ کے ہی کسواسطے کانے کی آنکھ اگرچہ منحصر ایک فرد پر ہی لیکن حکم دو آنکھ کا رکھتی ہی بس جسنے بدلا اُسسے لیا

پس نے اِس آنکھ کو جو دونون آنکھون کی مثل تھی اندھا کیا پس گویا ایک آنکھ کو اپنے حق سے زیادہ اندھا کیا
اُسپر دیت لازم ہوئی لیکن بسبب نص قرآن اَلْعَیْنَ بِالْعَیْنِ کے قصاص لینا اُس سے روا ہو گا پس یہان
حقیقۃً اور شبہۃً دونو نیز ثابت ہوا اگرچہ مجتہدون سے یہ مذہب کسیکا نہین ہی مگر نظیر اُسکی شرع کے قاعدون موافق
ثابت کرسکتے ہین جیسے بنت لبون یعنی دو برس کی اونٹنی صدقے مین بجاے بنت مخاض یعنی یکسالہ کے لینا اور
پھیر دینا قیمت زائد کا جائز ہی حاصل کلام اجتہادی باتون کو موقع طعن کا بنانا محض بیفائدہ ہی اور اگر لڑکا نابالغ سے
پورا لینا حد کا صحیح ہو تو سیاست کی نظر سے ہو گا نہ حکم شرع کی راہ سے ہرچند قلم شرع کی بچون سے اُٹھا لیگئی ہی لیکن
ڈرانے اور تنبیہ خلفا سے نہین اُٹھا لیگئی ہی بدلیل حدیث صحیح اِضْرِبُوْهُمْ عَلَیْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ ترجمہ
مارو واسطے نماز کے جب وہ دس برس کے ہون اور روایت محمد بن بابویہ کی کہ چور مقرر کو حد مارے اور بیس
دُرّے رمضان مین شراب پینے والے پر بڑھا دیے دونون مقبول نہین ہین جو محتاج جواب کے ہون اگرچہ
پچھلی مین توجیہ کرسکتے ہین کہ یہ زیادتی حد مقرر پر ڈرانے کے واسطے تھی اور روایت مہور بنا یا کے
اہل سنت کی کتابون مین مطلق موجود نہین ہی پس جواب اُسکا جھوٹا ٹھہرانا اِس روایت کا ہی بلکہ اہل سنت
کے نزدیک مخالف اِس روایت کا صحیح ہی رَوٰی اَبُوْسَلَمَةَ مُوْسَی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِیْرَةَ
عَنْ ثَابِتِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ حَمَلَ الْمُخْتَارُ مَالًا مِنَ الْمَدَائِنِ مِنْ عِنْدِ عَمِّهٖ اِلٰی عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
فَلَمَّا فَرَغَ فَاَخْرَجَ كِیْسًا فِیْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا فَقَالَ هٰذَا مِنْ اُجُوْرِ الْمُوْمِسَاتِ فَقَالَ عَلِیٌّ وَیْلَكَ
مَالِیْ وَلِاُجُوْرِ الْمُوْمِسَاتِ ثُمَّ قَامَ الْمُخْتَارُ وَعَلَیْهِ مُقَطَّعَةٌ لَهٗ حَمْرَاءُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ عَلِیٌّ مَالَهٗ قَاتَلَهُ اللّٰهُ
لَوْشُقَّ لَهٗ عَنْ قَلْبِهٖ لَاَنْ تُوْجَدَ مِلْاٰنَ مِنْ حُبِّ اللَّاتِ وَالْعُزّٰی كَذَا فِی الْاِسْتِیْعَابِ فِیْ ذِكْرِ الْمُخْتَارِ
ترجمہ روایت کی ابوسلمہ نے موسی بن اسمعیل اور ابی عوانہ اور مغیرہ اور ثابت بن ہرمز سے کہ مختار کچھ
مال اپنے چچا کے پاس سے لادکر علی ابن ابی طالب کے پاس مداین سے لایا جب فارغ ہوا ایک کیسہ
نکالا کہ اُسمین پندرہ درم تھے اور کہا یہ اجرت زانی عورتون کی ہی پھر کہا علی نے خرابی ہو تجپر مجکو کیا کام
زانی عورتون سے پھر کھڑا ہوا مختار اور اُسپر ایک کپڑا تھا سرخ رنگ پھر سلام کیا آپنے کہا کیا حال
ہی اِسکا لعنت کرے اللہ اُسپر اگر پھاڑا جاے اسکا دل اسوقت ضرور ملیگا محبت سے لات و عزی کے بھرا ہوا
ایسا ہی ہی استیعاب مین ذکر مختار مین پس معلوم ہوا کہ کوئی روایت شیعہ کو پہونچی ہی اور مختار کا افترا و بہتان
ہی مال مارنے کے واسطے اور اپنی فضیحت مٹانے کے لیے ساختہ پرداختہ عام لشکر والونکا اسنے اپنے تابعین کو

بنا دیا وہ رفتہ رفتہ سب مین پھیلگیا اور درہمون کا سود تھا کہ جنمین کھوٹا مین زیادہ تھا اور رواج اُن کا منقطع تھا اور اصل ثمنیت یعنی قیمت نرہی تھی چنانچہ اب بھی شافعیون کے نزدیک اُسپر فاضل لینا جائز ہی حرام نہین شاید یہ امر مختار شافعیون کا بھی حسب تجویز امیر کے ہو اور حدیث رسول اللہ مین جو لفظ دراہم کا ہی مراد اُس سے درم خالص چاندی کا ہی یا درم رائج کہ قیمت پوری رکھتا ہو اور خطبۃ البیان اور خطبۃ الافتخار طلق اہل سنت کی کتابون مین نہین ہین بلکہ انکو موضوع کہا ہی اور امامیہ مین بھی جو انکے راوی ہین وہ جھوٹے ہین بس افترا و بہتان کو محل طعن بنانا بڑی نادانی ہی بالفرض اگر صحیح بھی ہوتا ہم ایسے کلام حقانی مجذوبون اور مستی کے حال سے ہین کہ اولیاء اللہ کو ظاہر ہوتے ہین اور حقیقتون کے حقیقہ سے کلام کرتے ہین شرع مین بھی اِس قسم مستی حالی و غلبۂ وارادات سے معذور کیا ہی اور حدیث صحیح توبہ مین واقع ہی کہ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ اَخْطَأَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ یعنی تو میرا بندہ ہی مین تیرا پروردگار خطا کی مین نے کثرت و شدت فرح سے یہ کلام ہی گویا حکایت زبان حال کی ہی اور جیسے قول انکا قَالَتِ الْاَرْضُ لِلْوَتَدِ لِمَ تَشُقُّنِیْ قَالَتْ لَا تَسْأَلْنِیْ وَاسْأَلْ مَنْ یُّدُقُّنِیْ ترجمہ زمین نے میخ سے کہا تو مجکو کیون پھاڑتی ہی کہا مجسے مت پوچھ جو مجکو ٹھوکتا ہی اُس سے پوچھ اور مراد مِثْلُہٗ فِی الْحَدِیْثِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ اَیْ بِلِسَانِ الْاِشَارَۃِ وَلَا فَالْاِطِّلَاعُ عَلٰی لِسَانِ الْعِبَادَۃِ لِلْاُمَّۃِ غَیْرُ مُمْکِنٍ حَتّٰی یَسْتَفْهِمَ عَنْہُ آیا جانتے ہو کیا فرمایا تمھارے پروردگار نے یعنی زبان اشارے سے اور اگر اشارہ نہو تو اطلاع زبان کی عبارت پر امت کو ممکن نہین ہی کہ سمجھین اُس سے اور اپنے عزیز و اقارب کو حکومت و سرداری دینا بشرطیکہ اطاعت واجبی اختیار کرین بہتر ہی اُن لوگون سے کہ اطاعت نکرین چنانچہ عثمانؓ نے بھی ایسا ہی کیا حضرت عثمانؓ کے قصاص مین جو تامل کیا بوجہ جستجو قاتل کے تھا کہ وہ خلیفہ کے ذمے نہین ہی بلکہ وارثان مقتول کے ذمے ابو موسی اشعری کے مالک اشتر اور اُسکے غلامون نے اہانت کی بحکم حضرت امیرؓ کے کہنے مین اُسکا گھر جلا دیا حضرت امیرؓ کو اسکی اطلاع نتھی چنانچہ تاریخ طبری سے ثابت ہی ابو مسعود انصاری کی اہانت اِس سبب سے کہ وہ باغیون کی طرفداری کرتا تھا اور تسلیم حضرت عایشہؓ کی شان مین قبل نزول آیت سے تھی جس سے اُنکی برءت ثابت ہوئی اس صورت مین کچھ اندیشہ نہین ہی لِاَنَّ الْخَبَرَ یَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْکِذْبَ اسواسطے کہ خبر مین احتمال جھوٹ سچ دونون کا ہوتا ہی یہ عبارت قَتَلَہُ اللّٰہُ وَاَنَا مَعَہٗ بطور توریہ کے تھی یعنی چھپانا کہ بنظر ضرورت عمل مین لائے جیسے ہٰذِہٖ اُخْتِیْ حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کے معاملے مین کہا یعنی یہ میری بہن ہی حضرت امیرؓ نے بھی بلوے اور فتنے فساد

خائفان عثمانؓ کے خوف سے جو لشکر مین تھے مصلحتاً فرمایا بلکہ خوف یہ تھا کہ خود حضرت امیرؓ کے قتل کا قصد کرین
حاصل کلام نواصب و شیعہ دونون فرقون کی شیطان نے راہ ماری ہی جو لوگ خدا کے دوست ہین اُن کی
عیب جوئی کی طرف کہ یہی اسکی آرزو ہی دوڑا کے اپنا کام انکے ہاتھون سے لیتا ہی **شعر** ہر کہ را خوا پرد
مبلش اندر طعنۂ نیکان برد **تتمہ بحث الامامۃ** قدر مشترک یعنی کلیہ تمام فرقون میں شیعہ کے جس پر
انکو اتفاق ہی یہی ہی کہ حضرت امیرؓ امام ہین بلا فصل اور امامت خلفای ثلثہؓ کی باطل و بے اصل ہی
بس اسیقدر مشترک مین اہل سنت کے گفتگو انکی ساتھ روشن اور واضح ہی اور فروع اور شاخون مین اسکی
جو مخالفت اس فرقے کی ہی نصوص قرآنی اور قول اہل بیت طاہرہ سے جو مذکور ہوئے ظاہر ہو گئی
لیکن بعد اس قدر مشترک کے بہی بڑے اختلاف اس فرقے مین پڑے ہین بعض نے انمین سے بعض کو منسوب
بلمراہی اور کفر اور ابطال و ردی کیا ہی وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ یعنی کافی ہی اللہ مومنون کو لڑائی
کے واسطے حاصل یہ کہ وہ خود انکو سمجھ لیگا بس اس کتاب مین کہ گفتگو سنی شیعہ کی ہی اُن اختلافات کا ذکر
کرنا کچھ ضرور نہین ہی نہ کچھ اہل سنت کو اُن اختلافات سے ضرر گوشت خر دندان سگ لیکن بدین نظر کہ
کَثْرَۃُ الْاِخْتِلَافِ فِیْ شَیْءٍ دَلِیْلٌ لِکِذْبِہٖ یعنی کثرت اختلاف کی کسی شے مین اُسکے جھوٹ ہونے پر دلیل ہی
نقل کرنا ان کے قولون کا امامت کے شرطون اور معنی امامت اور عدد اماموں مین منظور رہا تو نشانیان
اس مذہب کے جھوٹ کی بہت طرفون سے قائم ہون اور وہ طعن کہ اہل سنت پر بابت اختلاف فقہ کے
رہتے ہین لوٹ کر انھین پر پڑین نہایت فحش وجہ کے ساتھ اسواسطے انکو تو اختلاف اپنے اصول مین ہی
اور اختلاف اہل سنت کا فروع مین اگلے پیغمبرون کے دین بھی فروع مین مختلف ہوئے ہین لیکن اصول
مین سب متفق قولہ تعالیٰ شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا ترجمہ شروع کیا تمہارے واسطے وہ
دین جسکی وصیت کی تھی نوح کو غور کرو جس دین کے اصول مختلف ہون وہ عجب دین ہے کہ کسی اگلے انبیا کے
دین سے مشابہ ہو پھر اسلام کا کیا ٹھکانا پوشیدہ نہ ہے کہ شیعہ غلاۃ کے نزدیک معنی امامت کے محض حکومت
جو جاری کرنے احکام امر و نہی کے ہی اور ایک شان ہی شان الوہیت سے اور سوا غلاۃ کے کہتے ہین کہ معنی امامت کے
نیابت پیغمبر کی ہی دین و دنیا کے کامون مین اور زیدیہ کل عصمت کو امامت مین شرط نہین جانتے اور یہ بھی
ضرور نہین کہ اُسکے حق مین نص ہو نہ یہ لازم کہ سب سے افضل ہو بلکہ تلوار اور اظہار امامت کے ساتھ خروج کرنے کو
عمدہ شروط امامت سے اعتقاد کرتے ہین اور اسی مطالب پر دلیل قائم کرتے ہین اسماعیلیہ سوا نزاریہ کے

معصوم ہونا امام کا شرط کرتے ہین لیکن نزار یہ معصوم ہونے کو برابر جانتے ہین اور کہتے ہین کہ امام پر تکلیف فروعات شرع کی نہین ہی چاہے زنا کرے چاہے اغلام چاہے شراب پیے اُسکو سب جائز ہے شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی اپنے شیخ سے کہ ابو عبد اللہ محمد بن نعمان بغدادی ہی جسکا لقب مفید تہذیب مین نقل کرتا ہی کہ اُسنے کہا ہی ابو الحسن ہارونی اول اعتقاد مین شیعہ مذہب تھا اور قائل امامت کا آخر جب بہت سے اختلاف امامیہ نے امر واقعی کو اُسپر چھپا لیا اور اس گروہ کے خبرون کو نہایت ہی مختلف اور ایک دوسرے سے خلاف اور جھگڑتے ہوئے پایا تو آخر مین اہل سنت کی طرف رجوع کیا اور شافعی ہوا اور جو لوگ کہ آتنی عمر مین اُس سے لذت و فائدہ پاتے رہے تھے وہ بھی اپنے شیخ کے تابع ہوئے اور بیزار ہوکے اِس مذہب سے پھر گئے اور فی الواقع جو کوئی اِس مذہب مین خوب غور کریگا اور اِس مذہب کے جو صاحب خبر ہین اُن کے اخبار اور مختلف قولون پر مطلع ہوگا بیقین جان لیگا کہ اِس طریقے مین راہ نجات کی بندھی اور راہ اخلاص کے جھگڑون کی کشمکش سے ناپید پس ضرور اِسکو چھوڑ دیگا اور دوسرا مذہب اختیار کریگا اب اِس مجمل کو ہم مفصل بیان کرتے ہین کہ یہ لوگ اپنے امامون سے روایتین متعارض بہت رکھتے ہین ہر امام سے مخالف دوسرے امام کے اور مخالف اللہ کی کتاب اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمین گمان نسخ کا باطل نہین ہی کسواسطے کہ نبی کے کلام کو سوا نبی کے کوئی نسخ نہین کر سکتا اور امام کا حق نہین ہی کہ احکام الٰہی یا سنت پیغمبر کو نسخ کرے نہین تو امام امام نہین ہی اِسلیے کہ ظاہر ہی امام نائب پیغمبر کا ہی نہ مخالف اُسکا اور نہ نبی مستقل اور اگر نسخ کے بھی قائل ہوئین تو ضرور پچھلے امام کو پہلے امام کے کلام کا ناسخ کہین گے پس مدار عمل کا پچھلے امام کے روایتون پر ہوگا حالآنکہ بہت جگہون مین اتفاق اِس فرقے کا روایت پہلے امام پر ہی اور یہ بھی ہی کہ احکام مؤیدہ مین جسکے تائید ایک دوسرے سے ہو نسخ جائز نہین ہی تا معصوم کو جھوٹا ٹھہرانا لازم نہ آئے سوا انکی روایتون کے احکام مؤیدہ مین بھی اختلاف واقع ہی پس احکام نسخ کا بالکل جاتا رہا اب رہی وہ ترجیح دو خبرون سے ایک کی دوسرے پر جیسے وثوق و مضبوطی انکے راویون کی ہو سو مطلقاً بند اسواسطے کہ چند کتابون کو انھون نے کَالْوَحْیِ مِنَ السَّمَاءِ یعنی آسمانی وحی کی طرح ٹھہرا رکھا ہی کہ ہر ایک روایت کرتا ہی دوسرا اُسکو برابر خاک کے گنتا ہی پھر کیونکر اور کسپر وثوق کیا جائے پس اگر موافق اعتقاد انکے عام لوگون کے ہم سب کو موثوق ٹھہرائین تو ایک کو دوسرے پر ترجیح و فوقیت نہین ہو سکتی اور اگر بعض اخبار والون کے کہے ہوئے پر بعض کے حق مین طعن و جرح شروع کرین کہ کبھی ایک کے کبھی دوسرے کے تو سب مطعون و مجروح

ہوجاوین گے پس کوئی سبیل ترجیح کی پیدا نہوئی ناچار گرادینا روایتون کا لازم آتا ہی اور سب احکام انکے بیکار ہو گئے یہ جملہ روایتین انکی ایک طرفے کی ہین جو اثنا عشریہ ہین کہ ہر عالم انکا ایک روایت رکھتا ہی مخالف روایت دوسری کے مثلاً ایک گروہ نے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کی ہی اَلْمَذِیُّ لَا یَنْقُضُ الْوُضُوءَ یعنی مذی سے وضو نہین ٹوٹتا دوسرا باسناد صحیح روایت کرتا ہی یَنْقِضُ الْوُضُوءَ ایک جماعت راوی ہین کہ سجدہ سہو کا نماز مین واجب نہین ہوتا ایک جماعت کہتی ہین واجب ہوتا ہی اور آئمہ نے بھی سجدہ سہو کا کیا ہی ایک جماعت کی روایت ہی کہ نمازی اگر نماز مین اپنی داڑھی یا کسی اور اعضا کے ساتھ بازی کرے نماز جاتی رہتی ہی ایک جماعت روایت کرتے ہین کہ اگر خایہ اور ذکر کے ساتھ بازی کرے نماز جائز ہی پس وہ مثل ہوی کجا ریش وکجا خایہ یہی حالت انکی تمامی اخبار مین پائی جاتی ہی نہ ایک دو چیز مین چنانچہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ اسپر گواہ ہی اور اگر جمیع فریق شیعہ کے اخبار کو جو روایت کیا ہی نظر کرین تو عجب ہی تلاطم اور لوٹ پوٹ اور نہایت حیص بیص ساری اصول و فروع مین ظاہر ہوتا ہی جسکی انتہا نہین معلوم ہوتی بعض علما انکے کہ متصدی تمام روایات جمع کرنے کے ہوئے ہین انھون نے عجب سحرکاریان کی ہین ان سب مین سردار اسکام کا شیخ الطائفہ محمد بن حسن طوسی ہی جسکی تہذیب واستبصار ہی۔ اور حد اسکی کوشش کی یہی ہی کہ تقیہ پر قیاس کیا ہی اور تقیہ کا حال یہ کہ بعض جگھون مین ایسی چیز کو تقیہ پر قیاس کیا ہی کہ وہ کسی مخالف کا مذہب نہین ہی یا کوئی مذہب ضعیف ہی کہ مخالف لوگون سے ایک دو آدمیون نے اُس مذہب کو اختیار کیا ہی نہ زیادہ سے اور ظاہر ہی کہ ائمہ عظام ایسے بھی ڈرنے والے نتھے کہ اِس وہم سے کہ شاید یہ مذہب کسیکا ہو اور اسیوقت ہمارے سامنے آموجود ہوئے اپنی عبادتون کو باطل وخراب کرتے مَعَاذَ اللهِ مِنْ سُوءِ الْاِعْتِقَادِ فِیْ جَنَابِ الْاَئِمَّةِ وَالْاَوْلِیَاءِ اللہ بچائے ایسی بداعتقادی سے جو ائمہ اور اولیا کے جناب مین ہو بعض جگھون مین خبر کے ایک جملے کو تو تابع تقیہ کا کیا ہی اور دوسرے جملے کے مدلول کو کہ مخالف مذہب اہل سنت کے ہی اپنے حال پر لگایا ہی اگر تقیہ تھا تو ایک جملے مین تقیہ کرنا دوسرے جملے مین اظہار کرنا اسکے کیا معنی کیا حضرت ائمہ انکے اعتقاد مین بے عقل ہین مَعَاذَ اللهِ مِنْ ذٰلِكَ مثال اسکی خبر علی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ بِغَسْلِ الْوَجْهِ مَرَّتَیْنِ وَبِتَخْلِیلِ

اَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ عِنْدَ غَسْلِهَا یعنی خبر دی علی رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو دفع منہ دھونیکا انکو حکم کیا اور پانؤن دھونے کے وقت مین انگلیون کے خلال کرنے کا یعنی پانؤن کی انگلیون مین ہاتھ کی انگلیان ڈالنا اور حال یہ کہ شیعہ مذہب مین منہ کا دھونا دو ہی دفع ہی اور سنیون کے مذہب مین تین دفع اور پانؤنکا دھونا سُنّی مذہب مین ہی اور مسح کرنا شیعہ مذہب مین پس اس خبر مین اظہار و تقیہ دونونکا جمع ہونا لازم آتا ہی بعض جگھون مین یہ کہ اکثر رکیک تاویلین کر کے کلام امام کو مرتبہ بلاغت سے بازاریون کی حد کج مج مین ڈالا ہی ازانجملہ تاویلون کی کلام حضرت سجّاد کا ہی کہ دعا مین فرمایا اِلٰهِیْ عَصَیْتُ وَظَلَمْتُ وَتَوَانَیْتُ یعنی ای معبود میرے مین نے گناہ کیے اور ظلم کیے اور سستی کی یہ دعا انکے اور اامون اور صحیح کتابون سے بھی روایت کی گئی ہی سچی ہو یا جھوٹی دونون صورت پر خلاف و منافی عصمت کے ہی اور یہ موقع موقع تقیہ کا نتھا کسواسطے اسوقت مین کہی ہی کہ جسوقت خدائے تعالیٰ سے مناجات کرتے تھے یہ کہتے ہین کہ مراد حضرت ائمہ کی یہ ہی کہ اِلٰهِیْ اِنَّ شِیْعَتَنَا عَصَوْا وَظَلَمُوْا وَتَوَانَوْا لٰكِنَّ رَضِيْنَا بِهِمْ شِيْعَةً وَرَضُوْا بِنَا اَئِمَّةً فَحَالُنَا حَالُهُمْ وَحَالُهُمْ حَالُنَا **ترجمہ** ای معبود میرے بیشک ہمارے شیعہ نے گناہ کیے اور ظلم کیے اور سستی کی لیکن ہم راضی ہین اُنکے شیعہ ہونے مین اور وہ راضی ہین ہمارے پیشوا ہونے مین پس جو حال ہمارا ہی وہ اُنکا ہی اور جو اُنکا ہی وہ ہمارا ہی سبحان اللہ کیا کہنا ہی اگر ایسا اتحاد شیعہ اور ائمہ کا ثابت ہی تو شیعہ کے گناہ و ظلم و سستی نے اامون مین اثر کیا کہ امام انکو اپنے گناہ و ظلم و سستی ٹھہراتے ہین اور اامون کی طاعت و عدل و عبادت و قنوت نے شیعون مین کیون نہین اثر کیا تعجب ہی معلوم ہوا کہ احکام شیعہ کے ائمہ پر غالب ہوئے اور احکام ائمہ کے مغلوب ہوئے مَعَاذَ اللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْاِعْتِقَادِ خدا بچائے اس بد اعتقادی سے اور ہرگز ایسی تاویلون کی عرب و عجم کے محاورات مین کوئی نظیر و مثال نہین پائی جاتی ہی علاوہ اسکے جو رکاکتین کہ نحو کی راہ سے یہان لازم آتی ہین پوشیدہ نہین ہین یعنی قیاس کرنا واحد متکلم کو جمع پر اور صیغہ متکلم کو غائب پر اور اضافت متکلم فعل غیر کی اپنے نفس کی طرف پھر ایسے کلام فاسد کی نسبت ایسے لوگون سے کرین جو حد درجہ مرتبہ بلاغت مین تھے نہ معلوم اسکا باعث ہی کیا کہ حضرات ائمہ نے صریح نسبت ظلم و عصیان کی اپنے شیعہ کی طرف نکر کے آپنے کو اسمین آلودہ فرمایا ہی اور جو نکہ

انکی عصمت کے ہین انکو ایک دستاویز اور رسی مضبوط خود عنایت فرما دی اور باعث گمراہی ایک جماعت کثیر کے ایک دو باتین کر کے جو ضروری نہ تھین ہوے دوسرے یہ خوب ظاہر ہی کہ پہلی صدیون مین سخت اختلاف مسائل فروعی مین واقع ہوے کہ اہل سنت بھی اُن مسائل مین باہم گر اختلاف رکھتے ہین لیکن اختلاف فروعی جن مین کچھ نقصان نہین جانتے نہ اس معاملے مین کوئی کسی پر طعن و عتاب کرے بلکہ بطور مناظرہ اور مجاہدۂ فروع مین اگلے وقت مین یہ بہت رائج وبکثرت تھا کوئی اپنا مذہب ظاہر کر کے دلیلین اسپر قائم کرتا تھا صحابہ کے وقت سے لیکر عباسیہ کے وقت تک یہی بردوبات اور چوچٹار ہی کہ بے دغدغے اور بے وسوسے اجتہاد اور مسائل نکالنا اور اپنے قول کی ترجیح اور خصم کی دلیلونکی تضعیف عمل مین لانا حضرات ائمہ کو کیا لازم تھا کہ فروعی مسئلون مین تقیہ کرتے اور جو حکم کہ نازل کیا ہوا ہی اُسکو ظاہر نکرتے حضرت امیرؓ نے خلیفۂ ثانی و ثالث کے زمانے مین بیع امہات اولاد اور تمتع حج اور اور مسائل مین ایسے مناظرے فرمائے کہ دونون جانب سے نوبت سختی و درشتی کی پونہچی اور کسی نے دم نمارا خصوص خلیفۂ ثانی کہ شیعہ کے گمان مین بھی اس مقدمے مین بڑے انقیاد پیشہ تھے جو کوئی انکے سامنے کچھ دلیل کتاب و سنت کی بیان کرتا تو اُسکے قائل ہو جاتے تھے حتی کہ ایک عورت نے عوام کی عورتون سے مقدمے مین بہت مہر ہونے کے انکو الزام دیا کہ یہ قائل ہو گئے اور کہا کُلُّ النَّاسِ اَفْقَہُ مِنْ عُمَرَ حَتّٰی مُخَدَّرَاتٍ فِی الْحِجَالِ اسکے معنی اوپر گذرے کہ اس قصے کو شیعہ نے مطاعن مین شمار کیا ہی پھر اُسوقت مین حضرت امیرؓ مسائل فرعیہ مین کیون تقیہ فرماتے اور اظہار اُس حکم کا جو خدائے تعالیٰ سے نازل ہوا اور جو انکے ذمے واجب تھا نکرتے اور چھوڑ دیتے اور پچھلے ائمہ جیسے حضرت سجادؓ و باقرؓ و صادقؓ و رضاؓ سب مقتدا و پیشوا اہل سنت کے ہوئے ہین جنکے علما مثل زہریؒ و امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ شاگرد انکے ہوئے ہین اور اُسوقت مین جو صوفی تھے جیسے معروف کرخی انھون نے اُنسے فیض حاصل کیا ہی طریقت کے مشائخون نے ان حضرات سلسلہ کو سلسلۃ الذہب کہا ہی محدثون نے اہل سنت کے ان بزرگون سے ہر فن خصوص تفسیر و سلوک مین دفتر کے دفتر حدیثونکے روایت کئے ہین پھر کیونکر گمان ہوتا ہی کہ یہ حضرات ان لوگون سے ڈرین اور تقیہ کرین اگر ایسے لوگون سے احتمال تقیہ کا ہو تو رجال شیعہ سے یہ احتمال قوی تر ہوگا اب مصنف رہ تعجب فرماتے ہین کہ سبحان اللہ ہم کہا ن سے کہان جا پڑے گفتگو تو اسمین تھی کہ امامیہ اور

تمام فرق شیعہ کو اصل امامت مین بعد حضرت امیرؑ کے ایسا اختلاف ہی جسکی کچھ حد نہین یہی اختلاف روایات کو پونہچا آب پھر ہم اصل مطلب کی راہ پر چلین جاننا چاہیے کہ امامیہ حصر شمار ائمہ مین مثل تینون فرقون اسماعیلیہ کے قائل ہین لیکن شمار مین انکے اختلاف بعض کہتے ہین کہ پانچ ہین بعض کہتے ہین سات بعض کہتے ہین آٹھ بعض بارہ بعض تیرہ غلاۃ کہتے ہین امام الٰہ ہین اَوَّلُهُمْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحُسَيْنِ ثُمَّ مَنْ صَلَحَ مِنْ اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ اِلٰى جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْاِلٰهُ الْاَصْغَرُ وَخَاتِمُ الْاٰلِهَةِ ثُمَّ بَعْدَهٗ نُوَّابُهٗ وَهُمْ مَنْ صَلَحَ مِنْ اَبْنَاءِ جَعْفَرٍ یعنی امام آلہہ ہین ای معبود اول آن مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین حسینؑ تک پھر جو کوئی صلاحیت رکھے اولاد حسینؑ سے جعفرؑ بن محمد تک اور یہ آلہ اصغر ہی اور خاتم آلہہ بعد انکے نائب انکے ہین جو کوئی جعفرؑ کے بیٹون سے صلاحیت رکھے ایک فرقہ غلاۃ کا اسطرف گئے ہین کہ اس امت مین دو شخص امام ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور علیؑ باقی نائب انکے جو لیاقت اس کام کی رکھتا ہو اولاد علیؑ سے اور حلولیہ کہتے ہین کہ امام وہ شخص ہی کہ اسمین آلہ حلول کرے یعنی اُترے جیسے ہندو اپنے پیشواؤن کو اوتار بتاتے ہین انکے اختلاف کا بیان باب اول مین گذرا کیسانیہ کہتے ہین کہ امام بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے علیؑ ہین پھر محمد ابن حنفیہ اور ہر فرقہ فرق شیعہ سے جو امام کہ انکے گمان مین ہی اس سے احکام شریعت مین خبرین اور روایتین نقل کرتے ہین اور انکے تواتر کا دعوی بس پہلا فرقہ کیسانیہ کا کہتے ہین کہ محمد بن حنفیہ نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد دعوی امامت کا کیا کہ انکی امامت پر انکے باپ نے نص فرمائی تھی اور دوسرا فرقہ کہتے ہین یعنی مختاریہ دعوی امامت کا محمد بن علی سے بعد شہادت امام حسین کے واقع ہوا اور بہت سی کرامت کے موافق دعوی امامت کے انسے روایت کرتے ہین امامیہ بالکل کہتے ہین کہ بیشک بعد شہادت حضرت امام حسین کے محمد بن علی نے دعوی امامت کا کیا تھا لیکن آخر مین رجوع کرکے اپنے بھتیجے یعنی امام زین العابدینؑ کے امامت کا اقرار کیا اور راوندی نے حضرت سجاد کے معجزات مین روایت کی ہی عَنِ الْحُسَیْنِ ابْنِ اَبِی الْعُلَاءِ وَاَبِی الْمَغْرَاءِ حُمَیْدِ ابْنِ الْمُثَنّٰی جَمِیْعًا عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ جَاءَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِیَّةِ اِلٰی عَلِیِّ ابْنِ الْحُسَیْنِ فَقَالَ یَا عَلِیُّ اَلَسْتَ تُقِرُّ اَنِّیْ اِمَامٌ عَلَیْكَ فَقَالَ یَا عَمِّ لَوْ عَلِمْتُ ذٰلِكَ مَا خَالَفْتُكَ وَاِنَّ طَاعَتِیْ عَلَیْكَ وَعَلَى الْخَلْقِ مَفْرُوْضٌ یَا عَمِّ اَمَا عَلِمْتَ اَنِّیْ

وصي وابن وصي وبيننا جران الساعة فقال علي بن الحسين بمن ترضى حتى يكون بيننا حكما فقال محمد بمن شئت فقال اترضى ان يكون بيننا الحجر الاسود فقال سبحان الله ادعوك الى الناس و تدعوني الى حجر لا يتكلم فقال علي بلى يتكلم انه ياتي يوم القيمة وله عينان ولسان و شفتان يشهد على لمن اتاه بالموافاة فندنوا انا وانت فندعو الله عز وجل ان ينطقه الله لنا انبأ من حجة الله على خلقه فانطلقا وصليا عند مقام ابراهيم ودنوا من الحجر الاسود وقد قال محمد ابن الحنفية لئن لم يجبك الى ما دعوتني اليه انك اذا لمن الظالمين فقال علي لمحمد يا عم تقدم اليه فانك اسن مني فقال محمد للحجر اسألك بحرمة الله وحرمة رسوله وحرمة كل مومن ان كنت تعلم اني حجة على علي ابن الحسين فانطق بالحق وتبين لنا فلم يجبه ثم محمد قال لعلي تقدم فاسأله فتقدم علي فتكلم بكلام خفي ثم قال اسألك بحرمة الله وحرمة رسوله وحرمة امير المومنين علي وبحرمة الحسن والحسين وفاطمة بنت محمد ان كنت تعلم اني حجة الله على عمي فانطق بذلك وتبين له حتى يرجع عن رأيه فقال الحجر بلسان عربي مبين يا محمد ابن علي اسمع واطع لعلي ابن الحسين لانه حجة الله عليك وعلى جميع خلقه فقال ابن الحنفية عند ذلك سمعت واطعت وسلمت

مثنی اور سنے ابی بصیر ابی عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ آئے محمد بن حنفیہ پاس علی بن حسین کے اور کہا کیا تو اقرار اسبات کا نہین کرتا کہ مین تجپر امام ہون کہا اے چچا اگر مین اسبات کو جانتا تو تیری مخالفت نکرتا بیشک میری طاعت تجپر اور سب مخلوق پر فرض ہی اے چچا کیا تو نہین جانتا کہ مین وصی ابن وصی ہون اور تھوڑی دیر دونون نے گفتگو کی پھر کہا علی بن حسین نے کسپر تو راضی ہوتا ہی کہ ہمارا تیرا بیچ ہووے کہا محمد نے جسکو تو چاہے کہا اسپر راضی ہی کہ ہمارا تمہارا حجر اسود بیچ ہووے کہا پاکی ہی اللہ تعجب کہ مین تجکو آدمیونکی طرف بلاتا ہون اور تو مجکو پتھر کی طرف بلاتا ہی جو بات نہین کرتا پھر کہا علی نے کہ وہ کلام کرتا ہی تو نے نہین جانا ہی کہ وہ آئیگا قیامت کے دن اور اسکی دونون آنکھین اور زبان اور ہونٹ ہونگے اور اسکی گواہی دیگا جو اسکے پاس آیا ہی اچھے خلق سے یعنی ایماندار بس اسکے پاس ہم تم چلین پھر دعا کرین خدا عز وجل سے کہ وہ اسکو گویا کر دے ہمارے واسطے اور خبر دے کہ کون اللہ کی حجت ہی مخلوق مین بس دونون چلے اور نماز پڑھی نزدیک مقام ابرہیم کے اور پاس گئے حجر اسود کے اور بیشک محمد بن حنفیہ نے کہا تھا کہ اگر یہ پتھر جسکے پاس مجھے لیے جاتا ہی تجکو جواب نہ دیگا تو تو ظالمونسے ہوگا پھر کہا علی نے محمد سے آگے چلو تم اے چچا اسکی طرف اسواسطے کہ تم عمر مین مجسے زیادہ ہو پھر کہا محمد نے

اُسکی حسن عقیدہ مین نہایت کلام ہی حد یہ کہ بعض اعمال پر اُسکے جو انکو اعتراض تھا اُسکو مذمت کرتے تھے حضرت امام باقرؑ
نے جو اُسکی اطلاع پائی تو شیعہ کو اعتراض مختار سے منع کیا کہ اُسنے ہمارے قاتلونکو مارا ہی اور ۔ یہ ہمارے پاس بھیجا انتہی کلامہ
یہان عاقل کو غور کی ضرورت ہی کہ کوئی شخص کسی امام وقت کی امامت سے انکار کرے تو واجب نہین ہی کہ اُس منکر کو بد کہین
بلکہ اُسکی محبت کو جو خاندان رسولؐ سے رکھتا ہی ملاحظہ کرنا چاہیے بلکہ دشمنان خدا سے جہاد کرنا اور کافرون فاجرونکو ذلیل کرنا
اور اُنسے عوض لینا اور اللہ کی باتونکو بڑھانا موجب اُسکی خوبی و نجات کا ہی اور جو افعال بد کہ اُس شخص سے صادر ہون اُن کا
چھپانا ڈھانکنا ضرور کہ اہل سنت کا یہی مذہب ہی اور علی ہذا معاویہ و عمرو ابن العاص کے حق مین کہ منکر امامت امام وقت کے
تھے لیکن آنحضرت سے محبت رکھتے تھے اور دشمنان خدا سے لڑتے تھے اور بالکل وبلیہ ازواج مطہرات اور حضرات امام حسن و حسینؑ کو
پونہچاتے تھے اب مصنف رحمہ عذر فرماتے ہین کہ ہم اپنے مطلب سے جو بیان کر رہے تھے بہر علیحدہ ہوگئے اور تقریبًا بیان پھر دوسرے موقع
مین چھیڑ دیا اصل مطلب ہی کہ کیسانیہ ان دلیلون اور گواہونسے قائل نہین ہوتے ہین کہ محمد بن حنفیہ نے دعوی امامت چھوڑ کے حضرت
سجاد کی طرف رجوع کیا ہو اور اللہ حقیقۃ حال کو خوب جانتا ہی اور یہ فرقہ کیسانیہ محمد بن علی سے کرامات و خارق عادات عقل
و قیاس سے زیادہ روایت کرتے ہین اور متواتر جانتے ہین اور رکہتے ہین کہ اُنکے بعد اُنکے بیٹے ابو ہاشم موافق اُنکے نص کے امام ہوئے
لیکن ابو ہاشم کے بعد پھر باہم اختلاف ہی چنانچہ باب اول مین گذرا زیدیہ کہتے ہین کہ بعد امام حسینؑ کے زید بن حسین امام ہوے اور
امامت علی بن حسین کے قائل نہین ہین کسواسطے کہ اُنکے نزدیک شرط امامت خروج بسیف ہی اور تقیہ کرنا اور ساکت بیٹھنا امر
منافی آور روایت کرتے ہین کہ زید بن علی اپنے باپ دادا اور امیر المنینؑ سے اپنی امامت کے نصوص اور بشارتین نقل کرتے تھے
اور اُنمین بعض روایتونکو متواتر بتاتے ہین مگر زید بن علی جن باتونکی معتقد شیعہ ہین سب کے منکر تھے چنانچہ زیدیہ آنے
دونون نے اس انکار کی روایت کی ہی کہ نقل اسکی جو کلینی نے ہشام بن حکم کے قصے مین کی ہی سابق گذری باقریہ امام باقر کو
مہدی موعود وَحَيٌّ لَا يَمُوتُ یعنی زندہ ہین مرے نہین چھپے ہوئے ہین اعتقاد کرتے ہین ناوسیہ کا امام جعفر صادق کے
حق مین یہی اعتقاد ہی اور نص صریح متواتر اس مقدمے مین اُنسے روایت کرتے ہین کہ وہ یہ ہی لَوْ رَأَيْتُمُوْ رَاسِي تَدَهْدَهُ عَلَيْكُمْ
مِنْ هٰذَا الْجَبَلِ فَلَا تُصَدِّقُوْا فَاِنَّ صَاحِبَكُمْ صَاحِبُ السَّيْفِ ترجمہ اگر تم دیکھو کہ سر میرا ڈھلکتا چلا آتا ہی اس پہاڑ سے تو ہرگز
یقین مت کرو کسواسطے کہ تمھارا صاحب صاحب سو ذکا یعنی بڑی عمر والا ہی اور مہدیہ اسماعیلیہ سے اسمٰعیل بن جعفر صادق کے حق مین حضرت
جعفر صادق کی نص روایت کرتے ہین بتواتر کہ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِي الْاَكْبَرِ مَا لَمْ يَكُنْ بِهٖ عَاهَةٌ ترجمہ یعنی یہ امر سب سے بڑے
بیٹے مین ہی جب تک کہ اُسمین کوئی نقصان نہو امام موسی کاظم کے دعوی امامت کو جھوٹا بتلاتے ہین اور بُرا کہتے ہین کہ نص متواتر کا
انکار کیا جیسے ابو بکر نے علیؑ کی حق مین انکار کیا قرامطہ کہتے ہین کہ بعد اسمٰعیل کے اُنکا بیٹا محمد امام ہوا فطحیہ عبد اللہ بن جعفر

بعد جعفر صادق کے بلا فصل امام جانتے ہین اس دلیل سے کہ وہ اسمٰعیل کا حقیقی بھائی ہی اور اسماعیل جب حضرت جعفر کے سامنے
مر گئے تھے اور نص انھین کے حق مین تھی تو بعد فوت باپ کے مضمون اُس نص کا بطور میراث اُسکے حقیقی بھائی کو پہونچا نہ سوتیلے بھائیکو
اور مان اسمٰعیل و عبد اللہ کی فاطمہ بیٹی حسین بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب کے ہی بس تو دونون بھائی دونون طرف سے
حسینی سید تھے موسویہ کہتے ہین کہ امام بعد صادق کے موسی کاظم ہین موافق نص حضرت صادق کے اور طور یہ کہتے ہین کہ وہ
حَيٌّ لَا يَمُوتُ ہی اور قائم اور منتظر اُسکا ہی جو امیر المؤمنین سے متواتر اس معاملہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا سَابِعُهُمْ
قَائِمُهُمْ سَمِيُّ صَاحِبِ التَّوْرٰىةِ یعنی ساتوان اُنکا قائم ہی ہمنام صاحب توریت کا یعنی موسی اثنا عشریہ حضرت امام عسکری
کے باتفاق معتقد امامت ہین بعد انکے جعفر کے قائل ہین امامت جعفر بن علی کے اور کہتے ہین کہ امام حسن عسکری بیٹا نتھا
اس دلیل سے کہ امام حسن عسکری کے میراث جعفر بن علی نے لیا کہ یہ بات باجماع ثابت ہی اگر اُنکا بیٹا ہوتا تو میراث جعفر کو نہین
پہونچتی بعض کہتے ہین کہ ایک بیٹا تھا صغیر جو حیات پدر مین مر گیا وَرَوَى الْكُلَيْنِيُّ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَعْيَنَ عَنْ
اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهٗ قَالَ لَا بُدَّ لِلْغُلَامِ مِنْ غَيْبَةٍ قُلْتُ وَلِمَ قَالَ يَخَافُ قُلْتُ وَمَا يَخَافُ فَاَوْمٰى
بِيَدِهٖ اِلٰى بَطْنِهٖ **ترجمہ** روایت کی کلینی نے زرارہ ابن اعین سے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے بیشک فرمایا کہ بہت
ضرور ہی لڑکے کو غائب رہنا مین نے کہا کیون کہا ڈرتا ہی پھر مین نے کہا کس سے ڈرتا ہی تو اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے پیٹ کی طرف
بعض اثنا عشریہ یعنی اس اشارے کے یون سمجھتے ہین کہ لوگونکو اُسکے پیدا ہونمین شک ہوگا بعض کہتے ہین کہ حمل ساقط ہوا بعض کہتے ہین کہ
حمل ہی نہ تھا لیکن عاقل خوب جانتا ہی کہ اشارہ کرنا امام کا اپنے پیٹ کی طرف ان معنی سے صریح انکار کرتا ہی کہ ما یخاف کے جواب مین ہی سوا اسکے
کہ جو بچہ شکم مین ہی اُسکو خوف نہین ہوتا اور خوف بھی ہو تو اس سے اختلاف لوگونکا دفع نہین ہوتا حاصل کلام ہمارا مقصود
انکے فرقونکے اختلاف بیان کرنے اور دعوی ہر ایک کے تواتر پر اپنے زعم مین استدلال انکی جھوٹ و افترا پر ہی اگر ایک فرقے کی خبر
بھی متواتر ہوتی کبھی یہ اختلاف نہ پڑتا خصوص محمد بن حنفیہ کو امام زین العابدین کے ساتھ جھگڑا کیون ہوتا حجر اسود کی پنچ ہونیکی
نوبت کیون پہونچتی اور زید بن علی کو امام باقر کے ساتھ اور جعفر بن علی کو امام محمد مہدی کے ساتھ کہ اَهْلُ الْبَيْتِ اَدْرٰى بِمَا فِيْهِ
یعنی جو کچھ گھر مین ہوتا ہی اُسکو گھر والے خوب جانتے ہین پس اسی موقع سے عاقل کو چاہیے کہ انکے جملہ فرقونکے جھوٹ کو سوچ سمجھ لے
اور جان لے کہ یہ سب افترا اور انکے دل کی باتین بنائی ہوئی ہین کہ موافق مصلحت وقت کے ایک امام اپنے زعم مین ٹھیراتے تھے اور اُسکی طرف
لوگونکو رجوع کرتے تھے تو اِس وسیلے سے خمس یعنی پانچوان حصہ اور سند و نیاز اور راور فتوح اپنے تابعین سے بنام امام کے جو انکے زعم مین
ہوتا تھا لیلیتے اور خود مزے اوڑاتے اور پچھلے لوگ جو نہین سمجھے ہو بلا تحقیق اگلے لوگونکی تقلید پیروی کرکے ورطۂ گمراہی مین گرے اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَاۗءَهُمْ
ضَاۗلِّيْنَ فَهُمْ عَلٰۗي اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ بیشک اِن لوگون نے اپنے باپ دادونکو گمراہ پایا اور اُنکے ہی قدمون پر دوڑے چلے جاتے ہین